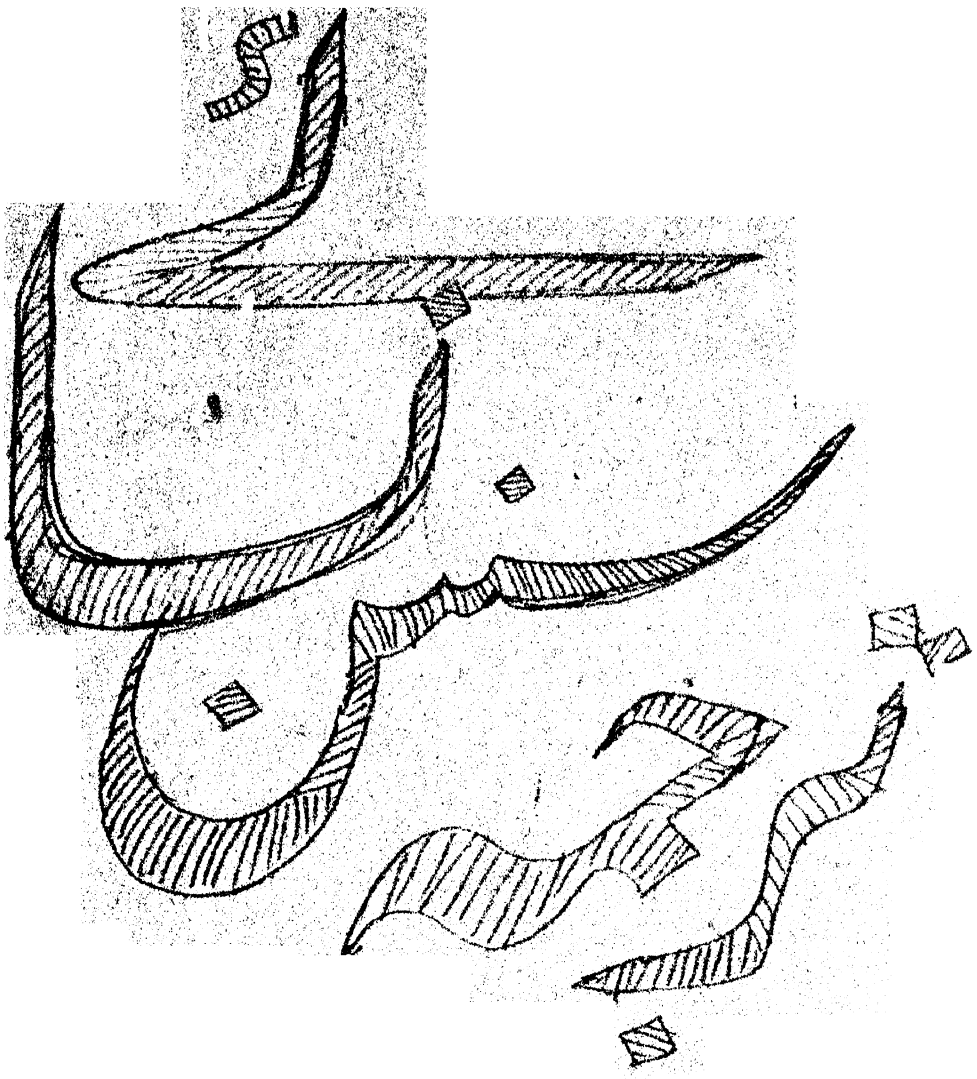
UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226424
UNIVERSAL
LIBRARY

TIGHT BINDING BOOK



الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ جلد ثانی کتاب مستطاب درر بہیہ تالیف لطیف یگانۂ زمان مولوی سید الزمان
خلف مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم سلمہ

روض الربی

من

ترجمۃ المجتبیٰ

اعنی

سنن النسائی

باہتمام شیخ محی الدین تاجر کتب شہر لاہور بازار کشمیری زادہ اللہ شرفا و کرامۃ فی شہر ربیع الاول ۱۳۰۳ھ
بمطبوعہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

فہرست جلد ثانی ابواب روض الربے من ترجمۃ المجتبیٰ اعنے سنن النسائی

صفحہ	مطالب
۱	کتاب الجہاد
〃	جہاد فرض ہے
۵	جہاد کو چھوڑنے کی سختی اور اسکے ثواب کا بیان
۶	باب بیان میں اسبات کے کہ جہاد کرنیوالونکے برابر نہیں ہوسکتے گھر رہنے والے
۸	باب بیان میں اُسکی جو جہاد کرے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے
〃	اللہ کی راہ میں پیادہ جانیوالے کا بیان
۱۰	جس کے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان
〃	جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان
۱۱	اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھوکا جانے کی خوبی کا بیان
〃	اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلم کو جانیکے ثواب کا بیان
〃	باب بیان میں اسبات کے جہاد نیوالا مغفور ہے اللہ کے
〃	باب بیان میں اسبات کی کہ کسچیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجاہد کے لیے
۱۲	باب بیان میں ان غازیون کے جنکو جہاد میں لوٹ کا مال نہ ملا ہو لگے
۱۳	اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالونکے شمار میں
〃	باب بیان میں اسبات کی ہے کہ کون عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو
۱۵	جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوس کے ثواب کا بیان
۱۷	باب ہے بیان اس شخص کے جو جڑا دی اللہ کے راہ میں
〃	بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند

صفحہ	مطالب
	کرنے کے لیے
〃	بیان اوس آدمی کا جو لڑے ریا اور نمود کو
۱۹	بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور غرض نہ کچھ جہاد کرنیسے مگر ایک رسّے
〃	بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری چاہے
〃	جو شخص لڑے اللہ کی راہ میں اونٹنی کو دوبار دودھ اوتارنے تک اسکے ثواب کا بیان
۲۰	اللہ تعالیٰ کے راہ کے تیر انداز کا بیان
۲۱	اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونیکا بیان
۲۲	جب دشمن لڑائی میں زخم ماری تو کیا کہنا چاہیے
۲۳	بیان اس شخص کا جسکو نہ لگی اوسکی تلوار الٹ کر اور مرجاوے اُسی سے
۲۴	اس باب میں بیان ہے اللہ کی راہ میں ماری جانیکی آرزو کرنیکا۔
۲۵	اللہ تعالیٰ کی راہ میں ماری جانے کا بیان
〃	بیان اوس شخص کا جو لڑی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اسپر قرض ہو۔
۲۷	کس چیز کی آرزو کریگا اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑنے والا
〃	بہشت میں کیا آرزو ہوگی اسکا بیان
〃	اس بات کا بیان کہ شہید کو کسقدر ایذا ہوتی ہے شہادت جانیکا بیان۔

صفحہ	مطالب
۲۹	شہید اور اسکا جو شخص قاتل تھا اندونو کے جنتی ہونے کا بیان
۲۹	خوبی اور بزرگی بہرادینی کے
۳۰	دریا میں جہاد کرنیکا فضیلت کا بیان
۳۲	نرک اور حبش کے جہاد کا بیان
۳۴	ناتوان آدمی سے مدد چاہنا
〃	غازی کو جہاد کے تیاری کروانیوالی کے بزرگی کا بیان
۳۶	اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے بزرگی اور خوبی کا بیان
۳۷	فضیلت صدقے اور خیرات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں۔
۳۸	مجاہدین کی عورتون کی عزت
〃	غازی کے گھر والون کے ساتھ خیانت کرنے والی کا بیان
۴۰	کتاب النکاح
۴۲	جو باتین اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کے لیے مقرر کین اور اور لوگون کے لیے درست نہین کی اپنے رسول کا مرتبہ بڑھانیکو اونکا بیان
۴۳	نکاح پر رغبت دلانی کا بیان
۴۴	باب مجرد رہنے سے منع کرنے کا بیان میں
۴۶	باب ہے اس بات کی بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ بخشنے کے لیے اسکا اللہ تعالیٰ مددگار ہے

صفحہ	مطالب
۴۶	کنواری عورت کو نکاح مین لانیکی تاکید مین
〃	عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے چاہیے
۴۷	بیان نکاح کرنے مولی کا آزاد عورت کے
۴۹	حسب کا بیان
〃	عورت مین کیا بات دیکھکر نکاح کیا جاوے
۵۰	بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے
〃	کنچنے کا نکاح مین لانا کیسا ہے
۵۱	مکروہ ہے نکاح کرنا زنا کار عورت سے
〃	سب عورتون سے اچھی کونسی عورت ہے
۵۲	نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے
〃	جس عورت مین غیرت بہت ہو
〃	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان
〃	عید کی مہینی مین نکاح کرنیکا بیان
۵۳	نکاح کیواسطے پیام کرنے کا بیان
۵۴	پیام پر پیام بھیجنے کی منع ہونیکا بیان
〃	نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول
	پیغام کرنیوالی کے یا اسکی چھوڑ دینے کی بھیجے
۵۵	باب ہے اسبات کے بیان مین جب پوچھے کوئی
	عورت پیغام بھیجنے والی کا حال تو بیان
	کردینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو
۵۶	جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے اسکی عورت
	کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہدیوے
	وہ شخص جسے دریافت کیا جاتا ہے
	جو کچھ جانتا ہو
۵۷	باب اس بات کے بیان مین پیش کرنی

صفحہ	مطالب
	لڑکے والا لڑکی کو اور آخرہ
۵۸	باب ہے اس بیان مین عورت جس شخص سے راضی
	ہو اُس آدمی سے خود نکاح کرنیکی درخواست
	کرسکتی ہے
〃	جب پیغام لگے کسیعورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے
	اور استخارہ کرے اپنے رب سے
۵۹	استخارہ کیسی کرتے ہین
۶۰	بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے
〃	کوئی آدمی چھوٹے لڑکیکا نکاح کرنا چاہے
	تو درست ہے
۶۱	کوئی شخص اپنے بڑے لڑکے کا نکاح کرا چاہے
	تو درست ہے
۶۲	کنواری عورت سے اسکا نکاح کرنیکے لیے
	اجازت لینی چاہیے
〃	باپ کو چاہیے پوچھ لینا کنواری لڑکے
	سے اوسکے نکاح کرنے کے لیے
〃	اگر غیب کا نکاح کرنا چاہے تو اسکا حکم لکھے
۶۳	کنواری عورت کی اذن کا بیان
〃	اگر عورت ثیب ہو اور اُسکا باپ نکاح
	کردی اُسکو ناراضگی کے ساتھ تو کیا حکم ہے
〃	اگر کنواری عورت کا نکاح کرین اور وہ
	ناراض ہو تو کیا حکم ہے
۶۴	احرام کی حالت مین ہو کر کام کرنا جائز ہے
〃	محرم کو نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان
〃	کونسا کلام مستحب ہے نکاح کیوقت

صفحہ	مطالب
۶۵	خطبہ کے مکروہ ہونیکا بیان
۶۶	باب ہے اس بات کے بیان مین جسکے نکاح بند جاتا ہے
〃	نکاح کی شرطون کا بیان
۶۷	بیان اس نکاح کا جس سے حلال ہو جاتی
	ہے تین طلاق دی ہوئی عورت کے
〃	بیان حرام ہونے رضیعہ کا جو مرد کی رضیعہ سے
۶۸	ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے
〃	دو بہنون کا ہونا ایک مرد کے نکاح مین حرام
۶۹	جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا کیسا ہے
۷۰	بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے
〃	دودھ کے باعث سے کون کون ناطے حرام
	ہو جاتے ہین
۷۱	دودھ بھائی کے بیٹی کے حرام ہونے کا بیان
〃	کسقدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے
۷۴	بڑی عمر مین دودھ پینے کا بیان
۷۶	دودھ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا
۷۷	نہ داخل کرنا نطفے کا رحم مین الخ
۷۸	باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنیوالے کا کیا حکم ہے
〃	بیان آیت والمحصنات من النساء الخ
۷۹	بیٹے یا بھتیجے کے نکاح کی ممانعت کا بیان
〃	شغار کا بیان
〃	قرآن کی سوتین کہلانے پر نکاح کرنیکا بیان
۸۰	نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد
۸۱	آزاد کرنیکو مہر ٹھہرا کر نکاح کرلینے کا بیان
〃	آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کرلینا اسکے

صفحہ	مطالب
	کیا ہی اور کتنا اجر رکھتا ہے
〃	مہرون مین انصاف اور عدل کرنیکا بیان
۸۴	سوتی کے ایک نواۃ پر نکاح کرنا
۸۵	بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اجازت اور جزا کا بیان
۸۷	بیان ایسی عورت کا جس نے مہر اور بخش کر
	دنیا اپنے تئین کسے مرد کو بغیر مہر کے
۸۸	حلال کر دینا فرج کا کسی کے لیے
۸۹	متعہ کی حرام ہونیکا بیان
۹۰	شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکی سنت
〃	جس آدمی کا نکاح ہو گیا ہو اسوقت اسکو
	کیا دعا دینی چاہیے
〃	جو شخص حاضر نہوا نکاح کیوقت اسکی دعا
	دینے کا بیان -
۹۱	شادی مین مزہ چیز لگانیکی رخصت
〃	خلوت کر بخشش دینے کا بیان
〃	عید کے مہینے مین دلہن کو نوشہ کے
	پاس بھیجنے کا بیان
〃	نو برس کے لڑکے کو خاوند کے گھر بھیجنے
	کا بیان
۹۲	مسافر مین بیوی کے پاس جانیکا بیان
۹۴	کھیلنا اور گانا کیا ہی شادی مین
〃	اپنی بیٹے کو چیز دینے کا بیان
〃	فرش اور بچھانا رکھنے کا بیان
〃	حاشیہ اور جاجدرین رکھنے کا بیان

صفحہ	مطالب
〃	نوشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا
۹۶	کتاب عورتون کے ساتھ گذارا کرنیکا بیان
〃	ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا
〃	ایکعورت کو دوسرون سے زیادہ چاہنا
۱۰۱	رشک اور جلن کا بیان
۱۰۵	کتاب طلاق کے بیان مین
〃	باب بیانمین طلاق دینے کے موافق اس عدت
	کے جس عدت مین عورتون کو طلاق
	دینے کا حکم کیا اللہ نے
۱۰۷	باب بیان مین طلاق سنت کے
〃	اگر حیض کے وقت ایک طلاق دیا کسی آدمی
	نے اس شخص کے لیے کیا حکم ہے
۱۰۸	غیر عدت مین طلاق دینے کا کیا حکم ہے
〃	اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے
	تو کیا حکم ہے اور آیا یہ طلاق شمار کیا جاوے
	گا یا نہین -
۱۰۹	تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے
	کا بیان -
〃	تین طلاق ایکبار دینے کی رخصت کے بیان مین
۱۱۱	تین طلاق متفرق دینے کا بیان
〃	کوئی شخص طلاق دیوی عورت کو جماع کرنیسے پہلے
۱۱۲	طلاق قطعی کا بیان
〃	امر کے بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے بیان مین
۱۱۳	باب بیان مین حلال ہونے مطلقہ کے

صفحہ	مطالب
	جسکو تین طلاق دی گئی ہون اور نکاح
	مین سے آنکاح کو جو حلال اور جائز کر دیتا ہے
۱۱۵	تین طلاق دی گئی عورت کو حلالہ کرنیکا بیان
〃	باب بیانمین اسبات کے کہ مرد عورت کا منہ
	دیکھتے ہی طلاق دے
۱۱۶	طلاق کہلا بھیجنا کسی آدمی زبانی یا خط کے
〃	بیان آیت یا ایہا النبی لم تحرم الخ
۱۱۷	تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طور پر
۱۱۸	باب بیانمین یون کہنے کے تجھ پر حرام کو
	جا تو اپنے گھر والون کے ساتھ رہ
۱۲۰	معقل بن عبیداللہ نے خلاف کیا ہی اور تو نے کیا
〃	اور عمر نے معقل کا بھی خلاف کیا ہی
〃	غلام کے طلاق دینے کا بیان
۱۲۱	اور اس روایت مین خلاف کیا ہی عمر نے
〃	ترکیا طلاق دینا کس حکم مین معتبر ہوتا ہی
۱۲۲	بعضے شخص ایسے ہین انکا طلاق دینا معتبر نہین
〃	کوئی شخص اپنی جی مین طلاق دیوے اسکا بیان
۱۲۳	طلاق دینا اور اسکا اختیاری اور سمجھ مین آسکتا ہو
〃	باب بیان مین کلام کے جسکا ارادہ کیا جاوے مثلاً
	اسکلام کے پائی جاتی ہے اسکلام مین
۱۲۴	باب بیان اسبات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ
	صاف بولی اور اس سے وہ مطلب حاصل ہوتی
	جو اسکے معنی سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا
〃	اختیار کی عدت مین کرنے کے بیان مین

صفحہ	مطالب
۱۲۶	باب بیانمین ان عورتون کے جنکو اختیار دیا گیا اور انہون نے اختیار کیا اپنے خاوند کو
״	جب خاوند اور جورو دونون غلام لونڈی ہون پھر آزاد ہو جاوین تو اختیار ہوگا
״	لونڈی کو اختیار دینے کا بیان
۱۲۷	باب بیان مین اختیار دینے اس لونڈی کے جو آزاد کی گئی ہو اور خاوند اسکا حر
۱۲۸	باب ہی بیان مین اس مسئلے کے اختیار ہے اس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد
۱۳۱	باب ایلا کے بیان مین
۱۳۲	باب ظہار کے بیان مین
۱۳۴	باب خلع کے بیان مین
۱۳۵	لعان کے شروع کا بیان
۱۳۶	لعان کرنا حمل ہونیکے وقت مین
״	باب بیان مین لعان کے جسمین نام لیکر چھنارہ ثابت کرے مرد اپنی عورت کے لیے
۱۳۷	لعان کسطرح کرتی ہین
۱۳۹	امام کے اللہم مین کہنے کا بیان
۱۴۰	باب حکم کرنیکا اس بات کے لیے کہ رکھا جاوے ہاتھہ منہ پر لعان کرنیوالی کے پانچوین بار
۱۴۱	باب بیان مین اس بات کے مرد اور عورت کو امام نصیحت کرے لعان کرنیکے وقت
۱۴۲	لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق اور جدائی
״	توبہ لینا لعان کرنیوالون سے

صفحہ	مطالب
	بعد لعان کرنیکے
۱۴۳	لعان کرنے والونکا ملاپ
״	نفی اور انکار کرنا لڑکے کا سبب لعان کے
״	اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اپنے لڑکے کی پیرایہ مین
۱۴۵	اولاد سے انکار کرنیوالی پر تغلیظ اور سختی کرنیکا باب
״	ملاوے بچہ کو خاوند کے ساتھہ اگر انکار نکرے اس بچہ کا خاوند اس عورت کا
۱۴۶	لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین
۱۴۷	بیان قرعہ ڈالنے کا جب تنازعہ کرین لوگ کسی بچے مین
۱۴۸	مخالف ہوا انکے ابن کیسان
״	قیافہ جاننے والون کا بیان
۱۴۹	خصم اور جورو دونون مین سے کوئی مسلمان ہو جاوے اور لڑکے کو اختیار دینا اسکا بھی بیان ہے
۱۵۰	خلع کرنیوالی عورت کی عدت کا بیان
״	مطلقہ عورتون کی عدت کی جو تبعیض ہے مین سے کون کون سی عورتین مستثنی ہین
۱۵۲	جسعورت کا خصم مر گیا ہو یہہ باب اسکی عدت کے بیان مین ہے۔
۱۵۳	یہ باب بیان مین ہے اس حاملہ عورت کی جسکا خصم مر گیا ہو۔
۱۶۱	اگر کسی عورتکا خاوند اسکے ساتھہ ہم بستر ہونے سے پہلے مر جاوے تو اسکی عدت کیا ہے
״	باب سوگ کرنے کے بیان مین
۱۶۲	جس عورت کا خاوند مر جاوے اوسپر سوگ کا حکم ساقط ہے
״	جسعورت کا خاوند مر جاوے اسعورت کو عدت گذرنی تک اپنے گھر مین رہنا چاہیے
۱۶۳	باب عدت گذرانی کی رخصت کے بیان مین اوسعورت کے لیے جسکا خاوند مر گیا ہو جہان چاہے وہان اپنی عدت گذارے
״	جسعورت کا خاوند مر جاوے اسکی عدت اوسی دن سے ہے جسدن سے اسکو خبر آوے
۱۶۴	ترک کرنا زینت کا اسطرح سوگ کی مسلمان عورت کے لیے ہے نہ یہود یہ اور نصرانیہ کے لیے
۱۶۵	سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے زینت کرنے کا بیان
۱۶۶	باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان مین
״	اسباب مین ہے اسبات کا کہ سوگ والی کے لیے رخصت ہے مصر ہونیکی بہر کے تین روز سوگ
״	سوگ کرنیوالی کو سرمہ لگانیکی ممانعت کے بیان مین
۱۶۷	قسط اور مانند اسکے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیے
۱۶۸	باب ہی بیان مین اس بات کے جسعورت کا خاوند مر جاتا تھا اسکو خرچ دلایا جاتا تھا سال بھر کا پھر وہ منسوخ ہو گیا یہہ بھی اسکی رخصت دی گئی ہے تین طلاق والیکو عدت

صفحہ	مطالب
	کے دونون مین اپنی گہر سے دوسرے جگہہ جانیکے
۱۷۱	ونکو باہر نکلنا اور سورت کا جبکا خاوند مر گیا
״	باب کے نفقے کا بیان ہے ۔
۱۷۳	تین طلاق کے بعد رجوع کرنیکو منسوخ ہونے کا بیان ہے
۱۷۴	باب رجوع کرنیکے بیانمین عورت کیطرف
۱۷۵	کتاب گھوڑون کے بیانمین
۱۷۷	گھوڑون کے خرق اور محبت کے بیانمین
״	کون سے رنگ کا گھوڑ بہتر ہے
۱۷۸	گھوڑے دنمین سے فرکال گھوڑی کا کہنا کیسا ہی ۔
״	گھوڑون کے شوم اور نحس ہونیکا بیان
״	گھوڑے کی برکت کا بیان ہے
״	گھوڑون کے پیشانی کو گوندھنے کا بیان
۱۷۹	ادب سے آدمی اپنی گھوڑی کو بلانیکا بیان
״	گھوڑی کے دعا کا بیان
۱۸۰	گھوڑیونکو گدھون سے جفتی کرانا بیان
״	گھوڑونکو دانہ اور گھاس دینے کی خوبی
۱۸۱	جس گھوڑی کو اضمار نہین کیا گیا اوس کو دوڑنے کی انتہا کا بیان
״	اضمار کرنیکی عادت ڈالنا گھوڑونکو
״	گھوڑدوڑ کے بیان مین
۱۸۲	جلب کا بیان
״	جنب کا بیان

صفحہ	مطالب
۱۸۲	گھوڑون کا دسہرا حصہ ہے
״	کتاب بیان مین وقف کرنے کے اپنی مال کو اللہ کی راہ مین
۱۸۳	وقف کس طرح چیز کرنا چاہیے
۱۸۵	جو جائداد مشترک اور تقسیم نہین ہوسکے سو اوسکو وقف کا بیان
״	باب مسجد کیواسطے وقف کرنیکے بیانمین
۱۹۳	کتاب وصیتون کی بیان مین اور اس بات کی بیانمین کہ دیر کرنا وصیت مین مکروہ ہے ۔
۱۹۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کے نہین
۱۹۸	اپنے مال کی وصیت کرنیکے بیان مین
۲۰۲	اور جابر کی خبر نقل کرنیوالون نے جو اس خبر کے لفظون مین اختلاف کیا
۲۰۴	وارث کیلیے وصیت کرنا باطل ہے
۲۰۵	جب وصیت کرے کوئی اپنی ناطی والونکو
۲۰۶	اگر کوئی شخص کا ایک جاوی اسکے وارثونکو اسکیطرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے *
۲۰۷	تبرعگی صدقہ کرنیکی میت کیطرف سے
۲۰۹	ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان سے
۲۱۰	یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان مین ۔
۲۱۱	کیا وصی کو بھی کچھ پہونچ سکتا ہے یتیم کیمال سے
۲۱۲	یتیم کا مال کہانیکو پہیرنا چاہیے
۲۱۳	آخر وصیت کا

صفحہ	مطالب
۲۱۳	کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان مین
۲۱۸	کتاب ہبہ کے بیان مین
״	مشائع ہبہ کا بیان
۲۲۰	باپ اپنے بیٹے کو دے کر پھیر لیوے تو کیسا ہے
۲۲۱	عبداللہ بن عباس کے روایت پر راویون کا اختلاف
״	ذکر اوس اختلاف کا جو راویون نے طاؤس کے روایت مین کیا ہے
۲۲۳	کتاب رقبی کے بیان مین
״	احادیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف ہے اسکا
۲۲۴	باب عمرے کرنے کے بیان مین
۲۲۵	جابر سے جو خبر اور حدیث الخ
۲۲۸	ذکر اس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا ہے
۲۳۱	عورت اپنی خاوند کو لیٹرو چھپکر کسیکو کچھ دیوی اسکا بیان ۔
۲۳۲	تمام ہوئے کتاب جو رقبے اور عمرے کے بیانمین قسم
״	کتاب قسمون اور نذرون کے بیان مین
״	مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کہانیکا بیان
״	اللہ تعالی کی عزت اور قسم کہانیکا بیان
۲۴۴	اللہ کی نام کے سوا کی قسم کہانا ناپسند کرنے کا بیان
״	باپون کی قسم کہانیکا بیان
״	مائون کے قسم کہانی کا بیان
۲۴۵	اسلام کے سوا اور کسی ملت کی قسم کہانے کی بیانمین

صفحہ	مطالب
۲۳۵	قسم کہانا اسلام سے بیزار ہونیکی
۲۳۶	کسیکو کہتے ہین قسم کہانیکا بیان
″	ہر گنون یعنی جسمین اسمعبودون کے قسم کہانہین
″	لات کی قسم کہانیکا بیان
″	لات اور عزی کے قسم کہانیکا بیان
۲۳۷	قسمون کے پورا کرنے کا بیان
۲۳۸	کسیکو قسم کہائی کسی چیز کی کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے
″	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان
۲۳۹	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان
۲۴۰	جس چیز کا آدمی مالک نہین اسکی قسم کہانے کے بیان مین
″	جو کوئی قسم کہائی کہ بعد انشاء اللہ کہدیوی اسکا بیان۔
۲۴۱	قسم مین نیت کریکا اعتبار ہے
″	حرام کرلینا اپنی اوپر اسچیز کو جسکو اللہ تعالی نے حلال کیا ہے
۲۴۲	اگر کسیکو قسم کہائی کہ مین سالن کے ساتھ روٹی نہ کہاؤنگا اور کہائی روٹی سرکہ کے ساتھہ تو کیا حکم ہے
۲۴۳	جو شخص دل سے قسم نہ کہاوے بلکہ زبان سی کہدے تو اسکا کیا کفارہ ہے
″	بیہودہ اور جھوٹہ بیپار کیوقت اگر زبان سے نکل جاوے تو کیا کفارہ ہے
۲۴۴	نذر اور سنت ماننے کی ممانعت کا بیان

صفحہ	مطالب
″	نذر اگلی چیز کیطرح ہمیشہ نہین کرتے ہے
۲۴۵	نذر اس لیے ہے کہ جو چیز کرانا جائز ہو اسی بخیل کا مال
″	کسی عبادت کو لیے نذر ماننے کا بیان
″	گناہ کے کام مین نذر کرنیکا بیان
″	نذر کے پورا کرنے کا بیان۔
۲۴۶	بیان اوس نذر کا جسمین اللہ تعالی کے رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوی
″	نذر کرنا اسچیز کا جو اپنی ملک اور قبضی مین نہو۔
۲۴۷	جو کوئی نذر کری کہ مین بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤنگا تو اسکے لیے کیا حکم ہے
″	اگر قسم کہاوی کوئی عورت ننگے پاؤن اور ننگے سر چلکر جانے کے کہ حج کرنے کے لیے الخ
۲۴۸	بیان اسمین اوس آدمی کا کہ نذر مانی اوسنے روزے رکھنے کی پھر وہ مرگیا۔
″	بیان اس شخص کا جو مرجاوی اور اسکو ذمہ پر نذر رہو
″	بیان اوس شخص کا جس نے نذر مانی تھی پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہوگیا
۲۴۹	اگر ہدیہ کری کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے
۲۵۰	مال کو نذر کرنے سے زمین بیچے داخل ہو جاتی ہے یا نہین
۲۵۱	انشاء اللہ کہنے کا بیان

صفحہ	مطالب
۲۵۱	اگر کوئی آدمی قسم کہاوی اور دوسرا آدمی اسکو وسطہ انشاء اللہ کہے الخ
″	نذر کے کفارہ کا بیان
۲۵۳	بحیرہ بن کفر کی بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے الخ
۲۵۴	سفیان کہ خلاف علی بن بحر بدی رحمۃ اللہ کی ہے
″	کیا چیز واجب ہے اس آدمی پر جسنے نذر مانی ہو ایکبار کرنیکی پھر اوسکے عاجز ہو جاوے
۲۵۵	کتاب شرطون کے بیان اور اسمین بیان ہے زمین مزارعت پر دینے کا
۲۶۱	موافقت کی مطر کی عبد الملک بن عبد العزیز نے
″	اور یزید بن یعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مخابرہ کے منع ہونے کی روایت کی ہے
۲۶۳	امام شافعی نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہی اور جو کچھ نوبتوالی کا پیداوار زمین سے ہوا ہے حصہ ہے
۲۶۵	بیان اون مختلف عبارتون کا جو مزارعت کی بابت مسئول ہین
۲۶۷	خالی زمین کو کرائی پر دینا کچھہ برا نہین ہے بلا بندی کے بدلے اور مضاربت کو کیا منع ہے
۲۶۸	تین آدمیون مین شرکت عنان ہو تو اسکا کاغذ کیونکر لکھا جاوی
۲۶۹	شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین ہو تو اسکی کتاب کیونکر لکھی جاوی
۲۸۰	شرکت الابدان کے بیان مین

صفحہ	مطالب
۲۸۱	حصہ وارثون کی خراب چھوڑنیکا بیان
〃	مسلم اور جو مرتد ہو نکاح سے جدا ہوون تو
	کیا دوسرا کرین
۲۸۲	خلع نامہ
۲۸۳	غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنیکے بیان مین
	جب مکاتب کرے تو یہ اقرار نامہ لکھے
۲۸۴	غلام یا لونڈی کو مدبر کرے تو یہ اقرار لکھے
۲۸۵	جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یون لکھے
〃	کتاب لڑائی کے
〃	خون کرنیکی حرمت کا بیان
۲۹۰	خون کرنا بڑا گناہ ہے
۲۹۵	کبیرہ گناہون کا بیان
〃	بڑا گناہ کونسا ہے
۲۹۶	کن باتون کی وجہ سے مسلمان کا خون درست
	ہوجاتا ہے
۲۹۷	جو مسلمانون کی جماعت سے جدا ہو جاوے سو قتل کرنا
۲۹۹	اس آیت کی تفسیر مین ان اجزا الذین
	یحاربون اللہ الخ تک
۳۰۴	مثلہ کی ممانعت
〃	سولی دینے کا بیان
〃	مسلمانکا غلام مشرک کو ایک کلمہ مین ہلاک کرے
۳۰۵	مرتد کا بیان
۳۰۸	اگر مرتد توبہ کرے تو پھر مسلمان ہو جاوے
	تو کیا حکم ہے

صفحہ	مطالب
۳۱۰	جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا
	کہے اسکی کیا سزا ہے
۳۱۱	جادو کا بیان
۳۱۲	جادوگر کا حکم
〃	اہل کتاب کو جادوگرون کا بیان
۳۱۳	کوئی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیے
۳۱۴	جو شخص اپنی جان یا کسی کے بچانے مین مرا
	جاوے وہ بھی شہید ہے
〃	جو شخص اپنا دین بچانے کو لیے
〃	جو شخص ظلم دفع کرنے کو لیے لڑے
〃	جو شخص ہتھیار لگا کر چلنا شروع کرے
۳۱۷	مسلمان سے لڑنا کیسا ہے
〃	جو شخص گرہی کرے جھنڈی کے تلے لڑے
۳۱۸	مسلمان کا قتل حرام ہے
۳۲۰	کتاب فئی کی تقسیم کرنیکی ہے
۳۲۹	کتاب بیعت کے بیان مین
〃	حکم ماننے اور نافرمانی کرنے پر بیعت کرنا
〃	اس بات پر بیعت کرنا جو ہمارا نہ ہو اسکی
	مخالفت نہ کرین گے
〃	سچ کہنے پر بیعت کرنا
〃	اطاعت کی بات کہنے پر بیعت کرنا
〃	فسرہ پر بیعت کرنا
۳۳۸	بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کے بھائی
	ہاوین گے

صفحہ	مطالب
〃	لڑائی سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا
〃	موت پر بیعت کرنا
〃	جہاد پر بیعت کرنا
۳۳۹	ہجرت پر بیعت کرنا
۳۴۴	ہجرت بہت مشکل ہے
〃	گاؤ نواح کی ہجرت
〃	ہجرت کے معنے
〃	ہجرت کی ترغیب
〃	ہجرت کا ختم ہو جانے مین اختلاف
۳۴۲	بیعت کرنا ہر ایک حکم پر خواہ پسند ہو
	یا ناپسند
〃	سفر کر سے جدا ہونے پر بیعت کرنا
〃	عورتون سے بیعت کرنا
۳۴۳	کسیکو بیماری ہو تو اس سے بیعت کیونکر کرے
〃	نابالغہ لڑکی سے کیونکر بیعت کرے
〃	غلامون سے بیعت کرنا
۳۴۴	بیعت کا توڑ ڈالنا
〃	ہجرت کر بعد پھر اپنے گاؤن مین آکر رہنا
〃	بیعت کرنا اپنی طاقت کی موافق
۳۴۵	جو شخص کسی امام کی بیعت کرلے پھر کسی امام سے
〃	امام کی اطاعت کا حکم
۳۴۶	امام کی اطاعت کرنیکی فضیلت
〃	اولوالامر سے کیا مراد ہے
〃	امام کی نافرمانی کی سزا

صفحہ	مطالب
۳۳۶	امام کے لیے کیا یقین ضرور ہیں
۳۳۷	امام سے خلوص رکھنا
〃	امام کی خصلت کا بیان
۳۳۸	وزیر کیسا ہونا چاہیے
〃	اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کرنیکا تو وہ گناہ کرے تو اوسکی کیا سزا ہے
⁘	.....
⁘	.....
۳۳۹	جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کرنیمیں اوسکی کیا سزا ہے
〃	جو شخص حاکم کے ذکر کرنے ظلم کرنیمیں اسکا ثواب
۳۴۰	جو کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہے اوسکی فضیلت
〃	جو شخص اپنے بیعت کو پورا کرے اسکا ثواب
〃	محبوست کی خواہش کرنی ہے
〃	عقیقہ کی کتاب
۳۴۱	لڑکی کیطرف سے عقیقہ کرنا
〃	لڑکے کیطرف سے عقیقہ کرنا
〃	لڑکے کیطرف کتنیان بکریاں جاہیے
〃	عقیقہ کس دن کرنا چاہیے
〃	کتاب ذبح اور عتیرہ کی
۳۴۳	عتیرہ کا بیان
۳۴۴	ذبح کا بیان
〃	مرداری کہال کا بیان

صفحہ	مطالب
۳۴۵	مردار کی کہال کسچیز سے دباغت کیجاے
۳۴۶	مردار کی کہال پر جب دباغت ہو جاوی تو اس سے فائدہ اٹھانیکا اجازت
〃	صندون کی کہالن سے فائدہ اٹھانی کے ممانعت
۳۴۷	مرادار کی چربے سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت
〃	حرام چیز سے نفع اٹھانیکی ممانعت
〃	چوہا گھی مین گر جاوی تو کیا کرین
〃	مکھی اگر برتن مین گر جاوی
۳۴۸	کتا شکار کرنیکو بھیجن کے
〃	جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جاوی اسکے کہانیکی ممانعت
〃	سدہے ہوئی کتے کا شکار
۳۴۹	جو کتا شکاری نہین اوسکا شکار
〃	اگر کتا شکار کو مار ڈالی اسکا کیا حکم ہے
〃	اگر اپنے کتے کیساتھ ایک اور کتا مل
	جاوی جو بسم اللہ کہکر نہ چھوڑا گیا ہو
〃	جب اپنے کتے کو ساتھ اور کتے پاوے
۳۵۰	کتا شکار مین سے کچھ کہا لیوی
〃	کتونکو مارنے کا حکم
۳۵۱	کس قسم کے کتونکو مارنے کا آپنی حکم دیا
〃	جس گھر مین کتا ہو وہان فرشتے کا نہ آنا
۳۵۲	جانورون کو کاٹنے کی حفاظت کے واسطے شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت
〃	کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت

صفحہ	مطالب
۳۵۳	کتے کی قیمت اپنی سے ممانعت
〃	شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے
〃	اگر پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے الخ
۳۵۴	ایک شخص شکار کو تیر ماری پھر وہ تیر کہاکر پانیمین گر پڑے
〃	شکار تیر کہاکر غائب ہو جاوی
۳۵۵	جب شکار کر جانور سے لوٹنے لگے
〃	معراض کا شکار
〃	جس جانور معراض آڑا پڑے
〃	معراض کے نوک سے جو شکار مارا جاوے
۳۵۶	شکار کے پیچھے جانا
〃	خرگوش کا بیان
۳۵۷	گہوہ کا بیان
۳۵۸	بجو کا بیان
〃	درندون کی حرمت کا بیان
۳۵۹	گہوڑی کا گوشت کہانی کی اجازت
〃	گہوڑی کا گوشت حرام ہے
〃	بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے
۳۶۰	وحشی گدہے کے گوشت کہانیکی اجازت
۳۶۱	مرغ کا گوشت کہانیکا اجازت
۳۶۲	چڑیون کے گوشت کہانیکا اجازت
〃	دریا کی جانور کا بیان
۳۶۴	مینڈک کا بیان
〃	ٹیڑے کا بیان

صفحہ	مطالب
۳۶۴	چھینٹی کے مارنے کا بیان
″	کتاب قربانیون کی
۳۶۵	جس شخص کو قربانی کا مقدور نہو
″	امام اپنی قربانی عیدگاہ مین کرے
″	عیدگاہ مین لوگون کا قربانی کرنا
۳۶۶	جن جانورون کو قربانی منع ہے
″	کانی
″	لنگڑی
″	دُبلی
″	وہ جانور جسکا کان سامنے سے کٹا ہو
۳۶۷	مدابرہ کا بیان
″	خرقا کا بیان جسکے کان مین سوراخ ہو
″	شرقا کا بیان جسکے کان چرے ہون
۳۶۸	جسکا سینگ ٹوٹا ہو
″	سنہ اور جذعہ کا بیان
۳۶۸	منڈی کا بیان
۳۶۹	اونٹ کتنے آدمیونکی طرف سے قربانی کرے
″	قربانیمین گائے بیل کتنی آدمیونکیطرف سے کافی ہے
″	امام سے پہلے قربانے کرنا
۳۷۱	دارد اور پتھر سے ذبح کرنیکی اجازت
″	تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت
″	ناخن سے ذبح کرنیکی ممانعت
۳۷۲	چھری کے تیز کرنیکا حکم
″	اگر دانتا کو ذبح کرین تو کھڑکے مدا الخ

صفحہ	مطالب
۳۷۲	جس جانور مین درندہ دانت مارے اسکا ذبح کرنا
″	ایک جانور کنوئین گر پڑے اور مرنے لگے تو
	اسکو کیونکر حلال کرین
″	اگر ایک جانور بگڑ جاوے جسکا پکڑنا مشکل
۳۷۳	اچھی طرح ذبح کرنا
″	قربانی کو جانور کو پہلو پر ذبح کرنا تو وقت
	پاؤن ان رکھنا۔
″	قربانی کے ذبح کرنیوقت بسم اللہ کہنا
″	اللہ اکبر کہنا قربانی کا مثنی وقت
″	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
۳۷۴	ایک آدمی دوسرے کی قربانی ذبح کرسکتا ہے
″	جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اسکو نحر کرے
	تو درست ہے
″	جو شخص ذبح کرے سو اللہ کے اور کسی کے لیے
″	تین دن سے زیادہ قربانیکا گوشت کہانا
۳۷۵	تین دن سے زیادہ قربانیکا گوشت رکھنا الخ
۳۷۶	قربانیکا گوشت رکھنا چھوڑنا
″	بہیرہ کا ذبح کیا ہوا جانور
″	وہ جانور جسکا حال معلوم نہو کہ ذبح
	کیوقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہین
″	اس آیت کی تفسیر ولاتاکلوا مما لم یذکر اسم
	اللہ علیہ۔
۳۷۶	ایک جانور کو نشانہ نہ بناکر مارین تو وہ
	درست نہین

صفحہ	مطالب
۳۷۶	جو شخص بغیر فائدہ چڑیا کو ماری
″	جو نالہ کو گوشت کہانے سے ممانعت
″	جلالہ کو دودھ پینے سے ممانعت
۳۷۷	کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسائل مین
″	کمائی مین شبہون سے پرہیز کرنا
۳۷۹	سوداگری کا بیان
″	سوداگرونکو خرید و فروخت مین کس قاعدے
	پر عمل کرنا چاہیے
۳۷۹	فریب دور کرنیکے لیے قسم کہانا
″	جو شخص بیچنے مین جھوٹ قسم کہاوے اور مدت
	دینے کا حکم
″	جب تک بائع اور مشتری جدا نہون انکو
	اختیار ہے
۳۸۰	(اس فصل کی روایتون مین راویونکا اختلاف ہے)
۳۸۱	اسحدیث کے الفاظ مین عبداللہ دینار
	پر راویونکا اختلاف
″	جب تک بائع اور مشتری ایک دوسرے
	سے جدا نہون تب تک انکو اختیار ہے
۳۸۲	بیع مین ٹھگا جانا
″	جانور کو چباتے مین دودھ جمع کرکے اسکو
	بیچنا
۳۸۳	نفع اسی شخص کا ہے جو ضامن ہو مال کا
″	جو شخص ایک شہر مین ہجرت کرکے آیا ہو وہ
	باہر والے کا مال نہ بیچے
″	شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے

صفحہ	مطالب
۳۸۴	قافلے سے آگے جاکر ملنا
〃	اپنے بھائی کے زخ پر زخ لگانا
۳۸۵	اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے
〃	تجسس کا بیان
〃	نیلام کا بیان
〃	بیع ملامسہ کا بیان
۳۸۶	اسکی تفسیر کا بیان
〃	بیع منابذہ کا بیان
〃	اسکی تفسیر کا بیان
۳۸۷	کنکری کے بیع
〃	پہلو نکا بیچنا انکی پختگی معلوم ہونے سے پہلے
۳۸۸	پہلو نکا خریدنا انکی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لینگے
۳۸۹	آفت کا نقصان دینا
〃	کئی سال کا میوہ بیچنا
〃	درخت کے پہلوں کو سوکھی پہلوں سے بیچنا
۳۹۰	ہاذی نے نگورسوکھی انگور کے بدلی مین بیچنا
〃	عرایا مین اندازہ کرکے خشک کھجور دینا
〃	عرایا مین تر کھجور دینا
۳۹۱	تر کھجور کے بدلی مین خشک کھجور دینا
〃	ایک ڈھیر کھجور کا جسکا ماپ معلوم نہیں ماپے ہوئی کھجور کے بدلی مین بیچنا
〃	اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلی بیچنا
〃	اناج کے بدلی کھیت بیچنا

صفحہ	مطالب
۳۹۲	بالی نہ بیچنا جب تک سفید نہو
〃	کھجور کھجور کے بدلی زیادہ بیچنا
۳۹۳	کھجور کی بیع بدے مین کھجور کے
〃	گیہون بیچنا بدے مین گیہون کی
۳۹۴	جو کو بیچنا بدے مین جو کے
۳۹۶	اشرفی کو اشرفی کے بدلی بیچنا
〃	روپیہ کو روپیہ کے بدلی بیچنا
〃	سونیکو سونے کے بدلی بیچنا
۳۹۷	ایک ہار مین نگینے اور سونا ہو سونے کے بدے بیچنا
〃	چاندی کو سونے کے بدلی بیچنا اودھار
۳۹۸	چاندی کو سونیکے بدلی مین اور سونیکو چاندی کے بدلی بیچنا
۳۹۹	سونیکے بدلی چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا
〃	تول مین زیادہ دینا
〃	جھگڑا تولنا
۴۰۰	غلہ بیچنے کی ممانعت جب تک ناپ نہ لیوے
〃	جو اناج ماپ کر خریدے اسکا بیچنا درست نہین جب تک اسپر قبضہ نکرے
۴۰۱	جو اناج کا ڈھیر بغیر ماپے خریدا ہو اسکا بیچنا اوسجگہہ سے اٹھانے سے پہلے
〃	ایک شخص غلہ خریدے ایک مدت پر اودھار اور بیچنے والا قیمت کی اطمینان کے لیے اسکی چیز گرو رکھہ لیوے

صفحہ	مطالب
〃	گاہک مین رہکر کوئی چیز گرو رکھنا
۴۰۲	ایک چیز کا بیچنا جو ناپ کی پاس نہو
۴۰۲	بیع سلم کرنا اناج مین
〃	سوکھے انگور مین سلم کرنا
۴۰۳	پہلون مین سلف کرنا
〃	جانور مین سلم کرنا
〃	جانور کو جانور کے بدلی اودھار بیچنا
۴۰۴	جانور کو جانور کی بدلی نقد کم و بیش بیچنا
〃	پیٹ کے بچے کو بچے کر بیچنا
〃	اسکی تفسیر کا بیان
〃	کئی برس کا میوہ بیچنا
〃	ایک مدت مقرر کرکے اودھار بیچنا
۴۰۵	سلف اور بیع ایک ساتھہ کرنا
〃	ایک بیع مین دو شرطین لگانا
〃	ایک بیع کی اندر دو بیع کرنا
۴۰۶	بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو
〃	کھجور کا درخت بیچے تو پہل کس کی ہین
〃	غلام بیچے اور خریدار اسکا مال لینے کی شرط کرے
〃	بیع مین شرط لگانا
۴۰۹	بیع مین اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاویگی اور شرط باطل ہوگی
〃	غنیمت کا مال کو بیچنا تقسیم ہونے سے پہلے
۴۱۰	مال مشترک کو بیچنا

صفحہ	مطالب
۴۱۰	بیچتے وقت گواہ کرنا ضرور نہین
۴۱۱	بائع اور خریدار کا اختلاف قیمت مین
〃	یہود اور نصاری سے خرید فروخت کرنا
〃	مدبر کی بیع کا بیان
۴۱۲	مکاتب کا بیچنا
۴۱۳	مکاتب اگر اپنی بدل کتابت مین سے کچھ ادا کیا ہو تو اسکا بیچنا درست ہی
۴۱۴	دلار کا بیچنا
〃	پانی کا بیچنا
〃	بچہ ہوئی باندی کا بیچنا
〃	شراب کا بیچنا
۴۱۵	کتے کا بیچنا
〃	کونسا کتا بیچنا درست ہی
〃	سور کا بیچنا
〃	اونٹ کی جفتی کو بیچنا
۴۱۶	ایک شخص ایک چیز خریدی پہر اوسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہوجاوی اور وہ چیز جون کی تون موجود ہو تو بیچنے والا اسکا زیادہ حقدار ہے
〃	ایک شخص مال بیچے پہر اوسکا مالک کوئی اور نکلے
۴۱۸	قرض لینے کا بیان
〃	تقاضداری کی برائی
〃	قرضداری مین آسانی
۴۱۹	مالدار آدمی قرض ادا کرنے مین دیر کرے

صفحہ	مطالب
〃	قرض کا اوتار کرنا
〃	قرض کی ضمانت کرنا
〃	اچھی طرح ادا کرنے کی فضیلت
۴۲۰	خوش معاملگی اور قرض وصول کرنے مین نرمی کرنیکی فضیلت
〃	شرکت بغیر مال کے
〃	غلام لونڈی مین شرکت
۴۲۱	درخت مین شرکت
〃	زمین مین شرکت
〃	شفعی کا بیان
〃	جاہلیت کے زمانہ مین جو قسامت مروج تہی اوسکا بیان
۴۲۳	قسامت کا بیان
۴۲۴	پہلے مقتول کے وارثون کو قسم دینا قسامت مین
۴۲۵	راویون کا اختلاف احدیث کی روایت مین
۴۲۹	قصاص کا بیان
۴۳۰	علقمہ بن وائل کے روایت مین راویون کا اختلاف
۴۳۳	اس آیت وان حکمت فاحکم الخ کی تفسیر
〃	آزاد اور غلام مین قصاص کا بیان
۴۳۴	اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالی تو تو اسکے بدلے قتل کیا جاوی
〃	عورت کو عورت کے بدلے مارنا
〃	مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا
۴۳۵	کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاوی

صفحہ	مطالب
۴۳۶	ذمی کافر کا مارنا کیا ہی
۴۳۷	غلامون مین قصاص نہی ناجب جوان سے کم قصہ کرین
〃	دانت مین قصاص ہے
〃	دانت کو قصاص کا بیان
۴۳۸	کاٹ کہانی مین قصاص
۴۳۹	ایک شخص اپنے تئین بیچا دی اور اوسمین دوسرے کا نقصان ہو بیچا نیوالی پر کچھ تاوان نہو گا
〃	اس حدیث مین عطا کے اوپر اویون کا اختلاف
۴۴۱	کونچ مین قصاص
〃	تہپڑ مارنے کا بدلہ
〃	پکڑ کر کہینچنے کا قصاص
۴۴۲	بادشاہون سے بہی قصاص لیا جاویگا
〃	بادشاہ کے کام مین کوئی آفت آوی
۴۴۳	سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا
۴۴۴	اس آیت فمن عفی لہ من اخیہ الخ کی تفسیر
〃	قصاص سے معاف کر دینے کا حکم
〃	کیا قاتل سے دیت لیا جاوی جب مقتول کا وارث خون معاف کرے
۴۴۵	عورتون کا خون معاف کرنا
〃	جو شخص پتہر یا کوڑی سے مارا جاوی
〃	شبہ عمد کی دیت کیا ہے

صفحہ	مطالب
۴۴۷	قتل خطا کی دیت کا بیان
۴۴۸	جاندی کی دیت کا بیان
〃	عورت کی دیت کا بیان
〃	کافر کی دیت کا بیان
〃	مکاتب کی دیت کا بیان
۴۴۹	عورت کو پیٹ کر بچے کی دیت
۴۵۱	شبہ عمد کا بیان
۴۵۲	کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور مین پکڑا جاوی گا
۴۵۳	اگر انکہہ سے نظر نہ آتا ہو لیکن اپنی جگہہ قائم ہو اسکو کوئی اکھاڑ ڈی
۴۵۴	دانتون کی دیت کا بیان
〃	انگلیونکی دیت کا بیان
〃	اون عضون کی دیت جو بڈی تک پہونچے
۴۵۵	عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان
۴۵۷	جو شخص اپنا مدعا آپ لیوی اور بادشاہ سے نہ کہے
۴۵۸	بیان اون حدیثونکا جو سن کبری مین نہین لیکن محدثونے بتلائی گئین
〃	اس آیۃ ومن یقتل مومنا متعمدا الخ کی تفسیر
۴۵۹	چور کا ہاتہہ کاٹنے کا بیان
〃	چوری کتنا بڑا گناہ ہے
۴۶۰	چور کو قبولوانے کیلیے مارنا یا قید کرنا
۴۶۱	چور کو تعلیم کرنا

صفحہ	مطالب
۴۶۱	جب چور حاکم تک پہونچ جاوی پہر مالکا مالک اسکا قصور معاف کرے
۴۶۲	کونسا مال محفوظ سمجہا جاوی گا اور کونسا غیر محفوظ
۴۶۴	احدیث مین راویونکی اختلاف
۴۶۷	حد قائم کرنیکی فضیلت
〃	کتنے کی مالیت مین ہاتہہ کاٹا جاوے
〃	زہری پر راویونکا اختلاف
۴۶۸	راویونکا اختلاف احدیث مین
۴۷۰	درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرالیوے
۴۷۱	میوہ جب درخت پر سے توڑکر کہریان مین ہو اور اسکو کوئی چرادی
〃	جن چیزونکی چرانے مین ہاتہہ نکاٹا جاوے
۴۷۲	ہاتہہ کاٹنے کے بعد پہر چور کا پاؤن کاٹنا
۴۷۳	چور کی دونون ہاتہہ اور دونو پاؤن کاٹنا
〃	سفر مین ہاتہہ کاٹنا
۴۷۴	مرکب جوان ہوتا ہے اور مرد اور عورت
	پر پہلی سن مین حد قائم کی جاوی
〃	چور کی گردن مین اسکا ہاتہہ کاٹکر لٹکا دینا
〃	سب عملون مین کونسا عمل افضل ہے
۴۷۵	ایمان کی مٹہاس
〃	اسلام کی مٹہاس
〃	اسلام کسے کہتے ہین

صفحہ	مطالب
۴۷۷	ایمان اور اسلام کی صفت
۴۷۸	اس آیت قالت الاعراب آمنا الخ کی تفسیر
۴۷۹	مومن کی صفات کا بیان
〃	مسلمان کی صفت
۴۸۰	جسکی شخص اچہی طرح مسلمان ہو
〃	بہتر اسلام کیا ہے
〃	اچہا اسلام کیا ہے
〃	اسلام مین تہم کیا ہین
〃	اسلام کے اوپر بیعت کرنا
۴۸۱	کسبات پر لوگونسے لڑنا چاہیے
〃	ایمان کی شاخون کا بیان
〃	ایمانوالونکا ایک دوسرے پر پڑہنا
۴۸۲	ایمان کا گہٹنا بڑہنا
۴۸۳	ایمان کی نشانی کیا ہے
۴۸۴	منافق کے نشانی
۴۸۵	شب قدر مین عبادت کرنا
〃	زکوۃ کا ایمان مین داخل ہونا
۴۸۶	جہاد بہی ایمان مین داخل ہے
۴۸۷	غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کا دینا
〃	جہاد مین حاضر ہونا ایمان مین داخل ہے
〃	شرم کا بیان
〃	دین احسان ہے
۴۸۸	اللہ کو کیسا دین پسند ہے

نمبر	مطالب
۴۸۸	دین بچانیکیلیے فتنون سے بھاگنا
〃	منافق کی مثال
〃	مومن اور منافق کے مثال جو قرآن
	پڑھتے ہین
۴۸۹	مومن کی نشانی
〃	کتاب آرائش کے بیان مین
〃	پیدائشی سنتین
۴۹۰	مونچھین کترانا
〃	سر منڈانی کی اجازت
〃	عورت کو سر منڈانی کی ممانعت
〃	قزع کی ممانعت
۴۹۱	سر کے بال کترانا
〃	ایک دن اڑ کنگی کرنا
۴۹۲	کنگی داہنی طرف سے کرنا
〃	بال رکھنا سر پر
۴۹۳	بالون کو لمبا کرنا
〃	داڑھی کو موڑ موڑ کر چھوٹا کرنا
〃	سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت
〃	خضاب کرنیکی اجازت
۴۹۴	کالا خضاب کرنیکی ممانعت
〃	مہندی اور وسمی کا خضاب
〃	زردی سے خضاب کرنیکا بیان
۴۹۵	عورتونکو رنگ کرنا
۴۹۶	مہندی کو بونا پسند ہونا

نمبر	مطالب
〃	سفید بال اکھیڑنا
〃	بالون کو جوڑنا
۴۹۷	جو عورت بالون کو جوڑی
〃	جسکے بال جوڑے جاوین
〃	جو عورتین منکی حدیثین اوکھیڑین
〃	گودانی والیون کا بیان
۴۹۸	دانتونکو کشادہ کرنے والیان
۴۹۹	دانتونکو رگڑکر باریک کرنا حرام ہے
〃	سرمہ لگانیکا بیان
〃	تیل لگانیکا بیان
〃	زعفران کا رنگ
〃	عنبر لگانیکا بیان
〃	مردون اور عورتون کی خوشبو مین فرق
۵۰۰	سب سے بہتر خوشبو کیا ہے
〃	زعفران لگانا اور خلوق لگانا
۵۰۱	عورتونکو کون خوشبو لگانا منع ہے
〃	عورت کو خوشبو دفع کرنا نہاکر
〃	جب عورت خوشبو لگاکر مسجد جماعت
	مین نہ آوے
〃	عورتون کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے
۵۰۳	مردون پر سونا حرام ہے
۵۰۵	جس شخص کو ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کی ناک بنا سکتا ہے
〃	سونیکی انگوٹھی مردونکو پہننے کی اجازت
〃	سونے کے انگوٹھی کا بیان

نمبر	مطالب
۵۰۸	انگوٹھی مین کتنی چاندی ہونی چاہیے
۵۰۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی
	کیسی تھی
〃	کون سا نہانا انگوٹھی پہنے
〃	لوہے کی انگوٹھی پہننا جسپر چاندی چڑھی ہو
〃	کانسے کی انگوٹھے پہننا
۵۱۰	انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ
〃	کلمہ کی انگلی مین انگوٹھی پہننے کی ممانعت
۵۱۱	پائخانی جانیوقت انگوٹھی اتارنا
۵۱۲	گھونگرو گھنٹی کا بیان
۵۱۳	فطرت کا بیان
〃	مونچھین کٹانا اور داڑھی چھوڑ دینا
〃	بچونکا سر منڈانا
۵۱۴	بچونکا سر کچھ منڈانا اور کچھ کو رکھنا منع ہے
〃	سر پر بال رکھنا
〃	بالونکو برابر کرنا
〃	بالونمین مانگ نکالنا
۵۱۵	کنگی کرنا
〃	کنگی داہنی طرف سے شروع کرنا
〃	خضاب کرنیکا حکم
〃	سفید بال کا زرد کرنا
〃	داڑھی کو زرد کرنا اور سر کو زعفران سے
۵۱۶	بالون مین جوڑ لگانا
〃	چھیدون سے بال جوڑنا

صفحہ	مطالب
〃	جوڑنے والی پر لعنت
۵۱۶	بال جوڑنی والی اور جوڑانیوالی دونو پر لعنت
〃	گودنی والی اور گودنی والی پر لعنت
〃	منہ کو رنگین اور کپڑنے والیون پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر لعنت
۵۱۷	زعفران کا رنگ
〃	خوشبو کا بیان
۵۱۸	عمدہ خوشبو کون سے ہے
〃	سونا پہننے کی ممانعت
〃	سونیکی انگوٹھے پہننے کی ممانعت
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا بیان اور اسپر جو کندہ تھا
۵۱۹	انگوٹھی کس انگلی مین پہنے
۵۲۰	نگینہ کدہر رہے
〃	انگوٹھی اتار ڈالنا اور اسکو نہ پہننا
۵۲۱	کیسی کپڑی پہننا بہتر ہین اور کیسی بری ہین
〃	سیرا کی پہننے کی ممانعت
۵۲۲	عورتونکو سیرا کے پہننے کی اجازت
〃	سیرا ایک کپڑا ہے جسمین لکیرین ریشم کی ہوتی ہین
〃	استبرق پہننے کی ممانعت
۵۲۳	استبرق کیا ہوتا ہے

صفحہ	مطالب
〃	دیبا پہننے سے ممانعت
〃	دیبا پہننا جسمین سنہری کام ہو
۵۲۴	اسکے منسوخ ہونیکا بیان
〃	حریر پہننے کی سزا
۵۲۵	ریشمی کپڑی کو پہننے کی ممانعت
〃	حریر پہننے کی اجازت
〃	کپڑون کے جوڑی پہننا
〃	یمن کے چادر پہننا
۵۲۶	سبز کپڑی پہننا
〃	چادرین پہننا
〃	سفید کپڑے پہننے کا حکم
〃	قبا پہننا
۵۲۷	پائجامہ پہننا
〃	ٹخنہ بہت لٹکانے کی ممانعت
〃	ازار کہان تک چاہیے
〃	ٹخنون سے نیچے ازار رکھنا کیا ہے
۵۲۸	ازار لٹکا کیا ہے
〃	عورتین انچل کتنا لٹکاوین
۵۲۹	ساری بدن پر کپڑا لپیٹ لینا منع ہے
〃	ایک کپڑی مین گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت
〃	کالا عمامہ باندھنا
۵۳۰	کالی رنگ کی عبا باندھنا
〃	دونو مونڈھون کے بیچ مین شملہ لٹکانا
〃	تصویرون کا بیان

صفحہ	مطالب
۵۳۲	سب سے زیادہ سخت عذاب کن لوگونکو ہوگا
〃	تصویر بنانیوالونکو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا
۵۳۳	سخت عذاب کسپر ہوگا
〃	اوڑھنی کی چادرین
〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی
〃	ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے
۵۳۴	کھانا پر بیٹھنا یا لینا
〃	نوکر رکھنا خدمت کیلئے اور سوار رکھنا
〃	تلوار کا زیور
۵۳۵	سرخ رنگ کی زین پوشونکی ممانعت
〃	کرسی پر بیٹھنا
〃	سرخ چمڑونکا استعمال
〃	کتابت قاضیونکی تعلیم سے کی
〃	جو حاکم منصف ہو اسکی تعریف
۵۳۶	انصاف کرنیوالا بادشاہ
〃	اگر ٹھیک فیصلہ کرے
۵۳۷	جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی نہ بنایا جاوے
〃	حکومت کی خواہش نکنا
۵۳۸	اشعری لوگونکو حکومت دینا
〃	جبکہ کسی کو پنچ کرین اور وہ فیصلہ کرے
〃	عورتونکو حاکم بنانیکی ممانعت

صفحہ	مطالب
۵۳۹	مثال دیکر ایک حکم نکالنا
۵۴۱	علماء جس امر پر اتفاق کرین اسکی مراد حکم کرنا۔
۵۴۲	اس آیت کی تفسیر و من لم یحکم بما انزل اللہ
۵۴۲	قاضی ظاہر شریعت پر حکم کرتا ہی
۵۴۴	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کرسکتا ہی
〃	حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرنی نہو لیکن جن کے ظاہر ہونے کو لیے کہے مین کرون گا
۵۴۵	ایک حاکم اپنے برابر والی کا یا اپنے سے زیادہ والی کا فیصلہ توڑ سکتا ہے
〃	جب حاکم ناحق فیصلہ کری تو اسکو رد کرنا درست ہی
۵۴۶	حاکم کو کن باتون سے پرہیز کرنا چاہیے
〃	جو حاکم نہین ہو تو وہ غصہ کی حالت مین حکم کر سکتا
۵۴۷	اپنے گہر مین حکم کرنا
〃	مدد چاہنا
〃	عورتون کو عدالت مین لانے سے بچانا
۵۴۹	حاکم کا بلا بھیجنا اوس شخص کو جسنے نہ نا کی ہو۔
〃	حاکم کا خود جانا رعیت کے بیچ مین صلح کرانیکو۔
۵۵۰	حاکم احد الفریقین کو صلح کرلینے کے لیے

صفحہ	مطالب
	اشارہ کرسکتا ہے
۵۵۰	حاکم معاف کردینے کے لیے اشارہ کرسکتا ہے
〃	پہلے حاکم نرمی کے لیے حکم دے سکتا ہی
۵۵۱	مقدمہ مفصل کرنیسے پہلے حاکم سفارش کر سکتا ہے
〃	اگر کسی شخص کو مال کی احتیاج ہو اور وہ اپنے مال کو تلف کری تو حاکم روک سکتا ہے
〃	تھوڑا اور بہتا مال دونو برابر ہین
۵۵۲	جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ غایب ہو تو اوسپر فیصلہ کرنا درست ہی
〃	ایک حکم مین دو حکم کرنا
〃	حکم کرنے سے جو مال حاصل ہو
〃	لڑاکا جھگڑالو
〃	جہان گواہ نہون تو کیونکر حکم کری
〃	حاکم کا نصیحت کرنا قسم دلانیسے قبل
۵۵۳	حاکم کیونکر قسم لیوی
۵۵۴	کتاب پناہ مانگنے کی
۵۵۷	اوس دل سی پناہ جسمین ڈر نہ ہو خدا کا
〃	سینے کے فتنے سی پناہ مانگنا
〃	کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا
〃	نامردی اور بزدلی سی پناہ مانگنا
۵۵۸	بخیلی سے پناہ مانگنا
۵۵۹	رنج سے پناہ مانگنا
〃	نادان اور گناہ سی پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب
〃	کان اور آنکھ کی برائی سی پناہ مانگنا
〃	سستی سی پناہ مانگنا
۵۶۰	عاجزی سی پناہ مانگنا
〃	ذلت سی پناہ مانگنا
〃	کمی سی پناہ مانگنا
۵۶۱	فقیری سی پناہ مانگنا
〃	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
〃	پناہ مانگنا اوس نفس سی جو سیر نہو
۵۶۲	بہوکہے سے پناہ مانگنا
〃	خیانت سی پناہ مانگنا
〃	دشمن اور نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنا
	قرضداری سی پناہ مانگنا
〃	قرض سے پناہ مانگنا
۵۶۳	قرضداری کے غلبے سے پناہ مانگنا
〃	قرض کے وجہ سی پناہ مانگنا
〃	مالداری کے فتنے سی پناہ مانگنا
〃	دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا
۵۶۴	فقر کے رسوائی سے پناہ مانگنا
〃	گمراہی سے پناہ مانگنا
۵۶۵	دشمن کے غلبے سی پناہ مانگنا
〃	دشمنونکی ملامت سی پناہ مانگنا
〃	بڑھاپے سے پناہ مانگنا
〃	بری قضا سی پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب
۵۶۵	بدبختی سے پناہ مانگنا
۵۶۶	جنون سے پناہ مانگنا
〃	جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا
〃	غرور کی برائی سے پناہ مانگنا
〃	بڑی عمر سے پناہ مانگنا
〃	عمر کی برائی سے پناہ مانگنا
〃	نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا
۵۶۷	مظلوم کے بددعا سے پناہ مانگنا
〃	سفر سے لوٹنی کیوقت رنج سے پناہ مانگنا
〃	بُرے ہمسائی سے پناہ مانگنا
〃	لوگون کے بلوی سے پناہ مانگنا
〃	دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا
۵۶۸	جہنم کے عذاب سے اور دجال کے شر سے پناہ مانگنا
〃	آدمیون کے شیطان سے پناہ مانگنا
〃	زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا
۵۶۹	موت کی فتنے سے پناہ مانگنا۔
〃	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا
〃	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا۔
〃	خداوند تعالے کے عذاب سے پناہ مانگنا۔
〃	جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا
۵۷۰	دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب
۵۷۰	جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا
〃	کامونکی برائی سے پناہ مانگنا
۵۷۱	اعمال کی برائی سے پناہ مانگنا
〃	جو کام ابھی نہین کیوانکی برائی سے پناہ مانگنا۔
〃	دھس جانے سے پناہ مانگنا
〃	گر پڑنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا
۵۷۲	اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا
〃	قیامت کی روز جگہہ کی تنگی سے پناہ مانگنا
〃	اوس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ سنے جاوے
۵۷۳	اس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہو
〃	کتاب شرابون کے بیان مین
〃	خمر کی حرمت کا بیان
۵۷۴	جب شراب کی حرمت اتری تو کونسا شراب بھایا گیا۔
۵۷۵	گدر اور کھجور خشک کی شراب کو خمر کہتے ہین
〃	خلیطین کا نبیذ پینے سے ممانعت
〃	بکی اور کچی کھجور کا ملاکر نبیذ پینے کی ممانعت
〃	کچھ اور تر کھجور کو ملاکر بھگونیکی ممانعت

صفحہ	مطالب
۵۷۶	کچی اور گدر کھجور کو ملاکر بھگونے سے ممانعت
〃	گدر اور تر کھجور کو ملاکر بھگونی سے ممانعت
〃	گدر اور خشک کھجور کو ملاکر بھگونا منع ہے
〃	کھجور اور انگور کو ملاکر بھگونیکی ممانعت
〃	تر کھجور اور انگور کو ملانیکی ممانعت
۵۷۷	گدر کھجور اور انگور کو ملانیکی ممانعت
〃	سبب کیا ہے جو دو چیز ونکو ملاکر بھگونا منع ہوا
〃	صرف گدر کھجور کو بھگونیکی اجازت
〃	منشکو نمین نبیذ بنانا جنکی منع بند ہے ہون تاکی سے
۵۷۸	صرف کھجور بھگونی کی اجازت
〃	صرف انگور بھگونا
〃	گدر کھجور الگ الگ بھگونیکی اجازت
〃	اس آیت کی تفسیر ومن ثمرات النخیل والاعناب الآیۃ
〃	جب شراب حرام ہوا تو انکن چیزون سے بنتا تہا
۵۷۹	جو شراب غلہ یا پھلون سے بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو حرام ہے
〃	جس شراب مین نشہ ہو وہ خمر ہے

صفحہ	مطالب
〃	مشکون مین نبیذ بنانا جنکی مُنہ بندہی نہو ناگی سے۔
۵۷۸	صرف کھجور بہگونے کی اجازت
〃	صرف انگور کو بہگونا
〃	گدر کھجور الگ بہگونے کی اجازت
〃	اس آیت کی تفسیر ومن ثمرات النخیل والاعناب الآیۃ
〃	جب شراب حرام ہوا تو کن کن چیزون سے بنتا تہا
۵۷۹	جو شراب غلہ یا پہلون سے بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو وہ حرام ہے
〃	جس شراب مین نشہ ہو وہ خمر ہے
۵۸۰	ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے
۵۸۱	مزرا و بتع کسر شراب کو کہتے ہین
۵۸۲	جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اسکا تہوڑا پینا بہی حرام ہی
〃	جو کی شراب سے ممانعت
۵۸۳	کن برتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا تہا
〃	ان برتون کا بیان جنمین نبیذ بنانا منع ہے

صفحہ	مطالب
〃	سٹی کے برتن مین نبیذ بنانیکی ممانعت
۵۸۴	سبز لاکہی برتن
〃	توبنی کے نبیذ سے ممانعت
۵۸۵	کدو کی توبنی اور لاکہی اور جو چیز برتن کے نبیذ پینے سے ممانعت
〃	توبنی اور لاکہی اور ردغنی برتن کے نبیذ کی ممانعت
〃	کدو کے توبنی اور جو چیز مین باسن اور ردغنی باسن اور لاکہی باسن کی نبیذ پینے سے ممانعت
۵۸۶	ردغنی برتنون کا بیان
〃	ان برتنون سے ممانعت صرف نہی بطور تادیب کے
۵۸۸	ان برتنون کے معنی کی بیانمین
〃	کن برتنون مین نبیذ بنانا درست ہے
〃	مٹی کے برتن کی اجازت
〃	ہر ایک برتن کی اجازت
۵۸۹	شراب کیسی چیز ہے
〃	شراب پینی کی برائی
۵۹۰	شراب پینیوالی کی نماز قبول نہین ہوتی
〃	شراب پینے سے کیا کیا گناہ ہوتے ہین

صفحہ	مطالب
۵۹۲	شراب پینیوالی کی توبہ کا بیان
〃	جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین
〃	شراب پینیوالیکو جلاوطن کرنا
۵۹۳	بیان ان حدیثون کا جن سے دلیل پکڑی ہے اس شخص نے جو نشہ لانی والی شراب کو درست کہتا ہے
۵۹۶	جو لوگ تہوڑے شراب کو درست کہتے ہین انکی دلیل
۵۹۸	بیان اسزا ت اور خواری اور دکہہ کے عذاب کا جو اللہ تعالے نے نشہ پینیوالون کے لیے تیار کیا ہے
〃	جسپیز مین نشہ ہو اسکو چہوڑ دینا بہتر ہے
۵۹۹	جو شخص شراب بناوی اسکی ہاتہ انگور بیچنا مکروہ ہے
〃	انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہی
〃	کون سی طلا پینا درست ہی
۶۰۱	کونسا شیرہ پینا درست ہی
۶۰۲	بیان ان نبیذون کا جنکا پینا درست ہے اور جنکا پینا نہین
۶۰۳	ابراہیم پر اویون کا اختلاف
۶۰۴	کونسی شربت مباح ہی

۲۹۷۶۲۵

اَلنِّصْفُ الثَّانِی

وَالرُّبْعُ الثَّالِثُ مِنْ کِتَابِ سُنَنِ

اَلنَّسَائِیِّ رح ✤

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ کتاب جہاد کے بیان مین **ف** جہاد ایک بڑا رکن ہے اسلام کا جو ہجرت کے بعد مدینہ مین فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑہتی گئی یہانتک کہ دنیا کے اکثر ملکون مین اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد موقوف ہوا مسلمان ذلیل ہوگئے اور کفار غالب **بَابُ وُجُوْبِ الْجِهَادِ** جہاد فرض ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِیَّهُمْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَیَهْلِکُنَّ فَنَزَلَتْ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ قِتَالٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِیَ اَوَّلُ آیَۃٍ نَزَلَتْ فِی الْقِتَالِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکالے گئے ابوبکر رض نے کہا ان لوگون نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا انا للہ وانا الیہ راجعون اب یہ لوگ ضرور برباد ہونگے تب یہ آیت اوتری اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اخیر تک یعنی اجازت دی گئی اون لوگون کو جن سے مشرک لڑتے ہین (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے مسلمانون کو لڑائی کا حکم نہ تہا کافر انکو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے آپ فرماتے صبر کرو ابہی خدا کا حکم مجھکو لڑنے کے لیئے نہین ہوا جب یہ آیت اوتری تو جہاد شروع ہوا جو تم سے لڑتے ہین تم بہی اون سے لڑو بدلا لو) اور اللہ اونکی مدد کرسکتا ہے) ابوبکر رض نے کہا مین سمجہا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رض نے کہا تو یہ آیت سب سے پہلے اوتری جہاد مین **ف** جہاد کہتے ہین کافرون اور باغیون سے لڑنیکو دین کے لیے اور کبہی جہاد کے معنی یہ بہی آتے ہین کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقون سے نفس سے لڑائی یہ کہ دین کی باتون پر

عمل کرے اور برائیون سے اوسے روکے اور شیطان سے لڑائی یہ کہ اوسکے فریب مین نہ آوے شہات اور شہوات
شیطانیہ کو دفع کرے، اور فاسقون سے لڑائی یہ کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپیہ سے اونکی اصلاح مین کوشش کرے
اور اونکو برے کاموں سے باز رکھے **عن** ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف واصحابا له اتوا النبی
صلی الله علیه وسلم بمکة فقالوا یا رسول الله انا کنا فی عز ونحن مشرکون فلما آمنا
صرنا اذلة فقال انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا فلما حول الله الی المدینة امرنا
بالقتال فکفوا فانزل الله عز وجل الم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایدیکم واقیموا
الصلوة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف اور اونکے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے جب آپ مکے مین تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس زمانے مین ہم مشرک تھے تو عزت مین تھی اور
جب سے ایمان لائے ذلیل ہو گئے آپنے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کرون لوگون کے خطاؤن کو تو تم لڑو
پھر جب ہمکو اللہ تعالی مدینہ مین لے گیا تو وہان حکم ہوا کافرون سے لڑنیکا اوس وقت بعضی لوگ لڑنے مین بیکجائے
(یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری الم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایدیکم
اخیر تک یعنی تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جن سے پہلے کہا گیا تمہارو کہ رہو اپنے ہاتھون کو اور نماز پڑہا کرو
ف اور زکوۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضرور نہین) پھر جب حکم ہوا اونہین لڑنے کا تو اون مین سے ایک گروہ لوگون
سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرتا ہے یا اوس سے زیادہ اور کہنے لگا اے پروردگار تو نے ہمپر لڑائی کیون فرض
کی ہمکو تھوڑی مدت تک جینے کیون نہ دیا کہدے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا مزہ تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کے
لیے اور تم پر ظلم نہوگا رتی برابر یعنی جب تک مسلمان مکی مین تھے اور کافرون سے تکلیف اوٹھاتے تو لڑائی کے
اجازت چاہتے پھر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تھا لیکن بعضے کچے دل کے لوگ جینا نے لگے اور موت سے ڈرے
اور کافرون سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اوتنا اللہ سے بھی نہ تھا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض
فوضعت فی یدی قال ابو هریرة فذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتم تنتثلونها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمی دیے گئے (یعنی قرآن اور حدیث
جنکے لفظ مختصر ہین اور معنی اون کے بہت ہین جامع اوسی عبارت کو کہتے ہین جسمین لفظ تھوڑے ہون پر مطلب بہت
ہو) اور مجھکو مدد ملی رعب (دہاک) سے (یعنی کافرون کے دلمین میری وہشت اللہ تعالی نے ڈالدی) اور مین سوتا
تھا تو زمین کے خزانون کی کنجیان لاکر میرے ہاتھ مین دی گئین ابو ہریرہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو گذر گئے لیکن تم اون خزانون کو نکال رہے ہو (مراد خزانون سے روم اور ایران اور مصر و شام کے خزانے تھے

جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو عنایت فرمائی اور آپ کو خواب مین اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا تھا جب آپکی وفات ہوگئی
تو اس خواب کی مطابق مسلمانون نے یہہ سب ملک فتح کیے اور وہان کے خزانے تصرف مین لائے **عن**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَمَا
أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ
مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو
حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے
بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب خدا کے اوپر ہے **ف** یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑہا تو
اوسکی جان محفوظ ہوگئی اور مال بہی محفوظ ہوگیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اوسکے بدلے مارا جاویگا اور
کسی کا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا پھر اگر اوس نے ظاہر مین کلمہ پڑہا ہے اور دل مین اوس پر یقین
نہین تو خدا اوس سے سمجھیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا
تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ
عُمَرُ رض يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ
النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ
حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ
الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ
وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
اور ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعضے لوگ کافر ہوگئے جنکو کافر ہونا تہا حضرت عمر رض نے کہا اے ابو بکر تم کسطرح
لڑوگے ان لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ
لا الہ الا اللہ کہین تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے (یعنی
قصاص یا حد مین) اور اوس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مین بیشک لڑونگا
اوس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوٰت مین اس لیئے کہ زکوٰت مال کا حق ہے قسم خدا تعالیٰ کی یہہ لوگ اگر ندیونگے
بکری کا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مین ضرور لڑونگا اون سے اس بات پر کہا حضرت عمر رضی اللہ

نے قسم کھائی نہیں ہے بھائی میری نظر مین مگر اس لیئے کہ کھول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکر کا واسطے لڑائی کرنیکے واسطے اور مین بھی سمجھا کہ حق یون ہی ہے **ف** اس حدیث سے بیچ تبعلوم ہوئے کہ شرع شریف نے جان اور مال پر جو حق لگا دیئے ہین اگر کوئی شخص اون حقوق کو ادا نکرے تو اوسکو سزا دینا ضرور ہے **عن** ابی ھریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان ابوبکر رضی اللہ عنہ وکفر من کفر من العرب قال عمر رضی اللہ عنہ یا ابابکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ فقد عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ قال ابوبکر رضی اللہ عنہ الم تعلم ان من حقہا الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال فواللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ما ھو الا ان رایت ان اللہ عزوجل قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق **ترجمہ** اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال لما اجمع ابوبکر لقتالہم فقال عمر رضی اللہ عنہ یا ابابکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا عصموا منی دماءہم واموالہم الا بحقہا قال ابوبکر رضی اللہ عنہ الم تعلم ان من حقہا الصلوٰۃ والزکوٰۃ واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر رضی اللہ عنہ فواللہ ما ھو الا ان رایت ان اللہ تعالی قد شرح صدر ابی بکر لقتالہم فعرفت انہ الحق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اون لوگون سے لڑائی کے لیئے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے لڑتے ہو ان لوگون سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مجھکو حکم ہوا ہے لوگون سے لڑائی کا یہانتک کہ کہین وے لا الہ الا اللہ پھر جب اونہون نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجھسے **ف** یعنی دین محمدی مین کلمہ گو کو مارنا اور اسکا مال لینا حرام ہے **ت** مگر حق کا بچاؤ نہین **ف** یعنی اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اسیطرح حد زنا وغیرہ مین رعایت نکرین گے **ت** کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مین ضرور مارونگا اوس شخص کو جو فرق کریگا نماز مین اور زکوٰۃ مین قسم خدا تعالے کی اگر نہ دیوینگے یہہ لوگ مجھکو وہ بکریکا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارونگا اونکو واسطے اوپر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کی قسم نہین یہہ امر میری نظر مین مگر یہ کہ کھول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اونسے لڑنے کے لیئے اور مین بھی سمجھا کہ حق یون ہی ہے **عن** انس بن مالک قال

لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا
مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وفات
پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر گئے عرب کے لوگ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے مارتے ہو عرب کو پھر جواب دیا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سو اسکے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک
کہ گواہی دیوین اسبات کی نہین کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور اسبات کی کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا اور پڑہین
نماز اور دیوین زکوۃ اللہ کی قسم اگر یہہ لوگ نہ دینگے وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور
مارونگا مین اونکو اسپر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا مین نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدا کی طرف سے ہے مین نے بھی
جانا کہ حق اوسیطرح ہے ف مطلب اس حدیث کا اور جو حدیث اوپر گذری ایک ہی ہے لیکن راوی ضعیف ہونیکے
سبب سے کچھ فرق ہوگیا ہے لفظون مین امام نسائی نے کہا عمران القطان اس روایت مین قوی نہین اور یہہ روایت
خطا ہے اور اس سے پہلے کی ٹھیک ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ
حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین
لوگون سے یہانتک کہ کہین کلمہ پھر جس نے کلمہ کہا اوس نے بچا لیا اپنا جان اور مال لیکن حق اوس جان اور مال کا
پھر اوپر اوسکا اور حساب اوسکا اللہ تعالی کے ذمہ پر ہے عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا
الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد
کرو مشرکون سے مال اور ہاتھ اور زبان سے ف زبان کا جہاد یہہ کہ قائم کرنا دلیلونکا اپنے مذہب کی اور رد
کرنا مذہب مشرکین کا اور اپنی بڑائی کرنی لڑائی کے وقت اور ہجو کرنی کافرون کی اور اسی قسم کی باتین جسمین
دین کا بول بالا ہو اور کفر اور شرک کی ذلت اَلتَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ جہاد کے چھوڑنیکی
سختی اور شدت کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَ
لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ نِفَاقٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو مرگیا اسطرح کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقون کے
وتیرے پر مرا ف یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر کسان

ف عمران القطان

ہوگا تو دلیل التبہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دلیل ہی کبھی جہاد کا خیال نکرے گا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح
اُسکا ایمان زبانی ہے یا ن کامل نہین اور دلیل قصد ہونیکا یہ نشان ہے کہ جہاد کے اسباب جیسے تیار کیا ہوا نا یا مول لینا اور گھوڑے کی سواری
سیکھنا اور جو کا آمد چیزین ہون تیار رکھنا اَلرُّخْصَةُ عَنِ السَّرِيَّةِ لشکر کے ساتھ نجانے کی رخصت عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ
اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ
اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اسکی
جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر نہوتی یہ بات کہ بعضی ایمان والون کو خوش نہین لگتا مجھسے پیچھے رہنا اور مین
نہین پاتا وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو پیچھے رہتا مین ساتھ کسی لشکر کا اور قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین
میری جان ہے مجھے بہت بھلا معلوم ہوتا ہے یہ کہ مین مارا جاؤن اللہ کی راہ مین اور پھر جلایا جاؤن پھر
مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین
جسمین نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہون آپکے دل مین
کمال خواہش تھی ہر ایک لڑائی مین شریک ہونے کی لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب
صحابہ ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رُک جاتے تھے اور آپ کو بدون صحابہ
کے جانا اسواسطے پسند نہ تھا کہ نہ جانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اور اون کو آپ کا ساتھ چھوڑنا ناگوار
گذرتا اور سب کو لیجانا سواریون کی کمی سے ممکن نہ تھا اس حدیث سے جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت معلوم
ہوئی **بَابُ فَضْلِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ** باب بیان مین اسبات کے کہ جہاد
کرنیوالون کے برابر نہین ہوسکتے گھر رہجانے والے عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمْلِيْهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَاَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ
عَنْهُ غَيْرَ اُولِي الضَّرَرِ ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری یہ
آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی برابر نہین بیٹھنے والے
مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین ابن ام مکتوم یہی آگئے (نام ہے صحابی کا) اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوسوقت مجھکو پڑھکر سنا رہے تھے پھر عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہوتا مجھسے جہاد تو بیشک مین

مجاہد ہوتا پھر اوتارا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنی جنکو بدن کا نقصان نہیں ف بدن کے
نقصان والے یعنی اندھے لولے اپاہج وغیرہ کے حکم سے معاف ہیں باقی لوگوں میں لڑنیوالوں کو بڑے درجے ہیں
کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں یعنے
بعضے جہاد کرتے رہیں تو نہ کرنیوالے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار رہیں ف اور زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ پچھلی آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی پھر بوجھ
بڑا مجھپر یہانتک کہ میں سمجھا ٹوٹ جاویگی ران میری پھر موقوف ہوگئی وہ حالت وحی کے سبب سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ران کا بوجھ زید کو بہت معلوم ہوا امام نسائی کی اس روایت کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق ہے وہ
کچھ بڑا نہیں عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ أُولِي
الضَّرَرِ ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھی یہ آیت اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان اور
لڑنیوالے اللہ کی راہ میں اتنے میں آئے ابن ام مکتوم اور آپ مجھکو بتلکر سنا رہے تھے پھر ابن ام مکتوم بولے یا رسول اللہ
اگر میں قدرت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا اور تھے ابن ام مکتوم اندھے پھر اوتاری یہ آیت اللہ تعالی نے اپنے رسول پر
غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنی جنکو بدن میں نقصان ہے جہاد کا حکم اوپر نہیں اور اس آیت اوترنے کیوقت انکی ران
مبارک میری ران پر تھی میں سمجھا کہ چور ہو جائیگی میری ران پھر موقوف ہوگئی وحی عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَقَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَهُ فَقَالَ هَلْ يَعْنِينِي لِي مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ
غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ ہڈی جس پر لکھتے
ہیں آپنے لکھوایا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھے تھے انہوں نے کہا میرے لیے
رخصت ہے تب یہ اوتری غیر اولی الضرر عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
جَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ فِي وَأَنَا أَعْمَى فَمَا بَرِحَ حَتَّى نَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ
ترجمہ براء سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی جہاد کرنیوالے اور گھر میں بیٹھنے والے
برابر نہیں ہو سکتے تو ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے پھر میرے باب میں کیا حکم ہے میں تو نابینا معذور ہوں تھوڑی دیر

نہ گذری ہی کہ یہہ اُولو الضرر (یعنی معذور اس حکم سے معاف ہین) الرُّخصۃُ فِی التَّخلُّفِ لِمَنْ لَّہٗ وَالِدَانِ
اجازت ہے گھر مین رہجانیکی اوسکو جسکی ماں باپ زندہ ہون عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْذِنُہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ ترجمہ
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس درخواست کی جہاد مین جانے
کی آپنے پوچھا کہ تیرے ماں باپ زندہ ہین عرض کیا اوس نے کہ ماں آپنے فرمایا تو اونہی دونون مین جہاد کر ف
یعنی تو کوشش کر ماں باپ کی خدمت مین تیرے لیے یہی جہاد ہے اَلرُّخصَۃُ فِی التَّخلُّفِ لِمَنْ لَّہٗ وَالِدَاہُ جسکی
ماں زندہ ہو اوسکو گھر مین رہنے کی اجازت دینے کا بیان عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ جَاھِمَۃَ السُّلَمِیِّ اَنَّ جَاھِمَۃَ جَآءَ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ ھَلْ
لَّکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ رِجْلَیْھَا ترجمہ معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا جاہمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون اور آیا ہون کہ آپسے مشورہ لون آپنے فرمایا
کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ تو اوسی کے ساتھ رہا کر اسلیئے کہ جنت اوسکے پاؤن کے نیچے ہے
ف اکثر علماء اسطرف گئے ہین کہ ماں باپ مسلمان ہون اور لڑکے کو جہاد مین جانے سے منع کرین تو اوسکو جانا
حرام ہے اسلیے کہ اونکی فرمانبرداری فرض عین ہے **بَابُ مَنْ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ** باب بیان مین اوسکے جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین جان اور مال سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ
مُؤْمِنٌ یُّجَاھِدُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ
یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین بہتر کون ہے آپنے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ تعالی
کی راہ مین اور کہا پھر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر وہ ایماندار جو رہتا ہو گھاٹیون مین پہاڑون کی اور ڈرتا ہو
اللہ تعالی سے اور دور رہین لوگ شرارت سے اوسکے یعنی اوس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے **بَابُ مَنْ عَمِلَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَلٰی قَدَمِہٖ** اللہ تعالی کی راہ مین پیادہ جانیوالیکا بیان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْکَ یَخْطُبُ النَّاسَ وَھُوَ مُسْنِدٌ ظَھْرَہٗ
اِلٰی رَاحِلَتِہٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
عَلٰی ظَھْرِ فَرَسِہٖ اَوْ عَلٰی ظَھْرِ بَعِیْرِہٖ اَوْ عَلٰی قَدَمِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمَوْتُ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا
فَاجِرًا یَقْرَءُ کِتَابَ اللّٰہِ لَا یَرْعَوِیْ اِلٰی شَیْءٍ مِّنْہُ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال تبوک کی

لڑائی ہوئی اور سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائی ہوئی لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے پھر فرمایا سنو مین خبر دیتا ہون تمکو پہلے آدمی کی اور پچھلے آدمی کی بہتر اور پہلا آدمی لوگون مین وہ شخص ہے جس نے کام کیا اللہ تعالی کی راہ مین اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سوار ہو کر یا اپنے پاؤن سے چلکر یہانتک کہ لیا اوسکو موت نے یعنی مر گیا اسی کام مین اور سب سے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بدکار کہ پڑھتا ہے کتاب اللہ کی اور نہین خیال کرتا کسی چیز کا اوس کتاب کے مضمون مین سے **ف** بتوک نام ہے ایک جگہہ کا جو مابین مدینے اور شام کے ہے اور مدینے سے وہانتک چودہ مرحلہ ہین نہین خیال کرتا اوسکے مضمون کی طرف یعنے قرآن کے پڑھنے سے کچھہ فائدہ نہین اوٹھاتا نہ باز آتا ہے بڑی باتون سے فقط لفظون کو رٹتا ہے اوس سے کیا فائدہ **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا یَلِجُ اَحَدٌ مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَتُطْعِمُہُ النَّارُ حَتّٰی یَرُدَّ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے ڈر سے رونیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا ناممکن ہے جیسا لوٹنا دودہ کا چھاتیون مین **ف** یعنی جیسا دودہ باہر آکر پھر جانا اوسکا چھاتیون کے اندر محال ہے اسی طرح اللہ کے ڈر سے رونیوالیکا آگ مین جانا ممکن نہین **ف** اور نہ جمع ہوگا غبار خدا کے رستے کا اور دہنوان جہنم کا نتھنون مین مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلیگا پھر اوسکے ناک مین راہ کا غبار جاویگا تو وہ جہنم مین نہین جاویگا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ نَارِ جَھَنَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا اللہ تعالی کے ڈر سے رونیوالا دوزخ مین یہانتک کہ لوٹے دودہ چھاتیون مین اور نہ اکٹھا ہوگا غبار خدا کی راہ کا اور دہنوان دوزخ کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَفَیْحُ جَھَنَّمَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ الْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیگا دو مسلمان دوزخ مین جسنے مارا ہو کافر کو پھر میانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل مین اور غبار راہ اللہ کی راہ کا اور پیٹ دوزخ کی جمع نہین ہو سکتی دو نو مسلمان کے پیٹ مین اور حسد اور ایمان ایک دل مین جمع نہین ہو سکتی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دہنوان دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے ہونگے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي وَجْهِ رَجُلٍ
أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہوگا جمع غبار جہاد کا اور دھنوان دوزخ کا منہ پر کسی آدمی کے اور نہیں رہ سکتی بخل
اور ایمان ہرگز ایک دل میں جمع ہو کر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ
غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غبار جہاد کا اور دھنوان دوزخ کا نہ جمع ہونگے آدمی
کے اندر اسیطرح بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور
دھنوان دوزخ کا نتھنوں میں کسی مسلمان کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ
رَجُلٍ مُسْلِمٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور
دھنوان دوزخ کا نتھنوں میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دل میں بخل اور ایمان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ لَا يَجْتَمِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ
فَلَا يَجْتَمِعُ اللّٰهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْإِيمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِيعًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
تھے اللہ عزوجل نہ جمع کریگا غبار کو جہاد کے اور دھنوئیں کو دوزخ کے اندر مسلمان کے اور جس مسلمان کو ایمان ہے
اللہ پر نہیں دیتا اللہ اوسکے دل میں بخل **ف** غبار اور دھنوان جمع نہونا اشارہ ہے اسبات کا کہ جہاد میں
جسنے دنیا کی تکلیف اوٹھائی ہوگی اوسکو اللہ بزرگی اور عزت والا دوزخ میں سجانے دیگا حسد اور بخل ایمان
کے ساتھ جمع نہیں ہوتے یعنی حسد کرنیوالا اور بخیل ایماندار نہیں ہو سکتا **ثَوَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ
قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ** جسکے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان
عَنْ أَبِي عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ ترجمہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکے پاؤں پر دھول پڑی ہو جہاد کی حرام ہوگیا وہ دوزخ پر **ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ** جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اوسکے ثواب کا بیان عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ترجمہ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حرام ہیں دوزخ پر دو آنکھیں جو جگیں
اللہ کی راہ میں **فضل غدوۃ فی سبیل اللہ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کو جانے کی
خوبی کا بیان **عن** سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغدوۃ والروحۃ
فی سبیل اللہ افضل من الدنیا وما فیھا ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جانا ایکبار صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے **باب**
فضل الروحۃ فی سبیل اللہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شام کو جانیکے ثواب اور خوبی کا
بیان **عن** ابی ایوب الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ
فی سبیل اللہ او روحۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او غربت ترجمہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے تمام دن
چیزوں سے جنپر آفتاب نکلا یا ڈوبا **ف** یعنی تمام دنیا سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اسواسطے کہ دنیا فانی ہے
اور آخرت عمدہ اور باقی ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ کلھم
حق علی اللہ عونہ المجاھد فی سبیل اللہ والناکح الذی یرید العفاف والمکاتب الذی
یرید الاداء ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں
کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرے نکاح
کرنیوالا جس نے بچنے کے لیے تیسرا مکاتب جسکی نیت ادا کرنیکی ہو **ف** مکاتب وہ غلام ہے جسے مولا یہ کہدے کہ
تو اتنا مال مجھکو اتنی مدت میں ادا کردے تو آزاد ہے جسقدر مال عوض میں آزادی کے ٹھہرے اوسکو بدل
کتابت کہتے ہیں **باب الغزاۃ وفد اللہ تعالیٰ** باب بیان میں اسبات کی کہ جہاد
کرنیوالے مقرب ہیں اللہ کے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ
ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفد اللہ کے تین ہیں مجاہد
اور حاجی اور عمرہ لانیوالا **ف** وفد کے معنی ایلچیوں کے ہیں لیکن اسجگہ مراد مقرب ہیں یعنی ان تینوں
شخصوں کا خدا کی جناب میں بہت بڑا رتبہ ہے **باب ما تکفل اللہ لمن جاھد**
فی سبیلہ باب بیان میں اسبات کے کہ کس چیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجاہد کے لیے
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی
سبیلہ لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلہ وتصدیق کلمتہ بان یدخلہ الجنۃ او یردہ
الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے گھر سے مگر جہاد کی نیت سے اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسبات کا کہ داخل کریگا اوسکو جنت مین یا پہیر لائیگا اوسکو اوسکے گہر مین جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ یَّخْرُجُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الْاِیْمَانُ بِیْ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ اَنَّہٗ ضَامِنٌ حَتّٰی اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ بِاَیِّھِمَا کَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ اَوْ وَفَاۃٍ اَوْ رَدَّہٗ اِلٰی مَسْکَنِہِ الَّذِیْ یَخْرُجُ مِنْہُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگہبانی کرتا ہے اللہ اوسکی جو نکلے راہ مین خدا کے اوپر ایمان کہکر خالص جہاد کی نیت سے اللہ ضامن ہے اوسکا کہ پہونچاوے اوسکو جنت مین بعد مارے جانے یا مرجانیکے یا پہیر لاوے اوسکو اوسکے گہر جہان سے گیا تہا ثواب یا مال دیکر **ف** گہر سے نکلتے ہی مجاہد کا اللہ نگہبان ہے اور دونون طرح اسکا بہلا کرتا ہے جیسا ایمان لیکر نکلتا ہے اوسکے ساتھ مال دنیا کا اور ثواب آخرت کا لیکر پہرتا ہے یا جنت مین جاتا ہے جسکی تمنا تمام انبیا اور اولیا کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت مین داخل ہونا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِہٖ کَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِہٖ اَنْ یَّتَوَفَّاہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرْجِعَہٗ سَالِمًا مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسی کوئی دن بہر روزہ رکہے اور رات بہر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص جہاد کرتا ہے اوسکی راہ مین اور جو اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے اوسکے لیے ضامن ہے اسبات کا اگر مرجاوے تو پہنچاوے اوسکو جنت مین یا پہیر لاوے اوسکو سلامتی کے ساتھ ثواب یا لوٹ کا مال دیکر

بَابُ ثَوَابِ السَّرِیَّۃِ الَّتِیْ تَخْفِقُ

باب بیان مین اون غازیون کے جنکو جہاد مین لوٹ کا مال نہ ہاتہ لگے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ غَازِیَۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُصِیْبُوْنَ غَنِیْمَۃً اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِھِمْ مِنَ الْاٰخِرَۃِ وَیَبْقٰی لَھُمُ الثُّلُثُ فَاِنْ لَّمْ یُصِیْبُوْا غَنِیْمَۃً تَمَّ لَھُمْ اَجْرُھُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہین اللہ تعالی کی راہ مین اور لیتے ہین لوٹ کا مال تو اونہون نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیان دنیا مین لیلین اور باقی رہی اونکے لیے ایک تہائی اگر نہ پائی لوٹ تو پورا رہا جہاد کا بدلا **ف** یعنی نہ ملے غازیون کو جنکو مال بھی ہاتہ آوے وہ فائدہ تو ہر دست ہین

ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور جنکو مال نہ ملی یا شہید ہوگئے تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زخم غازی سے نہایت افضل ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهٗ اَنْ اُدْخِلَهٗ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَاِنْ قَبَضْتُهٗ غَفَرْتُ لَهٗ وَرَحِمْتُهٗ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حدیث قدسی مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندون مین سے جاوے جہاد کرنیکو میری خوشنودی کے لیے مین ضامن ہوجاتا ہون اوسکے واسطے اسبات کا کہ لوٹادون اوسکو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبض کرون اوسکی جان تو بخشون گا اوسکو اور رحمت کرون گا اوسپر **ف** حدیث قدسی اوسکو کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماوین کہ خدا عزوجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث قدسی مین یہہ فرق ہے کہ قرآن کا لفظ اور مضمون دونون خدا تعالی کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا تعالی کا اور لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالی نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دلمین ڈالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا جیسا نا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا جیسا درست ہے **بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ** اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرنیوالون کے مثال کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنیوالا قیام اور رکوع اور سجدہ مین ہو **بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ** یہ باب بیان مین اسبات کے ہے کہ کون سا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا فرماہی مجھکو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے آپنے فرمایا مین نہین پاتا ایسا کوئی کام پھر فرمایا اوس آدمی سے کیا تو کرسکتا ہے یہہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو داخل ہو مسجد مین پھر کھڑا ہو تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رکھے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اوسکو کبھی کہا اوس آدمی نے کون کرسکتا ہے یہ عن ابی ذر انہ سال نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل خیر قال ایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ
عزوجل ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا
کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پھر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کے راہ
مین عن ابی ہریرۃ قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل
قال ایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ قال ثم ماذا قال حج مبرور
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر
ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر کہا اوس نے پھر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالے کے راہ مین
کہا پھر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب مین ف حج مقبول مردود ہونا اللہ تعالی
کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جسکا دل دنیا سے بیزار ہوا و عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول
ہونیکی ہے اور جو لوگ حج سے آکر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہین پھر علامت حج کے مردود ہونیکی
ہے درجۃ المجاہدین فی سبیل اللہ عزوجل عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ
قال فعجب لہا ابو سعید قال اعدہا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین
السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ
ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوسعید جو راضی ہو گیا خدا کی
مالکی پر ف خدا تعالی کے رب و مالک ہونے پر راضی ہونا یہ کہ جو کچھ خدا کرے اوس شخص کے لیے اوس سے
تنگ نہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع مین جائز ہو ت اور اسلام کے دین ف اسلام کے دین پر
راضی ہونا یہ کہ سوا اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی مین یا کہانے پینے وغیرہ مین خوش نہو ت
اور محمد کی پیغمبری پر ف محمد کی نبوت پر وہی راضی ہوگا جو اونکے امر و نہی کو سب پر مقدم کریگا ت ایسا شخص
بہشت کے لائق ہو گیا کہا اوسنے ابھی معلوم ہوا ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ کلمہ عرض کیا پھر فرمایے یا رسول اللہ
آپنے پھر فرمایا پھر آپنے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اور
ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابوسعید رضی نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ ومات لا یشرک باللہ
شیئا کان حقا علی اللہ عز وجل ان یغفر لہ ھاجر او مات فی مولدہ فقلنا یا رسول اللہ
الا نخبر بھا الناس فیستبشروا بھا فقال ان للجنۃ مائۃ درجۃ بین کل درجتین
کما بین السماء والارض اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ فلو ان اشقی المؤمنین
وما احد ما انعمھم علیہ ولا تطیب انفسھم ان یتخلفوا بعدی ما تعدت خلف سریۃ
ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل ترجمہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسنے ادا کی نماز اور دی زکوٰۃ اور خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہو اور ہجرت کی ہو
یا مر گیا وہیں جہاں پیدا ہوا تھا صحابہ نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ اس بشارت
سے ہم خوش کر دیں لوگوں کو آپنے فرمایا بہشت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجے میں اتنا فرق ہے جتنا
فاصلہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور یہ درجے اونکے واسطے تیار کیے ہیں جو جہاد کرتے ہیں اوسکے
راہ میں اور اگر میں مشکل نہ سمجھتا مسلمانوں پر اور دقت نہ ہوتی اسبات کی کہ نہیں پاتا میں وہ چیز جسپر سوار
کروں ہاؤں کو اور میرا ساتھ چھٹ جانے سے ان لوگوں کو ناخوشی بھی نہ ہوتی تو میں نہ چھوڑتا ہمراہی کسی
ادنی لشکر کے اور میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ مارا جاؤں اور پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں
ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر لڑائی میں جاویں چھوٹی ہو یا بڑی لیکن
ابتدائے اسلام میں بے سہابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند
نہ تھا کہ نجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت
کا بیان ہے ما من اسلم وھاجر وجاھد جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوسکے
ثواب کا بیان عن فضالۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انا زعیم والزعیم الحمیل لمن امن بی واسلم وھاجر ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط الجنۃ وانا
زعیم لمن امن بی واسلم وجاھد فی سبیل اللہ ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط
الجنۃ وببیت فی اعلی غرف الجنۃ من فعل ذلک فلم یدع للخیر مطلبا ولا
من الشر مھربا یموت حیث شاء ان یموت ترجمہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ فرماتے تھے میں زعیم ہوں یعنی ضامن ہوں جو شخص میرے اوپر ایمان لاوے اور میرے

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اوسکو ایک گھر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر بیچمین اور مین ضامن ہون جو شخص ایمان لاوے میرے اوپر اور اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ مین اوسکا ایک گھر ملیگا جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر بیچمین اور ایک جنت کے اوپر سے اوپر درجون مین جس نے یہہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور جہاد) اوس نے نیکی کی کوئی بات نچھوڑی اور برائی سے بالکل دور رہا (یعنی استقدر اوسکے لیے کافی ہے) عن سَبْرَةَ بْنِ اَبِیْ فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِاِبْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهٖ فَقَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹھتا ہے رستون پر انسان کے پھر روکتا ہے اوسکو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اوسکو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادون کے دین کو پھر نہین سنتا آدمی اوسکی بات اور مسلمان ہو جاتا ہے اور روکتا ہے اوسکو ہجرت کے رستے سے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو **ف** زمین سے مراد وطن ہے اور آسمان سے مراد وہ ہے جسکے نیچے اپنے وطن مین رہتا ہے یا زمین سے مراد گھر ہے اور آسمان سے مراد اسکے چھت ہے **ف** اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے لمڈور مین **ف** گھوڑا لمڈور مین یعنے رسی مین جیسے گھوڑے کو باندہ کر چرنے چھوڑتے ہین وہ اپنی جگہہ سے کہین جا نہین سکتا اسیطرح مہاجر بھی اپنی ہجرت گاہ چھوڑ کر نہین جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چھوڑنا شرع مین جائز نہین لیکن بضرورت کسی جگہہ جانا جائز ہے **ف** پھر انکار کرتا ہے اوسکی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے **ف** یعنی شیطانی وسواس کو تھوک دیتا ہے اور اللہ کے بھروسے پر نکل کھڑا ہوتا ہے **ف** پھر روکتا ہے اوسکو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاویگا پھر نکاح کر دین گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لینگے تیرے مال پھر نہین سنتا انسان اوسکی بات اور جہاد کرتا ہے اور اوسکے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کیے یہہ کام حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اگر وہ مارا جاوے یا اگر گرا دے اوسکو اوسکی سواری یا مر جاوے ڈوب کر تو بھی حق ہے اللہ پر کہ لیجاوے اوسکو بہشت مین **ف** شیطان کے پھندون سے بچنا

نہین ہوسکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ لوگ بیشک جنتی ہین اور اللہ نے ایسے ہی لوگون کے لیے جنت بنائی ہے

بَابُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب ہے بیان مین اوس شخص کے جو جوڑا دے اسکی راہ مین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین یعنی دو چیزون کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جاویگا بہشت مین یون کہکر کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے پھر جو کوئی ہوگا نمازی پکارین گے اوسکو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنیوالا پکارین گے اوسکو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے سے ریان اوس دروازے کا نام ہے جسمین سے روزہ دار جنت مین جاوینگے ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سب دروازون سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہوگے

ف یعنی سب دروازون سے بلائے جاؤگے اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنیکے لیے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا کہ لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکا ذکر اور چرچا ہوتا رہے اور بعضے لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکو لوٹ ملے اور کچھ لوگ جہاد کرتے ہین اسواسطے کہ اپنی فوقیت جتاوین لوگون مین پھر ایسا کون ہے جو خدا کے راہ مین لڑتا ہو آپ نے فرمایا جو شخص لڑے اسلیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تو وہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا کے واسطے لڑنا اسی کو کہتے ہین

مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيٌّ

بیان اوس

آدمی کا جو لڑے بہادر کہلانے کو **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اول الناس یقضی لھم یوم القیامۃ ثلاثۃ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ
نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک
قاتلت لیقال فلان جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار
ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرا القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت
فیھا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرات فیک القرآن قال کذبت ولکنک
تعلمت العلم لیقال عالم وقرات القرآن لیقال قاری فقد قیل ثم امر بہ
فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف
المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال ما ترکت من
سبیل تحب ان ینفق فیھا الا
انفقت فیھا لک قال کذبت ولکن لیقال انہ جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب
علی وجھہ فالقی فی النار **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین شخص ہین جنپر حکم ہوگا سب سے پہلے قیامت کے دن اول لایا جاویگا شہید پہر جتا دیگا اللہ تعالی اوسکو
اپنی نعمتین پہر بچانیگا اوسکو وہ شہید یعنی اقرار کریگا سب نعمتون کا پہر اللہ تعالی فرماویگا اوسکو کیا عمل کیا تونے
یعنی ان نعمتون کے شکر مین کہیگا مین لڑا تیرے راہ مین یہانتک کہ شہید ہوگیا مین حکم ہوگا کہ جہوٹا ہے تو
اسبات مین بلکہ لڑا تو اسلیے کہ لوگون مین بہادر مشہور ہو اور خلق کہے کہ فلانا بڑا بہادر اور جرأت والا تہا اور
یہہ بہادری اور جرأت تیری دنیا مین مشہور ہو چکے پہر حکم ہوگا اوسکے لیے یعنے دوزخ کو لیجانیکا پہر گھسیٹینگے
اوسکو فرشتے منہہ کے بل اور ڈال دینگے آگ مین پہر آویگا وہ شخص جس نے سیکہا علم اور سیکہایا اور پڑہون
کو اور پڑہا قرآن جتا دیگا اللہ اوسکو اپنی نعمتین پہر یہہ اقرار کریگا اون سب کا پہر پوچہیگا کیا عمل کیا ان
نعمتون کے بدلے یہہ شخص کہیگا علم پڑہا مین نے اور پڑہایا اور پڑہا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہوگا کہ
جہوٹا ہے تو بلکہ سیکہا تو نے علم اس لیے کہ عالم مشہور ہوے دنیا مین اور قرآن پڑہا اس لیے کہ لوگ تجھے
قاری کہین اور تو مشہور ہو چکا اسی نام سے پہر حکم ہوگا اوسکے لیئے اور کہینچینگے اوسکو منہہ کے بل
آخر جا پڑیگا آگ مین پہر آویگا وہ آدمی جسکو وسعت دی تہی اللہ تعالی نے اور تہا اوسکے پہان مال ہر
کا اوسکو جتا دیگا اپنی نعمتین اور وہ اقرار کریگا اون سب نعمتون کا پہر حکم ہوگا اوسکو کہ کیا عمل کیا تونے
ان چیزون کے شکر مین کہیگا کہ خرچا مین نے مال ہر جگہہ جہان جہان تیری رضامندی تہی اور نچہوڑا

مجھسے کوئی راستہ جسمین تو نے خرچ کرنا فرمایا تہا حکم ہوگا کہ تو جھوٹہہ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانیکو دیتا تہا اور تو سخی مشہور ہوچکا پہر حکم ہوگا اوسکے لیجاو اور کھینچ لیجاوین گے اوسکو منہہ کے بل آگ مین جا پڑے گا دوزخ مین **مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَنْوِ مِنْ غَزَاتِہٖ اِلَّا عِقَالًا** بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ مین اور غرض نہ رکہے جہاد کرنیسے مگر ایک رسی جسسے باندہتے ہین پاؤن اونٹ وغیرہ کا **عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَمْ یَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَہٗ مَا نَوٰی **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالے کے راہ مین اور نیت نہ رکہے مگر رسی لینے کی بس اوسکو وہی چیز ملیگی جو اوسکی نیت مین ہے یعنے جہاد کا ثواب نہوگا کیونکہ اوسکی نیت خالص نہی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہین ہے مگر اتنا ذرا سا ہی خیال رکہنے سے خلوص کو دہبا لگتا ہے اور ثواب مٹ جاتا ہے چاہیے کہ سوا خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے) **عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَھُوَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا عِقَالًا فَلَہٗ مَا نَوٰی **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اوسکو عقال یعنی پائے بند اونٹ کا وہ پاویگا وہی چیز جسکا ارادہ کیا **ف** یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملی گی انسان کو لازم ہے کہ اللہ کی خوشنودی طلب کرے اور دین کا کام رذیل چیزون کے حاصل کرنے کیلیے نہ کرے **مَنْ غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ** بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری چاہے **عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ مَالَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَہٗ فَاَعَادَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَقُوْلُ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَہٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ **ترجمہ** ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری کی طمع سے کہ (روپیہ ملیگا) اور نام پیدا کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچہہ ثواب نہوگا پہر اوس شخص نے یہی پوچہا آپنے یہی جواب دیا تین بار اوسکو کچہہ ثواب نہین ہے پہر فرمایا آپنے اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا مگر وہ عمل جو خالص اوسی کے لیے ہو اور اوسکے کرنے سے خاص خدا کی رضامندی مقصود ہو (نہ دنیا کا مال متاع یا نام آوری اور نہ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار بلکہ وبال ہوگی) **ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَوَاقَ نَاقَۃٍ** جو شخص لڑی اللہ کے راہ مین اونٹنی کے دوبار دوہانے

تک اوس کے ثواب کا بیان **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ نَبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ
نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ
نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَاللَّوْنِ وَرِیْحُهَا كَالْمِسْكِ مَنْ جُرِحَ
جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَعَلَیْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے اللہ عزت اور بزرگی والے کے راہ مین اوٹنی کے دوہ بار دودھ قاری
تک **ف** دوبارہ دودھ اوتارے تک کے یہہ معنی ہین کہ جانور کا جب دودھ دوہتے ہین تو وہ جانور اپنا دودھ
اوپر چڑھا لیتا ہے پہر اوسکو ذرا سی دیر چھوڑ دیتے ہین وہ پہر دودھ سے اپنی چھاتیون کو بہر دیتا ہے پہر دوبارا
دوہنا شروع کرتے ہین اور فواق ناقہ کے یہی معنی ہین اور مراد اوس سے ذرا سی دیر ہے یعنی جو شخص اللہ تعالے
کے راہ مین اتنی دیر لڑیگا تو اوسکے حق مین آپنے فرمایا ہے **ف** کہ واجب ہوگئی اوس کے لیے جنت اور جس
آدمی نے سچے دل سے دعا کی اللہ تعالی کی جناب مین اپنے مارے جانیکے لیے خدا کے راہ مین پہر وہ مر گیا یا
قتل ہوا اوسکو شہید کے برابر ثواب ہے اور جسکو کچھہ زخم لگے اللہ تعالی کے راہ مین یا پڑے کوئی مصیبت پہر
آویگا قیامت کے دن ایسا کہ گویا ابہی گھائل ہوا ہے اور رنگ اوسکا زعفرانی اور خوشبو مشک کی ہوگی یعنی
بدنما اور بدبودار نہو گا زخم اوسکا اور جسکے بدن مین زخم ہوا اللہ تعالی کے راہ کا سوا اوسپر مہر ہے شہیدونکی
ف اللہ تعالی کے راہ مین سعی کرنیکے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہین قیامت کے دن اوسکے بدن پر وہی
علامت شہیدون کی ہوگی جیسی مہر نشانی ہوتی ہے

بَابُ مَنْ رَمٰی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالی کے راہ تیر انداز کا بیان **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ رَمٰی
بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ یَبْلُغْ كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً
كَانَتْ فِدَاءَهٗ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ **ترجمہ** عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑہا ہوا اللہ تعالی کے راہ مین ہوگا اوسکے لیے نور قیامت کے دن اور جسنے
مارا تیر اللہ تعالی کے راہ مین دشمن تک گیا ہو یا درمیان مین رہگیا گویا اوس نے آزاد کیا ایک غلام اور جسنے
آزاد کیا غلام ایماندار سو آزاد ہوگیا آگ سے اوسکے بدلے مین آزاد کرنیوالیکا بدن سارا ہر ایک عضو بدلے
مین عضو کے **عَنْ** اَبِیْ نَجِیْحٍ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ
بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ یَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ عَدْلُ مُحَرَّرَۃٍ ترجمہ ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پھینکا تیر اللہ کے راہ مین ملیگا اوسکو درجہ جنت مین اس تیر کے بدلے ابو نجیح نے کہا مینے اوس رسولہ تیر اللہ کے راہ مین پلائے اور جس نے چلایا تیر اللہ تعالی کے راہ مین پہنچ تیر چلانا اوسکے لیے بردہ آزاد کرنیکے برابر ہے عَنْ کَعْبِ بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ لَہٗ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَہْمٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الدَّرَجَۃُ قَالَ اَمَا اِنَّھَا لَیْسَتْ بِعَتَبَۃِ اُمِّکَ وَلٰکِنْ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ مِائَۃُ عَامٍ ترجمہ کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اون سے شرحبیل بن سمط نے کہا ای کعب ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو اوسمین فرق یا کمی بیشی کرنے سے) کعب نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اسلام مین بوڑھا ہوا اللہ کے راہ مین (جہاد کرکے) اوس کا بڑھاپا قیامت کے روز اوسکے لیے نور ہوگا شرحبیل نے کہا ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو انہون نے کہا مین نے سنا آپسے آپ فرماتے تھے تیر مارو دشمن کو تیر مارو دشمن کو جو تیر پہنچیگا اوسکے لیے ایک درجہ بلند کریگا یہ سنکر ابن النحام نے کہا یا رسول اللہ درجہ کیا ہے آپنے فرمایا وہ جو تیرے انگوچھٹ بندھی رسی تو اتنا درجہ اونچا، بلکہ دو درجون کے بیچمین اتنا فاصلہ ہے جتنی دو آدمی سو برس مین جاوے (اللہ اکبر کچھ ٹھکانا ہے) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَخْطَاَ اَوْ اَصَابَ کَانَ لَہٗ کَعِدْلِ رَقَبَۃٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُسْلِمَۃً کَانَتْ فِدَاءَ کُلِّ عُضْوٍ مِنْہُ عُضْوًا مِنْہُ مِنَ النَّارِ جَھَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیر اللہ کے راہ مین لگا ہو دشمن کو یا خطا گیا ہو گیا اوسکو ثواب ایک بردہ آزاد کرنیکا اور جس آدمی نے آزاد کیا غلام مسلمان ہو گیا ہر عضو اوس غلام کا آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کا چھٹکارا آگ سے دوزخ کے اور سفید ہوے اللہ کے راہ مین جس کسی کے کچھ بال ہوگا اوسکے لیے نور ہوگا دن قیامت کے عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُدْخِلُ ثَلٰثَۃً نَفَرًا الْجَنَّۃَ بِالسَّہْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیْ بِہٖ وَمُنْبِلَہٗ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کریگا تین آدمی کو بسبب تیر کے اول بنانیوالا نیک نیتی اور ثواب پانیکی غرض سے دوسرا تیر چلانیوالا اور تیسرا تیر دینے والا یعنے تیر اندازکو

بَابُ مَنْ کُلِمَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

کے راہ مین زخمی ہونیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکلم احد فی
سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیامۃ وجرحہ یثعب دما اللون
لون دم والریح ریح المسک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
زخمی ہوتا ہے اللہ کی راہ مین اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون گھائل ہوتا ہے اوسکے راہ مین البتہ وہ آویگا قیامت
کے دن اور اوسکے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جسکی رنگت ظاہر خون کی سی ہوگی اور خوشبو اوسکی مشک کی سی **عن**
عبد اللہ بن ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زملوھم بدمائھم فانہ لیس
کلم یکلم فی اللہ الا اتی یوم القیامۃ جرحہ یدمی لونہ لون دم وریحہ ریح المسک
ترجمہ عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو اونکو خون آلود
اونکو اسلیئے جسکو زخم لگا ہوگا اللہ تعالی کے راہ مین اوسکو لاوین گے اور زخم سے خون رواں ہوگا رنگ اوسکا خون کا
ہوگا اور خوشبو مشک کی **ف** یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے لیے فرمائی جو جہاد مین
زخم کہاکر شہید ہوگئے تھے فرمایا انکو غسل دیا ضرور نہین یون ہی اونکو دفن کردو قیامت کے روز وہ
زخمون سمیت خون بہتے ہوئے اوٹھینگے **ما یقول من یطعنہ العدو** جب دشمن
لڑائی مین زخم مارے تو کیا کہنا چاہیے یعنی مسلمان کو جو زخم کہاوے **عن** جابر بن عبد اللہ قال لما کان
یوم احد ولی الناس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناحیۃ فی اثنی عشر رجلا
من الانصار وفیھم طلحۃ بن عبید اللہ فادرکھم المشرکون فالتفت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال من للقوم فقال طلحۃ انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انت فقال رجل
من الانصار انا یا رسول اللہ فقال انت فقاتل حتی قتل ثم التفت فاذا المشرکون فقال من
للقوم فقال طلحۃ انا قال کما انت فقال رجل من الانصار انا فقال انت فقاتل حتی
قتل ثم لم یزل یقول ذلک ویخرج الیھم رجل من الانصار یقاتل فقتل من تمہلہ حتی
قتل حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ بن عبید اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من للقوم فقال طلحۃ انا فقاتل طلحۃ قتال احد عشر حتی ضربت یداہ فقطعت اصابعہ
فقال حس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قلت بسم اللہ لرفعتک الملائکۃ
والناس ینظرون ثم رد اللہ المشرکین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جنگ احد کے روز جب مسلمانون کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے مین
تھے بارہ انصاری آدمیون مین اور اون مین طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے مشرکون نے اون کو گھیرا

(اس خیال سے کہ تھوڑے سے آدمی ہین ان کو مار لو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھکے فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑیگا (اور کون ہلو بچاویگا) طلحہ نے کہا مین یارسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو (یعنی تم ٹھیرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یارسول اللہ مین۔ آپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پھر آپنے لوگون کیطرف دیکھا اور فرمایا کون حفاظت کریگا قوم کی (یعنی اون کی طرف سے لڑیگا) طلحہ نے کہا مین آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا مین یارسول اللہ آپنے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پھر برابر آپ اسیطرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہانتک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے اسوقت آپنے فرمایا اب کون لڑیگا طلحہ نے کہا مین پھر طلحہ ہی لڑے پہلے گیارہ شخصون کی مانند یہانتک کہ اونکے ہاتھہ پر ایک ضرب لگی اور انگلیان کٹ گئین اونہون نے کہا حس (یعنی آہ یہ کلمہ درد کیوقت کہتے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجھے زخم لگا تہا) تو فرشتے تجھے اوٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ جل جلالہ نے مشرکون کو پھیر دیا

ف معلوم نہین اونکے دل مین کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب مین اگلے سال تم سے لڑونگا اور لشکر سمیت لوٹ گیا پھر راہ مین جاکر پچھتایا

باب من قاتل فی سبیل اللہ فارتد علیہ سیفہ فقتلہ

بیان اوس شخص کا جسکو لگی اوسیکی تلوار اولٹ کر اور مرجاوے اوس سے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ قِتَالًا شَدِيْدًا فَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُجَرِّبَكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةٌ عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ اَخِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا يَلْهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی مین میرا بھائی بہت لڑا حضرت کے ساتھہ ملکر پھر پلٹ کر لگی اوسکو تلوار اوسکے پھر مرگیا وہ اور چرچا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون نے اسبات کا اور شک کیا اوسکے مرجانے مین اسلیے کہ وہ مرگیا اپنے ہتھیار سے جب لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم خیبر سے کہا میں نے یا رسول اللہ مجھکو اذن ہو رجز پڑہون پہر حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اور بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھکر بات کرنا اے اکوع کہا اکوع رضہ نے اللہ کی قسم اگر نہوتی عنایت خدا کی نہ ملتی ہمکو راہ ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پہ اور نہ نماز پڑہتے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو کہا اکوع رضہ نے پہر یا اللہ جل شانہ ہمکو اطمینان دے اور جما ہمارے پاؤن مقابلے مین دشمنون کے اور مشرک بدل گئے ہم پہ کہنے لگے سلمہ بن اکوع رضہ کہ جب پورا کر چکا مین اپنا رجز **ف** رجز کلام ناموزون کو کہتے ہین جسکو عرب کے لوگ لڑائی کے وقت یا خوشی مین پڑہتے ہین **ف** اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسنے کہا اسطرح یعنے یہہ رجز کس نے تصنیف کیا فَاَنْزَلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا عرض کیا کہ میرے بہائی نے یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اوسنے پہر عرض کیا مین نے یا رسول اللہ خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تہے اوسپر نماز پڑہنے سے اور کہتے تہے یہہ آدمی اپنے ہتیہارسے مرا ہے آپنے فرمایا وہ سعی مین اور جہاد مجاہدہ **ف** یعنے اپنے ہتیہار سے مرنا وہ اور بات ہوا اور یہہ مرنا اور قسم کا ہے کیونکہ اوسنے اپنا ہتیہار اپنے پر نہین چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تہا تو دشمن کو مارنیکی کوشش مین مرا ہے اگرچہ دشمن کو مارتے مین اوسکی تلوار اوس پر لوٹ پڑی تو اوسمین اوس کا کچہہ قصور نہین **قَالَ** ابن شہاب ثُمَّ سَاَلْتُ اِبْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذَالِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** کہا ابن شہاب نے جو اوپر کا راوی ہے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث مین کہ مین نے پوچہا سلمہ بن اکوع رضہ کے بیٹے سے اوس نے اپنے باپ سے اسیطرح حدیث بیان کی لیکن یہہ بات زیادہ کہی کہ جب کہا ابن اکوع نے کہ لوگ ڈرتے تہے اوسکی نماز پڑہنے سے اوسکے جواب مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹے ہین وہ لوگ وہ مرا کوشش مین جہاد کے اور مجاہدہ کے اور اوسکو دو اجر ہین اپنی انگلیون سے اشارہ کرکے فرمایا **بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى** اس باب مین بیان ہے اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیکی آرزو کرنیکا **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ فَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر شاق نہوتا میرے امت پہ تو پیچہے نہ رہتا مین ساتہہ کسی ارنی لشکر کا لیکن نہین میسر لوگون کو بار برداری اور نہین پاتا ہون مین وہ چیز جسپر سوار کرون اون سب کو اور شاق ہے اونہر یہہ بات بہی کہ چہٹ جاوے میرا

ساتھ اون سے اور مین بہت جانتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اوسپر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن
پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن تین بار فرمایا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنْ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ بِاَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ
مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ
اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر نہوتے ایماندار لوگون کو ناخوشی میرا ساتھہ
چھٹ جانے کے سبب سے اور نہوتی یہہ دقت بھی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نچھوڑتا مین ساتھہ کسی
لشکر کا جب وہ لشکر اللہ کی راہ مین لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنے جان کی مالک کی مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن
اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن **عَنْ** اَبِیْ عَمِیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ یَقْبِضُهَا رَبُّهَا یُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْكُمْ
وَاِنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا غَیْرَ الشَّهِیْدِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنْ
اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ **ترجمہ** ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی نچا ہیگا کہ پھر آوے دنیا مین مرنیکے بعد اگرچہ اوسکو
وہین دنیا سے لیکن شہید چاہیگا کہ پھر دنیا مین جاؤن اور دوبارہ اللہ کے راہ مین مارا جاؤن ابن ابی عمیرہ نے کہا اپنے
فرمایا اللہ کے راہ مین مارا جانا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گانون یا شہر مین رہنے سے **بَابُ مَنْ قُتِلَ فِیْ**
سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیوالے کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ یَقُوْلُ
قَالَ رَجُلٌ یَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَیْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ
یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز فرماہی
یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین تو کہان ہوگا میرا ٹھکانا فرمایا آپنے کہ جنت مین پھر اوسنے ہاتھہ مین کھجورین لیتھین کو
وہ کھا رہا تھا جنت مین جانیکے اشتیاق مین پھر لڑا اور مارا گیا **بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ**
تَعَالٰی وَعَلَیْهِ دَیْنٌ بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالی کے راہ مین اور اوسپر قرض ہو **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُكَفِّرُ عَنِّیْ سَیِّاٰتِیْ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ اَیْنَ
السَّآئِلُ اٰنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ فَهَا اَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا
مُّقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ سَیِّاٰتِیْ قَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ سَارَّنِیْ بِهٖ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا **ترجمہ**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے منبر پر کہا فرمایئے اگر میں لڑوں اللہ کے راہ میں جکڑا اور ثواب کی نیت سے اور منہ نہ پھیروں لڑائی سے کیا معاف ہو جائینگے میرے گناہ فرمایا آپنے ہاں پھر آپ چپکے رہے ایک ساعت کو یا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہوں میں یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا کہا تھا تو نے وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالے کے راہ میں ثابت قدم بکر ثواب کو لیے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخشدیگا اللہ تعالی میری خطائیں آپنے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہ بخشا جائیگا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپنے فرمایا یہ جبرئیل نے ابھی کہا مجھسے پہلے سے (ابن حجر نے کہا مثل قرض کی ہیں سارے ظلم جو خدا کے بندوں پر کرے وہ معاف ہونگے اگرچہ شہید ہو جب اوس سے بدلا نہ کرا دے) عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی خطایای قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلما ولی الرجل نادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او امر بہ فنودی لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فاعاد علیہ قولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الا الدین کذلک قال لی جبریل علیہ السلام ترجمہ عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا فرمایئے یا رسول اللہ اگر لڑوں راہ میں اللہ تعالی کے ثابت قدم ہو کر ثواب پانے کی غرض سے اور نہ ہٹاؤں قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کر دے گا اللہ تعالی میری خطائیں آپنے فرمایا کہ ہاں جب چلا گیا وہ شخص پکارا آپنے اوسکو یا کسیکو فرمایا کہ بلاؤ اوسکو پھر آپنے فرمایا اس آدمی کو کیا کہتے تھے تم اوس نے کہی وہی پہلی بات آپنے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہیں معاف ہونیکا اسیطرح فرمایا ہے مجکو جبرئیل علیہ السلام نے عن ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیھم فذکر لھم ان الجھاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر اللہ عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبریل قال لی ذلک ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں اوروز کر کیا اونکے روبرو جہاد کرنا خدا کے راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر سب کاموں سے بڑھکر ہے اتنے میں کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا فرمایئے یا رسول اللہ اگر میں لڑوں اللہ کے راہ میں کیا معاف کر دیگا میرے خطاؤں کو آپنے فرمایا کہ ہاں اگر تو ثابت قدم رہے اور نیت ثواب کی رکھے اور ہٹے نہ دیوے دشمن کو لیکن قرض نہیں معاف ہو سکتا ایسے کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایسے ہی فرمایا عن ابی قتادۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا
غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰى اُقْتَلَ اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ
يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور آپ اوس وقت منبر پر تھے کہا فرمایئے یا رسول اللہ اگر مارون مین یہہ تلوار اللہ کے راہ مین تواب
لینے کو اور ثابت قدم رہون اور منہہ نہ پھیرون مقابلے سے دشمن کے کیا دور کردیگا خدا میرے گن ہون کو مجھسے
آپنے فرمایا ہان جب چلا گیا وہ شخص پھر بلایا اوسکو اور فرمایا یہہ دیکھہ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہین کہ تیرا قرض معاف
نہوگا **مَا يَتَمَنّٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ** کس چیز کی آرزو کریگا اللہ تعالے کے
راہ مین لڑنے والا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُكْلَمُ
نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيْلُ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ
فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک بہتری ہو کہ اوسکو خوش لگے یہہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف
اسحالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ بہت اقلیم
کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ چاہتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کے راہ مین قتل ہووے **ف**
اِس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنے شہید کے سب مطلب حاصل ہونگے سوائے اسکے اوسکو کچھہ
آرزو باقی نہین رہیگی کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے **مَا يَتَمَنّٰى اَهْلُ**
الْجَنَّةِ بہشت مین کیا آرزو ہوگی اِسبات کا بیان ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ اٰدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ
فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُوْلُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُوْلُ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّنِيْ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ
فِيْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا ایک آدمی بہشتیون مین سے پھر فرماویگا اوسکو اللہ عزت اور بزرگی والا اے آدم
کی اولاد کیسا ٹھکانا ملا تجھکو وہ کہیگا اے رب بہتر جگہہ ملی مجھکو پھر فرماویگا اوسکو خداوند تعالی مانگ اور آرزو کر
کسی چیز کی وہ کہیگا مین مانگتا ہون یہہ کہ پھر بھیجدے مجھکو دنیا کی طرف تو کہ مین مارا جاؤن تیرے راہ مین دس بار
یہہ سوال اس لیے کریگا کہ وہ شہید کا مرتبہ خدا کے پاس دیکھے گا **مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنَ**
الْاَلَمِ اِسبات کا بیان کہ شہید کو کسقدر ایذا ہوتی ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ مِنَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت مین ہوتی ہے جیسے تم مین سے کسی کو چیونٹی لینی مین ہوتی ہے (یا چونٹی یا کھٹمل کے کاٹنے مین) پھر بعد اوسکے آرام ہی آرام ہمیشہ کے لیے **مسئلۃ الشہادۃ** شہادت کے بیان **عن** سہل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سأل اللہ عز وجل الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ

ترجمہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے چاہے اللہ تعالی کے نزدیک شہید ہونا پونہچا دیگا اللہ تعالے اوسکو مقام مین شہیدون کے اگرچہ مرجاوے وہ اپنے بستر پر **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من قضی فی شیء منہن فہو شہید المقتول فی سبیل اللہ شہید والغرق فی سبیل اللہ شہید والمبطون فی سبیل اللہ شہید والمطعون فی سبیل اللہ شہید والنفساء فی سبیل اللہ شہید

ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال مین جو شخص مرجاوے وہ شہید ہے اللہ تعالی کے راہ مین شامل ہوکر قتل ہوجائے یا ڈوب جاوے یا دستون سے مرجاوے یا طاعون کی بیماری سے مرجاوے یا عورت نفاس مین مرجاوے ان سب کو درجہ شہادت ہے **ف** طاعون کی بیماری سے وبا سے یعنی شہادت کے لیے کافر ہی کے ہاتھ سے مارے جانے پر منحصر نہین بلکہ درجہ شہادت موقوف ہے صبر پر اور ان چیزون مین جبکہ صبر کرے اور اگر بے صبر ہے خواہ کافر کے ہاتھ سے مارا جاوے یا ان بیماریون مین مرجاوے تو کسی مین ثواب اور درجہ پاوے گا **عن** العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا بخیبر الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا فی الذین یتوفون من الطاعون ویقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون علی فرشہم اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشتبہت جراحہم جراح المقتولین فانہم منہم ومعہم وان جراحہم قد اشتبہت جراحہم

ترجمہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا ہوگا شہیدون مین اور اون لوگون مین جو مرگئے ہین اپنے بسترون پر ہمارے رب کے روبرو اون آدمیون کے واسطے جو مرگئے ہین وبا سے شہید کہین گے یہہ لوگ ہمارے بھائی ہین کیونکہ مارے گئے ہین یہہ جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہین گے بسترون پر مرنے والے یہہ لوگ ہمارے بھائی ہین کیونکہ یہہ لوگ مرے ہین ہماری طرح بستر پر حکم ہوگا ہمارے رب کیطرف سے کہ دیکھو ان لوگون کے زخمون کو اگر شہیدون سے ملتے ہین تو بیشک شہیدون مین کے ہین اور جب دیکھین گے اونکو تو زخم اونکے شہیدون کی مانند ہونگے **اجتماع القاتل والمقتول فی سبیل اللہ** شہید

اور اوسکا جو شخص کہ قاتل تہا اِن دونون کے جنتی ہونیکا بیان **عن** ابیہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان اللہ عز وجل یعجب من رجلین یقتل احدہما صاحبہ وقال مرۃ اخری لیضحک
من رجلین یقتل احدہما صاحبہ ثم یدخلان الجنۃ تفسیر ذلک **عن** ابیہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدہما الاخر کلاہما یدخل الجنۃ
یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشہد **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہے اللہ عزت اور بزرگی والا دو آدمیون
سے کہ لڑے وہ دونون اور مارڈالا ایک نے دوسرے کو اور دوسری بار اپنے یون فرمایا کہ ہنستا ہے اللہ دو
آدمیون کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور دونون داخل ہوئے جنت مین دونون اور تفسیر اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے یون روی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستا ہے اللہ تعالے دو آدمیون کو دیکھکر کہ لڑتے ہین
اور مارڈالا ایک نے دوسرے کو اور دونون گئے بہشت مین اور بیان اسکا یون ہے کہ ایک شخص انمین کا لڑتا تہا اللہ تعالی
کے راہ مین سو مارا گیا یعنے شہید ہوگیا اور مارنیوالے نے توبہ کی یعنے اللہ جلشانہ نے اوسکو اسلام نصیب کیا بعد اوسکے
وہ شخص بہی اللہ تعالی کے راہ مین لڑکر مرگیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہنسے سے مراد یہان خوش ہونا ہے کیونکہ
اللہ جلشانہ اپنے بندون پر نہایت رحیم ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بندے پر عذاب نہو لیکن ہمارے اعمالون کی شامت
ہے جو ہم عذاب کا رستا اختیار کرتے ہین **فضل الرباط** خوبی اور بزرگی پہرا دینے کی **عن** سلمان
الخیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط یوما ولیلۃ فی سبیل اللہ کان لہ کاجر
صیام شہر وقیامہ ومن مات مرابطا اجری لہ مثل ذلک من الاجر واجری علیہ الرزق وامن
من الفتان **ترجمہ** سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے
کے راہ مین ایک دن رات کا تو ہوا اوسکو ثواب ایک مہینے کے روزون اور نماز کا اور جو مرگیا پہرا دینے کی حالت
مین جاری رہیگا وسکے لیے اسیقدر ثواب اور جاری رہیگا رزق اوسکا اور بچ گیا فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے **ف** رباط
جہاد کے زمانے مین اوس جگہہ کی چوکی پہریکا نام ہے کہ جہان سے دشمن کے آنیکا احتمال ہے فتان سے مراد قبر اور
حشر کے فتنے اور فساد ہین جو شخص پہرے مین مرا اوسکو چوکی دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا اور روزی ہمیشہ کہلی
رہیگی یعنے ثواب اوس آدمی کا کبہی بند نہوگا **عن** سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من رابط فی سبیل اللہ یوما ولیلۃ کانت لہ کصیام شہر وقیامہ فان مات اجری علیہ
عملہ الذی کان یعمل وامن الفتان واجری علیہ برزقہ **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے کے راہ مین ایک دن اور رات ہوا اوسکو مثل ایک

مہینے کے روزون اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اوسکا کام جو وہ کرتا تہا اور بچیگا فتنون سے قبر اور حشر
کے اور مو توف ہوگا رزق اوسکا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ ترجمہ عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا دینا اللہ تعالی کے راہ مین ایک دن بہتر ہے
ہزار دنون سے اور مقامون مین عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمٌ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین ایک دن ہزار دنون سے بہتر ہے **فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ**
دریا مین جہاد کرنیکی فضیلت کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا ذَهَبَ اِلٰى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ
رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى
الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ
فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَارِثُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ
فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُلُوْكًا
عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ كَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ
قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ
فَهَلَكَتْ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے قبا کی طرف
(قبا نام ہے ایک جگہہ کا مدینہ کے نزدیک) تو آتے ام حرام کے یہان وہ بیوی اوسکو کہانا کہلاتی اور ام حرام
بیٹی ملحان کی بیوی تہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اتفاقا ایک روز تشریف لائے اوسکے گہر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تو کہانا کہلایا ام حرام نے اوسکو اور بیٹہ کر اوسکے سر کی جوئین دیکہنے لگی پہر سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہر اوٹہے ہنستے ہوئے وہ بیوی فرماتے ہین کہ مینے کہا کیا دیکہکر ہنسے آپ یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے اسی
نے دکہائے میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالی کی راہ مین اور چڑہتے ہین وے لوگ بلندی پر اس
دریا کے اور بادشاہ بنے بیٹہے ہین تخت پر یا یون فرمایا کہ بادشاہ ہون کی مانند تختون پر ہین شک ہوا راوی
کو یعنے مثل کا لفظ فرمایا تہا یا نہین اسکے فرمایا تہا ملحان کی بیٹی فرماتی ہین مینے عرض کیا کہ دعا کیجیے اللہ سے

یارسول اللہ میرے لیے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ اون مین سے کرے آپنے اوسکے لیئے دعا کی اور پھر سو گئے اور حارث کی روایت مین یون ہے پھر سوئے پھر جاگے آپ پھر ہنسے مین نے عرض کیا کسبات پر ہنسے یارسول اللہ آپنے وہی پہلا جواب فرمایا پھر کہا مین نے کہ دعا کیجیے میرے لیے یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ تو پہلون مین کی ہے (یعنی تو اون مین شریک ہو چکے پہلے دعا سے اب کیا حاجت ہے) دوسرے لشکر مین شریک ہونیکی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر ام حرام سمندر مین سوار ہوئین معاویہ کے زمانے مین (یعنی جب وہ دریا مین جہاد کو گئی تھی حضرت عثمان کی خلافت مین) اور جانور پیٹھ پر گرین جب دریا سے اوتریں اور مر گئین **عَنْ** انس بن مالک

عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ رَاَيْتُ قَوْمًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِيْ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَرَكِبَتْ مَعَهٗ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلِّصَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہان اور سو گئے پھر اوٹھے ہنستے ہوئے کہا مین نے مین صدقے کرون اپنے ماں باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہین آپ نے فرمایا مین نے دیکھا لوگون کو اپنی امت کے اس دریا مین سوار ہوتے ہوئی جیسے بادشاہ اپنے تختون پر مین نے کہا دعا کر دے میرے لیے کہ اللہ مجھکو اون مین سے کرے آپنے فرمایا تو اولین مین کی ہے پھر سو گئے اور پھر اوٹھے ہنستے ہوئے پھر پوچھا مین نے آپنے وہی بات فرمائی جو اول بیان ہو چکی پھر کہا مین نے دعا کیجیے میرے لیے آپنے فرمایا تو اول والون مین ہو چکی پھر آئی یہ بیوی عبادہ بن صامت رض کے نکاح مین اور گئین دریا کے سفر کو اونکے ساتھ (حضرت عثمان رض کی خلافت مین معاویہ رض کے ساتھ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگین تو خچر سامنے آیا اوس پر چڑھین پھر گرین تو گردن اونکی ٹوٹ گئی (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اون کے حق مین قبول ہوئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور بری لڑائیون کے سامان کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہین) **غزوۃ الہند**

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا اُنْفِقُ فِيْهَا نَفْسِيْ وَمَالِيْ فَاِنْ اُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ

ہندوستان مین مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد مین تیرے سامنے ہوا تو مین اپنی جان اور مال کو اوسمین خرچ کرون گا اگر مارا جاؤن گا تو سب سے افضل شہیدون مین داخل ہونگا اور جو زندہ رہونگا تو مین وہ ابوہریرہ ہون گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے (یہہ وعدہ بھی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانون نے فتح کیا) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَاِنْ اَدْرَکْتُهَا اُنْفِقُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ فَیُقْتَلُوْنَ اَفْضَلَ کُنْتُ اَفْضَلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ رَجَعْتُ فَاَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ الْمُحَرَّرُ

ترجمہ وہی جو اوپر کی حدیث مین گذرا **عَنْ** ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

ترجمہ ثوبان رضی اللہ عنہ جو غلام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت مین دو گروہ ہونگے اللہ بچاویگا اونکو دوزخ سے ایک اون مین سے جہاد کریگا ہندوستان مین اور دوسرا ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ

غَزْوَةُ التُّرْکِ وَالْحَبَشَةِ

ترک اور حبش کے جہاد کا بیان

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَآءَهُ نَاحِیَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ تَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَآئِمٌ یَّنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِیَةَ وَقَالَ تَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْاٰخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَاٰهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ تَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِهٖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْبَاقِیْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رِدَآءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْتُکَ حِیْنَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً اِلَّا کَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا سَلْمَانُ رَاَیْتَ ذٰلِکَ فَقَالَ اِیْ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ حِیْنَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْاُوْلٰی رُفِعَتْ لِیْ مَدَآئِنُ کِسْرٰی وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَآئِنُ کَثِیْرَةٌ حَتّٰی رَاَیْتُهَا بِعَیْنَیَّ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَهٗ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّفْتَحَهَا عَلَیْنَا وَیَغْنَمَنَا دِیَارَهُمْ وَیُخَرِّبَ بِاَیْدِیْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ ثُمَّ ضَرَبَ الضَّرْبَةَ الثَّانِیَةَ فَرُفِعَتْ لِیْ مَدَآئِنُ قَیْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتّٰی رَاَیْتُهَا بِعَیْنَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّفْتَحَهَا عَلَیْنَا وَیَغْنَمَنَا دِیَارَهُمْ وَیُخَرِّبَ بِاَیْدِیْنَا بِلَادَهُمْ

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِلَاقٍ ثُمَّ ضَرَبَتْ الْقَائِلَةَ فَرُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ **ترجمہ** ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنیکا اوسوقت نکلا ایک بڑا پتھر تو حرج ہوا خندق کھودنے مین اور مشکل ہوا لوگون کو اوسکا توڑنا پھر کھڑے ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہتیار لیکر جسے پتھر توڑتے ہین اور رکھدی آپنے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور یہہ آیت یعنی وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑہی اور ہتیار اوٹھا کر مارا ہتیار پتھر ٹوٹ کر گر پڑا (آیت کے معنی یہہ ہین پورا ہوا تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف مین کوئی اوسکے باتون کو بدلنے والا نہین) اوسوقت سلمان فارسی وہان کھڑے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھہ رہے تہے آپکے مارتے وقت ایک بجلی کی سی چمک ہوئی پھر دوبارہ وہی آیت پڑہکر آپنے اوسی ہتیار سے مارا پھر ویسی ہی بجلی کی چمک ہوئی اور دوسرے تہائی پتھر سے جدا ہوگئی تیسری بار آیت پڑہکر جو مارا تیسرا ٹکڑا بہی گر پڑا اور ہٹ گئے آپ وہان سے پھر اپنی چادر مبارک لیکر بیٹہہ گئے سلمان فارسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دیکہتا تہا کہ جب آپ چوٹ مارتے تہے اوسکے ساتہہ ہی ایک بجلی چمکتی تہی آپنے فرمایا کیا تو نے دیکہی یہہ بات ای سلمان عرض کیا سلمان رضی اللہ نے قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپکو دین حق دیکر بہیجا ہے مین نے دیکہا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہمارے مین نے پہلے چوٹ اوٹہا دیے گئے میرے سامنے سے پرے دیہات تک کہ دیکہا مین نے اپنی آنکہون سے شہر فارس کے اور جو آس پاس ہین بستیان اوسکے اور بہت سے شہر دیکہے مین نے جو لوگ وہان حاضر تہے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ فتح ہو دین وہ ملک ہمارے ہاتہون سے اور ملے وہان کی لوٹ ہمکو اور خراب ہو دین وے شہر ہمارے ہاتہون سے پھر دعا کی آپنے اسی بات کی پھر فرمایا آپنے جب مارے مین نے دوسری ضرب تو دیکہا گئے مجہکو شہر روم کے اور اوسکے آس پاس جو کچہہ تہا ان آنکہون سے پھر لوگون نے وہی پہلی دعا کی درخواست کی اور آپ نے اونکے لیے دعا کی پھر آپنے فرمایا کہ جب ماری مین نے تیسری ضرب تو دیکہا گئے مجہکو حبش کے شہر اور جو کچہہ اونکے آس پاس آبادی تہی اور دیکہا مین نے اونکو اپنی آنکہون سے اس بار آپنے یون فرمایا کہ چہوڑدو حبش کو جبتک وہ تم سے نہ بولین اور چہوڑ دو ترک کو جبتک وہ تمکو چہوڑے ہین (پھر اگر تم سے لڑین تو مارو اونکو) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین ہونیکی جبتک تم نہ لڑوگے

ترکون سے جنکے سنہرے گول ہونگے موٹے موٹے تہ بتہ ڈنالون کی طرح بال پہنین گے اور بالون مین جلین گے یعنی جوتیون پر ہونکے بال ہونگے) **اَلْاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِیْفِ** ناتوان آدمی سے مدد چاہنا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ ظَنَّ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِیْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلٰوتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑہ کر ہے (کیونکہ سعد مالدار تہے اور بہادر اور قوی زور آور تیر انداز) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کریگا ناتوانون سے (یعنی اونکی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے) یعنی اگر تم زور آور اور مالدار ہو تو ناتوان غریبون کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہون اور اونہی کی طفیل سے تمکو فتح ہوتی ہو (مطلب یہ کہ غرور نکرنا اور اپنے تئین دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے) **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِبْغُوْنِیْ فِی الضَّعِیْفِ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ **ترجمہ** ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے (ڈھونڈو میرے لیے ناتوان کو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے ناتوانون کی طفیل سے **فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا** غازی کو جہاد کی تیاری کرا دینے والے کی بزرگی کا بیان **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کرادی غازی کی اللہ کے راہ مین جانیکے لیے اوس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچھے رہگیا اسکے گہر والون کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گہر والونکی بہلائی اور ایمانداری سے تو وہ بہی غازی ہوا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** دونون حدیثون کا ایک ہی ہے **عَنِ** الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ نُرِیْدُ الْحَجَّ فَبَیْنَا نَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِی الْمَسْجِدِ وَقَدْ عُوْا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰی نَفَرَیْنِ وَسْطَ الْمَسْجِدِ وَفِیْهِمْ عَلِیٌّ وَالزُّبَیْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقُلْنَا لِذٰلِكَ اِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَیْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهٗ فَقَالَ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ بِهٰهُنَا الزُّبَیْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ اِنِّیْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَشْتَرِیْ مِرْبَدَ بَنِیْ

فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَوْ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ مَسْجِدِنَا وَاَجْرُهُ لَكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُ كُمْ
بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ
رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ
ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ
فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى
لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہ نکلے ہم حج کرنیکے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف مین
جسوقت ہم اوتارنے لگے اسباب اپنا اپنے ڈیرون مین اتنے مین ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد مین
جمع ہین اور ڈرے ہوئے ہین ہم بھی گئے تو دیکھا لوگ اکہٹے ہین چند آدمیون پر مسجد کے بیچمین اور وہان موجود تھے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے مین تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ ایک زردہ بند پہنے ہوئے جس سے اپنا سر ڈھانپ لیا تھا اور فرمانے لگے کیا یہان طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہین
سب بولے کہ ہان موجود ہین پھر کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک کی تمکو قسم دیتا ہون کیا تمکو معلوم نہین ہے بات کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خریدے مزد بنی فلان یعنے (زمین جو مسجد کے پاس تھی) اللہ اوسکو بخشدیگا
مینے اوسکو خریدا بیس یا پچیس ہزار کو (یعنی بیس یا پچیس ہزار درم کو شک ہے) پھر آیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور خبر دی مین نے آپکو اوس جگہہ کے خریدلینے کی اوسوقت آپنے فرمایا کہ دیدے اوسکو ہماری مسجد کے لیے
اور اوسکا تجھکو اجر اور ثواب ملیگا سب لوگ بولے ای اللہ ہان یعنے تجھکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہہ بات سب نے
ہان کہا اسبات کے جواب مین پھر کہا حضرت عثمانؓ نے مین قسم دیتا ہون تمکو اوس خدا کی جسکے سوا نہین کوئی معبود
برحق اور سچا کیا تمکو نہین معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے بیر رومہ کو
(نام ایک کنوئے کا ہے) اللہ بخشیگا اوسکو پھر خریدا مین نے اوسکو اتنے اتنے (اسّی نوّے ہزار درم کو) پھر آیا مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ کہ خرید لیا اوسکو اتنے مول سے آپنے فرمایا چھوڑدے
اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اور اوسکا ثواب تجھکو ملیگا سب لوگ اللہ کو یاد کر کر بولے کہ ہان یعنی اسیطرح
ہے جیسا تم کہتے ہو پھر اوسیطرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ زمانہ بھی جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سب لوگونکا منہہ دیکھکر یہہ فرمایا تھا کہ جو کوئی ان غازیون کی تیاری کرادے اللہ بخشدے گا اوسکو اور یہہ اوس

جہاد کا ذکر ہے جسکا نام بسبب عسرت یعنی تنگی کے جیش عسرت رکھا گیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین میں نے
اوسکی ایسی تیاری کرادی کہ کسی کو ایک رسّے کے جسے پاؤن باندھتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نرہے میں نے اللہ کو یاد
کیا اور کہا کہ ہان حضرت عثمان اس پر بولے اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے اسبات پر **فضل**
النفقۃ فی سبیل اللہ اللہ تعالی کے راہ مین خرچ کرنیکی بزرگی اور خوبی کا بیان **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** من انفق زوجین فی سبیل اللہ عز وجل نودی فی الجنۃ
یا عبد اللہ ھذا خیر فمن کان من اھل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان من اھل
الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ ومن کان من اھل
الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ ھل علی من دعی من ھذہ الابواب
من ضرورۃ فھل یدعی احد من ھذہ الابواب کلھا قال نعم وارجو ان تکون منھم **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین جوڑا بلایا
جاویگا بہشت مین یا عبد اللہ ہذا خیر کہکر یعنے اے اللہ تعالی کے بندے یہہ بہتر ہے تیرے لیے پھر جو کوئی نمازی
ہوگا بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات
کرنیوالا ہوگا بلایا جاویگا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جاویگا ریان کے دروازے
سے ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا اوس شخص کو کچھ حرج ہوگی جو ان سب دروازون سے پکارا جاوے اور کوئی
ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان ایسے بھی لوگ ہونگے اور مجھے امید ہے کہ تم
اونہین لوگون مین سے ہوگے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق
زوجین فی سبیل اللہ دعتہ خزنۃ الجنۃ من ابواب الجنۃ یا فلان ھلم فادخل فقال
ابو بکر یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی
لارجو ان تکون منھم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جوڑا دے خدا کے راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازون سے بہشت کے کہینگے آؤ میاں فلانے
ادہر آیے اس دروازے سے گو ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ اوس شخص کو تو کسیطرح چوٹ نہین فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کالبتہ مجھکو امید ہے کہ تو اونہین لوگون مین ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی
سے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کرکے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپیے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو
روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے حضرت ابوبکر کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا **عن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم ینفق من کل مال لہ زوجین فی سبیل اللہ

اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ مُجَبَّةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس مسلمان نے دیا ہوگا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالیٰ کے راہ مین سامنے آوین گے اوسکو سب دربان بہشت کے اور بلاوینگے اوسکو اپنی چیزون کی طرف صعصعہ بن معاویہ نے جو راوی ہین اوپر کے راویون مین سے کہا ابوذر سے کس طرح ہے یہہ یعنی ہر قسم کے مال سے جوڑا دینے کے کیا معنی ہین اونہون نے فرمایا کہ اونٹ کہتا ہے تو دو اونٹ دے ہون اور گائی رکھتا ہے تو دو گائے دی ہون **عَنْ** خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ **ترجمہ** خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے راہ مین کوئی چیز لکھا جاتا ہے اوسکے لیے سات سو گنا یہہ اوس آیت کا مطلب ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مین اتاری مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اخیر تک یعنی مثال اوس چیز کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کے راہ مین ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیان اوگین اور ہر بالی مین سو دانے ہون **فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ** فضیلت صدقے اور خیرات کی خدا تعالیٰ کے راہ مین **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ **ترجمہ** ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک اونٹنی مہار والی اللہ تعالیٰ کے راہ مین کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آوینگے سات سو اونٹنین مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے مین **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنَبْهُهُ أَجْرًا كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو ہین جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لیے اور فرمانبرداری کی امام کی یعنی اپنے سردار کے اور خرچ کی اپنے پسندیدہ چیز اور نرمی کی اپنے ساتھی کے ساتھ اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جاگنا اوسکا سب کے سب اجر اور ثواب ہونگے اور جو لڑے واسطے دیکھانے یا سنانے کے اور نافرمانی کری امیر کی اور فساد کرے زمین مین تو وہ نہ پھیریگا خالی پورا اور برابر (یعنی ثواب ہو نہ عذاب ایسا بھی ہونا اوسکا مشکل ہے بلکہ عذاب مین گرفتار رہیگا) **حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ**

مجاہدین کے عورتون کی عزت **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يُخْلُفُ فِيْ اَهْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین بیٹھنے والون کے لیے ایسی حرام ہین جیسی اونکی مائین اون پر حرام ہین پھر جو کوئی رہا عورتون کی نگہبانی کے لیے گھر پر اگر خیانت کی اوس محافظ نے کسی مجاہد کے گھر مین تو کھڑا رکھین گے اوسکو قیامت کے دن یہانتک کہ لے لیوے یہہ مجاہد اوسکے عملون مین سے جسقدر جو چیز چاہیگا پھر کیا گمان ہے تمہارا (یعنی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھہ چھوڑیگا بلکہ سب نیکیان لے لیگا **من خان غازيا في اهله** غازی کے گھر والون کے ساتھہ خیانت کرنیوالیکا بیان **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهٖ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا خَائِنُكَ فِيْ اَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کے عورتین گھر بیٹھنے والون کے لیے حرام ہین ایسی جیسے انکی مائین اونکے حق مین حرام ہین اگر گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اوس نے خیانت کی مجاہد کی امانت مین قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے کہ یہ شخص ہے جسنے چوری اور خیانت کی تھی تیرے گھر مین تو لے لے اسکی نیکیون مین سے جتنا تیرا جی چاہے آپنے فرمایا تم کیا سمجھتے کہ کتنا لیویگا وہ **عن** ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَاُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ خُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرُوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْئًا **ترجمہ** بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر رہجانیوالون پر مجاہدون کی عورتین حرام ہین جیسے ان گھر رہنے والون پر انکی مائین حرام ہین اگر کسی گھر رہنے والو کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ اوسکے بال بچون کی نگہبانی کرے (پھر اوس نے خیانت کی) تو کھڑا کیا جاویگا قیامت کے دن یہہ گھر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ او فلانے یعنی مجاہد کو پکار کر حکم ہوگا کہ اس شخص کی نیکون مین سے لیلے جتنا تیرا جی چاہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوے صحابہ کیطرف اور فرمانے لگے کہ تم سمجھتے ہو گے وہ چھوڑ دیگا اوسکی نیکیون مین سے کچھہ **ف** یعنی مجاہد کے غیبت مین اگر

اُسنے کچھ خیانت نہ ہوگی تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکو ظاہر کردیگا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تہا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا باید یکم والسنتکم واموالکم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو ہاتھون سے اور زبان سے اور مال سے ف ہاتھون سے جہاد کرنا تو لڑنا ہے تلوار اور بندوق سے اور زبان سے جہاد یہہ ہے کہ کافرون کی برائی کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کرین اوسکا جواب دیوے مالون سے جہاد یہہ ہے کہ خدا کی رضامندی مین اپنا مال صرف کرے **عن** عبداللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بقتل الحیات قال من خاف تارھن فلیس منا **ترجمہ** عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا اور فرمایا جو کوئی ڈرے اون سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی مسلمانون مین نہین ہے کیونکہ کافر سانپ سے ڈرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر اوسکو مارین گے تو بلا اوترے گی وہ بدلیویگا مسلمان کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے **عن** عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد جبرا فلما دخل سمع النساء یبکین ویقلن کنا نحسب وفاتک قتلا فی سبیل اللہ فقال وما یعلمون ان الشھادۃ الا من قتل فی سبیل اللہ ان شھداء امتی اذا لقلیل القتل فی سبیل اللہ شھادۃ والبطن شھادۃ والحرق شھادۃ والغرق شھادۃ والمعموم یعنی الھدم شھادۃ والمجنوب شھادۃ والمرأۃ تموت بجمع شھیدۃ قال رجل او تبکین ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد قال دعھن فاذا وجب فلا تبکین علیہ باکیۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن جبیر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبیر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گہر مین داخل ہوئے عورتون کے رونیکی آواز سُنی اور وے کہہ رہین تہین کہ ہماری یہہ آرزو تہی کہ تو اللہ تعالے کے راہ مین مرتا آپنے فرمایا کہ تم لوگ شہید اوسی کو جانتے ہو جو جہاد مین مارا جاوے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگون مین شہید بہت کم ہونگے اللہ کے راہ مین مارے جانے سے شہادت ہے اور دستون کے عارضے مین مرجانے سے شہادت ہوتی ہے اور جلکر مرجانے مین شہادت ہے اور پانی مین بے اختیاری سے ڈوب کر مرجانے مین شہادت ہے اور دب کر مرجانے مین شہادت ہے اور ذات الجنب کی بیماری سے مرجانے مین شہادت ہے اور عورت زچگی کے وقت مرجاوے تو شہید ہے کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہین آپنے فرمایا کچھہ نہ کہو اون سے (یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہین البتہ جب مرجاوے تو پہر کوئی رونیوالی اوسپر نہ روئین (یعنی چلا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے اوسمین

کچھ قباحت نہیں **عَنْ** جَبْرًا اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ جَبْرٌ اَتَبْكِيْنَ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيْنَ بَاكِيَةٌ **ترجمہ** جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گیا جبر یعنی خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں تو رونے لگیں عورتیں جبر بولے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا چھوڑو انکو روتی ہیں جبتک کہ مردہ ادھر ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مر جاوے تو کوئی عورت نہ روے **آخر کتاب الجہاد** تمام ہوئی کتاب جہاد کی **کتاب النکاح** اب شروع ہوتی ہے کتاب نکاح کی نکاح ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطے مباح ہونے وطی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا میں پڑ جانیکا اور جو ڈر نہ ہو تو مستحب اور مسنون ہے تاکہ نسل انسانی کو ترقی ہو اور مسلمانوں کی تعداد بڑھی ہر ایک مسلمان کو چار بیبیوں تک نکاح کرنیکی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تھی جب آپ نے وفات پائی اوسوقت نو بی بیاں آپ چھوڑ گئے جنکا ذکر آوے گا اللہ تو ان بیان حسب رہا ہے ہر ایک مسلمان رکھ سکتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب النکاح

کتاب نکاح کے بیان میں

ذِكْرُ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ وَاَزْوَاجِهٖ وَمَا اَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَظَرَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ زِيَادَةً فِيْ كَرَامَتِهٖ وَتَنْبِيْهًا لِفَضِيْلَتِهٖ بیان نکاح اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت والے نے اپنے نبی کے لیے اور منع کیا اوس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور فضیلت ہے **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا **ترجمہ** عطا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس کے ساتھ گئی مقام سرف میں (مکی سے دو منزل پر) ابن عباس فرمانے لگے کہ یہ میمونہ ہے جسوقت اوٹھاؤ تم انکا جنازہ سہولت سے اوٹھایو اور نہ ہلایو اور نہ سکاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نو بیویون کے ساتھ رہتے اور ہر ایک پاس کی کمتر فرماتے کہ ایک عورت کی باری مقرر نکرتے تھے نو بیبیان یہہ تھین سودہ - عائشہ - حفصہ - ام سلمہ - زینب بنت جحش - ام حبیبہ - جویریہ - صفیہ - میمونہ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی آپ ہر ایک کی باری مین اوسکے پاس رہتے مگر سودہ بوڑہی ہوگئین تھین تو انہون نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دیدی تھی آپ سودہ کی باری مین بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین رہتے **عن** عطاء عن ابن عباس قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ تسع نسوۃ یصیبھن الا سوۃ فانھا وھبت یومھا ولیلتھا لعائشۃ **ترجمہ** عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین ابن عباس کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے نزدیک نو بیوی تھین جایا کرتے تھے سبکے یہان اونکی باری کے موافق لیکن سودہ کے یہان نہین جاتے تھے کیونکہ اونہون نے اپنی باری ان اور رات کی بیوی عائشہ رضہ کو دیدی تھی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی اللیلۃ الواحدۃ وھن تسع نسوۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیان تھین جایا کرتے تھے آپ اونکے پاس ایک رات مین **ف** یعنی ایک رات مین سب کے پاس ہوآتے ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ اکثر آپ کا یہہ دستور رہتا کہ ایک ایک دن رات ایک بی بی کے پاس رہتے باری باری **عن** عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقول اتھب المرأۃ نفسھا فانزل اللہ عز وجل ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء قلت ما اری ربک الا یسارع لک فی ھواک **ترجمہ** بیبی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شرم کرتی تھی مین اون عورتون کی بات سے جو بخش دیا کرتی تھین اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تھی کیا بیوی مین اور آزاد عورتین اپنی جان مفت بخش دیتی ہین یعنے تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تھی مجھکو پہر اوتاری یہہ آیت گذری اور بزرگی والے نے ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء یعنے پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے اون مین اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اوسوقت کہا مین نے کہ قسم خدا کی آپ کا رب آپکی خواہش کے موافق چلتا ہے **عن** سھل بن سعد قال انا فی القوم اذ قامت امرأۃ فقالت انی قد وھبت نفسی لک یا رسول اللہ فرأی فیک رأیک فقال رجل زوجنیھا فقال اذھب فاطلب ولو خاتما من حدید فذھب ولم یجد شیئا ولا خاتما من حدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امعک من سور القرآن شیء قال نعم قال فزوجہ بما معہ من سور القرآن **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم سب لوگ ایک جگہہ مین تھے اتنے مین آئی ایک عورت اور کہنے لگی مین نے اپنی جان آپکو بخشدی یا رسول اللہ آپ جو آپ چاہے کیجیے یہہ سنکر ایک آدمی اوٹھہ کہڑا ہوا اور کہنے لگا میرا نکاح کرادو اس عورت سے آپنے فرمایا جاتو لے آ

کچھہ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا نہ اوسکو کوئی چیز ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی ملی آپنے فرمایا کہ تجھکو کچھہ سورتین قرآن مین سے یاد ہین کہا ہان آپنے نکاح کیا اوس عورت کا ان قرآن کی سورتون کے بدلے (یعنی کہا تو اس سے قرآن پڑھہ لینا تیرا یہی مہر ہے) **مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَرَّمَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْشَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ** جو باتین اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کے لیے مقرر کین اور اورلوگون کے لیے درست نہین کین اپنے رسول کا مرتبہ بڑہانے کو اون کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اُمِرَ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَا يَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا قَالَتْ فَقُلْتُ لِهٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ **ترجمہ** بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس جسدن حکم ہوا اونکو اس امر کا کہ اختیار دیدین اپنی بیویون کو بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین اوسدن پہلے میرے نزدیک آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے مین تجھسے ایک بات کا ذکر کرتا ہون تو جلدی نکرنا اوس بات کے جواب مین (کہ تو سوچکر کہنے مین تیرا کچھہ نقصان نہین) اور صلاح لے لیجیو اپنے ماں باپ سے اس امر مین بیوی فرماتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تہے کہ میرے ماں باپ کبھی جدائی اختیار کرنے کے لیے مشورہ نہ دینگے پھر آپنے یہہ آیت پڑہی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ مین نے کہا کیا یہی بات ہے جسکے لیے مشورہ کرون مین اپنے ماں باپ سے بس مین چاہتی ہون اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گہر کو اور ترجمہ آیت کا یون ہے اے نبی کہدو اپنی عورتون کو اگر تم ہو چاہتیان دنیا کا جنیا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون تمکو بہلے رخصت **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرہ نے دیکہا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بہی آسودہ ہون بعضون نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ ایک مہینے گہر مین نہ جاوین پہر مہینے کے بعد یہہ آیت اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین آئے اول حضرت عائشہ رضہ سے کہا اونہون نے اللہ اور رسول کی مرضی اختیار کی پہر اسیطرح سب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان ہمیشہ فقر و فاقہ تہا اپنی اختیار سے جو آتا تہا شتاب اوٹہا ڈالتے تہے پہر فرض لینا پڑتا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ اَوَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ اختیار دیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کو کیا تہا وہ طلاق **ف** یعنی صرف اختیار دینے سے عورت کو طلاق نہین پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئین اختیار کرلے تو طلاق پڑجاتا ہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار دیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کرلیا ایکو تو نہ ہوا وہ اختیار دینا طلاق **عن** عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حلال ہوگئین عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب آپنے وفات پائی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ **ترجمہ** بی بی عائشہ رضی سے روایت ہی حلال کی تہی اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہہ بات کہ نکاح کرین جس عورت سے چاہین پہلے اللہ تعالی نے قرآن مین حکم اوتارا کہ اپنے تمکو زیادہ عورتین کرنا درست نہین ان عورتون کے بدلے اور عورتین پہر حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور آپ کو اجازت ہوگئی کہ جتنی عورتین چاہین نکاح مین لاوین **ترغیب علی النکاح** نکاح پر رغبت دلانے کا بیان **عن** عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَعْنِي فِتْيَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ تہا مین ابن مسعود کے ساتہہ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تہی حضرت عثمان رضہ فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانون کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم مین سے طاقت رکہتا ہو (جورو کو کہلانے پلانے کی) وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتون پر نہین پڑتی) اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہی (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکہے (یعنی مفلس ہو) وہ روزے رکہے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا (یعنی شہوت کو میٹ دیگا) **عن** عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تمکو خواہش ہو کسی جوان عورت کی تو نکاح کرادون مین تمہارا اوسکے ساتہہ پہر بلایا عبداللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنائی اوسکو حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اوسکو نکاح کرنا چاہیے اسلیے کہ نکاح نیچے کردیتا ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جسکو طاقت نہو اوسکو روزہ رکہنا چاہیئے کیونکہ روزہ اوسکے

حق مین روجا کی مانند ہے وجاء کے معنی خصیہ کچلنا یعنی خصی کرنا عن عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون مین جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے کہ نکاح کرلے اور جسکو طاقت نہین وہ روزی اختیار کرلے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق مین ایسا ہے جیسا کسی کے خصیے کچل دیے جاوین عن عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلینکح فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لا فلیصم فان الصوم لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جوانون کی جماعت تمکو نکاح کرلینا چاہیے اگر تمکو طاقت ہے اسلیے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھون کو بدنظری سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری سے اور جسکو طاقت نہین تو اوسکو چاہیے کہ روزہ کیا کرے کیونکہ اوسکے واسطے روزہ وجاء ہے یعنے اوسکی شہوت کا توڑ ہے عن عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج وساق الحدیث ترجمہ اسکا اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان کیا ہے عن علقمۃ قال کنت امشی مع عبد اللہ بمنی فلقیہ عثمان فقام معہ یحدثہ فقال یا ابا عبد الرحمن الا ازوجک جاریۃ شابۃ فلعلہا ان تذکرک بعض ما مضی منک فقال عبد اللہ اما لئن قلت ذاک لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تہا مین منا مین عبد اللہ کے ساتھہ وہان ملاقات ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ ٹہر گئے اون سے باتین کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابا عبد الرحمن مین نکاح کرادون تیرا ایک جوان چھوکری سے امید ہے کہ وہ یاد دلاوے تجھکو تیرے دن گذرے ہوئے یعنے جوانی کے مزے پہر اوٹہاوے عبد اللہ بولے آپ مجھکو یہہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو پہلے ہی یہہ بات یون فرمائی تہی اے جماعت جوانون کی تم مین سے جسکو طاقت ہے اوسکو چاہیے نکاح کرلینا

باب النہی عن التبتل

مجرد رہنے سے منع کرنے کے بیان مین عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان التبتل ولو اذن لہ لاختصینا ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اجازت نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے کی اگر اجازت دیتے اوسکو تو ہم خصی ہو جاتے ف یعنی خوب مجرد رہتے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجرد رہنے سے عن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا
خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ طَوْلًا لِاَتَزَوَّجَ النِّسَاءَ اَفَاخْتَصِيْ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ ثَلٰثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ
لَاقٍ فَاخْتَصِ اَوْ دَعْ ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ میں جوان آدمی ہوں یا رسول اللہ ڈرتا ہوں گناہ میں پڑ جانے سے اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی
نہیں کہ نکاح کر لوں کوئی عورت اجازت ہو تو خصی ہو جاؤں آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ تین بار کہا
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ قلم لکھ کر سو کہ گیا جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے
اب اسپر تو خصی ہو جا یا نہ ہو ف یعنی جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے وہ لکھا چکی اور قلم خشک ہوا یعنی اب کچھ زیادہ
کم نہ لکھا جاویگا پھر اگر تیری قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی خصی ہونے سے کیا فائدہ عن سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ
فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً فَلَا تَبَتَّلْ ترجمہ سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ گئے سب
مسلمانوں کی ماں کی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں چاہتا
ہوں آپ سے ایک سوال کروں وہ یہ ہے کہ مجرد رہنا اور کبھی نکاح نہ کرنا آپکو کیسا نظر آتا ہے یعنی آپ اسکو بھلی بات
سمجھتے ہیں یا کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا کام نہ کر نا کیا تو نے نہیں سنا جو اللہ عزوجل نے قرآن
میں فرمایا ہے یعنی یہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ الخ یعنے ہم نے بھیجے تجھ سے پہلے رسول جنکو دی تھیں ہم نے
عورتیں اور اولاد یہ آیت پڑھکر حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا کہ تو ہرگز تبتل نہ اختیار کر نا اے سعد عن اَنَسٍ
اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا
اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ فَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا
لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ترجمہ
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے بعضی لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم نکاح نہ کریں
گے اور کچھ لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھاویں گے اور فرش پر نہ سوویں گے اور کتنے یوں کہنے لگے کہ ہم

روزہ رکھکر افطار کرینگے یعنی ہمیشہ روزے رکھینگے کوئی دن بے روزہ نہ رہینگے یہ خبر پہنچی رسول کو آپنے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر کر
فرمایا کیا حال ہے لوگون کا جو ایسی ایسی باتین کرتے ہین اور مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سو بھی جاتا ہون اور روزہ
رکھکر افطار بھی کرتا ہون اور عورتون کو اپنے نکاح مین لاتا ہون اور پھر جو کوئی کراہت کرے میری چال سے وہ
شخص ہم مین سے نہین **بَابُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ**
باب ہے اسبات کے بیان مین جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اوسکا اللہ تعالیٰ مددگار ہے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ
الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک
پر ضرور ایک حق ٹھیرایا ہے ایک تو مکاتب ہے وہ مکاتب جسکا ارادہ بدل کتابت کے ادا کرنیکا ہو دوسرا نکاح کرنیوالا اس ارادے
سے کہ گناہ سے بچے اور پاکدامن رہے اور تیسرا اللہ تعالیٰ کے راہ مین جہاد کرنیوالا **نِكَاحُ الْاَبْكَارِ**
کنواری عورت کو نکاح مین لانیکے فائدے کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا
تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا مینے پھر آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپنے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر مینے کہا ہان آپنے کہا کنواری سے یا بیوہ سے مینے کہا بیوہ سے آپنے فرمایا
کنواری کیون نکی کہ کھیلتا تو اوس سے اور وہ کھیلتی تجھ سے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ اَصَبْتَ امْرَاَةً بَعْدِيْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكْرًا اَمْ اَيِّمًا قُلْتُ
اَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم جورو والے ہوئے اے جابر ہمارے بعد کہا مینے جی ہان آپنے فرمایا کنواری کو کیا یا بیوہ کو جابر
بولے بیوہ کو کیا آپنے فرمایا کنواری کیون نکی جو کھیل کھیلاتی تجھکو **تَزْوِيْجُ الْمَرْاَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ** عورت کا نکاح کرانا اوسکے ہم عمر سے چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ
وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ
فَزَوَّجَهَ مِنْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین پیام دیا ابوبکر اور
عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے آپنے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام
دیا حضرت علی رضہ نے آپنے اونکے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ رضہ کا **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرمانے سے آپکی یہہ
غرض تھی کہ اون دونون صاحبون کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہ رضہ کی عمر اون سے کہین چھوٹی تھی

تَزْوِيجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ بیان نکاح کرنی مولیٰ کا آزاد عورت کے ساتھ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي اِمَارَةِ مَرْوَانَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ
زَيْدٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ اَلْبَتَّةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَاْمُرُهَا بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ
بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَعَ مَرْوَانَ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَى مَسْكَنِهَا وَسَاءَ لَهَا
مَا حَمَلَهَا عَلَى الْاِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهُ اَنَّ
خَالَتَهَا اَمَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا اَمَّرَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيطَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ
بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ زَعَمَتْ اِلَى
الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْاَلُهُمَا الَّذِي اَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا نَفَقَةً وَاِسْمَالَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُونَ حَامِلًا
وَمَالَهَا اَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنٍ اِلَّا بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى
الَّذِي سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ
فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَاَ
نْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ اَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَاَخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي
وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ "ترجمہ عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق
دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور حالانکہ یہہ عبداللہ جوان آدمی تہا اور اون دنون حکومت مروان کی تہی اور طلاق
البتہ یعنی ایسی طلاق جسمین عورت کا کچھہ علاقہ باقی نرہے اوسکو دی تہی پہر اس عورت کی خالہ نے جسکا نام فاطمہ تہا اوسکو
کہلا بہیجا کہ تو عبداللہ بن عمرو کے گہر مین مت رہ وہانسے چلی جا پہر سنی یہہ بات مروان نے اور حکم کیا اوسکو کہ پہرو مین
جا کر رہے جہانسے نکل کر آئی ہے اور اوسکا سبب یہہ تہا کہ وہان سے کا ہے کو نکل کر آئی اور عدت اپنے گہر کیون
نہ پوری کی اوس عورت نے مروان کو کہلا بہیجا کہ مین اپنی خالہ کے کہنے سے نکل کر آئی تہی پہر اوسکی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ
نامی نے یون بیان کیا کہ مین ابی عمرو بن حفص کے نکاح مین تہی پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
بن ابیطالب کو یمن کا امیر کر روانہ کیا میرا خاوند بہی اونکے ساتہہ گیا پہر جو طلاق کہ باقی رہی تہی وہان جا کر مجہکو
کہلا بہیجی اور مجہکو نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہدیا مین نے ان دونون کو پہر بہیجا
بہیجا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کیا حکم کیا ہے اونہون نے کہا کہ اوسکو نفقہ یعنے خرچ نہ ملیگا مان اگر حاملہ ہوگی تو
اوسکو خرچ دینگے اور یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہمارے گہر مین رہنا بہی ہمارے اجازت کے درست نہین پہر فاطمہ کہنے لگی

کہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی اور یہہ ماجرا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ دونون سچ کہتے ہین پہر مین نے کہا یا رسول اللہ مین کہان چلی جاؤن آپنے فرمایا کہ تو ابن ام مکتوم اندھے کے یہان جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کیا ہے جاکر رہ مین نے عدت پوری کی اونکے نزدیک اور مین اپنے کپڑے اوتار دیتی تہی اونکے یہان کیونکہ وہ آنکھون سے معذور تہی پہر نکاح کرادیا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ جو موالی کے بیٹے تہے انکار کیا مروان نے اس بات کا اور کہا کہ ہمنے پہلے یہہ حدیث کسی سے نہین سنی اور ہم عمل کرینگے اوسی طریق پر جس پر لوگون کو عمل کرتے دیکہا (یہہ روایت مختصر ہے) ف کیونکہ جس طلاق مین رجوع کی صورت باقی نہ ہے اسمین نفقہ یعنی کہانا کپڑا دینا نہین پڑتا اور اس مسئلہ مین اختلاف بہی ہی اور یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ نکاح کردیا حالانکہ اسامہ بن زید آزاد کیے ہوئے غلام کے بیٹے تہے

عن عائشة ان ابا حذيفة بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس وكان ممن شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبنى سالما وانكحه ابنة اخيه هندا ابنة الوليد بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس وهو مولى لامراة من الانصار كما تبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا وكان من تبنى رجلا في الجاهلية دعاه الناس ابنه فورث من ميراثه حتى انزل الله عز وجل في ذلك ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا ابائهم فاخوانكم في الدين ومواليكم فمن لم يعلم له اب كان مولى واخا في الدين مختصر جمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوحذیفہ رضہ عتبہ کے بیٹے نے متبنی کیا سالم کو جو غلام آزاد تہا کسی انصاری عورت کا اور ابوحذیفہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر ابوحذیفہ نے اوس سالم کا نکاح کردیا اپنے بہتیجے ہندنامی ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اور اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت کے زمانے مین دستور تہا کہ متبنی کرنے والے کو اوس لڑکیکا باپ کہا کرتے تہے اور وہ لڑکا وارث ہوا کرتا تہا اوسکی میراث کا یون ہی دستور رہا مدت تک پہر اوتاری یہہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے کہ باپ مین ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا ابائهم فاخوانكم في الدين ومواليكم یعنی پکارو لے پالکو انکے باپ کا کر کہ یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمہارے بہائی ہین دین مین اور رفیق ہین الغرض جنکا باپ معلوم نہو تو وہ دین کے بہائی اور رفیق ہین ف یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا اور حالانکہ سالم عرب کے شریفون مین کے نہین تہی

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان ابا حذيفة بن عتبة بن عبد شمس وكان ممن شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تبنى سالما وهو مولى لامراة من الانصار

کما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثۃ وانکح ابو حذیفۃ بن عتبۃ سالما بنت
اخیھند ابنت الولید بن عتبۃ بن ربیعۃ وکانت ھند بنت الولید بن عتبۃ من المھاجرات
الاول وھی یومئذ من افضل ایامی قریش فلما انزل اللہ عز وجل فی زید بن حارثۃ ادعوھم
لابائھم ھو اقسط عند اللہ فمن کل احد منھم من ولیک الی ابیہ فان لم یکن یعلم ابوہ
ردّ الی مواليه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حذیفہ بن عتبہ وہ شخص ہے جو حاضر تھا جنگ بدر میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جس نے لیا لے پالک کیا تھا سالم کو جو مولی تھا ایک انصاری عورت کا جیسا کہ لیا لے پالک کیا
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تھا اپنی بھتیجی ہند نامی ولید کی
بیٹے سے اور ہند وہ عورت تھی جس نے اول زمانے میں ہجرت کی تھی اور اوس وقت میں وہ سب عورتوں قریشیوں
سے افضل تھی پھر جب اوتارا اللہ تعالی نے یہہ آیت لے پالک بن حارثہ کے متعلق میں ادعوھم لابائھم ھو اقسط
عند اللہ یعنی پکارو لیا لے پالکوں کو اونکے باپ کا کر کہ یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پھر ایک نے لے پالک کو نسبت کرنے
لگے اونکے باپوں کی طرف اور اگر معلوم نہ ہوتا کسی کا باپ تو اونکو لگاتے اونکے مولاؤں کی طرف **الحسب**
حسب کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احساب اھل الدنیا
الذی یذھبون الیہ المال ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دنیا داروں کا حسب جسکے طرف دوڑتے ہیں مال ہے یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجھتے ہیں حالانکہ حسب اون عمدہ
عادات اور اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلے آتے ہوں اگرچہ روپیہ پیسہ نہ ہو **علی ما تنکح المرأۃ**
عورت میں کیا بات دیکھکر نکاح کیا جاوے **عن** جابر انہ تزوج امرأۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتزوجت یا جابر قال قلت نعم قال بکرا ام ثیبا قال
قلت بل ثیبا قال فھلا بکرا تلاعبک قلت یا رسول اللہ کن لی اخوات فخشیت ان تدخل بینی
وبینھن قال فذاک اذن ان المرأۃ تنکح علی دینھا ومالھا وجمالھا فعلیک بذات الدین
تربت یداک ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا ایک عورت کو اونہوں نے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے نکاح کرنیکے بعد ملاقات ہوئی انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا آپنے کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر میں نے
کہا جی ہاں آپنے فرمایا کنواری یا بیاہی ہوئی وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا بیاہی ہوئی یعنی ایک دفعہ اوسکا نکاح
ہو چکا ہے آپنے فرمایا کیوں کنواری سے کاہے کو نکیا جو تیرا دل بہلاتی میں نے کہا یا رسول اللہ مجکو بہنیں ہیں میں ڈرا
میں ایسی عورت کے لانیسے اونکو پاس آپنے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو اچھا کیا تو نے اور فرمایا آپنے کہ عورت سے نکاح
کرتے ہیں چار باتوں کی واسطے یا اوسکی مالداری پر یا خوبصورتی پر یا دین پر تجھکو دین والی کا اختیار کرنا لازم ہے تیرے ہاتھ

سنتی پڑی ف اس لفظ سے بد دعا دینا مقصود نہیں بلکہ ایک لفظ بول چال میں مستعمل ہے اور بد دعا بھی ہو سکتی ہے اسطرح کہ اگر تو اسکے خلاف کرے گا تو تیرا کلام ناکارہ اور بیفائدہ ہوگا **کراہیۃ تزویج العقیم**

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ **ترجمہ**

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا کہ ملی ہے مجھکو ایک عورت شریف اور مرتبہ والی لیکن اوسکو اولاد نہیں ہوتی کیا میں نکاح کرلوں اوسکے ساتھ آپنے منع کیا اوسکو پھر دوبارہ آیا پھر منع کیا اوسکو پھر تیسری بار آیا پھر منع کیا اوسکو اور آپنے کہ تم نکاح کرو ایسی عورت سے جسکو اولاد ہووے اور مرد کی دوست عاشق کی مانند ہو کیونکہ میں امت کو بڑھاؤں گا تم سے **تزویج الزانیۃ** کنچنی کا نکاح میں لانا کیسا ہے **عن**

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَخَرَجْتُ فَرَأَيْتُ سَوَادًا فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَكَتُّ الْخَنْدَمَةَ فَطَالَبَنِي ثُمَانِيَةٌ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَصَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْإِذْخِرِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ سَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی تھا ایک سخت آدمی زور آور اور مکے سے قیدیوں کو سوار کرا کر مدینہ کی طرف لایا کرتا تھا کہا مرثد نے بلایا میں نے ایک آدمی کو اسلیے کہ سواری پر بٹھا لوں اوسکو اور مکے میں ایک کنچنی عناق نامی اسکی آشنا تھی مرثد کہتا ہے جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں ایک سیاہی نظر پڑی یعنی آدمی کے پرچھائیں وہ بولی کون ہے یہ مرثد ہے شاباش جم جم آوے تو اے مرثد چلو آج رات کو ڈیرے میں ہمارے ساتھ سو جاؤ مرثد کہتے ہیں میں نے کہا اے عناق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا ہے وہ بولی اے خیمے والو یہ دلدل حاضر ہے دلدل ایک پرندہ ہے جو رات کو نکلتا ہے اپنا منہ چھپائے ہوئے

اوٹھالے جاویگا تمہارے قیدیون کو ملّے سے مدینہ تک یہہ سُنکر مین خندمہ (ایک پہاڑ ہے) کی طرف چلا مرثد کہتے ہین
مجکو آٹھ آدمی دہونڈتے ہوئے آئے اور میرے سر پر آکر کھڑے ہوگئے پھر موتا اونہون نے اونکا موت میرے
پر پڑا لیکن اندہا کردیا اللہ تعالی نے اونکو پھر آیا مین اپنے ساتھی کے پاس اور سوار کرلیا اوسکو جب آگیا مین
اراک تک (نام ہے ایک موضع کا) کہول دی مین نے قید اوسکی پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ مین عناق سے نکاح کرلون آپنے میری بات کچھ جواب نہ دیا پھر اوتری یہہ آیت
اَنَّ اٰمِیَۃَ لَا یَنْکِحُھَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر مرد بدکار یا شرک
کرنیوالا مرثد کہتے ہین کہ بلایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑہی یہہ آیت میرے سامنے اور کہا مت نکاح کر
اوس سے **ف** مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو سبب سے
ایک یہہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہے دوسری یہہ کہ ایک سے دوسرے کو علت نہ لگ جاوے (موضح القرآن)
بعضون نے کہا یہہ حکم ابتدائے اسلام مین تہا اوس وقت بدکار عورتون سے نکاح حرام ہوگیا تہا بعد اوسکے درست
ہوگیا اس آیت سے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ اب کنجنی اگر توبہ کرے تو اوس سے نکاح درست ہے **عن** ابن
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ اِمْرَأَۃً مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَیَّ وَھِیَ لَا تَمْنَعُ یَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْھَا قَالَ لَا اَصْبِرُ عَنْھَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِھَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجھکو سب لوگون سے
زیادہ پیاری ہے اور اوسمین یہہ عیب ہے کہ اگر کوئی اوسکو ہاتھ لگاتا ہے تو منع نہین کرتی یعنی زنا پر راضی ہوجاتی
ہے آپنے فرمایا کہ تو اوسکو طلاق دیدے کہنے لگا مین اوسکے بغیر صبر نہین کرسکتا آپ نے فرمایا اپنا کام نکال اوس سے
کراھیۃ تزویج الزناۃ مکروہ ہے نکاح کرنا زنا کار عورتون سے **عن** ابی ھریرۃ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعَۃٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نکاح کی جاتی ہین عورتین چار چیزون سے مال کے سبب سے اور شرافت خاندانی کے سبب سے اور خوبصورتی
کے سبب سے اور دین کے باعث سے تو اپنا کام فتح کردینوالے سے تیری ماتہہ مٹی مین ملین **ف** یعنی ان سب
چیزون مین دینداری بڑہکر ہے تو اوسی کو اختیار کر مال دولت شرافت خوبصورتی بیدینی کے ساتہہ مزہ نہین
دیتی انجام مین مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے حدیث سے ہمیشہ آرام رہتا ہے **ای النساء خیر** عورتون
مین اچہی کون سے عورت ہے **عن ابی ھریرۃ** قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ
خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِھَا بِمَا یَکْرَہُ **ترجمہ**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجا لاوے اور مخالفت نہ رکھے اوس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اوسمیں سب سے بڑھکر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیکبخت ہے یعنی جسکو عورت نیکبخت خوش اخلاق ملے اوسکو سب سے بڑھکر دنیا میں دولت ملے **اَلْمَرْاَۃُ الْغَیْرٰی** جس عورت میں غیرت (رشک) بہت ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَتَزَوَّجُ مِنْ نِّسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِیْھِمْ لَغَیْرَۃً شَدِیْدَۃً **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیا کریں یعنی مدینے والی عورتوں سے مکے والے لوگ نکاح کرنا چاہیں تو کر لیا کریں یا نہ آپ نے فرمایا انصار کی عورتوں میں غیرت بہت ہے **اِبَاحَۃُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِیْجِ** نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ اِمْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا قَالَ لَا فَاْمُرَہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْھَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغام بھیجا ایک آدمی نے مدینے والوں کے یہاں فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھ بھی لیا ہے یا نہیں اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یعنی بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہیں **عَنِ** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَطَبْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَیْھَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اوسکو میں نے کہا نہیں فرمایا کہ دیکھ لے اوسکو اس سے الفت زیادہ ہوگی تم دونوں میں **اَلتَّزْوِیْجُ فِیْ شَوَّالٍ** عید کے مہینے میں نکاح کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَاَدْخَلَتْ عَلَیَّ فِیْ شَوَّالٍ وَکَانَتْ عَائِشَۃُ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَھَا فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِہٖ کَانَتْ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّیْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عیدکے مہینے مین اورگئی مین اونکے نزدیک عید کے مہینے مین اور مستحب جانتی تہین بی بی عائشہ رضہ لوگون کے واسطے یہی بات یعنی عید کے مہینے مین لوگون کو اپنی عورتون کے نزدیک جانا چاہیے کیونکہ پیرسے بڑکر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تہی **باب الخطبۃ فی النکاح** نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان **عن** عامر بن شراحیل انہ سمع فاطمۃ بنت قیس وکانت من المہاجرات الاول قالت خطبنی عبد الرحمن بن عوف فی نفر من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وخطبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی مولاہ اسامۃ بن زید وقد کنت حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احبنی فلیحب اسامۃ فلما کلمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت امرک بیدک فانکحنی من شئت فقال انطلقی الی ام شریک وام شریک امراۃ غنیۃ من الانصار عظیمۃ النفقۃ فی سبیل اللہ عز وجل ینزل علیہا الضیفان قلت سافعل قال لا تفعلی فان ام شریک کثیرۃ الضیفان فانی اکرہ ان یسقط منک خمارک او ینکشف الثوب عن ساقیک فیری القوم منک بعض ما تکرہین ولکن انتقلی الی ابن عمک عبد اللہ بن عمرو ابن ام مکتوم وہو رجل من بنی فہر فانتقلت الیہ

ترجمہ عامر بن شراحیل فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنکر روایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تہی فاطمہ بنت قیس اون عورتون مین کی جنہون نے پہلی ہجرت کی تہی فاطمہ اپنا حال عامر بن شراحیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ پیام بہیجا مجہکو عبد الرحمن بن عوف نے کئی اصحابون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولا تہے آپکے اور فاطمہ کہتی ہین مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی مجہسے محبت رکہتا ہو اوسکو چاہیے اسامہ سے محبت رکہے فاطمہ کہتی ہین جب گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرسے مین نے کہا مین آپکے ہاتہہ مین ہون یعنے آپکے اختیار مین ہون جس سے آپ چاہین اوس سے میرا نکاح کر دیجیے پہر فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک امیر عورت ہے انصار کے لوگون مین یعنی مدینے والون مین اور بہت کچہہ خرچتی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ مین اور اوترتے ہین اسکے ہان مہمان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہون یعنی ام شریک کے یہان جاکر رہتی ہون آپنے فرمایا ایسا نکر کیونکہ ام شریک کے مکان مین مہمانون کی کثرت ہے شاید تیری اوڑہنی سرک جاوے یا پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے پہر تجہے لوگ ننگی کہلی دیکہین گے تو تجہکو برا معلوم ہوگا اپنے چچازاد بہائی عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے (فہر نام ہے قبیلے کا) فاطمہ کہتی ہین کہ مین جارہی اونکے پاس اور اس حدیث مین مختصر کرکے بیان کیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کا حال اس

حدیث میں نہیں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہو **اَلنَّهْيُ اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ** پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونیکا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیے کہ دوسرے کے پیام پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھایا کرو مول ہو کا دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی بکری پر اور پیام نہ کرے اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلوادے کوئی عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے لیے طلاق کی درخواست نہ کرے تاکہ اوندھا دے جو چیز اوسکے برتن میں ہے **ف** جو چیز اوسکے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اوسکے حصے میں ہے غرض یہ ہے کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسری عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال نہ کرے کہ اگر اسکو طلاق ہو جاویگی تو میں خاوند کے ساتھ آرام چین سے ہونگی اور اس سوکن کا جو حصہ تھا وہ بھی مجھکو ملیگا کیونکہ ہر کسی کا حصہ اوسکے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا پھر ناحق اسکے لیے طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر یہانتک کہ نکاح کر لیوے وہ یا چھوڑ دیوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ **ترجمہ** کئی بار ہو چکا ہے **خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ** نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام کرنیوالے کے یا اوسکے چھوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بھیجا کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی چیز بکنے کے وقت یعنی ایک کے خریدار کو پاس والا بیوپاری نہ بلایا کرے تاکہ خلل نہ پڑے اوسکی بیوپار میں اور نکاح کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کی پیغام

جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے یا اجازت دے اوسکو **عن** ابی سلمۃ وعبد الرحمن بن ثوبان انھما سمعا

فاطمۃ بنت قیس عن امرھا فقالت طلقنی زوجی ثلاثۃ فکان یرزقنی شعیرا فقلت

واللہ لئن کانت لی النفقۃ والسکنا لاطلبنھا ولا اقبل ھذا فقال لوکیل لیس لک سکنی ولا

قالت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک سکنی ولا نفقۃ

فاعتدی عند فلانۃ قالت وکانت یاتیھا اصحابہم قال اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ

اعمی فانک حللت فاذنینی فلما حللت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن خطبک

فقلت معاویۃ ورجل اخر من قریش فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما معاویۃ فانہ

غلام من غلمان قریش لا شیئ لہ واما الاخر فانہ صاحب شر لا خیر فیہ ولکن انکحی اسامۃ

فکرھت فقال لھا ذلک ثلاث مرات فنکحتہ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور عبد الرحمن بن ثوبان

دونون سے روایت ہے پوچھا ان دونون نے فاطمہ بن قیس سے اوسکا حال پھر بیان کرنی لگی فاطمہ اپنا حال

اون سے اور کہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دیے تھے اور کہا نیکو دیا مجھکو کچھ آناج جو اچھا تھا نیچ جیوٹا

آناج جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہین میںنے کہا اپنے خاوند کے وکیل سے اگر مجھکو کھانا اور ٹھکانا دینا اوسپر پہنچتا ہوگا تو لیسکی

مین لونگی اوس سے یہہ دونون اور مین نہین لیتی یہہ آناج پھر میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھکو نہ کھانا

دینا چاہیے اور نہ ٹھکانا فاطمہ کہتی ہین مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہہ ذکر کیا پھر آپنے اوسیطرح فرمایا یعنی

کھانا اور ٹھکانا تجھکو تیرے خاوند کی طرف سے نہین پہنچتا چل جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فلانی عورت کے

یہان فاطمہ کہتی ہین مین نے کہا اوسکے یہان آپکے آدمی آیا جایا کرتے ہین آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان

اپنی عدت کے دن گذار لے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے پھر آپنے فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہوجاوین مجھسے

اجازت لینا فاطمہ کہتی ہین جب دن عدت کے پورے ہوچکے آپنے فرمایا کسکا پیغام آیا تیرے پاس مین نے عرض

کیا کہ معاویہ نے اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپنے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکون مین کا اور

اوسکے پاس کچھ بھی چیز نہین اور رہا دوسرا آدمی وہ تو ایسا شریر ہے کہ جسکے پاس بھلائی کا نام بھی نہین

تو اسامہ سے نکاح کرلے فاطمہ کہتی ہین میرا جی گھنیا یا (نفرت کیا) اسامہ کے نام سے آپنے تین بار یہی فرمایا وہ کہتی

ہین پھر نکاح کرلیا مین نے اسامہ سے **باب اذا استشارت المراۃ رجلا فیمن یخطبھا**

ھل یخبرھا بما یعلم یہ باب ہے اسبات کے بیان مین جب پوچھے کوئی عورت پیغام بھیجنے والیکا حال تو بیان

کردینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن

حفص طلقھا البتۃ وھو غائب فارسل الیھا وکیلہ بشعیر فسخطتہ فقال واللہ مالک علینا

مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا
أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي وَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ
عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ
ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ **ترجمہ** ابو سلمہ
عبدالرحمان سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفص نے طلاق دیا اور اوسکو بالکل بے تعلق کر دیا اوعمرو
(یعنی تین طلاق دی)
کہین مسافری مین تہا اوسکی طرف سے اوسکے وکیل نے کچہہ جو بہیجے فاطمہ کو فاطمہ غصہ ہوئی اون جَوؤن کے بہیجنے پر
پہر ابوعمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم تیرا ہمپر کچہہ حق نہین پہر آئی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر
کیا یہہ ماجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی آپنے بہی فرمایا تجہکو خرچ نہ ملیگا پہر فاطمہ کو حکم کیا جا اپنی عدت کے دن
گذار ام شریک کے ہان پہر اوسکے یون فرمایا ام شریک کو ہمارے اصحاب گہر بہت ہین یعنی اوسکے یہان جایا آیا کرتے
ہین تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہان اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے تو اپنے کپڑے اوتاریگی
تو بہی کچہہ ڈر نہین اور جب تیری عدت پوری ہوجاوے تب مجہسے اذن بہیجو فاطمہ کہتی ہین جب حلال ہوا مجہکو
عدت سے نکلنا یعنی پوری ہوگئی عدت اور جائز ہوا نکاح کر لینا دوسرے سے تو مین نے معاویہ اور ابوجہم کے پیغام
دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا ابوجہم کے کندہے سے لٹہ نہین اوترتا اور معاویہ مفلس
ہے اوسکے پاس ایک مڑی نہین تو نکاح کر لے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہین مین نہ چاہی اسامہ سے پہر فرمایا آپنے تو
اسامہ کو کر لے پہر کر لیا مین نے اسامہ کو اور اللہ تعالیٰ نے بہلائی اور برکت دی اوسکے نکاح مین اور رشک
کیا لوگون نے مجہپر **اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا**
يَعْلَمُ جب پوچہے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسنے نکاح کرنا منظور ہے تو کہدیوے وہ
شخص جسنے دریافت کیا جاتا ہے جو کچہہ جانتا ہو **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا
نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی انصار سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین عورت کرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا تو نے دیکہہ لیا ہو اوس عورت کو
کیونکہ انصار کے لوگون کی آنکہون مین کچہہ نقص ہوتا ہے **ف** آپنے مردون پر عورتون کو قیاس کیا یا قصد
کسی عورت کو دیکہہ لیا ہوگا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے
ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا دیکھ لے اوسکو اسلیے کہ انصار کی آنکھوں مین کچھ نقص ہوتا ہے **باب**
عرض الرجل ابنتہ علی من یرضی باب اسبات کے بیان مین پیش کرے لڑکے والا لڑکی کو
اوسکے روبرو جس سے لڑکے والا خوش ہو **عن** عمر قال تایمت حفصۃ بنت عمر من خنیس یعنی ابن
حذافۃ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا فتوفی بالمدینۃ فلقیت
عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ فقال سانظر فی ذلک فلبثت
لیالی فلقیتہ فقال ما اری ان اتزوج یومی ہذا فلقیت ابا بکر الصدیق رضی اللہ
عنہما فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ فلم یرجع الی فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان
رضی اللہ عنہ فلبثت لیالی فخطبہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکحتہا ایاہ فلقینی
ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ فلم ارجع الیک شیئا قلت نعم قال
فانہ لم یمنعنی حین عرضت علی ان ارجع الیک شیئا الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یذکرہا ولم اکن لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکہا انکحتہا

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیوہ ہوئے حفصہ جو آپکی بیٹی تہی تہا خاوند حفصہ کا خنیس تہا نام ابن
حذافہ تہا اور ابن حذافہ صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اصحابیون مین کے جو بدر مین حاضر تہے وہ
مر گئے مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مین ملا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور پیش کیا حفصہ کو اونکے
سامنے اور کہا مین نے اگر تم چاہتے ہو تو نکاح کر دیتا ہون مین تمہارا حفصہ کے ساتھ حضرت عثمان رض کہنے لگے مین فکر
کرونگا اس بات مین حضرت عمر رض فرماتے ہین مین ٹہیرا رہا کئی راتین پھر جواب دیا حضرت عثمان رض نے مین اجازت
نکاح کرنا نہین چاہتا پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر ملا مین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پھر کہا مین نے اونکو اگر
تم چاہتے ہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا ہون پھر کچھ نہ کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین مجھے رنج ہوا انکے جواب نہ دینے پر عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سے بھی زیادہ پھر مین کئی راتین ٹہیرا رہا آخر
پیغام کیا اوسکے لیے مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نکاح کر دیا اوسکا حضرت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر
ملاقات کی میرے سے ابو بکر رض نے اور کہنے لگے شاید تجھکو رنج ہوا ہوگا میرے چپ رہنے پر جب تو نے حفصہ رضی اللہ عنہا
کو میرے سامنے کیا تہا حضرت عمر نے کہا تب حضرت ابو بکر رض فرمانے لگے جب تو نے میرے سامنے کیا اور مین نے
کچھ جواب نہ دیا اوسکی وجہ یہہ تہی حضرت کو مین نے حفصہ رض کا ذکر کرتے ہوئے سنا تہا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا راز فاش کرنا مناسب نجانا اور خیال کر لیا اگر آپ اوسکو نہ کرینگے تو مین نکاح کر لون گا **باب**

عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضَى باب ہے اس بیان میں عورت جس شخص سے چاہے اپنی ہو اس آدمی سے خود نکاح کرنیکی درخواست کر سکتی ہے **عَنْ** ثابت البنانی یَقُوْلُ کُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهٗ ابْنَةٌ لَهٗ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ **ترجمہ** ثابت بنانی سے روایت ہے میں بیٹھا تھا نزدیک انس بن مالک رضی کے اور انکی پاس انکی لڑکی بھی موجود تھی انس فرمانے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خود سامنے آکر کہنے لگی یا رسول اللہ آپکو میری کچھ حاجت ہے یعنی آپکو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھسے نکاح کر لو **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَكَّتِ ابْنَةُ اَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ اَقَلَّ حَيَائَهَا فَقَالَ اَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنے آپکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ سنکر نبی انس رضی کی بیٹی اور کہنی لگی کیا بے شرم تھی یہ عورت انس رضی نے کہا تجھسے بہتر تھی یہ عورت کیونکہ پیش کیا تھا اوس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ اِذَا خَطَبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا** جب پیغام لگی کسی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے اور استخارہ کرے اپنے رب سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَبْشِرِيْ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مُصَلَّايَ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَدَخَلَ بِغَيْرِ اِذْنٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب پوری ہوئی عدت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو جا ذکر کر زینب کے پاس میرا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جاکر کہا زینب سے خوشی کر لو اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجھکو تیرے پاس آپکا ذکر کرتے تھے میرا زینب بولی میں ابھی کچھ نہ کرونگی یہانتک کہ میں حکم لے لوں اپنے رب کا یہ کہکر کھڑی ہوئی اپنی مسجد میں اور اوترا قرآن پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بے اجازت چلے آئے مگر میں اسلئے کہ قرآن میں اللہ نے یوں اوتارا ہے تیرا نکاح کر دیا زینب سے پھر جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت کیا ضرور ہوا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ لَهٗ الْحِجَابِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فخر کرتی تھی زینب جحش کی بیٹی سب عورتوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر کہتی تھی میرا نکاح اللہ بزرگی اور عزت والے نے آسمان پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اوتری پردے کی آیت

کیف الاستخارۃ استخارہ کیسی کرتے ہین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے استخارہ ہر کام کے لیے جیسے سکھایا کرتے تھے سورہ قرآن کی یعنی جیسا اہتمام قرآن کے سکھانے مین کرتے تھے ویسا ہی استخارہ کے سکھانے مین بھی کوشش کرتے تھے اور یون فرماتے تھے کہ جب کسیکو کوئی کام آپڑے تو اول دو رکعت نفل پڑھے پھر یہہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ **ترجمہ** اس دعا کا یہہ ہے اے اللہ میرے مین خیر اور بھلائی مانگتا ہون تجھسے تیرے علم کی برکت سے اور مدد چاہتا ہون تیری قدرت سے اور چاہتا ہون تیرا بہت بڑا فضل اور کرم کیونکہ تو زبردست اور سکت والا ہے اور مین عاجز اور بے سکت ہون اور تو جانتا ہے اور مین جانتا ہے تجھکو خوب معلوم ہین غیب کے حال اے اللہ میرے اگر تو جانتا ہو یہہ کام خیر ہے اور بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا مین اور نیک ہوگا اس کام کا انجام اور انجام میرے لیے راوی کہتا ہے کہ فی دینی ومعاشی فرمایا یا عاجل امری وآجلہ فرمایا یعنی راوی کو شک ہوا غرض معنی دونون کے قریب قریب ہین عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد آخر اور کام کا غرض دونون لفظون مین سے کوئی سا پڑھ لیوے پھر کہے میرے قبضے مین کر اس کام کو اور آسان کر اور سکو میرے لیے اور برکت کر اوسکام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہہ کام میرے واسطے برا ہے اور نقصان ہے میرے دین اور دنیا کا ہمین اور برا ہوگا اسکا انجام میرے حق مین تو ہٹا دے اوسکام کو مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اوسکام سے یعنی نہ ہو کر اوسکو

اور صبر عنایت کر مجھکو اور بہلا کر میرا جہان سے ہو سکو اور خوشکر میرا دل اوسی کے ساتھہ اور فرمایا آپنے کہ نام لیوے
حاجتمند اپنی حاجت کا **ف** مثلاً یون کہے **اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَا النِّکَاحَ یَا ھٰذِہِ التِّجَارَۃَ خَیْرًا لِّیْ** اور
جو کام پیش آوے اوسکا نام لیا جاوے امر کے لفظ کی جگہہ پر کیونکہ امر کام کو کہتے ہین **اِنْکَاحُ الْاِبْنِ اُمَّہٗ**
بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھہ کر سکتا ہے **عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُھَا بَعَثَ اِلَیْھَا اَبُوْبَکْرٍ**
یَخْطُبُھَا عَلَیْہِ فَلَمْ تَزَوَّجْہُ فَبَعَثَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَخْطُبُھَا
عَلَیْہِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ غَیْرَی وَاِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ مُصْبِیَۃٌ وَلَیْسَ
اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِیْ شَاھِدًا فَاَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ ارْجِعْ
اِلَیْھَا فَقُلْ لَھَا اَمَّا قَوْلُکِ لَہٗ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ غَیْرَی فَاَدْعُو اللّٰہَ لَکِ فَیُذْھِبُ غَیْرَتَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ
مُصْبِیَۃٌ فَسَتُکْفَیْنَ صِبْیَانَکِ وَاَمَّا قَوْلُکِ اَنْ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِیَائِکِ شَاھِدًا وَّلَا غَائِبٌ یَکْرَہُ
ذٰلِکَ فَقَالَتْ لِابْنِھَا یَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَہٗ مختصر **ترجمہ** ام سلمہ رض
سے روایت ہے جب تمام ہوئی عدت ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابوبکر کا نکاح کا پیغام لیکر اون کے پاس انہون نے قبول
نہ کیا اوسکو پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ
نے مین ایک عورت غیری ہون (یعنی بہت جلنی والی) اور مجھ مین بچون والی اور میرے والی یہان حاضر نہین
ہین پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپکے روبرو آپنے فرمایا پھر جاؤ
اوسکے پاس اور کہو اوس سے یہہ جو تم کہتے ہو کہ مین غیری ہون تو اوسکا جواب یہہ ہے مین خدا سے دعا کرون گا وہ تیرے
جلن کہو دیگا اور رہے بچے تیرے تو تو کفایت کرتی ہے اونکے لیے اور یہہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی یہان موجود
نہین تو اوسکا جواب یہہ ہے تیرے سب والی غائب ہون یا حاضر اسبات سے برا نہ مانین گے یہہ بات سنکر حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اوٹھہ اے عمر یعنی اپنے بیٹے سے کہا نکاح کر دے میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عمر
نے نکاح کر دیا اپنی ماں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسمین مختصر بیان ہے **اِنْکَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَہُ**
الصَّغِیْرَۃَ کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے **عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھِیَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰی بِھَا وَھِیَ بِنْتُ تِسْعٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اون سے جب وہ چھہ برس کی تہین اور خلوت ہوئی اونکے ساتھہ
جب وہ نو برس کی تہین **عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِیْنَ**
وَدَخَلَ عَلَیَّ لِتِسْعِ سِنِیْنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سات برس کی عمر مین اور خلوت کی نو برس کی عمر مین **ف** تو جب اون سے نکاح کیا تہا وہ نابالغ تہین

اونکے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونکا نکاح دیا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کرسکتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتِسْعِ سِنِينَ وَصَحِبَتْهُ تِسْعًا **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اونسے نو برس کی عمر مین اور وہ ساتھ رہین آپکے نو برس تک **عَنْ** عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے وہ نو برس کی لڑکی تہین اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹہارہ برس کی تہین **اِنْكَاحُ الرَّجُلِ اِبْنَتَهُ الْكَبِيرَةَ** کوئی شخص اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَاَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِي اَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا فِيمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا **ترجمہ** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیوہ ہوئی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تہین خنیس بن حذافہ کی اور تہا یہ شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین گیا عثمان بن عفان کے پاس پہر بیان کیا مین نے حفصہ کا حال اونکے پاس اور کہا مین نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکاح تمسے کردیتا ہون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مین اپنے حال کو دیکہکر جواب دونگا حضرت عمر فرماتے ہین مین کئے رات جب ٹہہرا پہر حضرت عثمان نے آکر مجھے جواب دیا مجھے ظاہر ہوئی یہہ بات کہ آجکے روز نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہین یعنی ان دنون مین نکاح نہین کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہر آیا مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اون سے بہی کہا مین نے اگر تمکو خواہش ہے تو نکاح کردیتا ہون تمہارا حفصہ عمر رض کی بیٹی سے حضرت ابوبکر رض چپ ہو رہے اور کچہہ جواب نہ دیا حضرت عمر رض فرماتے ہین مجھکو ان پر بہت غصہ آیا اتنا عثمان پر بہی نہین آیا تہا پہر کئی راتین مجھکو اسی حالت مین

گذرین پھر پیغام کیا حفصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض فرماتے ہین مین نے نکاح کر دیا حفصہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسکے بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر کہنے لگے شاید تمکو خفگی اور رنج ہوا ہو اوسوقت جب تمنے بیان کیا تہا حفصہ کا حال میرے سامنے اور مین نے تمکو ملیٹ کر اوسکا کچھہ جواب نہ دیا تہا حضرت نے کہا ہان یعنی رنج تو ہوا تہا حضرت ابوبکر کہنے لگے اوسوقت جو مین نے تمکو لوٹا کر جواب نہ دیا اوسکی وجہ یہہ تہی کہ مجھے معلوم تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے اور مین ایسا آدمی نہین جو ظاہر کر دیتا عمر عنہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین نے اپنے جی مین خیال کر لیا تہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو نہین کرینگے تو مین قبول کر لونگا **اِسْتِیْذَانُ الْبِکْرِ فِیْ نَفْسِهَا** کنواری عورت سے اوسکا نکاح کرنیکے لیے اجازت لینا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ جوان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے معاملے مین اپنے والی سے یعنی جب عورت جوان ہوگئی تو اوسپر اوسکا باپ یا بہائی وغیرہ جبراً تعدی نہین کر سکتے نکاح کے باب مین اور کنواری سے اذن لینا چاہیئے اور اذن دینا اوسکا خاموش رہنا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** اوپر گذرا کیونکہ یتیمہ اور کنواری کے ایک ہی معنی ہین اسلیئے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَیِّمُ اَوْلٰی بِاَمْرِهَا وَالْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** ایک ہے لیکن لفظون کا فرق ہے یہان اولی فرمایا ہے وہان احق فرمایا احق اور اولی سے ایک ہی مطلب ہے یعنے وہ اپنے نفس کی خود مالک ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ الثَّیِّبِ اَمْرٌ وَالْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری نہو تو ولی کا اوسپر کچھہ بس نہین چلتا اور کنواری سے اجازت لیکر نکاح کرنا چاہیے اور پوچھنے کے وقت چپ رہنا ہی اوسکا اقرار اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے **اِسْتِیْمَارُ الْاَبِ الْبِکْرَ فِیْ نَفْسِهَا** باپ کو چاہیئے پوچھہ لینا کنواری لڑکی سے اوسکے نکاح کرنیکے لیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِکْرُ یُسْتَاْمَرُ اَبُوْهَا وَاِذْنُهَا سُمَاتُهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہین وہ خود مالک ہے اپنی ذات کی کامون مین اور کنواری سے بھی اجازت لیکر کرے اوسکا باپ نکاح اوسکا **اِسْتِیْمَارُ الثَّیِّبِ فِیْ نَفْسِهَا** اگر ثیب کا نکاح کرنا چاہے تو اوسکا حکم لیکر کرے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَلَا تُنْكَحُ بِكْرٌ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیب عورت کا نکاح اوسکی اذن لیئے بغیر نکرنا چاہیئے اور کنواری کا نکاح بھی اوسکی مرضی سے اور حکم لیکر کرنا چاہیئے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کنواری کیسی حکم دیگی یعنی وہ تو شرماتی بہت ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا حکم دینا ہے

إِذْنُ الْبِكْرِ کنواری عورت کے اذن کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قِيلَ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ إِذْنُهَا **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اجازت لیا کرو عورتون سے اونکی پونجی کے باب مین کسنے کہا کنواری تو حیا کرتی اور چپ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ **ترجمہ** اوپر کی حدیث مین گذرا **الثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ** اگر عورت ثیب ہو اور اوسکا باپ نکاح کر دے اوسکی ناراضگی کے ساتھ تو کیا حکم ہے ایسی عورت کا **عَنْ** خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ **ترجمہ** خنساء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوسکے باپ خذام نے نکاح کر دیا اوسکا اور یہ ثیبہ تھی تو برا معلوم ہوا اوسکو اور آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر توڑ دالا نکاح اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **الْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ** اگر کنواری عورت کا نکاح کریں اور وہ ناراض ہو تو کیا حکم ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ وَأَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتِ اجْلِسِي حَتّٰى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِيهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلٰكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْلِمَ النِّسَاءَ أَنَّ لِلْآبَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے آئی ایک جوان لڑکی اونکے پاس اور کہنے لگی کہ میرے باپنے نکاح کر دیا میرا اپنے بھتیجے سے اسلیئے کہ جاتی رہے میرے سبب سے خوست اوسکی اور مین ناراض ہون اوسکے ساتھ نکاح ہو جانے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھ جا تو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنیدے پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے اوسکے باپ کو بلا بھیجا پھر اختیار دیا آپنے اوس لڑکی کو وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ ہو گئی وہ بات جو کچھ کر چکا میرا باپ یعنی جو نکاح ہو چکا اور باپ کا کیا ہوا کام مین دخل نہین کرتی لیکن مین یہ معلوم کیا چاہتی تھی کہ عورتون کا بھی کچھ اختیار

ہوتا ہے اس امر مین یا نہین **عَنْ** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَۃُ فِیْ نَفْسِھَا فَاِنْ سَکَتَتْ فَھُوَ اِذْنُھَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْھَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لیجاوے باکرہ سے اوسکی ذات اور نفس کے کامون مین اگر چپ رہے تو وہی اوسکی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہین زور اوسپر **اَلرُّخْصَۃُ فِیْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ** احرام کی حالت مین ہو کر نکاح کرنا جائز ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَفِیْ حَدِیْثِ یَعْلٰی بِسَرِفَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ حارث کی بیٹی سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوئے تھے اور یعلی (ایک راوی کا نام) حدیث مین مقام کا بھی ذکر ہے یعنی سرف مین جو نام ہے ایک جگہ کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوئے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَجَعَلَتْ اَمْرَھَا اِلَی الْعَبَّاسِ فَاَنْکَحَھَا اِیَّاہُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ اوسوقت محرم تھے حضرت میمونہ رضہ کی طرف سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اونہون نے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضہ سے اور آپ محرم تھے **اَلنَّھْیُ عَنْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ** محرم کو نکاح کرنیکے ممانعت کا بیان **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ **ترجمہ** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ دوسرے کا اور نہ پیام دیوے نکاح کا

ف یہہ حدیث معارض ہی ابن عباس کی حدیث کی جو اوپر گذری مگر علما نے ابن عباس کی حدیث کو ترجیح دیا ہے اور اس حدیث کو ممانعت تنزیہی پر حمل کیا ہے **عَنْ** عُثْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ **ترجمہ** اوپر کی حدیث کا اور اس حدیث کا ایک ہے **مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْکَلَامِ عِنْدَ النِّکَاحِ** کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّشَھُّدَ فِی الْحَاجَۃِ قَالَ التَّشَھُّدُ فِی الْحَاجَۃِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

وَرَسُوْلُہٗ یعنی سب تعریف خدا تعالیٰ کے واسطے ہے اور مین سراہتا ہون اوسکو اور چاہتا ہون اوسکو اور مانگتا ہون اوس سے
اور اپنی مغفرت اور بخشش چاہتا ہون اوس سے اور اللہ پناہ دے ہمکو ہماری شرارتون سے اور جسکو وہ ہدایت
کرے اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو وہ راہ نہ دے اوسکو کوئی راہ پر نہین لاسکتا اور مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوے کوئی سچا معبود نہین اور اقرار کرتا ہون کہ محمد بندہ خدا ہین اور اوسکے رسول ہین اور پڑہی تین
آیتین قرآن کی **ف** حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور گواہی عبدیت اور رسالت پر جیسا سنت سے فرض ہے
ویسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تہی اور جامع ترمذی مین لکھا ہے بیان کیا ان تینون آیتون
کو سفیان ثوری نے اول تو یہ آیت ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُسْلِمُوْنَ اور دوسری آیت یہ ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا اور تیسری آیت یہ ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا
یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا
پہلی آیت سورہ آل عمران کے پہلوین رکوع کا شروع ہے اور ترجمہ یون ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیے
اوس سے ڈرنا اور نہ مرو مگر مسلمان اور دوسری آیت سورہ نسا کا شروع ہے اور ترجمہ ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے
جسکا واسطہ دیتے ہو آپس مین اور خبردار رہو ناتون سے اللہ تم پر مطلع ہے اس آیت مین لفظ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا مصحف
عثمانی مین نہین قرأت عبداللہ بن مسعود کی ہے اور اس لفظ کے معنی کے بعد خط کھینچ دیا ہے اور تیسری آیت سورہ
احزاب کے اخیر رکوع مین اور ترجمہ ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدہی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور
بخشے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے یہ چلا اللہ اور اوسکے رسول کی اوس نے پائی بڑی مراد **عَنْ** ابن عباس رضی اللہ
عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا کَلَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ **ترجمہ** ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کچھ گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت پڑہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خطبہ الحمد للہ آخر تک اور فرمایا اما بعد **ف** یعنی بعد توحید اور اثبات رسالت کے مطلب ہے جو کوئی
بڑا کام بتین آدمی یا لوگون کو نصیحت منظور ہو تو یہ خطبہ پڑہکر وہ کام کرنا مسنون ہے **مَا یُکْرَہُ مِنَ الْخُطْبَۃِ**
خطبہ کے مکروہ ہونیکا بیان **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَھَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خطبہ پڑہا

دو آدمیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے مَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی یعنی جس نے کہا مانا اللہ اور اوسکے رسول کا اوس نے پائی ہدایت اور بزرگی اور جس نے نافرمانی کی اونکی بیشک وہ گمراہ ہوا اور راہ بھولا آپنے اوسکا خطبہ سنکر فرمایا بُرا خطیب ہے تو ف کس لئے کہ تو نے اللہ اور اسکے رسول کو برابر کر دیا ضمیر لاکر وَمَنْ یَعْصِہِمَا مین یوں چاہئے تھا وَمَنْ یَعْصِہِمَا اللہ و رسولہ **باب الکلام الذی ینعقد بہ النکاح** باب ہے اوس بات کے بیان مین جس سے نکاح بندہ جاتا ہے **عَنْ** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنِّیْ لَفِی الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ وَہَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ فَرَاٰہَا رَاْیَکَ فَسَکَتَ فَلَمْ یُجِبْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ وَہَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ فَرَاٰہَا رَاْیَکَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِیْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ہَلْ مَعَکَ شَیْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْہَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَذَہَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ شَیْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ قَالَ ہَلْ مَعَکَ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ مَعِیْ سُوْرَۃُ کَذَا وَسُوْرَۃُ کَذَا قَالَ اَنْکَحْتُکَہَا عَلٰی مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین لوگون مین بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک عورت کھڑی ہوکر کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے اپنے تئین آپکو بخشا جی آپ کی سمجھ مین آوے سو کیجئے آپ چپ ہوگئے اور جواب دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ مین نے اپنے تئین آپکو بخشا آپ جو چاہئے سو کیجئے اتنے مین اوٹھا ایک آدمی جو کہنے لگا میرے ساتھ نکاح کرا دیجئے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یعنی مہر وغیرہ اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا جا دھونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ملے تو لیکر آیا اوس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آیا اور کہنے لگا مجھے تو نہ لوہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ پھر آپنے فرمایا تجھے کچھ قرآن مین سے بھی یاد ہے اوس نے کہا ہان فلانی سورت فلانی سورت یعنی کچھ سورتین ہین سارا قرآن نہین آپنے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قرآن کے عوض جو تجھکو معلوم اور یاد ہے **الشروط فی النکاح** نکاح کی شرطون کا بیان **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِہٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط لائق پورا کرنیکے ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے واسطے عورت کی شرمگاہ یعنی مہر کا ادا کرنا اب سے مقدم ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کیجاوے اوسکو پورا کرنا چاہئے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہوا تو بعد اوسکے اور شرطین ہوئین بعد مہر کے اور شرطون کو پورا کرنا چاہئے **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِہٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہِ الْفُرُوْجَ **ترجمہ** اوپر گذرا **النکاح الذی**

يَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِلْمُطَلِّقِهَا بیان اوس نکاح کے جس سے حلال ہو جاتی ہے تین طلاق دی
ہوئی عورت اوسکے خاوند نے طلاق دیا تہا اوسکو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ
وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ
تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے آئی عورت رفاعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھکو ایسی طلاق دی ہی رفاعہ نے جس سے میرا
تعلق اوسکے ساتہ کچھ نہ رہا یعنی تین طلاقین مین تہین پہر مین نے عبدالرحمن بن زبیر کو کر لیا اوسکی حالت یہ ہے کہ
کپڑے کا پلہ جیسے ہو یعنی سست اور کمزور ہے یہہ بات سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمانے لگے شاید تو چاہتی ہوگی کہ
پہر رفاعہ کے پاس چلی جاوں یہہ بات کبہی نہین ہونے کی جبتک وہ نہ چکہے تیرے شہد کو اور تو نہ چکہے اوسکے شہد کو
یعنے جبتک عبدالرحمن تیرے ساتہہ صحبت نکریگا رفاعہ کو تو جائز نہوگی ف تو تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح
کرنا کافی نہین بلکہ اوس سے صحبت ہونا ضرور ہے تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي حَجْرِهِ بیان حرام ہونے ربیبہ کا
جو مرد کی پرورش مین ہو عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَأُمُّهَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ
أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقُلْتُ
لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ
أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَمْ أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي
أَنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ
ترجمہ زینب بیٹی ابوسلمہ کی اور ان اوسکی ام سلمہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عروہ سے بیان کرتی ہے مین نے ام حبیبہ
ابوسفیان کی بیٹی سے سنا تہا وہ ام حبیبہ یون فرماتی تہین مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لو
میری بہن کو آپنے فرمایا تیری خوشی ہے کیا اسمین مینے کہا ہان میری خوشی ہے کیا مین آپ کی اکیلی بی بی ہوتی
ہون (یعنی اب بہی سوکنین ہین) پہر بہن کی بہتری ہو تو مجھے خوشی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری بہن
میرے لیئے حلال نہین پہر مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے ہم تو آپسمین ذکر کرتی تہی کہ آپ درہ ابوسلمہ
کی بیٹی کو نکاح کرنیکا ارادہ رکہتے ہین آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو کہتے ہو مین نے کہا ہان آپ فرمانے لگے
اگر وہ لڑکی میری ربیبہ بہی نہوتی تو بہی مجھکو حلال نہوتی اسواسطے کہ وہ میری بہتیجی ہے دودہ کے ناطے سے

دودھ پلایا مجھکو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے پھر آگے کبھی اپنی بہن اور بیٹیوں کو میرے نکاح کے لئے تجویز نکرنا **تحریم الجمع بین الام والبنت** ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے **عن ام حبیبۃ زوج النبی صلی**
اللہ علیہ وسلم قالت یا رسول اللہ انکح بنت ابی یعنی اختہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتحبین ذلک قالت نعم لست لک بمخلیۃ واحب من شرکنی فی خیر اختی فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان ذلک لا یحل قالت ام حبیبۃ یا رسول اللہ واللہ لقد تحدثنا انک تنکح درۃ
بنت ابی سلمۃ فقال بنت ام سلمۃ فقالت ام حبیبۃ نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فواللہ لو انہا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت انہا لابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی
وابا سلمۃ ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے وہ فرماتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لیجئے آپ میری بہن سے آپنے فرمایا کیا تو یہ بات
سچ ہے کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ اور نہیں میں اکیلی عورت جو اکیلی ہو اپنے خاوند کے پاس تو میں
دل دوچاہتی ہوں یہ بات کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو میرے ساتھ آپنے فرمایا وہ مجھکو حلال نہیں کہا
ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ صلعم خدا کی ہمنے سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں جو بیٹی ہے
ابوسلمہ کی آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کہتی ہے تو ام حبیبہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ام سلمہ کی بیٹی کا ہی ذکر ہے
آپنے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ ربیبہ میری پرورش میں بھی نہ ہوتی تو بھی مجھکو جائز نہ تھی اسواسطے کہ وہ میرے دودھ بھائی
کی بیٹی ہے دودھ پلایا تھا مجھکو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے (ایک عورت کا نام ہے) پھر آپنے ام حبیبہ کو فرمایا پھر کبھی اپنی بیٹیوں
اور بہنوں کی تجویز میرے ساتھ نکاح کرنیکے لیئے ذکر نکرنا **عن ام حبیبۃ رضی اللہ عنہا قالت لرسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم انا قد تحدثنا انک ناکح درۃ بنت ابی سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعلی ام سلمۃ لو انی لم انکح ام سلمۃ ما حلت لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ
ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے سنا ہے کہ آپ نکاح کرنا چاہتی
ہیں درہ نامی ابی سلمہ کی بیٹی سے آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اگر ام سلمہ سے بھی میں نکاح
نکرتا تو بھی مجھکو حلال نہ تھی اسواسطے کہ اوسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے **ف** یعنی درہ مجھکو کیسطرح
بھی حلال نہیں ہوسکتی اول تو یہ ہے کہ اوسکی ماں میرے نکاح میں ہے دوسرے میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتے
ہیں جبکہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری یہ کہ اوسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے **تحریم الجمع**
بین الاختین دو بہنوں کا ہونا ایک مرد کے نکاح میں حرام ہے **عن ام حبیبۃ انہا قالت یا**
رسول اللہ ہل لک فی اختی قال فاصنع ماذا قالت تزوجہا قال فان ذلک احب الیک

قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِي خَيْرٍ اُخْتِي قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَاِنَّهُ
قَدْ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ
لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ
وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ رسول اللہ آپ کو میری بہن کیطرف
کچھ رغبت ہے کہ نہین آپنے فرمایا مین کیا کرون اوسکو ام حبیبہ نے کہا نکاح کر لیجئے اوس سے آپنے فرمایا وہ نکاح تجھکو
کیا معلوم ہوتا ہی اور تیرے دل کی خوشی ہے کیا اسکام مین ام حبیبہ نے فرمایا ہان میری خوشی ہے اسمین کیونکہ
مین اکیلی نہین ہون پہر مین خوش ہون اسبات سے کہ شامل ہو جاوے میری بہن اس بھلائی مین آپنے فرمایا وہ حلال
نہین میرے لئے ام حبیبہ رض فرمانے لگین مین نے سنا ہے کہ آپ دُرّہ سے جو ام سلمہ کی بیٹی ہے نکاح کرنیکا ارادہ
رکھتے ہین آپنے پوچھا وہی دُرّہ جو ابوسلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ
بھی نہوتی تو بھی وہ مجھکو حلال نہی تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھائی کی بیٹی ہے آپنے فرمایا پہر کبھی میرے سامنے
ذکر نکرنا اپنی بیٹیون اور بہنون کا **باب جمع بین المرأۃ وعمتہا** جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا

کیا ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کی جاوے بھتیجی اور پھوپھی
اور نہ جمع کیجاوے خالہ اور بھانجی **ف** یعنی اگر کسی عورت کی بھتیجی کو نکاح کر لیا ہے تو اوسکے جیتے جی اوسکی
پھوپھی کو نکاح نکرے اور اگر بھانجی کو کر لیا ہے تو اوسکے اوپر اوسکی خالہ کو نکرے اور اگر پھوپھی سے کیا ہے
تو اوسکی بھتیجی سے نکرے اور اسیطرح خالہ کو کر لیا ہے تو بھانجی کو نکرے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا **ترجمہ** اوپر گذرا **عن**
اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی
سے نکاح کرنے کو **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَرْبَعٍ يَجْمَعُ بَيْنَهُنَّ
الْمَرْاَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْاَةُ وَخَالَتُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار عورتون کے جمع کرنے سے نکاح مین بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھہ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھہ اور
اسکا اولٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھہ **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا **ترجمہ** اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا **ترجمہ** اس

حدیث کا اور حدیث آئندہ کا بھی ایک ہے اوپر گذر چکا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا **مُخَرِّجُ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا** بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے پھوپھی سے بھتیجی کی اور نہ بھانجی سے خالہ پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے ہوتے بھتیجی کو نکاح کرنے سے اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اوسکی پھوپھی سے نکاح کرنے کو **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی کو اوسکی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے بھانجی کو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا **ترجمہ** اس حدیث اور حدیث آئندہ کا بھی آگے آتا ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے **مَا یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ** دودھ کے باعث سے کون کون سے ناطے حرام ہوتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جتنے ناطے حرام ہوتے ہیں اتنے ہی ناطے دودھ پینے کے باعث سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعۃ کا اور ولادۃ کا ایک ہی حکم ہے حرام ہونے میں نکاح کے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ یُسَمِّیْ اَفْلَحَ اِسْتَاْذَنَ عَلَیْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِیْ مِنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونکو خبر ہوئی اونکا چچا جسکا نام افلح ہے اونکے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے اور وہ دودھ کے ناطے سے چچا تھا ہوی عائشہؓ نے اوس سے پردہ کیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجی آپنے فرمایا پردہ نکر اوس سے کیونکہ دودھ سے بھی اوتنے لوگ محرم ہو جاتے ہیں جتنے نسب سے محرم ہوتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں دودھ پلانے سے اوتنے ناطے حرام ہوتے ہیں نسب سے **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

علیہ وسلم یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہین اوسنے ناطے دودہ پینے یا پلانیسے جتنے حرام ہوتے ہین اولاد یا نسل مین ہونیسے ف جنکا بیان قرآن شریف مین بخوبی ذکر کیا ہے سورہ نسا مین **تحریم ابنۃ الاخ من الرضاعۃ** دودہ بہائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ مالک تتوقی فی قریش وتدعنا قال وعندک احد قلت بنت حمزۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مین نے یارسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے آپ جدا ہوتے ہین اور قریش کی لڑکیون سے نکاح کرنیکا شوق کہتے ہین یعنے بنی ہاشم کو چھوڑ کر قریش مین کیون تلاش کرتے ہو آپنے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے مین نے کہا ہان حمزہ کی بیٹی ہے آپنے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودہ کے ناطے سے وہ مجھے درست نہین **عن** ابن عباس قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنت حمزۃ فقال انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا وہ تو میرے دودہ بہائی کی بیٹی ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد علی بنت حمزۃ فقال انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ **باللہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنیکے لیئے آپنے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودہ کے ناطے سے قسم خدا کی دودہ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے ناتا حرام کرتا ہے **القدر الذی یحرم من الرضاعۃ** کسقدر دودہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے **عن** عائشۃ قالت کان فیما انزل اللہ عز وجل وقال الحارث فیما انزل اللہ من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی مما یقرأ من القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوتاری گئی تھی اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے یہہ آیت یعنی عشر رضعات معلومات اور معنی اسکے دس گھونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت مین یون آیا ہے اوتاری گئی تھی یہہ آیت قرآن کی آیتون مین یعنی عشر رضعات معلومات اور حکم ان دس گھونٹ معلومہ کا یہہ ہے کہ حرام کرتے ہین نکاح کو پھر منسوخ ہوگئی پہلی اس آیت سے یعنی خمس معلومات یعنی اسکے پانچ گھونٹ معلوم پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن مین پڑھی جاتی تھی ف مگر اب قرآن مین یہہ آیت نہین ہے تو شاید بعد اوسکے تلاوت منسوخ ہوگئی اور حضرت عائشہ کو خبر نہوئی اور حکم اوسکا باقی رہا اور بعضون کے نزدیک حکم بھی منسوخ ہوگیا تھوڑا دودہ پینا بھی حرام

کردے گا **عن** ام الفضل ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الرضاع فقال لا تحرم الملاصۃ
ولا الاملاجتان وقال قتادۃ المصۃ ولا المصتان **ترجمہ** ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا گیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ آپنے فرمایا نہین ثابت ہوتی حرمت ایکبار یا دو بار چاتی چوسنے سے اور قتادہ
کی روایت مین بھی یون ہی ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرم المصۃ ولا
المصتان **ترجمہ** آگے آتا ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحرم المصۃ والمصتان
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہین حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چاتیون
کو یعنی ایک دو گھونٹ پینا حرام نہین کرتا **عن** قتادۃ قال کتبنا الی ابراھیم بن یزید النخعی
نسألہ عن الرضاع فکتب ان شریحا حدثنا ان علیا وابن مسعود کانا یقولان لا یحرم
من الرضاع قلیلہ وکثیرہ وکان فی کتابہ ان ابا الشعثاء المحاربی حدثنا ان عائشۃ حدثتہ
ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تحرم الخطفۃ والخطفتان **ترجمہ** قتادہ سے
سے روایت ہے لکھا ہمنے ابراہیم بن یزید النخعی کو پوچھا رضاعت کے باب مین انہون نے جواب مین لکھا بیان کیا میرے
نزدیک شریح نے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونون یون فرماتے تھے حرام ہو جاتا ہی نکاح دودھ پینے
سے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا تھا ابو شعثا محاربی نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہین حرام کرتا نکاح ایک بار دو بار کا اوچک لینا
یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا **ف** تو جب حدیث موجود ہے کہ ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت نہین ہوتی اوسپر
عمل کرنا بہتر ہے اور فتوی علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کا اوسکے خلاف حجت نہین ہو سکتا **عن** عائشۃ
دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی رجل قاعدا فاشتد ذلک علیہ ورایت
الغضب فی وجھہ فقلت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ فقال انظرن ما اخوانکن ومرۃ
اخری انظرن من اخوانکن من الرضاعۃ فان الرضاعۃ عن المجاعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اوس وقت میرے نزدیک ایک آدمی بیٹھا تھا شاق گذرا
یہہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیکھا مین نے غصہ آپکے منہ پہ پھر کہا مین نے یا رسول اللہ یہہ تو میرا بھائی
ہے دودھ کے ناتے سے آپ فرمانے لگے تم نظر کر لیا کرو کونسی تمہارے بھائی ہین اور دوسری بار یون فرمایا
دیکھ لیا کرو تمہارے بھائین کونسی ہین دودھ کے ناطے سے کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار ہو کہ بھوک کے وقت مین ہے **ف** یعنی دودھ کی حاجت سن مین جو رضاعت
ہو وہی معتبر **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عندھا وانھا سمعت رجلا یستاذن
فی بیت حفصۃ قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ ھذا رجل یستاذن فی بیتک فقال

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز انکی یہان تشریف رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی نے سنا کہ کوئی آدمی حضرت حفصہ کے گھر مین آنیکے لئے اجازت مانگتا ہے مین نے کہا ای رسول اللہ یہ آدمی آپکے گھر مین آنیکے لئے اذن چاہتا ہے آپنے فرمایا میرے نے اوسکو سمجھا یا وہ حفصہ کا چچا ہی دودہ کے ناطے سے حضرت عائشہ رضی فرماتی ہین گمان کرتی تھی کہ فلانا آدمی زندہ ہوتا وہ میرا چچا تھا دودہ کے ناطے سے میرے یہان بھی آیا کرتا آپنے فرمایا رضاعت یعنے دودہ کا رشتہ حرام کردیتا ہے نکاح کو جیسا حرام کردیتا ہے ولادا اور نسل مین ہونا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِي لَهُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے آیا چچا رضاعی میرا ابوالجعد مین نے پھرا دیا اوسکو یعنی گھر مین نہ آنے دیا اور ہشام نے کہا کہ وہ ابوالقعیس تھا پھر گھر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ نے سبات کا آپسے ذکر کیا آپنے فرمایا اوسکو اذن دو گھر مین آنے کے لیئے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا گھر مین آنے کے لیئے مجھسے ابوقعیس کے بھائی نے پردے کی آیت اترنے کے بعد مین نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے سبات کا ذکر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپنے مجھے فرمایا اذن دو اوسکو گھر مین آنیکا اسلیئے کہ تمہارا چچا ہی دودہ کے ناطے سے حضرت عائشہ رضی نے عرض کیا مجھکو دودہ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہین پلایا پھر آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے نزدیک آسکتا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے افلح بھائی ابوقعیس کا تھا اوس نے اذن مانگا مجھسے گھر مین آنیکے لئے مین نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے حالانکہ وہ میرا چچا تھا دودہ کے ناطے سے جسوقت تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے خبر کی آپسے اس امر کی آپنے فرمایا آجازت دے اوسکو گھر مین آنیکی اسلیئے کہ وہ تیرا چچا ہے حضرت عائشہ رضی فرماتی ہین یہہ قصہ حجاب کی آیت اترنے کے بعد کا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اذن مانگا مجھسے میرے چچا افلح نے گھر مین آنے کے لیئے بعد اوتر نے آیت حجاب کے مین نے اذن نہ دیا اوسکو جب آئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان مین نے پوچھا یہ مسئلہ آپسے آپنے فرمایا اجازت دو اوسکو اسواسطے کہ وہ تمہارا
چچا ہے مین نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے دودہ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہین پلایا پھر آپنے فرمایا تیرے ہاتھ خاک
مین پڑین وہ تیرا چچا ہے **عن** عائشۃ قالت جاء افلح اخو ابی القعیس یستاذن فقلت لا اذن لہ
حتی استاذن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما جاء نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہ
جاء افلح اخو ابی القعیس یستاذن فابیت ان اذن لہ فقال ائذنی لہ فانہ عمک فقلت انما
ارضعتنی امراۃ ابی القعیس ولم یرضعنی الرجل قال ائذنی لہ فانہ عمک **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے ابوقعیس کے بھائی افلح نے اون مانگا مجھسے گھر مین آنیکے لیئے مین نے اوسکو اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت
نہ دونگی جبتک اجازت نہ لیلون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین نے عرض کیا آپکے روبرو افلح
ابوقعیس کے بھائی آئے تھے اور اندر آنے کے لیئے اذن مانگتے تھے مین نے انکار کیا اور اوسکو گھر مین آنے نہین دیا
آپنے فرمایا اجازت دی اونکو گھر مین آنیکی اسواسطے کہ تیرے چچا ہین مین نے عرض کیا اے رسول اللہ دودہ ابی قعیس کے
بیوی نے پلایا ہے مرد نے تو نہین پلایا آپنے فرمایا اذن دے اوسکو وہ تیرا چچا ہے **باب رضاع الکبیر**
بڑی عمر مین دودہ پلانیکا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول جاءت سہلۃ
بنت سہیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی لاری فی وجہ ابی حذیفۃ
من دخول سالم علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ قالت انہ یذہب ما فی وجہ
ابی حذیفۃ فقالت واللہ ما عرفتہ فی وجہ ابی حذیفۃ بعد **ترجمہ** حضرت عائشہ جو بیوی ہین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہین آئی سہلہ سہیل کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اے رسول اللہ
مین پاتی ہون ابوحذیفہ کے منہہ پر غصہ کا اثر سالم کے آنیسے میرے پاس آپنے فرمایا اوسکو تو اپنا دودہ پلادے
اوسنے عرض کیا وہ تو داڑہی والا ہے پھر آپنے فرمایا تو دودہ پلا اوسکو پھر دودہ پلایا اوسکو دیکھا ابوحذیفہ کے منہہ پر کی
خیر کو یعنی وہ غصہ ابوحذیفہ کا جاتا رہیگا سہلہ کہتی ہین پھر ابوحذیفہ کے منہہ پر وہ بات کبھی نہ دیکھی مین نے
عن عائشۃ رضی اللہ عنہا جاءت سہلۃ بنت سہیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی اری
فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم علی قال فارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وہو رجل
کبیر فقال انا اعلم انہ رجل کبیر فجاءت بعد فقالت والذی بعثک بالحق
نبیا ما رایت فی وجہ ابی حذیفۃ بعد شیئا اکرہہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے آئی سہلہ سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی ابوحذیفہ کے تیور بدلے دیکھتی ہون سالم کے

گھر میں آنیسے آپنے فرمایا تو اوسکو دودھ پلادے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤن وہ تو جوان مرد ہے آپنے فرمایا کیا مجھکو معلوم نہیں کہ وہ بڑے عمر کا ہے پھر اکہدن آئی اور کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے تمکو اوٹھایا اور کھڑا کیا دین حق پر نبی بناکر اوسکے بعد ابو حذیفہ کو میں نے کبھی غمگین نہیں دیکھا کہ اوسنے اپنے تیور بدلے ہون **عن** عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ ابی حذیفۃ ان ترضع سالما مولی ابی حذیفۃ حتی یذھب عنھا غیرۃ ابی حذیفۃ فارضعتہ وھو رجل قال ربیعۃ وکانت رخصۃ لسالم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو کو ابو حذیفہ کی اسبات کا کہ دودھ پلاوے سالم کو جو مولا ہے ابو حذیفہ کا اسلیئے کہ جاتی رہے غیرت ابو حذیفہ کی پھر پلا دیا اوس عورت نے دودھ اس سالم کو اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ پورا مرد تھا اور ربیعہ جو اس حدیث میں راوی ہین کہتے ہین کہ یہ حکم خاص تھا سالم کے لیئے اور کسیکو پڑین میں دودھ پلانیسے حرمت نہین ہوتی **عن** عائشۃ قالت جاءت سھلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اری سالما یبلغ ما یبلغ الرجال ویعقل ما یعقل الرجال قال ارضعیہ تحرمی علیہ بذلک فمکثت حولا لا احدث بہ فلقیت القاسم فقال حدث بہ ولا تھابہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی اے رسول اللہ سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اوسکو سمجھ ہے جیسا آدمیون کو سمجھ ہوتی ہے یعنی عاقل اور بالغ ہے اور جانتا ہے سب باتین جیسے سیانی مرد جانتے ہین یعنی جوان آدمی ہے دنیا کے کاموں سے واقف ہے بچہ نہین آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلادے تیری سوت ہوجاوے اوس کا نکاح حرام ہوجاوے اسکے سبب سے ابن ابی ملیکہ نے کہا شعیب نے مجھ سے کہا میں ایک برس نہین بیان کیا میں نے اس حدیث کو پھر جب ملاقات ہوئی میری قاسم سے اور انہون نے فرمایا تو بیان کر اس حدیث کو اور خوف نکر اسکے بیان کرنیسے **ف** ابن ابی ملیکہ اس حدیث کے راوی ہین پہلے وہ دوسرے اس روایت کے بیان کرنیسے کیونکہ اکثر علما کے مذہب کے خلاف تھی پھر قاسم کے کہنے سے روایت کرنے لگے **عن** عائشۃ ان سالما مولی ابی حذیفۃ کان مع ابی حذیفۃ واھلہ فی بیتھم فاتت بنت سھیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان سالما قد بلغ ما یبلغ الرجال وعقل ما عقلوہ وانہ یدخل علینا وانی اظن فی نفس ابی حذیفۃ من ذلک شیئا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ تحرمی علیہ فارضعتہ فذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ فرجعت الیہ فقالت انی قد ارضعتہ فذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سالم مولا ابی حذیفہ کا رہتا تھا ابو حذیفہ کے گھر والون کے ساتھ ملکر یعنی سب لوگ گھر کے مہمان تھے اون مین ملکر سالم بھی رہتا تھا اوسکے لیئے کوئی جدا گھر نہ تھا پھر آئی سہیل کی بیٹی یعنی ابو حذیفہ کی جورو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی کہ سالم عاقل بالغ مرد ہے اور اوسکو سب چیز کی سمجھ ہے اور وہ گھر مین آیا کرتا ہے اور مین سمجھتی ہون

ابو حذیفہ اسکے گھر میں آنے سے بُرا مانتا ہے آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلا دے تو اوسکے حق میں تو حرام ہو جائیگی اور سالم کو دودھ پلا دیا سالم کو پھر وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے جاتی رہی پھر آئی ابو حذیفہ کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میں نے دودھ پلایا سالم کو جب سے تب سے وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے نکل گئی **عن** عُرْوَةَ قَالَ اَبٰی سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّدْخُلَ عَلَیْھِنَّ بِتِلْکَ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ یُرِیْدُ رَضَاعَةَ الْکَبِیْرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰہِ مَا نُرٰی الَّذِیْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَھْلَةَ بِنْتَ سُھَیْلٍ اِلَّا رُخْصَةً فِیْ رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَا یَدْخُلُ عَلَیْنَا اَحَدٌ بِھٰذِہِ الرَّضَاعَةِ وَلَا یَرَانَا **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے انکار کیا سب ازواج مطہرات نے اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث سے کسیکو گھر میں آنے دینے کی رخصت اور اجازت نہ دینا چاہیے اس رضاعت سے غرض یہ ہے کہ بڑی عمر میں جو دودھ پلایا جاوے تو اوسکے سبب سے کسی کو گھر میں آنیکی اجازت نہیں ہو سکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ سے خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق میں تھا اور اونہوں نے قسم کھا کر کہا نہیں آوے ہمارے گھر اس رضاعت کے سبب سے کوئی (یعنی اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہمارے گھروں میں بھی اسبات کا رواج دیتے مگر یہ حکم عام نہیں ہے) **عن** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ تَقُوْلُ اَبٰی سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّدْخُلَ عَلَیْھِنَّ بِتِلْکَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰہِ مَا نَرٰی ھٰذِہِ اِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا یَدْخُلُ عَلَیْنَا اَحَدٌ بِھٰذِہِ الرَّضَاعَةِ وَلَا یَرَانَا **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انکار کیا سب بیبیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مسئلہ کے عام ہونیکا اور نہیں جانتی تھیں کسیکا گھر آنا اسکے باعث سے اور کہا سب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قسم کھا کر کہ ہمارے نزدیک یہ رخصت نہیں ہے کسی بلکہ خاص کیا تھا اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کیواسطے اور نہیں آوے ہمارے یہاں اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوائے اور کسی کو ایسا حکم نہیں تاکہ اوسپر قیاس کر سکیں اور اجازت دیں **الغیلۃ** دودھ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَھْبٍ اُخْتَ عُکَّاشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَنْھٰی عَنِ الْغِیْلَةِ حَتّٰی ذَکَرْتُ اَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یَصْنَعُوْنَہٗ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَھُمْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جدامہ جو عکاشہ کی بہن ہے لڑکی بیان کرتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ارادہ ہوا تھا کہ لوگوں کو منع کر دوں غیلہ کرنے سے (یعنی دودھ پلانے میں جماع کرنے سے) پھر یاد آیا مجھکو کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا اور اسحاق کی روایت میں جمع کا لفظ ہے یعنی یصنعون ہے اور ایک روایت میں یصنعونہ مطلب میں کچھ فرق نہیں **ف** عربوں کا یہ خیال تھا کہ بچے کی ماں جب بچہ کو دودھ پلاتی ہو تو اوس سے صحبت

نہ کرنا چاہئے اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے یہ خیال صحیح نہیں البتہ اگر حمل رہ جاوے تو اوسکا دودھ بچہ کو ضرر کرتا ہے **باب العزل** نہ داخل کرنا نطفے کا رحم مین عورت کے اور گرا دینا اوسکا فرج سے باہر اسباب مین اسکا بیان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال ذکر ذلک عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وما ذاکم قلنا ان جل تکون لہ المراۃ فیصیبہا ویکرہ الحمل وتکون لہ الامۃ فیصیب منہا ویکرہ ان یحمل منہ قال لا علیکم ان لا تفعلوا فانما ہو القدر

ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر ہوا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا آپنے فرمایا کیا ذکر ہو رہا ہے تم مین ہمنے عرض کیا کسی شخص کی عورت ہو اور اوس سے وہ قربت کرتا ہے اور عورت کا حاملہ ہونا نہین چاہتا اور اسیطرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور نہین چاہتا کہ اوسکو اس سے حمل رہجاوے آپنے فرمایا کچھ گناہ نہین تمپر ایسا کرنا یعنی اگر انزال باہر نکالکر کرو تو کچھ پرا نہین اسواسطے کہ وہ قدر ہے **ف** یعنی نطفہ کا قرار پانا اللہ تعالی کی طرف سے معین و مقرر ہو چکا ہے اوسمین کسیکی کارستانی نہین چلتی اگر اللہ کو حمل ٹہیرانا ہوگا تو تمکو اسکام سے اوسوقت نہ روکیگا اور نطفہ کو تم باہر ڈالسکوگے اور اسکام سے یہ خیال نہ کرو چاہئے کہ جب ہمارا جی چاہیگا نطفہ ٹہیرا لینگے حالانکہ یہ **عن** ابی سعید الذری ان رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال ان امراتی ترضع واکرہ ان تحمل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذلک قد یکون فی الرحم سیکون

ترجمہ ابوسعید ذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ علیہ وسلم سے نطفہ باہر کرنیکا مسئلہ اور کہنے لگا مین حمل ٹہیرانا نہین چاہتا اور میری جورو نطفہ کو رکھہ لیتی ہے آپنے فرمایا جو کچھہ پہلے سے رحم مین کہا گیا ہے وہ ہوویگا یعنی تقدیر کا لکھا جو ہوگا وہ ہرگز نہ مٹیگا **حق الرضاع وحرمتہ** رضاعت کا حق کیا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے **عن** حجاج بن حجاج عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما یذہب عنی من ذمۃ الرضاع قال غرۃ عبد او امۃ

ترجمہ حجاج نے کہا یا رسول اللہ رضاعت کا حق میرے پر سو کیونکر ادا ہو آپنے فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے (دودہ پلانے کو ایک غلام یا لونڈی مول لیکر دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے **الشہادۃ فی الرضاع** ثابت ہونا رضاعت کا گواہی سے **عن** عقبۃ قال تزوجت امراۃ فجاءتنا امراۃ سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقلت انی تزوجت فلانۃ بنت فلان فجاءتنی امراۃ سوداء فقالت انی قد ارضعتکما فاعرض عنی فاتیتہ من قبل وجہہ فقلت انہا کاذبۃ قال وکیف بہا وقد زعمت انہا قد ارضعتکما دعہا عنک

ترجمہ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا مین نے ایک عورت سے پیر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودہ پلایا ہے مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور خبر دی آپکو قصے کی اور بیان کیا مین نے آپکی روبرو فلانی عورت جو فلان کی بیٹی ہے مین نے اوس سے
نکاح کیا پھر آئی ایک عورت جنبش اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہے آپنے میری طرف سے منہہ پھیر لیا پھر
مین آپکے منہہ کیطرف آیا اور کہا مین نے وہ جھوٹی ہے آپنے فرمایا کیسی اوسکو جھوٹی کہین وہ اقرار کرتی ہے کہ تم
دونون کو اوس نے دودھ پلایا ہے تو چھوڑ دے اوسکو یعنی جسے تو نے نکاح لیا ہے **نِکَاحُ مَا نَکَحَ الْآبَاءُ**
باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنیوالا کیا حکم ہے **عَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ لَقِیتُ خَالِیْ وَمَعَهُ اللِّوَاءُ فَقُلْتُ اَیْنَ تُرِیْدُ
قَالَ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِیْهِ مِنْ بَعْدِهٖ اَنْ اَضْرِبَ
عُنُقَهٗ اَوْ اَقْتُلَهٗ **ترجمہ** براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری ماموں سے اور اونکے پاس ایک جھنڈا دیکھا
مین نے کہا کہان کا ارادہ ہے آپکا اونہون نے فرمایا مجھکو بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کیطرف اوسکی گردن
مارنے کو اور گردن مارنیکا سبب یہہ ہے کہ اوس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اوسکے بعد **عَنِ الْبَرَاءِ**
عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَصَبْتُ عَمِّیْ وَمَعَهٗ رَایَةٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تُرِیْدُ فَقَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَةَ اَبِیْهِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ **ترجمہ** براء رضی
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ملا مین اپنے چچا سے اور اونکے پاس ایک جھنڈا تھا مین نے پوچھا کہان جاتے ہین
اونہون نے فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک آدمی کیطرف اوسنے نکاح کر لیا ہے باپ کی جورو
سے اوسکی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لیلو اوسکا مال **تَاْوِیْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ**
مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ بیان آیت وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ
کا یعنی اسکا شان نزول کہان اور کسوقت ہوا ہے **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ** الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ
سَبَایَا لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِی الْمُشْرِکِیْنَ فَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ هٰذَا لَکُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا لشکر اوطاس کیطرف جو نام ہے ایک مقام کا طائف
مین پھر مقابلہ ہوا دشمن سے اور ہارا اونکو اور غالب آئے ہم مشرکون پر اور ہاتھ لگین ہمکو بند مین اور اونکے خاوند
مشرکون مین رہگئے تھے یعنی عورتین ہاتھ آئین مسلمانون نے اونکے ساتھہ صحبت کرنیسے پرہیز کیا پھر اوتاری اللہ
عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی حرام ہین تمپر
وہ عورتین جو نکاح مین ہین دوسرے آدمیون کے لیکن اوس وقت حرام نہین جب تم مالک ہو جاؤ اون کے
اور اس حدیث مین جو تفسیر آئی ہے اوس سے بھی یہی معنی نکلتے ہین اور وہ تفسیر یہہ ہے یعنی یہہ عورتین

تکو حلال ہین عدت گذر جانے کے بعد کیونکہ جب یہہ عورتین جہاد مین پکڑی گئین تو لونڈیان ہوگئین اگرچہ اونکے خاوند کافر زندہ ہون پر عدت کے بعد مسلمان اون سے صحبت کر سکتے ہین) **باب الشغار** بیٹی یا بہین کے مہر کے نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے **ف** شغار کے یہہ معنی ہین دو شخص آپسمین نکاح کرلین مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کو دوسرے سے نکاح کردے اوسکے مہر کے بدلے مین اپنے داماد کی بہن کو نکاح کرلیوے ایسا دستور جاہلیت کے زمانے مین تھا اسلام مین بکثرت سمجھکر نکاح کرنا حرام ہوگیا **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتھب نھبۃ فلیس منا **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلب ہے اسلام مین اور نہ جنب اور نہ شغار اور جس نے لوٹ کی وہ نہین ہم مین سے **ف** جلب کوتہ مین مال منگوانا مصدق کے پاس جسمین مال والون کو تکلیف ہوتی ہے اور گھوڑ دوڑ مین اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا اور سکو ڈانٹنے کے لیئے کہ وہ آگے نکل جاوے اور جنب یہہ کہ دوسرا گھوڑا اپنا چاہتے کہ جب وہ گھوڑا تھک جاوے جسپر سوار تھا تو دوسرے پر چڑھ لیوے یہہ بے ایمانی ہے اور شرط کے خلاف ہے **عن** انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام **ترجمہ** اوپر گذرا **تفسیر الشغار** شغار کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ ابنتہ ولیس بینھما صداق **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار اوسکو کہتے ہین کہ نکاح کردے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر کہ وہ نکاح کردے اپنی لڑکی کا اسکے ساتھ اور دونو عورتون کا کچھ بھی مہر مقرر نہ کرین **عن** ابی ھریرۃ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار قال عبید اللہ والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ ابنتہ لیس بینھما صداق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور بیان کیا عبید اللہ نے جو راویون مین ہین اس حدیث کے شغار کے معنی یہہ ہین کہ نکاح کردے کوئی آدمی اپنی لڑکی کا اس شرط پر کہ نکاح کردے وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا اس سے **التزویج علی سور من القرآن** قرآن کی سورتین سکھانے پر نکاح کرنے کا بیان **عن** سھل بن سعد ان امرأۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصعد النظر الیھا وصوبہ ثم طأطأ راسہ فلما رأت المرأۃ انہ لم یقض فیھا شیئا جلست فقام رجل من اصحابہ فقال ای رسول اللہ ان لم تکن لک بھا حاجۃ فزوجنیھا قال ھل عندک من شیء فقال لا واللہ ما وجدت شیئا فقال انظر ولو

خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا
إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ
لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ
قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَأُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ
قَالَ سَلَّكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئی اوسکو نظر اوٹھا کر خوب دیکھا پھر سر مبارک نیچے کر لیا عورت نے دیکھا کہ آپ اوسکو کچھ نہیں فرماتے تو بیٹھ گئی
اتنے میں کھڑا ہوا ایک آدمی صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس
عورت کی خواہش نہیں تو میرے ساتھ اسکا نکاح کرا دو آپنے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے اوس نے کہا نہیں خدا کی
قسم یا رسول اللہ مجھکو کچھ بھی میسر نہیں آپنے فرمایا دیکھ جا کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور لوٹ کر آیا اور کہنے
لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ملی لیکن یہہ میرا تہبند حاضر ہے آدھا اوسکو دیدونگا آپنے فرمایا
یہہ تیری آزار لیکر کیا کریگی اگر تو اسکو پہنے تو اوسکے لئے کچھ نہیں اور جو وہ پہنے تو تو ننگا رہے وہ آدمی دیر تک بیٹھا
رہا پھر اوٹھکر چلا دیکھا اوسکی طرف آپنے جاتے وقت آپنے حکم کیا وہ بلایا گیا جب وہ آیا آپنے پوچھا اوسکو تجھکو کچھ قرآن
میں سے بھی معلوم ہے اوس نے کہا مجھکو فلانی سورت فلانی سورت یاد ہیں آپنے فرمایا حفظ پڑھکر سنا سکتا ہے اوس نے کہا
ہاں آپنے فرمایا تیرے قبضے میں کر دیا میں نے اس عورت کو اوس قرآن کے بدلے جو تجھکو یاد ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسے سے لیکر ہزاروں روپیہ تک ہو سکتا **اَلتَّزْوِيجُ عَلَى الْاِسْلَامِ**
نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ
مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ
فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح
کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے اور تھا مہر اونکے درمیان اسلام مسلمان ہوئی ام سلیم پہلے ابو طلحہ سے پھر پیام بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم
کو ام سلیم نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تو بھی مسلمان ہو جائیگا تو میں تجھ سے نکاح کرونگی پھر مسلمان ابو طلحہ
اور مہر اوسکا اسلام ٹھہرا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ
يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ
مَهْرِي وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَ
أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام

پیام کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سے نکاح کرنے کو کہا ام سلیم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے تو اے ابوطلحہ رد کرنیکے قابل (یعنی تیری بات مانی جاویگی) مگر اسواسطے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لئے حلال اور جایز نہیں یہ کہ تجھسے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہوجاویگا پس تیرا مسلمان ہونا تیرا مہر ہوگا یعنی اور کچھ مہر مقرر نہیں کرنی اسلام لانا ہی مہر کی جگہہ سمجھہ لونگی اور تیرے سے اور کسی چیز کی درخواست نہیں پھر مسلمان ہوگئی ابوطلحہ اور مہر وہی رہا ثابت جو انس رض کے بعد کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نہیں سنی کوئی ایسی عورت جسکا مہر بزرگ اور بہتر ہوا ام سلیم کے مہر سے کیونکہ ام سلیم کا مہر اسلام تہا اور اسلام سے بڑہکر کونسی چیز ہوسکتی ہے اور ابوطلحہ نے اونسی قربت کی اور بچے پیدا ہوئے ابوطلحہ کے نطفے سے **اَلتَّزْوِیْجُ عَلَی الْعِتْقِ** آزاد کرنیکو مہر ٹہہرا کر نکاح کرلینے کا بیان **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَجَعَلَ صَدَاقَهَا** ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے آزاد کیا صفیہ کو اور بنایا اوسکو مہر اسکا **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا** ترجمہ انس رض سے روایت ہے آزاد کیا صفیہ کو رسول اللہ نے اور آزادی کو اوس بیبی کا مہر ٹہہرایا **عَتَقَ الرَّجُلُ جَارِیَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا** آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کرلینا اوس سے کیسا ہے اور کتنا اجر رکھتا ہے **عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ** اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ رَجُلٌ کَانَتْ لَهٗ اَمَۃٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْکِتَابِ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکو دوہرا اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جسکی باندی لونڈی ہو اور ادب دیا ہو اوسکو جیسا کہ ادب دینے کا حق ہے اور علم پڑہایا اوسکو جیسا کہ علم پڑہانیکا حق ہوتا ہے یعنی علم و ادب میں اوسکو لایق و فایق کیا ہو اور پھر آزاد کرنیکے بعد اوس سے نکاح کرلیوے اور دوسرا غلام جو آزاد کرے حق خدمت اپنے میاں کا اور حق اللہ تعالیٰ کا اور تیسرا اہل کتاب جو ایمان لایا ہو **عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ جَارِیَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ** ترجمہ ابوموسیٰ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے آزاد کیا اپنی باندی کو اور پھر اوس سے نکاح کرلیا اوسکو دو اجر ہیں یعنی ایک تو آزاد کرنیکا دوسرا اوس سے نکاح کرلینے کا **اَلْقِسْطُ فِی الصَّدَاقِ** مہر و نہیں انصاف اور عدل کرنیکا بیان **عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ یَا ابْنَ اُخْتِیْ هِیَ الْیَتِیْمَۃُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا فَشَارَکَهٗ فِیْ مَالِهٖ فَیُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَیُرِیْدُ وَلِیُّهَا اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِغَیْرِ اَنْ یُّقْسِطَ فِیْ صَدَاقِهَا فَیُعْطِیْهَا مِثْلَ مَا یُعْطِیْهَا غَیْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَیَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰی سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَاُمِرُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَۃُ قَالَتْ عَائِشَۃُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْهِنَّ**

فانزل اللہ عزوجل ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الی قولہ وترغبون ان
تنکحوھن قالت عائشۃ والذی ذکر اللہ انہ یتلی فی الکتاب الآیۃ الاولی التی فیھا قال ان
خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشۃ وقول اللہ فی
الآیۃ الاخری وترغبون ان تنکحوھن رغبۃ احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی حجرہ حین
تکون قلیلۃ المال والجمال فنھوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالھا من یتامی النساء الا
بالقسط من اجل رغبتھم عنھن ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے اونہون نے اس آیت کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھی اور وہ آیت یہ ہے وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء
یعنی اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کروگے یتیم لڑکیون کے حق مین تو نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے اس آیت مین اون یتیم لڑکیون کا بیان ہے جو پرورش پاتی ہین آپنے والیون کے پاس اور
وہ لڑکیین حصہ رکھتی ہین مال مین جو پونہچا ہے ورثے کے سبب سے اونکے والیون نے اونکی صورت اور مال دیکھکر یون چاہا
کہ اونکو اپنے نکاح مین لیلوین مگر اونتنے مہر سے جتنا اونکو غیر آدمی دے سکتا ہے یعنی اگر آپ اون سے نکاح نکرین اور دوسرے
اونکا نکاح کردین تو دوسرا مہر زیادہ دیگا پر والی یہ چاہتے کہ بے انصافی کرکے تہوڑے مہر پر آپ اون سے نکاح کرلین
اللہ جل شانہ کی طرف سے اونکو ممانعت آئی اونکے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنیسے اور حکم ہوا اگر تم اون سے نکاح کرنا چاہتے ہو
تو انصاف کرو اونکے معاملے مین اور اعلا درجہ کا مہر مقرر کرو ان کا اور نہین تو جسکو تمہارا جی چاہے اوسکو کرلو انکے سوا
پھر فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد اس قصے کے لوگون نے استفتا کیا یعنی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی معاملے مین پھر اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والی نے یہہ آیت ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم
فیھن الی قولہ وترغبون ان تنکحوھن یعنی تجھسے رخصت مانگتے ہین عورتون کی تو کہہ اللہ تمکو رخصت دیتا
ہے اونکی اور وہ جو تمکو سنائی ہین کتاب مین سو حکم ہے یتیم عورتون کا جنکو تم نہین دیتے جو اونکا مقرر ہے اور
چاہتے ہو کہ اون کو نکاح مین لاو اور حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین اس پہلی آیت مین اللہ تعالی نے وما
یتلی علیکم فی الکتاب جو فرمایا ہے اوس سے پہلے آیت مراد ہے یعنی وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی
فانکحوا ما طاب لکم من النساء اور دوسری آیت مین فرمایا وترغبون ان تنکحوھن اس آیت کا
یہہ عرض ہے کہ جو یتیم لڑکیین تمہاری پرورش مین ہین اگر مال اور جمال و حسن مین ہٹی تو تم اونکی طرف رغبت
نہین کرتے ایسوا سطے تمکو منع ہوگیا اون سے نکاح کرنا جنسے تم رغبت کرتے ہو کیونکہ باوجود خواہش کے اونکا مہر خاطر خواہ
مقرر نہ کرنا بے انصافی کی بات ہے شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ کے فایدے سے ان آیتون کا مضمون خوب واضح
ہوجائیگا ف اس سورت کے اول مین تقید تہا یتیم کے حق کا اور فرمایا تہا کہ لڑکی یتیم جبکا والی نہین مگر

چچا کا بیٹا اگر جانے کہ مین اوسکا حق دانکروںگا تو آپ اوسکو نکاح مین نہ لائے کسی اور کو کر دے کہ آپ اوسکا حامی رہے تو مسلمانون نے ایسی عورتون کو نکاح مین لانا موقوف کیا پھر دیکھا کہ بعضی جگہہ لڑکی کے حق مین بہتر ہے کہ اپنا والے ہے نکاح مین لاوے جو وہ اوسکی خاطر کریگا غیر نہ کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اوسپر یہہ آیت اوتری رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب مین منع سنایا تہا وجہ یہ ہے کہ اونکا حق پورا نہ دو اور یتیم کے تاکید تہی اور جو بہلائی کیا چاہو تو رخصت ہے **عن** ابی سلمۃ قال سالت عائشۃ عن ذلک فقالت لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش وذلک خمس مائۃ درھم **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے پوچہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یا نہ ہا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش کا اور ہوئی درہم اوسکے پانسو **ف** (نش) بارہ تہا کے روپیہ ہوون تو ایک سو اکتیس روپیہ ہم ہوتے ہین **عن** ابی ھریرۃ قال کان الصداق اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اواق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تہا مہر زمان مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اوقیہ **عن** ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الا لا تغلوا صداق النساء فانہ لو کان مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ عز وجل کان اولاکم بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من نسائہ ولا اصدق امرأۃ من بناتہ اکثر من اثنتی عشرۃ اوقیۃ وان الرجل لیغلی بصدقۃ امرأتہ حتی یکون لہا عداوۃ فی نفسہ وحتی یقول کلفت لکم علق القربۃ وکنت غلاما عربیا مولدا فلا ادری ما علق القربۃ قال واحری یقولونہا لمن قتل فی مغازیکم او مات قتل فلان شہیدا او مات فلان شہیدا ولعلہ ان یکون قد اوقر عجز دابتہ او دف راحلتہ ذہبا او ورقا یطلب التجارۃ فلا تقولوا ذاکم ولکن قولوا کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی سبیل اللہ او مات فہو فی الجنۃ **ترجمہ** ابوعجفا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار نہ غلو اور زیادتی کیا کرو مہرون مین عورتون کے کیونکہ اگر ہوتا یہہ کام کچہہ عزت کا دنیا مین یا پرہیزگاری کا اللہ تعالی کے نزدیک تو ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے پہلے مستحق اسبات کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جسکے مقدار بارہ اوقیہ ہوتے ہین نہین مقرر فرمایا اور آدمی زیادتی اور غلو کرتا ہے اپنی جورو کے مہر مین یہانتک کہ اوسکو دشمنی ہوجاتی ہے اپنی بی بی سے یہانتک کہ وہ کہتا ہے مین نے تمہارے لئے تکلیف اوٹہائی مشک کی رسی کے لئے بہی (یہہ ایک مثل ہے عربی زبان مین اوس سے مقصود یہہ ہے کہ مجہکو تمہارے لئے بڑی مصیبت اوٹہانا پڑی مشک کی رسی بہی مین ہی لایا اور ایک روایت مین علق القربۃ ہے یعنی مجہے پسینا آیا جیسے مشک پسیجتی ہے تکلیف سے) ابوالعجفاء نے کہا مین ایک لڑکا تہا مولد

(یعنی خالص عرب نہ تھا) تو مین نہین سمجھا کہ علق القربہ کیا ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لوگ کہا کرتے ہین جو مارا جاوے تمہارا لڑائیون مین یا مرجاوے تو کہتے ہین وہ شہید مارا گیا یا شہید مرا اور شاید اوس نے اپنے اونٹ کے سرین پر بوجھ لادا ہوا یا کجاوے پر سونے چاندی کا سوداگری کے لئے (یعنی اوسکی نیت خالص جہاد کی نہو تو ایسا مت کہو بلکہ اوسطرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جو شخص مارا جاوے یا مرجاوے اللہ کی راہ مین وہ جنت مین جاویگا اور کسی شخص خاص کے بارے مین کچھ نہ کہو اللہ جانتا ہے اوسکی نیت کیا تھی) **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَ اَمْهَرَهَا اَرْبَعَةَ آلَافٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهٖ وَبَعَثَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهٖ اَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک مین تھین وہان کے بادشاہ نجاشی نے جسکا نام نجاشی تھا نکاح کرکے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار مہر مقرر کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ کے ہمراہ دیکر بھیجوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک حبہ نہین بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا مہر چار سو درہم تھے **اَكْثَرُ وَيُجْعَلُ عَلٰى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ** سونے کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا (نواۃ کھجور کی گٹھلی یا پانچ درہم برابر تول) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسوقت آئے کہ کپڑے یا بدن پر زرد دھبہ لگا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اونہون نے کہا مین نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے پھر اپنی فرمایا کیا مہر دیا تو نے عبدالرحمان بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا اپنی فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو **ف** اہل حساب کی اصطلاح مین نواۃ پانچ درہم کے وزن کو کہتے ہین **عَنْ** اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَاَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہے عبدالرحمان بن عوف بیان کرتے تھے دیکھا مجھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اوس وقت مین نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین نے نکاح کیا ہے ایک انصاری عورت سے اپنی پوچھا مہر کتنا باندھا اوسکا عبدالرحمان نے کہا ایک نواۃ سونے کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ

النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا کسی وعدہ پر نکاح سے پہلے تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ بعد عقد نکاح کے ہوگا وہ دینے والیکا حق ہوگا اور آدمی کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب سے ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے دلانے سے خوش کریگا سزاوار تحسین اور آفرین کا ہوگا **ف** پہلے نکاح سے یعنی نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دیدیا یا دینے کا اقرار کیا وہ عورت کا مال ہوگیا اوسمیں خاوند وغیرہ کا کچھ دخل نہیں اور جو کچھ بعد نکاح مذہبی کے عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے یعنے اوسمیں دینے والیکا دعوی چل سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ احسان کرنا چاہئے **إِبَاحَةُ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ** بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اباحت اور جواز کا بیان

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَانِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ بِذَلِكَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَانِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْأَسْوَدَ غَيْرَ زَائِدَةَ

ترجمہ علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایا ایک مقدمہ عبداللہ بن مسعود کے پاس اسطرح کا کہ نکاح کیا ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ اور مہر کا کچھ ذکر نہ آیا تھا یعنے مہر کی تعین نکی اور بغیر صحبت کئے مرگیا عبداللہ بن مسعود نے کہا لوگون سے پوچھو تمکو معلوم ہے اس مسئلہ مین کوئی حدیث لوگون نے کہا ہمکو معلوم نہین عبداللہ بن مسعود نے کہا مین اپنی عقل سے کہونگا اگر ٹھیک پڑا تو اللہ کی طرف سے ہے یہ کہکر فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہئے یعنے جیسے مہر اوس عورت کے کنبے اور قبیلے مین دوسری عورتون کا ہے جو اس عورت کے ہم عمر ہین ویسا ہی مہر اس عورت کا ہو بغیر زیادتی اور نقصان کے اور اس عورت کا حصہ اوسکی ترکے مین ہی ہو اور اسکو عدت بھی گذرنا چاہئے یہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسیطرح ہماری قوم کی عورت کا قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکایا تھا اوس عورت کو بروع بنت واشق کہتی تھی ایک آدمی سے نکاح کیا اوس نے پہرہ مرگیا اوسکو ہم بستر ہونا بھی نصیب نہوا پہر اوسکے لئے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مہر کا جو تھا اوسکی عورتون کے یعنی دوسری عورتون کا مہر اور شامل کیا اوس عورت کو میراث مین اور حکم کیا اوسکے لئے عدت کا یہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

ہاتھ اوٹھائے اور اللہ اکبر کہا یعنی خوش ہوئے (کہ اونکا فیصلہ صحیح نکلا) امام نسائی نے کہا اس حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہین کیا سوا نائین کے عن علقمۃ عن عبداللہ انہ اتی فی امرأۃ تزوجھا رجل فمات عنھا ولم یفرض لھا صداقا ولم یدخل بھا فاختلفوا الیہ قریبا من شھر لا یفتیھم ثم قال اری لھا صداق نسائھا لا وکس ولا شطط ولھا المیراث وعلیھا العدۃ فشھد معقل بن سنان الاشجعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی بروع بنت واشق مثل ما قضیت ترجمہ علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک عبداللہ بن مسعود کے اور وہ جھگڑا یہہ تہا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تہا اور اوسکا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اوس سے صحبت کی ویسے ہی مرگیا لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنیکے لئے قریب ایک مہینے کے پھرتے رہے عبداللہ بن مسعود نے اونکو فتوی نہ دیا آخر ایک روز فرمانے لگے میری راے مین آتا ہی کہ اوس عورت کا مہر اوسکے کنبے کی عورتون کی مانند ہے نہ کم اور نہ زیادہ اور اوس کے لئے میراث بہی ہے اور عدت بیٹہنا اوسکو لازم ہے عبداللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع واشق کی بیٹی کا جھگڑا اسیطرح فیصلہ کیا تہا جیسا تمنے فیصلہ کیا عن عبداللہ فی رجل تزوج امرأۃ فمات ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا قال لھا الصداق وعلیھا العدۃ ولھا المیراث فقال معقل بن سنان فقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ فی بروع بنت واشق ترجمہ حکم کیا عبداللہ بن مسعود رضہ نے اوس آدمی کے مقدمہ مین جس نے نکاح کیا تہا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اوسکا اور نہ اوس سے صحبت کی اسطرح کا حکم کہ دلایا جاوے ایسی عورت کو مہر اور میراث اور لازم ہے اوسپر عدت یہہ سنکر معقل بن سنان نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کا فیصلہ کیا جھگڑے مین بروع کے جو بیٹی تہی واشق کی عن علقمۃ عن عبداللہ مثلہ ترجمہ علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے اسیطرح اور یہی روایت کی ہے عن علقمۃ عن عبداللہ انہ اتاہ قوم فقالوا ان رجلا تزوج امرأۃ ولم یفرض لھا صداقا ولم یجمعھا الیہ حتی مات فقال عبداللہ ما سئلت منذ فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد علی من ھذہ قالوا غیری فاختلفوا الیہ فیھا شھرا ثم قالوا لہ فی اخر ذلک من نسأل ان لم نسألک وانت من اجلۃ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھذا البلد ولا نجد غیرک قال سأقول فیھا بجھد رأیی فان کان صوابا فمن اللہ وحدہ لا شریک لہ وان کان خطأ فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریئان اری ان اجعل لھا صداق نسائھا لا وکس ولا شطط ولھا المیراث وعلیھا العدۃ اربعۃ اشھر وعشرا قال وذلک یسمع اناس من اشجع فقاموا فقالوا نشھد انک قضیت بما قضی بہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُؤِيَ
عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ فَرَحَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ ترجمہ علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین
آئے کسی قوم سے لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس اور کہنے لگے نکاح کیا تھا کسی آدمی نے کسی عورت سے نا اوسکا مہر مقرر
کیا اور نا اوس سے صحبت کی اور مر گیا وہ عبداللہ بن مسعود یہہ سنکر کہنے لگے ایسی مشکل بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد سے آجتک کسینے مجھسے نہین پوچھی تم کسی اور کے پاس جاؤ غرض اون لوگون نے انکا پیچھا ایک
مہینے تک کیا اور آخر کہنے لگے ہم کسکے پاس جاوین اور کس سے پوچھین تمہارے جیسا بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحابون مین سے اس شہر مین کوئی نہین ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اب مین اپنی رائے کے زور
سے بیان کرتا ہون اگر صواب اور درست ہوا تو اللہ کیطرف سے ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور اگر خطا یا غلط ہوا تو میرا
قصور ہے اور شیطان کا اللہ اور اوسکا رسول دونون خطا سے بری ہین میری سمجھہ مین اوسکو اوتنا مہر دینا چاہئے جتنا اوسکے
پھوپھی اور عورتون کا مہر ہے نا اوس سے کم اور نہ زیادہ اور اوسکے لئے میراث بھی ہے اور اوسکو عدت گذارنا چاہئے
چار مہینے دس دن اور کہا یہہ مسئلہ سنا چند لوگون نے اشجع سے پھر اوٹھکھڑے ہوئے سب لوگ اور کہنے لگے ہم گواہی
دیتے ہین کہ آپنے ایسا فیصلہ کیا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمای قوم کی عورت کا فیصلہ کیا تھا اور اوس
عورت کا نام بروع واشق کی بیٹی کر کر مشہور تھا راوی کہتا ہے ایسا خوشی مین عبداللہ کو کبھی نہ دیکھا تھا مگر اسلام
لانیکے وقت مین یعنی یہہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رض بہت خوش ہوئے کیونکہ اونکی رائے مطابق ہوگئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے **هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا بِغَيْرِ صَدَاقٍ** بیان ایسی عورت کا جس نے ہبہ
اور بخشش کیا اپنے تئین بغیر مہر کے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَتْهُ
امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ
زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ
قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین بخش دیتی ہون اپنی جان آپکو
کھڑی ہی دیر تک اتنے مین اوٹھا ایک آدمی اور کہنے لگا اگر آپکو اس عورت کی خواہش نہین تو میرے ساتھ نکاح
کرا دیجئے اوسکا آپنے فرمایا تیرے پاس کچھہ ہے اوس نے کہا کچھہ نہین میسر مجھکو آپنے فرمایا اوسکو جا ڈھونڈ لا اگرچہ لوہے کی
انگوٹھی ہو وہ گیا اور کچھہ نہ ملا اوسکو آپنے فرمایا اوسکو قرآن آتا ہے تجھکو اوس نے کہا ہان یہہ یہہ سورتین

آتی ہین مجھکو اور نام لیا اون سورتون کا آپنے فرمایا مین نے تیرا نکاح کردیا اس عورت سے اوس قران پر تجھکو یاد ہے **بَابُ اِحْلَالِ الْفَرْجِ** حلال کردینا فرج کا کسی کے لیئے **عَنِ** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یاتی جاریۃ امراتہ قال ان کانت احللتھا لہ جلدتہ مائۃ جلدۃ وان لم تکن احللتھا لہ فارجمہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لئی جس نے زنا کیا تہا لونڈی سے اپنی جورو کی یہہ فرمایا تہا اگر حلال کردی تہی اوس عورت نے یعنی اوسکی جورو نے وہ لونڈی اوسکے لئے تو مارین گے اوسکو سو کوڑے اور اگر حلال نہین کی تہی اوسکے لئے تو رجم کرونگا اوسکو **ف** کیونکہ جب مالک نے لونڈی کے فرج کسی کی حلال کردی تو وہ حلال نہین ہوتی مگر شبہہ کی وجہ سے زنا کی حد نہ پڑیگی اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اوسکو مارے جاوینگے **عَنْ** حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر ان رجلا یقال لہ عبد الرحمن بن حنین ویکنی ابا نجید وقع بجاریۃ امراتہ فرفع الی النعمان بن بشیر فقال لاقضین فیھا بقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت احللتھا لک جلدتک وان لم تکن احللتھا لک رجمتک بالحجارۃ فکانت احللتھا لہ فجلدہ مائۃ قال قتادۃ فکتبت الی حبیب بن سالم فکتب الی بھذا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہے آیا ایک جھگڑا نعمان بن بشیر کے پاس اوس آدمی کا جسکا نام عبد الرحمان تہا اور لوگون نے اوسکا نام قرقور بھی دہر لیا تہا وہ جھگڑا یہہ تہا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جا پڑا یعنی اوس سے زنا کرلیا نعمان بن بشیر کہنے لگے مین فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا اور کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کردی تہی لونڈی تیرے لئی تو کوڑے ماروںگا مین تجھکو اور نہین تو رجم کرونگا تجھکو پتھرون کے مارکے آخر یہہ ہوا سو کوڑے ہمارے اوسکو کیونکہ اوسکی جورو نے حلال کردی تہی اوسکو وہ لونڈی قتادہ کہتے ہین مین نے حبیب بن سالم کو لکہا تہا اوس نے مجھکو یہی لکہہ بہیجا تہا **عَنْ** نعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی رجل وقع بجاریۃ امراتہ ان کانت احللتھا لہ فاجلدہ مائۃ وان لم تکن احللتھا لہ فارجمہ ترجمہ وہی گذرچکا ہے **عَنْ** سلمۃ بن المحبق قال قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رجل وطی جاریۃ امراتہ ان کان استکرھھا فھی حر وعلیہ لسیدتھا مثلھا وان کان طاوعتہ فھی لہ وعلیہ لسیدتھا مثلھا ترجمہ سلمۃ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا کہ اوس نے زنا کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے اسطرح پر اگر اوس مرد نے زبردستی زنا کیا اوس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی اوسکی مانند یعنے مرد اوس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کردے کیونکہ یہہ لونڈی بسبب زبردستی کے آزاد ہوگئی اور اگر مرد نے زبردستی نہین کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہہ کام ہوا تو وہ

لونڈی اوس مرد کی ہوگئی اور اوس لونڈی کے بدلے دوسری لونڈی اس لونڈی کی مانند مرد پر دینی واجب ہوگی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ رَجُلًا عَشِيَ جَارِيَةً لِاِمْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهٖ **ترجمہ** سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زنا کیا ایک آدمی نے اپنی جورو کی باندی سے پھر آیا یہ قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اگر زبردستی اور نارضامندی سے کیا اوس آدمی نے یہہ کام تو وہ لونڈی آزاد ہوگئی اوس آدمی کے مال سے اوس لونڈی کی مالک یعنی بیوی کو یہہ شخص دوسری لونڈی دیوے اوسکے بدلے میں اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضا سے ہوا یہہ کام تو یہہ لونڈی اوسکی رہی جسکی تھی اور دوسری باندی اسکی مثل دینی واجب ہوتی اس مرد پر اپنے مال میں سے **ف** یہہ گویا جرمانہ ہے مرد پر کہ پرائی لونڈی سے کیوں جماع کیا تو اوسکے بدلے اور ایک لونڈی خرید کر دینا پڑی اہل سنت کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ کسی کے لئے حلال کرنا درست نہیں مگر شیعہ امامیہ کے نزدیک درست ہے

تحریم المتعۃ

متعہ کے حرام ہونیکا بیان

عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا لَا يَرْضٰى بِالْمُتْعَةِ بَاْسًا فَقَالَ اِنَّكَ نَاْيِهٌ اَنَّهُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ **ترجمہ** حسن اور عبداللہ جو دونوں بیٹے ہیں محمد کے دونوں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی یہہ خبر کہ کوئی آدمی ایسا ہے جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو گمراہ ہے سوا اسکے کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اور سے اور گدھے کے گوشت سے

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ **ترجمہ** حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیسے عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن اور گوشت سے گدھے کے جو شہری ہو یعنی گورخر نہو کیونکہ گورخر حلال ہے

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ کرنیسے عورتوں کے ساتھ اور ابن مثنی فرماتے ہیں حنین کے دن منع کیا اور ابن مثنی کہتے ہیں یوں ہی حدیث بیان کی مجھکو عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے

عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلٰى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ

اِنِّیْ اُعْجِبُتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَائُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا لَيَالِيَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَسْتَمْتِعُ فَلْيُحْلِلْ سَبِيْلَهَا ترجمہ ہر جمہ ہے روایت کرتے ہیں اجازت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیکی تو گیا میں اور ایک اور آدمی بنی عامر کے قبیلے کی ایک عورت کے پاس اور بیان کیا ہمنے اپنا ارادہ اوس سے وہ کہنے لگی کیا دو گے مجھکو میں نے کہا کہ چادر دینا ہمارا اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا لیکن میرے ساتھی والے کے پاس چادر میری چادر سے اچھی تھی پر میں اوس سے عمر میں کم تھا اور جوان تھا اوس سے جب وہ عورت میرے ساتھی والے کی چادر کو دیکھتی تھی تو مجھکو دیکھتی تھی تو اچھا معلوم ہوتا تھا میں اوسکو پھر آخر مجھکو کہنے لگی تو آخیری چادر بس ہے مجھکو پھر میں نے تین دن رہ کہا اوسکو بعد اوس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعہ والی عورتیں ہیں اونکو چاہیے کہ نکال دیں اون عورتوں کو **اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ** شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکے ساتھ **عَنْ** محمد بن حاطب قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے **ف** یعنی نکاح کو چوری اور چھپا کر نکرنا چاہیے کیونکہ ظاہر کرنیکی بات اگر کوئی چھپا کر کریگا تو سوائے حرام کے اور کیا ہوگا اور جو شور غل ہوتا ہے دف جسکو ایک ہاتھ سے بجاتے ہیں وہی بجاوے **عَنْ** محمد بن حاطب قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح میں اور حرام نکاح میں فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے **كَيْفَ يَدْعُوْ لِلرَّجُلِ اِذَا تَزَوَّجَ** جب آدمی کا نکاح ہوگیا ہو تو اوسکو کیا دعا دینی چاہیے **عَنِ** الحسن قال تَزَوَّجَ عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمْرَاَةً مِنْ بَنِيْ جُشَمَ فَقِيْلَ لَهٗ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ قَالَ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ترجمہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا عقیل ابن ابطالب کے بیٹے نے کسی عورت سے دعا دی اوسکو لوگوں نے بالرفاء والبنین کہکر یعنی خدا تم میں اتفاق اور ملاپ دے اور صاحب اولاد کرے اور وہ عورت بنی جشم کے قبیلے میں کی تھی عقیل کہنے لگے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اوسیطرح تم بھی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا بارک اللہ فیکم بارک لکم یعنی برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرے **دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيْجَ** جو شخص حاضر نہوا نکاح کے وقت اوسکی دعا دینی کا بیان **عَنْ** انس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نشان زرد عبدالرحمن کے کپڑے پر پوچھا یہ کیا ہے عبدالرحمن نے عرض کیا میں نے نکاح کیا ہے کھجور کے

اور گٹھلی کے وزن کے برابر سونا اور سکا مہر مقرر کیا آپنے دعا دی بارک اللہ لک کہکر یعنی برکت دے تجھکو اللہ تعالے
اس نکاح میں اور فرمایا ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری ہو **اَلتَّزْوِیْجُ عَلٰی خُصَّۃٍ فِی الصُّفْرَۃِ عِنْدَ التَّزْوِیْجِ** شادی
میں نیوتہ دینے لینے کی رخصت اور اجازت کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَیْہِ رَدْعُ مِنْ
زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْیَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً قَالَ وَمَا اَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاۃٍ
مِنْ ذَھَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف ہاوے کپڑوں پر اثر تھا زعفران کے رنگ کا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے عبدالرحمان نے عرض کیا یہ شادی کا نشان ہے آپنے فرمایا کتنا مہر باندھا
عبدالرحمان نے عرض کیا ایک گٹھلی برابر سونا آپنے فرمایا ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاَنَّہٗ یَعْنِیْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَہْیَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ
اِمْرَاَۃً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اثر زردی کا یعنی یہ قول عبدالرحمان کا ہے انس کا نہیں پھر فرمایا اپنے کیا ہے یہ عرض کیا عبدالرحمان نے
بیاہ کر لیا نشان ہے میں نے ایک انصاری سے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا ولیمہ کرا گرچہ ایک بکری ہو **نُخْلَۃُ**
الْخَلْوَۃِ خلوت کی بخشش دینے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عَلِیًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ اَعْطِھَا شَیْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِیْ مِنْ شَیْءٍ قَالَ فَاَیْنَ دِرْعُکَ
الْحُطَمِیَّۃُ قُلْتُ ھِیَ عِنْدِیْ قَالَ فَاَعْطِھَا اِیَّاہُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا
میں نے نکاح کیا حضرت فاطمہ سے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرے پاس بھیجدے میری دلہن کو آپنے فرمایا
کچھ دے اوسکو میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے
اپنے فرمایا وہی دیدے اوسکو یعنی دلہن کو **ف** حطمیہ منسوب ہے حطمہ بن الحارث کی طرف جو زرہ بنایا کرتے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطِھَا شَیْئًا
قَالَ مَا عِنْدِیْ قَالَ فَاَیْنَ دِرْعُکَ الْحُطَمِیَّۃُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نکاح کیا حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ دے اوسکو حضرت علی نے عرض کیا
میرے پاس کچھ نہیں آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی **اَلْبِنَاءُ فِی الشَّوَّالِ** عید کے مہینے میں دلہن کو نوشہ کے پاس
بھیجنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَاَدْخَلَتْ
عَلَیْہِ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِہٖ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّیْ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور آئی میں اونکے پاس اسی عید کے مہینے میں پھر کون سی بیوی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مجھسے زیادہ خوش اور مخظوظ تھی سب بیویوں میں **اَلْبِنَاءُ بِابْنَۃٍ تِسْعٍ** نو برس کی لڑکی کو خاوند کے

کہر بھیجنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست وادخل
علی وانا بنت تسع سنین وکنت العب بالبنات **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا
مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت مین مہ برس کی تہی اور آئے میرے نزدیک جب مین نو برس کی تہی اور لڑکیونمین
کہیلا کرتی تہی **عن** عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین وبنی
بی وانا بنت تسع سنین **ترجمہ** یہ گذرا **البناء فی السفر** سفر مین بہر کے پاس جا بیکا بیان **عن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد غزا خیبر فصلینا عندھا الغداۃ بغلس فرکب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وسلم وکرب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قالھا ثلاث
مرات قال وخرج القوم الی اعمالھم قال عبد العزیز فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا و
الخمیس واصبناھا عنوۃ فجمع السبی فجاء دحیۃ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی قال
اذھب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ
اعطیت دحیۃ صفیۃ بنت حیی سیدۃ قریظۃ والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بھا فجاء بھا
فلما نظر الیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ جاریۃ من السبی غیرھا قال فاعتقھا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واعتقھا وتزوجھا فقال لہ ثابت یا ابا حمزۃ ما اصدقھا قال نفسھا اعتقھا
وتزوجھا قال حتی اذا کان بالطریق جھزتھا لہ ام سلیم فاھدتھا الیہ من اللیل فاصبح عروسا
قال من کان عندہ شیء فلیجیء بہ قال وبسط نطعا فجعل الرجل یجیء بالاقط وجعل الرجل
یجیء بالتمر وجعل الرجل یجیء بالسمن فحاسوا حیسۃ فکانت ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خیبر کے جانیکا واسطے جہاد کے تو پڑہی
ہمنے نماز صبح کی نزدیک خیبر کے غلس مین یعنی صبح صادق خوب روشن نہین ہوئی تہی پہر سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ ہی اور مین اونکے ساتہہ بیٹہا اونکی سواری جب جا پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیونمین
یوں فرمانے لگے اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ اکبر
کہکر فرمایا برباد ہو گیا خیبر جن لوگون کے گہرون اور صحنون مین اترا لیونگے ہم برا دن پڑیگا اون لوگون کے حق مین
جو ڈرائے ہین تین بار ایسا ہی فرمایا انس رض فرماتے ہین جب ہم وہان گئے اوسوقت لوگ اپنے کامون کو جا رہے تہے
عبد العزیز جو انس رض کے شاگرد ہین وہ فرماتے ہین خیبر کے لوگ کہتے ہے محمد یعنی اس لشکر کے سردار محمد ہین بعض
روایت مین والخمیس بہی آیا ہے غرض کوئی محمد اور کوئی محمد والخمیس کہتا جاتا تہا یعنی لشکر آیا لشکر آیا کہتے ہوئے

جاتے تھے یہ محمد مع لشکر ان پہونچکر پھر فتح کیا ہمنے خیبر زبردستی سے یعنی لڑکر اور اکٹھے کئے گئے قیدی (یعنے عورتین جو پکڑی گئی تھین) دحیہ کلبی (نام ہے صحابی کا) آکر کہنے لگے یارسول اللہ ان بندیون مین سے ایک لونڈی دیجئے مجھکو آپنے فرمایا جالیلے انمین سے کوئی سی لونڈی اونہون نے لے لیا صفیہ حیی کی بیٹی کو اتنے مین ایک آدمی آکر کہنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے صفیہ آپنے دحیہ کو دیدی وہ عورت دحیہ کے لایق نہین کیونکہ قریضہ اور نضیر جو یہانکے قبیلے ہین ان قبیلون کے بیٹی ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوسکو پھر آئی وہ عورت جب آپنے نظر ڈالی اوسپر دحیہ کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو انمین سے راوی کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور اوس سے نکاح کر لیا ثابت نے پوچھا اوس سے یعنے انس سے اور کہنے لگے اے حمزہ کے باپ کیا مہر باندھا تھا اوس نے اونہون نے جواب دیا اوسکا آزاد کر دینا اوسکا مہر تھا ابھی حضرت رستے مین ہی تھے ام سلیم اوسکو آراستہ اور پیراستہ کر کے رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ ہے اوسکے پاس اور فرمایا صبح کو جسکے پاس جو کچھ ہو وہ لے آوے اور بچھایا گیا چمڑا اور لوگون نے لانا شروع کیا کوئی پنیر لایا اور کوئی کھجور اور کوئی گھی لایا پھر سب ملا دیا پس یہ تھا ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

عن انس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام علی صفیۃ بنت حیی بن اخطب بطریق خیبر ثلاثۃ ایام حین عرس بھا ثم کانت فیمن ضرب علیھا الحجاب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ٹھہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رستے مین خیبر کے تین دن جب شادی کی صفیہ حیی کی بیٹی اور خطب کے پوتے سے اور پھر شامل کی گئی پردہ نشینون مین یعنے بیبیون مین

عن انس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین خیبر والمدینۃ ثلاثا بنی بصفیۃ بنت حیی فدعوت المسلمین الی ولیمتہ فما کان فیھا من خبز ولا لحم امر بالانطاع فالقی علیھا من التمر والاقط والسمن فکانت ولیمتہ فقال المسلمون احدی امھات المؤمنین او مما ملکت یمینہ فقالوا ان حجبھا فھی من امھات المؤمنین وان لم یحجبھا فھی مما ملکت یمینہ فلما ارتحل وطأ لھا خلفہ ومد الحجاب بینھا وبین الناس ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ حیی کی بیٹی کے پاس اور بلایا مینے مسلمانون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کے دعوت کے لئے حکم کیا آپنے دسترخوان بچھانیکا اور روٹی اور گوشت اوسوقت وہان موجود نہ تھا پھر پڑنے لگین اوس چمڑیکے دسترخوان پر کھجورین اور پنیر اور گھی بس ہو گیا ولیمہ آپکا اوسی سے یعنے کسنے کھجورین لاکر ڈالین اور کسی نے پنیر اور کسنے گھی اوسکا ملیدہ بنا کر سبنے ملکر کہا لیا پھر لوگون نے یہہ بات کہنی شروع کی صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئی جیسے اور بیوئین ہین رسول اللہ علیہ وسلم کی سب لوگون کی ماں ہو گئین یا ابھی لونڈی رہین پھر کہنے لگے اگر پردے مین ہینگی تو سمجھو امہات المومنین مین

ہوئی یعنی بیویون مین شامل ہوئی اور نہین تو باندی رہی جب کنج ہوا تو بجھایا گیا بچھونا کچاوے پر پچھلی طرف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پردہ تانا گیا درمیان مین اونکے اور لوگون کے **اللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ**
عِنْدَ الْعُرْسِ کھیلنا اور گانا کیسا ہو شادی مین **عَنْ** عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة
بن کعب وابی مسعود الانصاری فی عرس واذا جواری یغنین فقلت انکما صاحبا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل بدر یفعل ھذا عندکم فقالا اجلس ان شئت فاسمع
معنا وان شئت اذھب قد رخص لنا فی اللھو عند العرس **ترجمہ** عامر بن سعد سے روایت ہے
گیا مین ایک شادی مین جہان قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بھی تھے اتفاق سے وہان جو کر مین گا رہی
تھین مین نے کہا تم دونون اصحاب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو یہہ کام ہو رہا
ہے دونون صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھکر اور نہین تو چلے جاؤ ہمارے لیے رخصت
دیگئی ہے شادی مین کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اوسمین مباح کھیل کود کی اجازت ہے گانا اگر اور حرام
چیزون سے خالی ہو تو منع نہین **جَهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ** اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان **عَنْ** علی
رضی اللہ عنہ قال جھز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة فی خمیل وقربة ووسادة حشوھا
اذخر **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو مشک و تکیہ جسمین گھاس بھرا ہوا تھا جسکو اذخر کہتے ہین اور خمیل یعنے چادر سیاہ رنگ کی **الْفَرْشُ**
فرش اور بچھانا کہنے کا بیان **عَنْ** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فراش
للرجل وفراش لاھلہ والثالث للضیف والرابع للشیطان **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لیے ایک بچھانا اور اوسکی جورو کے لیے دوسرا اور تیسرا مہمان کے لیے
اور چوتھا شیطان کے لیے **الْأَنْمَاطُ** حاشیہ دار چادرین رکھنے کا بیان **عَنْ** جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ھل تزوجت قلت نعم قال ھل اتخذتم انماطا قلت وانی لنا
انماطا قال انھا ستکون **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تو نے نکاح کیا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا نہالی بھی بنائی ہے مینے کہا میرے پاس نہالین کہان ہین
آپنے فرمایا اب ہونگی (یعنی قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان مالدار ہو جاوینگے اور سب آرام کی چیزین اونکو ملینگی)
الْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَّسَ توشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا **عَنْ** انس بن مالك قال تزوج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باھلہ قال وصنعت امی ام سلیم حیسا قال فذھبت بہ الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول لک ان ھذا لک

مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا
قَدْ عَوَتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قُلْتُ لِأَنَسٍ عِدَّةً كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا
يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ
فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گئی اپنے اہل کے پاس اور بنایا میری ماں ام سلیم نے حیس (ایک قسم کا کھانا ہے
جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے) پھر لیگیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا میں نے
میری ماں نے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے یہ تھوڑی سی چیز آپکے واسطے ہے آپنے کہا رکھدے اور جا فلانے فلانے
آدمیوں کو بلا کر لا اور جو کوئی تجھکو ملے اوسکو بھی بلا کر لا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگوں کا نام لیا پھر میں بلا کر لایا
جنکا نام لیا تھا اور جو کوئی مجھکو ملا انس رضی اللہ عنہ کے شاگردنے پوچھا کتنے آدمی ہو گئے تھے انہوں نے کہا تین سو
آدمی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا لاؤ پھر میں لایا اور ہر کوئی اپنے سامنے سے کھانے لگا انس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے (وہ بھی کھا گئے اسیطرح ایک گروہ آتا
تھا اور ایک جاتا تھا جب سب کھا چکے تو) آپنے مجھکو فرمایا اے انس اوٹھا میں نے اوٹھایا یعنی وہی کھانا جو لا کر رکھا تھا
اوٹھایا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھکو معلوم نہوا کہ اوٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھنے کیوقت **ف** یعنی کم
ہونے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے اور یہاں معجزہ بیان کرنیکے لئے
اس حدیث کو نہیں لائے بلکہ دولہا کو تحفہ اور ہدیہ بھیجنے کا بیان ہے اگرچہ ایک معجزے کا بیان بھی اس حدیث میں ہے

عن انس یقول اخی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بین قریش والانصار فاخی بین سعد بن الربیع
وعبد الرحمن بن عوف فقال له سعد ان لی مالا فهو بینی وبینك شطران ولی امرأتان فانظر
ایتهما احب الیك فانا اطلقها فاذا حلت فتزوجها قال بارك اللّٰہ لك فی اهلك ومالك دلونی
ای علی السوق فلم یرجع حتی رجع بسمن واقط فما فضله قال ورأی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیه اثر صفرة فقال مهیم فقلت تزوجت امرأة من الانصار فقال ما ولهذا ولعبد بشاة **ترجمہ** انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا قریش اور انصار میں (یعنی قریش کے لوگ جو کہ مدینہ سے
گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے آئے تھے انوں میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا) تو سعد بن ربیع کا
بھائی عبد الرحمن بن عوف کو بنایا سعد نے انوں سے کہا میرا بہت مال ہے اوسکے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو لے اور
ایک حصہ میں رکھوں گا اور میرے دو جورو ہیں تو دیکھ دونوں میں جو تجھکو پسند ہو اوسکو میں طلاق دیتا ہوں

جب عدت گزر جاوے تو تو اوس سے نکاح کرے عبدالرحمن نے کہا اللہ برکت دے تو تمہاری حورون اور مال مین مجھے بازار دکھلاؤ پھر وہ بازار گئے اور نہ لوٹے یہانتک کہ گھی اور پنیر نفع کما کر لائے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا یہہ زردی کیسی ہے مین نے کہا مین نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا تو پھر ایک ہی بکری کا سہی **آخر کتاب النکاح** تمام ہوئی کتاب نکاح کی اسکے بعد اکثر نسخون مین کتاب الطلاق ہے اور بعضی نسخون مین کتاب عشرۃ النساء زیادہ ہے ہم نے اوسکا بھی ترجمہ کر دیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عشرۃ النساء عورتون کے ساتھہ گذارکر نیکا بیان (یعنی کیونکر اونکے ساتھ برتاؤ کرے) **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی من الدنیا النساء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ دنیا کی سب چیزون مین عورتین اور خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبب الی النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ **ترجمہ** اوپر گذر چکا ہے **عن** انس بن مالک قال لم یکن شیئ احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد النساء من الخیل **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتون کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تھی گھوڑون سے (یعنی عورتین زیادہ مرغوب تھین پھر اونکے بعد گھوڑے) **میل** الرجل الی بعض نسائہ دون بعض عورت سے زیادہ محبت کرنا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امراتان یمیل لاحدیہما علی الاخری جاء یوم القیامۃ احد شقیہ مائل **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دو عورتین ہون پھر وہ ایک کی طرف جھک جاوے (اور دوسری کے حق مین انصاف نہ کرے) تو قیامت کے روز آویگا اور ایک طرف کا بدن جھکا ہوگا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم بین نسائہ فیعدل ثم یقول اللہم ہذا فعلی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک ارسلہ حماد ابن زید **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری باری ہر ایک عورت کے پاس پھر فرماتے یا اللہ یہہ میرا کام ہے جسمین مین اختیار رکھتا ہون مت پکڑ مجھہ اوس کام مین جسکا تو مالک ہو اور میرے اختیار مین نہین (یعنی دل کی محبت مین برابر نہین چلتا مگر ظاہری انصاف کرتا ہون جسقدر میرے اختیار مین ہے) **حب الرجل بعض نسائہ اکثر من بعض** ایک عورت کو دوسری سے زیادہ چاہنا **عن** عائشۃ قالت ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بنت رسول اللہ

ہر ایک عورت کے پاس پھر فرماتے یا اللہ یہہ میرا کام ہے جسمین مین اختیار رکھتا ہون مت پکڑ مجھہ اوس کام مین جسکا تو مالک ہو اور میرے اختیار مین نہین

صلی اللہ علیہ وسلم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنت علیہ وھو مضطجع معی فی مرطی
فاذن لھا فقالت یا رسول اللہ ان ازواجک ارسلنی الیک تسالک العدل فی ابنۃ
ابی قحافۃ وانا ساکتۃ فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای بنیۃ الست تحبین من
احب قالت بلی قال فاحبی ھذہ فقامت فاطمۃ حین سمعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرجعت الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتھن بالذی قالت والذی قال
لھا فقلن لھا ما نراک اغنیت عنا من شیء فارجعی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولی لہ
ان ازواجک ینشدنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ قالت فاطمۃ واللہ لا اکلمہ فیھا ابدا قالت
عائشۃ فارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھی التی کانت تساميني من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنزلۃ عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ار امراۃ قط خیرا فی الدین من زینب واتقی للہ عز وجل واصدق
حدیثا واوصل للرحم واعظم صدقۃ واشد ابتذالا لنفسھا فی العمل الذی تصدق بہ
وتقرب بہ ما عدا سورۃ من حدۃ کانت فیھا تسرع منھا الفیئۃ فاستاذنت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عائشۃ فی مرطھا علی الحال التی کانت
دخلت فاطمۃ علیھا فاذن لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ازواجک
ارسلنی یسالنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ وقعت بی فاستطالت وانا ارقب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وارقب طرفہ ھل یاذن لی فیھا فلم تبرح زینب حتی عرفت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یکرہ ان انتصر فنھا وقعت بھا فلم انشبھا بشیء حتی اثخنت
علیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا بنت ابی بکر

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو صاحبزادی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پاس بھیجا انھون نے اجازت مانگی اندر آنیکی اور آپ میرے ساتھہ ایک چادر مین لیٹے ہوئے تھے تو آپنے اجازت دی حضرت فاطمہ رضہ آئین اور بولین یا رسول اللہ آپ کی بی بیون نے مجھے آپ پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہین کہ آپ انصاف کیجیے اونمین اور ابو قحافہ کی بیٹی مین (ابو قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باپ تھے عائشہ اور ربی بیون مین) حضرت عائشہ رضہ نے کہا مین خاموش تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پہر محبت رکھہ اس سے (یعنی عائشہ سے) حضرت فاطمہ رضہ یہہ سنکر کہڑی ہوئین اور لوٹ گئین آپکی بیبیون کے پاس اور جو بیان کیا جو انھون نے کہا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونسے وہ بولین تمسے تو کچھہ کام نہ نکلا اب پہر جاؤ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنو آپکی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رضہ نے کہا نہین قسم خدا کی اب مین کبھی آپ سے کچھ نہ کہونگی اس باب مین حضرت عائشہ رضہ نے کہا آپکی بی بیونے زینب بنت جحش کو بھیجا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور زینب وہ عورت تھین جو میرے برابر کی تھین آپکی بیبیون مین آپکے نزدیک (یعنی دینی درجی اور مرتبے اور حسن و جمال مین) اور مین نے کبھی نہین دیکھی کوئی عورت زینب سے بڑھکر دینداری اور خدا ترسی اور سچائی اور ناتے والونکی ساتھ ملاپ اور صدقہ اور خیرات مین اور وہ بہت ذلیل کرتے تھین اپنے نفس کو کام کرنیکے لئے یعنی اوسکام مین جو صدقہ اور خیرات کی لئے اون کو ضرر پڑتا (وہ کام یہ تھا کہ چمڑون کو صاف کرتین پھر اوسکی جوتی بناکر بیچتین اور خدا کی راہ مین صرف کرتین) فقط اونمین ایک یہی بات تھی کہ مزاج کی تیز تھین اور غصہ جلد آجاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تھا) خیر انہونے اجازت چاہی اندر آنیکی اور آپ اوسیطرح چادر مین لپٹے تھے حضرت عائشہ کے ساتھ جیسے فاطمہ رضہ کے آنیکے وقت تھے آپنے اونکو اجازت دی وہ آئین اور بولین یارسول اللہ آپکی بیبیون نے مجھے بھیجا ہے وہ چاہتی ہین کہ آپ انصاف کیجئے ابو قحافہ کی بیٹی مین اور مجھکو برا بھلا کہنے لگین اور خوب زبان درازی کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین جواب دینے کے یا نہین زینب اپنے حال مین تھین کہ مین نے پہچان لیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کو برا نہین کہیگا میرا جواب دینا تب تو مین نے بھی اونکو کہنا شروع کیا اور اونکو بات نہ کرنی دی یہانتک کہ مین غالب آئی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (یعنی ایسے بڑے شخص کی بیٹی ہے کیونکر قائل اور لایق ہونگی اور گفتگو مین کسطرح دب جاویگی)

عن عائشہ رض قالت فذکرت نحوہ وقالت ارسل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب فاستاذنت فاذن لھا فدخلت فقالت نحوہ **ترجمہ** جو اوپر گذر چکا ہے

عن عائشۃ قالت اجتمعن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسلن فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن لھا ان نساءک یذکرن کلمۃ معناھا یشنئنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ فقالت فدخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مع عائشۃ فی مرطھا قالت لہ ان نساءک ارسلتنی وھن یشنئنک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما تحبینی قالت نعم قال فاحبی ھذہ قالت فرجعت الیھن فاخبرتھن ما قال فقلن لھا انک لم تصنعی شیئا فارجعی الیہ فقالت واللہ لا ارجع الیہ فیھا ابدا وکانت ابنۃ رسول اللہ حقا فارسلن زینب بنت جحش قالت عائشۃ وھی التی کانت تساملنی من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ازواجک ارسلتنی وھن تنشدک العدل فی ابنۃ ابی قحافۃ ثم اقبلت علی تشتمنی فجعلت ارقب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانظر طرفہ ھل یاذن لی ان انتصر منھا قالت فشتمتنی حتی ظننت ان لا یکرہ ان انتصر منھا فاستقبلتھا فلما ألبت ان افحمتھا فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ

إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَ
أَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حَدَّةٍ كَانَ فِيهَا
تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اکٹھا ہوئین
ادھر انہون نے حضرت فاطمہ رضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہلایا کہ آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین
ابو قحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین اور آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر مین حضرت
فاطمہ رضہ نے کہا آپکی بی بیون نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا تو مجھسے محبت کہتی ہے انہون نے کہا ہان آپنے فرمایا تو پھر محبت رکھہ عائشہ سے یہہ سنکر فاطمہ لوٹین اور
آپکی بی بیون سے بیان کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ بولنے لگین تمنے تو کچھہ نہ کیا اب پھر جاؤ رسول اللہ
علیہ وسلم پاس حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی اب مین نہ جاؤن گی اور آخر حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیٹی تہین (وہ کیونکر آپ کے فرمانیکے خلاف کرتین) تب سب بیبیون نے زینب بنت جحش کو بھیجا حضرت عائشہ نے
کہا زینب وہ بی بی تہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین میرے برابر کی تہین (عزت اور خاندان اور
خوبصورتی مین) تب زینب نے کہا کہ آپ کی بی بیون نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین
پھر میری طرف منہ کیا اور لگین مجھکو برا کہنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی نگاہ کی طرف دیکھتی
تہی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین اونکی جواب دینے کے آخر وہ مجھو برا کہتی رہین یہان تک کہ مین نے خیال کیا کہ اب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا نہ معلوم ہوگا اوس وقت مین ہی سامنے ہوئی اور تہوڑی دیر مین اونکو
بند کر دیا (یعنی خاموش کر دیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ ابو بکر رضہ کی بیٹی ہے حضرت عائشہ نے کہا
مین نے کوئی عورت نیکی اور خیرات اور زہد پرہیزگاری اور اپنی نفس پر محنت اوٹھانی مین ثواب کیواسطے زینب سے بڑہ کر
نہین دیکھی فقط اون مین ایک ذرا تیزی تہی حرارت سے مگر جلد جاتی رہتی تہی۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت خطا ہے
اور صحیح وہ روایت ہے جو اس سے پہلے گذری عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى
النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ
کی بزرگی سب عورتون پر (یعنی اور آپکی بی بیون پر) ایسی ہے جیسی ثرید کو فضیلت ہے اور کہا اون پر ثرید ایک کہانا
ہے جو شوربا اور روٹی اور گوشت سے بنایا جاتا ہے اور عرب کے ملک مین یہہ کہانا سب کہانون سے بہتر گنا جاتا ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ
ترجمہ یہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ كَانَتْ بَيْنِي
فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَتْ وَاللَّهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے

قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب الذي قبله

روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اُم سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین قسم خدا کی مجھپر کبھی وحی نہین آئی جب مین لحاف مین تھا کسی عورت کے ساتھہ مگر عائشہ کے لحاف مین (آپ حضرت عائشہ کے ساتھہ ایک چادر مین ہوتے اور وحی اوترتے ایک بار یہہ آیت اوتری اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ اس حدیث سو حضرت عائشہ رضہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهُ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَ لَا نَدْعُهُ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ نَنْظُرَ مِنْ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِي لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا فِي لِحَافِ عَائِشَةَ

ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے اونسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو (حضرت عائشہ کے باب مین) لوگونکا یہہ حال تہا کہ آپ کو حصہ بھیجتے جسدن حضرت عائشہ کی باری ہوتی اور کہتے کہ ہم بہلائی چاہتی ہین جیسے آپ عائشہ کو چاہتے ہین ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (عائشہ کے مقدمہ مین) آپ نے جواب نہ دیا جب اون کی باری کا دن آیا تو پہر کہا آپنے پہر جواب دیا اور بی بیون نے ام سلمہ رضہ سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا انہون نے کہا آپنے جواب ہی نہ دیا بی بیون نے کہا تم چھوڑنا مت کہو جاؤ یہان تک کہ آپ جواب دین دیکھو کیا فرماتے ہین جب ام سلمہ نے پہر کہا تو آپ نے فرمایا ای ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین سیوا اوپر وحی نہین اوترے تم مین سے کسی کے لحاف مین مگر عائشہ کے لحاف مین۔ امام نسائی نے کہا یہہ دونون حدیثین صحیح ہین عبدہ کی روایت سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو لوگ حضرت عائشہ کی باری دیکھہ آپ کو حصہ بھیجا کرتے اور غرض اس سے یہہ ہتی کہ آپ خوش ہون (کیونکہ آپ حضرت عائشہ سے بہت محبت کہتے تہے تو اونکی باری کے دن حصہ آنیسے آپ کو زیادہ خوشی ہوتی) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَلَمَّا جَاءَ الْبَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رَقَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل جلالہ نے وحی بہیجی مین نے یہہ حال دیکھکر آپنے اور آپ کے بیچ مین دروازے کی آڑ کر لی جب وحی ہو چکی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا نَرٰى

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین انہون نے کہا اون پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی آپ دیکھتی ہین اون کو جنکو ہم نہین دیکھتی ہین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يُقْرِئُكِ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلُهُ سَوَاءً ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا ای عائشہ یہ جبرائیل ہین تمکو سلام کہتے ہین ویسے ہی جیسے اوپر گذرا - امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی خطا ہے **باب الغیرۃ** رشک اور جلن کا بیان **عن** أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدُ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ فَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس تھے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بھیجا کھانے کا اوس بی بی نے جلکر جو پیالہ لایا تھا اوسکے ہاتھ پر مارا وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ٹکڑے لیکر ملائے اوسمین کھانا کرنے لگے اور فرمایا تمہاری ماں جل گئی (سوکن کے کہا نا بھیجنے سے) تو کہا و پھر سب نے کہا یا اور آپ ٹھیرے رہے یہانتک کہ وہ بی بی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لیکر آئین آپنے وہ پیالہ کھانا لانیوالے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اوس بی بی کے گھر مین رہنے دیا جسنے توڑا تھا **عن** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا يَعْنِي أَتَتْ بِطَعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَزَوِّرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَعْطَى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے وہ کہا کہ آئین ایک پیالے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو حضرت عائشہ آئین چادر اوڑھی ہوئے ایک پتھر لئے ہوئے اور توڑ ڈالا پیالے کو اوس پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونون ٹکڑے لیکر ملائے اور فرمانے لگی کہا و جل گئی تمہاری ماں دو بار یہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت پیالہ لیکر ام سلمہ کو بھیجوا دیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا پیالہ عائشہ کو دیدیا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ كَفَّارَتِهِ

قال ابو عبد الرحمن هذا الصواب والذي قبله خطأ

فَقَالَ إِنَاءٌ كَإِنَاءِ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین نے کوئی عورت کھانا تیار کرنیوالی صفیہ کے مثل نہین دیکھی ایک بار انہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن بھیجا کھانا بھر کر میرا دل نہ سکا مین نے توڑ ڈالا اوسکو دجل کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا اسکا بدلہ کیا ہے آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے اور کھانے کا بدل ویسا ہی کھانا ہے عن عَائِشَةَ تَزْعُمُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَيْهِمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رضہ کے پاس رہتے اور شہد پیتے ایکبار مین نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم مین سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آوین وہ کہے یا رسول اللہ آپ مین سے مغافیر (ایک پھل ہے بدبودار) کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھائے ہین پھر آپ تشریف لے گئے دونون مین سے کسی کے پاس اوس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش رضہ کے پاس اور اب کبھی نہ پیون گا (کیونکہ آپ کو نفرت تھی بڑی بو سے جو اورون کو ناگوار ہو) اوس وقت یہ آیت اوتری یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ اے نبی تو کیون حرام کرتا ہے اون چیزون کو جنکو اللہ نے حلال کیا تیرے لئے (یعنی شہد کو) ان تتوبا الی اللہ اگر تو بہ کرتیان ہو تم دونون یعنی عائشہ اور حفصہ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات (یعنی یہی بات کہ مین نے شہد پیا ہے) ف تو حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینب سے جلکر یہ تدبیر کی اور اسی امر کے بیان کرنیکے لئے اس حدیث کو یہان لائے عن أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ صحبت کیا کرتے تو عائشہ اور حفصہ دونون آپکے پیچھے لگی رہتین یہانتک کہ آپ نے حرام کر لیا اوس لونڈی کو اپنے اوپر تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری نبی کیون تو حرام کرتا ہے اوسکو جو اللہ تعالی نے حلال کیا تیرے لئے عن عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ فَقَالَ قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھا تو اپنا ہاتھ اون کے بالون مین

ڈالا اپنے فرمایا کیا تیرے پاس شیطان آیا تیرا مین نے کہا آپ کے لئے شیطان نہین ہے فرمایا کیون نہین میرے لئے بھی
شیطان ہے مگر اللہ تعالی نے مدد کی میرے اوس پر سو وہ میرا تابعدار بن گیا ف یعنی شیطان کچھ نہین کرسکتا اُسکا زور
میرے اوپر نہین ہے اور اور لوگون پر تو اوس کا زور چلتا ہے عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتجسسته فاذا هو راكع او ساجد
يقول سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقلت بابي انت وامي انك لفي شان وانني لفي
شان آخر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا تو
مین سمجھی آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا تو آپ رکوع مین تھے یا سجدے مین فرماتے تھے پاک ہے تو
تیری تعریف کرتا ہون تیرے سوا کوئی معبود نہین مین نے کہا قربان ہون آپ پر مان باپ میرے آپ اور کام مین ہین
اور مین اور ہی خیال مین ہون یعنی مجھے تو رشک اور غیرت ہوئی کہ آپ دوسری بی بی کے ہان کیون گئے اور آپ
اللہ کی عبادت مین مصروف ہین عن عائشة قالت افتقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتجسست ثم رجعت فاذا هو راكع او ساجد يقول
سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقلت بابي انت وامي انك لفي شان وانني لفي شان آخر
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہ پایا مین سمجھی آپ کسی بی بی
کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا پھر لوٹی تو دیکھا آپ رکوع یا سجدے مین ہین فرماتے ہین پاک ہے تو ای پروردگار ہمارا
ہوا تیرے سوا کوئی معبود برحق نہین مین نے کہا میرے ان باپ فدا ہون آپ پر آپ ایک کام مین ہین اور مین ایک
کام مین عن محمد بن قيس يقول سمعت عائشة تقول الا احدثكم عن النبي صلى الله عليه
وسلم وعني قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه
وبسط ازاره على فراشه ولم يلبث الا ريثما ظن اني قد رقدت ثم انتعل رويدا واخذ
رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج واجافه رويدا وجعلت درعي في راسي فا
خمرت وتقنعت ازاري وانطلقت في اثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلث مرات و
اطال القيام ثم انحرف وانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فا
حضرت وسبقته فدخلت وليس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالك يا عائش راببة
قال سليمان حسبته قال حفيا قال لتخبرني او ليخبرني اللطيف الخبير قلت يا رسول الله
بابي انت وامي فاخبرته الخبر قال انت السواد الذي رايت امامي قلت نعم قالت
فلهزني لهزة في صدري اوجعني قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما

يَكُمُ النَّاسَ حَفَدَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ
رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي وَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ وَأَخْفَيْتُهُ
مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ
آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا کیا میں بیان
کروں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اور میرا حال ہنسی کا کیوں نہیں بیان کیجئے انہوں نے کہا ایک میری
رات میں باری کو ٹ لی اور جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھیں اور چادر اوڑھائی اور اپنا تہ بند بچھونے پر پھیلا دیا
پھر اتنی دیر ٹھہرے کہ آپنے سمجھا میں سو گئی بعد اوسکے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور پھر تی سے چادر لے اور دروازہ کھولا
آہستہ سے اور باہر نکلے پھر دروازہ آہستہ سے بھیڑ دیا میں نے بھی جھٹ اوڑھنی سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی
یہانتک کہ آپ بقیع میں آئے اور تین بار ہاتھ اوٹھائے اور دیر تک کھڑی رہی پھر لوٹی میں بھی لوٹی آپ تیز چلے میں
بھی تیز چلی آپ لپکنے لگے میں بھی لپکی آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑی میں آگے نکلکر گھر کے اندر آئی اور لیٹی ہی
کہ آپ آپہونچے آپنے فرمایا ای عائشہ تجھے کیا ہوا تیرا پیٹ پھولا ہوا ہے یا سانس چڑھ رہی ہے میں نے فرمایا بتا نہیں تو
خدا بتا دیگا جو لطیف ہے اور خبردار ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صدقہ ہوں آپ پر ان باپ میرے پھر سب حال میں نے
کہا آپنے فرمایا تو ہی ہی میں کہتا تھا کچھ میرے سامنے کون شخص جاتا ہے میں نے کہا ہاں میں ہی یہ سنکر آپنے
میرے سینے میں ایک مکی ماری کہ مجھے درد کی اور فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول تجھپر ظلم کرینگے (کہ
تیری باری میں اور بی بی پاس جاؤں گا) میں نے کہا لوگ کہان تک چھپا دینگے اللہ نے اسکو بتلا دیا آپنے فرمایا ہاں
جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور تیرے پاس نہ آسکے کیونکہ تو کھلی ہی پہر مجھے پکارا چپکے پہر میں گیا اور تجھسے چھپ
گیا کیونکہ میں سمجھا تو سو گئی ہے اور مجھے برا معلوم ہوا تیرا جگانا میں نے دیر تجھے وحشت ہوگی اکیلی رہنے سے) پھر جبرائیل نے
مجھے حکم کیا کہ بقیع میں جاؤں اور وہان جو لوگ دفن ہیں اونکے لئے دعا کروں **ف** تو آپ تشریف لے گئے تھے
بقیع کے مردوں کے لئے دعا کرنیکو حضرت عائشہ کو خیال پیدا ہوا کہ کسی سوکن کے پاس تو نہیں اسلئے چپکے سے وہ بھی ساتھ
ہو میں **عن** مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي فِيهَا تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ
وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي فَانْطَلَقْتُ فِي أَثَرِهِ حَتَّى جَاءَ
الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ

فَهَرَوَلْتُ فَهَرْوَلْتُ فَاحْضَرَ فَاحْضَرْتُ وَسَلَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنَّهُ اضْطَجَعَ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُهُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ لِي ظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُ مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرے سانس چڑھی ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے تو میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تو بتا نہیں تو اللہ جو لطیف اور خبیر ہے مجھے بتا دیگا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَسَاقَ الْحَدِيثَ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر بیان کیا اسی حدیث کو آخر تک (یعنی سب وہی قصہ جو اوپر گذرا)

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب طلاق کے بیان میں

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

باب بیان میں طلاق دینے کے موافق اس عدت کے جس عدت میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ فَلَّا جَعَهَا ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هَذِهِ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو وہ حائضہ تھی یعنی جس کو نماز تھی حضرت عمر رضہ نے رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ تذکرہ کیا بطور استفتی کے یعنی یہ بات دریافت کرنیکو کہ عبداللہ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں اپنے حضرت عمر رضہ کو فرمایا عبداللہ سے کہو کہ وہ رجوع کرلے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اوس عورت کو اپنی جورو بنالے پھر چھوڑ دے اوسکو پاک ہونے تک جب وہ پاک ہوجاوے اپنے حیض سے اور پھر دوسری بار حائضہ ہو کر پاک ہوجاوے تب اگر اوسکا جی چاہے تو اوس سے جدائی کرلیوے پہلے جماع کرنیسے اور اگر چھوڑنے کو جی چاہے تو رکھ لیوے اسواسطے کہ اللہ بزرگی اور عزت والے نے عورتوں کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ
اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ
لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی جورو کو اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانی مین تو پوچھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو یعنی حیض مین
عبداللہ نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے آپنے فرمایا عبداللہ کو کہو کہ رجوع کرلے اپنے عورت کیطرف
پھر ٹھیرا رکھے اوسکو یہانتک وہ عورت پاک ہوجاوے اپنے حیض سے پھر جب دوسرا حیض آوے اوسکو اور پاک ہوجاوے اس
دوسرے حیض سے تب اگر عبداللہ کا جی چاہے اوسکو رکھے طلاق دیوے بشرطیکہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اوس کے
پاس نجاوے پھر آپنے فرمایا یہی عدت ہے اور اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے اللہ عزت اور بزرگی والے نے عن
الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ
فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ
يَّمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ
لَهَا التَّطْلِيْقَةَ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا ترجمہ زہری رحمہ سے روایت ہے پوچھا زہری سے کسی نے کیسے ہوتا ہے طلاق عدت پر یعنی اللہ
جلشانہ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اسکے معنی کیا ہوئے اور عدت پر طلاق دینا کیسی ہوتا
ہے زہری نے جواب مین کہا سالم ابن عبداللہ سے یعنی سنا ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہے مین نے طلاق دیا اپنی جورو کو حیات
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ عورت حایضہ تھی پھر اسکا ذکر کیا میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ وسلم
پاس آپنے جب یہہ بات سنی غصے ہوئے اور فرمانے لگے عبداللہ کو مناسب ہے رجوع کرلے اور اوسکو حیض سے پاک ہولینے دے
پھر اگر اوسکو بہلا معلوم ہوگا طلاق دینا تو طلاق دیوے وہ اوسکو پاکی کی حالت مین بغیر صحبت کرنیکے پھر فرمایا آپنے
یہی معنی ہین لِلْعِدَّةِ کے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے رجوع کیا اور حساب مین
لگایا اوس طلاق کو جو دے چکا تھا مین پہلے کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کی خلاف تھا اور حرام تھا پر طلاق پڑ گیا تھا
عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَيْمَنَ يَسْاَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ
طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ اَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن ترجمہ عبدالرحمن ابن ایمن نے پوچھا
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا ایسے آدمی کے لئے جس نے طلاق دیا ہو اپنی جورو کو حیض کے وقت مین عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ اوس سے کہنے لگے طلاق دیا مین نے حیض کی حالت مین عہد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا عبداللہ نے اپنی عورت کو
طلاق دیا حیض کی حالت مین فرمایا آپنے عبداللہ کو مناسب ہے رجوع کر لینا اور لوٹا دیا اوسکو میری طرف اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پاک ہو جاوے گی جب اوسکو طلاق دینا یا نہ دینا تیرا اختیار ہے اور عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر پڑہی یہہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء
فطلقوھن فی قبل عدتھن یعنی ای نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو تو اونکو طلاق دو پہلی عدت اونکی

عن ابن عباس رض فی قولہ عز وجل یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن قال ابن عباس رض فی قبل
عدتھن ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے بیچ معنی قول اللہ عزت اور بزرگی والے کی یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن
کہا ابن عباس نے فی قبل عدتھن **ف** یہہ قرأت ہے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ عمر کی اور قرآن شریف مین لعدتھن ہے اور مراد قبل عدت سے وہی بات ہے
جو اوپر گذر چکی ہے یعنی جب حیض سے پاک ہو جاوے اور اوس طہر مین صحبت نہ کیا ہو تب طلاق دینا چاہئے

باب طلاق السنۃ

باب بیان مین طلاق سنت کے **عن** عبداللہ انہ قال طلاق السنۃ تطلیقۃ وھی طاھر فی غیر جماع فاذا حاضت وطھرت
طلقھا اخری فاذا لم تحض وطھرت طلقھا اخری ثم تعتد بعد ذلک بحیضۃ قال الاعمش سالت ابراھیم فقال مثل ذلک
ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق سنت اسطرح ہے کہ طلاق دیوے آدمی عورت کو پاکی کے وقت مین بغیر جماع کرنیکے پھر جب
حیض آوے اور پاک ہو جاوے اوسوقت اوسکو ایک اور طلاق دیوے پھر جب اسکو حیض آوے اور اوس سے پاک ہو جاوے تب اوسکو اور طلاق دیوے
پھر اسکے بعد عدت گذاری عورت ایک حیض اعمش فرماتے ہین مین نے پوچھا ابراہیم سے اونہون نے بھی اسطرح
بیان کیا **ف** یعنے ہر طہر مین ایک طلاق دینا سنت کے موافق ہے اور تینون طلاق ایک بار
دینا منع ہے

باب ما یفعل اذا طلق تطلیقۃ وھی حائض

اگر حیض کے وقت ایک طلاق دیا کسی آدمی نے اوس شخص کے لئے کیا حکم ہے **عن** عبداللہ انہ طلق
امرأتہ وھی حائض تطلیقۃ فانطلق عمر فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر عبداللہ فلیراجعھا فاذا اغتسلت فلیترکھا حتی تحیض فاذا
اغتسلت من حیضتھا الاخری فلا یمسھا حتی یطلقھا فان شاء ان یمسکھا فلیمسکھا فانھا
العدۃ التی امر اللہ عز وجل ان تطلق لھا النساء ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
طلاق دیا انہون نے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو حالت حیض مین تو گئے حضرت عمر رضہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر خبر دی تو کہو اس ماجری کے آپنے فرمایا عبداللہ کو کہو کہ رجوع کرے اوسکی طرف پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جاوے اور نہا لیوے اوسکو ٹھیرے رہنے دیوے یہانتک کہ وہ دوسرے حیض سے فارغ ہو کر نہا لیوے اور نہ صحبت کرے اوس سے پھر طلاق دیوے اوسکو پھر اگر چاہے کہ اوس سے صحبت کرے تو رکھلیوے اوسکو اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ تعالی نے جس عدت کے موافق طلاق دینیکا حکم کیا ہے عورتوں کو یہہ وہی عدت ہے یعنی اسی طور سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کی حالت میں ذکر ہوا اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو کہو کہ رجوع کرے پھر جب وہ پاک ہو

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا کیا حکم ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جورو کو حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اوس عورت کو عبداللہ ابن عمر کی طرف یہانتک کہ طلاق دیا اوسکو جب وہ پاک ہو گئی پھر حیض سے ..... **اَلطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ**

اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے (یعنی طہر میں طلاق نہ دیوے بلکہ حیض میں دیوے) تو کیا حکم ہے اور آیا یہہ طلاق شمار کیا جاویگا یا نہیں **عَنْ** يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهٗ فَتُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں کہنے لگے عبداللہ بن عمر تو پہچانتا ہے عبداللہ عمر کے بیٹے کو اوس نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں پھر پوچھا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر رضی اللہ عنہ نے آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پھر انتظار کرے اوسکی عدت کا میں نے کہا کیا جو طلاق دی چکا ہے وہ شمار میں آوے گی انہوں نے کہا کیوں نہیں اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتی **عَنْ** يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهٗ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ

باب الطلاق لغیر العدۃ

وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ اوپر گذرا

الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ

تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقْتُلُهُ

ترجمہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اوس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق ایک وقت مین یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور غصے مین ہو فرمانے لگے گیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ مین ابھی تم مین موجود ہون یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھکر اہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ مین اوسکو قتل کرڈالون ف اسد کی کتاب سے کھیل کرنا یہہ ہے جو اوسمین فرمایا اوسکی موافق عمل نہ کرنا

باب الرخصة في ذلك

تین طلاق ایکبار کی دینے کی رخصت کے بیان مین

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِي قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سہل بن سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونکی پاس بیان کیا عویمر عجلانی نے گیا مین عاصم بن عدی کے پاس اور کہا اون سے اگر کوئی آدمی اپنی جورو کے ساتھہ غیر مرد کو پاوے اور مار ڈالے اوس مرد کو تو اوس مارنیکی بدلے مین کیا اوسکو بھی مار ڈالین گے شرع والے اگر ایسا نکرے تو کیا کرے وہ جورو والا یہہ مسئلہ تم پوچھو اے عاصم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور برا

ف اقبل محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ پوچھنا اور عیب رکھنا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب سے تو بُرا معلوم ہوا عاصم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح پر فرمانا یعنی عیب دینے کے طور پر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم کو فرمایا تو اونکو رنج اور پشیمانی معلوم ہوئے اس سے اور پچھتائے کہ ناحق پوچھا یہہ مسئلہ جب عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے اپنے گھر کو عویمر آکر کہنے لگا کیون جی کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اوس بات کی جواب مین عاصم کہنے لگے تمنے مجھے خراب بات سُنائی اس مسئلہ کے سوال کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرا مانا عویمر یہہ بات سُنکر کہنے لگے خدا کی قسم مین اس مسئلہ کو پوچھے بغیر نہیں چھوڑونگا یہہ کہکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگون کے بیچ مین جا گھسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ فرمائیے مجھکو کسی آدمی نے اپنی جورو کے ساتھہ کسیکو دیکھا اگر مار ڈالے یہہ آدمی اوسکو تو کیا مار ڈالینگے اوسکو بھی اوسکے بدلے مین یا کیا حال ہوگا اس مار ڈالنیوالیکا اوسوقت فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوترا ہی حکم تیرے واسطے اور تیری جورو کے واسطے جا تو اور لیکر آ اُس عورت کو سہل رض فرماتے ہین لعان کیا اون دونون نے یعنے عویمر اور اُسکی جورو نے اور ہم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نزدیک اوسوقت موجود تھے جب عویمر لعان سے فارغ ہوگئے تو کہنے لگے اگر اب مین اوس عورت کو گھر مین رکھون یا رسول اللہ تو مین جھوٹا اور بہتانی ٹھہرا اوسیوقت تین طلاق دیدین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بھی انتظاری نکی **ف** عورت مرد مین لعان اسطرح سے ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگاوے اور شاہد نہون خدا سے ڈر کر قائل بھی اپنے فعل کا کوئی نہو آخر کو حکم سے قاضی کے مرد پہلے چار بار گواہی دے اللہ کا نام لے کر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرطیکہ جھوٹا ہو اس گواہی کے اور اسی طرح سے عورت بھی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کی کذب پر یعنی اوسکو جھوٹا کہے اور پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کے اس حدیث سے تین طلاق ایک بار دینی کی رخصت معلوم نہین ہوتی کیونکہ عویمر کا فعل ہے بے جانی بوجھے آپ نے اوسکو اسبات کی اجازت نہین دی محققین علما کا یہہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا مگر اکثر لوگون کا مذہب یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ فعل بُرا ہے اور خلاف سنت مگر تینون طلاق پڑجاوینگے **عن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِي فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنَى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ ترجمہ فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے اُس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی مین بیان کرتی ہون مین آل خالد کی بیٹی ہون اور فلانی کی جورو ہون اور اوس نے مجھکو طلاق کہلا بھیجی ہو اور اسکے لوگون سے نفقہ اور رہنے کے لئے گھر مانگتی ہون وہ انکار کرتے ہین

مرد کی طرف [illegible] نے کہا یا رسول اللہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دے کر کہلا بھیجا ہے آپنے فرمایا نفقہ یعنے خرچ اور رہنے کے لئے جگہہ اوس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے (اور تین طلاق کے بعد رجوع نہین ہو سکتا تو نفقہ بھی نہ ملیگا) **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کو تین طلاق دیئے گئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ اور نہ گھر دیا جاویگا مرد کیطرف سے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَّهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ابو عمرو مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگون مین ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین پھر کیا فاطمہ کے لئے نفقہ دلایا جاویگا آپنے فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہنے کو گھر

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ

تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان **عَنْ** اَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلٰثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** اے ابو صہباء ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف اور کہا اے ابن عباس کیا نہین جانتے تم یہہ کہ تین طلاق زمانے مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور زمانے ابو بکر اور شروع خلافت مین عمر رضی اللہ عنہما کر دی جاتی تھین طرف ایک طلاق کے ابن عباس نے فرمایا کہ ہان یعنی رد کی جاتی تھین **فا** رد کیئے جاتے ایک طلاق کی یعنی تین طلاق ایکبار اکٹھا دینے سے ایک طلاق سمجھی جاتی تھی **اَلطَّلَاقُ لِلَّتِيْ يَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا** کوئی شخص طلاق دیدے عورت کو جماع کرنے سے پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوْقَ عُسَيْلَتَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسنے یہہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مرد نے تین طلاق دی اپنی جورو کو پھر اوسکی جورو نے کر لیا دوسرا خصم اور عورت مرد دونون ایک مکان مین بھی جمع ہوئے لیکن مرد نے اوس سے جماع نہین کیا اور اوس عورت کو طلاق دیدی کیا اسپی عورت پہلی خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہین آپنے فرمایا نہین حلال ہوتی جبتک

بیچکی ہیہ دوسرا مرد اوسکی شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا ف یعنی خلوت کا کچھ اعتبار نہین اول خاوند کے لئے جایز ہونیکے کو جماع کرنا اس دوسرے مرد کا شرط ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلَ هُدْبَةٍ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے نکاح کیا عبدالرحمن بن زبیر کو اور اوسکا حال یہہ ہو کہ کپڑے کی جہالر کے سوا اوسکی پاس کچھہ نہین آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہوگی رفاعہ کے پاس جانا یہہ بات نہین ہوگی جبتک نہ چکھے عبدالرحمن تیرا مزا اور نہ چکھے تو عبدالرحمان کا مزا ف یعنی عبدالرحمان جب تیرے سو صحبت کرے اور پھر طلاق دیوے تب تو اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہے بغیر جماع ہونیکے پہلے خاوند سے نکاح جایز نہین ہدیہ کہتے ہین کپڑے کی جہالر کو اور کہیں کے پلون کو یعنی کپڑے کے کنارے پر تارون کو بل دیکر چھوڑ دیتے ہین حفاظت کے لئے تاکہ تارین نہ نکلین اوس کپڑے کی جہالر کی مثال کے عبدالرحمان کو بسبب ڈھیلی اور کم شوت ہونیکے **طَلَاقُ الْبَتَّةِ** طلاق قطعی کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلَ هُدْبَةِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ قرظی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکر اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہنے لگی یا رسول اللہ مین تھی جورو رفاعہ قرظی کے وہ مجھکو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بیواسطہ اور بے لگا کر دیتی ہے یعنی تین طلاق اوسکو چھوڑ کر مین نے عبدالرحمان بن زبیر کو کر لیا تھا قسم خدا کی یا رسول اللہ عبدالرحمان کے پاس اس چادر کے پلے سینے جہالر کے سوا کچھہ نہین اور اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہین اوسوقت خالد بن سعید دروازے پر تھے آپنے اونکو اندر آنیکا حکم نہ دیا اور کہا یا ابوبکر سنتے ہو یہہ رسول اللہ کے پاس بھی وہی کہتی ہے جو کہتی پھرتی ہے پھر آپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ پاس جانا چاہتی ہے ایسا نہین ہو سکتا جب تک عبدالرحمن تیرے سے ہم بستر ہوئے **أَمْرُكِ بِيَدِكِ** امر کہ بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے

بیان مین عن حماد بن زید قال قلت لایوب ھل علمت احدا قال فما امرك بیدك انھا
ثلاث غیر الحسن فقال لا شعث قال اللھم غفرا الا ما حدث بہ قتادۃ عن کثیر مولی بن
سمرۃ عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث فلقیت کثیرا فسالتہ
فلم یعرفہ فرجعت الی قتادۃ فاخبرتہ فقال نسی قال ابو عبد الرحمن ھذا حدیث
منکر ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے کہا مین نے ایوب سے کیا جانتے ہو تم کسیکو جو کہتا ہو امرک بیدک کہنے
سے تین طلاق ہوجاتے ہین سوا حسن کے وہ کہتے ہین کہ تین طلاق ہوجاتے ہین اس بات کے کہنے سے
ایوب نے جواب دیا مین نے کسی کو ایسے کہتے نہین سنا پھر کہا اللھم اغفرا یعنی بخش دے اگر اوس سے غلطی
ہوئی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھسے قتادہ نے کثیر کی روایت سے اور کثیر نے ابو سلمہ سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ
سے اور ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر بیان کیا کہ وہ تین طلاق ہوتے ہین راوی کہتا ہے
مین کثیر سے ملا پوچھا اس روایت کا حال اوسکو اس حدیث کا کچھہ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے پھر
مین گیا قتادہ کے پاس اور اون سے یہہ حال بیان کیا قتادہ نے کہا وہ بھول گیا ابو عبد الرحمن جو مصنف ہین
اس کتاب کے وہ فرماتے ہین یہہ حدیث منکر ہے ف اور ترمذی فرماتے ہین مین نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے
اس حدیث کو اونہون نے فرمایا یہہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر یعنے ابو ہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک
اسکی سند نہین پہونچی اور امرك بیدك کہنے کے یہہ معنی ہین کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد یون
کہے تیرا کام تیرے ہاتھہ مین ہے تو اسمین علما کا خلاف ہے حسن کہتے ہین کہ امرك بیدك جب کہے تو اسبات کے
کہنے سے ہی تین طلاق ہوجاتے ہین اور ایوب نے اسکا انکار کیا لیکن انکار کرکے یہہ بات بھی کہی کہ قتادہ سے مین نے
یون سنا ہے کہ ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ تین طلاق ہوجاتے ہین اس بات کے کہنے
سے مگر قتادہ نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تھا جب ایوب خود کثیر سے ملے تو اونہون نے کہا مجھے معلوم نہین پھر روایت
بے اعتبار ہوگئی اور صحیح یہہ ہے کہ امرك بیدك کہنے سے اختیار عورت کو ہوجاتا ہے پھر وہ چاہے ایک طلاق
رجعی خواہ بائن دے دیوے یا تین طلاق دے لیوے

باب الخلال المطلقۃ ثلاثا والنکاح الذی یحلھا

باب بیان مین حلال ہونے مطلقہ کے جسکو تین طلاق دی گئی ہون
اور ذکر مین اس نکاح کے جو حلال اور جایز کردیتا ہے اوسکو عن عائشۃ قالت جاءت امراۃ رفاعۃ الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان رفاعۃ طلقنی فابت طلاقی وانی تزوجت بعدہ عبد الرحمن
بن الزبیر فما معہ الا مثل ھدبۃ الثوب فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لعلك
تریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی یذوق عسیلتك وتذوقی عسیلتہ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ

سی روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے میرے خصم نے مجھکو تین طلاقین دین تہین
اوسکے بعد مین نے نکاح کرلیا عبد الرحمان بن زبیر سے اور عبد الرحمن بن زبیر کے پاس کچھہ نہین سوائے کپڑے کی
جہالر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سنکر ہنسے اور فرمانے لگے شاید تیرا ارادہ یہہ ہے رفاعہ سے پہر نکاح کرلے
یہہ بات نہین ہونیکی جبتک تیرے سے صحبت نہ کرے عبد الرحمان اور تم دونون ایک دوسرے کا مزا چکھو عن عائشۃ
اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
طلاق دی کسی آدمی نے اپنی جورو کو تین طلاق اوس عورت نے دوسرے خصم کرلیا اس دوسرے خصم نے ابہی اسکو چھوا بہی
نہین تہا کہ طلاق دیدی پہر پوچہا گیا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جایز ہوجاتی ہے ایسی عورت پہلے
خاوند کے لئے اپنے فرمایا نہین جایز ہوتی جبتک نچکہہ لیوے مزا اس عورت کا دوسرا خصم اوّل خاوند کی نہیں
ف یعنی نکاح کرکر چہوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لئے درست نہین نکاح کرنا اس عورت سے کیونکہ تین طلاق
ایسی چیز ہین جس سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہوجاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا تب معلوم ہوگا
جبکہ دوسرے کے قبضے اور تصرف مین پورے طور سے آجاوے اور پہلے خاوند کیطرح اس سے معاملہ کرلیوے یعنی
ایک مکان مین اکیلے ہونے یا نکاح کرلینے یا ذرا سا ساس وغیرہ کرلینے سے پورا تصرف نہین ہوتا اسواسطے
فرمایا جبتک دونو ایک دوسرے سے مزے نہ اوڑا لین جبتک پہلے کو جایز نہین اوس سے نکاح کرنا اور اسمین
اور بہی اسرار ہین غور کرنے سے ظاہر ہونگے عن عبد اللّٰہ بن عباس اَنَّ الْغُمَیْصَاءَ اَوِ الرُّمَیْصَاءَ اَتَتِ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَشْتَکِیْ زَوْجَهَا اَنَّهٗ لَا یَصِلُ اِلَیْهَا فَلَمْ تَلْبَثْ اَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هِیَ کَاذِبَۃٌ اِلَیْهَا وَلٰکِنَّهَا تُرِیْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی زَوْجِهَا الْاَوَّلِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ ذٰلِکَ لَهَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے آئی غمیصاء یا رمیصاء اس مین شک ہے راوی کو یعنی غمیصاء نام لیا یا رمیصا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور شکایت کی اپنے خاوند کی اسبات کی وہ اسکے پاس نہین آیا پہر تہوڑی سی دیر کے بعد اوسکا خصم بہی آگیا
اور کہنے لگا جہوٹ بولتی ہے یہہ عورت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکے پاس جاتا ہون لیکن اسکا یہہ ارادہ
ہے کہ مجہسے چہوٹ کر پہر پہلے خصم کے پاس چلی جاؤن آپنے فرمایا یہہ بات اسکو مناسب نہین مگر اوسوقت جب
چکہہ لیوے تو اوسکا شہد ف یعنی عورت اور مرد مین صحبت ہوجاوے اور ایک دوسرے سے پورا پورا مزا اٹہا
لیوین عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الرجل یکون لہ المراۃ یطلقها ثم یتزوجها
رجل فطلقها قبل ان یدخل بها فترجع الی زوجها الاول قال لا حتی تذوق العسیلۃ ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال مین ایک آدمی کے تہی اوس کی
ایک جورو اوس نے اوسکو طلاق دیدی یعنی تین طلاق پہر اوس عورت کو دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پہر دوسرے نے
بہی بغیر جماع کرنیکے طلاق دیدی اوس عورت کو پہر دوبارا لوٹ کر جانا چاہا اس عورت نے پہلے خصم کی طرف آپنے فرمایا
نہین ہو سکتا جبتک نہ کہا لیوے وہ شہد کو اس دوسرے خاوند کے یعنے اوس سے جماع نکر لیوے تب تک وہ پہلے
خاوند کے حق مین جایز نہین ہو سکتی **عن** ابن عمر قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل
یطلق امراتہ ثلاثا فیتزوجها ان دخل فیعلق الباب و یرخی الستر ثم یطلقها قبل
ان یدخل بها قال لا تحل للاول حتی یجامعها الاخر قال ابو عبدالرحمن هذا اولی
بالصواب **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا کسنی نے مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر کسی آدمی نے
طلاق دی اپنی جورو کو تین طلاق پہر اوسکو نکاح کر لیا دوسرے آدمی نے اور نکاح ہونیکے بعد گئے دونون کوٹہری
اور بند کر دیا گیا دروازہ اور پردے بہی چہوڑ دیے یعنے خلوت صحیح ہو گئی لیکن اس دوسرے مرد نے جماع نہین کیا پہر طلاق
دیدیا اس عورت کو اس دوسرے نے بہی کیا جایز ہے یہ عورت پہلے خصم کے لئے آپنے فرمایا نہین جب تک جماع
نکر لے اوس سے یہ دوسرا ابو عبدالرحمن یعنی مصنف اس کتاب کے فرماتے ہین یہ حدیث صواب سے بہت قریب
ہے **باب الاحلال المطلقة ثلاثا وما فیه من التغلیظ** تین طلاق
دے گئے عورت سے حلالہ کرنے کا بیان اور جو کچہہ کہ اسکام کے کرنیوالے پر سخت بات کہی گئی ہے اوسکا ذکر اسباب مین
کیا گیا ہے **عن** عبداللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم الواشمة والمتوشمة و
الواصلة والموصلة واکل الربا وموکله والمحلل والمحلل له **ترجمہ** عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے والی پر اور گدوانے والے پر اور بالون مین ملانے والے اور
ملوانے والے پر اور رباج کہانے والے پر اور کہلانیوالے اور حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے لئے حلالہ کیا جاتا ہے
اوسپر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال مین اور بال ملا کر لینے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور خدا کی لعنت
پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بہی اور جو عورت آپنے ہاتہہ سے جوڑے اوسپر بہی اور رباج
نیلا گدوانے اوسپر بہی اور جو آپنے ہاتہہ سے گودے اوسپر بہی اور حلالہ کرنیوالے پر یعنی جس نے نکاح کیا
اس نیت سے کہ چہوڑ دونگا طلاق دیکر تاکہ حلال ہو جاوے پہلے خاوند کے لئے اور جسکے لئے حلالہ کیا گیا یعنے
پہلے خاوند پر **باب مواجهة الرجل المراة بالطلاق** باب بیان مین
اسباب کے کہ مرد عورت کا منہہ دیکہتے ہی طلاق دے **عن** عائشة ان الجلاس بن السمط دخلت
علی النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت اعوذ باللہ منك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے جب داخل ہوئی کلابی (ایک عورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہنے لگے اعوذ باللہ منک یعنی پناہ مین ہوتی ہون مین اللہ کی تیرے سے آپنے فرمایا تونے بہت بڑی کی پناہ لی تو جا اپنے گہر والون پاس ف یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جون کی بیٹی سے کہی اور اسکا نام اسما تہا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی اصل قصہ یون ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بی بیون کو شک ہوا اور اوس سے یون کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بہائیون کو مارا اور بعضی روایت مین ہو کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکہلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجھسے تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے اوس نے اسیطرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گہر جا یہہ بشارہ کیا طلاق کا **باب ارسال الرجل الی زوجتہ بالطلاق** طلاق کہلا بہیجنا کسی آدمی زبانی اپنی جورو کو

عن فاطمۃ بنت قیس تقول ارسل الی زوجی بطلاقی فشددت علی ثیابی ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کم طلقک فقلت ثلاثا قال لیس لک نفقۃ واعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانہ ضریر البصر تلقین ثیابک عندہ فاذا انقضت عدتک فاذنینی مختصرا

ترجمہ فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہو طلاق کہلا بہیجی مجھکو میرے خاوند نے پہر اوڑہ لئے مین نے آپنے کپڑے اور آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس پوچہا آپنے کتنی طلاقین دین تجھکو مین نے عرض کیا تین آپنے فرمایا تجھکو نفقہ نہیے عدت بیٹہنے کے لئے خرچہ تیرے خاوند کی طرف سے نہ ملے گا اور فرمایا آپنے عدت کے دن پورے کر اپنے چچا کے بیٹے کے گہر مین یعنے ابن ام مکتوم پاس کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے اوتار دے سکتی ہے تو آپنے کپڑے نزدیک اوسکے اور فرمایا جب گذر چلے تو اپنی عدت اوسوقت مجھکو خبر کر یوہان حدیث مختصر بیان کی ہے **عن تمیم مولاۃ فاطمۃ عن فاطمۃ نحوہ** ترجمہ تمیم جو مولا ہین فاطمہ کے اونہون نے بہی فاطمہ سے اسیطرح روایت کی ہے یعنے جیسے فاطمہ کی روایت اوپر گذری ہے اوسیطرح کے مولا نے بہی روایت کی ہے ف غرض یہہ ہے اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق کہلا بہیجے تو طلاق ہو جاتی ہے اور عورت اپنی عدت گذار کر دوسرا خصم کر سکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق عورت کے روبرو دینا کچہہ شرط نہین مرد کو اختیار ہے روبرو دے یا غیبت مین دے لیکن عدت کو اطلاع کر دینی چاہئے تاکہ وہ اپنا کچہہ بندوبست کرے **تاویل قولہ تعالی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک** بیان اسما نکا کہ اس آیت کے کیا معنے ہین اور اوسکے فرمانے سے کیا غرض ہے **عن ابن عباس** قال اتاہ رجل فقال انی جعلت امرأتی علی حراما قال کذبت لیست علیک بحرام

ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ إِلَى لَظُّ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا اونکے پاس ایک آدمی اور کہنے لگا مین نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹا ہے تو وہ عورت تیرے حق مین حرام نہین ہوئی پھر پڑھی یہہ آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اور کہا تیرے اوپر ضرور ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک بردے کا **ف** یعنی حرام کہہ لینے سے حلال چیز حرام نہین ہو جاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ ہی سب کفارون مین سے سخت یعنی بردہ آزاد کرنا چاہیے ایک تاویل تو اس آیت کی یہہ ہوئی اور دوسری تاویل آگے آتی ہے **تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلٰى وَجْهٍ آخَرَ** تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طور پر **عَنْ مَا شَةَ** زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاطَيْتُ اَنَا وَ حَفْصَةُ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰيهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ اَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عُلَّهُ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھیرتے تھے زینب کے نزدیک دیر تک اور شہد پیتے وہان تو صلاح کی مین نے اور حفصہ نے اسطرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان آوینگے تو مین کہونگی آپکے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور تمہارے یہان آوین تو تم بھی یون ہی کہنا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی یہان گئے تو اوسنے وہی بات کہی آپنے فرمایا میں نے اور کچھہ نہین کہا یا لیکن شہد کہا یا ہے زینب کے یہان اور فرمایا آپنے پھر دوبارا نہ پیونگا تب اوتری یہہ آیت لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ یعنی ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھہ پر اور اِنْ تَتُوبَا فرمایا عائشہ اور حفصہ کے لئے یعنی اگر تم دونو توبہ کرتیان ہو جھک پڑے ہین دل تمہارے **ف** جھک پڑے ہین دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے غرض اِنْ تَتُوبَا سے لیکر قُلُوبُكُمَا تک حضرت عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ اسبات سے توبہ کرین اور آیندہ کو ایسی بات نہ کہین جس سے نبی کو دل رنج اور ملال ہو وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيثًا یعنی اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہی جو اوپر گذر چکی یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور عطا کی حدیث مین یہہ قصہ تمام بیان کیا گیا ہے **ف** یعنی عطا کی حدیث مین یون آیا ہے جب عورتون نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر اوسکو کہتے ہین جو درخت مین سے شہد کی طرح کا ایک شیرہ نکلتا ہے اور اوسمین بدبو ہوتی ہے جیسے نیم کے درخت مین سے اور سکا شیرہ ٹپکتا ہے اور بدبو کی چیز سے آپکو نفرت بہت تھی آپنے فرمایا نہین مین نے

معافیر تو نہین پیا لیکن زینب بنت جحش کے پاس شہد کہا یا ہے پھر کبھی اوسکے شہد کو نہ کہا ویگے ہم اور
ہمنے عہد کیا اور قسم کہائی اوسکے کہانے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اسبات کی خبر نہ دینا اور یہہ بات آپ نے
عورت کے رضامند کرنیکے لیئے فرمائی تہی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اسمضمون کو مختصر طور پر یون بیان
فرمایا ف حضرت نے ایک حرم (یعنی) موقوف کردی یا ایک بی بی کی بیان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور
بیبیون کے اوسپر اللہ نے یہہ فرمایا اور قسم کا کہولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھپر حرام ہے
تو قسم ہوگئی کفارہ کے تو اوسکو کام مین لاوے کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی موضح القرآن

باب الخفی یا هلاك

باب بیان مین یون کہنے کے اپنے حجرہ کو جا تو اپنے گہر والون کے ساتہہ ملکر ہ عن عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن کعب بن مالك قال سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فقال فيه اذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني
فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے
سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ ذکر کرتے تہے اپنا حال اوسوقت کا جسوقت وہ پیچہے رہگئے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جانیکے وقت اور کہا اسی بیان مین کعب بن مالک نے اتفاقا ایا قاصد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے یعنی جسطرح
آگے کی حدیث مین اوسکا بیان آتا ہے ف چونکہ اسناد مین فرق تہا اوسکو جدا بیان کیا گیا المحدیث کی
اصطلاح مین اسکو تحویل کہتے ہین عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك قال سمعت كعب بن مالك
يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وساق
قصته وقال اذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يأمرك ان تعتزل امرأتك فقلت اطلقها ام ماذا قال لا بل اعتزلها فلا تقربها
فقلت لامرأتي الحقي باهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله عز وجل في هذا الامر
ترجمہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تہے
اپنا حال اوسوقت کا جسوقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر رہگئے تہے جنگ تبوک کو (نام ہے
ایک جگہہ کا) جاتے وقت راوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ سب کعب بن مالک نے اور کہنے لگے مین
جب اوس حالت مین تہا اوس وقت آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہنے لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیئے یہہ حکم دیا ہے تو اپنی جورو سے کنارا کر کعب نے پوچہا اوس سے کنارہ کر میسے
طلاق دیدا مراد ہے یا کیا غرض ہے قاصد نے کہا طلاق دینا مراد نہین بلکہ جدا رہنے کے لیئے حکم دیا ہے

اور اوسکو قریب جانے سے منع کیا ہے کعب بن مالک فرماتے ہین مین اپنی عورت کو کہا جاتو اپنے گھر والونکے پاس جاکر رہ اور وہان سے میرے نزدیک رہ جب تک اللہ عزت اور بزرگی والا اس امر مین کچھ حکم کرے ف کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہین گئے تھے جنگ تبوک مین اور اونپر عتاب ہوا تھا پچاس دن تک اوس پچاس دن مین اونپر وہ حالت گذری کہ موت سے بدتر تھی اور تیسرون شخص سچ کہنے والے بخشے گئے نہین تو منافقون مین تھے اون تین آدمیون کا ذکر قرآن شریف مین ہے سورۂ توبہ کے آخیر مین یہان اس حدیث مین اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی جورو کو انحقی باہلک کہا یعنے جاتو اپنے گھر والون مین جاکر رہ اس بات کے کہنے سے طلاق نہین ہوتی جب تک نیت نہ کیجائے طلاق کی

عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ قال سمعت ابی کعب بن مالک وھو احد الثلاثۃ الذین تیب علیھم یحدث قال ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالی صاحبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرکما ان تعتزلوا نساءکما فقلت للرسول اطلقھا ام ماذا افعل قال لا بل تعتزلھا فلا تقربھا فقلت لامرأتی الحقی باھلک فکونی فیھم فتحقت ترجمہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین سنا مین نے اپنے باپ کعب سے اور راوی کہتا ہے کعب اون تین آدمیون مین سے ایک شخص ہین جنکی توبہ قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین ہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے اور میرے ساتھی کے پاس اور بیان کیا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو حکم کیا ہے تم اپنی جورؤن سے کنارا کرو اور اونکے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہین مین نے پوچھا قاصد کو طلاق دیدون مین اپنی عورت کو یا کیا کرون اوسنے کہا طلاق نہ دے اوسکو بلکہ کنارا کر اوس سے اور نزدیک نجا اوسکے کعب فرماتے ہین مین نے اپنی عورت سے کہا جا اپنے لوگون مین رہ اور وہین رہا کر یہان تک اللہ عزوجل اوسکے بارے مین حکم کرے کعب فرماتے ہین مین

عن کعب بحدیثہ حین تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وقال فیہ اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی وبقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امرأتک فقلت اطلقھا ام ماذا افعل قال بل اعتزلھا ولا تقربھا فارسل الی صاحبی مثل ذلک فقلت لامرأتی الحقی باھلک وکونی عندھم حتی یقضی اللہ عز وجل فی ھذا الامر ترجمہ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین حال اپنا جب پیچھے رہگئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جاتے وقت اور راوی بیان کرتا ہے اوسی بیان مین کعب نے یہ بھی فرمایا اتنے مین آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارے لئے حکم دیا ہے تم کنارا پکڑو اپنی عورتون سے یعنی مجھکو اور میرے ساتھی کو یہہ حکم دیا مین نے پوچھا قاصد سے
مین طلاق دیدون اپنی عورت کو یا کسطرح کرون مین قاصد نے جواب دیا جدا رہنے کے لئے حکم ہے اور طلاق دینے کا
حکم نہین کعب کہتے ہین مین نے کہا اپنی عورت سے تو جا مل اپنے گہر والون مین اور تو وہین رہا کر جبتک خدا تعالی
اس امر کا کچھ فیصلہ نہ اوتارے **خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ** معقل بن عبید اللہ نے خلاف
کیا ہے اولوگون کا یعنی زہیری ابن شہاب کے شاگردون مین معقل بن عبید اللہ بھی ہین انکی روایت عبید اللہ بن
کعب سے ہے جیسا کہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ
أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا
وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ
ترجمہ عبید اللہ بن کعب سے روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب سے وہ بیان کرتے تھے بھیجا میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتھی کے پاس بھی اوس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
نے تمکو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتون سے کعب کہتے ہین مین نے پوچھا اوس آدمی سے کیا مین طلاق
دیدون مین اپنی جورو کو کیسا کرون مین اوس نے کہا طلاق مت دے بلکہ جدا کردے اوسکو اپنے پاس سے اور اوسکے
نزدیک نجا کعب کہتے ہین مین نے اپنی عورت کو کہا تو جا مل اپنے لوگون مین اور رہ اونمین جبتک اللہ عزت اور
بزرگی والا حکم کرے اس امر مین پھر اونکی بیوی چلی گئی اپنے لوگون مین یعنے اپنے مان باپ کے یہان جاکر
رہنے لگی **خَالَفَهُ مَعْمَرٌ** اور معمر نے معقل کا بھی خلاف کیا ہے چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهَا الْحَقِي بِأَهْلِكِ **ترجمہ** عبد الرحمان بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور بیان
کیا اپنے حدیث مین اتفاقا آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اوس قاصد نے
کنارے کردے تو اپنی عورت کو پھر پوچھا مین نے قاصد سے کیا طلاق دیدون مین اپنی عورت کو اوس نے کہا
طلاق مت دے لیکن اوسکے نزدیک نجا اور اس حدیث مین الحقی بأهلك نہین ذکر کیا **ف** یعنی یہہ نہین بیان
کیا کہ کعب نے اپنی جورو سے کہا تو جا اپنے گہر والون کے ساتھہ رہ جیسے اگلی روایتون مین بیان کیا ہے **باب**
طَلَاقِ الْعَبْدِ غلام کے طلاق دینے کا بیان **عَنْ** أَبِي حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ
امْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقَتْهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّ

باب کم طلاق العبد

رَاجَعَتْهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ابوحسن مولا بنی نوفل سے روایت ہے کہا میں اور میری عورت دونوں غلامی میں تھے ہر طلاق دی میں نے اوس عورت کو دو طلاق اوسکے بعد ہم دونوں اکٹھے آزاد کئے گئے پوچھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اگر رجوع کریگا تو اوسکی طرف یعنے اگر پھر اوسکو نکاح میں لائیگا تو رہیگی تیرے نزدیک عورت ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **خَالَفَهُ مَعْمَرٌ** اور اس روایت میں خلاف کیا ہے معمر نے **ف** رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد ہونے سے تجھ تین طلاق کا اختیار رہ گیا مثل اور آزادوں کے تو دو طلاق تو دے چکا تھا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا **عَنِ الْحَسَنِ** مولی بنی

نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا يَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ

قِيلَ عَنْ مَنْ قَالَ أَفْتَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ بْنُ الْمُبَارَكِ

لِمَعْمَرٍ الْحَسَنُ هٰذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ تَحَمَّلَ صَخْرَةً عَظِيمَةً

ترجمہ حسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے پوچھا کسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس غلام کا جسنے طلاق دین ہوں اپنی عورت کو دو طلاقیں اور پھر وہ دونوں آزاد ہو گئیں ہوں کیا وہ غلام آزاد اوس لونڈی آزاد سے نکاح کر سکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کر سکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کی سند پوچھی ابن عباس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو جواب دیا فتوی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہ حسن کون ہے اس نے بڑا بھاری پتھر اپنے اوپر لادا کیونکہ اگر یہہ روایت غلط ہو تو سیکڑوں ناجائز نکاحوں کا وبال اوسکی گردن پر پڑیگا

بَابُ مَتَى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکیا طلاق دینا کس عمر میں معتبر ہوتا ہے اس باب میں اسکا بیان ہے **عَنْ** عطیہ

قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ

عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ

ترجمہ قریظہ کے دو لڑکوں سے روایت ہے انکو سامنے لائے تھے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریظہ کے ہنگامی کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو احتلام یعنی نیند میں انزال ہوتی ہو یا اوسکے پیشاب کی جگہ یعنے ناف کے نیچے بال اوگ آئے ہوں اوسکو قتل کرو اور اگر ان دونشانوں میں سے کچھ نہ پاؤ تو چھوڑ دو **عَنْ** عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكِمَ سَعْدٌ

فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَتَلُوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

ترجمہ عطیہ قرظی سے روایت ہے کہا میں اوسوقت لڑکا جسوقت حکم کیا سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے پھر دیکھا مجھکو اور شک کیا میرے کانے میں جب نہیں پایا مجھکو زیر ناف کے بالوں والا بچا دیا مجھکو وہیں میں ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ

أحد وهو ابن أربع عشرة سنة فلم يجزه وعرضه يوم الخندق وهو ابن خمس عشرة سنة فأجازه

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بدر کے دن احد کے جہاد کے لئے پیش کئے گئے ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن احد کے جہاد کے لئے پیش کئے گئے وہ چودہ برس کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کیا اونکو پھر دوبارہ پیش کئے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے تھے تب قبول کیا اونکو ف یعنی مجاہدین میں شریک کیا اور مثل مردوں کی اون کا مصال غنیمت میں ٹھیرایا معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے

باب من لا يقع طلاقه من الأزواج

باب جن لوگون کا طلاق دینا واقع نہین ہوتا

بعضی شخص ایسے ہین اونکا طلاق دینا معتبر نہین

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلاث عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يعقل أو يفيق

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا دیگئی قلم تین شخصون سے سونیوالے سے جاگنے تک اور بچہ سے بڑے ہونے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہونے تک ف یعنی ان تین شخصون سے جو کچھ برا یا بھلا کرے اوسکی کچھ سند نہین اللہ جلشانہ کے ہان اوسکا کچھ حساب و کتاب نہین اسواسطے اونکا طلاق دینا بھی صحیح نہین

باب من طلق في نفسه

باب جو شخص اپنے جی مین طلاق دیوے

کوئی شخص اپنے جی مین طلاق دیوے اوسکا کیا حکم ہے

عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تعالى تجاوز عن أمتي ما حدثت به أنفسها ما لم تكلم به أو تعمل

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے چھوڑ دیا میری امت کے اون باتون سے جو جی مین کہہ لیتے ہین جبتک زبان پر نہین لاتی یا کرتے نہین ف یعنی باتون پر پکڑ نہوگی جن باتون کو جی مین خیال کر لیتے ہین یا اپنے آپ ویسے خیالات جی مین آجاتے ہین

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تجاوز لأمتي ما وسوست به وحدثت به أنفسها ما لم تعمل أو تكلم

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجاوبگا میری امت کو اللہ تعالی اون خیالات اور باتون کی پکڑ سے جو کھٹکتے ہین دلون مین اونکے جبتک اونکو زبان پر نہ لاوین یا کرین نہین ف دل کے خطرے اور خیال کئی طور پر ہین ایک تو وہ ہے جو آپ ہی آپ بے اختیار جی مین آجائے عربی زبان مین اوسکو ہاجس کہتے ہین وہ معاف ہے تمام امتون سے دوسرا وہ ہے جو دل مین اور رہا کرے اور جی مین پھرتا رہے اوسکو خواطر کہتے ہین اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے معاف ہین یہہ اللہ تعالی کا فضل اور اوسکی رحمت ہے اس امت پر تیسرے حالت وہ ہے جو خیال کر جی مین دوڑتا پھرتا ہے جی مین اوسکی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اوسکی پورا کرنے اور حاصل کرنیکی طرف دل راغب ہوا اوسکو ہم کہتے ہین اس امت کو اوسپر بھی پکڑ نہین جبتک اوسکو عمل مین نہ لاوے بلکہ اگر قصد کر لیا تھا پھر اپنے جی کو اوس سے روک لیا اوسکو اوسکے بدلے نیکی دی جاویگی اور ایک

اور ایک ان تینون کے سوائے چوتھی حالت یہی ہے وہ یہہ ہے کہ دل گناہ پر پکا ہو جاوے اور جی کو اوسکے کرنے
مین یہانتک مضبوط کرلے کہ اسر طرف سے اوسکے کرنیمین کچھہ قصور باقی نرہے کسی دوسرے سبب سے اوسکام مین مقہور
آجاوے اسمین البتہ پکڑ ہے لیکن پکڑ پوری گناہ کی برابر نہین کیونکہ زنا کے سامان تیار کرنے یا اوسکا ارادہ
کرنیسے زنا نہین ہوجاتا زنا یا چوری کرنیکے بعد ہی ثابت ہوتی ہے غرض زنا کا ارادہ اور زنا دونون گناہ
مین برابر نہین ارادہ اوس سے نیچے درجہ مین ہے اور یہان اس حدیث کے لانیسے یہہ غرض ہے کہ جی مین طلاق
کہدینا طلاق نہین ہوتا جبتک زبان سے نکہے اور اپنے ارادے کو ظاہر نکرے **اَلطَّلَاقُ بِالْاِشَارَةِ**
الْمَفْهُوْمَةِ طلاق دینا اوس اشارہ سے جو سمجھہ مین آسکتا ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهٗ
عَائِشَةُ فَاَوْمَا اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالَ فَاَوْمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِّيْ وَهٰذِهٖ فَاَوْمٰى
اِلَيْهِ الْاٰخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهٖ اَنْ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فارسی ہمسایہ
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شوربا بہت عمدہ پکاتا ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلانے آیا اور آکے پاس
حضرت عائشہ تہین تو اوس نے اشارہ کیا آپ سے اپنے ہاتہہ سے کہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یعنی انکو بہی لاؤن اوس نے ہاتہہ سے اشارہ کیا نہین دو یا تین بار **ف** تو آپ نے
اوسکے اشارے پر عمل کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بول نہ سکے اوسکا اشارہ جو سمجھہ مین آوے مثل بولنے کی ہے اگر وہ
اشارے سے طلاق دیوے اور معلوم ہوجاوے کہ طلاق دیتا ہے تو پڑ جاویگا **بَابُ الْكَلَامِ اِذَا قُصِدَ بِهٖ**
فِيْمَا يَعْتَمِدُ مَعْنَاهُ باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کیے جاوین معنی اوس کلام کے جو پائے جاتے ہین
اوس کلام مین یعنی بیان اوس کلام کا جو کئی معنی کا احتمال رکہتا ہے اگر قصد کیا جاوے اونمین سے کوئی ایک معنی تو
صحیح ہوگا وہ قصد کرنا **عَنْ** عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ
هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتہہ معتبر ہین مرد وہی پاویگا جو نیت کریگا سو جسکا
نکلنا گہر سے اللہ اور رسول کی طرف ہو تو اوسکی ہجرت اللہ اور اوسکی طرف گنی جاویگی یعنی اللہ اور رسول کی طرف
ہجرت کرنیکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہے ملیگی اوسکو دنیا یا عورت کیواسطے ہوگی تو ملی گی
اوسکو عورت انسان کی ہجرت اور گہر چہوڑنا جس واسطے اور جسخیال سے ہوگا اوسکو وہی چیز ملیگی **ف** مثل مشہور ہے
جیسے نیت ویسی مراد یعنے آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اوسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور ان

اس حدیث کو سو سطور لائے ہین کہ ایک کلام جو کئی معنی کا احتمال رکھتا ہو اور سکے معنی لینے مین ارادے اور نیت پر حکم ہے جیسا ارادہ ہوگا ویسا اوسکا حکم کیا جاویگا چنانچہ ہجرت کا لفظ ہے ارادے اور نیت کے سبب سے اوسمین مابین آسمان کا فرق ہوگیا کسی شخص نے ہجرت کی اور اپنا گھر بار چھوڑ کر کافرون کی دیار سے نکلکر مسلمانون کے ملک مین چلا گیا اور جی مین یہ ٹھیرایا کہ اوس ملک مین تجارت خوب ہوتی ہے یا وہان عورتین خوب صورت ملتی ہین تو یہہ ہجرت خدا کے واسطے کی اور وہان دنیا کا بھی فایدہ ملگیا وہ اللہ کا انعام ہے اوس سے اوسکی ہجرت مین کچھہ خلل نہ آویگا کی سو مدینہ کیطرف جو لوگون نے ہجرت کی اوسوقت ایک عورت ام قیس نامی نے بھی ہجرت کی اوسکی محبت اور دوستی سے کسی ایک شخص نے مکے والون سے اوسکے واسطے ہجرت کے لوگ اوس آدمی کو مہاجر ام قیس کا کہنے لگے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی

بَابُ الْاِبَانَةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوظَةِ بِهَا مِمَّا لَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

باب بیان اس بات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ صاف بولے اور اوس سے وہ مطلب مراد لیوے جو اوسکے معنی سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا اور اوس سے کوئی حکم ثابت نہوگا (یعنی وہ مطلب جو مراد ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ إِنَّهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ غور کرو اور دیکھو اس بات کو کیسی بچاوے اللہ تعالی نے مجھکو قریش کی گالیون اور لعنت سے وہ لوگ مذمم کہکر نام لیتے ہین اور بڑا کہتے ہین مجھکو اور حال یہہ ہے کہ مین محمد ہون **ف** یعنی وہ تو مجھ کو بکاڑ کر مذمم کہتے اور مجھ نہین کہتے کیونکہ محمد کے معنی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی بڑا تو اونکی گالیان سب مذمم پر پڑتی ہین مجھ پر کچھ وہ مراد محمد رکھین

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْخِيَارِ

خیار کی مدت معین کرنے کے بیان مین یہہ باب ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِّي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ أَجْرًا عَظِيمًا قُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حِينَ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَاقًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جسدن حکم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسبات کا کہ اختیار دیدین اپنی بیبیون کو تو وہ اختیار دینا مجھسے شروع کیا اور فرمانے لگے مین تجھسے ایک بات کا ذکر کرونگا تو تجھکو جلدی نکرنا اور اپنی

ان باپ کی صلاح اور مشورے بغیر اسبات کا جواب نہ دینا بیوی عائشہؓ فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باپ کا مشورہ لینا اسواسطے فرمایا کہ آپکو معلوم تہا کہ میرے ماں باپ مجہکو حضرتؐ سے جدا ہونیکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین پہر پڑہی آپنے یہہ آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق تو آؤ کچہہ فایدہ دون تمکو اور رخصت کرون بہلی طرح سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین مینے یہہ آیت سنکر کہا کیا اسی بات کیواسطے مشورہ کرون اور صلاح لون مین اپنے ماں باپ سے مین نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گہر کو بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین پہر سب بیبیون نے نبی کی ایسا ہی کہا جیسا مینے کہا تہا یعنے سب بیبیون نے بہی اور اوسکے رسول کو اختیار کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویون کو پوچہنا اور اونکو اختیار دینا طلاق نہ تہا کیونکہ بیبیون نے نبی کو اختیار کیا اور اونکے غیر کو نہین اختیار کیا ف اس حدیث مین جو حدیث ہی اوسکا فایدہ جسمین اس آیت کے اوترنے کی وجہ بہی بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع مین گذر چکا ہے لیکن یہان باب کی مناسبت کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہؓ کے اختیار کو ایک وقت تک قایم کیا یعنی ماں باپ سے مشورہ کرنے تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَكُوْنَا لِیَاْمُرَانِّیْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَاَ عَلَیَّ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاءٌ وَهٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب یہ آیت اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اوتری آپ میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجہکو فرمایا اے عائشہ مین کہتا ہون تجہکو ایک بات تو جلدی نکریو اور اپنے ماں باپ سے اسبات مین مشورہ کریو بیوی عائشہ فرماتی ہین آپنے مشورہ لینے کو فرمایا اور آپ کو یہہ معلوم تہا کہ میرے ماں باپ آپسے جدائی کرنیکی صلاح مجہکو نہ دینگے پہر پڑہی یہہ آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق پورا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے بیوی عائشہ فرماتی ہین کیا یہی بات ہے مشورہ اور صلاح لون مین اپنے ماں باپ کی یعنے اسبات مین صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ مین بے مشورہ کہے یہہ بات کہتی ہون مین نے اختیار کیا اللہ اور اوسکے رسول کو ابو عبد الرحمان فرماتے ہین یعنی اس کتاب کے مصنف اس

روایت مین خطا ہے اور پہلی روایت مین کچھ نقصان اور خطا نہین بلکہ بہت ٹھیک ہے **ف** یعنی یونس بن یزید اور موسیٰ بن علی کی روایت سے پہلے گذری **باب فی المخیرۃ تختار زوجھا** باب بیان مین ان عورتون کے جنکو اختیار دیا گیا اور وہنون نے اختیار کیا اپنے خاوند کو **عن** عائشۃ قالت خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساءہ فلم یکن طلاقا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون کو اور اختیار دینے سے اونکو طلاق نہوئی کیونکہ جب اختیار دیا اونکو اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا **ف** اس سے یہ بات معلوم ہوئی جب کسی عورت کو اوسکا خاوند اختیار دے یعنی عورت کو کہے کہ تو مختار ہے اپنے نفس کی طلاق چاہتی تو طلاق لیلے پھر وہ عورت کہے مین تجھکو چھوڑ کر نجاؤن گی تو اوس عورت کو طلاق نہین ہوتی **عن** عائشۃ قالت قد خیر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نساءہ فلم یکن طلاقا ترجمہ اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت قد خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنساءہ افکان طلاقا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون کو کیا اختیار دینے سے اونپر طلاق ہوگئی **ف** یعنی طلاق نہین ہوئی کیونکہ اونہون نے اس اختیار دینے کو منظور نہین کیا تھا **عن** عائشۃ قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعدھا علینا شیئا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نہین ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہمپر کچھ چیز **خیار المملوکین یعتقان** خاوند اور جورو دونون غلام لونڈی ہون پھر آزاد ہو جاوین تو اختیار ہوگا **عن** القاسم بن محمد قال کان لعائشۃ غلام وجاریۃ قالت فاردت ان اعتقھما فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابدأی بالغلام قبل الجاریۃ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی ارادہ ہوا حضرت عائشہ رضہ کا کہ آزاد کرین اونکو پھر ذکر کیا اسبات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا لونڈی سے پہلے غلام کو آزاد کرنا تو اے عائشہ **ف** تاکہ لونڈی کو جدائی کا اختیار نرہے کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اوسکا خاوند غلام تو اوسکو اختیار ہوتا ہے **باب خیار الامۃ** لونڈی کو اختیار دینے کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان فی بریرۃ ثلاث سنن احدی السنن انھا اعتقت فخیرت فی زوجھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والبرمۃ تفور بلحم فقربت الیہ خبز وادم من ادم البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب فی المخیرۃ تختار زوجھا

باب خیار الامۃ

اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہے بریرہ مین تین سنتین ایک سنت تو یہہ ہے وہ آزاد کی گئی پھر اختیار دیا گیا اوسے خاوند کے پاس رہنے مین یعنی اوسکو کہا کیا تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہجا یا اوسکو چھوڑ کر دوسرے کو کرلے اور دوسری بات یہہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی بریرہ کے قصے مین میراث آزاد کرنیوالے کے لئے ہے اور تیسرے یہہ بات ہے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر مین اور اوسوقت ہنڈیا مین گوشت ابل رہا تہا وہ لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس روٹی آوا ایک سالن جو موجود تہا گہر مین آپنے فرمایا کیا مین نے ہنڈیا نہین دیکہی گوشت کی یعنی اس ہنڈیا مین گوشت پکتا ہے وہ کیون نہین لاتے گہر والون نے عرض کیا ہان پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کسینی بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہین کہاتے آپنے فرمایا اوسکے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے **ف** بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تہی اونہون نے کہا اے بریرہ تو اتنا مال ہمکو دے تجہکو آزاد کر دینگے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدد سے اوسکے آزاد ہونیکی صورت بندہی تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو مرجاوے گی تیرے مال کے وارث ہم ہونگے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ یعنے میراث آزاد کیے گئے کی آزاد کرنیوالے کے لئے ہے یہان اس حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مسئلہ بیان کرنا غرض تہا یعنے لونڈی آزاد ہوجانیسے مختار ہوجاتی ہے اپنے نکاح کے معاملے مین چاہے اپنے نکاح کو باقی رکہے یا توڑ ڈالے یہہ مسئلہ بریرہ کے آزاد ہونیسے معلوم ہوا تہا اور یہہ بہی بات بریرہ کے سبب سے معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہہ پہونچ جاونیکے بعد صدقہ نہین رہتا اوسکا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کہا لیا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا اور ہمارے لئے وہ ہدیہ یعنی تحفے کے طور پر ہے

بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب بیان مین اختیار دینے اُس لونڈی کے جو آزاد کی گئی ہے اور خاوند اوسکا حر یعنے آزاد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ فَاَعْتَقَتْهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا اَقَمْتُ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے خریدہ مین نے بریرہ کو اور اوسکے والیون نے یہہ شرط لگائی کہ اسکی میراث کے حقدار ہم ہون گے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسبات کا اپنے فرمایا تو اوسکو آزاد کردے کیونکہ ولاء لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے والیکا حق ہوتا ہے (یعنی وہ مال جو چہوڑ کر مرجاوین یہہ دونون) دریہنے والیکا کچہہ حصہ نہین اوسکے

مال مین بکا حصہ میراث مین اوس کا ہے جو نقد پیسے روپے خرچ کرتا ہے) یہہ مسئلہ سنکر بیوی عائشہ رضہ اوسکو آزاد کر دیا خصم کے چھوڑ دینے مین وہ کہنے لگی اگر مجھکو وہ کتنا ہی کچھہ دیوے تو بھی اوسکے پاس نہین ٹہیرونگی اور اوسکی بعد خود مختار ہوگئی اور اوس بریرہ کا خاوند آزاد ہوتا کسیکا غلام نہ تہا ف یہان پہلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد اور حر کی جورو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہونیکے بعد اوسکو اختیار ہے اسکے گہر مین رہے یا اوسکو چہوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا مختار ہونا ہے جب لونڈی آزاد ہوگئی تو مختار ہو جائیگی اور بعض علما کے نزدیک لونڈی کو اوسیوقت مین اختیار ہوگا جب اوسکا خاوند غلام ہو وہ کہتے ہین کہ بریرہ کا خاوند غلام تہا جیسے آگے آتا ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُوتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ اونہون نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینے کا اوسکے والیون نے شرط لگائی ولاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لینگے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے اسبات کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کر دے اسلئے کہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہو چکی حق ہے آزاد کرنے والیکا بیچنے والیکا حق نہین ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگایا کرے بیچنے کے وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہین بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین لائے گہر کے لوگ گوشت آپکے آگے اور یہہ بہی کہدیا یہہ گوشت کسینے صدقہ دیا تہا بریرہ کو آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے صدقہ تہا ہمارے لئے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو اپنے اور اوسکا خصم آزاد تہا غلام نہ تہا ف اسلئے حدیث سے یہی وہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جسکے باب باندہا ہے یعنی لونڈی آزاد ہونیکے بعد مختار ہو جاتی ہے اپنے خاوند کے چہوڑنے مین اگرچہ اوسکا خاوند غلام ہو کسیکا کیونکہ لونڈی کے مختار ہونیکے لئے اوسکے خاوند کا غلام ہونا شرط نہین **بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ** باب ہے بیان مین اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اوس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ بَرِيرَةُ عَلَى نَفْسِهَا بِسِتِّ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأُوقِيَةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ فَكَلَّمَتْ فِي ذَلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ أَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا مَا لِلَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَرِيرَةَ

اَشْتَرِيْ تَسْتَعِيْنُ بِيْ عَلٰى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُوْنَ اَعْتِقُ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لَنَا وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مکاتب کیا بریرہ نے اپنے تین اوقیہ پر اور ہر برس میں ایک اوقیہ ادا کرنا ٹھہرایا پھر آئے بریرہ میرے پاس یعنے حضرت عائشہ کے پاس اکر کہا اور اون سے اپنی کتابت میں مدد چاہی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اسطرح تو مدد نہیں کرتی لیکن اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ایک ہی دفعہ سب رقم گن دون اور ولاء میرا حق ٹھہرے پھر گئی بریرہ اپنے والیون کے پاس اور گفتگو کی اون سے اس باب میں اون لوگون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لینگے تو پھر کر آئے بریرہ بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اور آگئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میں بریرہ نے حضرت عائشہ رضہ سے اکر کہا جو اون لوگون نے کہا تھا بیوی عائشہ نے فرمایا ایسا ہی تو خدا کی قسم میں نہیں مدد کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھہریگا تو کرونگی تیری مدد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کسبات کا ذکر کر رہی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ بریرہ آئی تھی میرے پاس اپنی کتابت میں مجھسے مدد چاہتے میں نے کہا اوس سے میں یون تو مدد نہیں کرتی مگر ان اگر وہ لوگ چاہیں تو ایک ہی دفعہ سب دیدیتی ہون اور ولاء میرے لئے ہوگی یہہ بات بریرہ نے اون سے کہی اونہون نے انکار کیا اور کہا ولاء ہم لینگے دوسرے کو نہ دینگے آپنے فرمایا بیوی عائشہ رضہ کو تو خرید لے اسکو اور اون سے شرط کرلے ولاء کی اور شرط کر لینے سے اونکے ساتھہ کچھہ مضائقہ نہیں کیونکہ ولاء حق آزاد کرنیوالیکا ہوتا ہے پھر بیوی عائشہ رضہ کو آپنے یہہ فرمایا اور کھڑے ہوئے خطبہ سنانے کو لوگون کے لئے خدا تعالے کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا ہوا لوگون کو ایسی شرطین باندھتے ہین جو نہین اللہ کے کتاب مین اور کہ جو شرطین ولاء کی ہم لینگے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والیکی بہت ٹھیک اور حق ہے اور شرطین جو اللہ نے لگائین اور ٹھہرائین وہی مضبوط اور وثیق یعنے قابل وفا کے ہین اور فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب مین نہین وہ شرط باطل اور بے اصل ہے اوسکا وفا کرنا کچھہ ضرور نہین اگرچہ وہ سو شرطین کیے ہون پھر اختیار دیا بریرہ کو آپنے اوسکے خصم کے چھوڑنے مین پھر وہ خود مختار ہوگئی یعنے اپنے خصم کو چھوڑ دیا عروہ فرماتے ہین اگر اوس کا خصم آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اختیار نہ دیتے ف ایک دفعہ چاہیں ہم کا ہوتا ہے

اور درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قیراط اور قیراط دو طسوج کا اور طسوج دو جو کا جو میانہ ہون نہ بہت بڑے ..... اور نہ بہت چھوٹے اور مکاتب اسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپیہ ٹھیرادے اور اوس سے اقرار اور نوشتہ لیوے کہ ہر سہ ہی مین اسقدر پہنچایا کرے جبتک اوس لکھی مین سے ایک درہم بھی باقی رہیگا وہ آزاد نہو گا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ ایک مشت قیمت لے لیوین اور مین تجھکو آزاد کرون گی اور ولاء یعنی تیرے مرنیکے بعد تیرے مال کی بھی مین وارث ہونگی اس شرط کو بریرہ کے والیون نے نہ مانا اور کہا کہ ولاء ہم لینگے جب اونہون نے حق ولا کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رضہ کو فرمایا تو شرط کرے یعنی اونسے اسبات مین زیادہ اصرار نکر اور جو کام کرنیکا ہے اوسکو کر اور آپنے خطبے مین فرمادیا کہ یہہ شرطین باصل اور ناقابل ایفا ہین تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھیرے اس جگہہ حدیث کو اسواسطے لائے ہین کہ اس مین لفظ وکان عبدا کا ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تہا اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب لونڈی کا خصم غلام ہو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہی اور اگر آزاد ہو تو نہین اختیار دیا جائیگا اوسکو چنانچہ عروہ نے اس حدیث مین فرمایا ہی اگر وہ آزاد ہوتا تو نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہہ روایت ثبوت اور صحت مین پہلی روایت سے بڑہکر ہے یعنے خرید ہونیکی روایت سے جو پہلے گذر چکی اور مصنف نے دونون روایتون کے موافق مسئلہ بیان کیا ہو دوسری روایت مین زیادہ تصریح کی ہے اول مین فقط روایت بیان کرکے چھوڑ دی ہے **عن** عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان زوج بریرۃ عبدا **ترجمہ** عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہین فرمایا بی بی عائشہ رضہ نے بریرہ کا خصم غلام تہا **عن** عائشۃ انہا اشترت بریرۃ من اناس من الانصار فاشترطوا الولاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولاء لمن ولی النعمۃ وخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجہا عبدا واہدت لعائشۃ لحما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو وضعتموہ لنا من ہذا اللحم قالت عائشۃ تصدق بہ علی بریرۃ فقال ہو علیہا صدقۃ وہو لنا ہدیۃ **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے خریدا اونہون نے بریرہ کو انصار لوگون سے اون انصاریون نے ٹھیرایا تہا ولاء کو اپنے لئے اوسوقت فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا حق دار ولی نعمت ہوتا ہی یعنے جسنے روپیہ خرچ کیا اور بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا اور بیچنے والا حقدار نہین ہوتا بیوی عائشہ فرماتی ہین اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تہا بریرہ کا خصم غلام اور ہدیہ دیا بریرہ نے بی بی عائشہ کو گوشت آپنے کہا ہم کو اس گوشت مین سے دیتی تو اچھا تہا بیوی نے فرمایا یہہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہی آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا ہمارے لئے صدقہ نہین بلکہ ہدیہ ہے **عن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بریرۃ وأردت أن أشتریہا واشترط الولاء لأہلہا فقال اشتریہا فإن الولاء لمن أعتق قال

وَحُرِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَدْرِي وَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بریرہ کے معاملہ میں اور بیان کیا میں نے میرا ارادہ ہے بریرہ کے خریدنے کا اور اوس کے لوگوں سے شرط کرتی ہوں ولاء کی فرمایا آپنے خرید لے اوسکو کیونکہ ولاء اوسکا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے راوی نے کہا اختیار دیا بریرہ کو آپنے خاوند کے چھوڑنے میں اور تھا خاوند اوسکا غلام پھر کہا راوی نے میں نہیں جانتا خاوند اوسکا غلام تھا یا آزاد اور دیا گیا گوشت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا گیا کہ لوگوں نے صدقہ دیا تھا کسی بریرہ کو آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کے حق میں تھا اور ہمارے لئے تو ہدیہ ہے

باب الایلاء

باب ایلاء کے بیان میں عَنْ أَبِي الضُّحٰى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحٰى نَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ترجمہ ابو الضحیٰ سے ابو یعفور روایت کرتے ہیں ہم لوگ ذکر کرتے تھے ابو الضحیٰ کے نزدیک اور کہتے تھے مہینے کی مدت تیس دن ہے اور بعضے کہتے تھے انتیس دن ہے تب میں کہا ابو الضحیٰ نے بیان کیا مجھسے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھے ایک روز ہم صبح کو تو کیا دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویں رو رہی ہیں اور ہر ایک کے نزدیک اونکے گھر والے موجود تھے پھر آیا میں مسجد میں تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے ابن عباس فرماتے ہیں پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اوپر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ بالاخانہ میں تھے اپنی کہہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا پھر کسی نے جواب نہ دیا تین بار سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا پھر لوٹ آئے اور بلال کو بلایا اوٹھے پھر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کیا آپنے طلاق دی ہے بیویوں کو آپنے فرمایا نہیں لیکن ایلا کیا ہے میں نے ایک مہینے کا راوی بیان کرتے ہیں ۲۹ اونتیس دن ٹھیرے آپ اوس مکان میں پھر اوترے وہاں سے اور گئے گھر میں بیویوں کے پاس

ف ..... ایلاء کہتے ہیں کہ قسم کھاوے مرد کہ اپنی عورت کے نزدیک نجاوے گا اوس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہنے لگے لیکن علماء نے کہا ہے کنارہ کرنا غصے یا ناراضی کے سبب سے ہو اور گر ناراضی کے سبب سے نہ ہوگا تو اوسکو ایلا کہینگے عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَمَضَتْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتَ آلَيْتَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی اپنی بیبیون کے پاس نہ جانیکی یعنی عہد کیا کہ ایک مہینہ تک عورتون کے نزدیک نہ جاونگے اور رہے اپنے بالاخانے مین اونتیس ۲۹ دن پھر اترے آپ لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا آپنے فرمایا مہینہ اونتیس ۲۹ دن کا بھی ہوا کرتا ہے ف وہ مہینہ شاید اونتیس دن کا ہوگا یہہ بات ہوگی کہ آپنے فقط مہینہ کا لفظ فرمایا تھا چنانچہ بعضی روایتون مین ہے لا ادخل علیکن شہرا یعنے نہ آونگا مین تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق اونتیس دن پر بھی آیا ہے شہر کا لفظ فرمایا اور شہر فلان نہ کہا تھا تاکہ آپکو پابندی ہوتی اوس مہینہ خاص کی **باب الظہار** ظہار کے بیان مین **عن** ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ظاهر من امراته فوقع علیها فقال یا رسول اللہ انی ظاهرت من امراتی فوقعت قبل ان اکفر قال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالها فی ضوء القمر فقال لا تقربها حتی تفعل ما امرک اللہ عز وجل ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مین نے ظہار کیا تھا اپنی عورت کے ساتھ پھر جا پڑا مین اوسکے اوپر پہلے کفارہ دینے سے آپنے پوچھا کس سبب سے کیا تو نے یہہ کام اوس نے بیان کیا مین نے دیکھی پازیب اوسکی چاندنی مین آپنے اوسکو فرمایا اب اوسکے پاس نہ جائیو جب تک نکرے تو وہ کام جسکا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے ف ظہار جدو کو مشابہت دینا ماں کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی پیٹھہ یا پیٹ وغیرہ کے ساتھ مشابہت کرکر کہنا تو میرے حق مین ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹھہ یعنی جیسی وہ مجھپر حرام ہے ویسی تو بھی مجھپر حرام ہے اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر اوسپر حرام گنتے شرع نے اسبات کو مقرر کیا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے کفارہ جبتک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہمیشہ کے حرام ہونیکا حکم موقوف کیا اگر کسی نے بغیر کفارہ دینے کے عورت سے جماع کیا تو اوس نے اچھا کام نہ کیا اوسکو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دیکر اوسکو ہاتھ لگاوے اور کفارہ نہ دینے تک اوسکو اپنے حق مین حرام جانے جیسا زبان سے کہا تھا یعنی اللہ تعالی کا احسان ماننے اور شکر کرے کہ اوس نے کفارہ دینے کے بعد حلال کر دیا ورنہ تو نے تو عمر بھر اپنا گھر اوجاڑ لیا تھا **عن** عکرمة قال ظاهر رجل من امراته فاصابها قبل ان یکفر فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما حملک علی ذلک قال رحمک اللہ یا رسول اللہ رایت خلخالها او ساقیها فی ضوء القمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتزلها حتی تفعل ما امرک اللہ عز وجل ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوس سے کفارہ دینے کے پہلے پھر کہا

یعنی حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے فرمایا کونسی چیز ہتی جسنے یہہ کام کرادیا تجھسے وہ بولا رحم کرے خدا تعالیٰ آپ پر یارسول اللہ دیکھی مین نے ضنجال یعنی کڑی اوسکے پاؤن کی یا کہا دیکھی مین نے پنڈلیین اوسکی چاندنی مین یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جبتک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجھکو اللہ عزت اور بزرگی والے نے **عن** عِكْرِمَةَ قَالَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ ظَاهَرَ مِنْ امْرَاَتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُفَعِّلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اِسْحَاقُ فِي حَدِيْثِهٖ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا یا نبی اللہ اس شخص نے ظہار کیا تہا اپنی جورو سے پہر اوس نے صحبت کرلی کفارہ دینے سے پہلے آپنے فرمایا اوسکو کاہے کو کیا تو نے یہہ کام اور کس نے کہا تجھکو ایسی بات کرنے کے لیے وہ کہنے لگا اے نبی خدا کے مجھکو نظر پڑین گوری پنڈلیین اوسکی چاندنی مین آپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جبتک ادا کرے تو جو کچھہ تیرے ذمے پر ادا کرنا اوسکا ضرور ہے اب کتاب کے مصنف رح فرماتے ہین اسحاق اپنی حدیث مین فاعتزلها فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہین اور مصنف رح فرماتے ہین اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولیٰ ہے مسند ہونیسے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ زیادہ دانا ہے **ف** یعنی یہہ حدیث مسند ابن عباس سے اور مرسلاً عکرمہ سے بھی ہے اور مرسلاً روایت صحیح ہے بہ نسبت مسند کے **عن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا الْاٰيَةَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ نے شکر ہے اللہ کا جو سنتا ہے تمام آوازون کو آئی خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اوسکے ظہار کرنے سے کہ اوسنے بچے خراب اور تباہ ہوئے اور جیہاتی تھی وہ اپنی گفتگو مجھسے تب اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے سچ ہے قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ یعنی سن لی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھسے اپنے خاوند پر اور جینگتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکھتا ہے سکے لگے اللہ جل شانہ نے ظہار کا اور اوسکے کفارے کا بیان فرمایا ہے **ف** یہہ عورت بہت خوبصورت تہی ایک بار نماز پڑہتی تہی جب سلام پہیرا تو اسکے خاوند اوس بن صامت نے خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہوکر اوس سے ظہار کرلیا **باب ما جاء في الخلع**

باب خلع کے بیان میں عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المنزعات والمختلعات هن المنافقات ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوندوں سے کشیدہ رہنے والیاں اور خلع کرنیوالیاں منافق اور غائبانہ ذکر ہی کہنا چاہئے ف خلع کہتے ہیں عورت اپنا حق مرد کو چھوڑ دے اور کہے کہ تو چھوڑ دے یعنے طلاق دیدے مجھکو اور وہ حق جانے مہر ہو یا کچھ اور جیہو اور حسن جو شاگرد ہیں ابو ہریرہ کے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا ہمیں نے کسی سے یہ حدیث نہیں سنی اور کبھی حدیث نہیں فرماتے ہیں حسن نے ابو ہریرہ سے کچھ نہیں سنا غرض اس حدیث میں محدثین کو کلام ہے عن حبیبۃ بنت سہل انہا کانت تحت ثابت بن قیس بن شماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ بنت سہل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من هذه فقالت انا حبیبۃ بنت سہل یا رسول اللہ فقال ما شانک قالت لا انا ولا ثابت ابن قیس لزوجها فلما جاء ثابت بن قیس قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه حبیبۃ بنت سہل قد ذکرت ما شاء اللہ ان تذکر فقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت خذ منها فاخذ منها وجلست فی اهلها ترجمہ حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے تھی وہ جورو ثابت بن قیس کی حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں نکلے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع صبح صادق میں طرف نماز کی ملی حبیبہ کو دروازے کے نزدیک آپنے فرمایا کون ہے تو حبیبہ نے کہا میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپنے کہا کیون کیا ہوا تجھکو کوئی حبیبہ نے کہا میری اور میرے خصم ثابت بن قیس کی نہیں بنتی جب آئے ثابت بن قیس آپنے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہتی تھی جو کچھ اللہ نے چاہا اسکی زبان سے نکلا حبیبہ جھٹ کہنے لگی یا رسول اللہ جو کچھ اس نے مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے فرمایا ثابت بن قیس کو لے لے اسکو یعنی تو اپنی چیز اس سے واپس کر لے ثابت بن قیس نے آپکے فرمانے کے موجب لے لیا اوس سے اپنا دیا ہوا مال اور بیٹھ رہی حبیبہ اپنے گھر والوں میں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئی عن ابن عباس ان امراۃ ثابت ابن قیس اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت ابن قیس ما انی ما اعیب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقها تطلیقۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی جورو ثابت بن قیس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھے غصہ اور ناراضی نہیں ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا جانتی ہوں آپنے فرمایا تو اوسکا باغ واپس کر دیگی وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دونگی آپنے ثابت بن قیس کو فرمایا تو لے لے اپنا باغ اور طلاق دیدے

اوسکو ایک طلاق ف وہ باغ ثابت بن قیس نے اوسکو مہر مین دیا تہا اسلام مین کفر کرنا پھر کہ عورت ناشکری اور قصور کرے مرد کی فرمانبرداری مین ثابت بن قیس بدصورت تہی اسکا جی اون سے نفرت کرتا تہا ایسا مذار ہوتی تہی سمجھے کہ اس نفرت مین مرد کی نافرمانی ہوجاویگی اور مرد کی نافرمانی کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کی ناراضگی لینے والیکا کہان ٹھکانا عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا ان شئت قال انی اخاف ان تتبعہا نفسی قال استمتع بہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت ایسی ہے جو ہاتھ لگاوی اوسکے ہاتھ کو روکتی نہین آپنے فرمایا تو اوسکو دور کر یعنی اوسکو طلاق دیدے مرد نے کہا مین ڈرتا ہون میری جان اوسکی پیچھے نہ جاوے یعنے اوسکی طرف میرا دل لگا رہے گا بسبب بے صبری کے کہین گناہ مین جا پڑونگا آپنے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا تو تو اوسکو اپنے بنا وے مین کہہ لے ف ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو منع نہین کرتی اس بات کے کہنے سے غرض مرد کی یہہ ہے کہ عورت بے احتیاط اور بے پردہ ہے زنا کی طرف اشارہ نہین اگر زنا کار ہوتی تو آپ لعان کا حکم کرتے بروقت انکار کرنیکے اور بعضون کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دیدینا واجب نہین ایسی شخص کو جو صبر نکرسکے اس عورت کے بغیر اور یہہ آدمی جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی بڑا بے صبر تہا اسی واسطے آپنے فرمایا تو اپنے کام مین لا اوسکو عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان تحتی امرأۃ لا ترد ید لامس قال طلقہا قال انی لا اصبر عنہا قال امسکہا قال ابو عبد الرحمن ہذا خطأ والصواب مرسل ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے نکاح مین ایک عورت ہے نہین جھٹکتی ہاتھون کو کسی کی جب کوئی اوسکو ہاتھ لگاتا ہے آپنے فرمایا طلاق دیدے اوسکو اوس نے کہا مین صبر نہین کرسکتا اوسکے سوا آپنے فرمایا روک اوسکو ف روک اوسکو یعنی حفاظت اور نگہبانی کر اوسکی اور منع کر اور کہا اوسکو اسطرح سے کہ ایسا نکلیں کرے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہہ حدیث مرسل ہے متصل ہونا اسکا خطا ہے اور غلط

باب بدء لعان

لعان کے شروع اور ابتدا ہونیکا بیان عن عاصم بن عدی قال جاءنی عویمر رجل من بنی العجلان قال ای عاصم ارأیتم رجلا رأی مع امرأتہ رجلا أیقتلہ فتقتلونہ أم کیف یفعل یا عاصم سل لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وکرہہا فجاء عویمر فقال ما صنعت فقال صنعت انک لم تأتنی بخیر کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابہا قال عویمر واللہ لا انتہی حتی اسأل عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک فأت بہا قال سہل وانا مع الناس عند رسول اللہ

فلان ذاک

صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بھا فتلاعنا فقال یا رسول اللہ واللہ لئن امسکتھا لقد کذبت علیھا

فطارقھا قبل ان یامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصارت سنۃ الملتلاعنین

ترجمہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا عویمر جبلی عجلان مین سے (نام ہے قبیلے کا) کہنے لگا اے عاصم کیا کہتے ہو تم اس مسئلے مین کہ کیا ایک آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ غیر آدمی کو اگر مار ڈالے اس عورت کا خصم اوسکے یار کو کیا تم بھی مار ڈالوگے اوسکے خصم کو یا کیا کروگے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عیب کہا اور برا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے پوچھنے پر پھر آئے عویمر اور کہنے لگے کیا کیا تو نے اے عاصم وہ بولے مین کیا کرون تیری بات ہی خراب ہے برا مانا اوسکے پوچھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عیب کہا مجھپر عویمر کہنے لگے خدا کی قسم مین پوچھونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ اور گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے آپنے فرمایا اللہ نے اوتارا ہے حکم تیرا اور تیرے جورو کا بلا کر لا اوسکو سہل کہتے ہین ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھی جب لایا عویمر اوس عورت کو اور لعان کیا دونون نے آپسمین اور کہنے لگا عویمر قسم کہا کر یا رسول اللہ اگر اب رکھونگا مین اوسکو تو مین تہمت لگانیوالا ٹہہرونگا یہ کہکر طلاق دیدی اور جدا کر دیا اوسکو اپنے قبضے سے اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی نہین دیا تہا اوسکو عورت کے جدا کر دینے کا راوی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ ٹہہر گیا لعان والون کیواسطے یعنی بعد لعان کے جورو خصم جدا ہو جاوین **ف** عورت مرد مین لعان اسطور پر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگادے اور شاہد نہون اور خدا سے ڈر کر قائل بھی اپنے قصور کا کوئی نہو آخر کو حکم قاضی سے چار بار پہلے مرد کو اسی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر پانچون بار اپنے پر آپ لعنت کرے بشرطیکہ کذب یعنی جہوٹ ہونے کی صورت مین اور اسطور عورت بھی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کے کذب پر اور پانچوین بار کہے غضب پڑے خدا کا اس عورت پر بشرطیکہ صداقت مرد کی یعنی اگر مرد اسمیات مین سچا ہو تو عورت پر غضب پڑے

اللعان بالجبل

لعان کرنا حامل ہونے کیوقت مین **عن** ابن عباس قال لاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العجلانی وامراتہ وکانت حبلی

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اوسکی جورو کے اور تہی عویمر عجلانی کی جورو حاملہ

باب اللعان فی قذف الرجل زوجتہ برجل بعینہ

باب بیان مین لعان کے جس مین نام لیکر چہنالہ ثابت کرلے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لیوے اس مرد کا جسکے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

عن عبد الاعلی قال سئل ہشام عن الرجل یقذف امراتہ فحدثنا ہشام عن محمد قال

سالت عن انس بن مالک عن ذلک وانا ادری ان عندہ من ذلک علم فقال ان ہلال بن

أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيَّ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ **ترجمہ** عبدالاعلی سے روایت ہے پوچھا کسی نے ہشام سے مسئلہ ایسے آدمی کے لیے جسنے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی جورو کو تو بیان کیا ہشام نے اسطرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لوگ سمجھتے تھے اس مسئلہ کا علم اون کو ہے پھر بیان کیا انس رض نے کہ ہلال بن اُمیہ نے قذف کیا یعنے زانیہ ٹھیرایا اپنی جورو کو اور جس سے زنا کرتی تھی اوسکا نام شریک بن سحماء بتایا اور یہ شریک بن سحماء بھائی تھا براء بن مالک کا مانکی طرف سے انس بن مالک رض فرماتے ہین پہلے لعان کیا اوس نے یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہین کیا تھا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اوسکے لعان کرنیسے معلوم ہوا پھر لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے اور فرمایا دیکھتے رہو اوسکو اگر اوس نے بچہ سفید سنگ لٹکے ہوئے بال قضی العینین یعنی بگڑی آنکھون والا جنا تو وہ ہلال بن اُمیہ کا ہے اور اگر تیلی پنڈلیان سرمئی آنکھین گھونگر والے بال ہون گے تو شریک بن سحماء کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھکو خبر ہوئی اوسنے جنا بچہ سرمئی آنکھون والا اور گھونگر والے بال اور پتلے پنڈلیون کا **ف** اس حدیث اور اوپر والی حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حمل کے زمانی مین لعان کرنا منع نہین بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ ضرور نہین اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سیوا سلے بیان کیا ہے کہ اس مسئلہ مین علما کا اختلاف ہے **كَيْفَ اللِّعَانُ** لعان کسطرح کرتے ہین **عَنْ** أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةُ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَمَا كَذَلِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيَّ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا أَرْبَجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ

فهو لشريك ابن السحماء فجاءت به آدم جعدا اربعا حمش الساقين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا ما سبق فيها من كتاب الله لكان لي ولها شان قال الشيخ والقضي العين طويل شعر العين ليس بمفتوح العين ولا حاجظها والله سبحانه وتعالى اعلم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے لعان کی رسم اسلام مین ہلال بن امیہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ وہنون نے اپنی جورو کو شریک بن سحما کے ساتھ زنا کی تہمت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسبات کی خبر کی آپنے فرمایا اوسکو چار گواہ لا صنہ تیرے پر حد آویگی اور تیری پیٹہہ پر پڑیگی کئی بار فرمایا آپنے اوسکو ہلال نے قسم کہا کر کہا یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے مین سچا ہون اور اللہ عزت اور بزرگی والا تمیر حکم اوتاریگا جسکے سبب سے میری پیٹہہ بچائی جاویگی قسمون سے پہر اسیطرح رہی یہہ بات یکایک اوتری یہ آیت لعان کی والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين والخامسة ان لعنة الله عليه ان كان من الكاذبين ويدرء عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين **ترجمہ** یعنی جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورونکو اور شاہد نہون اونکے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایشخص کو یون گواہی دینا چاہئے چار گواہ ہمین اللہ کا نام لیکر اور کہے مقررہ شخص سچا ہے اور پانچوین بار کہے اللہ کی پھٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقررہ وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچوین بار یہہ کہے کہ اللہ کا غضب ہو اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہین پہر ہلال کو اوسنے گواہین دین چار گواہ اللہ کے نام کے ساتھ وہ شخص یعنے ہلال سچا ہے اسبات مین اور پانچوین بار کہا اسکی پھٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہے پہر بلائی گئی عورت اوسنے بھی چار گواہ اللہ کے نام کے ساتھ راوی فرماتے ہین پہر پانچوین بار یا پانچوین بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹہیرو اس عورت کو کیونکہ یہہ گواہی سبب خرابی کا ہوگی اوسکے حقمین یعنے غضب اللہ کا خالی بخاریکا حدیث کے راوی بیان کرتے ہین توقف کیا اوس عورت نے ہکو شک ہوا کہ کچھہ سمجھی آپکے فرمانے کو اور آپ وہ قرار کریگی آخر یہہ کہا نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے یہہ کہکر قسم پوری کرلے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہو اس عورت کو اگر پیدا ہوا سکو بچہ سفید رنگ چیٹی ہوئی بال قضی العینین یعنی بگری ہوئی آنکھہ والا تو وہ ہلال بن امیہ کا اور اگر جنا اوسنے بچہ گندم گون یعنی کہلے رنگ کا بھیدیہ بالون والا میانہ قد کا اور پتلی پنڈلیون والا تو وہ بچہ شریک بن سحما کا ہے راوی بیان کرتا ہے جنا اوسنے بچہ گندم رنگ کہونکر و بال والا میانہ قد پتلی پنڈلیونکا اوسکے جنے کے بعد آپ نے فرمایا اگر نہ ہوتا وہ حکم جو اللہ کی کتاب مین ہے تو دیکھتے تم مجھکو کیا حال کرتا مین اوس عورت کا **ف** امام نسائی نے کہا قضی العین یہہ کہ آنکھون کے بال لمبی ہون اور آنکھین کہلی اور بڑی ہون جب لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پر گمان غالب ہوا

زنا کا یہ حکم شرع ظاہر پر ہے اسلئے سزا نہیں ہو سکتی **باب قول الامام اللھم بین** امام کے اللھم بین کہنے کا بیان **عن** ابن عباس انہ قال ذکر الملاعن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم بن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف فاتاہ رجل من قومہ یشکو الیہ انہ وجد مع امرأتہ رجلا فقال عاصم ما ابتلیت بھذا الا بقولی فذھب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی وجد علیہ امرأتہ وکان الرجل ذلک مصفرا قلیلا اللحم سبط الشعر وکان الذی ادعی علیہ انہ وجدہ عند اھلہ ادم خدلا کثیر اللحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بین فوضعت شبیھا بالرجل الذی ذکر زوجھا انہ وجدہ عندھا فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما فقال رجل لابن عباس فی المجلس اھی التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو رجمت احدا بغیر بینۃ رجمت ھذہ قال ابن عباس لا تلک امرأۃ کانت تظھر فی الاسلام الشر

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا لعان کا نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے عاصم بن عدی نے ایک بات اس ذکر میں یعنی کچھ حال بیان کیا اور پھر گئے پھر آیا اونکے پاس ایک آدمی اونکی قوم کا شکایت کرتا ہوا اسبات کی کہ پایا اوس آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ کسی آدمی کو عاصم یہ بات سنکر کہنے لگے اس بلا میں پڑا میں اپنی بات کی سبب سے پھر لیگئے اوسکو عاصم بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ماجرا جو گذرا تھا اوسکی عورت کے ساتھ اور اس جورو والے مرد کا حلیہ اسطرح کا تھا زرد رنگ چھریرا بدن سیدھے بال اور جس پر دعوی کیا تھا اوسکا حلیہ ایسا تھا موٹی موٹی پنڈلیں اور بدن گوشت بھرا ہوا خوب تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللھم بین یعنے اے اللہ تو ظاہر کردے اسبات کو راوی بیان کرتا ہے جب اوس عورت سے بچہ پیدا ہوا تو اوسی آدمی کی شکل پہ پیدا ہوا جسکا نام لیا تھا اوس عورت کے خصم نے پھر حکم لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کو لعان کرنیکا اور جس مجلس مین ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی اوس مجلس مین کسی آدمی نے کہا یہ وہی عورت تھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر مین رجم کرتا کسی بغیر گواہی کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہین یہ عورت تو وہ تھی جو اسلام مین بدنام تھی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار سے اوسپر ثبوت نہ تھا) **عن** ابن عباس انہ ذکر الملاعن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم بن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف فلقیہ رجل من قومہ فذکر انہ وجد مع امرأتہ رجلا فذھب بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی وجد علیہ امرأتہ وکان ذلک الرجل مصفرا قلیلا اللحم سبط الشعر وکان الذی ادعی علیہ انہ وجدہ عند اھلہ ادم خدلا کثیر اللحم جعدا قططا فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بین فوضعت شبیۃ بالذی ذکر زوجھا انہ وجدہ عندھا فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل لابن عباس فی المجلس اھی التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو رجمت احدا بغیر بینۃ رجمت ھذہ قال ابن عباس لا تلک امرأۃ کانت تظھر السوء فی الاسلام ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعان کرنیکا تو عاصم بن عدی اس ذکر مین کچھہ بولی اور لوٹ گئے پھر ملا اونکو اونکی قوم کا ایک آدمی اور ذکر کیا اوس نے کہ اس آدمی نے اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے یہہ بات سنکر عاصم بن عدی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور بیان کیا وہ حال جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بیان کرتا ہے تہا وہ مرد یعنی جورو والا زرد رنگ کا اور دبلا اور سیدہی بالون والا اور جسپر اوس نے دعوی کیا تہا گیہنوان رنگ کا اور پنڈلیون گوشت بہری اور فربہ آدمی تہا اور تہے بال اوسکے چہوٹے چہوٹے گہنگریالے چہلے دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم بین اے اللہ تو بیان کر اس حال کو راوی بیان کرتا ہے فجاءت اوس عورت نے بچہ اوس مرد کی شکل کا جسکا ذکر کیا تہا اوس عورت کے خصم نے پھر لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس مین یہہ بات بیان کی اوس مجلس مین سے ایک آدمی نے پوچھا کیا یہہ وہی عورت تہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اگر رجم کرتا مین کسی کو بغیر گواہون کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہین وہ عورت اور تہی جو شہر بیلاتی تہی اسلام مین ف یعنی مسلمان ہوکر برے کام کرتے تہے اور مسلمانون کو بدنام کرتے تہے

باب الامر بوضع الید علی فی الملاعنۃ عند الخامسۃ

باب حکم کرنیکا اسبات کے لئے کہ رکہا جاوے ہاتہہ موتہہ پر لعان کرنیوالے کے پانچوین بار عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر الملتعنین ان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کیا دو آدمیون کو لعان کرنیکا اوسوقت اوسکے موتہہ پر ہاتہہ رکہدینا کیونکہ پانچوین بار کی گواہی ثابت کردیتی ہے خدا کے عذاب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کسی اور کو مشش کرنا چاہئے اس امر مین کہ حلف یعنے قسم کہانیسے اونکو منع کرے خصوصا پانچوین قسم مین کیونکہ اوسکے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے دنیا کی تو ظاہر ہے کہ گہر برباد ہوتا ہے اور آخرت کی نہین ہتی اور عورت کے موتہہ پر ہاتہہ رکہنا اس حدیث مین صاف نہین معلوم ہوتا ہے اگرچہ ضمنا نکلتا ہے اور حلف کیسی کرانا چاہئے وہ بعضی روایتون مین اس طرح پر ثابت ہوتا ہے مین قسم کہاتا ہون اللہ کی جسکے سوائے کوئی سچا معبود نہین بیشک مین سچا ہون اور اسطرح عورت بہی

ف یعنی کسی شخص کو فرمانا ان کرنیوالون کو پانچوین بار کی گواہی کے وقت ہاتہہ موتہہ پر رکہنے کے

کہے لیکن پانچوین بار مرد اپنے پر لعنت کرے اور عورت نے اور پر خدا کا غضب ہے جھوٹ کہنی کی صورت مین **باب**

عِظَةِ الْاِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ باب بیان مین امام کی مرد اور عورت

کو امام نصیحت کرے لعان کرنے کے وقت **عن** سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ یَقُوْلُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَیْنِ فِیْ اِمَارَةِ ابْنِ

الزُّبَیْرِ اَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا فَمَا دَرَیْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِیْ اِلٰی مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ اَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ وَلَمْ یَقُلْ عُمَرُ وَاَرَاَیْتَ الرَّجُلَ مُتَایِرًا عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَاحِشَةً اِنْ تَكَلَّمَ فَاَمْرُ

عَظِیْمٌ وَقَالَ عُمَرُ وَاَیُّ اَمْرٍ عَظِیْمًا وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰی مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ

ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ الَّذِیْ سَاَلْتُكَ ابْتُلِیْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ فِیْ

سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ حَتّٰی بَلَغَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ

الصَّادِقِیْنَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ

وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰی بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ

اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِیْنَ ثُمَّ ثَنّٰی بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهَا لَمِنَ الْكَاذِبِیْنَ وَ

الْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ فَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے پوچھا مجھسے کسینی مسئلہ لعان کرنیوالون کا کیا اون دونون مین جدائی اور تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا

نہین سعید بن جبیر فرماتے ہین میری سمجھ مین کچھ نہ آیا جو مین جواب دیتا آخر مین اوٹھا اپنی جگہہ سے اور گیا ابن عمر

کے گہر اور کہا مین نے اون سے اے عبد الرحمن کے باپ کیا تفریق کیجاتی ہے لعان کرنیوالون کے درمیان یعنی لعان

کرنیکے بعد عورت کو مرد سے جدا کرا دینا چاہیے یا نہین ابن عمر رض نے جواب دیا ہان تفریق کرائی جاتی ہے اون دونون

مین اور جواب دیگر کہا سبحان اللہ یہ مسئلہ سب سے اوّل فلانے شخص کے بیٹے نے پوچھا تہا ابن عمر رض نے اوسکا نام نہ لیا اور

وہ شخص عویمر عجلانی تہا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہین اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ

فرمایئے اگر دیکہے ہم مین سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جورو کے ساتھ بدکام کرتے ہوئے اگر وہ جورو والا کچھہ بولے

تو بڑی آفت کی بات ہو اور اگر چپکا رہے تو ایسی بدبات پر چپکا رہا آپنے اوسکو کچھہ جواب نہ دیا شاید اپنے جواب کے واسطے

مذبا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پہر دوبارا آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جو بات

مین نے آپ سے دریافت کی تہی اوس بلا مین خود ہی مبتلا ہوا ہون پہر اوتارین اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ

آیتین سورت اور کی یعنی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ سے لیکر اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ تک

المتلاعنین

راوی بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصیحت فرمانے لگے اوس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت آسان اور کم ہے بہ نسبت آخرت کی وہ آدمی ایکی نصیحت کو سنکر کہنے لگا قسم ہے اوسکی جسنے تمکو حق بات دیکر بھیجا میں یہ بات جھوٹھ نہین کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلایا اوسکو باتین خوف کی وہ عورت بھی یون کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے آپکو حق دین دیکر بھیجا یہ مرد جھوٹا ہے اس نصیحت کرنیکے بعد مرد نے گواہی دینا شروع کی اور دین اوس نے چار گواہ اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ کہا یعنی اللہ کی پھٹکار ہو اس مرد پر اگر اس نے جھوٹھ کہی ہو یہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہ اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار مین کہا اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ یعنی خدا کا غضب اوترے اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر جدائی کرادی درمیان اون دونونکے **ف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ لعان کرنیوالون کو نصیحت کرے اور ڈراوے اونکو عذاب الٰہی سے **بَابُ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان کرنیوالون کے درمیان تفریق اور جدائی کرنیکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے لعان والون کے درمیان جدائی نکرائی یعنی لعان کرنیکے مرد اور عورت دونون ایک ساتھ ہی رہنے دیے اون مین جدائی نکرائے تو سعید بن جبیر نے ابن عمر رض کے روبرو یہ ذکر کیا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی جن مین تفریق کرائی تھی یعنی تفریق کرانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **بَابُ سُنَّةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ** تو بہ لینا لعان کرنیوالون سے بعد لعان کرنیکے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اِنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهٖ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ اَبْعَدُ مِنْكَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے کہا ابن عمر سے کسی آدمی نے زنا کا رکہا اپنی جورو کو ابن عمر رض نے اوسکے جواب مین کہا جدائی کرائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان بھائی اور بہن بنی عجلان کے اور کہا تھا اللہ جانتا ہے کوئی ایک تو تم مین سے جھوٹا ہے اگر تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہو تو ہے تین بار فرمایا مگر دونون نے انکار کیا تو جدائی کردی اون دونون مین اور کہا یوچھا اوس لعان کرنیوالی مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میرا مال ہے اس عورت کے نزدیک وہی مجھکو ملیگا یا نہین آپنے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو اپنے کام مین لاچکا ہے اس عورت کو وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر تو جھوٹا ہے پھر وہ [illegible] لینا اور اس

کرنا بعید ہے تجھسے یعنی اپنے کام مین لایا اوسکو اور تہمت لگائی پھر بھی مال کی طمع کرتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرنا جائز ہے **اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَیْنِ** لعان کرنیوالونکا ملاپ

عَنْ سعید ابن جبیر یقول سالت ابن عمر عن المتلاعنین احساب علی اللہ احد کما کاذب سبیل لک علیھا قال یا رسول اللہ صالی قال لا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بما استحللت من فرجھا و ان کنت کذبت علیھا فذاک ابعد لک **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچھا مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنیوالونکا مسئلہ ابن عمر رض نے جواب دیا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنیوالون کو حساب تمہارا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ تمکو سمجھ لیگا کوئی ایک تو تم مین سے جھوٹا ہے دونو تو سچے نہین ہو سکتے اور فرمایا مرد کو نہین راہ تجھکو اسکی طرف کسی بات مین یعنی تیرا اسپر کچھ نہین چلتا اور مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال ہے اسپر آپنے کہا تیرا کچھ نہین اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے کا مستحق نہین کیونکہ اگر تو سچا ہے تو شرم کی جگہ حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھکو لائق نہین اور بعید ہے تیرے شان سے **ف** باب کی مناسبت لا سبیل لک علیھا کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک معنی تو یون ہوئے کہ تیرا اس پر ابد دور نہین چل سکتا کیونکہ یہ تو قسم کہا کر بیٹھی ہوگئی اس معنی کے اعتبار سے لعان کے کرنیسے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہین نکلتا مان اگر یون کہین تیری اسپر راہ نہین تیری قبضے سے باہر ہوگئی اور تیرے اوپر حرام ہوگئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہین پائی جاتی لیکن لفظ عام ہونیکے سبب سے یہ بات نکلتی ہی اسواسطے باب مین اسکا ذکر کیا گیا **بَابُ نَفْیِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَلْحَاقِهٖ بِاُمِّهٖ** نفی اور انکار کرنا لڑکیکا بسبب لعان کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اوسکی مانکے پاس **عَنِ** ابن عمر قال لاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین رجل و امراتہ و فرق بینھما و الحق الولد بالامر **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد مین اور جدائی ڈالدی درمیان اون دونون کے یعنی توڑ ڈالا نکاح اونکا اور ملحق کیا لڑکے کو اوسکی مانکے ساتھہ **بَابُ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِ امْرَاَتِهٖ وَسَكَتَ فِیْ وَلَدِهٖ وَاَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ** اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اپنے لڑکے کے پیدا ہونے مین لیکن ظاہر مین لڑکے کا انکار نکرے اور دلمین مراد ہو انکار کرنا ایسے شخص کا حکم ہے

عَنْ ابی ھریرۃ ان رجلا من بنی فزارۃ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امراتی ولدت غلاما اسود فقال ھل لک من ابل قال نعم قال فما الوانھا قال حمر قال فھل فیھا من اورق قال ان فیھا لورقا قال فانی ترٰی اتی ذلک قال عسی ان یکون نزعہ عرق قال فلعل ابنک ھذا ان یکون نزعہ عرق **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے

آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام پاس اور کہنے لگا میری عورت نے جنا ایک لڑکا کالے رنگ کا آپنے پوچھا اوسکے تیرے پاس اونٹ بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین کہا لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا اونمین خاکی بھی کوئی ہے اوس نے کہا ہان البتہ خاکی رنگ کے بھی ہین پھر آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ تیرے نزدیک اور تیری سمجھ مین کہا نسے آیا اوس نے کہا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اسکو بھی **ف** مرد کا ارادہ یہ تھا کہ مین تو گورا ہون یہ کالا لڑکا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بعوز کی مثال دیکر سمجھا دیا اور آپنے اسطرح پر بیان کرنیکو قذف نہ ٹھہرایا معلوم ہوا کہ قذف بی صاف بیان کرنیکے ثابت نہین ہوتی اور اوس آدمی نے یہ بات جو کہی کہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا یعنی کوئی اونٹ اوسکی نسل مین کا جو اوپر کی طرف ہے خاکی رنگ کا ہوگا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اِمْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ یُرِیْدُ الْاِنْتِفَآءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا وُرْقٌ قَالَ فِیْهَا وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَاكَ تُرَی قَالَ لَعَلَّهُ اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا یَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ یُرَخِّصْ لَهُ فِی الْاِنْتِفَآءِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے مین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ لڑکا کالی رنگ کا ہے آپنے پوچھا اوس فزاری سے تیرے یہان اونٹ ہین اوسنے کہا ہین آپنے کہا کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا سرخ رنگ ہین آپنے فرمایا اونمین کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا دیکھہ اور غور کر کہا نسے آیا وہ رنگ اوس مین اوس نے عرض کیا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اوسکو آپنے فرمایا شاید اسکو بھی یعنی تیرے لڑکے کو کسی رگ نے کھینچا ہوا پنے طرف راوی بیان کرتا ہے آپنے لڑکے سے انکار کرنیکی رخصت نہ دی اوسکو **ف** یعنی جب اوسکی اور خیال سے اوس نے یہ بات کہی تھی آپنے اوسکو رد کر دیا اور اوسکے فہم کے موافق اوسکی تسلی بھی کر دی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِیْ قَالَ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا جَمَلٌ اَوْرَقُ قَالَ فِیْهَا اِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَاَنّٰی كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَا یَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ یَّنْتَفِیَ مِنْ وَلَدِهٖ وَلَدٌ عَلٰی فِرَاشِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرٰی اَنَّهُ رَاٰی فَاحِشَةً **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو کہڑا ہوا ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا ہے حبشی غلام کی صورت کا ہے یعنی کالا رنگ ہے اوسکا آپنے فرمایا کہان سے آیا یہ کالا رنگ اوسکا اوسنے کہا نہین معلوم کہا آپنے کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا

لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی اونٹ مین ہے ..... کہا
اوس نے خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہین اوسمین آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہانسے آیا اون مین کہا اوس نے معلوم نہین کہان
سے آیا لیکن کسی رگ نے کھینچا ہوگا اوسکو راوی بیان کرتا ہے اسیواسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچہ
کہ نہین جایز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اوسکی جورو سے مگر اوس وقت کہ کہے مین نے دیکھا ہے اوسکو
اور مین جانتا ہون کہ وہ ماحشہ ہے **ف** یعنی تعریض کرنے اور اشارت سے قذف کا حکم ثابت نہین ہوتا **باب**
التَّغْلِيظِ فِي الِانْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ اولاد سے انکار کرنیوالے پر تغلیظ اور سختی کرنیکا باب **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
رضی اللہ عنہ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى
قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ
إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوتری آیت لعان کی جو عورت ملاوے ایک قوم والیکو دوسرے قوم کے لوگون مین وہ
عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہین کچھہ چیز اور نہ داخل کریگا خدا تعالی اوسکو جنت مین اور جس مرد نے انکار کیا
اپنی اولاد کا دیکھہ بھال کر رسوا کریگا اوسکو اللہ سب لوگون کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچھلے زمانے
کے آدمی **ف** ایک قوم مین دوسرے کو ملانا یعنے زنا کرنا اور اپنی خصم کی نسب مین دوسرے کا نسب ملا دینا کیونکہ لڑکا
یا لڑکی جسکی جورو کے پیدا ہوگا اوسیکا کہلائیگا یہہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور اسیطرح اگر مرد جان بوجھہ کر کسی غرض سے
اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکی حق مین بھی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دیا **بَابُ إِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ**
إِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ ملا دینا بچہ کو خاوند کے ساتھہ اگر انکار نکرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے بیچے اوس لڑکیکے مان ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت
سے اور اگر حرامکا دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اوسکی قسمت مین پتھر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار بیاہا ہوا
تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ
ترجمہ ان دونون حدیثون کا ایک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي
غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى
شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ
فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور عبد بن زمعہ نے اوسمین
ایک بچے کے لئے سعد نے کہا یا رسول اللہ بچہ میرا ہے میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا میرے بھائی نے وصیت کی تھی مجھکو اور

یوم القیامۃ مسلم

ف یعنی جو عورت کسی قوم کے نسب مین دوسرے کا نسب ملا دیتی ہے اللہ کے نزدیک وہ بھی ایسی ہے جیسے کوئی مرد اپنی اولاد سے انکار کرتا ہے

کہا تھا زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے لطفی سے ہو دیکھیے آپ شباہت اوسکی ایک نسخے مین اتنا زیادہ ہے **قَالَ** عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ أَخِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَهُ یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پھر دیکھا آپ نے اوسکو شباہت کو تو صاف معلوم ہوئی عتبہ کی صورت اوس سے ملتی تھی آپنے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کار کو پتھر ہے اور فرمایا اپنے بی بی سودہ کو پردہ کرا وس سے اے سودہ زمعہ کی بیٹی پھر نہین دیکھا اوس نے سودہ کو کبھی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شَبَهِ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمعہ کی ایک لونڈی جسکے ساتھ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو بھی ظن تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسی شخص کی صورت پر جسکا اوسکو ظن تھا اور زمعہ اوس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے مر گیا تھا یہ قصہ ذکر کیا بیوی سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا بچہ فرش والے کا ہے اور تو پردہ کرا وس سے اے سودہ کیونکہ وہ تیرا بھائی نہین **ف** زمعہ کے بیٹے نے اوس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اسواسطے وہ لڑکا زانی کے والی کو نہ دیا اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر انکار نکرے اور یہ نہ کہے کہ بچہ میرا نہین تو اوس بچے کو اوسکی مانکی تابع کرتے ہین یعنے جسکے ملک مین اوسکی ماں ہے اوسکی ملک مین بچہ بھی رہیگا اگرچہ اسباب خارجیہ سے معلوم بھی ہوتا ہو کہ اسکا نطفہ نہین **عَنْ** عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا أَحْسِبُ هَذَا إِلَّا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ **ترجمہ** عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فرش والے کے تابع ہے اور حرامکار کو پتھر ہے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین کہ میرے گمان مین عبد اللہ بن مسعود نہین ہین **بَابُ فِرَاشِ الْأَمَةِ** لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ فَانْظُرْ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑے سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن زمعہ اپسمین سعد کہتے تھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی مجھکو جب مین آیا مکے مین اور کہا مجھکو دیکھہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جنا اوسنے اوسکو میرے باپ کی ملکیت اور فراش

مین پھر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عبد اللہ بہت صاف تھی اوسمین پھر فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بچہ اوسکا ہے جسکے لئے فراش ہے آپنے اوسکو سودہ کا بھائی قرار دیا پر احتیاط سودہ کو حکم دیا پردے کا کیونکہ

تہذا کا القرعۃ فی الولد اذا تنازعوا فیہ وذکر الاختلاف علی الشعبی فیہ فی حدیث زید بن ارقم بیان قرعہ یعنے پانسا ڈالنے کا جب تنازع اور جھگڑا
کرین لوگ کسی بچے مین اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردون نے زید بن ارقم کی روایت مین

عن زید ابن ارقم قال اتی علی بثلاثۃ وھو بالیمن وقعوا علی امراۃ فی طھر واحد فسال اثنین
اتقران لھذا بالولد قالا لا ثم سال اثنین اتقران لھذا بالولد قالا لا فاقرع بینھم واحق
الولد بالذی صارت علیہ القرعۃ وجعل علیہ ثلثی الدیۃ فذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فضحک حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن مین جنہون نے
ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر مین آپنے دو کو الگ کرکے پوچھا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو
اونہون نے نہ مانا پھر دوسرے دو سے پوچھا اونہون نے بہی نہ مانا پھر قرعہ ڈالا اون تینون کے نام پر اور جسکے نام پر
قرعہ نکلا اوسی کو لڑکا دیدیا اور ایک ایک ثلث دیت اوس سے اور دونون کو دلوائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے یہان تک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بڑی احتیاط کا
فیصلہ ہے **عن** زید ابن ارقم قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل من
الیمن فجعل یخبرہ ویحدثہ وعلی بہا فقال یا رسول اللہ انی علیا ثلثۃ نفر تخاصمھم فی ولد قد وقعوا
علی امراۃ فی طھر فساق الحدیث **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین آیا ایک آدمی آپکی خدمت مین یمن سے وہان کی خبرین بیان کرنے لگا اور باتین کرتا تہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوندونون حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین تہے اور کہنے لگا یا رسول اللہ آئے تین شخص جہگڑتے ہوئے
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تہا اونہون نے ایک عورت سے ایک طہر مین پھر بیان کیا
پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے **عن** زید ابن ارقم قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی رضی اللہ عنہ یومئذ بالیمن فاتاہ رجل فقال شھدت علیا اتی فی ثلاثۃ نفر اتوا
ولد امراۃ فقال لاحدھم تدعہ لھذا فابی وقال لھذا اتدعہ لھذا فابی وقال لھذا اتدعہ لھذا
فابی علی رضی اللہ عنہ انتم شرکاء متشاکسون وساقرع بینکم فایکم اصابتہ القرعۃ
فھو لہ وعلیہ ثلثا الدیۃ فضحک رسول اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے تہا مین نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اون دونون یمن مین تہے آیا ایک آدمی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور کہنے لگا مین حاضر تہا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین تین آدمی
وہ تینون دعوی کرتے تہے ایک عورت کے لڑکیکا اوسوقت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو اونمین سے کیلیہ
دیتا ہے تو اس لڑکے کو اسکے لئے اونہنے انکار کیا پہر دوسرے کو فرمایا تو چہوڑ دیتا ہے اس بچے کو اپنے ساتہی کے لئے اوس نے
بہی انکار کیا پہر تیسرے سے دریافت کیا اوس نے بخشی کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم آپسمین مختلف ہو اور جہگڑتے ہو
اور اب مین قرعہ یعنی بانٹ ڈالونگا تم مین جسکے حصے مین قرعہ آویگا اوسکو وہ لڑکا ملیگا اور اوس پر دو تہائی دیت کی
پڑیگی جب یہ قصہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے آپ یہانتک کہ نظر آئے دانت مبارک آپ کے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ
ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ
عنہ کو طرف یمن کی آیا اونکے پاس ایک لڑکیکا مقدمہ جسمین تین آدمی جہگڑتے تہے اور بیان کی سب حدیث جو اوپر
گذر چکی ہے **خَالَفَهُمْ ابْنُ كُهَيْلٍ** مخالف ہوا اونکے ابن کہیل **عَنْ** سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ **ترجمہ**
سلمہ بن کہیل سے روایت ہے سنا مین نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابی الخلیل کی روایت سے یا ابن الخلیل سے کہا وہ
حدیث یہہ ہے تین آدمی شریک ہوئے ایک طہر مین پہر ذکر کیا حدیث کو اوسی طور پر اور نہین ذکر کیا زید بن ارقم کا اور
نہ مرفوع کیا اوس حدیث کو ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہی صحیح ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی زیادہ دانا ہے **فی**
اس حدیث کا مرسلاً روایت کرنا ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہین ہے جیسے سوا سلمہ کے اور راویون نے نقل کیا ہے **باب**

الْقَافَةِ قیافہ جاننے والون کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ
مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ
بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
خوشی کے سبب چمک رہے تہے خط پیشانی کے اور فرمانے لگے تجہے معلوم ہے مجزز نے (نام ہے ایک قیافہ دان کا)
دیکہا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پہر کہا ان دونون آدمیون کے پاؤنکی وضع ایک دوسرے کے پاؤنون کی وضع سے ملتی
ہے یعنی پاؤنون کی اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہین شاید دونگلیین یا ایڑیین دونون کی مشابہ ہونگی **ترجمہ**

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا
عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا
وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هَذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خوشی مین تھے فرمانے لگے اے عائشہ کیا تجھکو معلوم نہین مجزز مدلجی (جو قیافہ شناس تھا) آیا میرے پاس اور اوسوقت اسامہ بن زید میرے پاس موجود تھے اوس قیافہ شناس نے دیکھا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور اونکے پاؤن کا اوپر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤن کھلے ہوئے تھے اوس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤن ایک دوسرے مین سے پیدا ہوئے ہین **ف** یعنی ایکدوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہین یہ باپ ہی اور اسامہ اون کی بیٹے تو بیٹے کے پاؤن باپ سے ملتی ہے قیافہ شناس نے پہچان لیا **اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَیْنِ وَتَخْیِیْرُ الْوَلَدِ** خصم اور جورو دونون مین سے کوئی مسلمان ہوجاوے اس باب مین اور سکا بیان ہے اور لڑکیکو اختیار دینا اوسکا بھی بیان ہے **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُہٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَّھُمَا صَغِیْرٌ لَّمْ یَبْلُغْ فَاَجْلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَبَ ھٰھُنَا وَالْاُمَّ ھٰھُنَا ثُمَّ خَیَّرَہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ فَذَھَبَ اِلٰی اَبِیْہِ **ترجمہ** عبدالحمید انصاری اپنے باپ سے اور اونکا باپ اونکے دادا سے روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوئے یعنے عبدالحمید کے دادا اور انکار کیا مسلمان ہونیسے اونکی جورو نے یعنے عبدالحمید کے دادی نے اون دونون کا ایک بیٹا تھا جو ابھی بالغ نہین ہوا تھا بٹھایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آواوسکی ماں اور باپ بھی وہان موجود تھے پھر اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے اور دعا کی یا اللہ اسکو ہدایت دے لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا **ف** جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے لئے اختلاف پڑے اوسکے ماں باپ مین تو بعضی جگہہ سے قرعہ اندازی ثابت ہوتا ہے اور بعضی جگہہ بچے کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثون سے یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ اس حدیث مین بھی خَیَّرَہٗ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنے اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے **عَنْ** ھِلَالِ ابْنِ اُسَامَۃَ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَۃً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْھَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ نَفَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ اَبِیْ عِنَبَۃَ فَجَاءَ زَوْجُھَا وَقَالَ مَنْ یُّحَاصِمُنِیْ فِیْ ابْنِیْ فَقَالَ یَا غُلَامُ ھٰذَا اَبُوْکَ وَھٰذِہٖ اُمُّکَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّھِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّہٖ فَانْطَلَقَتْ بِہٖ **ترجمہ** ہلال بن اسامہ ابی میمونہ سے روایت کرتے ہین کہا ابی میمونہ نے ایک دن ہم ابوہریرہ رضہ کے پاس تھے تو بیان کیا ابوہریرہ رضہ نے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میرے ماں باپ آپکے اوپر سے تصدق کئے جاوین میری غرض یہہ ہے میرا خاوند میرے بچے کو مجھسے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اوس بچے سے مجھکو نفع ہے اور وہ مجھکو ابی عنبہ کے کنوئین کا پانی پلاتا ہے اتنے مین آیا خصم اوس عورت کا اور کہنے لگا کون جھگڑا کرتا ہے میرے ساتھہ میرے بیٹے کے معاملہ مین آپنے کہا اے لڑکے یہہ تیرا باپ ہے اور یہہ تیری ماں ہے ان دونون مین جسکو تیرا جی چاہے اوسکا ہاتھہ پکڑ لے لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھہ پکڑ لیا اور وہ لیگئی اوسکو اپنے ساتھ **ف** حقانیت اور سچائی اسکو کہتے ہین عورت کا خصم نہ کہا یا اور پہلی حدیث مین جس مرد کا قصہ گذر چکا ہے اوسکے اسلام کی طرف اشارہ

نکی بلکہ جو حق امر تہا اوسی پر فیصلہ کیا یعنے لڑکے کو اختیار دیا اوس نے اپنے اختیار سے جسکو چاہا اوسکو اختیار کر لیا **عدۃ المختلعۃ** خلع کرنیوالی عورت کے عدت کا بیان **عن** عبد الرحمن ان الربیع بنت معوذ ابن عفراء اخبرتہ ان ثابت بن قیس ابن شماس ضرب امرأتہ فکسر یدہا وہی جمیلۃ بنت عبد اللہ ابن ابی فاتی اخوہا بشکیہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ثابت فقال لہ خذ الذی لہا علیک وخل سبیلہا قال نعم فامرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتربص حیضۃ واحدۃ فتلحق باہلہا **ترجمہ** عبد الرحمن محمود بن عفراء کے بیٹے سے سنکر بیان کرتے ہین ثابت بن شماس نے زد اپنی جورو جمیلہ عبد اللہ بن ابی کی بیٹی کو اور توڑ ڈالا ہاتہہ اوسکا اوسکے بہائی نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی بہن کی طرف سے آپنے بلوا بہیجا ثابت کے پاس جنابت حاضر ہوئے آپنے فرمایا اوسکو تو لیلی اس عورت سے اپنی جیز اور چہوڑ دے اوسکا رستہ ثابت نے کہا بہت اچہا یہہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو ایک حیض کی عدت گذرنے کی لئے پہر اوس کو اپنی ماں باپ کے یہان چلے جانیکے واسطے حکم کیا **ف** جیسا کہ طلاق کی عدۃ تین حیض ہین خلع کی عدت ایک حیض ہے اسیواسطے بعضی لوگون نے کہا ہے کہ خلع فسخ ہے نکاح کا طلاق نہین اگر طلاق ہوتا تو تین حیض عدت مقرر ہوتی **عن** الربیع بنت معوذ قالت اختلعت من زوجی ثم جئت عثمان فسالتہ ما لی علی من العدۃ فقال لا عدۃ علیک الا ان تکونی حدیثۃ عہد بہ فتمکثی حتی تحیضی قال وانا اصنع ذلک فقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مریم المغالیۃ کانت تحت ثابت ابن قیس ابن شماس فاختلعت منہ **ترجمہ** ربیع بنت معوذ کی بیٹی سے روایت ہے خلع کیا مین نے اپنے خاوند سے پہر آئی مین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچہا مین نے کیا حکم ہے میری عدت کے لئے یعنی کتنی عدت گذارون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے اوپر نہین عدت مگر جب تو نئی روزون مین اپنی خاوند پاس سے ہو تو ٹہہر جا یہان تک کہ آجاوے تجہکو ایک حیض اور بیان کیا کہ مین تابع ہون اس مسئلہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا جو مریم مغالیہ کا فیصلہ کیا تہا تجہ وہ مریم مغالیہ جورو ثابت بن قیس بن شماس کی خلع کیا تہا اوس سے **ف** ثابت بن قیس کی جورو کے نام مین اختلاف ہے اس حدیث مین اوسکا نام مریم ہے اور اوپر کی حدیث مین اوسکا نام حبیبہ بنت عبد اللہ بن ابی اور اسکے سوا اور نام بہی مروی ہین اور اختلاف پڑا دو قصی ہونے کے سبب سے شاید ثابت بن قیس سے دو عورتون نے خلع کیا ہو **مما** استثنی من عدۃ المطلقات مطلقہ عورتون کی جو آیت ہے اوسمین سے کون کون سی عورتین مستثنے ہین **عن** ابن عباس فی قولہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا وقال اذا بدلنا آیۃ مکان آیۃ واللہ اعلم بما ینزل الآیۃ وقال یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب فاول ما نسخ من القرآن القبلۃ وقال والمطلقات

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَ الّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیان میں ایت مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا کے یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے یوں نہیں پر اون بہتوں کو خبر نہیں ف یہہ اعتراض یہود لوگ کرتے تھے اونکی یہی سکھائی مشرک بھی طعن کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے تھے اور کہتے تھے اگر اللہ کی طرف سے یہہ کتاب ہوتی تو منسوخ نہوا کرتی کیونکہ پہلی بات میں کیا عیب تھا جو موقوف کر دیگئی ایسی ایسی باتیں طعن کی کرنے سے اللہ تعالی نے اوسکا جواب دیا کہ عیب نہ پہلی میں تھا نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیتوں کو نسخ کی ثبوت کے لئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری ایت اس آیت کے بعد بیان کی ہے ت اور کہا ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کہتا ہے جو چاہے اور اوسی کے پاس ہے اصل کتاب پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اوسکے بعد کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں تین حیض تک اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ یعنی اور جو عورتیں ناامید ہوئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تمکو شبہہ رہ گیا تو اونکی عدۃ ہے تین مہینے یہہ دونوں آیتیں پڑھنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر منسوخ ہو گیا اس میں سے بھی اور فرمایا اللہ تعالے نے ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ یعنے اگر طلاق دو اونکو ہاتھہ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا سوا دینے حق نہیں تمہارا عدت میں بیٹھانا کہ گنتی پوری کرواؤ اونسے ف نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کئی طور پر ہوتا ہے ایک تو یہہ ہے آیت لکھی جاوے لیکن حکم اوسکا منسوخ ہو جیسے اپنے ماں باپ والوں کو وصیت کرنیکی آیت اور ایک برس عدۃ گذارنیکا حکم اور دوسرا طور یہہ ہے آیت لکھی نہ جاوے لیکن حکم اوسکا باقی رہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم کی آیت یعنی سنگسار کرنیکی اور تیسری صورت یہہ ہے کہ نہ تلاوت میں باقی رہی اور نہ اوسکا حکم باقی رہے اور چوتھی صورت اور ہے ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اوسی قسم کا اوسکی جگہہ مقرر کیا جاوے جیسے حکم قبلے کا یعنے بیت المقدس کی طرف سے موقوف ہوا اور کعبہ کیطرف حکم دیا گیا اور اوسکے سوا اور بھی ہے اس مقام میں یہہ غرض ہے کہ پہلے ایک حکم عام تھا سب طلاق والیوں کو یعنی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اور دوسرا وَالّٰئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ

مِنْ نِسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ان دونون آیتون کے رسے طلاق والیون کی تین حیض یا تین مہینے تک
عدت کا حکم ہوا اوسکے بعد یون فرمایا ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا
یعنی اگر طلاق دو عورتون کو ہاتھ لگانے سے پہلے سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹھانے کا تاکہ گنتی پوری کروا و اونسے
ہر چند یہہ عورت بھی طلاق والیون مین داخل ہے لیکن اسکے لئے عدت نہین اوس حکم سے یہہ عورت مستثنی ہے اور علیحدہ
کی گئی ہے **باب عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا** جس عورت کا خصم مر گیا ہو یہہ باب اوسکی عدت کے بیان
مین ہے **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ اِلَّا بِزَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لئے کیونکہ اوسکے لئے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن ہے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ اُمِّهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْنَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا اَفَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ
اِحْدٰاكُنَّ يَكُوْنُ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا **ترجمہ** حمید بن نافع
زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین شاگرد نے اپنے اوستاد سے یعنی شعبہ نے حمید بن نافع سے پوچھا کہ زینب اپنی
ماں سے روایت کرتی ہے اوستاد نے کہا ہان اور وہ روایت یہہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مسئلہ اوس
عورت کے لئے جسکا خصم مر گیا تھا کیا سرمہ لگا دین ہم اوس عورت کی آنکھون مین یا رسول اللہ کیونکہ خوف ہے اوسکی آنکھین کی
بیماری کے خراب ہو جاوین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت گھر مین بیٹھتی تھی وہ نہ اوڑھ کر جو پالان کے نیچے ڈالتے
ہین اور بسر کرتی تھی اوسی آفت مین ایک برس تک چار مہینے دس دن کیا تمہاری ہین تیر **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی
قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلٰى
عَيْنِهَا فَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدٰاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا فَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ
اَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَاِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ **ترجمہ** ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میری بیٹی کا خصم مر گیا ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکھون کی بیماری
سے اگر آپکا حکم ہو تو سرمہ لگایا کرون اوسکی آنکھون مین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت برس دن تک بیٹھی رہتی تھی یہہ تو
کچھہ بہت سا زمانہ نہین مگر چار مہینے اور دس دن ہین اور جب ہو جاتا ایک برس پھر نکلتی وہ عدت بیٹھنے والی باہر اور پھینکتی
اپنی بیٹھ کے پیچھے مینگنی **ف** کہتے ہین جاہلیت مین خراب حال سے سال بھر مین عورت عدت تمام کرتی تھی سال
تمام ہوتی ہی گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لاتی اوسکو توڑتی اکثر وہ مر جاتا پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے پھینک کر عدت سے

باہر آتی اور آزاد ہوتی **عن** حفصة بنت عمر زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث إلا على زوج فإنها تحد
عليه أربعة أشهر وعشرا **ترجمہ** باب کے شروع میں ہو چکا ہے **عن** أم سلمة أن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت أكثر من ثلاثة أيام
إلا على زوج فإنها تحد عليه أربعة أشهر وعشرا **ترجمہ** اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا
لیکن اسمیں لفظ اکثر کا ہے اور اوسمیں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں **عن** أم سلمة عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحوه **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کی اور یہی روایت کی **باب**
عدت الحامل المتوفى عنها زوجها یہ باب بیان میں ہے اوس حاملہ عورت کی عدت کے جسکا خصم
مر گیا ہو **عن** المسور بن المخرمة أن سبيعة الأسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال فجاءت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستأذنته أن تنكح فأذن لها فنكحت **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے سبیعہ اسلمی نے جب بچہ جنا
اوسکے خصم کو مر کر کئی راتیں گذریں تھیں پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نکاح کر لیا کسی سے **عن**
المسور بن المخرمة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر سبيعة أن تنكح إذا تعلت من نفاسها **ترجمہ**
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنیکا بعد فراغت پانیکے نفاس سے **عن** أبي السنابل
قال وضعت سبيعة حملها بعد وفاة زوجها بثلاثة وعشرين أو خمسة وعشرين ليلة فلما تعلت
تنوقت للأزواج فعيب ذلك عليها فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما يمنعها
قد انقضى أجلها **ترجمہ** ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بچہ جنا سبیعہ نے اوسوقت جب اوسکے خصم کو مر کر
تیئیس یا پچیس راتیں گذریں تھیں پھر جب پوری ہو چکی اوسکی زچگی کے دن اوسنے سامان خصم کرنیکا کیا لوگوں نے
اوسپر عیب ہرا اسبات کا اور ذکر کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس امر کا آپنے فرمایا اب کیا چیز مانع ہے اوسکو
کیونکہ اوسکے دن پورے ہو چکے **عن** عبد ربه ابن سعيد قال سمعت أبا سلمة يقول اختلف أبو هريرة
وابن عباس في المتوفى عنها زوجها إذا وضعت حملها قال أبو هريرة تزوج وقال ابن عباس بعد
الأجلين فبعثوا إلى أم سلمة فقالت توفي زوج سبيعة فولدت بعد وفاة زوجها بخمسة
عشر نصف شهر قالت فخطبها رجلان فخطت بنفسها إلى أحدهما فلما خشوا أن تفتات بنفسها
قالوا إنك لا تحلين قالت فانطلقت حتى أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قد حللت فانكحي
من شئت **ترجمہ** عبد ربہ بن سعید سے روایت ہے اور انہوں نے روایت کیا ابو سلمہ سے اختلاف کیا اسمیں ابو ہریرہ رضہ
اور ابن عباس رضہ نے اوس عورت کے مسئلہ میں جسکا خصم مر گیا ہو اور پیدا ہوئے اوسکو بچہ اوسکے مرنیکے تھوڑے دن اور

ف ۱ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے

ابو ہریرہ رضہ نے کہا نکاح کرلے وہ عورت بچہ پیدا ہونیکے بعد اور ابن عباس رضہ نے کہا ابعد الاجلین یعنے دونون مدتونمین جو زیادہ ہو اسکو اختیار کرلے آخر آدمی بھیجا بی بی ام سلمہ رضہ کی طرف اونہون نے فرمایا مرگیا تھا خصم سبیعہ کا اوسکو بچہ پیدا ہوا اوسکے مرنیسے پندرہ دن یعنے تین مہینے کے بعد پھر پیغام بھیجا اوسکے پاس دو آدمیون نے سبیعہ نے سیلان کیا ایک کی طرف یعنی اوس سے نکاح کرنا چاہا اوسکے لوگ ڈرے کہ کہین اوس سے نکاح کرلے اور کہا اونہون نے ابھی تو تیری عدت ہے نہین گذری ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین پھر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو حلال ہوگئی تو نکاح کرلے جسکو تیرا جی چاہے **ف** ابعد الاجلین کے یہہ معنی ہین جونسی مدت بڑھکر ہو اوسکو اختیار کرلے یعنی اگر چار مہینے دس دن بڑھکر ہین تو اوسکے موافق عدت گذارے اور سوگ کرلے اور وضع حمل کی مدت بڑھکر ہے تو اوسکے موافق عدت گذارے غرض چہار مہینے دس دن سے کم مین ابن عباس کے نزدیک عدت پوری نہین ہوتی اور ابو ہریرہ کہتے ہے کہ ہوجاتی ہے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سبیعہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ کا قول درست ہے

عن ابی سلمۃ قال سئل ابن عباس وابو ہریرۃ عن المتوفی عنہا زوجہا وہی حامل قال ابن عباس آخر الاجلین وقال ابو ہریرۃ اذا ولدت فقد حلت فدخل ابو سلمۃ الی ام سلمۃ فسالہا عن ذلک فقالت ولدت سبیعۃ الاسلمیۃ بعد وفاۃ زوجہا بنصف شہر فخطبہا رجلان احدہما شاب والآخر کہل فمالت الی الشاب فقال الکہل لم یحلل وکان اہلہا غیبا فرجا اذا جاء اہلہا ان یتزوجوہا فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حللت فانکحی من شئت

ترجمہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے ابو ہریرہ رضہ اور ابن عباس رضہ سے مسئلہ اوس عورت کا جسکا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو ابن عباس رضہ نے فرمایا دونون عدتون مین جو دیر ہو کرے اور ابو ہریرہ رضہ نے فرمایا جب وضع حمل ہوگئی اوسکی عدت اوسی وقت پوری ہوگئی پھر گئے ابو سلمہ یہ جھگڑا لیکر بی بی ام سلمہ کے یہان اور پوچھا اون سے یہہ مسئلہ بیوی ام سلمہ رضہ نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے اوس وقت کہ اوسکے خاوند کو مرکر آدھا مہینہ گذرا تھا پھر دو شخصون کا پیغام نکاح کا آیا دون مین ایک جوان تھا اور دوسرا ادھیڑ وہ جسکی جوان کی طرف اوسنے میل کیا اوس جوان کو ادھیڑ نے کہا ابھی تو حلال نہین ہوا تجھکو نکاح کرنا بی بی ام سلمہ فرماتی ہین سبیعہ کے گھر والے لوگ موجود نہ تھے تو ادھیڑ نے یہہ خیال کیا کہ جب اسکے لوگ آدینگے تو شاید وہ بہکا کر سبیعہ کو مجھے دلوا دین پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو فرمایا تو حلال ہوگئی جسکو چاہے اوسسے نکاح کرلے

عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمن قال قیل لابن عباس فی امرأۃ وضعت بعد وفاۃ زوجہا بعشرین لیلۃ ایصلح لہا ان تزوج قال لا الآخر الاجلین قال قلت قال اللہ تبارک وتعالی واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن فقال انما ذلک فی الطلاق فقال ابو ہریرۃ انا مع ابن اخی یعنی ابا سلمۃ فارسل غلامہ کریبا فقال ائت ام سلمۃ فسلہا ہل کان

هذه سنة من رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءت فقال قالت نعم سبيعة الاسلمية وضعت بعد
وفاة زوجها بعشرين ليلة فامرها رسول الله صلى الله عليه ان تزوج فكان ابو السنابل فيمن
يخطبها ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ ابن عباس رض سے کوئی عورت اگر جنی
بچہ خاوند مرنے بیس راتین گذرنے کے بعد کیا جائز ہے اوسکو نکاح کرلینا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہین جائز
جبتک پورا نکرے دو نو عدتون مین سے اوس عدت کو جو بڑی ہو ہے ابو سلمہ فرماتے ہین مین نے کہا اللہ تبارک وتعالے
نے فرمایا ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جنکی پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے
کہ جن دین پیٹ کا بچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو سلمہ کو جواب دیا یہہ حکم طلاق والی کا ہے یعنی جس عورت کو مرد نے
طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہوئے اوس عورت کی وہی عدت ہے اور عدت اوسکے
اوپر نہین پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین اپنے بھتیجی کے ساتھہ ہون یعنی ابو سلمہ رض جو کہتے ہین وہی بات
میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کو جسکا نام کریب تہا ام سلمہ رض کے پاس بہیجا اور اسنے
کہا پوچھہ لی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے معاملے مین کوئی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ نہین کریب
بی بی ام سلمہ رض کی خدمت مین حاضر ہوا اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رض کا کہا ہوا بیان کیا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اس معاملہ مین ہے پھر بیان کیا بی بی ام سلمہ نے سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے سے
بیس راتین گذرنے کے بعد بچہ جنا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نکاح کرلینے کا حکم دیا تہا اور ابو سنابل
سبیعہ کے پیغام کرنے والون مین سے تہے عن سليمان بن يسار ان ابا هريرة وابا سلمة ابن
عبد الرحمن تذاكروا عدة المتوفى عنها زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلين وقال ابو سلمة
بل تحل حين تضع فقال ابو هريرة انا مع ابن اخي فارسلوا الى ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم فقالت وضعت سبيعة الاسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فامرها ان تزوج ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو ہریرہ رض اور ابن عباس رض اور ابو سلمہ رض نے آپس مین بحث
اور تذکرہ کیا عدت مین اوس عورت کی جسکا خصم مرجاوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ نو عدتون مین جو بڑی ہو وہ
عورت اوتنی عدت گذارے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا وضع حمل تک عدت گذارے اور ابو ہریرہ رض نے کہا مین ابو سلمہ
کے ساتھہ ہون پھر آدمی بہیجا اونہون نے حضرت ام سلمہ رض کے نزدیک بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے
خاوند کے مرنے سے تہوڑے دنون کے بعد تو فتوی پوچھا اس باب مین سبیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے
حکم دیا اوسکو خصم کرلینے کا عن ام سلمة ان سبيعة بعد وفاة زوجها بايام فامرها رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان تزوج ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا سبیعہ نے بچہ جنا اپنی خاوند کے مرجانیکے کئے روز بعد تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم دیا نکاح کر لینے کا **عن** سلیمان ابن یسار ان عبد اللہ ابن عباس
و ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن اختلفا فی المرأۃ تنفس بعد وفاۃ زوجھا بلیال فقال عبد اللہ ابن عباس
آخر الاجلین و قال ابو سلمۃ اذا نفست فقد حلت فجاء ابو ھریرۃ فقال انا مع ابن اخی یعنی
ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن فبعثوا کریبا مولی ابن عباس الی ام سلمۃ یسألھا عن ذلک فجاءھم
فاخبرھم انھا قالت ولدت سبیعۃ بعد وفاۃ زوجھا بلیال فذکرت ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حللت **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس رض اور ابو سلمہ
بن عبد الرحمن رض نے اختلاف کیا عدت میں اوس عورت کے جسنے جنا بچہ خاوند کے مرنے سے چند راتون کے بعد عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونون عدتون میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے اور ابو سلمہ کہتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہو گئی پھر ابو ہریرہ انہون نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابو سلمہ کی رائے
کے موافق ہے میرے بھی رائے ہے آخر اونہون نے کریب کو بھیجا بی بی ام سلمہ کے نزدیک یہ مسئلہ پوچھنے کو بیان کیا اونکے
نزدیک بی بی ام سلمہ رض فرماتی ہین سبیعہ نے جنا تھا بچہ خاوند کے مرنے بعد کئی راتین پھر ذکر کیا اوس نے اس بات کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا تو تو حلال ہو چکی یعنی تیری عدت پوری ہو گئی **عن** سلیمان بن
یسار قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن قال کنت انا و ابن عباس و ابو ھریرۃ فقال ابن عباس اذا
وضعت المرأۃ بعد وفاۃ زوجھا فان عدتھا آخر الاجلین قال ابو سلمۃ فبعثنا کریبا الی ام سلمۃ
یسألھا عن ذلک فجاءنا من عندھا ان سبیعۃ توفی عنھا زوجھا فوضعت بعد وفاۃ زوجھا بایام
فامرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تزوج **ترجمہ** سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن رض
کہتے تھے ہمامین اور ابن عباس رض اور ابو ہریرہ رض ابن عباس رض نے کہا جب بچہ جنے عورت خاوند کے مرنیکے بعد تو البتہ عدت
اوس عورت کی وہ عدت ہے جو دونون عدتون میں دیر یعنی زیادہ ہوئے ابو سلمہ رض فرماتے ہین ہمنے بھیجا کریب کو
بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کریب بی بی ام سلمہ رض کے پاس سے یہہ خبر لائے
کہ سبیعہ کا خاوند مر گیا تھا اوسکو بچہ پیدا ہوا تھا اوسکے مرنیسے کئی دن بعد تو حکم دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح
کر لینے کا **عن** ابی سلمۃ ابن عبد الرحمن ان زینب بنت ابی سلمۃ اخبرتہ عن امھا ام سلمۃ زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن امرأۃ من اسلم یقال لھا سبیعۃ کانت تحت زوجھا فتوفی عنھا
عن سلیمان ابن یسار ان ابا ھریرۃ و ابن عباس و ابا سلمۃ ابن عبد الرحمن تذاکروا عدۃ المتوفی
عنھا زوجھا تضع عند وفاۃ زوجھا فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلین و قال ابو سلمۃ بل تحل حین
تضع فقال ابو ھریرۃ انا مع ابن اخی فارسلوا الی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت

وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا
اَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابو ہریرہ رضا اور ابن عباس رضا اور ابو سلمہ رض بن عبد الرحمن تکرار اور بحث
کرتے تھے عدۃ میں اوس عورت کے جسکا خاوند مرگیا ہو اور جنے بچہ خاوند کے مرے بعد ابن عباس رض فرماتے تھے
دونون عدتون میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکے موافق عدت گذارے اور ابو سلمہ رض فرماتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہوگئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں اپنے بھتیجے کیطرف ہون پھر روانہ
کیا کسی آدمی کو اون سب نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں وہ ام سلمہ جو بیوی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیوی ام سلمہ رض نے بیان کیا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے کچھ دن بعد سبیعہ نے اس امر مین مسئلہ پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حکم دیا اوسکو نکاح کرلینے کا **عَنْ** سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ پر گذر
چکا **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنَفَّسُ بَعْدَ
وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ
سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ
فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گذر چکا ہے
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ
الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ
ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی حاصل ہے جو اوپر کی حدیثون مین بیان ہوچکا ہے یعنے
تینون صاحبون کا اختلاف اور بیوی ام سلمہ رض کا جواب **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ
أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ
كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ
مَا يُصْلِحُكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ رض نے
بیان کیا اپنی ماں سے سنکر اور زینب کے ماں بیوی ابی سلمہ رضی اللہ عنہا تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلمہ بیان کرتی تھین
ایک عورت تھی اسلمی لوگ اوسکو سبیعہ کہکر پکارتے تھے اوسکا ایک خاوند تھا وہ مرگیا اوسوقت سبیعہ پیٹ سے تھی

ابو سنابل بن بعکک نامی ایک شخص تھا اوس نے سبیعہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا تجھکو نکاح کرنا جائز نہین جبتک تو پوری دو عدتون مین اوس مدت کو جسکے دن گنتی مین زیادہ ہون ام سلمہ رض فرماتی ہین سبیعہ کے خاوند کو قریب پچیس راتون کے گذرین تھین جب اوسکو بچہ پیدا ہوا پھر وہ آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اپنے حکم دیا اوسکو نکاح کرلینے کا

عن أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ قَرِيبٍ
يَوْمٍ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ
فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ
عَلَى ذَلِكَ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے ایک روز مین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رض کے پاس تھے
اتنے مین آئے ایک عورت اور بیان کرنے لگی اپنا حال اوسکا خاوند مر گیا اور پیٹ سے تھی وہ اوس وقت اور کہنے لگی چار
مہینے دس دن نہین گذرے تھے اوس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا ابن عباس رض نے فرمایا جو دن زیادہ ہون وہ دن تیری عدت کے ہین
ابو سلمہ نے کہا مجھے خبر دی ایکی صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سطرح کہ سبیعہ اسلمیہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنا حال بیان کرنے
لگی مر گیا خاوند میرا اوسوقت تھی مین حاملہ پھر پیدا ہوا اسکے پیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مرکر چار مہینے نہین ہوئے تھے
تو اوسکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون اس بات پر

عن عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ
الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ
فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ
سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ
عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ
وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ
وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي **ترجمہ** عبید اللہ نے بیان کیا زہری سے کہ باپ عبد اللہ بن عتبہ نے
لکھا عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے پوچھو قصہ و حال اوسکا کیا فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو جب اوسنے پوچھا تھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن عبد اللہ نے جواب عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا بھیجا

سبیعہ اسلمیہ سے جب دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا تھے مین نکاح مین سعد بن خولہ کی اور وہ سعد بنی عامر بن لوی
کے قبیلے مین کا تھا اور بدر ہی تھا اوسکی وفات ہوئی حجۃ الوداع مین سبیعہ بیان کرتی ہے اوسوقت مین حاملہ
تھی پر مرنے سے تھوڑے دنکے بعد بچہ جنے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے تو بناؤ کیا اوس نے پیغام والون کے لیے یعنے
ارادہ کیا نکاح کا ایسے وقت مین اُن پونہچے ابو سنابل بن بعکک ابو سنابل ایک آدمی تھا عبدالدار کے قبیلے مین سے اوسنے
سبیعہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور بناؤ کرنیکے شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنیکا ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھکو نہین
جائز ہے نکاح کرنا تجھکو یہتک نگذر جاوین چار مہینے اور دس ان سبیعہ کہتی ہے جب اوس نے یہ بات کہی مین نے شام
کیوقت کپڑے پہنے اور گئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر پوچھا مین نے یہ مسئلہ آپسے آپنے فتوی دیا مجھکو اور فرمایا
تیری عدت جبھی پوری ہوگئی جب تو نے بچہ جنا اور فرمایا مجھکو نکاح کرلے اگر تیرا جی چاہے عن ذکر بن ابی
ابن الحداد ثنا النصری ان ابا السنابل ابن بعلکک ابن السباق قال لسبیعۃ الاسلمیۃ لا تحلین حتی تمر علیک
اربعۃ اشھر وعشرا اقصی الاجلین فانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فزعمت اذا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتاھا ان تنکح ان وضعت حملھا وکانت حبلی فی تسعۃ اشھر حین
توفی زوجھا وکانت تحت سعد بن خولۃ توفی فی حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ فنکحت
فتی من قومھا حین وضعت ما فی بطنھا ترجمہ زکریا بن یحیی بن حدثان نصری سے روایت ہے ابو سنابل بن بعلکک بن
سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا نہین جائز ہے تیرے لئے نکاح کرنا جب تک نگذر جاوین تجھکو چار مہینے دس دن جو مدت کی زیادہ
ہے دونون مدتون مین یہ سنکر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے یہ مسئلہ سبیعہ کے بیان سے
معلوم ہوا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا تھا اور فرمایا تھا جب بچہ پیدا ہوا تو نکاح کرلینا اور خاوند کے مرنیکے
وقت اوسکو نو مہینے کا حمل تھا اور اوسکے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
تھا وہین اوسکی وفات بھی ہوئی راوی بیان کرتا ہے پھر سبیعہ نے نکاح کرلیا کسی ایک جوان سے جو اوسکے قوم مین کا
تھا یعنی وضع حمل کے بعد عن عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عتبۃ کتب الی عمر بن عبد اللہ ابن
الارقم الزھری ان ادخل علی سبیعۃ بنت الحارث الاسلمیۃ فاسالھا عما افتاہ بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حملھا قال فدخل علیھا عمر ابن عبد اللہ فسالھا فاخبرتہ انھا کانت تحت
سعد ابن خولۃ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شھد بدرا فتوفی عنھا فی حجۃ
الوداع فولدت قبل ان تمضی لھا اربعۃ اشھر وعشرا من وفاۃ زوجھا فلما تعلت من نفاسھا خطب
علیھا ابو السنابل رجل من بنی عبد الدار فرآھا متجملۃ فقال لعلک ترجین النکاح قبل ان
تمر علیک اربعۃ اشھر وعشرا قالت فلما سمعت ذلک من ابی السنابل جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ حِلِّيْ وَضَعْتِ حَمْلَكِ ترجمہ عبید بن عبداللہ سے روایت ہے لکھا عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری
کو سبیعہ کے پاس جانے کے لئے اور لکھا اوسکو پوچھہ تو سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے کیا فتوی دیا تہا اوسکو اس مسئلہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حل ہین سبیعہ کے راوی بیان کرتا ہے گیا اوسکے پاس عمر بن عبداللہ اور پوچھا اوس سے اوس نے
کہا تہی مین جورو سعد بن خولہ کی اور تہا وہ سعد بن خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابون مین سے جو بدری تہے وفات
پائی اوسنے حجۃ الوداع مین پہر جنا مین نے بچہ اور ابہی تک چار مہینے دس دن اوسکی وفات کو نہین ہوئے تہے راوی
بیان کرتا ہے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے آیا اوسکے پاس ابوسنابل عبدالدار کے قبیلے مین سے ایک آدمی
تہا ابوسنابل سبیعہ کو تجمل اور زینت مین دیکہکر کہنے لگا شاید تیرا ارادہ نکاح کا ہے چار مہینے دس دن گذرنے سے
پہلے ہی سبیعہ کہتی ہے جب یہہ بات مین نے ابوسنابل سے سنی تو گئی مین رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان
کیا مین نے اپنا حال آپکے رو برو آپنے سنکر فرمایا تو پوری کرچکی اپنی مدت جبہی بچہ جنا تو نے عَنْ خَلَّادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

فِي نَاسٍ بِالْكُوفَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ عَظِيمٍ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرُوا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ فِي مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَوْفٍ حَتَّى تَضَعَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَكِنَّ عَمَّهُ لَا يَقُولُ ذَلِكَ
قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ فِي لَجَاجٍ أَنَا أَكْذِبُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ
فَلَقِيتُ مَالِكًا فَذَكَرْتُ لَهُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ قَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ
وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّولَى ترجمہ محمد سے روایت ہے مین بیٹہا تہا
لوگون مین کوفی کے ایک بڑے مجلس مین جسمین انصار کے لوگ تہے (یعنی انصار کی مجلس مین ان لوگون مین عبدالرحمان بن
ابی لیلے بہی تہے اون لوگون مین سبیعہ کا ذکر آیا مین نے ذکر کیا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کی روایت کو جو ابن عوف کے
قول کے موافق تہی یعنی مدت اوسکی بچہ جننے تک ہی ابن ابی لیلے نے کہا عبداللہ کے چچا اسبات کے قائل نہ تہے (کہ حاملہ
عورت کی عدت وضع حمل ہے بلکہ ابعد الاجلین کے قائل تہی) تب مین نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا مین جرات کرسکتا ہون
جھوٹہ بولون عبداللہ بن عتبہ پر اور وہ کوفے مین رہتے ہین پہر مین مالک (بن عامر یا بن عوف) سے ملا اور پوچھا کہ عبداللہ
بن مسعود سبیعہ کے باب مین کیا کہتے تہے اونہون نے کہا عبداللہ بن مسعود کہتے تہے تم لوگ اوسپر سختی کرتے ہو کہ ابعد الاجلین
تک عدت ضرور جانتی ہو) اور اوسکو رخصت نہین دیتے حالانکہ چھوٹی سورت عورتون کی (جسمین حاملہ عورتون کی وضع حمل
بیان ہوتی ہے) بڑی سورت (بقرہ) کے بعد اوتری ہے (جس مین چار مہینے دس دن تک عدت کا ذکر ہے عَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَاوُلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ
الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُونٍ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون
نے کہا جسکا جی چاہے مین اوس سے مباہلہ کرتا ہون (یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کرکے مخالف پر لعنت کرتا ہون

سورۃ طلاق دیکھو ۱۰ ۱۲

یہہ آیت اور حمل والیان اونکی عدت یہہ ہے کہ بچہ جنے اوس آیت کے بعد اوتری ہے جسمین خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار مہینے دس دن کا حکم حاملہ عورتون کے حق مین منسوخ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** عبداللہ رض سے روایت ہے چھوٹی سورہ نسا نازل ہوئی بعد سورہ بقرہ کے **ف** یعنی سورہ طلاق بعد نازل ہوئی ہے اور سورہ بقر پہلے اتری ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا یہہ آیت سورہ بقر کی ہے یعنے اور جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ عورتین انتظار کرا وین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن اور اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے کہ جن دین پیٹ کا بچہ سبیعہ کے قصے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا کچھہ ضرور نہین اور یہی بات اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقر کی آیت سے یہہ حکم مخالف ہے کیونکہ اوس مین تو یون فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا حاصل یہہ کہ جسکا خاوند مرجاوے اوسکی عدت چار مہینے اور دس دن ہین ان دونو آیتون مین ایک کو پہلے اور دوسرے کو پیچھے کہنے سے یہہ غرض ہے کہ سورہ بقر کی آیت منسوخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے **عدة** اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اگر کسی عورت کا خاوند اوسکے ساتھہ ہم بستر ہونیسے پہلے مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے **عن** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بُرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دریافت کیا اون سے کسی نے یہہ مسئلہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے نکاح کرنیکے وقت اوسکا مہر مقرر نکیا اوس مرد کو اوس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہوا اور مرگیا ابن مسعود رض نے فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اوس عورت کے کنبے مین جو اور عورتین ہین اونکا جو مہر ہے اوسکے موافق اسکو بھی دلا دینا چاہیے نہ کم کرنا چاہیے اور نہ زیادہ دینا چاہیے اور اوس عورت کو عدت مین بیٹھنا چاہیے اور مرد کے مال سے اوسکو حصہ بھی دینا چاہیے معقل بن سنان اشجعی نے یہہ سنکر کہا فیصلہ کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قوم مین ایک عورت کا اوسکا نام بروع تھا اور اوسکے باپ کا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسا ہی تھا جیسا تمنے کیا عبداللہ بن مسعود یہہ بات سنکر خوش ہوئے **ف** یہان عدت سے مراد عدت چار مہینے دس دن کی ہے کیونکہ آیت مین یہی حکم ہے جن عورتون کے خاوند مرجاوین اونکی عدت چار مہینے دس دن ہین مرد کا وطی کرنا کچھہ شرط نہین فقط نکاح مین آنا چاہیے **باب الاحداد** باب سوگ کرنیکے بیان مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال لا یحل لامرأۃ تحد علی میت اکثر من ثلاث الا علی زوجها ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ ان تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد فوق ثلاثۃ ایام الا علی زوجها ترجمہ اوپر گذر چکا ہے **باب سقوط الاحداد عن الکتابیۃ المتوفی عنها زوجها** جس کتابیہ کا خاوند مرجاوے اوسپر سے سوگ کا حکم ساقط ہے عن ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی هذا المنبر لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ ورسولہ ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعۃ اشهر وعشرا ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر نہین حلال کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور اوسکے رسول پر سوگ کرنا زیادہ تین راتون سے مگر اپنے خاوند کے لئے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے ف تین راتین مع دنکے مراد ہین فقط راتین مراد نہین (یعنی سلمان ہو تو کافرہ پر سوگ نہین) **مقام المتوفی عنها زوجها فی بیتها حتی تحل** جس عورت کا خاوند مرجاوے اوس عورت کو عدت گذرنے تک اپنے گھر مین رہنا چاہیے عن الفارعۃ بنت مالک ان زوجها خرج فی طلب اعلج فقتلوه قال شعبۃ وابن جریج وکانت فی دار قاصیۃ فجاءت ومعها اخوها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا له فرخص لها حتی اذا کنت دعا فقال اجلسی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجله ترجمہ فارعہ بنت مالک سے روایت ہے گیا خاوند اوسکا ڈھونڈنے کو اپنے غلام وہ غلام مجھی تھے وہان مارا گیا اون غلامون نے مار ڈالا یا کسی اور نے شعبہ اور ابن جریج بیان کرتے ہین اوس عورت کا گھر دور تھا پھر آئے وہ عورت اپنے بھائی کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر کیا اپنا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے رخصت دی اوسکو جب وہ اوسکے گھر مین چلے آئے (آبادی ۱۲) گھر جلنے لگی اپنے بلایا اوسکو اور فرمایا بیٹھ تو اپنے گھر مین جبتک کہ لکھا پورا ہو جاوے ف اس عورت نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اوسکا کوئی گھر نہین اور نہ کھانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے مین اپنے گھر والون مین چلی جاؤن چلے آپنے اوسکو رخصت دی اوسکے تھوڑی دیر بعد منع کیا اور حکم دیا وہین عدت گذار جہان تیرا خاوند رہتا تھا کہ لکھا ہوا پورا ہو جاوے یعنے تیری عدت جتنی خدا تعالے نے لکھدی ہے اوتنی عدت پوری کرلے اور پھر وہانسے اپنے گھر کو جا یہ بی بی ابو سعید خدری کی بہن تھی اور اسکا گھر بنی خدرہ مین تھا عن الفریعۃ بنت مالک انها زوجها کان فی طلب اعلج لیعملوا له فقتلوه فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت انی لست فی مسکن له ولا یجری علی منه ینفق افانتقل الی اهلی وبنی عمومتی قال فتعدی ثم قال کیف قلت فاعادت علیه قولها فقال امکثی فی بیتک حیث بلغک الخبر ترجمہ فریعہ فرماوے

بنت مالک سے روایت ہے میرے خاوند نے بھی غلاموں کو تلاش کرنیکے لیے اوسنکو مار ڈالا پھر ذکر کیا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند کے مرنیکا اور کہا فریعہ نے میرے خاوند کی ملک مین نہ تو کوئی مکان
ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹھکانا ہے میرے لیے میرے خاوند کیطرف سے مین چاہتی ہون کہ اپنے لوگون مین اٹھہ
جاؤن آپنے فرمایا اوسی گھر مین جاکر رہون اور عدت کی خبر گیری کرون آپنے فرمایا اوسکو چلے جا پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیسی
بیان کیا تو نے فریعہ نے پھر سے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تھی آپنے فرمایا ہان عدت پوری کر جہان تجھکو خبر
موت کی پہونچی ہے **ف** ایک جماعت سے یہہ بات ہی مروی ہے کہ اگر عورت کو کہیہ عذر ہو تو دن کو وقت نکل سکتی
ہے اور اوس جماعت مین سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام ابو حنیفہ رح ہین **عن** فریعۃ ان زوجھا خرج فی طلب اعلاج لہ
فقتل بطرف القدوم قالت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ النقلۃ الی اھلی وذکرت لہ
حالا من حالھا قالت فرخص لی فلما اقبلت نادانی فقال امکثی فی اھلک حتی یبلغ الکتاب اجلہ

ترجمہ فریعہ رضی بنت مالک سے روایت ہے اونکا خاوند گیا اپنے غلاموں کی تلاش مین اور مارا گیا قدوم کے راہ مین قدوم
نام ہے ایک جگہہ کا مدینہ طیبہ کے رستہ مین فریعہ کہتی ہے مین گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے مین چاہتی
ہون اپنے خاوند کے گھر سے چلی جاؤن اور اپنے کنبے کے لوگون مین جا رہون اور بیان کر دیا مین نے اپنا حال آگے
آپنے رخصت دی مجھکو جب مین جانے لگی تو آپنے فرمایا عدت پوری ہوئے تک اپنے خاوند کے گھر مین رہ **باب**
الرخصۃ للمتوفی عنھا زوجھا ان تعتد حیث شاءت باب عدت گذارنے کی رخصت کے
بیان مین اوس عورت کے لیے جسکا خاوند مر گیا ہو جہان چاہے وہان اپنی عدت گذارے **عن** ابن عباس انہ سئل عن
ھذہ الآیۃ حلت لھا فی اھلھا فتعتد حیث شاءت وھو قول اللہ عز وجل غیر اخراج **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت متاعا الی الحول غیر اخراج جسمین یہہ مطلب تھا کہ عورت عدت کرے اپنی خاوند کے گھر مین
منسوخ ہو گئی اب اوسکو اختیار ہی جہان چاہے عدت کرے (پہلی عورتون کو میراث نہ تھی لیکن ایک برس تک روٹی کپڑا
اور گھر رہنے کو ملتا تھا پھر جب میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا اور عدت چار مہینے دس دن قرار پائی۔
عدۃ المتوفی عنھا زوجھا من یوم یاتیھا الخبر جس عورت کا خاوند مر جاوے اوسکی
عدت اوسی دن سے ہے جس دن سے اوسکو خبر آوے **عن** فریعۃ بنت مالک اخت ابی سعید الخدری قالت
توفی زوجی بالقدوم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ان دارنا شاسعۃ فاذن لھا
ثم دعاھا فقال امکثی فی بیتک اربعۃ اشھر وعشرا حتی یبلغ الکتاب اجلہ **ترجمہ** فریعہ بنت مالک سے
روایت ہے یہہ فریعہ بہن ہے ابوسعید خدری کی فریعہ بیان کرتی ہے مر گیا خاوند میرا قدوم مین پھر آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور ذکر کیا مینے ہمارا گھر بستی سے بہت دور ہے آپنے اذن دیا مجھکو پھر پکارا مجھکو اور فرمایا ٹھہرو ہین اپنے گھر مین یعنی خاوند کے گھر مین چار مہینے دس دن یہانتک کہ پھونچ جاوے لکھا اپنی مدت کو یعنی عدت پوری ہوجائے **تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ** ترک کرنا زینت واسطے سوگ کے مسلمان عورت کے لیئے ہے نہ یہودیہ اور نصرانیہ کے لیئے **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ قَدْ هَيَّتْ مِنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ مَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ عُمَرَ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ **ترجمہ** زینب بنت ابی سلمہ رضی بیان کیا ان تینون حدیثون کو حمید بن نافع سے کہا زینب نے گئی مین ام حبیبہ رض کے پاس جو بیوی تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت مین جب اونکا باپ ابوسفیان بن حرب مرگیا تہا تو خوشبو منگائی بی بی ام حبیبہ رض نے اول لونڈی کے پھر ملی پھر ملی وہ خوشبو اپنے چہرے پر اور یون فرمایا اللہ کی قسم مجھکو خوشبو کی کچھہ حاجت نہ تہی مگر اتنی بات کے لیئے لگائی مین نے فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عورت یقین رکہتی ہو اللہ اور آخرت کے دن پر اوسکے لئے حلال نہین کسی کے لئے سوگ کرنا زیادہ تین راتون سے پر خصم کے لئے چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے حدیث دوسرے پہر ہے زینب رض بیان کرتی ہے گئی مین زینب بنت جحش کے یہان جن دنون اونکے بہائی مرگئے تہے اونہون نے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہ تہی لیکن مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر

فرماتے تہے جو عورت یقین لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اوسکے لیے درست نہین کہ سوگ کرے ۳ چار مہینے اور دس دن تک
ہے تیسری حدیث کے بیان مین بیوی زینب فرماتین ہین جبنے ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یارسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اوسکی آنکھین دکھتی ہین کیا اگر فرمائی تو سرمہ لگایا کرون
اوسکی آنکھون مین آپنے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہ تو چار مہینے اور دس دن ہے ہین جاہلیت کے زمانے مین ہر ایک عورت
مینگنی پھینکتی تہی سال تمام ہوئے پر حمید بن نافع کہتے ہین مین نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنے سے کیا مطلب ہے زینب نے
بیان کیا جاہلیت کے زمانے مین جس عورت کا خاوند مرجاتا تہا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹہری اور نہایت تنگ تاریک مین
جا بیٹھتی تہی اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی تہے اور ایک سال گذرنے تک خوشبو وغیرہ کچھہ نہ چھوتی تہی بعد ایک سال
کے کوئی جانور لاتے گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ پھر رگڑتی اپنی جلد اور بدن کو اوس سے جس جانور کو وہ ملتی اکثر مرجاتا تہا وہ
جانور مرجایا کرتا تہا بعد اوسکے باہر نکلتی اوس مٹیے سے اوسوقت اوسکو ایک اونٹ کی مینگنی دیتی اوسکو پھینک دینی
کے بعد جسطرف اوسکا جی چاہتا میلان کرتی تہی یعنی چاہے خوشبو لگاوے یا اور کوئی کام کرے اوسکو اختیار ہوجاتا تہا
امام مالک نے کہا اس حدیث مین جو تفتض کا لفظ ہی اوسکے معنی یہہ ہین کہ ملے اپنے بدن کو اوس پر اور محمد کی روایت مین مالک
نے کہا کہ حفش خص کو کہتی ہین یعنے نرکل کا جھونپڑا اور باب کی مناسبت اس حدیث مین یہہ ہے کہ تؤمن باللہ والیوم الآخر
فرماتا ہے اور بعضی روایتون مین تؤمن باللہ کی رسولہ بھی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہود یا اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا
واجب نہین **مَا يُجْتَنَبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ** سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز
کرنیکا بیان **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا
عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا
وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِيْنَ تَطْهُرُ بِنُبْذَةٍ اَوْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن سے زیادہ مگر خاوند کے لیئے کیونکہ اوسکے واسطے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہنے کپڑا عصب یعنی جسکا سوت رنگ کر بنے کے بعد بنا گیا ہو
جیسے سوسی یا چینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ کہنگھی کرے اور نہ خوشبو لگاوے لیکن جب حیض سے
پاک ہوجایا کرے تب تہوڑا سا قسط اور اظفار لگایا کرے تو کچھہ مضایقہ نہین **ف** کہنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر
بالون مین ڈالنا اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک مین اور عرب مین بھی ہوتی ہے اور اظفار بھی ایک خوشبو کی چیز ناخون کی
صورت پر ہوتی ہے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ
مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت نہ پہنے کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پہولون سے رنگا ہوا اور خضاب نکرے

اور نہ سرمہ لگاوے ف یعنی سرخ رنگ کرنا بالوں کو مہندی سے یا ہاتھوں کو لگانا مہندی ان سب باتوں سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ** باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان مین **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکھتی ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ بات کہ سوگ کرے کسی پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند اور نہین درست سوگ والی کو سرمہ لگانا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا **بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ** اس باب مین بیان ہے اسبات کا کہ سوگ والے لئے رخصت ہے سر دھونے کے بیری سے **عَنْ** اُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ اُسَيْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰى عَيْنِيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ قَالَ اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهِ رَاْسَكِ **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید اپنی ماں سے روایت کرتی ہے کہ خاوند اسکا مر گیا تھا اور اون دنون اسکی آنکھین دکھتی تھین تو وہ جلا کا سرمہ (یعنی اثمد جو آنکھون کو جلا دیتا ہے) لگایا کرتی آخر اوس نے اپنی آزادگی ہوئی لونڈی کو ام المومنین ام سلمہ رض کے پاس بھیجا کہ پوچھے اون سے روغنی اور بصارت کے سمے کے لیئے بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا مت لگا تو کوئی سا سرمہ مگر جسوقت کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آوے تو مضائقہ نہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تھی اون دنون جب ابو سلمہ مر گئے تھے میرے پاس اور مین نے اپنی آنکھ پر ایلوا لگایا تھا آپنے پوچھا کیا چیز ہے ای ام سلمہ مین نے کہا ایلوا ہے یا رسول اللہ اور آپمین خوشبو نہین آپنے فرمایا اس سے منہ کو چمک ہوتی ہے اسلام سلمہ پھر نہ لگا یو اسکو لگانا منظور ہو تو رات کو لگا لینا اور نہ دہو کر یا رسول اللہ آپنے فرمایا بیر کا پتا لگایا کرو آپنے سر کو یعنی بیری کے پتے سے سر دھو کر کنگھی کیا کرو **اَلنَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ** سوگ کرنیوالیکو سرمہ لگانیکے ممانعت کا بیان **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ رَمِدَتْ اَفَاَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفّٰى عَنْهَا قَالَ لَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ اِنِّيْ اَخَافُ عَلٰى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش مین کی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھون مین درد ہے فرمائے تو سرمہ لگا دون اسکے تو اوسکا خاوند مر رہی اوس عورت کی مدت مین آپنے فرمایا چار مہینے دس دن پورے ہونیکے بعد لگانا پھر اوس عورت نے کہا مجھے اوسکی بیماری کی جانیکا

(ع)

ف یعنی جو عورت کہ اسلیئے کہ مہندی سے اسکے سر مین جوئین پڑ جاوین گی

خوف ہے پھر آپنے فرمایا چار مہینے دس دن سوگ بغیر نہیں جائز آپنے فرمایا تم مین کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے مین
سوگ کرتی تھی خاوند کا برس روز تک پھر برس تمام ہوتی ہے مینگنی پھینکتی تھی **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي
قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَحُدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ ترجمہ
حمید بن نافع نے بیان کیا اس حدیث کو زینب بنت ابی سلمہ رض سے میں نے اپنی ماں سے اونکی ماں ام سلمہ رضہ نے فرمایا آئی
ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے اپنی بیٹی کے لئے جسکا خاوند مرگیا تہا اور اوسکی آنکھین دکھتی تہین انہون نے فرمایا
ہر ایک عورت تم مین سے سوگ کیا کرتی تھی برس دن تک پھر برس ہوتی ہے مینگنی پھینکتی یعنی تو چار مہینے دس ہی دن ہین **عَنْ**
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا
زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ
الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَأْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا
هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ بَعْرَةً
ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میری بیٹی کا خاوند مرگیا
ہے اور میں ڈرتی ہون اوسکی آنکھون پر کچھ صدمہ نہ آجائے بی بی ام سلمہ رض فرماتی ہین اوسکا ارادہ یہ تہا کہ آنکھون مین
سرمہ لگانے کی اجازت دیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا پہلے تم مین سے ہر ایک عورت مینگنی
پھینکا کرتی تھی سال تمام ہوئے پر یہہ تو چار مہینے اور دس ہی دن ہین حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ رضہ سے
پوچھا راس الحول کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابی سلمہ رضہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے مین جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا
تہا وہ عورت آپنے گہرون مین سے بدترین گہر مین جا رہتی تہی جب سال تمام ہو جاتا تب باہر نکلتی تہی اپنی پیٹھ پیچھے مینگنی
پھینک کر **عَنْ** زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ
أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ
حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ أَجَلَ ترجمہ بی زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے پوچھا کسی عورت نے ام سلمہ رضہ اور ام حبیبہ رضہ سے
خاوند کے مرنے کی عدت گذارنیوالی کو سرمہ لگانا درست ہے کہ نہین اونہون نے بیان کی وہ حدیث جو اوپر گذر چکی ہے کہ ایک
اَلْقُسْطُ وَالْاَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ قسط یعنی کٹ اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیئے
عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ أَوِ الْأَظْفَارِ
ترجمہ ام عطیہ رضہ سے روایت ہے رخصت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو جسکا خاوند مرگیا ہو پاک ہونیکے وقت قسط

اور اظفار کا استعمال کرنے کے لئے ف یعنی جب عورت سوگ مین ہو اپنے خاوند کے اون دنون مین کسی خوشبو کا نگلنا عورت کے لئے درست نہین مگر خون کی بدبو دور کرنیکے لئے حیض سے پاک ہونیکے بعد قسط یا اظفار اپنے بدن کو مل لیا کرے تو درست ہے **باب نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ**

باب ہے بیان مین اس بات کے جس عورت کا خاوند مرجاتا تھا اوسکو خرچ دلایا جاتا تھا سال بھر کا پھر وہ منسوخ ہوگیا بسبب مقرر ہونے میراث کے **عَنِ** ابن عباس فی قولہ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَسَخَ ذٰلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنَسَخَ أَجَلَ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کے بیان مین کہا ابن عباس رض نے منسوخ ہوگئی یہ آیت میراث کی آیت سے جس مین بیان فرمایا ہے اللہ تعالی نے عورت کے لئے جو تہائی حصہ اور آٹھوان حصہ اور منسوخ ہوگیا حکم ایکسال تک عدت مین رہنے کا چار مہینے اور دس دنکے حکم سے ف آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ الخ کا ترجمہ اور جو لوگ تم مین مرجاوین اور چھوڑ جاوین عورتین وصیت کردین اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پھر اگر وہ نکل جاوین تو گناہ نہین اس آیت کے فائدے مین شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ نے بیان کیا ہے یہ حکم جب تھا کہ مرد کے اختیار پر رکھا تھا وارثون کو دلوانا اب سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹھہرا دیئے عورت کا ہی ٹھہرا دیا اب دیکا دلوانا موقوف ہوا یہی غرض ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہی ہے **عَنْ** عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ الخ کے بیان مین کہا عکرمہ نے منسوخ کردیا اس آیت کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا نے ف اور ترجمہ دوسری آیت کا اور جو لوگ مرجاوین تم مین اور چھوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کرا وین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن یعنی برس روز تک عدت مین رہنا موقوف ہوا فقط چار مہینے اور دس دن کا نے ہین **اَلرُّخْصَةُ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا** رخصت دیگئی ہے تین طلاق والی کو عدت کی دنون مین اپنے گھر سے دوسری جگہ جانیکی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَقَالَتْ لَهَا فَتَطَلَّقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي
إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ امْرَأَةٌ تَكْثُرُ عَوَّادُهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ
أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ
وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَسْتَأْمِرَهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ
أُخَافُ عَلَيْكِ قَسَاوَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ

ذٰلِكَ ترجمہ عبدالرحمان بن عاصم سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا اوس سے تھی وہ فاطمہ ایک آدمی مخزومی
کے پاس اوس آدمی نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین اور آپ چلا گیا کسی جہاد مین اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ اس
کچھ خرچہ دیدینا اوس وکیل نے کچھہ دیا اور فاطمہ نے اوسکو تھوڑا اور کم جانکر پھیر دیا اور گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گھر کسی بیوی کے پاس اتنے مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ گھر مین موجود تھی اوس وقت اوس کہنے لگے
یا رسول اللہ مین فاطمہ بنت قیس ہون طلاق دی مجھے فلانے آدمی نے اور بھیجا کسیکے ہاتھہ میرے پاس کچھہ
نفقہ مینے پھیر دیا اوسکو کم جانکر وہ آدمی کہتا ہے اتنا دینا بھی ہمارا احسان ہے آپنے فرمایا سچ کہتا ہے وہ
آدمی اب جا تو اپنی عدت پوری کر ام کلثوم کے یہان یہہ کہکر پھر فرمایا ام کلثوم کے گھر مین لوگون کی آمد رفت بہت
ہے تو عبداللہ بن ام کلثوم کے یہان چلی جا کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے فاطمہ کہتی ہین چلی گئی مین عبداللہ کے پاس
وہین پوری کی مین نے اپنی عدت پھر پوری ہو چکی عدت کے دن اوسوقت پیغام بھیجا میرے پاس ابوجہم نے اور معاویہ
بن ابی سفیان نے پھر گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور صلاح لئی مین نے آپسے اون دونون کے باب
مین آپنے فرمایا مجھے خوف ہے ابوجہم کی لٹھہ کا اور معاویہ تو مفلس آدمی ہے فاطمہ کہتی ہے مین نے نکاح کرلیا اسامہ
بن زید سے یہ بات سُننے کے بعد عن فاطمة بنت قيس أنها كانت تحت أبي عمرو بن حفص ابن المغيرة
فطلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت فاطمة أنها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته
في خروجها من بيتها فأمرها أن تنتقل إلى ابن أم مكتوم الأعمى فأبى مروان أن يصدق فاطمة في
خروج المطلقة من بيتها قال عروة أنكرت عائشة ذلك على فاطمة ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے
روایت ہی تھی فاطمہ بنت قیس جو روایی عمرو بن حفص کی پھر طلاق دیدی اوس نے فاطمہ کو اخیر طلاق جو باقی رہگئی
تھی تین طلاقون مین سے فاطمہ بیان کرتی ہی ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اجازت چاہی مین نے
اپنے گھر سے نکلنے کی پھر حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاوند کی گھر سے چلے جانے کے لئے ابن ام مکتوم
نابینا کے گھر کو راوی کہتا ہے مروان بن حکم نے انکار کیا اس مسئلہ کا اور فاطمہ رض کو سبات کے بیان مین سچے نہ سمجھا
اور عروہ فرماتی ہین حضرت عائشہ رض نے بھی انکار کیا فاطمہ رض کی بات کا ف یعنی مروان بن حکم کے نزدیک

اور عائشہ رضہ کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا درست نہیں اسکی وجہ یہہ ہے کہ انہون نے فاطمہ کے قصّے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جھوٹھہ جانا ہے **عَنْ** فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رُوحِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ **ترجمہ** فاطمہ سے روایت ہے کہا مین نے یارسول اللہ میرا خاوند طلاق دیچکا مجھکو تین طلاقین مین ڈرتی ہون نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ آپنے حکم دیا اوسکو وہ وہان سے چلی آئی **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا مین نے اوس سے وہ فیصلہ جو کیا تمہارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مقدمہ مین پھر بیان کیا اوس قصّے کو فاطمہ نے جھگڑا کیا مین نے اس مقدمہ مین اپنے خاوند کے وکیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی مین نے مکان اور نفقے کے لئے فاطمہ نے بیان کرتین مین دلایا گیا مجھے مکان اور نہ نفقہ اور حکم کیا مجھکو عدت گذارنے کے لئے ابن ام مکتوم کے گھر مین **عَنِ** الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَاَرَدْتُ النَّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَقْبِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَخَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكِ لِمَ تُفْتِيْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا

لکولہ لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے مین نے ارادہ کیا اوسکے گھر سے چلے جانیکا اور آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا عمرو بن ام مکتوم کے گھر مین عدت گذارنے کے لئے یہہ سنکر اسود نے فاطمہ کو کنکر وسے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیون ایسا مسئلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر لائی گی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیوین وہ دونو کہ ہمنے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول کرونگا مین تیری بات کو نہین تو ہم نہ چھوڑینگے اللہ تعالی کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور نہ اللہ کی کتاب مین جو حکم ہے وہ یہ کہ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ **ترجمہ** یعنے مت نکالو انکو اونکے گھر وسے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی **ف** یعنی زعورت کو گھر سے زبردستی کرکے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہان اگر کوئی کام بیحیائی کا کرکے اوسوقت نکال دینا مضایقہ نہیں حضرت عمرؓ نے اس آیت کو دلیل پکڑکر اوس عورت سے کہا تو اپنے دعوی پر دو گواہ لائی گی تو ہم مانینگے ورنہ آیت کے موافق جو ہمکو معلوم ہوتا ہی اوسپر عمل کرینگے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوسمین کچھہ کلام نہین حاصل یہہ ہے مطلقہ مبتوتہ یعنی جسکو تین طلاق قطعی ہوگئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ سکنے اور مطلقہ رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکنے **باب خروج المتوفی عنہا بالنہار** رون کو باہر نکلنا اوس عورت کا جسکا خاوند مر گیا ہو یہہ باب اسبات کے بیان مین ہے **عن** جابر قال طلقت خالتہ فارادت

ان تخرج الی نخل لہا فلقیت رجلا فنہاہا فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخرجی

فجدی نخلک لعلک ان تصدقی او تفعلی معروفا ترجمہ جابر رضہ سے ہے کہ طلاق ہوئی اوسکی خالہ کو اور اونکی

خالہ نے چاہا کہ جاوے اپنے کھجورون کے باغ کو ملا اونکو کوئی آدمی منع کیا اوس نے باغ کے جانے سے پھر آئے جابر

رضہ کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو جاکر توڑ میوہ اپنی کھجورون کا البتہ تو صدقہ اور خیرات کریگی

اور دیگی اوسمین سے لوگون کو بطور احسان کے **باب نفقۃ البائن** بائن کے نفقے کا بیان ہے

اس باب مین **عن** ابی بکر بن حفص قال دخلت انا وابو سلمۃ علی فاطمۃ بنت قیس قالت طلقنی

زوجی فلم یجعل لی سکنی ولا نفقۃ قالت فوضع لی عشرۃ قفیز عند ابن عم لہ خمسۃ

شعیر وخمسۃ تمر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ ذلک فقال صدق وامرنی

ان اعتد فی بیت فلان وکان زوجہا طلقہا طلاقا بائنا ترجمہ ابوبکر بن حفص سے روایت ہے گیا مین اور

ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس بیان کیا فاطمہ نے ہمسے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور مذایا مجھکو رہنے کا

گھر اور نہ کہا نیکے لے خرچ اور رکھدیے دس ناپ اپنے چچا کے بیٹے کے یہان یا پنج ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے

پھر آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ حال آپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور

حکم کیا مجھے عدت کا فلانیکے گھر مین اور اوسکے خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **عن** عبید اللہ ابن عبد اللہ

ابن عتبۃ ان عبد اللہ ابن عمرو بن عثمان طلق ابنۃ ابن سعید ابن زید وامہا حمنۃ بنت قیس

البتۃ فامرتہا خالتہا فاطمۃ بنت قیس بالانتقال من بیت عبد اللہ ابن عمرو وسمع بذلک مروان

فارسل الیہا فامرہا ان ترجع الی مسکنہا حتی تنقضی عدتہا فارسلت الیہ تخبرہ ان خالتہا

فاطمۃ قد فتیاہا بذلک واخبرتہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتاہا بالانتقال حین طلقہا

ابو عمرو ابن حفص ابن المخزومی فارسل مروان قبیصۃ ابن ذویب الی فاطمۃ فسالہا عن ذلک فزعمت

انہا کانت تحت ابی عمرو فلما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب علی الیمن خرج معہ

فارسل الیہا بتطلیقۃ وہی بقیۃ طلاقہا فامرلہا الحارث ابن ہشام وعیاش ابن ابی ربیعۃ

بنفقتہا فارسلت الی الحارث وعیاش تسالہما النفقۃ التی امرہا لہا زوجہا فقالا واللہ ما لہا علینا

نفقۃ الا ان تکون حاملا وما لہا ان تسکن فی مسکننا الا باذننا فزعمت فاطمۃ انہا اتت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فصدقہما قالت فقلت ابن اتنقل یا رسول اللہ فقال انتقلی
عند ابن ام مکتوم وھو الاعمی الذی عاتبہ اللہ عز وجل فی کتابہ فانتقلت عندہ فکنت اضع
ثیابی عندہ حتی انکحنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زعمت اسامۃ ابن زید ترجمہ عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور اوس لڑکی
کی ماں کا نام حمنہ بنت قیس تہا اور طلاق بتہ دی تہی اوسکو یعنی ایسی طلاق جس سے بالکل علاقہ ٹوٹ جاوے اور مرد کو
اوسکے ساتہہ بغیر حلالے کے نکاح ناجائز ہو اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس تہی اوسنے اوسکو کہلا بہیجا کہ عبد اللہ بن عمرو
بن عثمان کے گہر میں مت رہ وہاں سے چلی آ پہر سنی یہہ بات مروان نے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کی جورو کو کہلا بہیجا
کہ پہر اپنے گہر میں آکر رہے عدت پوری ہونے تک عبد اللہ بن عمرو کی جورو نے کسی آدمی کی زبانی خبر دی مروان کو
کہ مجہے میری خالہ فاطمہ نے فتوی دیا تہا گہر سے چلے جانیکا اور بیان کیا تہا مجہسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتوی دیا تہا اوسکو گہر سے چلے جانیکے لئے اوسوقت جب طلاق دی تہی اوسکو اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے جب یہہ قصہ
سنا مروان نے اوسوقت بہیجا (قبیصہ بن ذویب کو) نام ہے آدمی کا) فاطمہ کے پاس پہر قبیصہ نے اوس فاطمہ سے یہہ قصہ
سنا پہر بیان کیا کہ میرا خاوند تہا ابو عمرو وہ چلا گیا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ یمن کو اون دونوں حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو یمن کا خلیفہ کیا تہا وہاں جاکر میرے خاوند نے طلاق کہلا بہیجی وہ طلاق جو
باقی رہتی تہی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کہدیا تہا کہ نفقہ ویدیو میں مجہکو میں نے اپنا آدمی بہیجا
اونکے پاس وہ خرچ مانگنے کے لئے جو میرے واسطے خاوند نے دینے کے لئے کہا تہا اون دونوں نے کہا واللہ ہمارے
پاس اوسکے لئے نفقہ نہیں مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہوتی تو البتہ اوسکے لئے نفقہ تہا اور اب وہ ہمارے گہر میں بہی نہیں ہے تب
ہم نہیں فاطمہ کہتی ہے میں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ ماجرا آپنے اونہی دونوں کو
سچا کہا پہر میں نے پوچہا میں کہاں چلی جاؤں یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں چلی جا اور ابن ام مکتوم
وہی اندہا آدمی ہے جسکے خاطر عتاب کیا اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کتاب میں پہر میں چلی گئی اوسکے
پاس میں رہتی تہی اوس پاس اور اوتار دیتی تہی اپنے کپڑے یعنی بسبب گرمی وغیرہ کے بے تکلف کپڑے اوتار کر
بیٹہہ رہتی تہی یہہ نکاح کرادیا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ الاقراء قروء کسی کہتے ہیں اور حلالہ
شارع نے کس معنے کے لئے بولا ہے عن فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
یا نبی اللہ انی امرأۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلوۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق ولکن
دعی الصلوۃ قدر الایام التی کنت تحضن فیہا ثم اغتسلی وصلی ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے آئی وہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسکو کیا آپکے پاس خون جاری ہوتا ہے فرمایا رسول نے یہہ خون کسی رگ سے آتا ہے یعنی رحم سے

نہیں آتا تو نظر رکھ جب آوے تجھکو قرء یعنی حیض اوس وقت نماز مت پڑھا کر جب گذر جاوین حیض کے دن اوس وقت پاک ہو جایا کرے تو راوی بیان کرتا ہے آپنے اوسکو فرمایا ہین دونون حیضون کے نماز پڑھا کر ف یعنی جب حیض کی مدت کے دن آویں اون دنون مین نماز چھوڑ دینا چاہیے اور باقی دنون مین نماز پڑھنا چاہیے اور قرء کے معنے حیض کے بیان فرمائے ہین اس حدیث مین **بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ** تین طلاق کے بعد رجوع کرنیکے منسوخ ہونیکا بیان ہے اسباب مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ إِذَا أَبْدَلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر مین اس آیت کے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہین تو بھیجتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور بیان کیا ابن عباس رض نے اسکے بعد دوسری آیت کو یعنی وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کو اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون نہین پر اون بہتون کو معلوم نہین ف شاید ابن عباس رض کی غرض ہے کہ منسوخ ہونیکا سر خدا تعالی کو معلوم ہے اور دوسرے یہہ بات ہو کہ اوسکو اپنے حکم مین تبدل و تغیر کا اختیار ہے جیسا دوسری آیت مین فرمایا ہے ف يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے جو چاہے اور رکھتا ہے اور اوسی پاس ہے اصل کتاب اوسکے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہلے جو حکم قرآن مین سے منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور کہا ابن عباس رض نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا یعنی اور طلاق والی عورتین انتظار کروا دین اپنے تئین تین حیض تک اور اونکو حلال نہین کہ چھپا رکھین جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹ مین اگر ایمان رکھتی ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اونکے خاوندون کو پہنچتا ہے پھیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہین صلح کرنی اس آیت کو بیان کر کر فرماتے ہین یہہ معاملہ یون تھا کہ جو آدمی اپنی جورو کو طلاق دیتا تھا وہی آدمی اوسکو اپنے نکاح مین لانیکا زیادہ مستحق تھا اگرچہ تین طلاقین ہی دیتا تھا پھر اللہ جل ثناء نے منع کیا اس حکم کو اور فرمایا **الطَّلَاقُ** مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق ہے دو بار تک پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے ف یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا جائز نہین ہے

طلاق تک رجوع کر سکتا ہے یہاں اس حدیث کو اسی غرض کے واسطے لائے ہیں یعنی تین طلاق کے بعد رجوع پہلے تھا اب ممنوع ہوا ایطلاق مغلظ کے فرمانے سے **بَابُ الرَّجْعَةِ** باب رجوع کرنیکے بیان میں عورت کی طرف **عَنْ** ابن عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتُسِبَتْ مِنْهَا فَقَالَ أَيَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں طلاق دی میں نے اپنی جورو کو حیض کے ایام میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اس سے کہہ کہ رجوع کرلے پھر جب وہ پاک ہو جاوے گی تو اوسکو اختیار ہے چاہے رکھے اوسکو یا طلاق دیدیوے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا اوس طلاق کا بھی حساب کیا جاویگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی چیز مانع ہی حساب کرنیسے تو سمجھ اگر کوئی بیوقوف ہو جاوے یا حماقت کرے جو طلاق دیگئی ہے وہ تو حساب میں آویگی **ف** یعنی اگر رجوع کرنیسے عاجز ہو گیا اور اوس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائگان نہ جائیگی بلکہ حساب میں آویگی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ طلاق دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کے دنوں میں یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہہ اوس سے رجوع کرلے اوسکو دوسرا حیض آنے تک پھر جب وہ پاک ہو جاوے اوسکا جی چاہے طلاق دے اوسکو یا رکھ لیوے اوسواسطے کہ یہہ طلاق اللہ کے حکم کے موافق ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی طلاق دو اونکو عدت پر **ف** طلاق دو عدت پر تین حیض میں حیض سے پہلے دو کہ ہمارا حیض گنتی میں آوے اور اوس پاکی میں نزدیکی نکی ہو (موضح القرآن) **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَيَقُولُ أَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے جب پوچھا جاتا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں ابن عمر رض فرماتے اگر اوس آدمی نے ایک طلاق دی ہے یا دو تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے رجوع کرلے وہ آدمی اپنی جورو کی طرف یعنی اوسکو اپنے سے جدا نکرے بلکہ رکھ اوسکو دوسرے حیض آنے تک پھر جب وہ پاک ہو جاوے پھر طلاق دے اوسکو پہلے جماع کرنیسے اور اگر اوس آدمی نے تین طلاقیں

دیدین ایکبار حیض کے ایام مین اوسنے بیشک نافرمانی کی اللہ کی اوس امر مین جسکا اوسکو حکم کیا تہا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینی کا طریقہ اوسکو بتایا تہا اوس نے اوسکے سوافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح سے بالکل باہر ہوگئی **عن** سالم عن ابن عمر انہ طلق امراتہ وہی حائض فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراجعہا **ترجمہ** اس ترجمہ اوپر کی حدیث سے واضح ہے **عن** ابن طاؤس عن ابیہ انہ سمع عبد اللہ ابن عمر سئل عن رجل طلق امراتہ وہی حائضۃ فقال اتعرف عبد اللہ ابن عمر قال نعم قال فانہ طلق امراتہ حائضا فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ الخبر فامرہ ان یراجعہا **ترجمہ** ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اوسنے سنا عبد اللہ بن عمر سے اوسوقت جب پوچہا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچہنیوالے کو کہا تو عبد اللہ بن عمر کو پہچانتا ہے کہ نہین اوس نے کہا ہان پہچانتا ہون ابن عمر رضہ نے بیان کیا اوس پوچہنے والے سے اسطرح کہ عبد اللہ بن عمر رضہ یعنی مین نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض مین اسبات کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر سے رجوع کرلے پاک ہوتے تک اس عورت کو راوے بیان کرتا ہے اس سے زیادہ نہین بیان کیا اوس نے **مجھ سے ف** جیسے پہلی روایتون مین اور تین زیادہ ہین وہ اس روایت مین نہین تو یہ مختصر ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عمر رضی اللہ عنہ قد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان طلق حفصۃ ثم راجعہا واللہ اعلم **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی حفصہ رضہ کو پہر رجوع کرلیا تہا **ف** ابن قیم رضہ نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مین رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے معنے کے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فان طلقہا فلا جناح علیہما ان یتراجعا یعنی اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دی تب گناہ نہین ان دونون پر کہ پہر ملجاوین یعنے اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کرے گناہ نہین ہے یہان رجعت کے معنے نکاح کرنیکے ہوے اور دوسرے معنے یہ ہین لوٹانا چیز کو طرف اوس حال کے جس حال پر پہلے تہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن بشیر کو فرمایا تہا رجوع کر یعنے پہیر لے تو غلام جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹون کا اوسمین تو نے حق نہین رکہا ابن قیم فرماتے ہین یہہ رد کرنا ایسی چیز کا ہے جسمین ہبہ یعنی بخشش کرنی جائز نہین اور تیسرے معنے رجعت کے وہ ہین جو بعد طلاق کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثون مین بیان ہوا **آخر کتاب الطلاق** تمام ہوئی کتاب طلاق کی

کتاب الخیل

کتاب گہوڑون کے بیان مین **عن** سلمۃ ابن کہیل الکندی قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ [illegible]

وَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُلْبِثٍ وَأَنْتُمْ تَتْبَعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ ترجمہ سلمہ بن نفیل کندی سے روایت ہے کہ ایکروز مین بیٹھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اوس وقت کہا ایک آدمی نے یارسول اللہ ذلیل کردیا لوگون نے گھوڑون کو اور رکھدے ہتھیار اور کہتے ہین جہاد نہین رہا اب اور موقوف ہوگئی لڑائی آپنے یہ سنکر اُسکی طرف منہہ پھیرا اور فرمایا جھوٹے ہین وہ ابھی ابھی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ لڑتے رہین گے میرے اُمت کے لوگ حق بات پر یعنی دین کیواسطے اور پھیر دیگا اللہ تعالی لوگون کے دلون کو اونکے واسطے اور روزی دیگا خدا تعالی اونکو اونمین سے قیامت تک اور اللہ کے وعدے کے آنے تک اور خیر کو باندھ دیا ہے گھوڑون کی پیشانی مین قیامت تک اور یہ بات مجھکو وحی سے جتائی گئی ہے اور میری روح قبض کی جاویگی جلدی اور تم لوگ پیروی کروگے میری متفرق جماعتین ہوکر اور کٹکر مروگی آپسمین اور مقرر ہوگا گھر ایمان والون کا شام مین ف گھوڑون کی پیشانی مین خیر ایک تو اجر یعنی ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ الخیل ثلاثۃ ھی لرجل اجر وھی لرجل ستر وھی علی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فالذی یتخذھا فی سبیل اللّٰہ فیطیل لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذلک فی المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انھا قطعت طیلھا ذلک فاستنت شرفا او شرفین کانت آثارھا وارواثھا حسنات لہ ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ ولا یرید ان یسقی بہ کان ذلک حسنات لہ فھذہ اجر ورجل ربطھا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللّٰہ فی رقابھا ولا ظھورھا فھذہ ستر ورجل ربطھا فخرا ورئاء ونواء لاھل الاسلام فھی علی ذلک وزر قال وسئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیھا الا ھذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اللہ تعالی نے گھوڑون کی پیشانی مین خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین طور کے ہوتے ہین ایک گھوڑے تو ایسے ہوتے ہین جنکے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے ایک سجاوٹ ہوتے ہین مفلسی تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے ہین ثواب وہ تو ہین جو خدا کے راہ مین روکے جاوین اور جہاد کے لیے تیار کیے جاوین اونکے پیٹ مین جو چیز جاوے وہ ایک ثواب ہے اونکے مالک کے لئے اور اگر وہ رسی مین بہوت جاوین چرنے کے لئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الخیل لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی ھی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللّٰہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذلک فی المرج او الروضۃ کان لہ حسنات

الحمرت وارد وانها حسنات له ولو انها مرت بنهر فشربت منه ولم یرد ان یسقی کان ذلک حسنات
هو له اجر رجل ربطها تغنیا وتعففا ولم ینس حق الله عز وجل فی رقابها ولا ظهورها فهی
له ذلک ستر ورجل ربطها فخرا اورياء ونواء لاهل الاسلام فهی علی ذلک وزر وسئل النبی
صلی الله علیه وسلم عن الحمر فقال لم ینزل علی فیها شیء الا هذه الآیة الجامعة الفاذة فمن
یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کسی آدمی کے لئے باعث اجر ہین اور کسی کے لئے ستر و کسی کے لئے گناہ اور وبال گھوڑون
سے اجر و ثواب ہوتا ہے ایسی آدمی کو جسنے باندھا گھوڑون کو اللہ کی راہ مین اور دراز کی رسی اونکی چراگاہ یا باغ مین
اور جسقدر اس رسی کے سبب سے دور تک چریگا اوسکے واسطے نیکیان لکھین جائینگی اگر وہ رسی توڑ کر ایک دو نشان یا دو
چڑھین اوسکے تو راوی کہتا ہے یہ نیکیان لکھی جائین گی اگر وہ کسی نہر پر چلے اور پانی پیئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانیکا
نہ تھا تب بھی مالک کیواسطے نیکیان لکھی جاوین گی تو ایسے گھوڑے باندھنا اجر ہے اور درست اوسکے واسطے ہین
جو تجارت کیواسطے باندھے اور زکوۃ اونکی ادا کرے اور گناہ اوسکے واسطے ہین جو فخر اور ریا اور مسلمانون کی
دشمنی کے لئے باندھے اور پوچھا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھون کے باب مین اپنے فرمایا کہ آجتک مجھ
پر کچھ اونکے مین مجھ پر نازل نہین ہوا مگر یہ آیت جو اکیلی تمام نیکیون کو شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ومن یعمل
مثقال ذرة شرا یره ف یعنی جو کوئی شخص ذرہ کے برابر نیکی کریگا وہ اسکو پا دیگا اور جو کوئی ذرہ برابر
برائی کریگا پاویگا اوسکو اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی تلف نہین کیجاویگی تو خدا کے
راہ مین گدھون کا باندھنا اور ان سے کام لینا بیکار نہین ہوسکتا **باب حب الخیل** گھوڑون کے
شوق و محبت کے بیان مین یہ باب ہے **عن** انس قال لم یکن شیء احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد النساء من الخیل
ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے عورت کے بعد گھوڑے سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب
نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **ما یستحب من شیمة الخیل** گھوڑے کن رنگ کا گھوڑا بہتر ہے
عن ابی وهب کانت له صحبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمائنا ولا تکتنوا بکنیتی

واحب الاسماء الی الله عبد الله وعبد الرحمن وارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیها واکفالها وقلدوها
ولا تقلدوها الاوتار وعلیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل وادهم
اغر محجل **ترجمہ** ابو وہب کہ حاصل تھی اونکو صحبت رسول اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نام رکھو تم نبیون کے نامون پر اور اللہ تعالے کے نزدیک محبوب ہے نام عبد اللہ اور عبد الرحمن اور باندھو
گھوڑے اور ملو ہاتھ ماتھے پر اونکے اور پیٹھ پر اور ڈالو گلون مین اونکے لٹکن اور نہ پہناؤ گلے مین اونکے تانت اور

التزام کرو کمیت گھوڑا لینے کا جسکے پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤن سفید ہون یا کالا رنگ کا لو جسکی پیشانی سفید اور اگلے پچھلے پاؤن بھی سفید ہون **اَلشِّکَالُ فِی الْخَیْلِ** گھوڑون مین سے شکال گھوڑیکا کہنا کیسا ہے **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے **ف** شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتھا پاؤن اور رنگ کا ہو **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَرِهَ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّکَالُ مِنَ الْخَیْلِ اَنْ یَّکُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَّاحِدَةٌ مُطْلَقَةٌ اَوْ یَکُوْنَ الرِّجْلَةُ مُطْلَقَةً وَّرِجْلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَیْسَ یَکُوْنُ الشِّکَالُ اِلَّا فِی رِجْلٍ وَّلَا یَکُوْنُ فِی الْیَدِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمان فرماتے ہین شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتھا پاؤن کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤن اور رنگ کے ہون اور ایک پاؤن سفید ہو اسے ارجل بھی کہتے ہین شبرطیکہ پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے اسمین کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہونچیگا اور شکال ہمیشہ پاؤن مین ہوتا ہے ہاتھ مین نہین ہوتا **بَابُ شُؤْمِ الْخَیْلِ** گھوڑے کی شومی اور نحوست ہونیکا بیان ہے اس باب مین **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین **ف** گھوڑے کی شومی اور نحوست یہ کہ عیب دار ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی یہ کہ زبان دراز یا بدخلق ہو اور گھر کی شومی یہ کہ اچھی پڑوس مین نہ ہو یا ہو بھی اوہ ہوے اور سہولیات وغیرہ کا آرام نہ ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** دونون حدیثون کا قریب قریب ہے گویا ایک ہی ہے **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ یَّکُنْ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے مین ہوگی (اور جو نہو تو کسی چیز مین نہین ہے) **بَابُ بَرَکَةِ الْخَیْلِ** گھوڑے کی برکت کا بیان ہے اس باب مین **عَنْ** اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہے **بَابُ فَتْلِ نَاصِیَةِ الْفَرَسِ** گھوڑون کی پیشانی کو گوندھنے کا بیان **عَنْ** جَرِیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتِلُ نَاصِیَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَیَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَةُ

ترجمہ جریر رضہ سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دیتے تھے گھوڑے کی پیشانی کے بالون کو اپنی انگلیون سے اور فرماتے تھے باندھی گئی ہے خیر گھوڑون کے ماتھے مین قیامت تک وہ خیر اجر اور غنیمت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ اوپر گذر چکا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ ترجمہ ان دونون کا بھی گذر چکا ہے تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو اسبات کا بیان ہے عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِي فَيَقُولُ يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ ابْطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرُكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ امْرَأَتَهُ وَنَضْلُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا

ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامر رضہ گذرتے تھے میرے نزدیک سے اور کہتے اے خالد چل ہمارے ساتھ تیر اندازی کرینگے ایک روز دیر کی مین نے کہا مجھسے اے خالد آیندہ سناؤن تجھکو وہ بات جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ داخل کریگا ایک تیر کے سبب سے تین آدمیون کو جنت مین بنانیوالے کو اگر اوس نے اوسکے بنانے مین نیکی کی نیت کی ہوگی اور پھینکنے والے کو اوس تیر کے اور بھال لگانیوالی کو اور فرمایا تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیر اندازی محبوب ہے سواری کرنیسے اور تین کھیلون کے سوائے کوئی کھیل نہ کھیلنا چاہیے اول یہہ کہ ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو اور دوسرے کھیلنا اپنی جورو سے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا اور جس نے چھوڑ دی تیر اندازی سیکھنے کے بعد نفرت سے اوس نے ناشکری کی ایک نعمت کی یا یہ فرمایا اوس نے ناشکری کی اوسکی بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ گھوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ

او اصلی

سَخْرِ يَدْعُوْ بَيْنِ اَللّٰهُمَّ خَوِّلْتَنِيْ مَنْ خَوَّلْتَنِيْ مِنْ بَنِيْ آدَمَ. وَجَعَلْتَنِيْ لَهٗ فَاجْعَلْنِيْ اَحَبَّ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اِلَيْهِ اَوْ مِنْ اَحَبَّ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اِلَيْهِ **ترجمہ** ابوزرعہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا اور کسی ملک کا گھوڑا جو عمدہ ہو اور جہاد کی نیت سے رکھا جاوے) اوسکو ہر صبح دو دعائیں کرنیکی اجازت ہوتی ہے یا اللہ تو آدمیون مین سے جسنے مجھکو سپرد کرے اور عطا فرماوے تو مجھے عزیز کردے اوسکے نزدیک اوسکے گھر والون اور اوسکے مال مین (سب سے زیادہ مجھسے محبت کرے) **اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ حَمْلِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ** گھوڑیون کو گدھون سے جفتی کرانا بڑی بات ہے خچر پیدا کرنے کے لئے **عَنْ** عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هٰذِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ **ترجمہ** علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ بیچارے صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک خچر پر سوار ہوکے آپ اوسپر دیکھنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر چہ اوین ہم گدھون کو گھوڑیون پہ تو ہوجاوینگے ہمارے پاس ایسی خچر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنکر ایسا کام وہ کرتے ہین جو بے علم ہوتے ہین **ف** گھوڑے کی خوبی نہین جانتی گھوڑے سے وہ کام نکل سکتے ہین جو ہرگز خچر سے نکل نہین سکتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَءُ فِيْ نَفْسِهٖ قَالَ حَسْبُكَ هٰذِهٖ شَرٌّ مِّنَ الْاُوْلٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِاَمْرٍ فَبَلَّغَهٗ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس سے تہا مین نزدیک ابن عباس رضہ کے اوسوقت پوچھا کسی آدمی نے اون سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز مین کچھ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اوسکے جواب مین کہا نہین پڑھتے تھے وہ شخص بولا شاید اُنہون پڑھ لیتے ہونگے اونہون نے کہا تیرا بدن یا تیرا منہ چھپے (یہہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ایک بندے تھے جیسا خدا تعالی نے اونکو حکم کیا اونہون نے لوگون کو پہونچا دیا قسم اللہ کی آپنے ہم اہلبیت سے کوئی خاص بات نہین کہی مگر تین باتون کا ہمکو حکم دیا ایک تو یہہ کہ وضو کو پورا کرین دوسرے یہہ کہ صدقے کا مال نہ کہاوین تیسرے یہہ کہ گدھون کو گھوڑیون پہ چھوڑین (یہ اسبات کی ہی اخیر حکم مقصود ہے) **عَلَفُ الْخَيْلِ** گھوڑون کو دانہ اور گھاس دینے کی خوبی اور اجر کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا لِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهٗ

ذُرِّيَّةٌ وَكُوْلَهُ وَرَدُّوْثَهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيْزَانِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے باندھا گھوڑا اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھکر اور اوسکے وعدون کو سچا جانکر کھانا اور پانی پینا اور پیشاب اور لید کرنا اوس گھوڑے کا نیکیون ہوکر داخل ہونگے ترازو مین اوسکے ف یعنی قیامت کے دن جب لوگون کے اعمال تولے جاوینگے اوسوقت ان چیزون کے وزن کے برابر نیکیان اس آدمی کو دی جاوینگی اوسجگہ نیکیون ہی کا کام ہے جسکی نیکیان زیادہ ہوئین وہی بڑا آدمی ہے غَايَةُ السَّبَقِ لِلَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ جس گھوڑے کو ضمار نہین کیا گیا اوسکے دوڑانے کی انتہا کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گھوڑ دوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے گھوڑون کو حفیا سے نام ایک موضع کا ہے اور انتہا اور مقام ٹھیرا دوڑ اون گھوڑون کیواسطے ثنیۃ الوداع کہ نام ہے ایک ٹیلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے ف حفیا سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے ت اور گھوڑ دوڑ کرائی اون گھوڑون کی جو ضمار نہین کیے گئے تھے ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک ف ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل ہے بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ ضمار کرنیکی عادت ڈالن گھوڑون کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گھوڑ دوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گھوڑون کی جنکو اضمار کرکے لاغر اور دبلا کرر کھا تھا اور انتہا حد گھوڑ دوڑ کی حفیا سے لیکر ثنیۃ الوداع تک ایسے گھوڑون کے لئے اور گھوڑ دوڑ اون گھوڑون کی جنکو اضمار نہین کیا تھا ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کرائی تھی اور عبداللہ اوس گھوڑ دوڑ مین شامل تھے بَابُ السَّبَقِ گھوڑ دوڑ کے بیان مین ہے یہ باب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین شرط مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے مین ف نصل بہال کو کہتے ہین تیر اندازی کرنیسے غرض ہی اور خف پاؤن اونٹ کا لیکن یہان مراد اونٹ سے ہے اور حافر گھوڑے کے سم کو کہتے ہین یہان گھوڑا مراد ہے غرض یہ ہے اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی گھوڑ دوڑ کرانا اوسمین شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے اور شرط بطور جواز حقیقت مین شرط نہین بلکہ انعام ہوتا ہے جیسے خلیفہ حکم دے دو شخصون کو تم مین جو کوئی بڑھجا دیگا اوسکو اتنی روپئے انعام ملینگے یا اور کوئی شخص کہے یا دونون شخصون مین ایک آدمی اپنے ذمے پر کچھ مقرر کرلے اور کہا جاوے تو دوسرے کو اتنے روپئے دیدیوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يُحَلِّلُ سَبْقًا إِلَّا عَلَى خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ترجمہ

اوپر بیان ہو چکا ہے **اَلْجَلَبُ** جلب کا بیان **عَنْ** عمران ابن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتهب نهبة فلیس منا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب اور شغار نہیں اسلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں ہم سے میں کاف جلب یہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑ دوڑ میں کسی آدمی کو جو اوسکو ڈانستا رہے اور وہ جلدی دوڑے اور جنب یہ کہ اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھے جب سوار کا گھوڑا ذرا تھکے تو اوسپر چڑھ لے اور شغار کا بیان گلاچکا **اَلْجَنَبُ** جنب کا بیان **عَنْ** عمران ابن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ہے **عَنْ** انس ابن مالک قال سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فسبقه فکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدوا فی انفسهم من ذلک فقیل له فی ذلک فقال حق علی اللہ ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعه اللہ ترجمہ اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں اونٹنی کا ذکر نہیں اتنا ہی کہ آپنے شرط کی ایک گنوار سے دوڑ کی صحابہ رنجیدہ ہوئے تو آپنے فرمایا جو کوئی بڑھ جاوے تو خدا اوسکو ضرور گھٹاتا ہے **بَابُ سُهْمَانِ الْخَيْلِ** گھوڑوں کا ڈیڑھا حصہ ہے اسباب میں اسکا بیان ہے **عَنْ** عباد ابن عبد اللہ ابن الزبیر عن جده انه کان یقول ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر للزبیر ابن العوام اربعة اسهم سهم للزبیر وسهم لذی القربی لصفیة بنت عبد المطلب ام الزبیر وسهمین للفرس ترجمہ عباد بن عبد اللہ ابن الزبیر رض اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اونکا دادا بیان کرتا تھا تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں تین چار حصے دے زبیر بن عوام کو ایک حصہ اونکا اور ایک حصہ اونکے دادا کے واسطے صفیہ بنت عبد المطلب کے وہ صفیہ جو ماں تھیں زبیر بن عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے **كِتَابُ الْاَحْبَاسِ** کتاب بیان میں وقف کرنے کے اپنے مال کو اللہ کی راہ میں **عَنْ** عمرو بن الحارث قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درهما ولا عبدا ولا امة الا بغلته الشهباء التی کان یرکبها وسلاحه وارضا جعلها فی سبیل اللہ وقال قتیبة مرة اخری صدقة ترجمہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جسپر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور زمین لگا دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دو سو سے مارے اوستاد قتیبہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا تھا **عَنْ** عمرو ابن الحارث یقول ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بغلته البیضاء وسلاحه وارضا جعلها صدقة ترجمہ عمرو بن حارث رض سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے خچر سفید کے اور ہتھیار اور زمین کے جسکو صدقہ کر گئے تھے **عَنْ** عمرو ابن الحارث یقول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکَ اِلَّا بَغْلَتَہُ الشَّہْبَاءَ وَسِلَاحَہُ وَاَرْضًا تَرَکَہَا صَدَقَۃً ترجمہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال نہیں چھوڑا تھا اپنے کچھ سوائے ایک خچر شہبا کے اور ہتھیاروں اور زمین کو چھوڑ گئے تھے صدقہ کر کے ف شہبا اوس رنگ کے اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کو کہتے ہیں جسکے رنگ میں سفیدی غالب ہو سیاہی سے اَلْاَحْبَاسُ کَیْفَ یُکْتَبُ الْحَبْسُ وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی ابْنِ عَوْنٍ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ وقف کس طرح پر کرنا چاہیے اور ذکر ہے اختلاف کا ابن عون پر اس باب میں اسکا بیان ہے اور ذکر ہے راویوں کے اختلاف کا ابن عمر کی حدیث میں عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَیَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی اَنَّہُ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْہَبُ فِی الْفُقَرَاءِ وَذَوِی الْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَیُطْعِمَ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا حضرت عمر رض نے ابتدا مجھکو ایک زمین خیبر میں آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا ملی ہے مجھکو ایک زمین بہت نفیس نہیں ملا تھا مجھکو کوئی مال اوس سے بہتر اور محبوب زیادہ میرے نزدیک آپنے فرمایا اگر تیرا جی چاہے اوسکو صدقہ کرنے کے لیے تو صدقہ کر اوسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ و بخشش کیجاوے وہ زمین اور صرف ہووے صدقہ فقیروں اور رشتے والوں کو اور گردن کی چھوڑائی میں اور مہمان اور مسافر کو اور کچھ مضایقہ نہیں اگر کھاوے اوسمیں سے وہ شخص جو متولی ہووے اوسپر لیکن بطور مشروع اور انصاف کے کھاوے نہ بطور مالدار بننے کے اور کھلاوے دوسروں کو ف یعنی کھانے کے مقدار لیوے اور زیادہ نہ لیوے تاکہ اوس سے جائیداد وغیرہ خریدلے اور اسطرح کر کے مالدار ہو جاوے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ نَحْوَہٗ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پر روایت کرتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا وَلَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ فَکَیْفَ تَاْمُرُ بِہٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَہَا وَتَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا اَنَّہُ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْہَبُ وَلَا یُوْرَثُ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ ترجمہ ابن عمر رض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں بیان کیا عبداللہ بن عمر رض نے ملی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں تو آئے حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہے ایک زمین مجھکو نہیں ملا تھا ویسا مال کبھی اور بہت نفیس چیز ہے میرے نزدیک آپ کیا فرماتے ہیں

قولہ ۲ ابن عون پر

۳ عن نافع

صدیقا لک

اوس زمین کے واسطے آپنے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو اوس زمین کو تو روک رکھ اصل کو اور جو کچھ اوسمیں سے حاصل ہو اوسکو خیرات کر دے تو صدقہ کر دیا حضرت عمر رضہ نے اوس زمین کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب اور فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ کرا وسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخشش میں دی جاوے اور نہ ورثہ میں دیجاوے اور وہ خیرات دیجاوے فقیروں کو اور ناطے والوں کو اور آزاد کرنے میں بردوں کے اور اللہ تعالی کے راہ میں اور مہمان کی تواضع میں اور مسافروں کے خرچ میں اور ضائقہ نہیں اگر کھاوے اوسمیں سے متولی اوس میں کا دستور اور انصاف کے طور پر اور کھلاوے تیرے دوست کو لیکن مال اوس کا نہ ہو اوس آمدنی سے **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستامرہ فیہا فقال انی اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی فیہا قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا علی ان لا تباع ولا توہب فتصدق بہا فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح یعنی علی من ولیہا ان یاکل او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ملی تھی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں تو آئے حضرت عمر رضہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اوس زمین کے معاملے میں کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھوکو ملی ایک زمین بہت بڑی میں نے نہیں پایا تھا اتنا عمدہ مال کبھی آپ کیا فرماتے ہیں اوس زمین کے باب میں آپنے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اصل کو زمین کے اور تصدق کر آمدنی کو اوسکی ابن عمر فرماتے ہیں صدقہ کر دیا اوس زمین کو حضرت عمر رضہ نے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی حکم کیا تھا اونکو کہ وقف کر اوس میں کو اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخشش کیجاوے اور خیرات کر تو اوسی آمدنی کو فقیروں میں اور ناطے والوں میں اور بردوں کے آزاد کرانے میں اور اللہ تعالی کی راہ میں اور مسافر اور مہمان کے خرچ میں اور گناہ نہیں متولی کو اوسمیں سے کھانا یا کھلانا دوست کو لیکن متمول نہ بنے اوسکا **عن** ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستامرہ فی ذلک فقال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا غیر انہ لا یباع ولا یوہب ولا یورث فتصدق بہا علی الفقراء والقربی والرقاب وفی المساکین وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گذر چکا لیکن اسمیں ایک لفظ مساکین کا زیادہ ہے اور مسکین کے معنے غریب اور عاجز **عن** انس قال لما نزلت ہذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحۃ ان ربنا لیسالنا فی اموالنا فاشہدک یا رسول اللہ انی قد جعلت ارضی للہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا فی قرابتک فی حسان ابی ثابت وابی بن کعب ترجمہ

لیستامرہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنے ہرگز نیکی کی حد کو نہ پہنچوگے تم جبتک خرچ کرو کچھ ایک جس سے محبت رکھتے ہو **ف** یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا وسکا خرچ کرنا بڑا درجہ ہے اور ثواب ہر چیز میں ہے شاید یہود کے ذکر میں یہ آیت اسواسطے فرمائی کہ اونکو اپنی ریاست بہت عزیز تھے جسکے تہامنے کو نبی کے تابع نہوتے تھے سو جبتک وہی نچھوڑیں اللہ کے راہ میں درجہ ایمان کا نہ پاوینگے موضح القرآن **ف** کہا ابوطلحہ رض نے یعنے آیت اوترنے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ لیوے ہمارے مال میں سے آپ گواہ رہو یا رسول اللہ یعنے کردی اپنی زمین اللہ کے راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطلحہ کردے اوس زمین کو اپنی قرابت کے صرف میں یعنے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کی صرف میں مقرر کردی اوسکو **ف** وقف کرنیکا رواج جاہلیت کے زمانے میں نہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بہلائی کے واسطے یہ طریقہ جاری کیا امام شافعی رح فرماتے ہیں اسّی آدمیوں سے بھی زیادہ تھے وہ ہمارا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہوں نے وقف کیئے صدقات ابوطلحہ نے بھی بیرحا کو وقف کیا تہا **باب حَبْسِ الْمَشَاعِ** جو جائداد مشترک اور تقسیم نہوی ہو اوسکے وقف کا باب **عن** ابن عمر قال عمر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مائۃ سہم الذی لی بخیبر لم اصب مالا قط اعجب الی منہا قد اردت ان اتصدق بہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احبس اصلہا وسبل ثمرتہا **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سو حصے ہیں خیبر میں اور نہیں ملے ہے مجہکو کبہی اور وہ مال مجہکو بہت پسند ہے میں چاہتا ہوں کہ صدقہ کردوں اوسکو آپنے فرمایا روک رکھہ اصل اوسکے اور بخشش کر پیل اوسکے **عن** ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنہ قال جاء عمر رض الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اصبت مالا لم اصب مالا مثلہ قط کان لی مائۃ سہم فاشتریت بہا مائۃ سہم من خیبر من اہلہا وانی قد اردت ان اتقرب بہا الی اللہ عز وجل قال فاحبس اصلہا وسبل الثمرۃ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے آئے عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مجہکو ایسا مال ہاتہہ لگا ہے نہ ہاتہہ لگا تہا مجہکو ویسا مال تھے میرے پاس سو حصے (اونٹ یا اور کچھہ) تو میں نے وہ دیگر سو حصے خرید کیے خیبر کی زمین میں وہاں کے لوگوں سے جو مالک تھے اوس کے اور میں چاہتا ہوں اللہ عزت اور بزرگی والیکا تقرب یعنی نزدیکی بسبب اوس مال کے آپنے فرمایا روک رکھہ تو اصل کو اوس مال کے اور خیرات کر تو اوسکے فائدے کو **ف** اللہ کا مقرب ہونا یہہ کہ مقبول ہو جاوے بندہ خدا کے نزدیک تاکہ اللہ تعالے عنایت کرے اصل کا روک رکھنا یعنی اوس زمین وغیرہ کو کسی کی ملک میں نکرے بلکہ جو اوسمیں سے حاصل اور آمدنی ہو اوسکو خیرات کردیا کرے **باب وَقْفِ الْمَسَاجِدِ** باب مسجد کے واسطے وقف کرنیکے بیان میں **عن** المنعم بن سلیمان قال سمعت ابی یحدث عن حصین ابن عبد الرحمن عن عمر بن جاوان

رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذَاكَ إِنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ
يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَى آتٍ فَقَالَ اجْتَمَعَ النَّاسُ
فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا بِغْيَتِي النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ ابْنُ
أَبِي طَالِبٍ الزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هَذَا
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مِلْيَةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ
فَقَالَ عُثْمَانُ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ
بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ
غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ
فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ
جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ
اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ

ترجمہ معتمر بن سلیمان اپنے باپ سے سنکر روایت کرتے ہین اور اونکے باپ نے سنا حصین بن
عبدالرحمان سے اور حصین بن عبدالرحمان نے عمرو بن جاوان تمیمی سے راوی کہتا ہے وہ بات یون ہوئی
تھی کہا مین نے اوسکو یعنی حصین بن عبدالرحمان کو بیان کرتو اعتزال احنف بن قیس کا کسطرح ہوا کہا عمرو بن جاوان
نے سنا مین نے احنف سے یون کہتے تھے ایا مین مدینہ طیبہ کو حج کو جاتے وقت ہم تھے ڈیرون مین رکھتے تھے سب
اوتار کر اتنی مین کوئی آکر کہنے لگا لوگ جمع ہو رہے ہین مسجد مین وہان جاکر مین نے دیکھا کہ لوگون کا جمع ہے کیہہ
لوگ اونمین بیٹھے ہین دیکھا تو اونمین حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رحمت
کرے اللہ اونپر وہان حاضر تھے میرے کھڑے ہونیکے بعد یہہ آواز آئی کہ یہہ لو عثمان رضی بن عفان بھی آگئے جب آئے
اونکے اوپر ایک چادر زرد تھی مین نے اپنے ساتھہ والے کو کہا جیسا کہ تو ہے اوسیطرح رہ یعنی اپنے حال پر مین دیکھون
عثمان کیا کہتے ہین پھر کہا حضرت عثمان رضی نے کیا یہان علی ہین اور زبیر بھی ہین اور طلحہ بھی ہین اور سعد بن ابی وقاص
بھی ہین سب نے کہا ہان ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین پوچھتا ہون تمسے اوس اللہ کو درمیان دیکر جسکے
سوائے کوئی معبود برحق نہین کیا تم کو معلوم نہین ہے بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خریدے
مربد فلانے لوگون کا اللہ مغفرت کرے اوسکی مین نے مول لیا اوسکو پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

اور کہا کہ مین نے خرید لیا مربد فلانے لوگون کا آپنے فرمایا کردے تو اوسکو وقف ہمارے مسجد کے واسطے تجھکو اوسکا اجر اور ثواب ملیگا سب نے کہا ہان بیشک پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرید کرے بیر رومہ (ایک کنوان ہی مدینہ مین جسکا پانی شیرین تھا) خدا اوسکو بخشے پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے خرید لیا ہے بیر رومہ کو آپنے فرمایا وقف کردے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے تجھکو اوسکا اجر ملیگا سب لوگون نے گواہی دے اور کہا کہ ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین سوال کرتا ہون تمسے بحق اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین کیا تم نہین جانتے یہ بات جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تیاری کرادی جیش عسرت کی یعنی جنگ تبوک کے لشکر کی اللہ تعالی مغفرت کرے اوسکے پھر مین نے طیاری کرادی اوسکی یہان تک کہ نہ باقی رہی اوس لشکر کے لوگون کو حاجت ایک رسی کی جو کام آتی ہے پاؤن باندہنے کے اور مہار بنانے کے یہ بات سنکر اون صاحبون نے کہا ہان سچ ہے ایسا ہی کیا تمنے حضرت عثمان اون لوگون کی گواہی کے بعد کہنے لگے اے اللہ تو گواہ رہ ۱۲ اللہ تو گواہ رہ ف بنی فلان سے مراد ایک انصار کی جماعت ہے کہ قریب مسجد نبوی کے رہتے تھے اونکی ایک زمین تھی مسجد کے قریب مسجد کو بڑہانیکے واسطے اوس زمین کا لینا ضرور تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے حضرت عثمان رضہ نے اوس زمین کو خریدا تھا اور بیر رومہ نام ایک کوئیکا ہے کہ لاکھہ درہم کو حضرت عثمان رضہ نے خریدا تھا جیش العسرت تبوک کی لڑائی پر جو لشکر گیا تھا اوس لشکر کو تنگی کا لشکر کہتے تھے اسواسطے کہ اون دنون مسلمانون پر بہت عسرت اور تنگی تھی یہان غرض یہ ہے کہ مسجد کے واسطے وقف کرنا کسی چیز کا جائز ہے **عن** الاحنف بن قیس قال خرجت حاجا

فقدمنا المدینة ونحن نرید الحج فبینا نحن فی منازلنا نضع رحالنا اذا اتانا آت فقال ان الناس قد

اجتمعوا فی المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا الناس مجتمعون علی نفر فی وسط المسجد واذا علی

والزبیر وطلحة وسعد بن ابی وقاص فاتانا کذلک اذ جاء عثمان بن عفان علیه ملاءة صفراء قد قنع

بها راسه فقال اهٰهنا علی اهٰهنا طلحة اهٰهنا الزبیر اهٰهنا سعد قالوا نعم قال فانشدکم

بالله الذی لا الٰه الا هو اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من یبتاع مربد بنی

فلان غفر الله له فابتعته بعشرین الفا فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال

اجعلها فی مسجدنا واجرها لک قالوا اللهم نعم قال فانشدکم بالله الذی لا الٰه الا هو اتعلمون

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ابتاع بیر رومة غفر الله له فابتعته بکذا وکذا فاتیت

رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت قد ابتعتها بکذا وکذا قال اجعلها سقایة للمسلمین واجرها

لک قالوا اللهم نعم قال فانشدکم بالله الذی لا الٰه الا هو اتعلمون ان رسول الله صلی الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي
جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا فَقَالُوا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ترجمہ احنف بن قیس سے
روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہونچے ہم مدینہ
طیبہ کو ہم لوگ اپنے ٹھکانون مین اپنا اسباب اوتار رہے تہے اتفاق ایک
آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد مین جمع ہو رہے ہین اور گہبرا گئے ہین پھر گئے
ہم تو کیا دیکھتے ہین چند لوگ بیچ مین ہین اور اونکے پاس آدمی جمع ہین علی رض
اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی اونہی مین تہے ہم کو کچھ
دیر نہین ہوئی تھی اتنے مین حضرت عثمان بن عفان آئے اونکے اوپر ایک
زرد چادر تھی اوس سے ڈہانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا
یہان علی رض ہین کیا یہان طلحہ ہین اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
کو بھی ایسے ہی پوچھا اونہون نے کہا ہان ہم موجود ہین حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس
کے سوائے کوئی معبود برحق نہین تم نہین جانتے کیا اسبات کو جو فرمائی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مربد فلانے کو تو اسکا
اللہ مغفرت کرے اوس کے خریدا مین نے اوس جگہ کو بیس ہزار مین
پھر آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اس
کے خریدنے کی آپ نے فرمایا وقف کردے تو اوسکو ہماری مسجد
کیواسطے تجھکو اوسکا اجر ہوگا اون صاحبون نے کہا اللہ کا نام
لیکر ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین قسم
دیتا ہون تم کو اُس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہین کیا
تم کو معلوم نہین یہہ بات کہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اللہ مغفرت کرے اوس کی
پھر خریدا مین نے اوس کو اتنے مال سے پھر آیا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہا مین نے آپ کے تو بیر رومہ آکر مین نے

خرید لیا ہے اوس کو اتنے داموں سے آپنے فرمایا وقف کردے
اوسکو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے اوس کا اجر تجھکو ہوگا
اون سب صاحبوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے
عنہ نے میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق
نہیں کیا تم کو معلوم نہیں وہ وقت جس وقت لوگوں کا منھ بکھکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کون تیاری کراتا ہے
ان لوگوں کی یعنے لشکر عسرت کی پھر تیاری کرادی میں نے ان
کی اور باقی نذر رکھے اون کے لیے حاجت ایک رسی کی جس سے پانی
باندھتے ہیں جانور کا اور مھار بناتے ہیں اونٹوں کے اونہوں نے کہا
ہاں بیشک تب حضرت عثمان رضے اللہ عنہ نے کہا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ
اشْھَدْ یعنے ای اللہ تو گواہ رہ اسپر ای اللہ تو گواہ رہ اسپر عَنْ ثُمَامَةَ
بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ اشْرَفَ عَلَيْهِمْ
عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ
بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي
بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ
لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَجَعَلْتُ
دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي مِنَ الشُّرْبِ
مِنْهَا حَتَّى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ
فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَ
الْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا
فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ
صُلْبِ مَالِي فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي اَنْ اُصَلِّيَ

فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرٍ بِمَكَّةَ
وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ
فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ
قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي شَهِدُوا لِي يَعْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
أَنِّي شَهِيدٌ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حاضر
تہا گھر مین حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ کے اوس وقت
پر جب اوپر سے جہانکا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے لوگون
کو اور کہا مین پوچھتا ہون تم کو بحق اللہ کے اور اسلام کے کیا تم نہین
جانتے یہہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو وہان
میٹھا پانی نہ تہا کسی کنوئین مین سوائے بیر رومہ کے آپنے فرمایا تہا کون
خریدتا ہے بیر رومہ کو اس طرح پر کہ ڈالے ڈول اپنا مسلمانون کے
ڈول کے ساتھ **ف** یعنے مول لیوے اور مسلمانون کے لیے
وقف کردے **ت** جو کوئی ایسا کریگا ملے گا اوسکو جنت مین اس
سے بہتر اوس وقت خریدا مین نے اوس کو اپنے ذاتی مال سے پھر
کر دیا مین نے اپنا ڈول سب مسلمانون کے ڈول کی برابر یعنے اپنا دعوے
اوسپر کچہہ نہ رکہا آج تم منع کرتے ہو اوس مین کا پانی پینے سے مجھے اور
میرا یہہ حال ہے مین پیاسا ہون پانی سمندر کا سا کہارا سب لوگون نے
کہا اللّٰھُمَّ نَعَمْ یعنے ہان جیسا تم کہتے ہو اوسیطرح ہی پھر کہا حضرت
عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین سوال کرتا ہون تم سے خدا اور اسلام
کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہین کہ مین نے تیاری کرائی تہی
تنگی کے زمانے مین لشکر کی اپنے مال سے جب کہا کہ ہان کرائی تھی پھر
کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون تم سے اللہ اور
اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہین جب مسجد مین لوگون کی کثرت سے گنجائش

نہین رہی تھی اوس وقت فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی مول لیوے جگہ فلانے لوگون کی اور ملا دیوے اوس جگہ
کو مسجد مین۔ اس نیکی کے بدلے جگہ ملے گے خریدنے والے کو
بہشت مین مین نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا۔
اوس زمین کو مسجد مین اب تم منع کرتے ہو مجھکو دو رکعت نماز پڑہنے
سے اوس مین سب نے کہا ہان پھر کہا حضرت عثمان رضے اللہ تعالی
عنہ نے مین پوچھتا ہون تم سے اللہ اور اسلام کو درمیان دیکر اوس روز
کی بات جبکہ روز کھڑے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے
کے پہاڑ پر جسکا نام ثبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضے اللہ تعالی
عنہ اور عمر رضے اللہ تعالے عنہ اور مین اُس پہاڑ پر کھڑے تہے
اوس وقت وہ پہاڑ ہلنے لگا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یہ کہکر اوسکو لات ماری تھی کہ ٹھہر ای ثبیر تیرے پر ہین
نبی اور صدیق اور دو شہید سب نے کہا ہان پھر حضرت عثمان رضے
اللہ تعالے عنہ نے اللہ اکبر کہکر کہا ان لوگون نے گواہی دی اور
میرے باب مین گواہی دو۔ کعبے کے رب کی قسم مین شہید ہون

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ حِیْنَ
حَصَرُوْہُ فَقَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْجَبَلِ حِیْنَ اھْتَزَّ فَرَکَضَہٗ بِرِجْلِہٖ
وَقَالَ اسْکُنْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدَانِ
وَاَنَا مَعَہٗ فَاشْتَشْھَدَ لَہٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا
شَھِدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ
یَقُوْلُ ھٰذِہٖ یَدُ اللّٰہِ وَھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَاشْتَشْھَدَ لَہٗ رِجَالٌ
ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ یَقُوْلُ مَنْ یُّنْفِقُ نَفَقَۃً مُتَقَبَّلَۃً
فَجَھَّزْتُ نِصْفَ الْجَیْشِ مِنْ مَالِیْ فَاشْتَشْھَدَ لَہٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ

اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَنْ يَزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ
مِنْ مَالِيْ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ
رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِيْ فَجَعَلْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ
فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ **ترجمہ** ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت
ہے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے جہانکا مکان پر سے لوگون
کی طرف جسدن کہ گھیر لیا تہا۔ لوگون نے اونکا گھیر اور
کہا مین سوال کرتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام جو فرمایا
تہا پھر اونکے ہلنے کے وقت اور فرمایا تہا اوسپر لات مار کر ٹھہر
اے پہاڑ کیونکہ تیرے پر نہین ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا
دو شہیدون کے اور مین بہی اوس وقت ساتہہ تہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگون نے اون کی بات کی تصدیق کی
پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا
ہون اوس آدمی سے جو حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس بیعت رضوان کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یہ ہاتھ اللہ کا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے سب لوگون نے
اسبات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ
نے مین پوچھتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرت کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کون ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو مین نے یہ بات
سنکر تیاری کرادی ہتی آدہے لشکر کے اپنے مال سے سب لوگون نے
حضرت عثمان کی بات کا اقرار کیا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے
عنہ نے مین کہتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑہا دے اس

مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے مین پھر مول لے لیا مین نے اوس زمین کو اپنے مال سے پھر لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون اس آدمی سے جو حاضر تہا بیر رومہ کے مول لینے کے وقت مین نے خریدا تھا اوسکو اپنے مال سے اور مباح کر دیا تہا مسافرون کے لیے لوگون نے اسبات کی بھی تصدیق کی **عن** اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِیْ دَارِہٖ اِجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِہٖ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَیْھِمْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** ابوعبدالرحمان سلمی سے روایت ہے جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اپنے گھر مین جمع ہو گئے لوگ گھر پر اون کے چار و طرف اوس وقت جہانک کر دیکہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے لوگون کو اور بیان کیا ابوعبدالرحمان نے ساری حدیث کو جو اوپر گزر چکی ہے **ف** حضرت عثمان پر جو بلوہ ہوا وہ مشہور ہے اوس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے یہان اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہین

کِتَابُ الْوَصَایَا

اَلْکَرَاھِیَۃُ فِیْ تَاْخِیْرِ الْوَصِیَّۃِ کتاب وصیتون کے بیان مین اور اسبات کے بیان مین کہ دیر کرنا وصیت مین مکروہ ہے

عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچہا کون سے

خیرات مین اجر اور ثواب بڑہ کر ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا صدقہ تو کرے تو ایسی وقت پر کہ حاصل ہو تجھ کو صحت اور حرص ہو تجھکو مال کی اور ڈر ہو محتاجی کا اور امید ہو زندگی اور بقا کے اور دیر نہ کرے تو اُس وقت تک جب جان حلق مین آجاوے تو کہنی لگی اتنا فلانے کو دینا وہ تو فلانے ہی کا تہا رہنے مرتے وقت صدقہ دینا اتنا ثواب نہین ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ **ترجمہ** عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسا آدمی تم مین ایسا ہی جس کو وارث کا مال زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگون نے عرض کیا ہم مین سے تو ایسا کوئی نہین یارسول اللہ جس کو وارث کا مال دوست اور پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے آپنے فرمایا تم سمجھو اسبات کو بلکہ تم مین سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اوس کو پیارا ہے وارثا کا مال اوس کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے روبرو بھیج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا اپنے پیچھے **ف** اس سے معلوم ہوا جس کو دولتا منظور ہو اپنے روبرو دولت دیوے دوسرے کے بھروسے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے وصیت مین تاخیر کرنا اچھا نہین۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ کی طرف غور کرنا چاہیے **عَنْ** مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا

اَكَلَكَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسَكَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقَ فَاَمْضَيْتَ ترجمہ سلمان نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنے غفلت مین رکھا تم کو بہتایت کی حرص نے جبتک جا دیکھین قبرین یہ فرماکر یون فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو ای انسان وہ ہے جو تو نے کھاکر فنا کردیا یا پہنکر پرانا کردیا یا خیرات مین دے دیا اور جو سنت کر رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہین ہے عَنْ اَبِیْ حُصَیْنَةَ الطَّائِیِّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِیْرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ اَوْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَعْدَ مَا یَشْبَعُ ترجمہ ابو حصینہ طائی سے روایت ہے کسی شخص نے وصیت کی کچھ اللہ کی راہ مین دینے کی ابو درداء صحابی سے پوچھا اس مسئلہ کو اونہون نے بیان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بردہ آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے پیٹ بھر کر کھا لینے کے بعد ف یعنے جب پیٹ بھر گیا اوس وقت کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بڑائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْهِ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے

ع اشتہا فاضیم ع وصیت لیلتین خشن جاء

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مسلمان کو نہین پوچہتا ہے امر کہ دو راتین گزاری اور وصیت نامہ لکہکر تیار کیے اون چیزون کے لیے جن چیزون مین اُسکو وصیت کرنا ضرور تہا **ف** جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکہکر رکہنا مستحب ہے اور بعضی علما نے کہا ہے کہ جس آدمی پر حقوق اور دیون وغیرہ زیادہ ہون اوسکو واجب ہے کہ وصیت لکہکر رکہے کہ بعد اوس کے جھگڑا نہ پڑے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شئ یوصی فیه یبیت لیتین الا ووصیته مکتوبة عنده ترجمہ دونون حدیثون کا ایک ہے **عن** ابن عون عن نافع عن ابن عمر قوله ترجمہ ابن عون نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ابن عمر کے قول کو **ف** ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آگے کی حدیث مین مذکور ہے اور دوسرا قول ابن منذر کی روایت مین آیا ہے وہ قول یہ ہے جب مرض الموت مین پوچہا گیا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ کچہہ وصیت نہین کرتے اونہون نے فرمایا اپنے مال مین جو کچہہ مین نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم یمر علیه ثلاث لیال الا وعنده وصیته قال عبد اللہ بن عمر ما مرت علی منذ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک الا وعندی وصیتی ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق ہے مسلمان آدمی کو کہ گزر جاوین اوسکو تین راتین اور وصیت اوس کی پاس ہو عبد اللہ بن عمر رضہ فرماتے ہین مین نے جبسے سنی یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اوس دن سے میری وصیت میری پاس موجود رہتے ہے **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شئ یوصی فیه یبیت ثلاث لیال الا ووصیته عنده مکتوبة ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین لائق کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس مین وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ مسلمان تین راتین گزاردی اور اوس چیز کے لیے وصیت نامہ لکہا ہوا اوس کے پاس نہ ہو **ف** بعضی روایتون مین دو راتین اور بعضی مین تین ہین غرض اس سے یہ ہی کہ زمانہ قلیل گزر جاوے

تو معاف ہی لیکن قلیل کی بھی حد ہے تین رات تک **هَلْ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہین

عَنْ طَلْحَةَ قَالَ

سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ قَالَ اَوْ حَثَّ بِكِتَابِ اللّٰهِ **ترجمہ** طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا مین نے ابن ابی اوفے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہین اونھون نے جواب دیا نہین طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے کہا ابن ابی اوفے سی پھر وصیت کیسی فرض ہوئی مسلمانون کے لیے اوسوقت ابن ابی اوفے نے کہا وصیت کی رہتی آپنے اللہ کی کتاب کی **ف** طلحہ بن مصرف کی غرض یہ ہتی کہ قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے فرمایا ہی كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَنِ الْوَصِيَّةُ الخ یعنی حکم ہوا تم پر جب حاضر ہو کسی کو تم مین سے موت اگر کچھ مال چھوڑے کہ دلوا مرے ماں باپ کو اور ناتے والون کو دستور سے یہ ضرور ہی پرہیزگارون کو **ف** کفر کی رسم مین دے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے اور اولاد مین بھی فقط بیٹا سو اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مردے کو ضرور ہوا کہ ماں باپ اور ناتے والون کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جاوے یہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پھر اللہ نے سب ناتی والون اور ماں باپ کا حصہ مقرر کر دیا اور وصیت فرض نہ رہی - (موضح القرآن) عبداللہ بن ابی اوفے نے یہ بات سنکر اونکو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ آپکے پاس کچھ مال نہ تہا جس کے لیے وصیت کرتی اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کرنے لیے کچھ مال ضرور نہین بلکہ جس امر مین خیر اور بہلائی دیکھے اوس کی ہی وصیت کر جاوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ کچھ نہین چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت کر کے گئے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَمَا اَوْصٰى **ترجمہ** یہی جو اوپر گزرا **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى لِاَحَدٍ مِّنْ جَعْفَرٍ دِيْنَارًا وَلَا

ذِرْهَمًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس حدیث مین ایک ستاد سے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسری اوستادنی نہین ذکر کیا اللہ تعالی جزادی بہت بڑی جزا۔ ان محدثون کو کیا محنت اور محبت سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد رکھتے تہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَعَرْتُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصی کیا علی رض کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اوسوقت ایسی تہی کہ منگوایا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیی طشت اوس کے بعد آپ کی روح مبارک پرواز ہوگئی اور مین تو نہین جانتی کہ آپنے کسی کو وصیت کی ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ وَفِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ اَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہین تہا آپکے پاس کوئی اور بیان کیا ہی بی بی عائشہ نے منگوایا گیا تہا طشت اوس وقت

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ باب تہائی مال کی وصیت کرنیکی بیان مین

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ فَاَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ بیمار ہوا مین سخت بیمار قریب المرگ ہوگیا تہا تو آئے میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال بہت ہی اور میری ایک لڑکی کے سوا اوسکا کوئی وارث نہین آپ فرماوین تو دو تہائی مال اوس مین سی خیرات کردون آپنے فرمایا دو تہائی مین مت خیرات کر مین نے کہا آدہا مال آپنے فرمایا آدہا بہی نہین پھر مین نے کہا ایک تہائی خیرات کردون آپنے فرمایا ہان ایک تہائی اور ایک تہائی بہی بہت ہی اس لیے کہ اگر تو اپنی وارثون کو مالدار چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سی کہ تو اونکو محتاج چہوڑ جاوے اور وہ لوگون کی سامنے ہاتہہ پسارتے پھرین و مین بہیک مانگین اور سوال کرین **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَاَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي اَيْدِيهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو لیے

اون دنون مینکے مین تہا مین نے عرض کیا یارسول اللہ آپ فرماوین تو مین سارا مال اپنا خیرات کرجاون آپنے فرمایا
سارا مال مت خیرات کر مین نے کہا تہائی خیرات دیتا ہون آپنے فرمایا تہائی خیرات کردے اور تہائی بہی
بہت ہے تو اپنے وارثون کو غنی اور بے پرواہ چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ وہ جاوین تیرے بعد
محتاج لوگون کے ہاتہ دیکہتے رہین **عن** عامر بن سعد عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یعودہ وھو بمکۃ وھو یکرہ ان یموت بالارض التی ھاجر منھا قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ سعد بن عفراء ویرحم اللہ سعد بن عفراء ولم یکن لہ الا
ابنۃ واحدۃ قال یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ قال لا قلت النصف قال لا قلت الثلث قال
الثلث والثلث کثیر انک ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعھم عالۃ یتکففون
الناس مافی ایدیھم ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کی
عیادت کو آئے تہے جب وہ مکے مین تہے اور بری جانتے تہے اس بات کو جس جگہ سے ہجرت کرین پہر وہین مرنا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دعا دی اسطرح رحم کرے اللہ سعد بن عفراء پر اللہ رحم کرے سعد بن
عفراء پر اور نہین تہے اونکو کچہہ اولاد سوائے ایک بیٹی کے کہا اونہون نے یارسول اللہ مین وصیت کرجاتا ہون
اپنی ساری مال مین آپنے فرمایا نہ ساری مال مین وصیت مت کر مین نے کہا آدہی مین کہون یارسول
اللہ آپنے فرمایا تہائی مین کیونکہ تہائی بہی بہت ہے پہر آپ نے اونکو نصیحت فرمائی اور بیان کیا تو آپنے
وارثون کو غنی اور مال دار چہوڑ جاوے تو اچہا ہے اس سے کہ اونکو محتاج اور دوسرون کا دست نگر چہوڑ
جاوے **عن** سعد بن ابراھیم قال حدثنی بعض آل سعد قال مرض سعد فدخل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ قال لا واساق الحدیث
ترجمہ سعد بن ابراہیم کہتے ہین بیان کیا مجہہ سے یہ حدیث سعد کی آل مین کے شخص نے اسطرح کہ بیمار ہوئے
سعد اور تشریف لائے اونکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ
مین سارا مال خیرات کرجاتا ہون آپنے فرمایا مت کر آدی مال کو خیرات اور بیان کی راوی نے
تمام حدیث **عن** عامر بن سعد عن ابیہ انہ اشتکی بمکۃ فجاءہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما راہ سعد بکی وقال یارسول اللہ اموت بالارض التی
ھاجرت منھا قال لا ان شاء اللہ وقال یارسول اللہ اوصی بمالی کلہ فی سبیل
اللہ قال لا قال یعنی بثلثیہ قال لا قال فنصفہ قال لا قال فثلثہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الثلث والثلث کثیر انک ان تترک ورثتک اغنیاء

خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنی باپ سے روایت
کرتے ہین بیمار ہوئے وہ مکے مین پھر آئے اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب دیکھا سعد نے آپکو رو دیئے اور کہا یا رسول اللہ مین مرتا ہون ایسی جگہ جہان سے ہجرت کر چکا
تھا آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی ایسا نہین ہوگا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ مین وصیت کرتا
ہون میرا سارا مال اللہ کی راہ مین دیا جاوے آپنے فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا
دو تہائی اس مال کی پھر آپنے فرمایا نہ دو تہائی مین بھی نہین پھر پوچھا آدھا اوس مال
مین کا آپنے فرمایا آدھا بھی نہین پھر اوس نے کہا تہائی مال آپنے فرمایا تہائی مال مین وصیت
کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے اوسکو فرمایا تیرے وارث تیرے پیچھے غنی اور آسودہ رہین
یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگون کے دست نگر رہین یہ بات بھلی ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضٍ فَقَالَ أَوَصَّيْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ ثُمَّ اغْنِيَاءُ قَالَ
أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ
ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے پوچھنے کو آئے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بیماری مین میرے آپنے فرمایا کچھ وصیت کی ہے تو نے مین نے کہا ہان کی ہے
آپنے پوچھا کس قدر مین نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ مین صرف کیا جاوے آپنے فرمایا تو نے
اپنی اولاد کے واسطے نہ رکھا وہ مال مین نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہین آپنے فرمایا
دسوین حصہ مین وصیت کر اسی طرح قیل و قال رہی یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تہائی
مال مین اور تہائی بہت ہے یا بڑا حصہ ہے شک ہے راوی کو یعنی کثیر فرمایا یا کبیر فرمایا
عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي
بِمَالِهِ كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ
كَبِيرٌ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَعْدًا يَعُودُهُ
فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِشُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ
فَأُوصِي بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ
أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الثلث والثلث کثیر او کبیر ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے اگر کم کریں لوگ وصیت
مین چوتہائی تک تو مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وصیت کر ثلث مین
اور ثلث بہت ہے ف آپنے ثلث یعنی تہائی کو بہت فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر چوتہائی
مال مین وصیت کریں تب بھی جائز ہے عن سعد بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم م بلکہ بہتر
جاءہ وھو مریض فقال انہ لیس لی ولد الا ابنۃ واحدۃ فاوصی بمالی کلہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا قال فاوصی بنصفہ قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا قال فاوصی بثلثہ قال الثلث والثلث کثیر ترجمہ سعد بن مالک رض سے
روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس جب وہ بیمار تہے کہا سعد بن مالک نے مجھے اولاد
نہین مگر ایک لڑکی ہے مین چاہتا ہون وصیت کردن اپنے سارے مال مین آپنے فرمایا ساری مال مین
وصیت مت کر اونہون نے کہا آدہی مال مین وصیت کردن آپ نے فرمایا تہائی مال مین کر اور تہائی بہت
ہوتا ہے عن جابر بن عبد اللہ ان اباہ استشہد یوم احد وترک ستۃ بنات وترک
علیہ دینا فلما حضر جداد للنخل اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد علمت
ان والدی استشہد یوم احد وترک دینا کثیرا وانی احب ان یراک الغرماء
قال اذھب فبیدر کل تمر علی ناحیۃ ففعلت ثم دعوتہ فلما نظروا الیہ کادوا
یتلغ الساعۃ فلما رای ما یصنعون اطاف حول اعظمھا بیدر ثلاث مرات ثم
جلس علیہ ثم قال ادع اصحابک فما زال یکیل لھم حتی ادی اللہ امانۃ والدی
وانا راض ان یؤدی اللہ امانۃ والدی ولا انقص تمرۃ واحدۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے شہید ہوئے اونکے باپ احد کے دن اور نام ایک جگہ کا ہے جہان جنگ ہوا تہا اور چہوڑین چہ لڑکیان
اور چہوڑ گئے اون پر قرض اپنا جب کہجور کاٹنے کا وقت ہوا تو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
آپ کو معلوم ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن اور رہ گیا اوسپر قرض بہت مین چاہتا ہون کہ دیکہین آپ کو قرضخواہ
ف یعنے قرضخواہ جبوقت آئینگے میرے گہر مین دیکہینگے شاید مجہپر عایت کچہہ کرین گے ف آپنے فرمایا
جابر رض کو جاتو اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علیحدہ علیحدہ پھر مین نے آپکے فرمانے کے موافق کیا اوس
کے بعد بلا لایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکہا اون لوگون نے آپ کو اوسوقت وہ لوگ
اور زیادہ شریر ہوئے میرے پر یعنی تشدد کرنے لگے مطالبے مین جب آپنے اونکی یہہ حالت دیکہی تو آپ
سب سے بڑے ڈہیر کے گرد پھرے تین بار پھر بیٹہ گئے اوسپر اور فرمایا مجہکو بلا لا میرے پاس آپنے قرضخواہونکو

جب وہ لوگ آگئی آپ ناپ ناپ کراون لوگون کو دینے لگے یہانتک دیا کہ ادا کر دیا اللہ تعالی نے امانت یعنی مجکو جو میری باپ پر تہا اور مین اپنے جی مین راضی تہا اسبات پر کہ کسی طرح میرے باپ کا قرض ادا ہو جاوے تو اچہا ہے اوسمین ایسی برکت ہوئی گویا کہ ایک کہجور بھی اس مین سے نہ گھٹی **ف** اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہی **باب** قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ قرض ادا کرنا مقدم ہے میراث پر اس باب مین اسکا بیان **وَذِكْرُ اخْتِلَافِ** أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِيهِ اور جابر رضہ کی خبر نقل کرنیوالون نے جو اس خبر کے لفظون مین اختلاف کیا ہے اسباب مین اسکا بھی ذکر کیا گیا ہے **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُونَ سِنِينَ فَانْطَلِقْ مَعِي يَا رَسُولَ اللهِ لِكَيْ لَا يَفْحُشَ عَلَى الْغُرَمَاءِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَمَاءَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوا **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے وفات پائی اونکے باپ نے اور اونپر قرض تہا لوگونکا جابر کہتے ہین آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے میرا باپ مرگیا اور اوسپر لوگونکا قرض ہے اور کہجورون کے باغ کی آمدنی سوا سے کچھ چہوڑ کر نہین گیا اور آمدنی بہی اتنی نہین کہ کئی برس کے ورے ادا کرے اوسکے قرض کو آپ چلیے یارسول اللہ میری ساتہہ تا کچھ ڈالن درازی نہ کرین قرضخواہ میرے پر یہ بات سنکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرنے لگے ہر ہر ڈہیر پر اور سلام کیا ہر ایک کے گرد پہر بیٹھ گئے اوس کے اوپر اور قرض والون کو بلا کر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا انکا قرض اور باقی رہ گیا اوتنا ہی جتنا وہ لے گئے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے اوس مین کچھ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تہا اوتنا ہی رہا آپ کے معجزے سے سبب سے **عَنْ** جَابِرٍ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ وَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعِذْقَ بْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَأَصْنَافَهُ ثُمَّ ائْتِنِي قَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ فِي أَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يُنْقَصْ مِنْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے وفات پائی عبداللہ بن عمر بن حرام نے اور باقی رہا اونپر دین لوگونکا مین گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ لوگونکو کہکر کچھہ قرض تخفیف کرا دین جب آپ نے اونکو کہا کہ اس بات کی

طرف آدھی یعنی کچھ کم کروادن لوگون نے انکار کیا اوسوقت آپ نے فرمایا جاتو اسی جابر اور جدا کر ہر قسم کے کھجورون کو یعنی عجوہ کو جدا رکھ) قسم ہے کھجورونکی (اور عذق بن زید کو علحدہ کر اسی طرح سب قسمونکو جدا رکھ اتنا کام کرکے میرے پاس آدمی بھیج جابر رض کہتے ہین مین نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب سے اعلا ڈھیر پر یا بیچکے ڈھیر پر راوی کا شک ہے یعنی اعلا کہا یا اوسط اور بھیجے جانے کے بعد آپنے فرمایا ناپ کر دے لوگونکو جابر رض کہتے ہین مین ناپ ناپ کر دینے لگا اونکو یہانتک کہ پورا کر دیا اونکا قرض جو کچھ تہا اور باقی رہ گئین گویا کہ کچھ اون مین گھٹا ہے نہین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِيَهُوْدِيٍّ عَلٰى اَبِيْ ثَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ حَدِيْقَتَيْنِ وَثَمْرُ الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيْقَتَيْنِ فَعَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَتُؤَخِّرَ نِصْفَهُ فَاَبَى الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ الْجِدَادَ فَاِذِنِّيْ فَاَذَنْتُهُ فَجَاءَ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَجَعَلَ يَجُدُّ وَيَكَالُ مِنْ اَسْفَلِ النَّخْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا بِالْبَرَكَةِ حَتّٰى فَنَيَا جَمِيْعَ حَقِّهِ مِنْ اَصْغَرِ الْحَدِيْقَتَيْنِ فِيْمَا يَحْسِبُ عُمَرُ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَّمَاءٍ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے میری باپ نے ایک یہودی سے کھجورین قرض لی تہین اور قرض ادا نہین ہوا تہا وہ احد کی لڑائی مین ماری گئی جب وہ مر گئے اونکے باغ باقی رہ گئے اور دونو باغونکی آمدنی جو کچھ کہ تہے وہ یہودی کی کھجورون سے زیادہ نہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود یکو فرمایا کیا اتنی مہلت دیسکتا ہے تو کہ آوے اس سال مین لے آوے قرض دوسرے سال مین یہودی نے انکار کیا آپنے فرمایا جابر رض کو کاٹنے کے وقت مجھ خبر کر سکتا ہے مینے آپ کو خبر دی پھر آپ اور ابوبکر رض آئے اور ناپ کر دینا شروع کیا کھجور کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا کر رہے تہے یہانتک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اوسکا ہماری طرف سے سب سے چھوٹے باغ مین سے راوی کہتے ہین میرا خیال ہے بڑا باغ سالم بچ رہا یہہ برکت تھی جابر رض کہتے ہین پھر لایا مین اون کے پاس کھجورین تازی اور پانی پینے کے لیے جب سب کہا پی چکے آپنے فرمایا یہہ نعمت ہے جسکا تم سے سوال ہوگا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَّاْخُذُوا الثَّمَرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيْهِ وَفَاءً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اِذَا جَدَدْتَهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِي الْبَيْدَرِ فَاٰذِنِّيْ فَلَمَّا جَدَدْتُهٗ وَوَضَعْتُهٗ فِي الْبَيْدَرِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَاَوْفِهِمْ قَالَ

فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لِلَّهِ عَلَى أَنِّي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ
فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذَلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا
قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے
روایت ہے وفات پائی میرے باپ نے اور اوسپر قرض تھا لوگونکا مین نے اپنے باپ کے قرض خواہونکو بلا کر کھجورین
دیکھائین اور اون سے کہا اوس قبض کے بدلے یہہ کھجورین لے لو اونہون نے انکار کیا اس لیے کہ اونکو مقدار
ٹھیکری نظر آئی جابر کہتے ہین مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہہ ماجرا آپکے روبرو آپنے
فرمایا جب تو کھجورین توڑے اور جمع کرے اونکو مربد مین یعنی کھریان مین اوسوقت خبر کریو مجکو جابر رض کہتے ہین
جب مین نے کھجورین جھاڑین اور جمع کیا اون کو مربد یعنی کھریان مین تو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض آپ کے ساتھ تھے آکر بیٹھ گئے اوسپر اور دعا کی برکت ہونے
کے لیے پھر فرمایا بلالا اپنے قرضخواہونکو اور دے اس مین سے اونکو جابر رض کہتے ہین جس جس کا قرض میرے
باپ پر تھا سب کا مین نے ادا کر دیا کسی کو باقی نہ رکھا اور بچ رہی میرے لیے تیرہ وسق رنام ہے ایک مقدار کا
جس کے ساٹھ صاع ہوتے ہین) اس بات کا ذکر کیا مین نے آپکے روبرو یہہ بات سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جا ابوبکر رض
اور عمر رض کو بھی اس بات کی خبر دی جابر کہتے ہین مین آیا ابوبکر رض اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی اونکو
اوسکی اون دونون نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تھا جو کچھ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس کا
نتیجہ یہہ ہی ہونے والا تھا **ف** جابر کی خبر مین جو کچھ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے **باب**

ابْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ
ترجمہ عمرو بن خارجہ رض سے روایت ہے خصبہ پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے دیا ہے
حق ہر حق والے کا نہین جائز وصیت واسطے وارث کے **ف** یعنی وارث کا حصہ اس مال مین اسنے
مقرر کر دیا پھر وصیت کر کے اور دلوانا اچھا نہین کیونکہ دوسرون کی حق مین فساد پڑتا ہے **عَنِ** ابْنِ خَلِيجَةَ
أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا
وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ
إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ ترجمہ ابن خلیجہ رض سے روایت ہے
حاضر ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آپ لوگونکو خطبہ سنا رہے تھے اپنی سواری کے اوپر
اور وہ جگالی کر رہی تھی اور لعاب منہ سے بہہ رہا تھا پھر فرمایا آپنے اپنے خطبہ مین اللہ تعالی نے تقسیم کیا

حق ہر ایک انمانکا جو کچھ حصہ تہا اوسکا میراث مین ہے اب جائز نہین کہ کوئی اپنے وارث کو وصیت کرے **عن** عمرو بن
خارجۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز اسمہ قد اعطی کل ذی حق حقہ ولا
وصیۃ لوارث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے **باب** اذا اوصی لعشیرتہ الاقربین جب وصیت کرے
کوئی اپنے ناتے والونکو جو قریب ہون اوس کے ناتے مین تو کسطرح وصیت کرے
اوسکو اس باب مین اسکا بیان ہے **عن** ابی ہریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین دعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لؤی
یا بنی مرۃ بن کعب یا بنی عبد شمس ویا بنی عبد مناف ویا بنی ہاشم ویا بنی عبد المطلب
انقذوا انفسکم من النار ویا فاطمۃ انقذی نفسک من النار انی لا املک لکم من اللہ شیئا
غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے جب اوتری یہ آیت وانذر عشیرتک
الاقربین یعنے ڈرا تو اپنی محمد اپنے ناتیوالونکو اوسوقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو آپکے
بلانے سے سب لوگ جمع ہوگئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص ناتے والون کو ڈرایا اور فرمایا اے کعب
بن لوی کے اولاد کے لوگو اور اے مرہ بن کعب کے اولاد والو اور اے عبد شمس کے ناتے والو اور عبد مناف کے
قبیلے والو اور اے ہاشمی لوگو اور اے عبد المطلب کے بیٹو نکا لو تم سب اپنی جان کو آگ مین سے پھر خاص اپنی صاحبزادی
کو فرمایا اے فاطمہ بچا اپنے تئین آگ سے مین مالک نہین تمہاری بچانے کا اللہ کے عذاب سے مگر البتہ تمہارا
حق ہے برادری اور ناتے کے سبب سے مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازہ کرکے **عن** موسی بن طلحۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد مناف اشتروا انفسکم من ربکم انی لا املک
لکم من اللہ شیئا ولکن بیننا وبینکم رحم انا بالہا ببلالہا ترجمہ موسے بن طلحہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو اپنے رب سے مین
مالک نہین تمہاری چھڑانے کا اللہ سے کسی طرح اے عبد المطلب کے بیٹو بچا لو تم اپنی جانونکو اپنے رب سے مین
مالک اور قابض نہین تمہارے بچانے پر اللہ کی پکڑ سے ایک تی برابر لیکن مجھ مین اور تم مین ایک رحم یعنے
ناتے والے کا واسطہ ہے البتہ مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازہ کی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت علیہ وانذر عشیرتک الاقربین فقال یا معشر قریش
اشتروا انفسکم من اللہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد المطلب لا اغنی عنکم
من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا صفیۃ عمۃ رسول
اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا یا فاطمۃ بنت محمد سلینی ما شئت

ہم یا بنی عبد المطلب اشتروا انفسکم من اللہ لا املک لکم من اللہ شیئا

لا أغني عنك من الله شيئا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اوتری آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈراتو اے محمد اپنے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے
اپنے موافق حکم کے تعمیل کے اور فرمایا لوگون کو اے قریش کی جماعت والو تم بچاؤ اپنی جانون کو اللہ سے یعنی اللہ
کے عذاب سے مین کام نہ آؤنگا تمھارے خدا کی پکڑ کے سامنے رتی برابر اے عبدالمطلب کے اولاد کے لوگو مین کام
نہ آؤنگا تمھارے اللہ کے عذاب کی روبرو ذرہ بھر اے عباس عبدالمطلب کے بیٹے مین کام مین نہ آؤنگا تیرے
اللہ کی گرفت کیوقت اے صفیہ تو پھوپھی ہے رسول اللہ کی جب وقت پڑے تجھپر اللہ کے روبرو مین کام مین
نہ آؤنگا تیرے اوسوقت مین کچھ اے فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی مانگ جو تیرا جی چاہے لیکن کام نہ آؤنگا تیرے
اللہ کے آگے **عن** ابی هريرة قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انزل عليه
وانذر عشيرتك الاقربين فقال يا معشر قريش اشتروا انفسكم من الله لا اغني عنكم
من الله شيئا يا بني عبد مناف لا اغني عنكم من الله شيئا يا عباس بن عبد المطلب لا
اغني عنك من الله شيئا يا صفية عمة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اغني عنك
من الله شيئا يا فاطمة سليني ما شئت لا اغني عنك من الله شيئا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزر چکا
ہے **عن** عائشة لما نزلت هذه الاية وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا فاطمة بنت محمد يا صفية بنت عبد المطلب لا اغني عنكما
من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتما **ترجمہ** اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت مین من مالی کا لفظ
زیادہ ہے اوسکا مطلب یہہ ہے یعنی میرے مال مین سے جو کچھ تم چاہو وہ مانگو مین دے سکتا ہون اوسپر میری
حکومت چلتی ہے لیکن اللہ پر میرا زور نہین چلتا **ف** تمام ہوا بیان ماننے والون کیواسطے وصیت کرنیکا
اس سے معلوم ہوا ماننے والون کے لیے وصیت بھی ہے کہ اون کو اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرادے

اذا مات الفجاة هل يستحب لاهله ان يتصدقوا عنه

اگر کوئی شخص یکایک مرجاوے اوسکے وارثون کو اوس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہین اس باب مین
اسکا بیان ہے **عن** عائشة ان رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت
نفسها وانها لو تكلمت تصدقت افا تصدق عنها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم نعم فتصدق عنها **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے میری ماں کا یکایک دم نکل گیا مین جانتا ہون اگر وہ بات کرسکتی تو البتہ خیرات کرتی اگر مین
تو مین خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہان پھر صدقہ دیا اوس نے اوس کی طرف سے **عن**

سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي خَلِيلِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ أُمُّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطِ سَمَّاهُ

ترجمہ سعید بن عمر سے روایت ہے انہون نے سنا اپنی باپ عمرو سے انہون نے اپنے دادا سعید رض سے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو نکلے اون کی مان مدینہ طیبہ مین تھی وہ مرنے لگین کسی نے کہا کچھ وصیت کرو انہون نے کہا میرا مال ہے کیا وصیت کرون وہ وفات پاچکین تھین جب سعد آئے لوگون نے سعد رض کے روبرو یہہ ذکر کیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر مین کچھ صدقہ کرون اپنی مان کیطرف سی تو اوس کو نفع پہونچیگا یا نہین آپنے فرمایا ہان نفع پہونچے گا اوس وقت سعد نے کہا فلانہ فلانہ باغ نام لیکر کہا اون باغونکا کہ خیرات کیا مین نے اونکو اپنی مان کیطرف سے

فضل الصدقة عن الميت یعنی میت کی صدقہ کرنے کی میت کیطرف سے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسان جاتا ہے موقوف ہوجاتا ہے عمل اوسکا یعنی کوئی کام نہین کرسکتا جسکا فائدہ اوسکو ملے مگر تین چیز کا فائدہ جاری رہتا ہے اول تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جسکے سبب سے فائدہ پہونچا ہو لوگون کو تیسرے اولاد نیک جو دعا کرے اپنے باپ کے لیے **ف** صدقہ جاریہ جیسا مسجد اور تالاب اور سرائے خانہ وغیرہ اسکا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا باپ مرگیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہین کرگیا اگر مین اوس کیطرف سے صدقہ دون تو اوس کے لیے صدقہ کفارہ اور موجب نجاۃ کا ہوسکتا ہے آپنے فرمایا ہان ہوسکتا ہے

عن الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً أَفَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهُ قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكِ قَالَتِ اللهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

ترجمہ شرید بن سوید ثقفی رض

سے روایت ہے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے میری ماں نے وصیت کی تھی ایک
بردہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک لونڈی ہے حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر مین آزاد کرون اوس لونڈی
کو اوسکی طرف سے آپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر آ پھر لے گیا مین اوسکو آپکے پاس آپ نے اوس سے
کہا تیرا رب کون ہے اوس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اوس سے مین کون ہون اوس نے کہا آپ اللہ
کے رسول ہین آپنے فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ یہ ایمان والی ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو
کوئی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی دے وہ شخص مومن ہے
بشرطیکہ اوسمین ارکان اسلام کا انکار نکرے اور مومن کے ساتھ عایت کرنا چاہیے جہانتک بن آوے

عن ابن عباس ان سعدا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امی ماتت ولم توص
افا تصدق عنہا قال نعم ترجمہ ابن عباس ہی روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ میری ماں مرگئی اور کچھ وصیت نہین کرگئی مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپنے فرمایا ہان کر **عن**
ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امہ توفیت افینفعہا ان تصدقت عنہا
قال نعم قال فان لی مخرفا فاشہدک انی قد تصدقت عنہا ترجمہ ابن عباس رض سے
روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے اگر اوس کیواسطے کچھ
صدقہ دیا جاوے تو فائدہ ہوگا اوسکو اس خیرات کا آپنے فرمایا ہان ہوگا اوس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے
وہ باغ مین نے صدقہ کیا اوسکی طرف سے اور اسپر آپ گواہ رہیے یارسول اللہ **عن** ابن عباس
عن سعد بن عبادۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت و
علیہا نذر افیجزی عنہا ان اعتق عنہا قال اعتق عن امک
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میری ماں مرگئی اوسپر ایک نذر تھی کیا مجھکو جائز ہے اس
کیطرف سے اوار کرنا آپنے فرمایا آزاد کر اوس کیطرف سے **ف** یعنی اون کی ماں نے ایک
بردہ آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس واسطے آپنے فرمایا کہ آزاد کر اوسکی طرف سے بردہ **عن**
ابن عباس عن سعد بن عبادۃ انہ استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر
کان علی امہ توفیت قبل ان تقضیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقضہ عنہا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو تھی اوسکی ماں کے ذمے پر اور وہ مرگئے تھے ادا کرنے سے

پہلے آپ نے فرمایا ادا کر تو اسی سعد اپنی ماں کی طرف سے اوس نذر کو **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ دونو حدیثوں کا ایک ہی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثوں سے ظاہر ہے

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب مین جو تھی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئین تھین اوس نذر کے ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی ماں کی طرف سے **ف** اس حدیث کے لفظون مین اور اوپر کی حدیثون کے لفظون مین ذرا سا فرق ہے چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ اللّٰهِ قَالَ مَاتَتْ اُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِي اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری ماں اوس پر نذر تھی مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھکو کہ ادا کر تو اوس کی طرف سے وہ نذر **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزر چکی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ

قَالَ اَفْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوس کے اوپر نذر رہ گئی ہے ادا کرے کے نہین گئی آپنے فرمایا کہ تو ادا کردے اوسکیطرف سے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے کیا مین کچھ خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا پانی پلانے کا ثواب بڑہ کر ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا پانی پلانا یعنی جہان پانی کی احتیاج ہو وہان تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنوان کھودنا اور صدقون سے ثواب مین بڑہ کر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہے مین کچھ خیرات کرون اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہان کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب مین بڑہ کر ہے آپنے فرمایا پانی پلانا تو سعد ہے کی سبیل ہے اب تک مدینہ مین

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيْمٍ ترجمہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابو ذر مین دیکہتا ہون تجھکو ضعیف اور مین چاہتا ہون تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہون اپنے نفس کے لیے سرداری نہ کریو

* ان کو نہ کرون کا کون سے صیغہ کو ترجمہ کیا ہے

دو آدمیون کی اور والی نہو جیو مال پر یتیم کے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سرداری اور ولایت سے مال یتیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً جو شخص طاقت نہ رکھے اوس کام کے نباہنے کے

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ کیا وصی کو بھی کچھ بھو بج سکتا ہے یتیم کے مال مین سے جب کہ وہ مقرر ہووے اوس مال پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا مین فقیر ہون نہین میرے پاس کچھ چیز اور میرے پاس یتیم بھی ہے آپ نے فرمایا اوسکو کھا لیا کر مال مین سے یتیم کے لیکن اسراف نہ کرنا اور بے جا کھانا اور اپنے لیے مال نہ جوڑنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس وقت یہہ آیت اتری وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو **ف** مگر جسطرح بہتر ہو یعنے اوس کے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہین **ت** اور جو لوگ کھاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہ نہین کھاتے ہین اپنے پیٹ مین مگر آگ ان آیتون کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے یتیم کے اور کھانے سے یتیم کے لیکن یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گیا مسلمانون پر آخر شکایت بیان کی لوگون نے اس تکلیف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پھر اتاری اللہ تعالے نے یہہ آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ لَأَعْنَتَكُمْ تک پھر پوچھتے ہین تجھ سے یتیمونکا حکم تو کہدے سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمہارے بھائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے

والا اگر چاہتا اللہ تم پر مشکل کو اللہ اللہ دبردست ہے تدبیر والا **ف** یتیمون کے حق مین پہلے تقید اوترا کہ جو کوئی اونکا مال کہاوے اوس نے اپنے پیٹ مین آگ بھرے پھر جو کوئی یتیمون کے رکھنے والے تہے اونکے مال اور خرچ کہانے پینے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ مین کوئی چیز نہ آوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے طیار کی اوس کے کام مین نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اوترا کہ خرچ اپنا اونکا ملا رکھو تو مضائقہ نہین۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے وقت اپنی چیز اون کے کام لگائے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت دیکہتا ہے (موضح القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح ہوگیا ہے اور کچھ لکہنے کی حاجت نہین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَإِنَاءَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خِلْطَتَهُمْ **ترجمہ** ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے بیان مین اور شان نزول مین اس آیت کے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا یعنے جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہین اس آیت شریف کے اترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش مین یتیم تہا اوس نے اوس یتیم کا کہانا اور پینا اور برتن سب جدے کردیے آخر یہہ بات مشکل ہوگئے مسلمانون پر اوس وقت یہہ آیت اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ یعنے اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمہارے بہائی ہین دین کے ابن عباس رضے اللہ عنہ فرماتے ہین پھر اللہ تعالے نے اجازت دی اون کو کہ یتیمون کو شامل کرین اپنے کہانے پینے مین **اجْتِنَابُ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ** یتیم کا مال کہانے سے پرہیز کرنا چاہیئے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ
الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ **اٰخِرُ**
الْوَصِيَّةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزین آدمی کو ہلاک کرتے ہین
اون سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزین ہین۔ یارسول اللہ آپنے
فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے مار ڈالنا جان
کا وہ جان جسکا مارنا اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی
جاوے وہ جان تو مضائقہ نہین۔ اور چوتھا سود کھانا۔ اور پانچوان یتیم کا
مال کھانا اور چھٹوین پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین زنا کی تہمت لگانا
پاک دامن عورتون کو جو بے خبر ہین بری باتون سے اور ایمان والیان ہین

تمام ہوا وصیت کا بیان

كِتَابُ النَّحْلِ

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النَّحْلِ

کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان مین اور ناقلین نے نعمان بن بشیر
کی خبر کے لفظون مین جو اختلاف کیا ہے اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب مین **عَنِ**
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ
ترجمہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے عطیہ اور بخشش کے طور پر دیا
اونکو ایک غلام سو پھر آئے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرین آپ کو اس عطیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب
بیٹون کو بخشش کے ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین سب کے لیے تو بخشش مین
نے نہین کے کہنے رد کرا دیا اون بخشش کو اور راوی کے اس حدیث مین دو استاد ہین اسی واسطے
بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین لفظ محمد کے ہین قتیبہ کے نہین **عَنِ**
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم فقال انی نحلت ابنی غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلت قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لے گیا اون کا باپ اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ کے روبرو مین نے اپنا غلام اپنے اس بیٹے کو بخشد یا۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے تو نے یا فقط ایک ہی کو اوس نے عرض کیا سبکو تو مین نے کچھ نہین دیا آپنے فرمایا پھیر لے اوس اپنے دیئے ہوئے کو عن النعمان بن بشیر ان اباہ بشیر بن سعد جاء بابنہ النعمان فقال یا رسول اللہ انی نحلت ابنی ھذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل بنیک نحلت قال لا قال فارجعہ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لایا باپ اون کا اپنے لڑکے نعمان کو اور کہا یارسول اللہ مین نے بخش دیا اپنا ایک غلام اس بیٹے کو آپنے فرمایا اور دوسرے بیٹون کو بھی کچھ دیا اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا پھیر لے اوسکو عن بشیر بن سعد انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنعمان بن بشیر فقال انی نحلت ابنی ھذا غلاما فان رایت ان تنفذہ انفذتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل بنیک نحلتہ قال لا قال فارددہ ترجمہ بشیر بن سعد رض سے روایت ہے لائے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس نعمان بن بشیر کو اور کہا مین نے بخشدیا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو اگر آپ فرمایئے تو مین اس بخشش کو جاری کردون آپنے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے تو نے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا پھیر لے اوس غلام کو اوس سے۔ عن النعمان بن بشیر ان اباہ نحلہ نحلا فقالت لہ امہ اشھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ما نحلت ابنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشھدک ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اونکے باپنے دیا اونکو کچھ بخشش کے طور پر نعمان بن بشیر کی ماں نے نعمان کے باپ کو کہا اس نے جو عطا کیا ہے تو نے یعنی دیا ہے میرے بیٹے کو اوسپر گواہ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ آئے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے کمزور سمجھا اوسپر گواہ
ہونے کو عَنْ بَشِيرٍ اَنَّهٗ نَحَلَ ابْنَهٗ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَحَلْتَ وَلَدَكَ
نَحَلْتَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ترجمہ بشیر رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے اونہون نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام بخشش مین پھر آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اس ارادے سے کہ گواہ کرین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ
نے فرمایا کیا سب بیٹون کو اسے طرح دیا ہے تو نے اونہون نے کہا
نہین آپنے فرمایا رد کرلے اوس کو یعنے مت دے وہ غلام اوس کو عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نَحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ
ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہین آئے بشیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا نبی اللہ مین نے دیا ہے نعمان کو کچھ بخشش کے طور پر
آپ نے فرمایا اوس کے بھائیون کو بھی کچھ دیا ہے اوس نے کہا
نہین آپنے فرمایا پھیر لے اوس کو عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْهِدْ اِنِّيْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ
كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ترجمہ نعمان
سے روایت ہے لیگئے باپ اونکے اونکو اٹھاکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا
اونکے باپ نے مین بخش دیتا ہون نعمان کو اپنے مال مین سے فلان فلان
چیز اور آپ کو اوس پر گواہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سب بیٹونکو اسی قدر دیا
ہے جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تو نے عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتَى بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نَحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا ترجمہ نعمان سے روایت
ہے لایا باپ اونکا اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرلے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کو اوس دینے ہوئے پر جو نعمان کو دیا تھا آپنے فرمایا کیا تو نے اپنے اور لڑکونکو

اسیقدر دیا ہے اونھون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین نہین گواہ ہوتا اسپر آپ نی نعمان
کے باپ کو کہا تجھکو خوش نہین آتا کہ سب تیرے ساتھ احسان برابر کرین اونہون نے کہا کیون نہین
آپنے فرمایا تو پھر مت کر ایسا کام **عَنْ** نُعْمَانَ اَنَّ اُمَّهٗ اَبْنَتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ
مِنْ مَالِهٖ لِاِبْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَوَهَبَهَا لَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ قَاتَلَتْنِيْ
عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ
سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ
مِثْلَ الَّذِيْ وَهَبْتَ لِاِبْنِكَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا
تُشْهِدْنِيْ اِذًا لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ نعمان رض سے روایت ہے نعمان کی ماں رواحہ کی بیٹی
نے سوال کیا نعمان کے باپ سے کہ کچھہ دیوے اپنے مال مین سے اوس کے بیٹے نعمان کو نعمان
کے باپ نے ملتوی اور ڈھیل مین رکھا برس روز اسکو پھر کچھہ جی مین آیا اوس کے تو دینے
لگا نعمان کو وہ بخشش کی شے، نعمان کی ماں نے کہا مین نہین مانتی جبتک کہ اسپر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نعمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کی ماں یعنی رواحہ کی بیٹی لڑتی ہے مجھ سے اسبات پر اور کچھہ بخشش
کرانا چاہتی ہے مجھہ سے اس لڑکے کے لیے آپنے فرمایا ای بشیر تیری اور لڑکا بھی ہے کیا اس کے
سوا اونہون نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اوس کو بھی ایسی طرح دیا ہے جیسا اس لڑکے
نعمان کو ہبہ کرتا ہے اونہون نے کہا نہین آپنے یہہ سنکر فرمایا تو مجھکو گواہ نہ کر اسپر کیونکہ مین ظلم پر
گواہ نہین ہوتا **عَنِ** النُّعْمَانِ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ اِنْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا
اَرْضٰى حَتّٰى اُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَاَخَذَ اَبِيْ
بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ
وَقَدْ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ
اِبْنٌ غَيْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ
فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ نعمان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے مانگا میری ماں نے میری باپ سے کچھہ بخشش اور ہبہ کے طور پر اوس نے ہبہ کیا

اور دینا چاہا مجھکو اوس وقت میری ن نے کہا مین راضی نہ ہون گی جبتک گواہ نہ ہون اپسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ
کہتے ہین میرا باپ ہاتھ پکڑکر ملایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین اون دنون لڑکا تہا اور اگر کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکے کی ان رواحہ کی بیٹی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگتی ہے اور اوسکی خوشی اس مین
ہی کہ میرے دینے پر آپ گواہ ہو جاوین آپنے فرمایا اسی بشیر کیا تجھکو اور بیٹا نہین اسکی سوا بشیر نے کہا ہان ہی آپنے
فرمایا تو نے اوسکو بھی اسیطرح دیا ہے کہ نہین بشیر رض نے کہا نہین آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی مت لے
کیونکہ مین گواہ نہین ہوتا ظلم کی بات پر **عن** عَامِرٍ قَالَ اِنَّ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَمَرَتْنِيْ اَنْ اَتَصَدَّقَ وَعَلٰى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ وَاَمَرَتْنِيْ اَنْ
اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ
مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ نُعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ **ترجمہ** عامر رض سے روایت ہی بشیر بن سعد رض رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیے اور کہنے لگے یارسول اللہ میری جورہ عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہے کچھ صدقہ
کرا اور میرے بیٹے نعمان کو دے اور کہتی ہی اوسے دیے ہوئے پر گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر آپنے
بشیر سے پوچھا کہ تیری اور بیٹے ہین اس کے سوا یا نہین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا اوس کو مجھکو گواہ مت بنا ظلم پر
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَصَدَّقُ عَلٰى ابْنِيْ بِصَدَقَةٍ فَاَشْهَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہی
آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور محمد جو اوستاد ہین مصنف کے اوسکی روایت مین جاء کا لفظ نہین بلکہ
اتی کا لفظ ہی اور معنی دونون کے ایک ہین اور اوس آدمی نے کہا کر کہا۔ مین نے دیا ہی اپنے بیٹے کو کچھ آپ گواہ رہو
اوسپر آپنے فرمایا تجھکو اور اولاد بھی ہے اس کے سوا اوس نے کہا ہان ہی آپ نے فرمایا اوس کو تو نے اون کو بھی اسی
طرح دیا ہی یا نہین اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا مجھکو گواہ کرتا ہے ظلم پر **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِيْ اَبِيْ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰى شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدَيْهِ
بِكَفِّهِ اَجْمَعَ كُلَّ اِلَّا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی لے گیا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پاس تاکہ گواہ کرے آپ کو اوسپر جو مجھکو دیا تہا آپنے پوچھا اس کے سوا اور کوئی لڑکا ہی تیرا اوس نے کہا ہان ہے
آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ سب لڑکون کو برابر رکھنا چاہیے (ایک کو دینا ایک کو نہ دینا ظلم ہے) **عن**
النُّعْمَانِ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيْهَا
فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی اور وہ خطبہ

پڑھ رہے تھے بیان کی انہوں نے یہ حدیث کہ لیکیا تھا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ
کرے آپ کو اپنے دیے ہوئے پر اور وہ بخشش مجھ پر کی تھی جس پر آپ کی گواہی چاہتا تھا آپ نے فرمایا اوس کو تیری اور بیٹے
بھی ہیں اس کے سوا کہ نہیں اوس نے کہا ہاں ہیں آپ نے فرمایا پھر کہ جو کچھ کہ کری تو

عن جابر بن
الفضل بن الهلب عن ابيه قال سمعت النعمان بن بشير يخطب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعدلوا بين ابنائكم اعدلوا بين ابنائكم ترجمہ جابر بن مفضل اپنے باپ سے روایت
کرتی ہیں سنا میں نعمان بن بشیر سے رض خطبہ میں وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری اور
عدل کو کام میں لاؤ تم اسی لوگو اپنی اولاد کے معاملے میں دو بار کہا اسی طرح

کتاب الهبة
کے ہبہ کا بیان

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ اتاه وفد هوازن فقالوا يا محمد انا اصل وعشيرة وقد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك
فامنن علينا من الله عليك فقال اختاروا من اموالكم او نسائكم فقالوا خيرتنا بين احسابنا
واموالنا بل نختار نساءنا وابناءنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ما كان لي ولبني عبد المطلب
فهو لكم فاذا صليت الظهر فقوموا فقولوا انا نستشفع برسول الله على المؤمنين والمسلمين
في نسائنا وابنائنا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لكم فقال المهاجرون وما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وقالت الانصار ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الاقرع
بن حابس اما انا وبنو تميم فلا وقال عيينة بن حصين اما انا وبنو فزارة فلا وقال
العباس بن مرداس اما انا وبنو سليم فلا فقامت بنو سليم فقالوا وكذبت ما كان
لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس
ردوا عليهم نساءهم وابناءهم فمن تمسك من هذا الفيء بشيء فله ست فرائض من
اول شيء يفيئه الله عليه وركب راحلته وركبه الناس افيئوا علينا فيئنا فالجوه
الى شجرة فخطفت رداءه فقال يا ايها الناس ردوا علي ردائي فوالله لو كان لكم
بعدد تهامة نعما قسمته عليكم ثم لم تلفوني بخيلا ولا جبانا ولا كذوبا ثم اتى بعيرا فاخذ
من سنامه وبرة بين اصبعيه ثم يقول ها انه ليس لي من الفيء شيء ولا هذه الا الخمس
والخمس مردود فيكم فقام اليه رجل بكبة من شعر فقال يا رسول الله اخذت هذه
لاصلح بها بردعة بعير لي فقال اما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال اوبلغت

حسن

هٰذِهِ فَلَا أَرْكَبُ لِي فِيهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا باپ سے اونہون نے دادا سے کہا دادی نے اون کے ہم تھے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آئے تھے اپنی ہوازن کے (نام ہے ایک قبیلے کا) اور کہنے لگے اے محمد ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلے کے ہین اور جو کچھہ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے آپ احسان کرو ہم پر اللہ تعالی احسان کریگا آپ پر آپ نے فرمایا دو چیزون مین سے ایک چیز کو اپنی سی اختیار کر لو یا مال لے لو یا اپنی عورتین چھڑا لو اونہون نے کہا اختیار دیا آپنے ہم کو ہمارا حسب یعنے عورتون مین اور مال مین ہم دونون مین سے اختیار کرتے ہین اپنی عورتون اور بچون کو (یعنی خیر مال نہ ملے تو نہ ملے ہماری عورتین بچے مجھا دین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے (غنیمت کے مال مین سے جو متاع تھا) وہ مین تم کو دی چکا لیکن جب مین ظہر کی نماز پڑہون تو تم سب کہڑے ہو اور یون کہو ہم لوگ مدد چاہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سب مومنون سے یا مسلمانون سے اپنی عورتون اور مالون مین رادی بیان کرتا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہڑے ہوئے وہ اپنی اور کہی اونہون نے وہی بات پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھہ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے یہ بات سنکر مہاجرون نے بہی کہا جو کچھہ ہمارا حصہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پھر انصار نے بہی یہی کہا اقرع بن حابس نے کہا ہم اور بنی تمیم دونون اس بات مین نہ ہین شامل ہوتے اور عیینہ بن حصین نے کہا ہم اور بنو فزارہ دونو نہین اس بات مین اقرار کرتے اور عباس بن مرداس نے یون ہی کہا اور سب نے مل کیا اپنی ساتھ بنی سلیم کے قبیلے کو جب اوس نے جدائی کی بات کہی بنی سلیم نے اوس کی بات پر انکار کیا اور کہا کہ جھوٹھ بولا تو ہمارا جو کچھہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو پہیرو اونکی عورتون اور بچون کو اور جو کوئی نہ دینا چاہے غنیمت تو اوس کے لیے مین وعدہ کرتا ہون کہ اوسکو چھ اونٹ دیے جاوینگے اوس مال مین سے جو پہلے اللہ جل جلالہ عطا فرماوے (یعنی ان عورتون اور بچون مین جو اوسکا حصہ تھا اوس کے بدلے) یہہ فرماکر آپ سوار ہو گئے اونٹ پر لیکن لوگ آپکے پیچھے لگے اور کہنے لگے وہ واہ ہمارا غنیمت کا مال ہم کو بانٹ دیجیے اور آپ کو گھیر کر ایک درخت کی طرف لے گئے وہان چادر آپ کی درخت سے اٹک کر جدا ہو گئے آپنے فرمایا اے لوگو میری چادر مجھے دیدو قسم خدا کی اگر تہامہ کے درختون کے برابر بہی جانور ہون تو بانٹ دون اون کو تمہارے اوپر پہر بھی تم مجھ کو بخیل جبان نہ بزدل اور نہ خلاف گو پھر آئے آپ اونٹ کے نزدیک اور لے لیے اوس کی پیٹھہ پر کے بال اپنی چٹکی مین پھر فرمانے لگے سنو تم نہین لینا مین اس فئے مین سے کچھہ اور نہ یہہ مگر خمس یعنے پانچوان حصہ

اور وہ جنس ہی پھر کر تمہارے ہی خرچ مین آتا ہے یہہ بات سنکر ایک آدمی آپکے نزدیک آکھڑا ہوا اور اس کے پاس ایک گچھا تہا بانوٹکا اور کہا اوس نے یارسول اللہ مین نے لی ہی یہہ چیز اس لیی کہ درست کرون اس سے کملے اپنے اونٹ کی آپنے فرمایا اوسکو جو چیز کہ میری لیی اور عبد المطلب کی اولاد کے لیے ہے بس وہ تیرا ہے اور شخص نے کہا جب یہہ معاملہ اس حد کو پہونچا اب مجھے حاجت نہین اس کی اور پہینک دیا وہ بالون کا گچھا۔ راوی بیان کرتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے داخل کر سوئی اور تاگا بہی اگر کسی نے لیا ہو دے اسلیے کہ مال مین خیانت کی چوری شرم اور ننگ اور عیب ہوگا چوری کرنے والے کے لیے دن قیامت کے **ف** ہبہ مشاع اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز مشترک ہو کئی آدمیون مین اور کوئی آدمی تقسیم ہونے سے پہلے اپنا حصہ کسی کو بخش دے تو یہان آپنے اپنا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہوازن کے لوگون کو بخشدیا یہی ہبہ مشاع ہی **رجوع** **الوالد فیما یعطی ولدہ** باپ اپنے بیٹے کو دیکر پھر پہیر لیوے تو کیسا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ھبتہ الا الوالد من ولدہ والعائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص کسیکو کوئی چیز دیکر پہیر لیوے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دیکر پہیر لیوے تو مضائقہ نہین کیونکہ دیے ہوئے چیز پھر لینے والا قے کرکے چاٹ لینے والے کی مانند ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز کسی آدمی کو جو بخش دیوے کسی کو کوئی چیز پھر کہ پھر لے لیوے اوس سے وہ دی ہوئی چیز کو مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دیکر پہیر لیوے اوس سے تو جائز ہے اوس کے لیے یہہ بات اور فرمایا آپنے دیکر پہیر لینے والے کی مثال ایسی ہی جیسے کہ کتا کہاتا چلا جاتا ہے جب اوسکا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے پھر اسکو کہا لیتا ہے وہ اپنی قے کو **عن** طاؤس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحد ان یھب ھبۃ ثم یرجع فیہا الا من ولدہ قال طاؤس کنت اسمع واناصغیر عائد فی قیئہ فلم تر اللہ ضرب لہ مثلا قال فمن مثل ذلک فمثلہ کمثل الکلب یاکل ثم یعود فی قیئہ **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز ہی کسی کو یہہ بات کہ بخشش کرے اور پہیر لیوے اوس کو سوائی باپ کے کہ وہ اپنے بیٹے سے پہیر سکتا ہے اور طاؤس بیان کرتے ہین مین نے سنا تہا اور مین اون دنون چہوٹا تہا اور لفظ جو مین نے سنا تہا عائد فی قیئہ تہا نہین معلوم آپ نے یہہ مثل بیان فرمائی تہی اوس شخص کے لیے یا نہین اور وہ یہہ

پھر جو کوئی کرے یہ کام پس مثل اوس کے مثال کتے کی ہے کہا تا ہی پھیر قے کر دیتا ہے پھر کھا لیتا ہے اوس قے کو

ذکر الاختلاف فی خبر عبید اللہ بن عباس عبد اللہ بن عباس کی روایت

جو اس بیان مین ہے اوس کے اختلاف کا بیان ہی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یرجع فی قیئہ فیاکلہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کیونکہ کتا اوگل دیتا ہے اپنے کہا ئے ہوئے کو پھر کھا لیتا ہے اوس کو **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یتصدق بالصدقۃ ثم یرجع فیھا کمثل الکلب قاء ثم عاد فی قیئہ فاکلہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر جو پھیرتا ہے اوس کی مثل ایسی جیسی کتے کی مثل ہے قے کرتا ہی اور آپ اپنی قے کو کھا لیتا ہے **عن** عبید اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل الکلب یقی ثم یعود فی قیئہ **ترجمہ** عبید اللہ عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کتے کا کام ہے قے کرنا اور اوس کو کھا لینا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ہی ہوئی چیز کو لوٹا لینے والا قے چاٹنے والے کی مانند ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالعائد فی قیئہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے بری مثال ہمارے لیے نہین دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی قے کو کھا لینے والے کی مانند ہے **ف** یعنی مسلمان کو چاہیے کہ بری شی سے اپنی مشابہت نہ پیدا کرے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا مثل السوء الراجع فی ھبتہ کالکلب فی قیئہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چاہیئے ہمارے لیے بری مشابہت پھیر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کھانے مین یعنی جیسا کتا اوگلی ہوئی چیز کو کھا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھیر لینے والا بھی ہوا

ذکر الاختلاف علی طاؤس فی الراجع فی ھبتہ ذکر اوس اختلاف کا جو راویون نے طاؤس کی روایت مین کیا ہے **عن** ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ھبتہ کالکلب یقی ثم یعود فی قیئہ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

۴ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ

علیہ وسلم کے لوٹنے والا اپنی بخشے ہوئے مال کو کتے کی خصلت کا ہے جیسے کتا قے کرتا ہے اور پھر کھا لیتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِيْ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عمرؓ اور ابن عباس رضہ دونوں سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال کسی کے لیے دیکر پھیر لینا مگر باپ اپنی بیٹی کو کوئی چیز دیکر پھیر لیوے تو مضائقہ نہین بلکہ درست ہی اوس کے لیے اور مثل اوس شخص کی جو دیکر پھیر لیتا ہے کتی کی سی ہے کتے کی خصلت ہی کہا جاتا ہے جب پیٹ بھر جاتا ہی تو اولٹ دیتا ہے اوس کہا ہی موہی کو اور پھر کھا لیتا ہے اوس قے کو

عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِيْ قَيْئِهٖ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى بَلَغَنَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ ترجمہ طاؤس رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہین کسی کے لیے یہ بات کہ بخشش دی کسی کو کوئی چیز اور پھیر لیوے اوس کو مگر باپ کو جائز ہے کہ پھیر لیوے اپنے بیٹے سے وہ چیز جو دی تھی اوسکو طاؤس بیان کرتے ہین میں سنتا تھا لڑکون کو یہ بات یا عائد فی قیئہ یعنے اے قی چاٹنے والے لیکن مجھکو معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مین بیان فرمایا تھا اس مثل کو آخر مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے دیکر پھیر لینے والے کے لیے ایک مثال ہے جسکے معنے یہ تھے یعنے وہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہی کہا جاتا ہی اپنی قے کو

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ایک ضرب المثل ہوگیا تھا یہانتک کہ لڑکے کسی کو برا کہتے وقت یون کہکر پکارتے تھے طاؤس کو اس کہی کی حقیقت معلوم نہ تھی آخر معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا لفظ ہی یعنی حریص اور لالچی کی اور کتے کی ایک خصلت ہی اپنی چیز ملے تب بھی صبر نہین اور نہ ملے تب ہی صبر نہین پہلے کڑ اجی کر کے بخش دیتا ہے پھر پچھتاتا ہے اور حرص دامنگیر ہوتی ہے پھر کرنا چاہتا ہے اللہ تعالی مسلمانون کو ایسی خسیس خصلتون سے بچاوے

عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ فَيَقِيْءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہی اوس نے یہ حدیث طاؤس سے سنی اور طاؤس کہتے ہین مین نے خبر پائی ایسی آدمی سے جسکو نصیب ہوئی تھی صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ خبر اور حدیث یہہ ہے فرمایا نبی صلی اللہ

موہن بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحد ان یعطی عطیۃ فیرجع فیہا الا الوالد فیما یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی العطیۃ فیرجع فیہا کمثل الکلب یاکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فرجع فی قیئہ ترجمہ اور پر گذر چکا ہے

علیہ وسلم نے مثلی اوس کی جو دیکر پھر لوٹا لیوے اپنی بخشی ہوئی چیز کو ایسی ہی جیسے مثل کتے کی کہ کہاتا ہے اور قے کرتا ہے اوپھر اوسی قے کو دوبارہ کہا لیتا ہے **كِتَابُ الرُّقْبٰى** کتاب رقبے کے بیان مین

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرُّقْبٰى جَائِزَةٌ **ترجمہ** زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے جائز ہے **ف** رقبی یعنے زمین یا گھر دیدیوے کوئی آدمی کسی کو اس شرط پر اور یہہ کہکر کہ اگر پہلے مین مرجاؤن تو یہہ میرا مکان شلا تو لے لینا اور اگر تو مرگیا تو پھیر مین مکان اپنا واپس لے لونگا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِي اُرْقِبَهَا **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کا مالک اوسی کو کیا جسکو دی تھی وہ چیز مالک نے **ف** کیونکہ یہہ بہہ تھا اور ہبہ مین جو رجوع کرنا البتہ منع ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا رُقْبٰى فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا اونہون نے رقبے کرنا نہین چاہیے پھر جس کسی نے رقبے کیا اوس کا راستہ میراث کا ہے **ف** یعنے رقبی لینے والے کے وارثون کو میراث مین دیا جائیگا **ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ** اس حدیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف بیان کیا گیا ہے اوسکا ذکر ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهُ **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مالونکا رقبے نہ کیا کرو پھر جو کوئی رقبے کرے کسی شے کا تو وہ شے جسکے لیے رقبے کیا گیا اوسے کے ہوگئے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے اور ہوجاتا ہے اوسکے لیے جسکو دیا جاتا ہے اور رقبے ہوجاتا ہے اوسکا جسکیواسطے رقبے کیا گیا لوٹا لینے والا دی ہوئی چیز کو ایسا ہے جیسے قے کرکر کہا لینے والا **ف** عمرے اسکو کہتے ہین کسیکو گھر وغیرہ کچھہ دینا یہہ کہکر کہ تمام عمر کے لیے دیا تجھکو یہہ گھر یا زمین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ **ترجمہ** ابن عباس رضہ کا قول ہے کہ عمرے اور رقبے دونو برابر ہین **ف** اور بعض لوگون کے نزدیک عمرے مین اور رقبے مین فرق ہے اور وہ فرق یہہ ہے عمرے کردینا کسی گھر یا زمین کا مالک کردینا ہے اور رقبے کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دیدینا وہ مانگ کر لیجانے والا اوس سے اپنا کام کرلیتا ہے اور وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے ابن عباس رضہ کے نزدیک دونون برابر ہین فرق کچھہ نہین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ **ترجمہ** ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہون نے کہا رقبے درست نہین ہے نہ رقبے نہ کسیکو گھر یا زمین دینا اس شرط سے کہ اگر دینے والا پہلے مرجاوے

تو وہ اس دوسری کے ملک ہو جاویگا اور جو لینے والا پہلے مر جاوے تو دینے والا اوسکو پھر لیگا رقبے اس کو اسلیے کہتے ہین کہ اس مین ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے) اسی طرح جائز نہین عمری بھی ف عمرے اس کو کہتے ہین کوئی شخص دوسرے سے کہے مین نے تجھکو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا ف پھر فرمایا جو کوئی کسی شی کو عمرے کے طور پر دیوے پس وہ اوس کی ہو جسکو عمری دیا گیا اور جس شخص نے رقبے مین دی کوئی شے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئی ف اس حدیث سے مراد یہ ہے رقبے اور عمرے کرنا مخالف مصلحت کے ہے لیکن جب کر دیا پھر واپس لینا جائز نہین کہنے کے بعد اوس کا پھر گیا جسکو دیدیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تُصْلِحُ الْعُمْرٰى وَلَا الرُّقْبٰى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرْقَبَهُ فَإِنَّهُ لِمَنْ أُعْمِرَهُ وَأُرْقِبَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ أَرْسَلَهُ حَنْظَلَةُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے مصلحت کی بات نہین عمرے کرنا اور رقبے کرنا پھر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے مین وہ چیز اوسی کی ہو گئی حیات مین اور موت مین حنظلہ نے اسکو مرسل کیا ہے ف آخر سند مین سے حدیث کے بعد حنظلہ کے اگر کوئی راوی گم ہو جاوے اوس حدیث کو مرسل کہتے ہین عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُمْرَى وَلَا رُقْبَى فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا أَوْ أَعْمَرَ فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے کہ طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین رقبے کرنا پھر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اوسکا راستہ ہے میراث کا ف یعنے دینے والے اوس مین کچھ حق نہین بلکہ لینے والے کے وارثون کو دیا جاوے گا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے یعنے زمین یا گھر لینے والے کے وارثون کی میراث ہو جاتا ہے عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ ترجمہ زید رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثون کی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ ترجمہ اوپر گزرا

کتاب

بَابُ الْعُمْرٰى باب عمری کرنیکے بیان مین عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے حق وارث کا ہے عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ للوارث ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمری وارث کی ملک ہے عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضی بالعمریٰ للوارث ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا وارث کے لیے عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیئا فھو لہ حیاتہ ومماتہ ولا ترقبوا فمن ارقب شیئا فھو لسبیلہ ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کیا کسی شے کو عمرے تو وہ شے اوسی کی ہوگئی جیتے اور مرے پر اوس کے اور فرمایا رقبے مت کیا کرو اور جس کسی نے رقبے کیا کسی چیز مین تو وہ اپنے راستے مین جاوے گی یعنے رقبے کا جو حکم ہے اوسکے موافق عمل ہوگا وہ جسکو رقبے دیا ہے اوسی کی ہو جاوے گی اور شرط پر عمل نہ ہوگا عن عبد اللہ بن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمریٰ جائزۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف یعنے اگر کسی نے عمرے کیا تو جائز ہو جاوے گا اور دی ہوئی چیز دوسرے کے ملک مین چلی جائے گی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العمریٰ جائزۃ ترجمہ اوپر گزرا عن جابر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ والرقبیٰ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت رکھا عمرے اور رقبے کو ف یعنے بخشش کرنے کے بعد دینے والے نے پھیر لینے کا حکم نہ کیا بلکہ اوس بخشش کو قائم رکھا

ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر جابر فی العمریٰ

جابر رضہ نے جو خبر اور حدیث کہ عمرے کے باب مین کرکی ہے اور ناقلین نے اس خبر کے جو اوس مین اختلاف کیا ہے اوس کا بیان کیا جاتا ہے عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبھم فقال العمریٰ جائزۃ ترجمہ عطاء نے جابر رضہ سے روایت کی ہے کہ خطبے کے وقت فرمایا لوگون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرے جائز ہے یعنے نافذ ہو جاتا ہے کرنے کے بعد عن عطاء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العمریٰ قال الرقبیٰ قلت وما الرقبیٰ قال یقول الرجل للرجل ھی لک حیاتک فان فعلتم فھی جائزۃ ترجمہ عطاء سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے اور رقبے کرنے سے راوی کہتا ہے اپنے استاد یعنے جابر رضہ سے پوچھا رقبے کیا چیز اور کیا بات ہے اونہون نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے شخص کو کہے یہ چیز

تیری زندگی تک تیرا یا اسکے وارثون کا ہے اور تو ہی مالک ہے اسکا اسطرح دینیکو منع فرمایا پھر اگر کسی نے کسی کو اسطرح کہکر دیدیا تو وہ چیز اوسکی ہو جاتی ہے جسکو اسطرح کہا **عَنْ** عطاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ **ترجمہ** اوپر ہو چکا ہے **عَنْ** عطاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطٰى شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے دی کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک برت لینے کو وہ چیز اوسی کی ہوگی زندگی مین اور مرنے کے بعد بھی **ف** یعنے مرنے کے بعد لینے والے کے وارثون کی ہو جاوے گے وہ شئے لوٹا کر دینے والے کو نہ پہونچائی جائے گے **عَنْ** عطاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ اَوْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ **ترجمہ** عطاء نے جابر رضہ سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبے مت کیا کرو اور عمرے کرنا اچھا نہین پھر جس کو رقبے دیا جاوے گا یا عمرے کسی چیز مین تو وہ چیز اوس کے وارثون کی ہو جاوے گی **ف** یعنی پہلے اوس چیز کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جسکو دیجاتی ہے اور اوس کے مرنے کے بعد اوس چیز کے مالک اوس کے وارث ہین الغرض دو عمرے یا رقبے مین دی ہوئی چیز لپٹ نہین سکتی سدا کو لینے والے کی ملک ہو جاتی ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا اَوْ اَرْقَبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عمرے کرنا چاہیے اور نہ رقبے کرنا اچھا ہے پھر جس کسی نے عمرے یا رقبے کیا تو پھر وہ شئے اوس کی ہو گئی جیتے کو مرے وہ آدمی جس کو دی ہے وہ چیز یا جیتا رہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا اَوْ اَرْقَبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عمرے ہے اور نہ رقبے پھر جس نے کیا عمرے کسی چیز مین یا رقبے پھر وہ اوسی کا ہو گیا جیتے اور موئے جسکے لیے کیا گیا وہ عمرے اور رقبے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ اَرْقَبَ رُقْبٰى فَهُوَ لَهُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کرنے سے اور فرمایا جو کوئی قبے مین دے کسی کو کوئی چیز وہ چیز اوسی کی ہو جاتی ہے جسکو دی **عَنْ** جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ **ترجمہ** کئی بار اوپر گزر چکا ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَاِنَّهُ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَاِنَّهُ لِمَنْ اَعْمَرَ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ای انصاری لوگو رکھو اپنے مال کو اپنے پاس عمرے نہ کرو اپنے مال مین پھر جو عمرے کریگا کسی چیز مین وہ چیز دوسرے کی ہوجاویگی زندگی مین اور مرنے کے بعد عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُعْمِرُوْھَا فَمَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا حَیَوٰتَہٗ فَھُوَ لَہٗ حَیٰوتَہٗ وَبَعْدَ مَمَاتِہٖ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو سنبھال رکھو اپنے مالون کو اور مت عمرے کیا کرو اون مالون مین پھر جو کوئی عمرے کریگا کسی چیز مین دوسرے کے لیے اوسکی زندگی بھر کیواسطے وہ چیز اوسی کی ہوجائیگی جبتک جیتا رہے وہ اور مرنے کے بعد بھی وہ چیز اوس کی ہے ف اس کے زمانے سے یہ غرض ہے کہ لوگ آگاہ ہوجاوین کہ عمرے ایک ہبہ اور بخشش ہے جو صحیح اور کامل طور پر زمانے ماضی مین ہوچکی اور جسکو بخشش کی وہ اوس چیز کا مالک بھی پوری طور پر ہوگیا ہے بخشش کرنے والے کو وہ چیز پھر نہین اسکتی جب یہ بات لوگون کو معلوم کرادے اب اس کے بعد جسکا جی چاہے وہ عمرے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اسواسطے جتادے کہ لوگ اسکو عاریت نہ سمجھین عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّقْبٰی لِمَنْ اُرْقِبَھَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے اوسکی ہے جس کے لیے رقبے کیا گیا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَۃٌ لِاَھْلِھَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے ہوجاتا ہے اوس کے لوگون کا جسکو دیا گیا اور رقبے کے مالک بھی اوسی کے لوگ ہوتے ہین ف یعنی دینے والا اور اوس کے وارث اوس شخص سے نہین لے سکتے جیتے جی تو اوس کے قبضے مین رہی گی وہ چیز جسکو بخشش دی تھی اور اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارث لیوین گے پھر دینے والا کیونکر لے سکتا ہے اوسکو اور یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے عمرے تین قسم ہوتا ہے ۔ ایک تو یہ ہے کہ دینے والا کہے مین نے یہ چیز تجھکو دی تیری زندگی تک اور تیرے مرنے کے بعد تیرے وارثون کو دی اسمین کسی کا بھی خلاف نہین سب کے نزدیک وہ شخص اور اوس کے وارث مالک ہوجاتے ہین اس چیز کے اگر اوسکا کوئی وارث نہ ہوگا تو وہ مال بیت المال مین داخل ہوجاویگا اور اگر دینے والے نے یہ کہکر دیا کہ تیری زندگی تک دیتا ہون یہ گھر تجھکو اکثر علماء کے نزدیک اسکا حکم بھی اول کی مانند ہے اور بعضون کے نزدیک اول کی مانند نہین بلکہ دینے والا پھر اس گھر کو واپس لے سکتا ہے لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہین اور تیسری قسم یہ ہے کہ دینے والا کہے دوسرے شخص کو یعنے جسکو دیتا ہے اور بخشش کرتا ہے اوسکو یون کہکر دیوے کہ تیری زندگی بھر کے واسطے یہ گھر مین نے تجھکو دیا اور تیرے مرنے کے بعد یہ گھر میرا ہوجاوے گا اور اگر مین مرگیا تو میرے وارثونکا ہوجائے گا صحیح قول یہ ہے کہ یہ بھی اول کے مانند ہے دینے والے

کیطرف نہین پہر سکتا وہ گھر بلکہ لینے والے کا ہوگیا یا اوس کے وارثون کا ہوجاوے گا اوس کے مرنے کے بعد اور دینے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی وہ فاسد ہی قابل اعتبار کے نہین **ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ** ذکر اوس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا گیا ہے اس خبر مین **عَنِ الزُّهْرِيِّ** رہے **عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ عَقَبَهُ ترجمہ زہری نے عروہ سے اور عروہ نے جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی کے لیے وہ چیز اوسکی ہوگئی اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کی ہے جو اوس کے پیچھے رہ گئے ہین **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس کے لیے ہے جسکے لیے عمرے کیا گیا اور اوس کے پچھلون کے لیے وارث اوس عمرے کا وہ ہے جو وارث ہوگا اوس کے مال کا اوس کے پیچھے **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس کے لیے ہے جس کے لیے عمرے کیا گیا ہے اور عمرے مین جو چیز اوس کو ملی ہے اوس کے پیچھے اور اوس کے بعد اوس کی ہے جو وارث پیچھے رہجائیگا اوس کے اور جو کوئی اوس کے مال کا وارث ہوگا وہی اوس عمرے کا بھی وارث ہے **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةٌ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کسی آدمی کو عمرے مین دے کوئی چیز اوسکو اور اوسکے پیچھے رہ جانے والے کو تو وہ بخشش مین آئی ہوئی چیز اوس کے لیے ملک ہے جسکو دی مالک نے اور پھر اوس کی ہے جو کوئی وارث ہوگا اس بخشش لینے والے کا **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ مِنْ قَوْلِهِ حَقَّهُ وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے مین دی اپنی چیز دوسری آدمی کو اور اوس کے وارثون کو اوس نے اپنے بات سے اپنی حق کو مٹا یا اوس کے کہنے سے وہ چیز اوس کی ہوگئی اور اوس کے پچھلون کی **عَنْ جَابِرٍ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عمرے کرے کسی کے لیے اور اوس کے پیچھے رہنے والون کے لیے یعنے اوس کے وارثون کے لیے البتہ اوس چیز دی ہوئی کا مالک

ہوجاتا ہے وہ لینیوالا شخص نہین لوٹ سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اوس نے ایسی بخشش کی ہے
کہ اوس مین میراث ہوگئی ہے لینے والے کے وارثون کے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی انہ من اعمر رجلا عمرتہ لہ ولعقبہ فانہا للذی اعمرہا بتا من صاحبہا الذی
اعطاہا ما وقع من مواریث اللہ ورسولہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے دیا کسی کو کچھ عمر بھر کے طور پر اور مالک کر دیا اوسکو اور پچھلے وارثون کو اوس عمر بھر
کا تو مالک ہوگیا وہ آدمی اوس چیز کا اب اوس کے وارث بموجب اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصون کے اوس
عمر بھر کو لینگے اور رہنے والے کو کچھ نہ ملیگا عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی
فی من اعمر عمرا لہ ولعقبہ انہ لا یعود للمعطی منہا شرط ولا استثنیا قال ابو سلمۃ
لانہ اعطاہا عطاء وقعت فیہ المواریث فقطعت المواریث شرطہ ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آدمی کے حق مین جس نے عمر بھر کی اپنی چیز
دوسرے آدمی کو اور اوس آدمی کے وارثون کو بعد پیچھے رہ جاوین اوس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے
آپ نے فرمایا وہ بتلہ ہے یعنے وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو دینے والے کو نہین مل سکتی اور دینے
والے کو جائز نہین کوئی شرط لگانا اوس مین اور نہ استثنا کرنا ابو سلمہ فرماتے ہین وہ عطیہ اس واسطے
نہین پھر سکتا کہ اس دینے والے نے ایسی طرح بخشا اور دیا ہے کہ اوس مین لینے والے کے وارثون کی میراث
ثابت ہوگئی ہے پھر قطع کر دیا وارثون نے اوسکی شرط کو ف یعنے اگرچہ وہ شرط لگاوے کہ پھر یہ چیز مین
لے سکتا ہون مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اوس نے خود کہدیا کہ یہ عمر بھر تیری ہے تیری اور تیری وارثون کے
لیے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر رجلا لہ ولعقبہ قال قد اعطیتکہا
وعقبک ما بقی منکم احد فانہا لمن اعطیہا ولانہا لا ترجع الی صاحبہا من انہ اعطاہا
عطاء وقعت فیہ المواریث ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی
نے عمر بھر کیا کسی کے لیے اور اوس کے وارثون کے لیے اور کہا اوس دینے والے نے دوسرے کو بخشا
مین نے تجھکو وہ گھر یا اور کچھ چیز اور بخشا تیرے پچھلون کے لیے جبتک اون مین سے کوئی باقی رہی تو یہ
وہ گھر اوس کے لیے ہوگیا جسکو دیا اوس دینے والے نے اب وہ نہین پلٹ سکتا ہے دینے والے
کیطرف اسواسطے کہ اوس دینے والے نے ایسطور پر بخشش کی کہ واقع ہوگئین اوس مین میراثین ف
یعنے ترکے مین وارثون کو آگیا اب اوسکا پلٹنا دینے والے کی طرف ممکن نہین عن جابر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالعمریٰ ان یہب الرجل للرجل الہبۃ ولعقبہ ویستثنی ان

حدثت بك حدثت وبعقبك فهو ان وان عقبه فانها لمن اعطيها وبعقبه ترجمہ جابر رض سے روایت ہی حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے باب مین اگر بخشدے کوئی شخص کسیکو کچھ چیز اور مالک کرے اوس چیز کا اوس آدمی کو اور اوس کے پیچھے رہ گیون کو اور استثنا کرے یون کہکر اگر آوے تیرے اوپر کوئی حادثہ یا پچھلون پر تیرے اوسوقت وہ چیز میری ہے اور میرے پیچھے رہ جانے والون کی اس طرح کہکر دینے اور شرط لگا لینے پر ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بخشش مین دی گئی چیز کا مالک ہوگیا وہ دوسرا آدمی جسکو وہ چیز بخشدی اور مالک ہوگئے اوس چیز کے اوس دوسرے آدمی کے جو وارث ہین ف یعنی باوجود استثنا کرنے اور شرط لگانے کے بھی آپنے فرمایا کہ مالک کو وہ چیز پھر پلٹ نہین سکتی عن جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری لمن وهبت له ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس آدمی کا ہوجاتا ہے جسکو بخشش کیا گیا عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری لمن وهبت له ترجمہ اوپر گزرا عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عمری فمن اعمر شیئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا اچھا نہین لیکن جس کسی نے عمرے مین دے دی کوئی چیز پس وہ چیز اوسی کی ہوگئی جسکو دی ہی عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر شیئا فهو له ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی چیز مین وہ چیز اوسی کی ہوگئی جسکو دی مالک نے عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن شریح قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة ترجمہ اوپر گزرا عن قتادة کان الحسن یقول العمری جائزة ترجمہ قتادہ سے روایت ہی کہ حسن کہتے تھے کہ عمرے جائز ہی یعنی جس کے لیے عمرے کیا جاتا ہے وہ چیز اوسی کی ہو جاتی ہے عن قتادة فقال الزهری انما العمری اذا اعمر وعقبه من بعده فاذا کم یجعل عقبه من بعده کان للاول ان یجعل شرطه ترجمہ قتادہ سے روایت ہی کہا زہری نے عمرے جب دیا جاوے کسی کو اوسکی زندگی بھر اور بعد اوس کے اوس کے وارثون کو تو پھر وہ دینے والے کیطرف نہ پلٹیگا اور جو اوسکی وارثون کے لیے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنے دینے والے کو مل سکتا ہی عن قتادة سئل عطاء بن ابی رباح فقال حدثنی جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزة قال قتادة فقال الزهری وکان الخلفاء لا یقضون بها قال

عطاء فقضی بہا عبد الملک بن مروان ترجمہ قتادہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے عطا ابن ابی رباح سے
اونہون نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے حدیث سنائی مجھکو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرے جائز ہے ف یعنے جیسا عمرے دینے والا شرط کرے اوسی کے موافق عمل ہوگا ت قتادہ زہری
سے سنکر بیان کرتے ہین کہ خلفا نے اس کے موافق حکم نہین کیا یعنے ابوبکر اور عمر نے عمرے کے جائز کا
حکم نہین دیا۔ مگر عطا کہتے ہین کہ عبد الملک بن مروان نے اسکے موافق حکم دیا ف عبد الملک بن مروان
بنی امیہ مین سے ایک خلیفہ تہا اوس نے عمرے کے جائز ہونے کا فتوے دیا مگر خلفاے راشدین نے
عمرے کو ناجائز کہا اور وہی صحیح ہے **عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا**
اپنے خاوند کے بے پوچھے کسی کو کچھہ دیوے اوسکا بیان ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ**
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ هِبَةٌ فِي مَالِهَا
إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ روایت بیان کرتے ہین فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز عورت کو ہبہ اور بخشش کرنا اپنے مال مین سے اوس وقت
کہ جسوقت مالک ہوگیا مرد اوسکی عصمت کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ
إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے جب فتح کیا مکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہڑے ہوے آپ خطبہ پڑہنے کو اور بیان کیا آپنے خطبے مین نہین جائز کسی عورت کو کہ بخشے
کسی کو کچھہ بے حکم اپنے خاوند کے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ**
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ
كَانَتْ هَدِيَّةً إِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَإِنْ
كَانَتْ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ
وَهُمْ مَعَهُمْ يُنَاشِدُهُمْ وَيَتْلُونَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ ترجمہ عبد الرحمن بن علقمہ
سے روایت ہے آئے ایلچی ثقیف کے نام ایک قبیلے کا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اونکے
ساتہہ کچھہ تحفہ بھی تہا آپنے فرمایا اون سے یہ تحفہ ہے یا صدقہ یعنے خیرات ہے اگر یہہ تحفہ ہے تو اس
مین خوشنودی ہے اللہ کے رسول کی اور حاجت روائی کی چیز ہے اور اگر صدقہ یعنے خیرات ہے
تو اوس مین خوشنودی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی اون ایلچیون نے یہ سنکر عرض کیا نہین
یہہ صدقہ نہین بلکہ ہدیا و تحفہ ہے آپ نے اوسوقت اوسکو قبول فرمایا اور بیٹہے آپ اون کے پاس یہان تین

کرنے لگے اون سے اور وہ لوگ سوال کرنے لگے آپ سے یہانتک کہ پڑھی ظہر اور عصر کی نماز ملاکر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدیے اور صدقے مین یہ فرق ہے جو کچھ آپنے فرمایا یعنی ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی کارروائی کے لیے ہوتا ہے اور صدقہ اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے دیا جاتا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا ہون کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول نکرون مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا ف کیونکہ یہ لوگ عالی ہمت ہوتے ہین ایک گنوار نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اسکو چھ اونٹ دیے جب بھی وہ ناخوش رہا تب آپنے یہ حدیث فرمائی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِیْلَ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ ۔ **اَخِرُ کِتَابِ الرُّقْبٰی وَالْعُمْرٰی**

ترجمہ انس رض سے روایت ہے دیگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روز گوشت آپنے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت لوگون نے یعنے گھر والون نے عرض کیا کہ بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تہا یہ سنکر آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کیواسطے تہا ہمارے لیے ہدیہ ہے ۔ تمام ہوئی کتاب حبس رقبی اور عمرے کے بیان مین تہی ۔

کِتَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ کتاب قسمون اور نذرون کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ یُحْلَفُ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کہکر قسم کہایا کرتے تہے یعنے قسم ہے مجہکو اوس کی جو دلون کا پہیرنے والا ہے **لَا یُحْلَفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ** مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَتْ یَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْلَفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ ترجمہ سالم اپنی باپ سے روایت کرتے ہین تہی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے کلمے کے ساتہ یعنی یہ نہین قسم ہے دلون کے پہیرنے والے کی ف دلون کا پہیرنے والا اللہ ہے **لَا یُحْلَفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰی** اللہ تعالی کی عزت کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ

ان لا یدخلها احد قال اذهب فانظر الی النار والی ما اعددت لاهلها فیها فنظر
الیها فاذا هی یرکب بعضها بعضا فرجع فقال وعزتک لا یدخلها احد فامر بها فاذا
هی قد حفت بالشهوات فرجع وقال وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی منها احد الا
دخلها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ تعالی نے
جنت کو اور آگ کو بھیجا جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کیطرف اور فرمایا کہ دیکھ اوسکو اور دیکھ کیا تیار کیا
ہے میںنے جنت والون کے لیے اوس مین جبرئیل علیہ السلام نے آکر دیکھا اوسکو پھر جاکر جناب باری مین
عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی وہ ایسی چیز ہے جو کوئی سنے گا اوسکا حال داخل ہوے بغیر نہ رہیگا
یعنی ہر کوئی اوسی مین داخل ہوگا پھر حکم ہوا اوس کیواسطے وہ ڈانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتون سے
پھر حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو اب پھر جاکر دیکھ جنت کو اور اوس چیز کو جو جنت مین تیار کی گئی ہے جنتیون
کے لیے اوس مین پھر جاکر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے بہشت کو تو ڈھانپی ہوئے پایا اوسکو مکروہ اور ناپسند
چیزون سے ف مکروہ اور ناپسند چیزون سے مراد وہ نیک کام ہین جنکا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور
مشکل ہوتا ہے جنتک نفس کو مارے جنت فساد شوار ہے دنیادارون کو جنتیون کے کام بڑے معلوم ہوتے
ہین اور بہشتی لوگون کی وضع اور معیشت سے یہ لوگ چڑتے ہین خصوصًا اس تیرہوین صدی مین کسقدر مسلمانون
پر فاسقون اور کافرون کا زور ہے خدا پناہ مین رکھے ہزارون علم والے کافرون کی چال پسند کرتی جاتی
ہین اور دوسرون کو بھی اپنے ساتھ پلیٹ لیجاتے ہین ت پھر اگر جناب باری مین عرض کی کہ قسم ہے
تیری عزت کی اب تو اوسکا یہ حال ہے کہ مجھے خوف ہوا اس بات کا شاید کوئی بھی نہ جاوے گا اوس مین اوس
کے بعد حکم ہوا جا دیکھ آگ یعنے دوزخ کو اور اوس تیاری کو جو دوزخیون کے لیے کی گئی ہے وہان آکر دیکھا
جبرئیل علیہ السلام نے چڑھی جاتی ہے ایک پر ایک ف یعنی اوس مین نہایت شدت اور حدت ہے ماری زور اور
حدت کے ایک پر ایک غالب ہوتی جاتی ہے اوسمین جانا مشکل ہے ت جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کے
قسم ہے تیری عزت کی اوس مین کوئی نہ جاوے گا پھر جناب باری کا حکم ہوا تو فورًا ڈانپ دی گئی دل لگی
چیزون سے پھر جاکر جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو دیکھا اور عرض کیا جناب باری مین قسم ہے تیری عزت
کی اب اوسکے حال کو دیکھکر یہ خوف ہوا مجھکو اوس مین جائے بغیر ایک بھی باقی نہ رہے گا ف کیونکہ دوزخ
مین جانے کے کام نفس کو نہایت ہلکے اور لذت دار معلوم ہوتے ہین پھر ہر شخص اون کامون مین پھنس جاتا ہے
مگر وہی شخص جسکو اللہ بچاوے اس حدیث کے یہان لانے سے مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
قسم کہائی اللہ جل جلالہ کے عزت کی تو معلوم ہوا کہ یہ قسم جائز ہے **التشدید فی الحلف بغیر اللہ**

اللہ کے نام کے سوا کسی قسم کھانے پر شدت کرنیکا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ
ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھایا کرے تو اللہ کے
نام کے سوا کسی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپون کے نام پر قسم کھانے کے آپ نے
منع کیا کہ باپون کی قسم مت کھایا کرو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کرتا ہے تم کو اللہ تعالے باپون کی قسم کھانے سے **ف** یعنی قسم کھانے
مین غیر کے نام کی بندگی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی بزرگی کرنا کفر ہے اسی واسطے علما نے کہا ہے
غیر کی قسم کھانا کفر ہے **اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ** باپون کی قسم کھانے کا بیان **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُوْلُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ
أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا ترجمہ سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین وہ حضرت عمر سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بار وابی وابی کہا تھا یعنی
باپ کی قسم مجھکو باپ کی قسم مجھکو آپ نے اون کو فرمایا اللہ منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کھانے سے
حضرت عمر کہتے ہین اللہ کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد مین نے پھر کبھی باپ کی قسم نہین کھائی نہ اپنے
کسی اور سے نقل کر کے **عَنْ** عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ
أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا ترجمہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپون
کی قسم کھانے سے حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی جب سے مین نے یہ سنا تو پھر مین نے قسم نہین کھائی باپون
کی نہ اپنی طرف سے نہ اور کسی کی بات نقل کر کے **عَنْ** عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا
آثِرًا ترجمہ اوپر گزرا **اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّهَاتِ** ماؤن کی قسم کھانے کا بیان **عَنْ**
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ
وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کھایا کرو باپون کی اور ماؤن کی اور شریکون
کی یعنے بتون کی اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور اللہ کی قسم بھی کھاؤ تو سچی کھایا کرو **اَلْحَلْفُ**

ملۃ سوی الاسلام اسلام کے سوا اور کسی ملت اور دین کی قسم کھانے کے بیان مین

عن ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ سوی الاسلام کاذبا فھو کما قال قتیبۃ فی حدیثہ متعمدا و قال یزید کاذبا فھو کما قال ومن قتل نفسہ بشیء عذبہ اللہ بہ فی نار جھنم ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی ملت اور دین کی سوائے دین اسلام کے جھوٹی قسم وہ آدمی ویسا ہی ہوگا جیسے قسم کہائی اوس نے ف مثلاً کسی نے کہا اگر مین یہ کام نہ کرون تو یہودی ہون۔ یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے نعوذ باللہ اور جھوٹھا ہوگیا اپنے قسم مین بیخ جس کام پر اوس نے قسم کہائی تھی وہ کام بھی نہ کیا تو وہ اپنے کہنے کے موافق ہوگیا وہی جو اوس نے کہا تھا اور جسنے مار ڈالی اپنی جان کسی چیز سے عذاب کریگا اللہ تعالے اوسکو اوسی چیز سے جیسے اوس نے اپنے تئین مار ڈالا تھا دوزخ مین ڈالکر ف جیسا کسی نے اپنے تئین ہلاک کیا چھرے سے تو عذاب کیا جاویگا اوسکو قیامت کے دن اوسی چھری سے اسطور پر کہ اوسی جاوے گی اوس کے ہاتھ مین وہ چھرے اور کاٹے گا اپنے تئین ہمیشہ جبتک خدائے تعالے چاہے ت اور بیان کیا قتیبہ نے جو راوی تھا اوس مین مصنف کے اپنے حدیث مین لفظ متعمدا کا یعنے کاذبا کی جگہہ اور معنے متعمدا کے قصد اور جان کر خلاف کیا اپنے قسم کا اور یزید جو دوسرا راوی تھا اوس مین مصنف کے اسی حدیث کی سند مین اوسکی روایت مین کاذبا کا لفظ ہے یعنے اسلام کے سوائی قسم کہائی اور پھر جھوٹا ہوگیا اپنی قسم مین تو وہی ہوجائے گا جو جو اوس نے اپنے کو ٹھہرایا تھا علما نے کہا ہے کہ یہ بطریق تہدید کے ہے کافر نہ ہوگا بلکہ جھوٹ بولنے کا کفارہ دیوے

عن ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف بملۃ سوی الاسلام کاذبا فھو کما قال ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی دین اور ملت کے سوائے اسلام کے اور جھوٹھا ہو اوس قسم مین پھر وہ وہی ہے جو اوس نے اپنے تئین ٹھہرایا

الحلف بالبراءۃ من الاسلام قسم کھانا اسلام سے بیزار ہونے کے

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلم یعد الی الاسلام سالما ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جھوٹھا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا اوس نے اپنے تئین ٹھہرایا اور اگر وہ سچا ہے تو بھی نہ پھریگا اسلام کیطرف سلامت ف یعنے گناہ سے تب بھی خالی نہین کیونکہ

بیزار ہونا اسلام سے اپنے زبان سے قبول کیا **اَلْحَلْفُ بِالْکَعْبَۃِ** کعبے کے قسم کھانے
کا بیان **عَنْ** امرأۃ من جھینۃ انہ مھور یا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تندون
وانکم تشرکون تقولون ماشاء اللہ وشئت وتقولون فی الکعبۃ فامرھم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارادوا ان یحلفوا ان یقولوا ورب الکعبۃ ویقولوا احدا ماشاء
اللہ ثم شئت ترجمہ ایک عورت جہینہ کے قبیلے کی روایت کرتی ہے آیا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہنے لگا تم اللہ کے لیے شریک ٹھہراتے ہو اور تم شرک کرتے ہو اور کہتے ہو تم ماشاء اللہ وشئت یعنی
جاہے اللہ اور چاہو تم اور کہتے ہو تم لوگ والکعبۃ یعنے قسم ہے کعبے کی پھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگون کو جسوقت تم ارادہ کرو قسم کھانے کا تو ورب الکعبۃ کہا کرو یعنے قسم ہے کعبے کے رب کی اور اگر کوئی
کہنا چاہے ماشاء اللہ تو اوس کے بعد ثم شئت کہا کرے۔ شئت نکہا کرے **ف** کوئی شخص ہو اچھی بات
کہے تو قبول کرنا چاہیے اوس یہودی کا کہا سننا آپنے اور لوگون کو حکم کر دیا والکعبۃ کے جگہ ورب الکعبۃ کہا
کریں اسکے معنے یون ہوئے یعنے قسم ہے کعبے کے خدا کی اب وہ لفظ درست ہو گیا اور ماشاء اللہ وشئت کہا
کرتے تھے اسکے معنے وہ بات کہ اللہ چاہے اور تم چاہو اس کلمے مین ذرا سو ادب تھا آپنے اتنا سو ادب
بھی گوارا نہ کیا اور فرمایا کہ ماشاء اللہ ثم شئت کہا کرو وہ بات جو چاہے اللہ تعالے اور اوس کے بعد تیرا چاہنا
بھی ہو **اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِیْتِ** ہر ٹھگون یعنے جو وہی معبودون کے قسم کھانے کے بیان مین
عَنْ عبد الرحمن بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحلفوا بابائکم ولا
بالطواغیت ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت قسمین کہایا کرو
باپون کی اپنے اور جھوٹے معبودون کی **اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ** لات کی قسم کھانے کا بیان **عَنْ**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال باللات فلیقل
لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے لات کی نام تہا ایک بت کا اوسکو چاہیے کہے
لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے اپنے ساتھہ والے کو آؤ جوا کہیلین گے اوسکو چاہیے کہ کچھ صدقہ کرے
اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لات اور عزے کی قسم کھانے کا بیان **عَنْ** مصعب بن سعد
عن ابیہ قال کنا حدثان کفر الناس بعض الامر وانا حدیث عھد بالجاھلیۃ فحلفت باللات والعزی
فقال لی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس ما قلت اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فانا لا نراک الا قد کفرت فاتیتہ فاخبرتہ فقال قل لا الہ الا اللہ وحدہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَعُدْ لَهُ

ترجمہ مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے بیان کیا اون کے باپ نے ہم تین کرہی تھے لوگون مین اور اون دنون مین نیا نیا مسلمان ہوا تھا میرے مُنہ سے نکلگیا باللات والعزّی یعنے قسم ہے لات اور عزّی کی مجھکو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے کہا بری بات کہی تو نے آچل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہین یہہ بات اور کہا اوس نے ہمارے نزدیک تو تو نے کفر کی بات کہی مصعب کے باپ کہتے ہین ہم گئے آپکے پاس اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال آپ نے فرمایا تو لا الٰہ الا اللہ وحدہ تین بار کہہ لے اور اعوذ باللہ پڑہ ف یعنے اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور بہولے کر مُنہہ سے نکلجاوے تو اوس سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن بُرا کلمہ ہے ت اور فرمایا کہ تین بار اعوذ باللہ من الشیطان جب پڑہ چکے تو تین بار بائین طرف تہوک دی اور پھر کبھی ایسے قسم نکہائیو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ تَكَلَّمْتَ بِكُفْرٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اون کے باپ نے بیان کیا کہ مین نے قسم کہائی لات اور عزّی کے میرے ساتھ والے نے سنکر کہا بُری بات کہی تو نے اور فحش کلام ہے پھر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہ حال آپ کے روبرو آپ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علے کل شے قدیر پڑہ کر تہوک اپنے بائین طرف تین بار اور اعوذ باللہ من الشیطان پڑہ اور پھر ایسا نکریو یعنے ایسے قسم نکہانا اور لا الٰہ الا اللہ کے معنے یہہ ہین یعنی نہین کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اور اوسکی جوڑ کا کوئی نہین اوسی کی بادشاہت ہے سب جگہہ اور اوسی کو تعریف اور خوبی ہے ہمیشہ اور وہ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکھتا ہے اِبْرَارُ الْقَسَمِ قسمون کے پورا کرنے کے بیان مین عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا۔ اول تو اون مین سے پیچھے جانا جنازون کے اور بیمار کو پوچھنے کو جانا۔ اور چھینک کا جواب دینا یعنے جب چھینک نے والا الحمد للہ کہے اوسوقت یرحمک اللہ کہنا یعنی رحم کرے اللہ تعالے تیرے پر اور دعوت اگر کوئی دے قبول کرنا اور جسپر ظلم ہوا یا ہو رہا ہے اوسکی مدد کرنا جسطرح سے بن آوے اور

قسمون کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا **مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا**
کسی نے قسم کہائی کسی چیز کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اوسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ آدمی **عَنْ**
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ يَمِينٌ أَحْلِفُ عَلَيْهَا فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُهُ ترجمہ ابو موسے رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قسم روی
زمین پر ایسی نہین ہے اگر مین قسم کہاؤن اوسپر پھر بہتر جانون مین اس کے سوا کو تو وہی کام کرون مین جو
بہتر ہے **ف** یعنے قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کرون تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے **اَلْكَفَّارَةُ**
قَبْلَ الْحِنْثِ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ** قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ
فَحَلَفَ لَا يَحْمِلُنَا قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَاهُ ذَلِكَ فَقَالَ
مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ ابو موسے اشعری سے
روایت ہے آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند آدمی اشعریون سے نہ اکیلا نہین بلکہ اپنی قوم کی جماعت مین مل کر
آیا تہا اور آئے تہے ہم سب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگین آپ نے
ہم لوگون کو فرمایا واللہ مین تم کو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہین
ابو موسے فرماتے ہین ہم بیٹہے رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا اتنی مین آئے کچہ اونٹ پھر حکم ہوا ہمارے
لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم روانہ ہوئے تو لوگ آپس مین تذکرہ کرنے لگے کہ ہمنے سواری مین ہم
کو مبارک نہ ہون گے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس آکر سواری مانگی آپنے قسم کہائی اور فرمایا کہ تم کو سواری
نہ دونگا ابو موسے رض فرماتے ہین ہم آئے آپکے پاس اور تذکرہ کیا آپ سے اوس بات کا جو ہم نے آپس
مین کہی تہی آپنے فرمایا میں تم کو سواری نہین دی بلکہ اللہ تعالے نے دی ہے اور فرمایا میں بات اللہ کی
قسم مین جو قسم کہاتا ہون اور پہر بہتر دیکہتا ہون اوس کے غیر کو اوس سے تو کفارہ دیدیتا ہون اپنی قسم کا اور
کرتا ہون وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اوس قسم سے **ف** پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا مین
کفارہ دیتا ہون اور پہر اوس کام کیطرف آتا ہون جسکو بہتر جانتا ہون **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا

مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے
اونہون اپنے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پھر دیکھے اوس کے غیر میں بہتری
اول کفارہ دیوے اپنی قسم کا پھر رجوع کرے اوسکام کیطرف جو بہتر نظر آیا ہے اوسکو اوس چیز سے جسپر قسم کہائی تھی
ف یعنی اپنے قسم پر نہ اڑا رہے بلکہ قسم کو توڑ ڈالے اور اوسکا کفارہ دے کر وہ کام کرے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ ترجمہ عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے تم مین سے کسی بات پر پھر دیکھے اوس کے خلاف مین
بھلائی کو چاہیے کہ کفارہ دیوے اپنے قسم کا اور نظر کرے اوس کو جو بہتر ہے اوس سے اور آوے اوس کام کی
طرف جو بہتر ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ
عَلَى يَمِينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عبدالرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو جب تو قسم کہاوے کسی چیز پر پہلے کفارہ دے اپنی قسم کا پھر کر اوس
کام کو جو بہتر ہو اوس چیز سے جسپر تو نے قسم کہائی تھی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ
وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ اوپر گزرا **اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ** قسم توڑنے
کے بعد کفارہ دینے کا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ
ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی
چیز پر پھر دیکھے اوس کے غیر مین بھلائی اول کرے اوس کام کو جو بہتر ہے اور پھر کفارہ دیوے اپنے
قسم کا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا ترجمہ اوپر گزرا
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی بات پر پھر دیکھے اوس کے سوا
بہتری تو کرے اوسی کام کو جو بھلا ہے اور چھوڑے اپنی قسم کو عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ مَالِكٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي

ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيْكَ فَيَأْتِيَنِّي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَلَّا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُكَفِّرَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِي ترجمہ ابی زعراء اپنے چچا ابی الاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا اونہون نے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ سے یارسول اللہ میرے چچا کے بیٹے کی بات دیکھی آپنے مین اوس کے پاس اگر کچھہ مانگتا ہون تو نہین دیتا مجھکو اور رشتہ داری کا بھی برتاؤ نہین برتتا ف یعنی جیسا بھائیون کو بھائیون سے سلوک کرنا چاہیے میرے ساتھ نہین کرتا ف اور اوسکو کچھہ کام پڑتا ہے تو میرے پاس آکر مانگتا ہے اس سبب سے مین نے بھی قسم کہائی کہ مین بھی اوسکو کچھہ نہ دونگا اور قرابت کا بھی لحاظ نہ کرونگا آپنے حکم کیا مجھکو کہ تو وہ کام کر جس مین بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قسم اور عہد کرے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو اوس کے غیر مین بھلائی تو جا اوس کام کیطرف جس مین بھلائی ہے اور کفارہ دیدے اپنی قسم کا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ اوپر گزرا **اَلْيَمِينُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ** جس چیز کا آدمی مالک نہین اوس کی قسم کہانے کے بیان مین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نذر اور قسم اوس چیز کی نہین ہوسکتی جسکا آدمی مالک نہین اور گناہ کی بات اور قطع رحمی مین بھی قسم نہین ہوسکتی ف غیر ملک مین نذر کرنا۔ مثلاً کوئی کہے اگر جیتی ہوجاوے میرے بیماری تو فلانے کا جو غلام ہے اوسکو آزاد کرونگا قطع رحم یعنے کسی نے قسم کہائی کہ مین اپنے بھائی یا بہتیجے سے سلوک نہ کرونگا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے اور اوسکا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے **مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى** جو کوئی قسم کہانیکے بعد ان شاء اللہ کہدے تو اوسکا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ مَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ لیوے اگر پورا کرے یا نہ کرے کفارہ نہ ہوگا ف لیکن ان شاء اللہ کہنا اسطرح پر کہ قسم کے ساتھ سمجھا دے اور اگر بہت دیر ہو گئی تو معتبر نہیں **اَلنِّیَّۃُ فِی الْیَمِیْنِ** قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَأَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ ترجمہ عمر بن خطاب رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام ہو اوس میں نیت کا اعتبار ہے اور آدمی کو وہی چیز ملے گی جو اوس نے نیت کی ہوگی جب یہ بات معلوم ہوئی تو جو کوئی ہجرت کرے اللہ اور اوس کے رسول کیطرف تو وہ ہجرت یعنی گھر و تعلق کو چھوڑنا اللہ کیواسطے ہوگا اور جو کوئی ہجرت کرے دنیا کے لیے یعنی اوس خیال سے کہ ہجرت کرونگا تو مال ہاتھ آوے گا یا عورت کے لیے کہ اوس سے نکاح کرونگا تو اوس کی ہجرت انھی چیزوں کیطرف ہوگی یعنی عورت اور دنیا کے ثواب اوسکو کچھ ملنے والا نہیں (ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضرور ہے ایسا ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے **تَحْرِیْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ** حرام کر لینا اپنے اوپر اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حلال کیا ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْکُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَیَشْرَبُ عِنْدَھَا عَسَلًا فَتَوَاصَیْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ اَنَّ اَیَّتَنَا دَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ اَکَلْتَ مَغَافِیْرَ فَدَخَلَ عَلٰی اِحْدٰھُمَا فَقَالَتْ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ کَلَّا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَہٗ فَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اِلٰی اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا لِقَوْلِہٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس اور اون کے گھر ٹھہرا کرتے تھے کچھ دیر ایک روز آپنے اون کے پاس شہد پیا میں نے اور حفصہ نے آپس میں صلاح کی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس آویں تو یوں کہنا چاہیے کہ آپ سے مغافیر یعنی گوند کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے اس صلاح کرنے کے بعد آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں بی بیوں میں سے کسی کے پاس وہی بات کہی اوس بی بی نے آپ کے روبرو آپ نے اونکو جواب دیا میں نے مغافیر تو نہیں کھایا البتہ شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور فرمایا پھر دوبارہ نہ پیئیں گے اوس شہد کو پھر اتری یہ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اِنْ تَتُوْبَا تک یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال

کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھہرا دیا اللہ نے تمکو
کھول ڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہی تمہارا وہی ہے سب جاننا حکمت والا اور جب چھپا کر کہے نبی نے
اپنی کسی عورت سے ایکبات پھر جب اوسنے خبر کردی اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو جتا دی نبی نے اوس
سے کچھ اور ٹال دے کچھ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولی تجھکو کس نے بتایا کہا مجھکو بتایا اوس خبر والے
واقف نے اگر تم دونو توبہ کرتیان تو جھک پڑے ہین دل تمھارے ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف
کردی یا ایک بی بی کے ہان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور بینوکی اوسپر اللہ تعالی نے یہہ فرمایا (
یعنی اے نبی کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر آخر تک آیت کے) اور قسم کا کھولنا کفارہ دیوے)
یعنی یہہ جو اللہ تعالے نے فرمایا تم کو ٹھہرا دیا اللہ نے کھولنا اپنی قسمونکا (تو کھولنا قسم کا یہہ کہ کفارہ دی
اپنی قسم کا۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کہی یہہ مجھپر حرام ہے تو قسم ہوگئی کفارہ دیوے تو اوسکو کام مین لاوے
کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی) یعنے کفارہ مین کہانا یا کپڑا یا لونڈی کوئی سے چیز دیوے تو جائز ہی (یہہ فایدہ شاہ
عبدالقادر کا ہے لیکن اس مین کچھ زیادتی بہے کی گئی ہے اور جہان جہان زیادتی کی ہے وہان بریکٹ
نشان کردیا ہے اور جو فدیہ دینے سے آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہہ ہے ف یعنی کہی ہین
اوس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اوس کے ساتھ کچھ اور بھی کہا پھر
اونہون نے حضرت عائشہ کو خبر کردی کہ دونون باتون مین مطلب تہا دونو کا) یعنے چھپا کر جو بات کہی نبی
نے اپنی کسی عورت سے وہ بھی بات تہی جو فائدے مین بیان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر
دی حضرت عائشہ کے پاس (پھر وحی سے معلوم کر کر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور
دوسری بات ذکر مین نہ لائے) جب اوس نے یعنے حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اس بات کی خبر
عائشہ رض تک پہونچا دی اللہ نے جتا دیا نبی کو کہ حفصہ نے ذکر کر دیا اوس بات کا جس سے اوسکو منع کیا تہا تم
نے اندونون فائدونون سے آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اواسطے اتنی طوالت کی ہے ف راوی بیان کرتا
ہے آیت مین دونون کے توبہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے اون سے مراد عائشہ رض اور حفصہ رض ہین اور آیت میں
یہہ جو فرمایا کہ جب چھپا کر کہے نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات اس چھپی بات سے بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا
کہنا مراد ہے یعنے مین نے اور کچھ نہین پیا سوا شہد کے ف یہان حدیث مین ایک چیز کا ذکر کیا ہے
اور فائدے مین دونون باتین بیان کے گئے ہین یعنی شہد اور حرم کرنا دونون مین سے ایک بات
بیوی سے فرمائی تھی آپنے اِذَا حَلَفْتُ لَا يَا تَدِمُ فَاكُلُ خُبْزًا بِخُلٍ اگر کسی نے
قسم کہائی کہ مین سالن کے ساتھ روٹی نہاؤنگا اور کہائی روٹی سرکے کہانے کو کیا حکم ہے اوسکا عَنْ

جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ فَإِذَا فِلِقٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے داخل ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں آپکے وہان دیکھا تو فلق یعنے روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تہا آپنے فرمایا کہا تو کیونکہ سرکہ اچہا سالن ہے ف سرکے کو سالن فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سالن کے ساتہہ کہانا کہانے کی قسم کہالیوے اور پہر سرکے کے ساتہہ کہاوے اوسکی قسم ٹوٹ جاوے گی **فِي الْحَلِفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ** جو شخص دل سے قسم نہ کہاوے بلکہ زبان سے کہے تو اوسکا کیا کفارہ ہے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم کو لوگ سماسرہ یعنے دلال کہا کرتے تہے ایکبار ہم کہیچ رہے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارا نام اس نام سے بہتر لیکر ای سوداگرو بیچنے میں قسم بہے کہانے کا اتفاق ہوتا ہے اور جہوٹہ بولنے کا (گو دل سے نہ بولو) تو ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کو (یعنی کچہہ بند دیا کرو تو یہہ گناہ مٹ جاویگا) **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم بقیع میں (نام ہے جگہہ کا مدینہ طیبہ میں باقی ترجمہ اوپر گزرا) **فِي اللَّغْوِ وَالْكَذِبِ** بیہودہ اور جہوٹہ بیپار کے وقت اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا السُّوقَ يُحَالِفُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بازار میں تہے آپنے فرمایا ہم کو یہہ بازار ہے اسمیں بیہودی اور جہوٹہ باتیں بہی ہوتی ہیں ملا دو تم اوس میں صدقے کو **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ وَبِتَمْيِيتِنَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں اوساق یعنے وسقوں کہجور و غیرہ کے اور ہم اپنی تئیں سماسرہ کہتے تہے اور لوگ بہی ہم کو سماسرہ (یعنے دلال) کہا کرتے تہے گہر سے روانہ ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک روز اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ جو بہتر نہ تھا اس نام سے جو ہم نے اپنے لیے کہا تھا اور بہتر تھا اوس سے جو لوگ ہم کو کہکر بلاتے تھے اور فرمایا یا معشر التجار کہکر یعنی اے سوداگری کرنیوالے لوگو تمہارے سوداگری اور تجارت مین بیہودہ اور قسمین بھی ہوتے ہین تمہارے لیے ضرور ہے صدقے کا ملا دکھنا اوس تجارت مین ف یعنی جو نفع حاصل ہو اوس مین سے صدقہ دیتے رہنا تاکہ جھوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جاوے **النہی عن النذر** نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان **عَنْ** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے اور فرمایا نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہین ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکلے **عَنْ** عبد اللہ بن عمر قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے اور فرمایا وہ نذر نہیں رد کرتے کسی چیز کو نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال مین سے کچھ خرچ کرایا جاوے ف نذر ماننے سے شاید اس واسطے منع کیا ہے کہ منت ماننے والا خدا سے گویا ایک شرط کرتا ہے اور کہتا ہے اگر خدا تعالے میری بیماری اچھی کر دیگا تو مین اتنا صدقہ کرونگا اس کے نام سے اور اگر ایسا نکرے گا تو نہین اور ایسا عقیدہ بخیل کا بھی ہو سکتا ہے تو گویا نذر بخیل کے حق مین اوس کے مال کے خرچ کرانے کے لیے ہوئے ہے اور سخی صدقہ دینے والے کو نذر ماننے کی کیا حاجت ہے وہ تو بے نذر کے بھی خرچ کرتا ہے نذر ماننا گویا اپنے بخیل کہلانا ہے سخی کے حق مین نذر کرنا مکروہ ہے اور بخیل کے لیے خدا کی طرف سے جرمانے کے طور پر ہے منت ماننے والے کو چاہیے جس چیز کے دینے کا خدا سے اقرار کیا ہے اوس چیز کو اپنی اوپر واجب جانے کام ہو یا نہو تاکہ بخیلی کے صفت سے پاک ہو جاوے اور صدقہ اللہ تعالے کی رضا کے لیے ہو جاوے بعضون نے کہا کہ اس حدیث سے نذر کی ممانعت منظور نہین ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کرین نہ اپنی غرض کے واسطے جیسے بخیل لوگون کی عادت ہوتی ہے **النذر لا یقدم شیئا ولا یؤخر** نذر آگے کی چیز کو پیچھے نہین کرتی اور پیچھے کی چیز کو آگے نہین کرتی **عَنِ** ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو آگے اور پیچھے نہین کر سکتی نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ قَدَّرْنَاهُ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہین لاتی انسان کے

لیے کوئی چیز اور نہیں مالک کرتی آدمی کو کسی شے کا جو اوس کے تقدیر مین نہین لیکن نذر ایک چیز ہے جو خرچ کراتی
ہی مال بخیل کا **اَلنَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ** نذر اس لیے ہے کہ خرچ کرایا جاوے اس سے
مال بخیل کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِیْ
مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مت منت مانا کرو کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے مین کچھ کام نہین دیتی جو ہونے والے ہا
ہی اوسکو نہین روکتی وہ تو اس لیے ہے کہ بخیل سے کچھ خرچ کراوے **اَلنَّذْرُ فِی الطَّاعَةِ** کسی عبادت
کے لیے نذر ماننے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ
اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ فرمانبرداری کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری
کرے اوسکی اور جو کوئی نذر مانے کہ مین نافرمانی کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے اوسکو کہ نافرمانی
نہ کرے اوسکی **ف** اللہ کی فرمانبرداری کرے یعنے پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنے
نافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو توڑ ڈالے اوسکا کفارہ دیدیوے **اَلنَّذْرُ فِی الْمَعْصِيَةِ**
گناہ کے کام مین نذر کرنیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور اطاعت کی
تو چاہیے اوسکو اطاعت کرے خدا تعالے کی اور جو شخص نذر مانے سبات کی کہ گناہ کرے اللہ تعالے کا
اور نافرمانی کرے اوسکی اوسکو یہ بات ضرور ہی کہ باز آوے نافرمانی کے کام سے اور نہ کرے نذر مانے ہوئی کو۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ
وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ ترجمہ اوپر گزرا **اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ** نذر کے پورا کرنے کا بیان
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِیْ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِیْ اَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ
بَعْدَ قَرْنِهِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ فَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ
وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون سے بہتر وہ لوگ ہین جو میرے زمانے مین ہین پھر اوس کے بعد وہ لوگ
ہین جو قریب ہین میرے زمانے کے اور پھر جو قریب ہونگے اوس زمانے کے یعنے تیسری زمانے کے لوگ جو

قریب ہین اوس دوسری زمانے کے ف یعنی بھی زمانے بہتر ہین ایک زمانہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرا زمانہ اوس کے بعد کا اور تیسرا زمانہ اوس دوسرے کے بعد کا ثم راوی بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد نہین رہا دو بار فرمایا آپنے یا تین بار بعد ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ کا کلمہ دو بار فرمایا تھا یا تین بار پھر ذکر کیا اون لوگونکا جو خیانت کیا کرتے ہین اور امانت داری نہین کرتے اور گواہی دیتے ہین اور گواہی کو بلائے نہین جاتے اور نذر کرتے ہین لیکن نذر کو پوری نہین کرتے اور ظاہر ہوگا اون مین سمن یعنے موٹاپا اور خوب کھا کھا کر

ف اس سے معلوم ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اوسکا پورا کرنا واجب ہے **اَلنَّذْرُ فِيمَا لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ** بیان اوس نذر کا جس مین اللہ تعالے کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے **عَنِ** ابن عباس قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا فِي قَرَنٍ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذَرَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نکلے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے نزدیک سے کہ کھینچتا تھا وہ شخص دوسرے آدمی کو رسی مین باندھ کر اوس کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کاٹ ڈالا اوسکو یعنے اوس چیز کو جس سے اوسکو کھینچتا تھا عرض کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوس نے نذر مانی تھی اسی طرح **عَنِ** ابن عباس رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ مِنْ أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّهُ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِإِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ لَهُ أَوْ خَيْطٍ أَوْ شَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبے کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ایسی طرح پر کھینچ رہا تھا اوسکو دوسرا آدمی اونٹ کی نکیل سے باندھ کر تو کاٹ ڈالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے ہاتھ مبارک سے اور حکم کیا اوس کو کہ اوسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ اور ابن جریج کی دوسری روایت مین یون ہے۔ کہ روایت کیا ابن عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اوس شخص کے نزدیک سے اور وہ طواف کر رہا تھا کعبے کا اور ایک آدمی نے باندھ دیے تھے ہاتھ اوس کے دوسرے آدمی کے ساتھ اور جس چیز سے ہاتھ باندھ دیے ہوئے تھے وہ تسمہ تھا یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر کاٹ ڈالی وہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا اوس کھینچنے والے کو کہ اوسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ

اَلنَّذْرُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ نذر کرنا اوس چیز کی جو اپنی ملک اور قبضے مین نہو **عَنْ** عمران بن

حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے چیز مین اور نہین جائز اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت کی سوائے ملت اسلام کے اور جھوٹھا ہووے اپنی قسم مین تو ہو جاوے گا وہ آدمی ویسا ہے جیسا اوس نے اپنے تئین کہا اور جس نے قتل کیا اپنے تئین دنیا مین کسی چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اوسی چیز کے ساتھہ جس چیز سے اوس نے اپنے تئین ہلاک کیا تھا قیامت کے روز اور نہین ہوتی نذر اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی ف سوائے ملت اسلام کے قسم کہایا اسطرح پر کہ اگر مین فلانا کام نہ کرون تو مین نصرانی ہون یا یہودی وغیرہ نعوذ باللہ منہ اور جس چیز کا آدمی مالک نہین اوسکی نذر کرنا جائز نہین جیسے کوئی کہے اگر میری بیٹی اچھی ہو جاوے تو فلانا غلام آزاد کرون گا اور حالانکہ وہ غلام اوسکی ملک مین نہین

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ تَعَالَى جو کوئی نذر کرے کہ مین بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤن گا تو اوس کے لیے کیا حکم ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چلکر جاؤن گی بیت اللہ کو اور حکم کیا مجھکو کہ پوچھ اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر مین نے پوچھا اوس کے لیے یہ مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہو جایا کرے ف یعنی فقط پیدل چلنے کی نذر رکھنا اپنی جان پر تکلیف بے فایدہ اوٹھانا ہے

إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لِتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ اگر قسم کہاوے کوئی عورت ننگے پانون اور ننگے سر چلکر جانے کے کعبے حج کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے انہون نے پوچھا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤن اور ننگے

سر جلکر جانے کی آپنے فرمایا کہ کہا اپنی بہن کو اوڑھنی اپنے اوڑھنی اور سوار ہو کر جاوے اور رکھے تین روزے
تین دن تک **مَنْ نَذَرَ اَنْ تَصُوْمَ ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ** بیان مین
اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روزے کہنے کے پہر وہ مرگیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ بِنَ الْبَحْرِ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ
اُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت سوار ہوئی تھی دریا مین اور نذر مانی تھی اوس نے ایک مہینے کے
روزے رکھنے کی پھر مرگئی وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے آئے اوسکی بہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہ حال اوسکا آپنے حکم کیا اوسکو روزے رکھنے کا اوسکیطرف سے **مَنْ**
مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ بیان اوس شخص کا جو مرجاوے اور اوس کے ذمے پر نذر ہو **عَنِ** ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ
عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے
سعد بن عبادہ نے پوچھا مسئلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس نذر کے باب مین جو تھی اوس کے
ماں کے اوپر مرگئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا آپنے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی ماں
کیطرف سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهٖ قَالَ
اقْضِهٖ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے آئے سعد بن عبادہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور
بیان کیا کہ میری ماں مرگئی اور اوس نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر ادا نہین ہوئی اوسکے ذمے ہے
آپنے فرمایا اون کو ادا کر تو اوسکو اپنی ماں کیطرف سے **ف** معلوم ہوا۔ ان حدیثون سے جو نذر
کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وارث ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزے رکھنا اور
بردہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر بے فایدہ ہو جیسے ننگے پاؤن اور ننگے سر پیدل چلنے کی نذر ماننا اس نذر
کو پورا کرنا واجب نہین کرے کرے اور نہ کرے تو خیر کیونکہ مکے کو پہونچنا شرط ہے کسی طرح بھی ہو جیسا اور
کی حدیث مین عقبہ بن عامر کی بہن کو حکم کیا پیدل بھی چل اور سوار بھی ہو جایا کر **اِذَا نَذَرَتْ اُخْتُكَ**
فَلْتَرْكَبْ بیان اوس شخص کا جس نے نذر مانی تھی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہو گیا **عَنِ**

ابن عمر عن عمر انه كان عليه ليلة نذر في الجاهلية يعتكفها فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے نذر مانی تھی جاہلیت کے زمانے مین بیت اللہ شریف مین اعتکاف کرنے کے فرمایا آپنے اونکو کہ اعتکاف کرین تاکہ نذر پوری ہوجاوے عن ابن عمر قال كان على عمر نذر في اعتكاف ليلة في المسجد الحرام فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے نذر مانی تھی حضرت عمر رضہ نے رات بھر اعتکاف کرنے کے مسجد الحرام مین تو پوچھا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ آپنے حکم دیا اونکو اعتکاف کرنیکا عن ابن عمر ان عمر كان جعل عليه يوما يعتكف في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فامره ان يعتكفه ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے حضرت عمر رضہ نے نیت کی تھی جاہلیت کے زمانے مین ایکدن کے اعتکاف کی پھر پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ حکم کیا آپنے اونکو اعتکاف کرنے کا اوس جگہ عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين يتوب عليه يا رسول الله اني انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین جب توبہ قبول ہوئے اونکی کہا اونہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین الگ ہوجاتا ہون اپنے مال سے اور کر دیتا ہون اوسکو صدقہ تا بھیجون اوسکو اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپنے فرمایا اوسکو کچھ رکھ لے اپنے مال مین سے تاکہ اوس سے تیرا کام چلے اور آرام ہو تجھکو اذا اهدى ماله على وجه النذر اگر ہدیہ کرے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے اوسکا عن عبد الله بن كعب قال سمعت كعب بن مالك يحدث عن حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك قال فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك فقلت فاني امسك سهمي الذي بخيبر مختصر ترجمہ عبد اللہ بن کعب روایت کرتے ہین سنا مین نے کعب بن مالک سے جب اونہون نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال یعنی اوس زمانے کا جس زمانے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی کو تشریف لیگئے تھے کعب بن مالک بیان کرتے ہین کہ جب مین بیٹھا سامنے

آپکے کہا مینے یارسول اللہ میری توبہ مین سے یہہ بات بہی ہی کہ جدا ہوجاؤن اپنے مال سے اور کرؤن اوسکو
صدقہ اور بہیجون اوسکو اللہ اور اوسکے رسول کیواسطے آپنے فرمایا اوسکو رکہہ لے اپنے نزدیک تہوڑا سا مال
یہہ بات اچہی ہی تیرے لیے وہ کہتے ہین مین نے کہارکہہ لیا ہے مین نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر مین ہے
یہہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے ف یہہ صدقہ تہا اور ہدیہ نذر نہین تہی لیکن کعب بن مالک رض نے
اوسکو نذر کے طور پر اپنے دل مین ٹہان لیا تہا یہہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اللہ اور اوس کے رسول
کی رضامندی مین صرف کرؤنگا اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس مین سے
کچہہ مال رکہہ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس سے بہی معلوم ہوا ہے یہ
تہا نذر نہ تہی کہ اونہون نے کہا مین کرؤن اوسکو صدقہ اللہ اور اوس کے رسول کیواسطے کیونکہ نذر
سوائے اللہ تعالی کے اور کسی کے لیے جائز نہین بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثون سے صاف
ظاہر ہے اور اسی واسطے امام نسائی ابوعبدالرحمن نے فرمایا ہے ہدیہ دینا بطور نذر کے اور اوس کا
باب باندہا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ
حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِيَ
الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ بیان ہوچکا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ
مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ ترجمہ عبیداللہ بن کعب سے
روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب بن مالک رض سے وہ بیان کیا کرتے تہے کہ کہا مین نے یارسول اللہ
اللہ عزت اور بزرگی والے نے نجات دی مجہکو سچ کے سبب سے اور میری توبہ مین سے یہہ بہی ہے کہ جدا
کرؤن مین اپنے مال مین سے صدقہ اللہ اور اوسکے رسول کے لیے آپنے فرمایا رکہہ لے اوس مین سے کچہہ مال
اپنے لیے یہہ بات بہتر ہے تیرے حق مین کہتے تہے مین نے عرض کیا رکہہ لیا ہے اپنے لیے وہ حصہ مین نے
جو خیبر مین ہے هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ مال کو نذر کرنے سے
زمینین بھی اوس مین داخل ہوجاتی ہین یا نہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ

يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ
فَوَجَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى وَادِي الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرٰى
بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ
هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ
الشَّمْلَةَ الَّتِي اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ
رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ترجمہ ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے سال میں گئے ہم کو وہاں لوٹ مگر مال اور متاع یعنے اسباب اور کپڑے تو دیا
ایک آدمی نے کہ کہا کرتے تھے اوسکو رفاعہ بن زید اور تھا وہ بنی ضبیب کے قبیلے سے ایک غلام حبشی ہدیہ
کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوسکو مدعم کہکر پکارا کرتے تھے پھر متوجہ ہوئے وہاں سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القرے کیطرف جب ہم لوگ وادی القرے پہونچے تو یکایک ایک تیر نے خبر آگہی
مدعم کو اور مار ڈالا اوس تیر نے اوسکو اور وہ تیر اوسوقت میں لگا اوسوقت وہ مدعم اسباب اوتار رہا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگ کہنے لگے مبارک ہو تجھکو جنت یہ سنکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہرگز نہیں ہوگا یہ بات یعنی جنت ملنا خیبر کی قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے وہ کملی جو لی تھی اوس نے خیبر کے دن لوٹ کے مال میں سے جو مال تقسیم نہیں ہوا تھا
اوسکے سبب سے شعلہ مارے گی اور دہکیگی اوسپر آگ جب سنی یہ بات لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے لایا ایک آدمی ایک یا دو دو لپیٹن چمڑے کی اوسوقت فرمایا آپنے یہ ایک دو لپیٹن یا دو دو لپیٹن چمڑے کے
جوہین وہ آگ ہین ف ابوہریرہ رضہ نے مال اور متاع یعنی ضروری چیزین جنکی خانہ داری مین حاجت
پڑتی ہے اور کپڑا ان ہی نام لیا سو لئے تین چیز کے اور چیز کا ذکر نہین کیا حالانکہ زمین اور باغات بھی لوٹ
مین آئے تھے معلوم ہوا کہ زمین بھی مال مین داخل ہے اگر کوئی اپنے مال کو نذر کرے تو اوس مین زمین
بھی داخل ہوگی **باب الاستثناء** انشاء اللہ کہنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من حلف فقال ان شاء اللہ فقد استثنی ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا کر انشاء اللہ کہدیوے اوسنے استثناء کر لیا اپنی قسم مین یعنے
نکال لیا قسم مین سے اختیار رہے پوری کرے اپنی قسم یا نہ کرے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من حلف فقال ان شاء اللہ فقد استثنی ترجمہ اوپر بیان ہوچکا **عن** ابن عمر عن النبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر اور بعدہ انشاء اللہ کہہ لیوے اوسکو اختیار ہے چاہے وفا کرے چاہے نہ پورا کرے اوس بات کو **اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهٗ اِسْتِثْنَاءٌ** اگر کوئی آدمی قسم کھاوے اور دوسرا آدمی اوس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرے کا انشاء اللہ کہنا اوس کے لیے معتبر ہے یا نہیں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ ترجمہ عبد الرحمن بن اعرج ابوہریرہ رض سے سنکر روایت کرتے ہیں کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا ایک روز سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے جاؤنگا میں ایک رات میں اپنے نوے بیبیوں پاس ہر ایک جنے گے ایک سوار کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونکے ساتھ والے نے کہا اونکے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیبیوں کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت بھی حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور وہ ایک بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ ادھورا بچہ پیدا ہوا اوسکو پھر فرمایا اپنے قسم ہے اوس ملک کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ جہاد کرتے اونکے سب کے سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ غیر کے انشاء اللہ کہنے سے استثناء نہیں ہو سکتا **كَفَّارَةُ النَّذْرِ** نذر کے کفارہ کا بیان **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کا کفارہ ہے کفارہ ہے قسم کا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوا کرتی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوا کرتی نذر گناہ کے کام میں اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ہے
عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ
یمین ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہا کفارۃ الیمین عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر
فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ الیمین ترجمہ دونوں حدیثوں کا اوپر بیان ہو چکا ہے
خالفہ غیر واحد من اصحاب یحیی بن ابی کثیر فی ھذا الحدیث
یحیی بن کثیر کے بہت سے اصحابوں نے اس حدیث کو مختلف طور پر روایت کیا ہے چنانچہ آگے
بیان ہوتا ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر
فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارۃ یمین ترجمہ
دونوں حدیثوں کا اوپر بیان ہوا عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ الیمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر غضب میں خدا کے اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عن
عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ
الیمین عن عمران قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی غضب وکفارتہ
کفارۃ الیمین ترجمہ ان دو حدیثوں کا اور اوپر کی حدیث کا ایک ہے عن
عمران قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النذر نذران فما کان من
نذر فی طاعۃ اللہ فذلک للہ وفیہ الوفاء وما کان من نذر فی معصیۃ اللہ فذلک
للشیطان ولا وفاء فیہ ویکفرہ ما یکفر الیمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذریں دو طرح کی ہوتے ہیں جو نذر کہ ہو سے اللہ تعالے
کی طاعت اور فرمانبرداری کے لیے بس وہی نذر اللہ کیواسطے ہے اور اوسی کے پورا کرنے کا حکم ہے
اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور پورا کرنا اوسکا کچھ ضرور نہیں اور
نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے جیسا کفارہ قسم کا عن عمران بن حصین عن رجل نذر نذرا لا یشہد
الصلوۃ فی مسجد قومہ فقال عمران سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کسی آدمی نے

نذری کہ اپنی قوم کی مسجد میں نہ جاوے گا عمران بن حصین نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں جائز نذر اللہ کے غصے کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کفارہ قسم کا ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَكَفَّارَةُ النَّذْرِ فِي الْغَضَبِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر گناہ کے کام میں اور نہ غصے کے کام میں اور کفارہ اسکا وہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ **ترجمہ** اوپر گزرا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صحیح ہے نذر آدمی کی اس چیز میں جسکا وہ مالک نہیں اور نہیں صحیح ہے نذر اسکو کام کی جو اللہ کی نافرمانی کا ہو

فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ منصور کے خلاف علی بن زید نے روایت کی ہے حسن سے اور حسن نے عبدالرحمن بن سمرہ سے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ **ترجمہ** اوپر گزرا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ **ترجمہ** ظاہر ہے اوپر کے ترجمہ سے

مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ فَعَجَزَ عَنْهُ کیا چیز واجب ہے اوس آدمی پر جسنے نذر مانی ہو ایک کام کرنے کی پھر اوس سے عاجز ہو جاوے یعنی نہ کر سکے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی سے روایت ہے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ چلتا ہے دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھکر آپنے پوچھا کیا سبب ہے اسکا لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی بیت اللہ کو جانے کے لیے آپنے فرمایا اللہ بے پروا ہے اوسکی جان کو اسطرح کی ایذا دینے سے اس سے کہو کہ سوار ہو جاوے پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے کا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ **ترجمہ** اوپر گزرا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا فَقِيلَ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ شَيْئًا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی سے روایت ہے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس چلتا تھا اپنے دو بیٹوں کے درمیان یعنی اوسکو دونوں طرف سے اوسکے بیٹے پکڑے ہوئے لیے جاتے تھے آپنے فرمایا اسکا کیا حال ہے ایسے کیوں چلتا ہے کسی نے

کہا اس نذر والی سے کہ پیدل جانے کے آپنے فرمایا اللہ تعالی اسطرح کے عذاب اور ایذا اپنے سے کچھ نہین کرتا پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے کا ف یعنے اتنا عذاب اوٹھانے سے اسکو کچھ تقرب اور ثواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ ثواب حج کا پیادہ پا پر موقوف نہین اور ان حدیثون مین کچھ نہین بیان کیا کہ جو شخص اپنے نذر پوری کرنے سے عاجز ہو جاوے اوسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس سے مروی ہے جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پیدل چلنا ضرور نہین امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھ دینا نہین آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہے اور قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ دس محتاج کو کھلانا یعنے ہر ایک کو اناج دینا دوسیر گیہون یا چار سیر اناج جو یا اوسکو کپڑا دینا جس مین بدن کم کھلا رہے یا پروہ آزاد کرے اور ان تین چیزون مین سے کسی کا مقدور نہ ہو تو تین روز سے رکھے تمام ہوئی کتاب جو تہی قسمون اور نذرون کے بیان مین ✱

كِتَابُ الشُّرُوطِ فِيهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

کتاب شرطون کے بیان مین اور اس مین بیان ہے زمین کو مزارعت یعنی بٹائی پر دینے کا اور عہد اور میثاق باندھنے کا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا فَأَعْلِمْهُ جَوْعَهُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے جسوقت تو مزدوری کرانا چاہے کسی مزدور سی جناوے مزدوری اوسکی اوسکو عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ حَتَّى يُعْلِمَهُ أَجْرَهُ ترجمہ حسن سے روایت ہے مکروہ جانتے وہ اسبات کو کہ مزدوری کرادین کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے ف یعنے مزدور سی کہتے ہے کہ تجھکو اتنی مزدوری دونگا جب وہ قبول کر لیتا تب اوس سے کام لیتے عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ ترجمہ حماد ابن ابی سلیمان سے روایت ہے اون سے پوچھا کسی نے مسئلہ کسی آدمی نے مزدور رکھا اس شرط پر کہ کھانا کھایا کرے تو کیا حکم ہے اوسکا اونہون نے جواب دیا اوسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ رکھنا چاہیے ف کیونکہ بغیر اجرت معلوم ہوئے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جھگڑے اور فساد کا باعث ہوتا ہے عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اسْتَكْرَيْتُ مِنْكَ إِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ زِدْتُ شَهْرًا أَوْ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ بِذَلِكَ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا وَكَرِهَا أَنْ يَقُولَ اسْتَكْرَيْتُ مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ زِدْتُ أَعْطَيْتُكَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَكَذَا ترجمہ حماد اور قتادہ سے روایت ہے بیان مین اون دو آدمیون کے کہا ایک نے دوسری کو کرایہ کرتا ہون تیری سے مکے تک کا اتنی کچھ دہون پر اگر چلا مین مہینہ بھر یا اس سے

اتنے دن یا اتنے دن پر کہکر عرض معین کیا دونون کو اور کہا اوس سے کہ تجھکو اتنا کرایہ زیادہ دیوین گے حماد اور قتادہ کہتے تھے اسمین کچھ مضائقہ نہین اور مکروہ جانتے تھے یہہ بات اگر کہے کوئی شخص کسیکو مین کرایہ کرتا ہون تیرے سے اتنے دامون پر اگر مین نے مہینے سے زیادہ مدت لگائی چلنے مین تو اسقدر کمی کیا جاویگا نیز ہی کرائے مین سے **ف** یعنی کرایہ اور مدت دونو کو معین کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین اور اگر دونون چیزون نہین سے ایک بھی معین نہین کیا اور عرف اور رضا پر چھوڑ دیا تو اسبات کو حماد اور قتادہ دونو صاحب مکروہ جانتے تھے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ اُؤَاجِرُهُ سَنَةً بِطَعَامٍ وَسَنَةً اُخْرٰى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ وَيُجْزِئُهُ اشْتَرَاطُكَ حِيْنَ تُؤَاجِرُهُ اَيَّامًا اَوْ اَجَّرْتَهُ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ اِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِيْ لِمَا مَضٰى **ترجمہ** ابن جریج نے عطا سے پوچھا اگر ایک غلام مین نوکر رکھون ایک سال تک کھانے کے بدلے اور پھر ایک اور سال تک اتنے اتنے مال کے بدلے انہون نے کہا کچھہ مضایقہ نہین اور کافی ہے تیرا شرط کر لینا کہ اتنے دنون تک نوکر رکھون گا اگر سال مین سے کچھ دن گذر گئے ہین یا یون کہدیوے کہ جو دن گذر گئے اُنکا حساب نہین ذِكْرُ الْاَحَادِيْثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِيْ كِرَى الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ ذکر حدیثون مختلف کا جو وارد ہوئی ہین زمین کو تہائی یا چوتہائی پیداوار پر کرایہ دینے کی مالغت مین **عَنْ** اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ اِلٰى قَوْمِهٖ اِلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا مَا هِيَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْاَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا نُكْرِيْهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِمَا عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ قَالَ لَا اِزْرَعُوْهَا اَوْ امْنَحُوْهَا اَخَاكَ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ آئے اپنی قوم والون کیطرف اور آکر کہا ای بنے حارثہ کے لوگو تمہارے اوپر مصیبت پڑی لوگون نے کہا کیا ہی وہ مصیبت بیان کیا اسید بن ظہیر نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ اگر کرایہ پر دیوین ہم زمین دانون کے بدلے اپنے فرمایا نہین پھر کہا ہم دیتے تھے اوسکو بخیرون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا کہ ہم دیتے تھے اوسکو کرایہ مین اوس پیداوار کے جو مینڈون پر ہوا آپنے فرمایا نہین اور فرمایا کہتے کرلے تو اوس مین ایک بانی کر اپنے بھائی پر اور بخشش کے طور پر دیدی اوسکو **ف** بعضے کہتے ہین ممانعت سے منع فرمایا تھا ابتدائی اسلام مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو تشریف لیگئے تھے وہان انصاری لوگون کے پاس زمین وافر تھی کرایہ پر دیتے تھے لوگون کو کسیکو تہائی کی بٹائی پر اور کسیکو چوتہائی کی بٹائی پر اوسوقت آپنے فرمایا تھا لوگون کو یا تو خود زراعت کیا کرو یا بھائی

مسلمان کو بخشش کردیتا کہ وہ اپنا گزارا کرلیا کرے اوسمین عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ جَاءَنَا
رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَ
الْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِی رُءُوْسِ النَّخْلِ بِكَذَا وَبِكَذَا
وَشِقْصًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تمکو حقل سے اور حقل کہتے ہین
تہائی یا چوتہائی پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور منع کیا ہے مزابنت سے اور مزابنت کہتے ہین خریدنے
کو اوس میوے کو جو درخت پر موجود ہے وسق معین کے ساتھہ ف حقل کے تفسیر کئی طور پر آئی ہے
ایک اوسمین یہ ہے ہی جو مذکور ہوئے یعنی کرایہ دینا زمین کا کہ جو کچھہ پیدا ہوگا اوس مین سے تہائی یا
چوتہائی لیلینگے اور مزابنہ کے معنی یہ ہین کسی آدمی کے کہیتی یا باغ ہے تہا کہجور وغیرہ کا دوسرا
آکر اسکو تخمینہ کرکے اوسکے مالک سے جاکر کہے کہ اسمین اتنا اناج یا خرما ہوگا اسکو مجھہ دیدے مین تجھکو
اس کے بدلے اسقدر اناج یا اتنے یا خشک دونگا وہ دونو اسپر راضی ہوجاتی ہین اس طرح
کرنیکو حرام فرمایا ہے کیونکہ درخت کا میوہ شاید زیادہ یا کم ہو تو ربو ہوجاوے گا عَنْ اُسَیْدِ بْنِ
ظُهَیْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ
كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَّنَا نَهَانَا عَنِ الْحَقْلِ
وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْیَمْنَحْهَا اَوْ لِیَدَعْهَا وَنَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یَّكُوْنَ لَهُ
الْمَالُ الْعَظِیْمُ مِنَ النَّخْلِ فَیَجِیْئُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُهَا بِكَذَا وَكَذَا وَشِقْصًا مِنْ
تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور
کہنے لگے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تہا وہ امر ہمارے نفع کا اور فرمانبرداری
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بہتر ہے تمہارے لیے منع کیا تمکو حقل سے اور فرمایا جس کسی کے پاس
زمین ہے چاہیئے کہ بخشے اسکو یا چہوڑ دی اور منع کیا مزابنت سے راوی بیان کرتا ہے مزابنت
اسکو کہتے ہین کسی آدمی کے پاس مال بڑا مال کہجورون کے باغ کے قسم سے آوی اوسکے نزدیک
کوئی شخص اور لیلیوے اوس باغ کو یہہ کہکر کہ اتنے وسق کہجورون خشک کی دونگا مین تجھکو
ف یعنی مالک سے کہتا ہے کہجورین تو اس درخت پر اتنی ہین مین تجھکو خشک کہجورین اتنے من یا اتنے
صاع دونگا اکثر باغون والے راضی ہوجاتے ہین محنت سے بچنے کو اور نقصان سے ڈر کر یعنی اگر
ہوا وغیرہ آفات سے نقصان ہوگا تو لینے والیکا ہوگا انکو کچھہ واسطہ نہین اوس سے چونکہ اسمین

ضرر تھا اس لیے شرع نے اسکو جائز نہیں رکھا اور وسق ایک ناپ ہے ساٹھ صاع کا اور صاع نو رطل بھر ہوتا ہے
اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے **عن** اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ اَتٰی عَلَیْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ یَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَكُمْ مَا یَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَمَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰی عَنْهَا فَلْیَمْنَحْهَا
اَخَاهُ اَوْ لِیَدَعْ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَلرَّجُلُ یَجِیْئُ اِلَی النَّخْلِ الْكَثِیْرِ
بِالْمَالِ الْعَظِیْمِ فَیَقُوْلُ خُذْهُ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ ترجمہ اسید
بن ظہیر رض سے روایت ہے آئے ہماری پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے کچھ میرے فہم میں نہیں
آیا پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تھا وہ امر تمہارے نفع کا۔
لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری تمہین اُس نفع سے اور منع کیا تم کو حقل
سے اور حقل کہتے ہین کہ کھیتی باغ کو تہائی یا چوتہائی ٹھہرا کر دوسری کو دیدینا راوی بیان کرتا ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس اتنی زمین ہو کہ اوسکو کچھہ پرواہ نہین اوسی مین کو مسلمان
بھائی کو بخشدینا چاہیے یا چھوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دینے سے اور کہا راوی نے منع کیا تم کو مزابنت
سے اور راوی بیان کرتا ہے مزابنت وہ ہے کسی مال دار آدمی کے پاس بہت سے درخت کھجور کے ہون
وہ کہے دوسری آدمی کو کہ لے اس باغ کو اتنی کھجورین دیدینا مجھکو اس برس مین **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ
قَالَ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا
فَلْیَمْنَحْهَا اَخَاهُ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے امر سے تھا وہ امر فایدے کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فایدہ مند ہے
ہمارے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو زراعت کی وہ آپ زراعت کرے اوس
مین اگر اوس سے نہو سکے تو اپنے بھائی مسلمان کو دیدیوے تاکہ وہ زراعت کرلے اوسمین **عن** رَافِعِ
بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَاَبٰی طَاوُسٌ
فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَرْضَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا كَذَا
وَكَذَا ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے طاؤس نے انکار کیا اور کہا مین نے سنا ابن عباس
سے وہ اس مین کچھہ مضائقہ نہ جانتے تھے **ف** مجاہد کہتے ہین مین طاؤس کا ہاتھ پکڑ کر رافع بن

خدیج کے بیٹے کے پاس لایا اونہون نے اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث بیان کی لیکن طاؤس نے اوسکی
روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس باوجود اتنے فقیہ ہونے کے اس مین کچھ مضائقہ نہین سمجھتے
تھے اور اس اوپر کی حدیث کو ابی عوانہ نے ابی حصین سے اونہون نے مجاہد سے اونہون نے رافع بن خدیج سے
بطور ارسال کے بیان کیا ہے **عَنْ** مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا
أَنْ نُقْبِلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَرَاجِهَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہمکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے جو فائدے مند تہا ہماری لیے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمانا ہمارے سر اور آنکھون پر ہے منع کیا ہمکو کہ قبول کرین ہم زمین اسیکی نہائی
یا چوتہائی پیداوار پر (یعنے بٹائی پر) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ الْأَرْضُ
قَالَ لِغُلَامٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ قَالَ فَأَتَى رَافِعٌ الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک آدمی کی زمین پر سے اور وہ آدمی انصاری تہا آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص محتاج ہے
آپنے فرمایا کسکی ہے یہ زمین عرض کیا ایک لڑکے کے ہے اوس نے مجھے اجرت پر دی ہے یہ سنکر
آپنے فرمایا اگر بہائی مسلمان کو یون ہی دیدیتا تو اچھا تہا یہ حکم سنکر رافع آئے انصار کے پاس اور
کہا اون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تم کو ایک امر سے کہ تہا وہ امر تمہارے نفع کا
اور اطاعت اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت فائدہ مند ہے تمہارے لیے **عَنْ**
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اوپر بیان ہوچکا **عَنْ**
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا
فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے **عَنْ**
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا
وَأَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا
ترجمہ اس کا بہی اوپر گزرا ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُوَاجِرَ أَرْضَهُ
بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَانَ يَرَاهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ إِلَى ابْنِ رَافِعٍ

بن خدیج فاسمع منه حدیثه فقال انی واللہ لو اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نهی عنه ما فعلته ولکن حدثنی من هو اعلم ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انما قال ان یمنح احدکم اخاه ارضه خیر له من ان یاخذ علیها خراجا
معلوما ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے طاؤس برا جانتے تھے اس بات کو کہ دیویں اپنی زمین کرایہ پر سونے
یا چاندی کے بدلے لیکن انتھائی یا چوتھائی اناج کی بٹائی پر دینے کو مضائقہ نہیں سمجھتے تھے مجاہد نے
کہا طاؤس کو چل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اس سے حدیث طاؤس نے کہا قسم اللہ کی اگر میں جانتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے تو نہ کرتا میں اس کام کو اور سنی ہے میں نے حدیث
عبداللہ بن عباس رض سے اور وہ بڑے عالم تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں
فرمایا تھا یوں ہی بے اجرت دیدیا کرو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بھائی کو زراعت کرنے کے لیے کیونکہ یہ
بات تمہارے حق میں اچھی ہے اجرت معین کر کر دینے سے ف یعنی جسکو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے
وہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ احسان کرے تو اچھا ہے اس بات کے معنی یہ ہیں کہ اجرت پر دینا حرام ہے تو اب
مطلب یہ ہوا منحہ یعنی بخشش کرنا اولی ہے اور اجرت پر دینا جائز ہے طاؤس سے واسطے اجرت پر یعنی بٹائی پر
دینے کو جائز رکھتے تھے اور عبداللہ عباس رض کے قول سند پکڑتے تھے اور جسکو نزدیک نہی ثابت ہے اور زمین
کرایہ پر دینا بھی جائز رکھتے ہیں وہ یوں جواب دیتے ہیں کہ نہی آپ نے اول اسلام میں بسبب تنگی کے کی گئی تھی
جب تنگی رفع ہو گئی یہ حکم بھی مرتفع ہو گیا عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من کان له ارض فلیزرعها فان عجز ان یزرعها فلیمنحها اخاه المسلم ولا یؤجرها ایاه
ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عن عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کانت له ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه ولا یکریها ترجمہ عطا جابر رض سے روایت
کرتے ہیں جابر کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے اوس
میں یا اپنے بھائی کو دیدیوے اور کرایہ پر نہ دیوے کیسکو عن عطاء عن جابر قال کان للناس فضول
ارضین یکرونها بالثلث والربع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
کانت له ارض فلیزرعها او لیمسکها ترجمہ عطا جابر رض سے روایت کرتے ہیں کہ تھے لوگوں کے
پاس زمین فضول یعنی زیادہ حاجت سے اوسکو کرایہ دیا کرتے تھے اوسی یا تہائی یا چوتھائی کے بٹائی پر
آپنے فرمایا جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے یا رکھ لیوے بے زراعت کے یعنی کسی کو کرایہ نہ دیوے
عن مطر عن جابر بن عبداللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کان له

الارض فلیزرعها او لیزرعها ولا یواجرها ترجمہ مطر جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں خطبہ پڑھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا جسکی پاس زمین ہے زیادہ حاجت ہے اوس زمین میں اوسی شخص کو چاہیے زراعت کرنا جسکی وہ زمین ہے یا دوسرے سے زراعت کرانا راوی کہتا ہے اتنا لفظ فرمایا اوسکی ساتھ ولا یواجرها کا کلمہ بھی زیادہ کیا ولا یواجرها کا ترجمہ یعنے اجرت پر نہ دیا کرے عن مطر عن جابر رفعه نهى عن كراء الارض ترجمہ مطر نے جابر رض سے روایت کی منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے وافقه عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج على النهي عن كراء الارض ترجمہ موافقت کی مطر کی عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے نہی کیحدیث میں ف یعنی عبد الملک بن عبد العزیز نے بھی یون ہی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المخابرة والمزابنة والمحاقلة وبيع الثمر حتى يطعم الا العرايا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو بٹائی پر دینے سے اور مزابنہ اور محاقلہ کرنیسے اور اون پھلون کے بیچنے سے جو کھانے کی قابل نہیں ہوئی مگر عرایا کے لیے اجازت ہے بیع مزابنہ کی ف عرایا کے معنے کھجورون کے درخت جو عاریت کے طور پر دیے جاوین کسی مسکین کو تاکہ وہ اوسکا میوہ اپنے تصرف میں لاوے اور مخابرہ یہ کہ زمین ایک کی اور تخم دوسرے کا جب کہ بٹائی کرے تو زمین والا اوس سے کچھ حصے کے عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة وعن الثنيا الا ان تعلم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ کرنیسے اور مزابنہ کرنیسے اور مخابرہ کرنیسے اور ثنیا کرنیسے ف ثنیا کے معنے یہ کہ بیچی چیز میں سے بلا تعین کچھ نکالنے کی شرط کرنا جیسے کہے میں تیرے ہاتھ یہ غلہ بیچتا ہوں مگر کچھ اس میں سے نکال لونگا تو جائز نہیں جبتک تعین نہ کرے کیونکہ بغیر تعین کے جھگڑا ہوگا وقد روى النهي عن المحاقلة يزيد بن نعيم عن جابر بن عبد الله ترجمہ اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے بیع محاقلہ کے منع ہونے کے روایت ہے ف یعنی جیسا عطاء نے جابر سے روایت کی ہے ویسا ہی یزید بن نعیم نے بھی جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے لیکن عطاء کی روایت میں اتنا قصور ہے کہ عطاء نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث من كان له ارض فليزرعها کے نہیں سنی اور دلیل نہ سننے کے یہ ہے جو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہے عن همام بن يحيى قال سألت عطاء بن سليمان بن موسى قال حدثت جابرا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كانت له ارض فليزرعها او ليزرعها اخاه ولا يكريها اخاه ترجمہ ہمام بن یحیی سے روایت ہے

پوچھا عطاء نے سلیمان بن موسے سے اونہون نے حدیث بیان کی جابر رضہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کہ اوسکے پاس زمین ہو اوسکو چاہیے کہ خود زراعت کرے اوسمین یا زراعت کرے بھائی اوسکا اور کرایہ پر نہ دیوے اپنے بھائی کو **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْحَقْلِ وَھِیَ الْمُزَابَنَۃُ ترجمہ یزید بن نعیم جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور محاقلہ اوسی کو مزابنہ بھی کہتے ہین **ف** حقل اور مزابنت کے ایک معنی ہین کیونکہ حقل کے معنے جابر رضہ نے یون بیان کیے ہین کہ کھیت کو بیچدینا خشک گیہون کے بدلے اور مزابنہ کے معنے پہلون کو درخت پر بیچدینا اس شرط پر کہ ہم اتنے انگور یا کھجورین خشک اس کے بدلے لے لینگے تحقیقت مین دونو ایک ہی ہے لیکن حقل کا لفظ کھیت کے بیع مین مستعمل ہے اور مزابنہ کا پہلون مین مستعمل ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاضَرَۃِ قَالَ الْمُحَاضَرَۃُ بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَّطْعَمَ وَالْمُحَابَرَۃُ بَیْعُ الْکَرْمِ بِکَذَا وَکَذَا صَاعٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے اور مخاضرہ سے اور مخاضرہ بیچنا پہلون یا اناج کا پختگی سے پہلے اور مخابرہ کے معنے بیچنا انگور کا خشک انگور کے بدلے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ ترجمہ دونو حدیثون کا اوپر گزرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ عثمان بن مرہ سے روایت ہے پوچھا مین نے قاسم سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ اونہون نے بیان کیا کہا رافع بن خدیج نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے **عَنْ** یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِیِّ وَاسْمُہٗ عُمَیْرُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَرْسَلَنِیْ عَمِّیْ وَغُلَامًا اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْمُزَارَعَۃِ فَقَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَرٰی بِھَا بَاْسًا حَتّٰی بَلَغَہٗ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ حَدِیْثٌ فَلَقِیَہٗ فَقَالَ رَافِعٌ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَنِیْ حَارِثَۃَ فَرَاٰی زُرُوْعًا فَقَالَ مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُھَیْرٍ قَالُوْا اَلَیْسَ لِظُھَیْرٍ فَقَالَ

اَلَيْسَ اَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَزْرَعُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوْا اِلَيْهِ نَفَقَتَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا اِلَيْهِ نَفَقَتَهٗ ترجمہ یحیی سے روایت ہی کہ ابوجعفر خطمی کہ نام اوسکا عمیر بن یزید ہی وہ کہتے تھے بھیجا مجکو میرے چچا نے اور ایک غلام یعنی لڑکے کو میرے ساتھ کیا تاکہ سعید بن مسیب سے مزارعت کا مسئلہ پوچھکر آوین ہم گئے سعید بن مسیب نے فرمایا ابن عمر مزارعت کرنے مین کچھ مضائقہ نہین سمجھتے تھے پھر پہونچے اونکو حدیث رافع بن خدیج کی اوس کے بعد ملاقات کے اونہون نے رافع بن خدیج سے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کیطرف دیکھا ایک کھیت کو اور فرمایا کہ کیا اچھا کھیت ہی ظہیر کا لوگون نے عرض کیا یہ کھیت ظہیر کا نہین ہے فرمایا کیا ظہیر کا نہین یہ کھیت لوگون نے پھر عرض کیا ہان ظہیر کا نہین لیکن اوس نے مزارعت کی ہے کسی سے آپنے فرمایا لیلو اپنی کھیتی کو اور دیدو اوسکا جو کچھ خرچ ہوا ہے راوی کہتا ہے لیلیا ہم نے اپنی زراعت کو اور دیدیا اوسکا جو کچھ کہ صرف ہوا تھا عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةُ رَجُلٍ لَهٗ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ اَوْ رَجُلٌ اِسْتَكْرَى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مَيَّنَهٗ اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ فَاَرْسَلَ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ وَجَعَلَ الْاٰخَرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيْدٍ ترجمہ طارق نے سعید بن مسیب سے اونہون نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور کہا کہ کھیتی تین آدمی کر سکتے ہین اول تو وہ آدمی جسکو زمین ہو اور دوسرا وہ آدمی جسکو کھیتی کرنے کو احسان کے طور پر دیجاوے زمین اور تیسرے وہ آدمی جس نے کرایہ پر لیا ہو زمین کو سونے یا چاندے کے بدلے مصنف فرماتے ہین جدا کیا اسرائیل نے اس روایت کو طارق سے سنکر مرسل کہا پہلی کلام کو اور اخیر والی کلام کو کہا کہ قول سعید بن مسیب کا ہی حدیث نہین عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُهٗ ترجمہ اسرائیل نے طارق سے اور طارق نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے کہا سعید نے ذکر کیا اوس نے یعنی سعید نے اسی طرح حدیث محاقلہ کے معنے اوپر گزری اور بعضون نے کہا محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینا گیہون کے بدلے یا بیچنا کھڑی کھیت کا اناج کے بدلے عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ الزَّرْعُ عَلٰى ثَلَاثٍ اَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مِنْحَةٍ اَوْ اَرْضًا بَيْضَاءَ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ ترجمہ سفیان ثوری طارق سے روایت کرتے ہین کہ طارق کہتے تھے مینے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرماتے

تہے مناسب نہین زراعت کرنا سوائے تین آدمیون کے اول مالک کو دوسرے اوس آدمی کو جسکو زراعت کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین مفت مین احسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسرے اوس شخص کو جس نے لیا میدان اجارہ پر دینے کے بدلے ف زہری نے کلام اول کو سعید بن مسیب سے روایت کیا اور رسل کیا اوس روایت کو اور حارث کہتے ہین میں نے سنا قاسم سے اور انہون نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن مسیب کہتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور بیع مزابنہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن لبیبہ نے سعید بن المسیب سے اور سعید بن لبیب نے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہہ روایت چون کہ یہ عبارت حدیث کی نہ تھی بلکہ حدیث کی تحقیق تھی اسواسطے اصل عبارت کو نہین لکھا فقط ترجمہ لکھدیا حاصل اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ زہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتا دیا ہے تو اب مرسل نہ رہی یہہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ فَجَاءُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ أَكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُمُومَتِهِ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے کھیتی کرنے والے لوگ کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنے کھیتون کو زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس اناج کے بدلے جو میدون اور نالیون کے کنارے پر نکلتا پھر آئے یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا کر رہا تھا انہون نے اوس زمین کے بعض مقدمات مین پھر منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کرایہ پر دینے سے زراعت کے اور فرمایا کرایہ کیا کرو نقدی کے بدلے ف روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور انہون نے کسی شخص سے جو تھا اوس کے چچاؤن مین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْأَرْضِ حَقْلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نَحْقِلَ بِالْأَرْضِ أَوْ نُكْرِيَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يَزْرَعَهَا وَكَرِهَ كِرَاهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

کھیتی کو بیچدیا کرتے تھے ہم زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کرایہ پر دیا کرتے تھے تہائی
یا چوتہائی کے بدلے یا کہا نے معین پر آیا ایک روز ایک آدمی میرے چچاؤن مین سے اور کہنے لگا
کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تہا وہ امر ہمارے فایدے کا
اور فرمانبرداری اللہ کی اور اوس کے رسول کی زیادہ نافع ہے ہمارے لیے منع کیا حقل کرنے سے
ہم کو اور تہائی یا چوتہائی بٹائی پر کرایہ دینے کو بھی منع کیا اور کہا نے معین پر کرایہ کرنے سے
باز رکہا ہم کو اور زمین والے کو حکم کیا کہ خود زراعت کیا کرے یا دوسرے سے کراوے اور بٹائی
کرنے کو ناپسند جانا اور جو اس کے سوا صورتین ہون عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ الْأَرْضَ
نُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى ترجمہ اوپر گزرا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ
بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي
أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ لِي وَتَخْرُجُ هَذِهِ وَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَنَهَاهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ هُوَ شَيْءٌ مَضْمُونٌ
وَنَفَقَةٌ مَعْلُومَةٌ قَالَ لَا بَأْسَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا رافع بن
خدیج نے بیچدیا کرتے تھے ہم کھیتی کو ناج کے بدلے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آیا ہمارے
چچاؤن مین سے ایک چچا اور کہنے لگا منع کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر نافع سے اور
طاعت اللہ کی اور اوس کے رسول کی بہت نافع ہے ہمارے لیے رافع بن خدیج کہتے ہین ہم نے کہا کونسی
چیز ہے وہ اوس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ خود زراعت کیا کرے
اپنی زمین مین یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور تہائی اور چوتہائی کے کرایہ پر نہ دیا کرے اور منع کیا اناج
لیکر کرایہ پر دینے سے ف تہائی یا چوتہائی کی قید سے یہ غرض نہین کہ اتنی مقدار پر کرایہ کرنا منع
ہے اسکے سوا مین جائز ہے بلکہ اکثر لوگ اسیقدر پر معاملہ کیا کرتے ہین اسواسطے اتنا کا نام لیا اور مقرر
کرلینا یہ کہ پہلے اوس سے گیہون یا اور کوئی اناج سو من یا پچاس من لے لینا اور اوسکو وہ کھڑا کھیت حوالے
کردینا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِي صَاحِبُ الْأَرْضِ فَنَهَانَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاؤُهَا بِالدِّينَارِ وَ
الدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہو اور کچھ اناج کے بدلے جو زمین والی کا ہوتا پھر منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اون کے شاگرد نے نقدی پر کرایہ کرنا کیسا ہے اونہون نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہیں دینار اور درہمون سے کرایہ کرنے میں عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ دیناروں یا چاندی کے ساتھ یعنے نقدی کے بدلے کرایہ پر دینا زراعت کے زمین کا جائز ہے یا نہیں رافع بن خدیج رض نے فرمایا جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو لوگ زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو پانی بہنے کے جگھون پر اور مینڈھون کے سرون پر ہوتی کچھ کبھی وہان پیداوار ہوتی اور جگھ نہ ہوتی اور کبھی اور جگھ ہوتے وہان نہ ہوتی لیکن لوگون کا یہی حصہ تھا اس سے اسکی ممانعت ہوئی اور اگر کرایے کے بدلے کوئی شے معین اور مقرر ہو جسکا کوئی ضامن ہو تو قباحت نہیں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَا تُخْرِجُ الْأَرْضُ مِنْهَا فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے شاگرد نے پوچھا اون سے سونے یا چاندی کے ساتھ کیا حکم ہے رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دینا اون چیزون کے بدلے جو پیدا ہوتی ہیں زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ دینا کچھ مضائقہ نہیں عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ الْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرْضُ الْأَرْضِ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے پوچھا میں نے رافع بن خدیج سے سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دینا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے اونہون نے کہا حلال ہے سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ حصہ اور حق ہے زمین کا عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَلَا فِضَّةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِي أَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْأَقْبَالِ وَأَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ وَسَاقَهُ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے اور نہیں تھا اون دنون سونا اور چاندی لوگون کے پاس اوس زمانے میں کرایہ پر دیتا تھا آدمی اپنی زمین کو جس مین کھیتی بوئی جاتی تھی نھروں اور نالیون پر جو اناج پیدا ہوا اُس کے بدلے اور اوس کے سوا اور چیزین بھی تھین پھر بیان کیا حدیث کو انتہا تک یعنی جیسی اوپر گزری **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَافِعُ بْنَ خَدِيجٍ مَا ذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین تو پہونچی اونکو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے زمین کو عبداللہ بن عمر ملے رافع بن خدیج کو اور کہا اونکو ای رافع بن خدیج کون سے حدیث ہے جس کو تم روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین رافع بن خدیج نے کہا عبداللہ بن عمر سے سنا مین نے اپنے چچاؤن سے اور وہ دونو صاحب بدری ہین وہ بیان کرتے تھے حدیث گھر والون کے روبرو کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عبداللہ بن عمر یہ سنکر کہنے لگے مین خوب جانتا ہون کہ کرائے پر دی جاتی تھی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پھر ڈرے عبداللہ بن عمر اس سے کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین کچھ اور نہ معلوم ہوا ہو اونکو اس خیال سے ترک کیا زمین کو کرایہ پر دینا **ف** یعنی عبداللہ بن عمر زیادہ ترکوشش کرتے تھے سنت کی پیروی مین اسواسطے اونہون نے احتیاطاً ترک کیا اسکام کو **عَنِ** الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ پہونچی ہے ہم کو رافع بن خدیج سے وہ روایت جسکو بیان کیا اونہون نے اپنے چچاؤن سے اور اونہین کا قول ہے کہ وہ دونو چچا اون کے بدری تھے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ ایہ پر

زمین دینے سے ف اور عثمان بن سعید نے بھی اسکو روایت کیا ہے لیکن عمیہ کا لفظ اونکی روایت مین نہین چنانچہ آگے آتی ہے وہ روایت بھی عن عثمان بن سعید عن شعیب قال الزھری وکان ابن المسیب یقول لیس باسترداد الارض بالذھب والورق باس وکان رافع بن خدیج یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ذلک ترجمہ عثمان بن سعید سے روایت ہے اونہون نے شعیب سے کہا زہری نے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ کرنے مین کچھ ڈر نہین اور رافع بن خدیج بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کرایہ پر دینے سے عن عبد الکریم بن الحارث عن ابن شھاب ان رافع بن خدیج قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کری الارض قال ابن شھاب فسئل رافع بعد ذلک کیف کانوا یکرون الارض قال بشیء من الطعام مسمی ویشترط ان لنا ما نبتت ماذیانات الارض واقبال الجداول ترجمہ عبد الکریم بن حارث سے روایت ہے رافع بن خدیج کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو ابن شہاب کہتے ہین کسی نے پوچھا رافع بن خدیج سے بعد اوس کے کیسے کرایہ دیا کرتے تھے لوگ زمین کو اونھون نے کہا کچھ اناج مقرر کے ساتھ اور شرط کر لیتے تھے جو کہتے نہرون پر ہو یا دس مین نالیون سے جو آتی ہون اوس مین سے اپنا حصہ لین گے ہم ف یعنی بٹائی پر زمین دیتے تھے اور یون شرط کر لیا کرتے تھے کہ جو زمین نہرون کے کنارے پر ہو اوس مین سے اتنا حصہ لینگے اسبات مین کسی وقت طرف ثانی کو خسارہ ہوتا ہے اسواسطے اسکو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن موسی بن عقبۃ قال اخبرنی نافع ان رافع بن خدیج اخبر عبد اللہ ان عمومتہ جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجعوا فاخبروا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کری المزارع فقال عبد اللہ قد علمنا انہ کان صاحب مزرعۃ یکریھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لہ ما علی الربیع الساقی الذی یتفجر منہ الماء وطائفۃ من التبن لا ادری کم ھی ترجمہ موسی بن عقبہ سے روایت ہے کہ نافع کہتے تھے رافع بن خدیج نے بیان کیا عبد اللہ بن عمر سے اپنے چچاؤن کی روایت وہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوٹ کر گئے گھر کو لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کرایہ پر دینے سے کہیتو بولے عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم خوب جانتے ہین کرایہ پر دیتے تھے کہیتی والے کہیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس شرط پر کہ کہیت والے کا حصہ اوس زراعت مین ہوگا جو نہرون کے کنارے پر ہو اور اوس نہر سے اوس زمین کو پانی پہونچتا ہے

اور تہوڑے گہانس کے بدلے کرایے دیا کرتے تہے معلوم نہین اوس کے مقدار کہ کتنی گہانس لیا کرتی تہے عَنِ
ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ فَبَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْءٌ
فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَى إِلَى رَافِعٍ وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدُ ترجمہ ابن عون نافع سے روایت کرتے ہین ابن عمر لیا کرتے
تہے کرایہ زمین کا کچھ بات سنی عبداللہ بن عمر نے رافع بن خدیج کی نافع کہتے ہین پکڑا میرا ہاتہہ اور چلے رافع
بن خدیج پاس اور مین بہی ساتہہ ہی رہا اون کے رافع بن خدیج نے بیان کی حدیث اپنے چچا کے نام سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہا کرایہ لینے سے زمین کا اوسکا سے عبداللہ بن عمر نے
کرایہ لینا چہوڑ دیا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ حَتَّى حَدَّثَهُ رَافِعٌ
عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ
ترجمہ اوپر گزرا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ
أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُخْبِرُ فِيهَا بِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ وَأَنَا مَعَهُ
فَسَأَلَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا
ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهَا ترجمہ نافع سے روایت ہی ابن عمر کرایہ لیا کرتے تہے زمین کا پہونچی اونکو خبر اخیر خلافت مین معاویہ کی
کہ رافع بن خدیج ممانعت کی حدیث بیان کرتی ہین اس کرایہ لینے کے باب مین پہر آئے ابن عمر اون کے بیان
اور مین ساتہہ تہا ابن عمر کے ابن عمر نے پوچہا اون سے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے پہر اوسکے بعد ابن عمر نے کرایہ لینا چہوڑ دیا ابن عمر رض سے جو کوئی مسئلہ
پوچہتا تہا وہ کہتے تہے کہ رافع بن خدیج کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی کہیتون کا
کرایہ لینے سے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِأَثَرٍ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَنَا مَعَهُ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاهَا
ترجمہ نافع عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کرایہ پر دیا کرتے تہے کہیت کی زمین کو عبداللہ بن عمر کو
بیان ہوا اونکے روبرو کہ رافع بن خدیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتی ہین کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے نافع بیان کرتے ہین چلے ابن عمر اونکی طرف بلاط کو (جو ایک مقام
کا نام ہی) اور مین اونکی ساتہہ تہا تو پوچہا رافع بن خدیج سے ابن عمر رض نے اور اونہون نے کہا ان

منع کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیتون کو کرایہ پر دینی سی تب سے چھوڑ دیا عبداللہ بن عمر رض نے
کرایہ دینا **عن** نافع ان رجلا اخبر ابن عمر ان رافع بن خدیج یاثر فی کری الارض حدیثا فاطلقه
معه انا والرجل الذی اخبره حتی اتی رافعا فاخبره رافع ان رسول الله صلی الله علیه و
سلم نهی عن کری الارض فترک عبدالله کری الارض ترجمہ نافع سی روایت ہی ایک آدمی نے خبر دی
ابن عمر رض کو رافع بن خدیج ایک حدیث بیان کرتی ہین زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین نافع کہتے ہین چلا مین
اور وہ آدمی جسنے یہہ خبر دی تھی عبداللہ کو ابن عمر رض کے ہمراہ یہانتک کہ آیی رافع بن خدیج کے پاس رافع بن
خدیج نے یہہ خبر سنائی عبداللہ بن عمر رض کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہا زمین کو کرایہ پر دینی سی
اوسدن سی عبداللہ بن عمر رض نے چھوڑ دیا کرایہ پر دینا زمین کا **عن** نافع ان رافع بن خدیج حدث
عبدالله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کری المزارع ترجمہ اوپر گزر چکا ہے
اس ٹکڑیکا **عن** نافع انه حدثه قال کان ابن عمر یکری ارضه ببعض ما یخرج منها
فبلغه ان رافع بن خدیج یزجر عن ذلک و قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
ذلک قال کنا نکری الارض قبل ان نعرف رافعا ثم وجد فی نفسه فوضع یده علی
منکبی حتی دفعنا الی رافع فقال له عبدالله اسمعت النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن
کری الارض فقال رافع سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لا تکروا الارض بشیء
ترجمہ نافع سے روایت ہی ابن عمر رض کرایہ پر دیا کرتی اپنی زمین اُس اناج کے بدلے جو کچھہ اوس زمین سے پیدا
ہوتی پہونچی عبداللہ بن عمر کو یہہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے اور کہتے ہین کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینی سے زمین کو کہنے لگے ابن عمر ہم کرایہ پر دیا کرتے تہے جبتک رافع
بن خدیج کو نہین پہچانتے تہے پھر کچھہ جی مین آیا کہا ناتہہ اپنا میرے کندہی پر مین نے پہونچا دیا رافع بن
خدیج تک عبداللہ بن عمر رض نے پوچہا رافع بن خدیج سے کیا تم نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہہ بات کہ منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینی سی زمین کو رافع بن خدیج نے جواب دیا مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مت کرایہ دیا کرو تم زمین کو کسی شی کے بدلے **عن** محمد و نافع اخبراه
عن رافع بن خدیج ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کری الارض ترجمہ اوپر گزرا **عن**
عمرو بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول کنا نخابر ولا نری بذلک باسا حتی زعم رافع
بن خدیج ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المخابرة ترجمہ عمرو بن دینار سی روایت ہے
سنا مینی ابن عمر کو وہ کہتے تہے کہ ہم مخابرہ کیا کرتے تہے اور اوس مین کچھہ قباحت نہین سمجہتے تہے یہانتک کہ رافع

بن خدیج نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرے سے منع کیا ہے **ف** یہ اختلاف روایت ابن عمرو بن دینار کی طرف سے ہے اور مخابرہ یہ کہ زمین کو پیداوار کے حصے پر دینا اور مخابرت اور مزارعت مین اتنا ہی فرق ہے کہ مخابرت مین تخم عامل کیطرف سے ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کیطرف سے **عن** حجاج قال قال ابن خدیج سمعت عمرو بن دینار یقول اشهد لسمعت ابن عمر وهو یسئل عن الخبر فیقول ما کنا نری بذلک باسا حتی احبر ثامنا عاما اول فزعم ابن خدیج انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینهی عن الخبر **ترجمہ** حجاج سے روایت ہے ابن خدیج کہتے تھے سنا مین نے عمرو بن دینار سے وہ کہتے تھے مین گواہ ہون البتہ مین نے سنا ابن عمر سے جب ان سے پوچھتا تھا کوئی مسئلہ مخابرے کا وہ کہتے تھے میرے نزدیک تو مخابرہ کرنے مین کچھ قباحت نہین لیکن خبر پائی ہم نے اول سال مین رافع ابن خدیج سے وہ کہتے تھے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے مخابرہ کرنے سے یعنے بٹائی پر دینے سے زمین کو **ف** اس حدیث مین بجائے مخابرہ کے خبر ہے اور معنی اوسکے وہی ہین جو مخابرے کے ہین **عن** عمرو بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام الاول فزعم رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عنه **ترجمہ** اوپر گزرا **عن** عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن کرے الارض **ترجمہ** اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے **عن** عمرو بن دینار عن جابر قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة **ترجمہ** ان کلمونکا اوپر گزر چکا ہے **عن** عمرو بن دینار عن ابن عمر وجابر نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه ونهی عن المخابرة وکری الارض بالثلث والربع **ترجمہ** عمرو بن دینار ابن عمر رضہ اور جابر رضہ سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے پھلونکے جبتک کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہونچ جاوین اور کہا نے کے قابل نہو جاوین اور منع کیا بٹائی پر دینے سے اور کرایہ کرنے سے زمین کا تہائی یا چوتھائی پر **عن** المخابر قال حدثنی رافع ابن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرافع اتواجرون محاقلکم قلت نعم نواجر رسول اللہ نواجرها علی الربیع وعلی الاوساق من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعلوا ازرعوها او اعیروها او امسکوها **ترجمہ** ابو نجاشی سے روایت ہے بیان کی مجھ سے رافع بن خدیج نے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رافع تم اجرت پر دیا کرتے ہو اپنی کھیتون کو رافع بن خدیج نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ چوتھائی پر دیتے ہین یا کئی وسق جو کے

لیا کرتے ہین ہم آپنے فرمایا مت کرو ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور مانگی دیدیا کرو یا ایسا کرو
تو رکھ لو اپنی زمین کو ویسا ہی بی زراعت کے **عَنْ** رَافِعٍ قَالَ اَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَمَا فَعَلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَقٌّ سَاَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ
نُوَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْاَوْسَاقِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا اَوْ
اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا ترجمہ رافع رضہ سے روایت ہے آئے ہمارے یہان ظہیر بن رافع اور
کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فایدہ مند سے ہمنے پوچھا کیا بات
ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپ کا فرمانا حق ہے
پوچھا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کھیتون کے معاملے مین ظہیر بن رافع کہتے ہین مین نے
عرض کیا جو تہائی کے حصہ پر دیدیتے ہین اور کبھی کئی وسق کھجورون اور جوون پر بھی اجرت پر
کر معاملہ کیا کرتے ہین ہم آپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسرے کو کرنے دو یا
خالی رکھ چھوڑو **عَنْ** اُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ اَعْمَامًا لِرَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهِ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَاَمْرُهُ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ
لَكُمْ عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اسید بن رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ رافع کے چچا ہی نے کہا اپنی قوم
سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شے سے کہ تھی وہ چیز تمہارے فایدہ کی اور حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فایدون سے اور جس سے منع کیا وہ حقل سو

ف حقل کے معنے لغت مین کھیتی کے ہین اور کبھی محاقلہ زراعت کے لیے خاص کر بولتے ہین
اور مزابنہ کا پھلون کے لیے استعمال کرتے ہین اور یہان حقل سے مراد کھیت کو بیچنا گیہون کے ساتھ
یا بٹائی پر دینے سے مراد ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَيْدَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ
الْاَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُمْ مُنِعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِيَ اَرْضٌ تُزْرَعُ عَلَى بَعْضِ مَا فِيْهَا ترجمہ
عبد الرحمن بن ہرمز سے روایت ہے مین نے سنا اسید بن ناضم بن خدیج نصاری سے وہ بیان کرتے تھے
کہ ان لوگون کو ممانعت ہوئی محاقلہ سے اور محاقلہ اوسکو کہتے ہین کہ زمین بٹوین کھیتی کرنے کے لیے
اور اوسکی پیداوار مین سے ایک حصہ ٹھہرالیوین زمین کے بدلے **عَنْ** عِيْسَى بْنِ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيْجٍ قَالَ اَنَا يَتِيْمٌ فِيْ حَجْرِ جَدِّيْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَصَحِبْتُ مَعَهُ فَجَاءَ اِلَى
عُمَّالٍ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ .....

سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ قَدْ أَكْرَيْنَا أَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ
يَا بُنَيَّ دَعْ ذَاكَ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ **ترجمہ** عیسے بن سہل بن رافع بن خدیج سے روایت ہے میں یتیم تھا اور پرورش
پاتا تھا اپنے دادا رافع بن خدیج کی گود میں جب میں جوان ہوا اور دادا کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن
سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا ای باپ (یعنے دادا کو) ہم نے اپنے فلانی زمین دو سو درہم کو کرائے پر دی
ہے اونہوں نے کہا بیٹا چھوڑ دے اس معاملے کو اللہ تعالی دوسرا بندوبست سے روزی دیگا کیونکہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کرائے پر دینے سے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا كَانَ رَجُلَيْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ فَلَا
تُكْرُوا الْمَزَارِعَ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو میں ان
سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں اصل قصہ یہ ہے کہ دو شخص لڑے آپس میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو مت کرائے پر دیا کرو کھیتوں کو رافع بن خدیج نے اتنا ہی سن لیا کہ مت کرایہ دیا کرو
کھیتوں کو (اور یہ نہ خیال کیا کہ ممانعت کا سبب کیا تھا تو زید بن ثابت بڑائی کو درست جانتے ہے **قَالَ**
أَبُو عُبَيْدٍ الْحَمْزِيُّ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلَى أَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبُعُ
مَا يَخْرُجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا امام نساری نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچ زمین
کے مالک کا ہے اور جوتنے بونے والے کا پیداوار زمین سے چوتھائی حصہ ہے **هَذَا كِتَابٌ**
كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَخَلْتَ إِلَيَّ
جَمِيعَ أَرْضِكَ الَّتِي بِمَوَاضِعَ كَذَا فِي مَدِينَةِ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْأَرْضُ الَّتِي تُعْرَفُ بِكَذَا وَ
تَجْمَعُهَا حُدُودٌ أَرْبَعَةٌ تَحُوطُ بِهَا كُلَّهَا وَأَحَدُ تِلْكَ الْحُدُودِ يَاسِرُهُ لِزَيْدٍ كَذَا وَالثَّانِي وَ
الثَّالِثُ وَالرَّابِعُ وَدَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هَذِهِ بِالْحُدُودِ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِحُدُودِهَا الْمُحِيطَةِ
بِهَا وَبِجَمِيعِ حُقُوقِهَا وَشِرْبِهَا وَأَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيهَا أَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَيْءَ فِيهَا
مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَّةً أَوَّلُهَا مُسْتَهَلُّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا وَآخِرُهَا
إِسْلَاخُ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَرْضِ الْمَحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ
الْمَوْصُوفِ مَوْضِعُهَا فِيهِ هَذِهِ السَّنَةَ الْمُوَقَّتَةَ فِيهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا كُلَّمَا أَرَدْتُ وَبَدَا لِي
أَنْ أَزْرَعَ فِيهَا مِنْ حِنْطَةٍ وَشَعِيرٍ وَسِمْسِمٍ وَأُرْزٍ وَقُطْنٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلَّى وَحِمَّصٍ

وکوبیا وعدس ومقانی ومباطیخ وجزر وشلجم وخیل وبصل وثوم وقرع وبقول وقرباحین وغیر ذلک من جمیع النفلات شتاء وصیفا یبذورک ویبذرک وجمیعه علیک دونی علی ان اکون ذلک بیدیک ومن اردت من اعوانی واجرائی وبقری وداتی والی زراعة ذلک وعمارته والعمل فیه ما قوته ومصلحته وکراب ارضه وتنقیة حشیشها وسقی ما یحتاج الی سقیه مما نزرع وتسمید ما یحتاج الی تسمیده وحفر سواقیه وانهاره واجتنائه ما یجتنی منه والقیام بحصاد ما یحصد منه وجمعه ودیاسة ما یداس منه وتذریته بنفقتک علی ذلک کله دونی واعمل کله بیدی واعوانی دونک علی ان لک من جمیع ما یخرج الله عز وجل من ذلک کله فی هذه المدة الموصوفة فی هذا الکتاب من اوله الی اخرها فلک ثلثة ارباع بحظ ارضک وشریک وبذرک ونفقاتک والربع الباقی من جمیع ذلک بزراعتی وعملی وقیامی علی ذلک بیدای واعوانی وقد صارت الی جمیع ارضک هذه للحدود المذکورة فی هذا الکتاب بجمیع حقوقها وشربها وتصفیت ذلک کله منک یوم کذا من شهر کذا من سنة کذا فصار جمیع ذلک فی یدی لک کما ملکت لی فی شیء منه ولا ادعوی ولا طلبة الا هذا المزارعة المذکورة فی هذا الکتاب فی هذه السنة المسماة فیه فاذا انقضت ذلک کله مردود علیک وبذرک وعلیک ان تخرجوا بعد انقضائها منها وتخرجها من یدی ومن کل من صارت له فی یده بسببی اقر فلان وفلان وکتب هذا الکتاب شهدت

ترجمہ یہ کتاب ہمسکو کہا فلان شخص جو فلان کا بیٹا اور فلان کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت مین اور اوس حالت مین جب اوسکی سب کاروبار چلنے کے قابل مین (یعنی دیوانہ یا بیمار نہین ہی) اس کتاب مین یہہ مضمون ہی کہ تو نے (یعنی زمین کے مالک نے یہان اوسکا نام اور اوس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے) اپنی ساری زمین جو فلان موضع مین فلان پرگنہ مین واقع ہے مزارعت کی طور پر مجھہ دی اوس زمین کا نام ونشان جس سے اوسکی شناخت ہوسکے اور اوسکی چارون حدین یہہ ہین ایک حد فلان مقام سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی اسیطرح فلان فلان مقامون سے (یعنی چارون حدون کا حال لکھنا چاہیے جیسے دستور ہوتا ہے) تو نے یہہ ساری زمین جس کے حدین اس کتاب مین بیان ہوئین جو اوس زمین کو گھیری ہوئے ہین مع اوسکے سارے حقوق کے یعنی پانی کا حصہ اور نہرین اور نالیین بھکو دی اور وہ زمین بالفعل صاف پٹہ میدان ہی نہ اوس مین درخت ہین نہ کھیت ایک سال کامل کے لیے جسکا شروع فلانے مہینے کے چاند دیکھتی ہی فلان سنہ سے ہوگا اور اوسکا تمام فلان مہینے کے فلان

سنہ کے تمام ہوئی ہے ہوگا اس شرط پر کہ مین مذکورہ بالا زمین مین جسکی حدود اور مقام اوپر بیان ہوئی
اس تمام سال مین جب چاہون جو زراعت کرون گیہون یا جو یا تل یا دھان یا کپاس یا باقلا یا
چنا یا لوبیا یا مسور یا کھیرے یا ککڑی یا خربوزہ یا گاجر یا شلجم یا مولی یا پیاز یا لہسن یا ساگ سبیل پھول وغیرہ
کی جو غلہ ہو جاڑے یا گرمی مین مگر تیری تخم سے ترکاری کا ہو یا غلے کا - سب تخم وغیرہ تیرے اوپر ہی میرا
کام صرف محنت ہی اپنے ہاتھ سے یا جس سے مین چاہون اپنے دوستون یا مزدورون سے اور بیل اور ہل میرے
طرف ہی مین زراعت کرونگا اور آباد کرونگا جسطرح سے نشو ونما ہو اور درست کرونگا زمین کو اور ہل جوتون گا
اور گہانس صاف کرونگا اور جو کہیتی سینچنے کی محتاج ہو اوسکو سینچونگا اور جو کہاد کی محتاج ہی اوسکو کہاد دونگا
اور نہرین اور نالیین جو ضرور ہین اونکو کھودونگا اور جو میوہ چننے کا ہی اوسکو چنونگا اور جو کاٹنے کا ہی
اوسکو کاٹونگا اور اوڑا کر صاف کرونگا مگر ان سب باتون پر جو خرچ ہو وہ تیرا ہی البتہ کام اور محنت میری طرف ہے اور
میری لوگون کی طرف تیری طرف نہین ہے اس شرط پر کہ جو اللہ جل جلالہ ان سب کامون کے بعد اس مدت مین جسکا اوپر
اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلوادے اوس مین سے تین چوتہائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچی کے بدلے
تیری ہی - اور ایک چوتہائی میری میری زراعت اور کام اور محنت کی بدلے جو مین اپنی ہاتھ سے کرونگا اور میرے
لوگ کرینگے یہ سب زمین جسکی حدین اس کتاب مین موجود ہین معہ تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے دی اور
مین نے اوس سب پر قبضہ کیا فلان و ان فلان معین فلان سال سے اب یہ سب زمین معہ منافع اور حقوق میرے
قبضہ مین آگئے مگر میری ملک نہین ہی اوس مین سے کوئی چیز اور نہ مجھی اوس زمین سے کسیکا دعوے یا طلب ہی
مگر صرف کھیتی کرنیکا جسکا بیان اس کتاب مین ہی ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پھر اوس مدت گزرنے
کے بعد تیری زمین سب تجھکو ملے گی اور تیری قبضے مین جاوے گی اور تجھکو اختیار ہی کہ مدت گزرنے کے
بعد بھی اوس زمین سے بیدخل کردے یا اوس شخص کو جو میری وجہ سے دخل رکہتا ہو اقرار کیا اس سب مضمون کا فلان
اور فلان نے یہان پر دونو کے دستخط یا مہر چاہیے) اور اس کی دو نقلین لکھی جاوین گی (ایک تو زمین کے
مالک پاس رہیگی اور دوسری زمین لینے والیکے پاس

ذکر اختلاف الالفاظ

المأثورة في المزارعة

بیان اون مختلف عبارتون کا جو مزارعت کے باب مین منقول ہین

عن ابن عون قال کان محمد یقول الارض عندی مثل مال المضاربة فما صلح في مال المضاربة صلح في الارض وما لم یصلح في مال المضاربة لم یصلح في الارض قال وکان لا یری باسا ان یدفع ارضه کلها الی الاکار علی ان یعمل فیها بنفسه وولده واغوانه وبقره ولا ینفق شیئا فی یکون النفقة کلها من رب الارض ترجمہ ابن عون سے

روایت ہے محمد کہتے ہے زمین کا حال ایسا ہی جیسی مضاربت کا مال تو جو مضاربت کے مال مین جائز ہی وہ زمین مین بھی جائز ہے اور جو مضاربت کے مال مین درست نہین وہ زمین مین بھی درست نہین اور کہتے تھی میرے نزدیک کوئی قباحت نہین اگر کوئی شخص اپنی سب زمین کاشتکار کے حوالے کرے اس شرط پر کہ وہ خود اور اوس کے بچے بالے اور لوگ محنت کرین بیل بھی اوسی کی لیکن خرچہ اوسپر نہین وہ سب زمین والے کا ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یھود خیبر نخل خیبر وارضھا علی ان یعملوھا من اموالھم وان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ما یخرج منھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیون کو وہان کے درخت سپرد کر دیے اور زمین بھی دیدی کہ تم محنت کرو اپنے خرچ سے اور جو کچھ پیدا ہو اوس مین سے آدھا ہمارا ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یھود خیبر نخل خیبر وارضھا علی ان یعملوھا باموالھم وان لرسول اللہ صلی اللہ شطر ثمرتھا ترجمہ یہی جو اوپر گزرا **عن** نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول کانت المزارع تکری علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لرب الارض ما علی الساقی من الزرع ولھا ثقة من التبن کلا اذری کثر ھو ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کہتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کھیت بٹائی پر دیے جاتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار مینڈون پر ہو اور کچھ گہانس جسکی مقدار مجھے معلوم نہین زمین کے مالک کو ملے **عن** عبد الرحمن بن الاسود قال کان عمای یزرعان بالثلث والربع والی شریکھما وعلقمة والاسود یعلمان فلا یغیران ترجمہ عبد الرحمن بن اسود سے روایت ہے میری دونون چچا زراعت کرتی ہے تہائی اور چوتھائی پر اور مین اون دونونکا شریک تہا اور علقمہ اور اسود کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ کچھ نہ کہتے **عن** سعید بن جبیر قال ابن عباس ان خیر ما انتم صانعون ان یواجر احدکم ارضه بالذھب والورق ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس نے کہا بہتر ہے جو تم کرتی ہو اپنی زمین کو سونے یا چاندی کو بدلے کرائے دیتے ہو **عن** ابراھیم وسعید بن جبیر انھما کانا لا یریان باسا باستیجار الارض البیضاء ترجمہ ابراہیم اور سعید بن جبیر بنجر زمین کو کرایہ پر دینا برا نہین سمجھتے ہے **عن** محمد قال لم اعلم شیئا کان یفیق فی المضاربة الا بقضائین کان ربما قال للمضارب بتبینک علی مصیبة تعذر بھا وربما قال لصاحب المال بتبینک ان امینک خائن ھھنا ولا فیمینه باللہ ما خانک ترجمہ محمد نے تشریح (جو قاضی تہی کوفے مین) مضارب کے باب مین دو طرح سی حکم دیتے ہے کبھی تو مضارب کو کہتے تو گواہ لا اوس مصیبت پر جسکی وجہ سی تو معذور رہی (اور تاوان نہ دینا پڑے) اور کبھی صاحب مال سی کہتے تو گواہ لا اس بات پر کہ مضارب نے خیانت کی نہین تو اوس سے حلف لے اللہ تعالے

کی کہ اوس نے خیانت نہین کی عن سعید بن المسیب قال لا بأس بأجادة الأرض البیضاء بالذهب والفضة وقال واذا دفع رجل الی رجل مالا قراضا فاراد ان یکتب علیه بذلك کتابا کتب هذا کتاب کتبه فلان بن فلان طوعا منه فی صحة منه وجواز امره لفلان ابن فلان انك دفعت الی مستهل شهر کذا من سنة کذا عشرة الاف درهم قراضا جیادا وزن سبعة قراضا علی تقوی الله فی السر والعلانیة وادائه الامانة علی ان اشتری بها ما شئت منها کل ما اری ان اشتریه وان اصرفها وما شئت منها فیما اری ان اصرفها فیه من صنوف التجارات واخرج بما شئت منها حیث شئت وابیع مما اری ان ابیعه مما اشتریه بنقد رایت ام بنسیة وبعین رایت ام بعرض علی ان العمل فی جمیع ذلك کله برای وانی فی ذلك من رایت وکل رزق الله فی ذلك من فضل وربح بعد راس المال الذی دفعته المذکور الی لک مبلغه فی هذا الکتاب فهو بینی وبینك بنصفین لك منه النصف حظ راس مالك ولی منه النصف تاما بعملی فیه وما کان فیه من وضیعة فعلی راس المال فقبضت منك هذه العشرة الاف درهم الوضح الجیاد مستهل شهر کذا فی سنة کذا وصارت لك فی یدیك قراضا علی الشروط المشترطة فی هذا الکتاب اقر فلان وفلان واذا اراد ان لا یطلق ان یشتری ویبیع بالنسیة کتب وقال لهیثم ان اشتری وابیع بالنسیة ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خالی زمین کو کرائے پر دینا کچھ برا نہین سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کسے کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیوے ف جسکو قراض بھی کہتے ہین وہ یہ کہ روپیہ ایک کا ہو اور محنت دوسری کی اور نفع مین دونون شریک ہون ف پھر چاہے کہ نوشتہ کرالے اوسپر تو اس طور سے لکھی یہ وہ کتاب ہے جسکو فلان نے جو فلان کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جواز امر کی حالت مین فلان کے لیے جو فلان کا بیٹا ہے تو نے مجھکو دیے فلان مہینے فلان سنہ کے شروع ہوتی ہی دس ہزار درم جو کھرے اور چوکھی تہی ہر وس درم سات مثقال وزن کے بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ مین اللہ تعالی سے ڈرتا رہونگا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کرونگا اور اس شرط پر کہ جو مال مین چاہونگا ان درہمون سے خرید کرونگا اور صرف کرونگا یعنی اور درہمون مین بدلونگا اور جہان مناسب دیکھونگا جس تجارت مین چاہونگا اور جہان مناسب ہوگا وہان لیجاؤنگا اور جو مال مین خرید کرونگا اوسکو نقد یا ادھار جیسا مجھے مناسب معلوم ہوگا بیچونگا اور مال کے قیمت مین نقد بیچونگا یا دوسرا مال لونگا ان سب باتون مین مین اپنے رائے کے مطابق عمل کرونگا اور جسکو چاہونگا اپنی طرف سے وکیل

کرو تمکا پھر جو اللہ تعالے نفع دی وہ اصل مال کے بعد جو تو نے مجھکو دیا ہی اور جسکا ذکر اس کتاب مین ہو چکا آدہون
آدہ مجھ اور تجھ مین تقسیم ہوگا تجھکو آدہا نفع تیرے مال کے بدلے ملیگا اور مجھکو آدہا نفع میرے محنت کے بدلے ملے گا
اگر تجارت مین کچھ نقصان ہو تو وہ تیری مال کا ہوگا اس شرط پر یہہ دسھزار درم کھری جو کہے مین نے اپنے قبضے
مین کیی فلان مہینے کے شروع سے فلان سنہ مین اور یہہ مال بطور قراض (مضاربت) کے ان شرطون پر جو
اس کتاب مین ذکر ہوئین میری ہاتھ مین آیا اسبات کا اقرار کیا فلان اور فلان نے - اگر صاحب مال کا یہہ ارادہ ہو کہ
مضاربت سا وہ دار کا سودا نہ کری تو کتاب مین یون لکھے تو نے مجھکو منع کیا ہی اودہ آخرید و فروخت سی

شرکۃ عنان بین ثلثۃ

تین آدمیون مین شرکت عنان ہو تو اوسکا کاغذ کیونکر لکھا جاوے **فشرکت**
چار قسم پر ہے ایک شرکت مفاوضہ جب دو شخص مال شرکت اور تصرف اور دین مین برابر ہون اور اس شرکت مین ہر
شخص دوسری کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی اور دوسری شرکت عنان جس مین صرف وکالت ہوتی ہی اور کفالت
نہین ہوتی اور اس مین بعض مال مین شرکت ہو اور بعض مال مین نہ ہو یا ایک کا مال زیادہ ہو اور دوسری کا کم لیکن نفع
برابر ہو یا مال دونون کے برابر ہون اور نفع برابر نہ ہو یا خلاف جنس ہو ایک نے روپیہ دیا ہو دوسری نے اشرفیان
ہر طرح درست ہی تیسری شرکت صنائع اور تقبل کہ دو کاری گر مثلاً دو درزی خواہ ایک درزی اور ایک زنگریز اس
شرط پر شریک ہون کہ دونون مشترک کام کیا کرین اور مزدوری جو کچھ ملے اوسکو دونون بانٹ لیا کرین برابر یا جس
طرح چاہی مقرر کرین چوتھی شرکت وجوہ اوسکی صورت یہہ ہی کہ دو شخص مردون مال کے شریک ہون اس طرح کہ اپنی اپنی ساکھ
سے مال لادین اور بیچین اور صاف قیمت مالک کے حوالے کر کے جو کچھ نفع ہو وہ بانٹ لین **هذا** اما اشترک
علیہ فلان وفلان فی صحۃ عقولهما وجواز امورهما اشترکا شرکۃ عنان لا شرکۃ
مفاوضۃ بینهما فی ثلاثین الف درهم خلطوها جمیعا فصارت هذه الثلثین الف درهم فی
ایدیهم مخلوطۃ بشرکۃ بینهم ثلاثا علی ان یعملوا فیه بتقوی الله وادآء الامانۃ من
کل واحد منهم ویشترون جمیعا بذلک وبما رأوا منه اشترآه بالنقد وبالنسیئۃ
علیه ما رأوا ان یشتروا من انواع التجارات وان یشتری کل واحد منهم علی حدته دون
صاحبیه بذلک وبما رای منه ما رای اشتری منه بالنقد وبما رای اشتری علیه بالنسیئۃ
یعملون فی ذلک کله مجتمعین بما رأوا او یعمل کل واحد منهم منفردا به دون صاحبیه بما
رای جایزا لکل واحد منهم فی ذلک کله علی نفسه وعلی کل واحد من صاحبیه فیما اجتمعوا علیه
وفیما انفرد وا به من ذلک کل واحد منهم دون الآخرین مآزره کل واحد منهم فی
ذلک من قلیل ومن کثیر فهو لازم لکل واحد من صاحبیه وهو واجب علیهم جمیعا

وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ عَلٰى رَأْسِ مَالِهِمُ الْمُسَمّٰى مُبْتَلَغُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ
فَهُوَ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا وَمَا كَانَ فِي ذٰلِكَ مِنْ وَضِيعَةٍ فَبِتَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ أَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رَأْسِ
مَالِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلٰثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِأَلْفَاظٍ وَاحِدَةٍ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ بِمَا فِيهَا مِنْ نَفَقَةٍ لَهُ أَقَرُّوا أَنَّ فُلَانًا وَفُلَانًا ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس مین
بیان ہے فلان اور فلان اور فلان کے شرکت کا اونکی حالت صحت اور درستی حواس اور جواز امر مین بیچ تینون شخص شریک
ہوئے ہین عنان کے طور پر نہ مفاوضہ کے طور پر تیس ہزار درم مین جو سب کے سب عمدہ اور کھری ہین
ہر دس درم سات مثقال وزن کے ہین اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درم ہین ان سب کو تینون نے کے ہاتھ مین بھ
سب درم ملا جلے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ سب محنت کرین اسمین ڈر کر اور ہر ایک
دوسری کی امانت ادا کرنے کے نیت سے اور سب ملکر خرید کرین مال کو اور جس مال کو چاہین نقد خریدین اور جس کو
چاہین قرض خریدین اور جس قسم کی چاہین تجارت کرین اور ہر ایک شخص ان تینون مین سے بے دوسری کے
شرکت کے جو چاہے خریدے نقد یا ادھار اس سب رقم مین تینون شریک ملکر ایک ساتھ معاملہ کرین یا ہر ایک
تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ سب ملکر کرین وہ سب پر لازم اور نافذ ہوگا کرنے والے پر بھی اور اوس کے
دونو ساتھیون پر اور جو کوئی اکیلا کرے وہ بھی اوس کے اوپر اور اوس کے دونو ساتھیون پر لازم ہوگا غرضکہ
ہر معاملہ تھوڑا ہو یا بہت وہ سب پر نافذ ہوگا خواہ ایک کا کیا ہوا ہو یا سب کا کیا ہوا پھر جو اللہ تعالی نفع دیوے
وہ بموجب راس المال کے تین حصے کر کے سب شریکون پر تقسیم ہوگا اور جو اوس مین نقصان ہو وہ سب پر ہوگا تہائی
تہائی بموجب راس المال کے اس کتاب کے تین نسخے لکھی گئی اور ایک ایک نسخہ ایک ہی عبارت اور لفظون کا ہر ایک
شریک کو دیا گیا کہ بطور سند کے اپنے پاس رکھی اسبات پر اقرار کیا فلانے اور فلانے نے اور فلانے نے یعنے
تینون شریکون نے **شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ** بَيْنَ أَرْبَعَةٍ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ جَعَلَهَا قَالَ اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین جو اوسکو جائز رکھتا ہے
قرار دیوے تو اوسکی کتاب کیونکر لکھی جاوے فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو پورا کرو عقدون کو **هٰذَا مَا**
اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ فِي رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوا بَيْنَهُمْ
مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ وَنَقْدٍ وَاحِدٍ وَخَلَطُوهُ وَصَارَ فِي أَيْدِيهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ
وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ وَحَقُّهُ سَوَاءٌ عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوا فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَفِي كُلِّ قَلِيلٍ وَكَثِيرٍ
سِوَاهُ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا وَنَسِيئَةً بَيْعًا وَشِرَاءً فِي جَمِيعِ الْمُعَامَلَاتِ وَفِي كُلِّ مَا
يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَزَا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى انْفِرَادِهِ بِكُلِّ مَا رَأَى أَوْ

ف اسنے فلانا وفلانا کو سب نسخون مین اور دوسرے نسخون مین ہے فلان وفلان

كُلُّ مَا بَدَا لَهُ جَائِزٌ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ
أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَعَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيهِ
وَمَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا عَلَى حِدَةٍ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا
كَانَ فِيهَا مِنْ تَقِيصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَقَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ فِي هَذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيلَهُ فِي الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ
هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَمَةِ فِيهِ وَقَبْضِهِ وَفِي خُصُومَةِ كُلِّ مَنْ اعْتَرَضَهُ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ
وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِي شَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دُيُونِهِ وَإِنْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ أَمْرُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ
وَفُلَانٍ ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جس کے رو سے فلان اور فلان اور فلان اور فلان بطور مفاوضہ کے شریک ہوے
اوس راس المال مین جسکو سب نے جمع کیا تہا ایک ہی قسم کا ایک ہی سکی کا اور اوسکو ملا دیا اور سب کے قبضے مین ملکر
گیا اب کسی کا حصہ بیچا نا نہین جاتا اور سب کا مال اور حصہ برابر ہے اس شرط پر کہ سب ملکر محنت کرین اوسمین اور اوس کے
سوا مین قلیل ہو یا کثیر ہر طرح کے معاملے نقد ہون یا ادہار خرید و فروخت کے جو لوگ کیا کرتے ہین سب ملکر یا
الگ الگ مگر ہر ایک کا معاملہ اوس کے سب شریکون پر جائز اور نافذ ہی اور جو اس شرکت کے رو سے کسی شریک پر
حق یا دین لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہی جسکا نام اس کتاب مین ہی اور جو اسد دیوے سب کو یا ایک کو تنہا بچوت وہ
سب مین برابر تقسیم ہوگی اور جو نقصان ہوگا وہ بہی سب پر ہوگا برابر برابر اور ان چارون شخصون مین سے ہر ایک
نے دوسری کو اپنے ساتہیون مین سی جسکی نام اس کتاب مین لکہی ہین اپنا وکیل کیا ہر ایک حقکے مطالبے کے لیے
اور خصومت کرنی کے لیے اور قبض الوصول کرنی کے لیے اور جو کوئی اوس سے خصومت کرے اوس کے جواب دہی
کرنے کے لیے یا کچہہ مطالبہ کرے اوسکا جواب دینے کے لیے اور اوسکو وصی کیا اپنا اس شرکت مین اپنی مرنے کے بعد
اپنے قرضون کے ادا کرنے کی لیے اور وصیتین پوری کرنے کے لیے اور ہر ایک نے ان چارون مین سے دوسرے کی سب
کام قبول کیے جو اوسکو دیے گئے اقرار کیا ان سب باتون پر فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے

باب الشرکۃ

الابدان شرکت الابدان (یعنے شرکۃ الصنائع جسکے معنی اوپر گزرے) کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ
أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہی بدر کی لڑائی کے روز مین اور عمار اور سعد شریک ہوئی (کہ جو کچہہ کماوین گے کافرونکا مال یا قیدی وہ سب
ملکر بانٹ لین گے) تو سعد دو بندی پکڑ کر لائے اور مجہکو اور عمار کو کچہہ نہ ملا عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ

كَاتَبَ اَحَدُهُمَا فَقَالَ جَائِزٌ اِذَا كَانَا مُتَفَاوِضَيْنِ يَقْضِي اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ ترجمہ زہری نے کہا دو
غلام شریک ہون وضہ کے طور پر پھر ایک کتابت کرے اونہون نے کہا جائز ہی ادا کریگا ایکدوسرے
کیطرف سے **تفرق** الشُّرَكَاءِ عَنْ شَرِكَتِهِمْ حصہ دارون کی شرکت چھوٹنے کا بیان **هٰذَا**
كِتَابُ كَتَبَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ وَاَقَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ مِنْ اَمْرِهِ اَنَّهُ جَرَتْ
بَيْنَنَا مُعَامَلَةٌ وَمُتَاجَرَاتٌ وَاشْرِيَةٌ وَبُيُوعٌ وَخِلْطَةٌ وَشَرِكَةٌ فِي اَمْوَالٍ وَفِي اَنْوَاعٍ
مِنَ الْمُعَامَلَاتِ وَقُرُوضٍ وَمُصَارَفَاتٍ وَوَدَائِعَ وَاَمَانَاتٍ وَسَفَاتِجَ وَمُضَارَبَاتٍ وَعَوَارِيَ
وَدُيُونٍ وَمُؤَاجَرَاتٍ وَمُزَارَعَاتٍ وَمُوَاكَرَاتٍ وَاِنَّا نَقَضْنَا عَلَى التَّرَاضِي مِنَّا جَمِيعًا بِمَا
فَعَلْنَا مِنْ مَا كَانَ بَيْنَنَا مِنْ كُلِّ شَرِكَةٍ وَمِنْ كُلِّ مُخَالَطَةٍ كَانَتْ جَرَتْ بَيْنَنَا فِي نَوْعٍ مِنَ
الْاَنْوَاعِ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ وَفَسَخْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ فِي جَمِيعِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَصْنَافِ وَبَيَّنَّا ذٰلِكَ كُلَّهُ
نَوْعًا نَوْعًا وَعَلِمْنَا مَبْلَغَهُ وَمُنْتَهَاهُ وَعَرَفْنَاهُ عَلَى حَقِّهِ وَصِدْقِهِ فَاسْتَوْفَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا
حَقَّهُ مِنْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ وَصَارَ فِي يَدِهِ فَلَمْ يَبْقَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا قِبَلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِهِ
سَمَّيْنَ مُعَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَلَا قِبَلَ اَحَدٍ بِسَبَبِهِ وَلَا بِاسْمِهِ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰى وَلَا طِلْبَةٌ مَعَهُ لِاَنَّ
كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا قَدِ اسْتَوْفَى فِي جَمِيعِ حَقِّهِ وَجَمِيعِ مَا كَانَ لَهُ مِنْ جَمِيعِ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَصَارَ فِي يَدِهِ
مُوَفَّرًا اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ **ترجمہ** یہ تحریر کیا ہے فلان اور فلان اور فلان اور
فلان نے اور ہر ایک نے اقرار کیا ہی اون مین سی اپنے دوسری ساتھیون کے لیے جنکا نام لیا گیا اس کتاب
مین اس ساری نوشتے کا اپنی صحت اور تندرستی اور جواز امر کیحالت مین کہ ہم چارون مین معاملات اور تجارتین
اور خرید و فروخت اور ملاپ اور شرکتین ہر طرح کے اموال اور ہر طرح کی معاملات اور قرضون اور صرفون اور امانتون
اور ہنڈیون اور مضاربتون اور عاریتون اور قرضون اور اجارون اور مزارعتون اور کرایون مین جاری
تہین اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا ہر ایک شرکت اور ملاپ کو جو ہر ایک مال اور معاملے مین
اب تک جاری تھی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک قسم کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اوسکی حد اور مقدار
کو اور جو صحیح اور صحیح تہا اوسکو دریافت کر لیا اور ہر ایک نے اپنا حق پورا بھر پایا اپنے قبضے مین کر لیا اب ہم مین سے
کسی کو کسی ساتھی کیطرف جنکا نام اس کتاب مین ہین یا اوسکی وجہ سے یا اوس کے نام سے دوسری کیطرف کوئی دعوی
اور مطالبہ نہین ہی کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تہا پورا پایا لیا اور اپنے ہاتھ مین کر لیا اقرار کیا اسکا فلان اور فلان اور فلان
اور فلان نے **تفرق** الزَّوْجَيْنِ عَنْ مُرَاوَحَتِهِمَا اخصم اور جورو نکاح سے جدا ہون تو کیا نوشتہ کرین **قال**

اللہ تبارک وتعالیٰ ولا یحل لکم ان تاخذوا مما اتیتموھن شیئا الا ان یخافا الا یقیما
حدود اللہ فان خفتم الا یقیما حدود اللہ فلا جناح علیھما فیما افتدت بہ فرمایا اسد نے
تم کو درست نہیں عورتوں سے پھیر لینا اپنا دیا ہوا مگر جب دونوں ڈریں کہ اسد کے قاعدے ٹھیک نہ رکھ سکیں گے
پھر جب ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دیکر اپنی کو چھڑا لیوے **ھذا** کتاب کتبتہ فلانۃ
بنت فلان بن فلان فی صحۃ منھا وجواز امر لفلان بن فلان بن فلان انی کنت
زوجۃ لک وکنت دخلت بی فاقضیت الی ثم انی کرھت صحبتک واحببت مفارقتک
عن غیر اضرار منک بی ولا رغبۃ بی عنک فانت بریء من حقی واجب لی علیک وانی سألتک عند ما خفنا ان
لا نقیم حدود اللہ ان تخلعنی فقبلت منک بتطلیقۃ بجمیع مالی علیک من صداق وھو
کذا وکذا دینارا عشارا متقابلا وکذا وکذا دینارا عشارا متقابلا اعطیتکھا علی ذلک
سوی ما فی صداقی فھو علی الذی سألتنی منہ فطلقتنی تطلیقۃ بائنۃ بجمیع ما کان
بقی لی علیک من صداقی المسمی مبلغہ فی ھذا الکتاب وبالدنانیر المسماۃ فیہ سوی ذلک
فقبلت ذلک منک مشافھۃ لک عند مخاطبتک ایای بہ وکتبتہ علی قولک من
قبل تصادرنا عن مطلقنا ذلک ودفعت الیک جمیع ھذہ الدنانیر المسمی مبلغھا فی
ھذا الکتاب الذی خالعتنی علیھا وافیۃ سوی ما فی صداقی فصرت بائنۃ منک
مالکۃ لامری بھذا الخلع الموصوف امرہ فی ھذا الکتاب فلا سبیل لک علی ولا مطالبۃ
ولا رجعۃ وقد قبضت منک جمیع ما یجب لمثلی ما دمت فی عدتہ منک وجمیع ما احتاج الیہ مما
ما یجب للمطلقۃ التی تکون فی مثل حالی علی زوجھا الذی یکون فی مثل حالک فلم یبق لکل واحد
منا قبل صاحبہ حق ولا دعوی ولا طلبۃ فکل ما ادعی واحد منا قبل صاحبہ من حق او من
دعوی او من طلبۃ بوجہ من الوجوہ فھو فی جمیع دعواہ مبطل وصاحبہ من ذلک اجمع
بریء وقد قبل کل واحد منا کل ما اقر لہ بہ صاحبہ وکل ما ابرأہ منہ مما وصف فی
ھذا الکتاب مشافھۃ عند مخاطبتہ ایاہ قبل تصادرنا عن مطلقنا وافترقنا عن مجلسنا
الذی جری بیننا فیہ اقرت فلانۃ وفلان ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلانی عورت نے جو بیٹی ہے
فلان شخص کی اور وہ بیٹا ہے فلان شخص کا اپنی حالت صحت اور جواز تصرف میں فلان شخص کے لیے جو فلانی
کا بیٹا ہے کیا میں تیری بی بی تھی اور تو نے مجھ سے صحبت کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ سے تیری صحبت بری معلوم
ہوئی اور میں نے تجھ سے جدا ہونا پسند کیا تو نے مجھ کسیطرح کا نقصان نہیں پہونچایا نہ میرے حق کو جو تجھ پر واجب

منع فلانی

تو نے رد کا اور مین نے تجھہ سی درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اللہ کے دستور ٹھیک نہ رکھہ سکین گے کہ مجھہ ہی
خلع کرلے اور مجھی ایک طلاق بائن دیدے اوس سب مہر کے بدلے مین جو میرا تیری ذمہ پر ہی اور وہ اتنی اتنی
دینار مین کہری اتنے مثقال کے اور اتنی دینار کہری اتنے مثقال کے اور جو مین نے تجھکو دیا ہی سو امیری مہر کے
پھر تو نے میری درخواست قبول کی اور مجھے ایک طلاق بائن دیا اوس سب مہر کے بدلے جو میرا تجھہ پر باقی تہا
اور جسکی تعداد اس کتاب مین لکھی ہی اور اون دینارون کے بدلی جنکی تعداد اوپر بیان ہوئی سو امہر کے پھر
مین نے یہ قبول کیا تیری سامنی جب تو میری طرف مخاطب تہا اور مین تیری بات کا جواب دیتی تہی قبل اسکے
کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہون اور مین نے دیدی تجھی وہ سب دینار جنکی تعداد اوپر مذکور ہوئی ہین کتاب مین
جنکے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری مہر کے سو اب مین تجھہ سے بائن (جدا) ہوگئی اور اپنی مرضی کی آپ
مالک ہوئی بوجہ اس خلع کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا مجھہ پر کچھہ اختیار نہین نہ کچھہ مطالبہ ہی نہ مجھی رجوع کا اختیار ہی
(یعنی طلاق رجعی نہین ہے کہ پھر اگر چاہی تو مجھی بی بی بنالے بلکہ بائن ہی) اور مین نے تجھہ سی لی لیی سب وہ
حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہین جبتک مین تیری عدت مین رہون) یعنی نفقہ عدت وغیرہ) اور ساری
وہ چیزین مین نے بھرائین جو مانند میری طلاق والی عورت کے لیی درکار ہوتین ہین اور دنیا ہوتین ہین خاوند
کو مانند تیرے اب کسی کو ہم مین سے دوسری کیطرف کوئی حق یا دعوی یا مطالبہ باقی نہین اگر کوئی ہم مین سے
دوسری پر کسیطرح کا حق یا دعوی یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اوسکا سب دعوی باطل ہی اور یہ دعوی کیا
وہ بالکل بری ہے ہم مین سی ہر ایک نے اپنی ساتھی کا اقرار اور اوسکا ابرا (یعنی بری کرنا) قبول کیا جسکا ذکر اوس
کتاب مین ہوا و بعد وسوال جواب کیوقت قبل اسکے کہ ہم اس گفتگو سی فارغ ہون یا اس مجلس سے اوٹھ کھڑے ہون
جہان یہہ اقرار ہوئے ہین خاوند اور جورو کے طرف سی یعنی ہمارے دونون کی بیچ مین **الکتابۃ**
غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہی) فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا یعنی جو غلام یا لونڈیان مکاتب ہونا چاہتی ہین تو
مکاتب کردو اونکو اگر تم جانو کہ وہ اس لائق ہین۔ جب مکاتب کری تو یہ اقرار نامہ لکھے **هٰذَا كِتَابٌ**

فُلَانٌ

كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازٍ اَمْرٍ لِفَتَاهُ النُّوْبِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَّهُوَ يَوْمَئِذٍ
فِيْ مِلْكِهٖ وَيَدِهٖ اِنِّيْ كَاتَبْتُكَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ عَلٰى ضَيْحِ جِيَادٍ وَزْنُ سَبْعَةٍ مُنَجَّمَةٍ عَلَيْكَ سِتَّ
سِنِيْنَ مُتَوَالِيَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلُّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ تَدْفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰى
مَبْلَغَهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلْاَحْرَارِ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ
شَيْئًا مِّنْهُ عَنْ مَّحَلِّهٖ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيْقًا لِّيْ كَمَا تَبَدَّلْتَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ

عَلَيْهِ عَلَى الشُّرُوطِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا ذٰلِكَ فِيهِ أَقَرَّ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے جو فلان کا بیٹا ہی اپنی حالت صحت اور جواز تصرف مین اپنی غلام کے لیے جو نوبہ (ایک ملک ہی) کا رہنی والا ہے اور جسکا نام یہہ ہی اور وہ آجتک میری ملک اور تصرف مین ہی کیا یہہ بات مین نی تجھکو مکاتب کیا تین ہزار درم پر جو پوری ہون اور کھری وزن سبعہ کے (یعنی ہر درم سات مثقال کے ہون) اور ادا کیے جاوین قسط قسط کرکے چھہ سال مین لگاتار پہلی قسط فلانے مہینے کے فلانے سال مین چاند دیکھتی ہی بجاوے اگر یہہ روپیہ جسکے تعداد اوپر مذکور ہوئی تو مجھکو برابر قسطون مین پہونچاوے تو تو آزاد ہی اور تیری لیی وہ سب باتین ہونگی جو آزادون کے لیی ہین اور تجھپر وہ باتین سب لازم ہونگی جو آزادون پر ہین اگر تو نے انہین خلل کیا اور وقت پر نہ پہونچایا تو کتابت باطل ہوگی اور تو پھر غلام ہوجاویگا اور مین نے تیری کتابت قبول کی ان شرطون پر جنکا ذکر اس کتاب مین ہوا قبل اسکے کہ ہم اپنی گفتگو سے فارغ ہون یا اپنی مجلس سے جدا ہون جس مین یہہ اقرار ہوا فلان اور فلان کیطرف سے **تدبیر** غلام یا لونڈی کو مدبر کرنا جسکی تعبیر آگے آتی ہی جب مدبر کرے تو یہہ اقرار لکھے **هٰذَا** كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقْلِيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ فَأَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِي إِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي أَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيعِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ لِأَمْرِهِ مِنْهُ بَعْدَ أَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمِّينَ فِيهِ فَأَقَرَّ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَأَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ثُمَّ مِنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهِ أَقَرَّ فُلَانُ بْنُ الصَّقْلِيِّ الطَّبَّاخُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَبَدَنِهِ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلَى مَا سُمِّيَ وَوُصِفَ فِيهِ ترجمہ یہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان شخص نے جو بیٹا ہی فلانی کا اپنی غلام کے لیی جو صیقل گر ہی یا نان بائی یا باورچی اور جسکا نام یہہ ہی اور وہ آجتک اوس کی ملک اور تصرف مین ہے کیا یہہ مینی تجھکو مدبر کیا خاص اللہ کے واسطے اور ثواب کی امید سے تو تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد کسی کا اختیار نہین تجھپر میرے مرنے کے بعد مگر ولا کے لیے وہ میری ہی اور میری ورثون کے اقرار کیا فلان بن فلانے نے اوسکا جو کچھہ اس کتاب مین لکھا ہی اپنی خوشی سی صحت اور جواز تصرف کیحالتمین جب یہہ کتاب پڑہی گئی گواہون کے سامنے جسکا نام اس کتاب مین ہی تو اوس نے اقرار کیا کہ مین نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچانا اور مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اسپر اور اللہ کا فی ہی گواہی کے لیے پھر وہ گواہ جو حاضر ہین اقرار کیا فلانے صیقل گر

یا باوجی نے اپنی صحت عقل اور بدن کی حالت مین کہ جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے وہ سب حق ہی جیسا لکھا ہے
اور بیان کیا گیا **عتق** آزاد کرنا - جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یون لکھدیوے **هذا کتاب**
کتبه فلان بن فلان طوعا فی صحة منه وجواز امر وذلك فی شهر کذا من سنة کذا
لفتاه الرومی الذی یسمی فلانا وهو یومئذ فی ملکه ویکره انی اعتقته تقربا الی
الله عز وجل وابتغاء لجزیل ثوابه عتقا بتا لا مثنویة فیه ولا رجعة لی علیك فانت حر
لوجه الله والدار الاخرة لا سبیل لی ولا لاحد علیك الا الولاء فانه لی ولعصبتی من بعدی
ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان ابن فلان نے اپنے خوشی سی حالت صحت اور جواز تصرف مین فلان مہینے اور فلانی
سال مین اپنی رومی غلام کے لیے جسکا نام یہ ہی اور وہ آج تک اوس کے ملک اور تصرف مین ہی کہ مین نے
تجھکو آزاد کیا اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیی اور اوسکا بڑا ثواب چاہنے کی لیے آزادی قطعی جس مین کوئی
شرط نہین نہ رجوع کا حق ہے اب تو آزاد ہی اللہ کیواسطے اور آخرت کی ثواب کی لیی میرا تجھپر کچھ اختیار نہین اور
نہ اور کسی کا مگر ولاء کے لیی وہ میری ہی اور میری وارثون کی میرے بعد - تمام ہوئی وہ روایت جو شیخ کی پاس تھی)

کتاب المحاربة

کتاب لڑائی کی **تحریم** الدم خون کرنیکی حرمت **عن**
انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال امرت ان اقاتل المشرکین حتی یشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فاذا شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله وصلوا صلاتنا واستقبلوا قبلتنا واکلوا ذبیحتنا فقد حرمت علینا دماؤهم
واموالهم الا بحقها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھی حکم ہوا
مشرکون سی لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور بیشک حضرت
محمد رسول اللہ اوسکی بندی ہین اور اوس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز پڑہین ہماری نماز کیطرح اور ہمارے
قبلے کیطرف منہ کرین نماز مین اور ہماری ذبح کی ہوئے جانور کہاوین جب یہ سب باتین کرنے لگین تو ہم پر حرام
ہوگئی اون کے خون اور مال مگر کسی حقکی بدلے (یعنی حد یا قصاص مین - اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبتک کافر کسی
ملک کے ایمان قبول نہ کرین اوسوقت تک اون کی جان اور مال محفوظ نہین ہر ایک مسلمان اون کو قتل کرسکتا ہی اون
کا مال لوٹ کرلاسکتا ہے) **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امرت ان
اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فاذا شهدوا ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله واستقبلوا قبلتنا واکلوا ذبیحتنا وصلوا صلاتنا فقد
حرمت علینا دماؤهم واموالهم الا بحقها لهم ما للمسلمین وعلیهم ما علیهم ترجمہ وہی اوپر

گزرا اتنا زیادہ ہی کہ اون کے لیی ہی جو مسلمانون کی لیی اور اون پر ہی جو مسلمانون پر ہے عن میمون بن سیاہ انہ سال انس بن مالک قال یا ابا حمزۃ ما یحرم دم المسلم ومالہ فقال من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا واکل ذبیحتنا فھو مسلم لہ ما للمسلمین وعلیہ ما علی المسلمین ترجمہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک سی پوچھا اے ابی حمزہ مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہی اونہون نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور حضرت محمد ﷺ اللہ کی بھیجی ہوئے ہین اور ہماری قبلہ کیطرف منہ کری اور ہماری طرح نماز پڑہے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کہاوے تو وہ مسلمان ہی اوس کے لیے ہین وہ سب حق جو مسلمانون کے لیی ہین اور اوسپر ہین وہ سب حق جو مسلمانون پر ہین عن انس بن مالک قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل العرب فقال ابو بکر انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ واللہ لو منعونی عناقا کانوا یعطونہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ قال عمر فلما رایت رای ابی بکر فشرح علمت انہ الحق ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بعضی عرب اسلام سی پھر گئی حضرت عمر رض نے کہا ای ابوبکر تم عربون سے کیونکر لڑوگے (حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہین) ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مجھی حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا جبتک وہ گواہی دین اسبات کی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اللہ کے اور مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون اور نماز پڑہین اور زکوۃ دیوین قسم خدا کی اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہ دینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو مین اون سی لڑونگا حضرت عمر رض نے کہا جب مین نی ابوبکر کی راے کھلی کھلی دیکھی تو مینے جانا کہ یہی حق ہے ف اسحدیث سی باطل ہوگیا خیال اون جاہلون کا جو کہتے ہین فقط لا الہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیی کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبرون کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے فرشتون کو نہ مانے جس حدیث مین یہ بات آئی ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت مین جاویگا اوس سی مراد یہی ہے کہ اور عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکھی عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ قال

اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنِّيْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ عَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہوگئی تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا تم کیونکر لڑو گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا جبتک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہین پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کی وجہ سے (جیسی حد یا قصاص مین) اور حساب اوسکا اللہ پر ہے (کہ وہ سچی دل سے کہتا ہے یا صرف زبان سی) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مین تو لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ مین (مثلاً نماز پڑھے زکوۃ نہ دیوے یعنی ایک فرض کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے) اس لیے کہ زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر رسی (جس سی اونٹ باندھتے ہین) نہ دین گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھی تو مین اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی کچھ نہ تھا مگر اللہ نے ابوبکر کے سینہ کو کھول دیا لڑنے کے لیے اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ یہی حق ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُفَرِّقَنَّ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَلَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَاتَلْنَا مَعَهٗ فَرَاَيْنَا ذٰلِكَ رُشْدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پھر جب اونہون نے یہ کہا تو بچا لیا مجھ سے اپنی جانون اور مالون کو مگر کسی حق کی وجہ سے اور حساب اونکا اللہ کے پاس ہوگا جب عرب کے لوگ مرتد ہوگئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا کیا تم اون سے لڑتے ہو اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا وہ کہنے لگی قسم خدا کی مین نماز اور زکوۃ مین فرق نہ کرونگا اور لڑونگا اون لوگون سے جو فرق کرین اندونون مین پھر ہم لڑے ابوبکر کے ساتھ اور یہی امر ٹھیک پایا تو گویا صحابہ کا اجماع ہوگیا اسپر امام نسائی نے کہا یہ روایت قوی نہین کیونکہ اسکو روایت کیا سفیان بن حسین نے زہری سی اور وہ قوی نہین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنی مال اور جان کو بچا لیا

فائدہ سفیان بن حسین

مگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب اللہ پر ہی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ
مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ
شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مسلمین عقال کے بدلے عناق ہے
یعنی ایک بکری کا بچہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ
ترجمہ اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ
النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ
الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ
فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رض نے کہا ابوبکر نے اکٹھا کیا لوگوں کو یا مستعد ہوئی اون سے لڑنے کے
لیے تو عمر نے کہا اے ابوبکر تم کیونکر لڑتے ہو لوگوں سے اخیر تک عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا
مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا
مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرُمَتْ
عَلَیْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ ترجمہ ان روایات کا اوپر گزرچکا اخیر کی روایت
مین یہ ہی کہ آپنے فرمایا ہم لڑین گی لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اخیر تک عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ هَارًّا فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَیَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّهَا یَقُوْلُهَا تَعَوُّذًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنِّیْ

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے اتنے مین ایک شخص آیا چپکے سی آپ سے کچھہ کہا آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کی لائق نہین وہ شخص بولا ہان مگر اپنے بچانے کے لیی کہتا ہی دورہ دل مین اوسکو یقین نہین) آپنے فرمایا مت قتل کرو اوسکو کیونکہ مجھہ حکم ہوا ہے لوگون سی لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پھر جب وہ یہ کہین تو اونھون نے بچالیا اپنے جانون اور مالون کو مجھہ سے مگر کسی حقکی وجہ سی اور حساب اونکا اللہ پر ہی عن رجل قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی قبۃ فی مسجد المدینۃ وقال فیہ انہ اوحی الی ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ مختصر ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم مدینے کی مسجد مین ایک قبے کی اندر تھے آپنے فرمایا مجھہ وحی ہوئی کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اوسی طرح جیسی اوپر گزری عن اوس یقول دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی قبۃ وساق الحدیث ترجمہ اوس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ایک قبے کی اندر تھے پھر بیان کیا اوسی حدیث کو عن النعمان بن سالم قال سمعت اوسا یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد ثقیف فکنت معہ فی قبتہ فما مر بی ان فی القبتہ غیری وغیر رجل فسارہ فقال اذہب فاقتلہ قال الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال یشہد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ذرہ ثم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوہا حرمت دماءہم واموالہم الا بحقہا قال محمد فقلت لشعبۃ الیس فی الحدیث الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال اظنہا معہا ولا ادری ترجمہ نعمان بن سالم سی روایت ہی مین نے اوس سی سنا وہ کہتا تھا مین رسول اللہ صلعم پاس آیا ثقیف کے لوگون کی ساتھہ پھر مین آپکے ساتھہ تھا ایک قبے مین سب لوگ سوگئی فقط مین اور آپ جاگتے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور چپکی سی کچھہ باتین کین آپسے آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو پھر آپنے فرمایا کیا وہ گواہی نہین دیتا اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اوسکا رسول ہون وہ بولا کیون نہین گواہی دیتا ہی اس بات کے آپنے فرمایا چھوڑ دی اوسکو پھر فرمایا مجھہ حکم ہوا لوگون سی لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب اونھون نے یہ کہا تو اونکی جانین اور مال محفوظ ہو گئے مگر کسی حقکی بدلے ۔ محمد نے کہا مینے شعبہ سی پوچھا کیا یہ حدیث مین نہین ہی الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اونھون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ہی اور مین نہین جانتا

عَنْ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ گواہی دین اسبات کی کوئی پوجنے کے لائق نہین سوا اللہ کے پھر حرام ہوجاوین گے اون کے خون اور مال مگر کسی حکم کے بدلے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهُ اِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا ترجمہ ابوادریس سے روایت ہے مین نے معاویہ سے سنا وہ خطبہ پڑھتے تھے اور انہون نے بہت کم حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کین ہین وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ مین فرماتے تھے ہر ایک گناہ اللہ بخشدیگا (یعنی امید ہے بخشی جانے کی) مگر جو مسلمان کو قصداً قتل کریا جو شخص کافر ہوکر مری (نعوذ باللہ) اوسکی مغفرت کی امید نہین ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَذٰلِكَ اَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خون نہین ہوتا ظلم سے مگر آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اوس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے کیونکہ اوسی نے پہلے خون کرنا نکالا۔ (اور اپنے بھائی (ہابیل) کو ظلم سے مارا۔ اسیطرح جو شخص بری بات نکالی تو قیامت تک اوسکا وبال اوسپر ہوتا رہیگا)

تَعْظِيْمُ الدَّمِ خون کرنا کتنا بڑا گناہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکی ہاتھ مین میری جان ہے مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک ساری دنیا کے تباہ ہونیسے زیادہ ہے (امام نسائی نے کہا اس حدیث کا راوی ابراہیم بن مہاجر ہے جو قوی نہین ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ دنیا کا تباہ ہوجانا اللہ کے نزدیک حقیر ہے مسلمان کو قتل کرنیسے (ناحق) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ترجمہ دونون روایتون کا عبداللہ بن عمرو نے کہا مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونی سے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صواب یہ ہے کہ وہ روایت سعید بن خطب بقول سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ واول ما یقضی بین الناس فی الدماء
ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اور
سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جاویگا **عن** عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اول ما یحکم بین الناس فی الدماء **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جاویگا تو خون کے مقدمہ کا (قیامت کی روز) **عن** ابی وائل قال
قال عبداللہ اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء **عن** عبداللہ قال اول ما
یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء **ترجمہ** عبداللہ نے ایسا ہی کہا **عن** عمرو بن شرحبیل
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیامۃ فی
الدماء **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عبداللہ قال اول ما یقضی بین الناس فی الدماء **ترجمہ** عبداللہ
نے ایسا ہی کہا **عن** عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ الرجل اخذا
بید الرجل فیقول یا رب ھذا قتلنی فیقول اللہ لہ لم قتلتہ فیقول قتلتہ لتکون العزۃ
لک فیقول فانھا لی ویجیئ الرجل اخذا بید الرجل فیقول ان ھذا قتلنی فیقول اللہ لم
قتلتہ فیقول لتکون العزۃ لفلان فیقول انھا لیست لفلان فیبوء باثمہ **ترجمہ** عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ
کر لاویگا اور کہیگا ای پروردگار اس نے مجھے قتل کیا ہے تاکہ تجھے عزت ہو (یعنی کافر تھا اور تیری سوا
اور بتوں اور جھوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کرنیکی لیے اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں)
تب اللہ تعالیٰ فرماویگا بیشک عزت میرے لیے ہے اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا
اس نے مجھے قتل کیا تھا پروردگار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلان شخص کو عزت دینے کی لیے
(یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جمانے کی لیے) تب پروردگار فرماویگا فلان شخص کو عزت نہیں ہے پھر وہ
اوسکا گناہ سمیٹ لیگا **ف** یعنی قاتل و مقتول کے سب گناہ ڈالیں جاوینگے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل
پکڑے جاوینگے مگر وہ جنہوں محض خدا کا نام بڑا کرنے کے لیے اور اوسکا دین پھیلانے کے لیے قتل کیا **عن** جندب
حدثنی فلان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بقاتلہ یوم القیمۃ فیقول
سل ھذا فیم قتلنی فیقول قتلتہ علی ملک فلان قال جندب فاظنھا **ترجمہ** جندب سے روایت
ہے مجھسے فلان شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنے قاتل کو
لیکر آویگا اور کہیگا ای پروردگار پوچھ اس سے مجھے کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلان شخص کے

۴ اسمیں فلانی فرمادی گا تو اسکو قتل کیا تھا وہ بولیگا میں نے اسکو قتل کیا تھا

سلطنت مین یعنی فلان بادشاہ یا حاکم کی مدد کے لیی) جندب نے کہا پھر بچاس سی کیونکہ یہ خون معاف نہین ہوگا

عن سالم بن ابی الجعد ان ابن عباس سئل عن من قتل متعمدا ثم تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقال ابن عباس وانى له التوبة سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول يجيئ متعلقا بالقاتل تشخب اوداجه دما فيقول اى رب سل هذا فيم قتلنى ثم قال والله لقد انزلها الله ثم ما نسخها ترجمہ سالم بن ابی الجعد سی روایت ہی ابن عباس سی پوچھا گیا کہ جس شخص نے مومن کو قصداً قتل کیا پھر توبہ کیا اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے اور ہدایت پر آیا تو اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا مسلمان کو قتل کرنی والی کی توبہ کہان قبول ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے مقتول قاتل کو پکڑی ہوے آویگا قیامت کی روز اور اوس کی رگون سی خون بہتا ہوگا وہ کہیگا ای رب پوچھ اس سی اسنی مجھی کس گناہ مین قتل کیا پھر کہا ابن عباس نے اللہ تعالی نی اس آیت کو اوتارا ومن قتل مؤمنا متعمدا پھر اوسکو منسوخ نہین کیا ف اسباب مین دو آیتین ہین - ایک پہلی اوتری سورۂ فرقان مین جو مکی ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی نہین قتل کرتی ہین کسی نفس کو جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق کی بدلی اور جو ایسا کری گنہ گار ہوگا قیامت مین اوسکو دونا عذاب ہی اور ہمیشہ رہیگا اوس مین ذلیل مگر جو توبہ کری اور ایمان لاوے اور نیک عمل کری تو اللہ اوسکی برائیان نیکیون سے بدلدیگا اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہی - پھر ایک دوسری آیت سورہ مائدہ مین جو مدنی ہے بعد کو اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما یعنی جو کوی مسلمان کو قصداً قتل کری تو اوسکا بدلہ جہنم ہی ہمیشہ اوس مین رہیگا اور اللہ نی اوسپر غصہ کیا اور لعنت کی اور اوسکی لیی بڑا عذاب تیار کیا - اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہین ہی اب اختلاف کیا ہی علما نے بعضون نی کہا کہ پہلی آیت منسوخ ہے دوسری آیت سی اور بعضون نے کہا کہ پہلی آیت اون لوگون کی شان مین ہی جنھون نے کفر کی حالت مین مسلمانون کو قتل کیا پھر ایمان لائی اور مسلمان ہوگئی تو اون کی توبہ قبول ہے اور دلیل اسکی یہ ہی کہ اوس آیت مین الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا ہی اور دوسری آیت اوس شخص کے باب مین ہی جو مسلمان ہوکر مسلمان کو قتل کری اوسکی توبہ قبول نہین اور بعضون نے کہا کہ دوسری آیت مین ہمیشہ جہنم مین رہنی سی یہ مراد ہے کہ مدتون رہیگا یعنی بہت دنون تک اور توبہ مسلمان کے قاتل کی قبول ہی اور یہی قول ہے جمہور علما کا واللہ اعلم

عن سعید بن جبیر قال اختلف اهل الكوفة فى هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فرحلت الى ابن عباس فسألته فقال انها لآخر ما نزلت فى اثر ما نزل ثم ما نسخها شئ ترجمہ سعید

بن جبیر رضہ نے کہا کہ فیوالون نے اختلاف کیا ہو اس آیت مین ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک کہ منسوخ ہی یا نہین تو مین ابن عباس پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر من اوتری ہی اسکو کسی نے منسوخ نہین کیا **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ھل لمن قتل مؤمنا متعمدا من توبۃ قال لا وقرأت علیہ الایۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال ھذہ الایۃ مکیۃ نسختھا ایۃ مدنیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مینے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو قتل کرے قصدا اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا نہین مینے وہ آیت پڑہی جو سورۂ فرقان مین ہی والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک اونہون نے کہا یہ آیت مکی ہے (یعنی مکہ مین اوتری) اور اسکو منسوخ کر دیا ایک آیت نے جو مدنی ہے (یعنی مدینہ مین اتری) ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اخیر تک **عن** سعید بن جبیر قال اخر فی ایلی ان اسأل ابن عباس عنھا ثلاث الایتین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم فسألتہ فقال لم ینسخھا شیء وعن ھذہ الایۃ والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال نزلت فی اھل الشرک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مجھی حکم عبد الرحمن بن ابی لیلے نے ابن عباس سے پوچھون اندونو آیتون کو ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم مین سے پوچھا تو اونہون نے کہا اسکو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پھر اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اونہون نے کہا یہ آیت مشرکین کے حق مین اوتری **ف** تو پہلے آیت کے خلاف نہ ہوگی کیونکہ وہ مومنین کے حق مین ہے **عن** ابن عباس انہ ھو ما کانوا قتلوا فاکثروا وزنوا فاکثروا وانتھکوا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا محمد ان الذی تقول وتدعو الیہ لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فانزل اللہ عز وجل والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر الی فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات قال یبدل اللہ شرکھم ایمانا وزناھم احصانا وقرأت یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک قوم تہی عرب کی جنہون بہت خون کیے تہے اور بہت زنا کیا تہا اور خوب حرام کام کیے تہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم جو کہتے ہو اور جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہی مگر یہ کہو کہ ہم نے جو کام کیے ہین اونکا کچھ کفارہ بہی ہی (یعنی معاف ہوسکتے ہین) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات تک یعنی اللہ بدل دیگا (اگر وہ ایمان لاوین اور توبہ کرین) اون کی شرک

کو ایمان سی اور اون کی زنا کو پاکی سے اور یہ آیت اوتری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم اخیر تک یعنی اے میری بندہ جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہین) مت ناامید ہو اللہ کی رحمت سے

عن ابن عباس ان ناسا من اہل الشرک اتوا محمدا فقالوا ان الذی تقول وتدعو الیہ لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فنزلت والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ونزل قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی کہ یہ لوگ مشرکین مین سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ جو فرماتی ہین اور جسطرف دعوت کرتی ہین وہ بیشک خیر تک جیسی اوپر گزرا

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بالقاتل یوم القیامۃ ناصیتہ ورأسہ فی یدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا قال ما نسخت منذ نزلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی دن مقتول قاتل کو لاویگا اوسکی پیشانی اور اوسکا سر اوسکی ہاتہ مین ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اوس کی رگون سی خون بہتا ہوگا وہ کہیگا یا رب اس نے مجہکو قتل کیا یہانتک کہ عرش کے پاس لیجاویگا (جسکی اوپر پروردگار ہی) راوی نے کہا پھر لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا اونہون نی یہ آیت پڑہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اور کہا جب یہ آیت اوتری منسوخ نہین ہوئی اور اوسکی توبہ کہان قبول ہے

عن زید بن ثابت قال نزلت ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الآیۃ کلہا بعد الآیۃ التی نزلت فی الفرقان بستۃ اشہر ترجمہ زید بن ثابت نی کہا یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک چہ مہینے بعد اوتری ہی اوس آیت کے جو سورہ فرقان مین اوتری

عن زید فی قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم قال نزلت ہذہ الآیۃ بعد التی فی تبارک الفرقان بثمانیۃ اشہر والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس مین چہ مہینے کے بدلے آٹہ مہینے ہین

عن زید انہ قال نزلت ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اشفقنا منہا فنزلت الآیۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ زید بن ثابت سی روایت ہی کہ یہ آیت اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا تو ہم ڈر گئے (کہ مسلمان کی قاتل کے لیے ہمیشہ جہنم ہی) پھر یہ آیت اوتری والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (یعنی سورہ فرقان کی آیت تو ہمارا ڈر کم ہوا کیونکہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ روایت مخالف ہی اگلی دو روایتون کے جن سی یہ ثابت ہوتا ہی کہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا

بعد اوتری اسلیی ابن عباس کی روایت سالم رہی معارضہ سی اور اوسی پر اعتماد ہے **ذکر الکبائر** کبیرہ گناہونکا بیان **ف** جن کا ذکر پروردگار نے اس آیت مین کیا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما یعنے اگر تم کبیرہ گناہون سی بچوگے تو باقی برائیان ہم معاف کردین گے اور تم کو عزت کیجگہ لیجائین گے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جاء یعبد اللہ ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویجتنب الکبائر حکان لہ الجنۃ فسالوہ عن الکبائر فقال الاشراک باللہ وقتل النفس المسلمۃ والفرار یوم الزحف **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہی اوس کے ساتھہ شریک نہین کرتا اور نماز پڑہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہی اور کبیرہ گناہون سی بچتا ہے اوس کے لیے جنت ہی لوگون نے پوچہا کبیرہ گناہ کیا ہین آپنے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور قتل کرنا مسلمان مرد یا عورت کو اور بہاگنا کافرون کے مقابلے سے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھہ (یہ تو بغات ہی شہنشاہ کی ساتھہ اور ایسا قصور ہی کہ معاف نہین ہوسکتا) دوسری نافرمانی کرنا والدین کی (جائز کامون مین) تیسری مسلمان کو ناحق قتل کرنا چوتھی جہوٹ بولنا **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہہ ہین شرک کرنا نافرمانی کرنا ماں باپ کی ناحق خون کرنا جہوٹی قسم کہانا **عن** عبید بن عمیر انہ حدثہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال ھن تسع اعظمھن اشراک باللہ وقتل النفس بغیر حق وفرار یوم الزحف مختصر **ترجمہ** عبید بن عمیر سی بیان کیا اون کے باپ نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی تہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کبائر کیا ہین آپنے فرمایا سات گناہ سب مین بڑے یہہ ہین شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کافرون کے سامنے سی بہاگنا یہ حدیث مختصر ہے **ذکر اعظم الذنب** بڑا گناہ کونسا ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحلیلۃ جارک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی مینی کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہہ کہ تو اللہ کے ساتھہ کسیکو برابر کری (اللہ کے

طرح اوسکی تعظیم کرے اوسکی عبادت کرے اوسکو زور آور علم والا سمجھی اوسکو مشکل کے وقت پکارے اوس سے مدد چاہی
اون کاموں مین جو خاص اللہ کے اختیار مین ہین) مین نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
ڈر سے کہ وہ تیری کھانے مین شریک ہون گے مین نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی پڑوسی کے عورت سے زنا
کرے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک
قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک من اجل ان یطعم معک قلت ثم ای قال ثم ان تزانی
بحلیلۃ جارک **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الذنب اعظم قال الشرک ان تجعل للہ ندا وان تزانی بحلیلۃ جارک وان تقتل ولدک
مخافۃ الفقر ان یأکل معک ثم قرأ عبد اللہ والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر **ترجمہ**
عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے آپنے فرمایا شرک یعنی اللہ
کے برابر کسیکو کرنا اور دنا کرنا اپنی پڑوسی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کھائے
گی پھر پڑھا عبد اللہ نے اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر آخر تک۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
غلط ہے اور صحیح پہلی روایت ہے اور یزید نے اس مین بجائے واصل کے عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے **ذکر**
ما یحل بہ دم المسلم کن باتون کیوجہ سے مسلمان کا خون درست جاتا ہے **عن** عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ غیرہ لا یحل دم امرئ مسلم یشھد ان
لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا بثلث نفر التارک للاسلام مفارق الجماعۃ والثیب
الزانی والنفس بالنفس **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی
جسکی سوا کوئی عبادت کے لائق نہین مسلمان کا خون کرنا درست نہین جو گواہی دیتا ہو اسبات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی برحق معبود نہین اور مین اوسکا رسول ہون مگر تین شخصونکا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ
کر مسلمانون کی جماعت سے جدا ہو جاوے (جسکو مرتد کہتے ہین یعنی اسلام سے پھر جانیوالا اب خواہ کوئی اور
دوسرا دین اختیار کرے جیسی یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہو جاوے یا سب دینونکو چھوڑ کر ملحد بے دین بنجاوے
دوسرے نکاح ہو جانے کے بعد زنا کرنے والا (اسکو پتھرون سے مار ڈالنا چاہیے) تیسرے
جان کی بدلے جان (یعنے قصاص مین) اعمش نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ مین نے
یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہون نے اسود سے اونہون نے عائشہ سے اسی طرح سے روایت کیا **عن** عمرو ابن
غالب قال قالت عائشۃ اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا

رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِہٖ اَوْ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ اَوِ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عمرو بن غالب سی روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا کیا تجھکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے خون کسی مسلمان آدمی کا مگر اوس شخص کا جو محصن ہوکر زنا کرے یا مسلمان ہوکر پھر کافر ہوجاوے یا دوسری کی جان لیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا عَمَّارُ اَمَا اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ اِلَّا لِثَلٰثَۃٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ مَا اَحْصَنَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ ترجمہ حضرت عائشہ نی عمار سی کہا ای عمار تو جانتا ہی کہ کسی آدمی کا خون کرنا درست نہین مگر تین شخصونکا یا جان کے بدلی جان یا جو شخص زنا کری محصن ہوکر اور بیان کیا حدیث کو

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَا کُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ وَکُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا سَمِعْنَا کَلَامًا مِنَ الْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ یَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَتَوَاعَدُوْنِیْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا یَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ قَالَ فَلِمَ یَقْتُلُوْنَنِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ رَجُلٍ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِہٖ اَوْ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِہٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰہِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّیْتُ اَنَّ لِیْ بِدِیْنِیْ بَدَلًا مُنْذُ ھَدَانِیَ اللّٰہُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ یَقْتُلُوْنَنِیْ ترجمہ ابو اُمامہ بن سہل اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہی ہم حضرت عثمان کے ساتھ تھے جب وہ گھری ہوئے تھے (باغیون نے اونکو گھیرا تھا) اور ہم جب کسی جگہ اندر گھستی تو بلاط والون کی باتین سنتی (بلاط ایک جگہ کا نام ہی مدینہ منورہ مین وہان مفسد جمع تھے) ایک روز حضرت عثمان اندر گئی پھر باہر نکلے اور کہا وہ لوگ مجھی قتل کرنیکو کہتی ہین ہم نے کہا اللہ اونکے لیی کافی ہی (یعنی اونکو سزا دینی کی لیی) حضرت عثمان نی کہا وہ مجھی کیون قتل کرتے ہین مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی مسلمان کا خون کرنا درست نہین مگر تین سبب سے ایک تو جو اسلام لاکر پھر کافر ہوجاوے یا احصان کی بعد زنا کری (احصان کہتی ہین نکاح ہوکر وطی کرنے کو) یا کسی کی جان ناحق لیوے تو قسم اللہ کی مینی زنا نہین کی نہ جاہلیت کی زمانہ مین نہ اسلام لانے کی بعد اور نہ میں نے آرزو کی کہ میرا دین کو بدلون جب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی اور نہ مین نی کسیکو ناحق قتل کیا پھر وہ مجھی کیون قتل کرتے ہین

قتل مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ جو مسلمانون کی جماعت سی جدا ہوجاوی اونکو قتل کرنا

عَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ ھُنَاۃٌ وَھُنَاۃٌ فَمَنْ رَاَیْتُمُوْہُ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ اَوْ یُرِیْدُ تَفْرِیْقَ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَائِنًا مَنْ کَانَ فَاقْتُلُوْہُ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا میری بعد نئی نئی باتیں ہونگی (یا شر اور فساد ہونگے) تو جسکو تم دیکھو اسنی جماعت کو پھوڑ دیا (یعنی مسلمانوں کی گروہ سے الگ ہوگیا) یا اوس نے محمد کی امت میں پھوٹ ڈالنا چاہی تو جو کوئی ہو اوسکو قتل کرو اسلیے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق پر ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور اوسکی بجاؤ میں) اور شیطان اوسکے ساتھ ہے جو جماعت سے جدا ہوا اوسکو لات مار کر نکالتا ہے ف جماعت کو توڑنا اور ایک امت کی اتفاق کو تفریق کے ساتھ بدلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہیں ہے اسی پھوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہوگئے اونکی حکومت جاتی رہی کافروں کے محکوم ہوگئے مگر اب تک غور نہیں کرتے اور اپنی حالت کو درست کرنے میں اور اتفاق پھیلانے میں کوشش نہیں کرتی اور کافر مسلمانوں کی نا اتفاقی دیکھکر ہنستی ہیں اور خوش ہوتے ہیں بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جس دین کا اثر اوس دین والوں پر ایسا پڑتا ہے کہ آپس میں رات دن لڑتی جھگڑتے ہیں دو شخص ملکر نہیں رہتی وہ دین کیا ہوگا حالانکہ اسلام ایسا دین تھا جس نے بڑی پھوٹی پھوٹی قوم کو جو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی اور ایک دوسری کا دشمن تھا ملاکر ایک کردیا جیسا کہ فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا یعنی یاد کرو اللہ کی احسان کو جب تم ایکدوسرے کے دشمن تھے پھر تم سبھوں کے دل میں اوسنے الفت ڈالی اور ایک دوسری کے بھائی ہوگئے اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں میں فریق بہت سے ہیں جیسے شیعہ سنی خارجی وہابی عرشی فرشی وغیرہ اوس وجہ سے نا اتفاقی ہے تو ہم یہ کہینگے کہ نصاری میں بھی بہت سے فرقے ہیں مگر وہ غیر قوم کے مقابلی کیوقت یکدل رہتے ہیں اور اپنے دین کے ذمتے کو گو وہ کتنا ہی مخالف ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتی ہیں ایسا ہی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ جو کوئی ہمارے پیغمبر کا قائل ہے اور قرآن کو اللہ کا کلام برحق سمجھتا ہے وہ کتنا ہی مخالف ہو اوسکو مسلمان سمجھیں اور جب کسی غیر قوم سے جھگڑا پڑے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس میں سب مسلمانوں کا فائدہ ہو جیسی مسجد کا بنانا مدرسہ تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر متفقانہ کوشش کرینگے اگر ایسا کرینگے تو اور چند روز تک اونکا دین اونکا مذہب قائم رہیگا ورنہ کافروں کا زمانہ تک سیٹ دینے کو مستعد اور تیار ہیں اور رات دن اوس کے لیے کوشش کر رہے ہیں یا اللہ تو مسلمانوں کو سمجھ دی کہ وہ اپنے عقل سے کام لیویں عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاةٌ هَنَاةٌ فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاقْتُلُوهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد فساد ہونگے اور اپنی ناہنجاری دکھاوینگے تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت میں پھوٹ ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہوں تو قتل کرو اوسکو چاہے کوئی ہو لوگوں میں سے عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون بعدی ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر امتی وھم جمیع فاضربوہ بالسیف ترجمہ وہی اسمین ہے کہ تلوار سی اوسکی گردن مارو عن اسامۃ بن شریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اُمت مین پھوٹ ڈالنی کو نکلے اوسکی گردن مارو **تاویل** قولہ اللہ عزوجل انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض وفیمن نزلت ترجمہ اس آیت کی تفسیر انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یعنی اون لوگون کی سزا جو اللہ اور اوسکی رسول سے لڑتے ہین اور چاہتے ہین کہ ملک مین فساد پھیلاوین یہ ہے کہ وہ قتل کیے جاوین یا اونکو سولی دیجاوے یا اون کے ہاتھہ اور پاؤن اولٹے کاٹے جاوین یعنی داہنا ہاتھ تو بایان پاؤن) یا دور کیے جاوین ملک سے اور کن لوگون کی شان مین یہ آیت اتری اونکا بیان عن انس ان نفرا من عکل قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستوخموا المدینۃ وسقمت اجسامھم فشکوا ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ فتصیبوا من البانھا وابوالھا قالوا بلی فخرجوا فشربوا من البانھا وابوالھا فصحوا فقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعث فاخذوھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم ونبذھم فی الشمس حتی ماتوا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کچھہ لوگ عکل کے جو ایک قبیلہ ہی عرب مین) آٹھہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اونکو مدینہ کی ہوا نا موافق ہوئی اور بیمار ہو گئے اونہونے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھہ جاؤ گے اونٹون مین باہر کی ہوا کھانے کو اور اونکا دودہ اور موت پیوگے (جو تمہاری بیمار کی دوا ہے) وہ بولے ہان پھر وہ گئے اور دودہ اور موت اونٹونکا پیا اور تندرست ہو گئی جب اچھے ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہی کو قتل کیا (اور اونٹ لی بہاگے) آپنے اون کے پیچھے لوگونکو روانہ کیا وہ اون کو گرفتار کرلائے آپنے اون کے ہاتھہ اور پاؤن اولٹ کر کٹوا لیے اور اون کی آنکھون کو گرم سلائی سے اندھا کیا پھر اون کو دھوپ مین ڈلوا دیا یہانتک کہ وہ مرگئے یہی سزا ہی لوٹیرے ڈاکو کی جو خون کرے اور احسان کو بدلے برائی کرے اور پھر دین سے پھر جاوے عن انس ان نفرا من عکل قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالھا وابانھا ففعلوا فقتلوا راعیھا واستاقوھا فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبھم قال فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم

وسمر اعینھم ولم یحسمھم وترکوھم حتی ماتوا فانزل اللہ عز وجل انما جزاء الذین یحاربون
اللہ ورسولہ الآیۃ ترجمہ انس سے روایت ہے کچھ لوگ عکل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون
نے برا جانا مدینہ مین رہنی کو (بوجہ ناموافقت آب ہوا کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا صدقہ کے
اونٹون مین جانیکا اور اون کا دودہ اور موت پینے کا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر جب اچھے ہوگئے تو قتل کیا اور اونٹون کو
ہانک لے گئے آپنے اون کی پکڑ نیکے لیے لوگون کو بھیجا وہ لائے گئے اون کے ہاتھ اور پانون کاٹی پھر اون
کی آنکھین گرم سلائی سے اندہی کین اور اونکے زخم کو تلا نہین (خون بند کرنے کے لیے) بلکہ چھوڑ دیا یہان تک
کہ وہ مرگئے تب اللہ تعالی نے یہ آیت او تاری انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک **عن** انس قال قدم
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ نفر من عکل فذکر نحوہ الی قولہ لم یحسمھم و
قال قتلوا الراعی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** انس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفر من عکل
او عرینۃ فامرھم واجتووا المدینۃ یدود او لقاح یشربون البانھا وابوالھا فقتلوا
الراعی واستاقوا الابل فبعث فی طلبھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عکل یا عرینہ کے چند لوگ آئے اون کو مدینہ کی آب وہوا ناموافق
ہوئی آپنے اون کو لیے حکم کیا کئی اونٹون کا یا دودہ والی اونٹنی کا تاکہ پیین دودہ اور موت اوسکا پھر اونہون
نے قتل کیا چرواہی کو اور ہانک لے گئے اونٹونکو آپنے اون کو لانے کے لیے لوگون کو بھیجا پھر اون کی ہاتھ
پانون کٹوائے اور اونکی آنکھین اندہی کین **عن** انس بن مالک ان نفرا من عرینۃ قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فبعثھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ذود
لہ فشربوا من البانھا وابوالھا فلما صحوا ارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وساقوا ذودہ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اثارھم
فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم وصلبھم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمین
یہ ہے کہ وہ عرینہ کے لوگ تھے جب اچھے ہوئے تو اسلام سے پھر گئے اور چرواہی کو جو مسلمان تھا مار ڈالا۔ اتنا
زیادہ ہے کہ اپنے ہاتھ پانون کاٹکر آنکھین پھوڑ کر اونکو سولی دی **عن** انس قال قدم علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اناس من عرینۃ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی
ذودنا فشربتم من البانھا وابوالھا ففعلوا فلما صحوا قاموا الی راعی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتلوہ وارتجعوا کفارا واستاقوا ذود النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فارسل فی طلبھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

مگر اسمین سولی کا ذکر نہین **عن** انس قال قدم ناس من عرینۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا
المدینۃ فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذود نا فشربتم من البانھا قال وقال
قتادۃ وابوالھا فخرجوا الی ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما صحوا کفروا بعد اسلامھم
وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنا واستاقوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانطلقوا محاربین فارسل فی طلبھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم **ترجمہ** وہی جو
اوپر گزرا۔ اسمین اتنا زیادہ ہی کہ گئی لڑتے ہوئے **عن** انس قال اسلم یعنی اناس من عرینۃ فاجتووا
المدینۃ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو خرجتم الی ذود نا فشربتم من البانھا
قال حمید وقال قتادۃ عن انس وابوالھا ففعلوا فلما صحوا کفروا بعد اسلامھم وقتلوا
راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنا واستاقوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھربوا
محاربین فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم
وسمر اعینھم وترکوا فی الحرۃ حتی ماتوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پھر اونکو چھوڑ دیا حرہ
(جو ایک زمین پتھریلی ہے مدینہ کے پاس) امین یہانتک کہ وہ مرگئی **عن** انس بن مالک ان ناسا اتی
رجالا من عکل او عرینۃ قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ انا اھل
ضرع ولم نکن اھل ریف فاستوخموا المدینۃ فامرلھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود ومی
راع وامرھم ان یخرجوا فیھا فیشربوا من البانھا وابوالھا فلما صحوا قتلوا راعی النبی صلی اللہ
کفروا بعد اسلامھم وقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوا الذود فبعث الطلب
فی اثارھم فاتی بھم فسمل اعینھم وقطع ایدیھم وارجلھم ثم ترکھم فی الحرۃ علی حالھم
حتی ماتوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین یہ ہی کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ کے آئے رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم
پاس اور بولے یارسول اللہ ہم تہن والی تہے (یعنی جانور رکہتی تھی اور اونکا دودہ پیتے تہے) اور زمین والی
یعنی کہیتی والے نہ تہے تو اونکو ناموافق ہوئی ہوا مدینہ کی (یہ تک **عن** انس ان نفرا من عرینۃ نزلوا یا
الحرۃ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یکونوا فی ابل الصدقۃ وان یشربوا من البانھا وابوالھا فقتلوا الراعی وارتدوا
عن الاسلام واستاقوا الابل فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اثارھم فجئی بھم فقطع
ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم والقاھم فی الحرۃ قال انس فلقد رایت احدھم یکدم
الارض بفیہ عطشا حتی ماتوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا مین نے اون

مین سے ایک کو دیکھا جو اپنی زبان زمین سے رگڑ رہا تھا پیاس کے مارے یہانتک کہ مرگئی **عن** انس بن مالک قال قدم نفر من عرینة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلموا فاجتووا المدینة حتی اصفرت الوانھم وعظمت بطونھم فبعث بھم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی لقاح لہ فامرھم ان یشربوا من البانھا وابوالھا حتی صحوا فقتلوا رعاتھا واستاقوا الابل فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم قال امیر المؤمنین عبد الملک لانس وھو یحدثہ بھذا الحدیث بکفر او بذنب قال بکفر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین یہ ہے کہ عرینہ کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوگئے پھر مدینہ کی ہوا اون کو ناموافق ہوئی یہانتک کہ اون کی رنگ زرد ہوگئی اور پیٹ پھولنے لگے آپنے دودھ والی اونٹنی کے پاس اونکو بھیجا اخیر تک۔ عبد الملک نے انس سے یہ حدیث بیان کرتیوقت پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا اونکو قصور کے بدلے مین دی یا کفر کے اونہون نے کہا کفر کے بدلے **عن** سعید بن المسیب قال قدم ناس من العرب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلموا ثم مرضوا فبعث بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی لقاح لیشربوا من البانھا وکانوا فیھا ثم عمدوا الی الراعی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتلوا واستاقوا اللقاح فزعموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم عطش من عطش آل محمد ان اللیلۃ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم۔ وبعضھم یزید علی بعض الا ان معاویۃ قال یعنی فی ھذا الحدیث استاقوا الی ارض الشرک ترجمہ سعید بن المسیب سے مرسلاً روایت ہی کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوگئے پھر بیمار ہوئے تو آپنے اونکو بھیجا دودھ والی اونٹنیون مین اسلیے کہ اون کا دودھ پئین وہین ہی یہانتک کہ اون کی نیت چرواہی پر آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تہا اوسکو قتل کیا اور اونٹنیون کو ہانک لے گئے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ خبر سنکر) فرمایا یا اللہ پیاسا رکھ اوس شخص کو جسنے محمد ص کی آل کو (غلام بہی آل مین داخل ہے) رات بھر پیاسا رکہا پھر آپنے اونکے ڈہونڈہنے کیلیے لوگون کو بھیجا وہ پکڑے گئے آپنے اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے اور اون کی آنکہون کو گرم سلائی سے) اندہا کیا (اسلیے کہ اونہون نے بھی چرواہے کو اسیطرح مارا تہا) بعضی راوی دوسرون سی کچھ زیادہ بیان کرتی ہین مگر معاویہ نے اسحدیث مین یہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیون کو مشرکون کے ملک مین ہانک لیگئے **عن** عائشۃ قال اغار قوم علی لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذوھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ترجمہ حضرت عائشہ رض سی روایت ہی کچھ لوگون نے لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اونٹنیون کو تو آپنے اون کو پکڑا اور اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹی اور اونکی انکھین نہی کین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰی لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰی اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ ہشام سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیی آپنے اون کے ہاتھہ اور پاؤن کاٹے اور اون کی آنکھین انہی کین عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ اَغَارَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰی لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْهَا وَقَتَلُوْا رَاعِيًا لَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی عرینہ کے کچہ لوگون نے لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ والی اونٹنیونکو اور اون کو ہانک لے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپنے لوگونکو اون کے پیچھے بہیجا وہ پکڑی گئی اون کے ہاتھہ اور پاؤن کاٹے گئے اور اونکی آنکھ مین سلائی پہیری گئی۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا اور کہا انہی لوگون کے حقمین محاربہ کی آیت اوتری (یعنی انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عَنْ اَبِی الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهٗ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الْاٰيَةَ كُلَّهَا ترجمہ ابوالزناد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتہہ پاؤن کاٹے اون لوگون کے جنہونے آپ کی اونٹنیان چرائین تہین اور اونکی آنکھین انہی کین انگار سے تو اللہ جل جلالہ نے عتاب کیا آپ پر (کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تہی) اور یہ آیت اوتاری (انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاءِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کی آنکھین اندہی کین اسلیے کہ انہون نے بھی چرواہون کی آنکھین ہی کین تہین تو قصاصًا آپنے ایسا کیا) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی حُلِیٍّ لَهَا وَاَلْقَاهَا فِیْ قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰی يَمُوْتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا زیور کے طمع سے اور اوسکو کنوئی مین ڈالدیا اوپر سے اوسکا سر کچلا پتہر سے پہر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا اوسکو پتھرون سی مارنیکا یہانتک کہ مرجاوے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ
عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَّرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الْاٰيَةَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يُّقْدَرَ عَلَيْهِ
لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يُّقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يُّقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ الَّذِيْ اَصَابَ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی اسد جل جلالہ کے اس قول مین انما جزاؤ الذین یحاربون اسد ورسولہ اخیر تک یہ
آیت مشرکین کے حقمین اتری توجو اون مین سی توبہ کرے پکڑی جانیسے پہلے تو اوسکو سزا نہوگی اور یہ آیت
مسلمان کیواسطے نہین یعنی مسلمان اگر قتل کری یا فساد پھیلاوے ملک مین اور اسد اور اوسکی رسول سی لڑے
پھر کافرون سی جاکر ملجاوے پکڑی جانے سی پہلے تو اوسپر سے یہ حد ساقط نہوگی اور جب مسلمانون کے ہاتھ
آویگا اوسکو سزا ملیگی) **اَلنَّهْيُ** عَنِ الْمُثْلَةِ مثلہ کی ممانعت (مثلہ کہتہی مین ناک اور کان یا اور اعضا کاٹنی کو
عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ
الْمُثْلَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم خطبی مین صدقہ دینی کی رغبت دلاتے اور مثلے
سی منع کرتے **اَلصَّلْبُ** سولی دینی کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ زَانٍ مُّحْصَنٌ يُرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا
مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ يُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ
الْاَرْضِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اسد عنہا سی روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان کا خون
درست نہین مگر تین صورتون مین ایک تو جو محصن ہوکر زنا کرے وہ سنگسار کیا جاوی (یعنی پتھرون سی مارا جاوی)
دوسری وہ شخص جو کسی شخص کو قصداً مار ڈالی تو وہ قتل کیا جاویگا (اوسکی قصاص مین) تیسری وہ شخص جو اسلام سے
پھر جاوے اور اسد اور اوسکی رسول سی لڑی وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی (یہانتک کہ توبہ
کری) **اَلْعَبْدُ** يَاْبَقُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ مسلمان کا غلام مشرکون کی ملک مین بہاگجاوے **عَنْ**
جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ
اِلٰى مَوَالِيْهِ **ترجمہ** جریر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام بہاگ جاوی تو اوسکی نماز
قبول نہوگی جبتک اپنی مالکون کے پاس لوٹ کر نہ آوی **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرٌ يُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاَبَقَ غُلَامٌ لِّجَرِيْرٍ

فَاَخَذَهٗ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ ترجمہ شعبی سے روایت ہی جریر روایت کرتی ہین رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم سی جب غلام بہاگ جاوی تو اوسکی نماز قبول نہوگی اور اگر مرجاویگا تو کافر مرے گا۔ ایک غلام جریر کا بہاگا تہا اونہون نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکی گردن ماری (اسلیے کہ وہ اسلام سے پھر کر کافرون مین ملگیا ہوگا) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ ترجمہ جریر بن عبد اسد نے کہا جب غلام مشرکون کی ملک مین بہاگ جاوے تو پھر اوسکا ذمہ نہین ہی (یعنی اب اگر کوئی مسلمان اوسکو پاوی اور مارڈالے تو کچھ مواخذہ نہین ہی) عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَی الْاَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام مشرکون کی ملک مین بہاگ جاوے تو اوسکا خون حلال ہوگا عَنْ جَرِیْرٍ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ ترجمہ جریر سے موقوفاً ایسی ہی روایت ہی عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ نَفْسَهٗ ترجمہ جریر نے کہا جو غلام اپنے مالکون کے پاس سی بہاگا اور دشمن کی ملک مین (یعنی دار الکفر) چلا گیا اوس نے اپنا خون آپ حلال کردیا **اَلْحُكْمُ فِی الْمُرْتَدِّ** (مرتد کا بیان (یعنی جو اسلام سی پھر جاوے) عَنْ اِبْنِ لِحُمْرَانَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ اِمْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانٍ فَعَلَیْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَیْهِ الْقَوَدُ اَوْ اِرْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَعَلَیْهِ الْقَتْلُ ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہی حضرت عثمان نے کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تہے مسلمان آدمی کا خون درست نہین مگر تین وجہون سے ایک تو جو زنا کری احصان کے بعد اوسپر رجم ہی۔ دوسری جو قتل کری قصداً اوسپر قصاص ہی تیسری جو اسلام سی پھر جاوی وہ قتل کیا جاوی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ اِمْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَنْ یَّزْنِیَ بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ یَقْتُلَ اِنْسَانًا فَیُقْتَلَ اَوْ یَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَیُقْتَلَ ترجمہ عثمان بن عفان سی روایت ہی یعنی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تہے مسلمان کا خون درست نہین مگر تین وجہون سی یا زنا کری احصان کی بعد یا قتل کرے کسی آدمی کو یا کافر ہوجاوے اسلام کی بعد تو قتل کیا جاوے عَنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام کو چہوڑ کر دوسرا دین اختیار کری) اوسکو قتل کرو عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الزَّنَادِقَةِ وَعَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِیٌّ بِالنَّارِ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ احدا ولو کنت انا لقتلتھم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضہ نے
اونکو آگ میں جلوا دیا ابن عباس نے کہا اگر میں انکی جگہ ہوتا تو کبھی انکو جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
عذاب کرو اللہ کی عذاب (یعنی آگ سے) کیونکہ البتہ میں اونکو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
دین بدل ڈالے اوسکو قتل کرو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ
فاقتلوہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن
الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو عن انس ان علیا اتی بناس من الزط یعبدون
وثنا فاحرقھم قال ابن عباس انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ
ترجمہ انس سے روایت ہے حضرت علی رضہ پاس کچھ لوگ زط (جو ایک پہاڑ ہے) کے لائے گئے جو بت پوجتے تھے اپنے
اونکو آگ میں جلوا دیا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو تو
آگ میں جلانا درست نہ تھا عن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن ثم
ارسل معاذ بن جبل بعد ذلک فلما قدم قال انی رسول رسول اللہ الیکم فالقی لہ
ابو موسی وسادۃ فجلس علیھا فاذا رجل عندہ یھودیا فاسلم ثم ذکر قصۃ معاذ الجلوس
حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلث مرات فلما قتل قعد ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن کی طرف بھیجا (صوبہ کرکے) پھر معاذ بن جبل کو بھیجا بعد اوسکے جب وہ یمن میں پہونچے
تو اونہوں نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں تمہاری طرف ابو موسی نے اون کو لیجا کر
رکھا (اوسپر بٹھلانے کے لیے) اتنے میں ایک شخص لایا گیا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا پھر کافر ہو گیا
معاذ نے کہا میں نہ بیٹھونگا جبتک یہ قتل نہ کیا جاوے اللہ اور اوسکی رسول کے حکم کیموافق تین بار یہ کہا جب وہ قتل کیا گیا
تو بیٹھے عن سعید قال لما کان یوم فتح مکۃ امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا
اربعۃ نفر وامرأتین وقال اقتلوھم وان وجدتموھم متعلقین باستار الکعبۃ عکرمۃ بن
ابی جھل وعبد اللہ بن خطل ومقیس بن صبابۃ وعبد اللہ بن سعد بن ابی السرح فاما عبد اللہ
بن خطل فادرک وھو متعلق باستار الکعبۃ فاستبق الیہ سعید بن حریث وعمار بن یاسر
فسبق سعید عمارا وکان اشب الرجلین فقتلہ واما مقیس بن صبابۃ فادرکہ الناس فی السوق

فقتلوه واما عكرمة فركب البحر فاصابتهم عاصف فقال اصحاب السفينة اخلصوا فان الهتكم
لا تغني عنكم شيئا ههنا فقال عكرمة والله لئن لم ينجني من البحر الا الاخلاص لا ينجيني في البر غيره
اللهم ان لك علي عهدا ان انت عافيتني مما انا فيه ان اتي محمدا صلى الله عليه وسلم حتى اضع يدي في
يده فلاجدنه عفوا كريما فجاء فاسلم واما عبد الله بن ابي سرح فانه اختفى عند عثمان بن عفان
فلما دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس الى البيعة جاء به حتى اوقفه على النبي صلى الله
عليه وسلم قال يا رسول الله بايع عبد الله قال فرفع رأسه فنظر اليه ثلثا كل ذلك يأبى فبايعه بعد
ثلث ثم اقبل على اصحابه فقال اما كان فيكم رجل رشيد يقوم الى هذا حيث رآني كففت
يدي عن بيعته فيقتله فقالوا وما ندرينا يا رسول الله ما في نفسك هلا اومأت الينا بعينك
قال انه لا ينبغي لنبي ان يكون له خائنة اعين ترجمہ سعد سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون اور دو عورتون کو فرمایا وہ جہان ملین اونکو قتل کرو اگرچہ کعبی کے پردون سے لٹکی ہون (اپنی جان بچانے کے لیے) وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبد اللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ
اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح ف عکرمہ بن ابی جہل اور اوسکا باپ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہت تکلیف پہونچائی تھی تو ابوجہل مارا گیا بدر کے دن اور عکرمہ زندہ تہا اور عبد اللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہوگیا
تہا اور دو لونڈیان رکھین تہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیان گاتی تہین اور مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ
بن ابی السرح یہ دونون اسلام لاکر پھر گئے تہے ف تو عبد اللہ بن خطل ملا کعبی کے پردون سے لٹکا ہوا اوسکی مار نے
کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسری عمار بن یاسر لیکن سعید جو ان تہے عمار سے اونہون نے اوسکو قتل کیا آگے
بڑہ کر اور مقیس بن صبابہ بازار مین ملا مین لوگون نے اوسکو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر مین سوار ہوگیا ڈان
طوفان مین پہنسا کشتی والون نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ اور تمہارے معبود (بت وغیرہ) یہان کچھ
نہین کرسکتے عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا مین سوا اوسکے کوئی مجھکو نہین بچا سکتا تو خشکی مین بھی کوئی سوا اوسکے
نہین بچا سکتا اسی پروردگار مین تجھسے اقرار کرتا ہون کہ اگر اس بلا سے جسمین مین پہنسا ہون تو مجھے بچا دیگا تو مین حضرت
محمد ص پاس جاونگا اور اپنا ہاتھ اونکے ہاتھ مین رکہونگا (یعنی بیعت کرونگا) اور مین ضرور اونکو اپنی اوپر بخشنے والا مہربان
پاونگا پھر وہ آیا اور مسلمان ہوگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح حضرت عثمان پاس چہپا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو
بلایا بیعت کی لیی تو حضرت عثمان نے اوسکو لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ بیعت کیجیے
عبد اللہ سے آپنے اپنا سر اوپر اوٹہایا اور تین بار عبد اللہ کیطرف دیکہا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا پھر تین بار کے بعد آخر
اوس سے بیعت کرلی بعد اوسکے صحابہ کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایک بھی سمجھدار نہ تہا جو اوٹہکر کھڑا

ہوتا اسکیطرف جب مجھ دیکھتا بیعت سی ہاتھ روکتی ہوئی اور قتل کرتا اوسکو اونہون نی عرض کیا یارسول اللہ ہم کو آپ کی دل کی بات کیونکر معلوم ہوتی آپنے آنکھ سی اشارہ کیون نی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی یہ شان نہین کہ وہ چور آنکھ رکھے (یعنی ظاہر مین چپ رہی اور آنکھ سی اوسکی خلاف اشارہ کری) **تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ** اگر مرتد توبہ کرے اور پھر مسلمان ہوجاوے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ نَدِمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ سَلُوْا لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نَسْاَلَكَ هَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَسْلَمَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی انصار مین سی ایکشخص (جسکا نام حارث بن سوید تہا) مسلمان ہوگیا پھر اسلام سی پھر گیا اور کفر مین جا ملا بعد اوسکی شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا میری توبہ قبول ہے اوسکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ فلان شخص آپ شرمندہ ہوا ہے اور اوس نی ہم کو حکم کیا ہے آپ سے پوچھنی کا کیا اوسکی توبہ قبول ہی اوسوقت یہ آیت اوتری کَیْفَ یَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہی کیونکر اللہ ہدایت کریگا اوس قوم کو جو کافر ہوے ایمان لانی کی بعد اور گواہی دی ہی کہ رسول سچا ہے اور پہونچ گئین اونکو دلیلین اور اللہ نہین راہ بتلاتا ظالمون کو ان لوگونکا بدلا لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون کی سب کے اون پر ہمیشہ رہین گے اوسمین کبھی اونکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ کبھی مہلت ملیگی مگر جن لوگون نے توبہ کی اسکے بعد اور نیک ہوگئی تو اللہ تعالی بخشنی والا مہربان ہی) پھر اوس شخص کو کہلا بہیجا وہ مسلمان ہوگیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ سُوْرَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَجَارَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی سورہ نحل مین جو یہ آیت ہی من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ تک یعنی جسنی کفر اختیار کیا ایمان کی بعد اوس پر غصہ اسکا ہی اور اوس کے لیے بڑا عذاب ہی منسوخ ہوگئی اور اسمین سی کچھ لوگ نکال لیے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت مین ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا (تک) یعنی پھر جو لوگ ہجرت کرکے آئے بچل جانے کے بعد اور جہاد کیا اور صبر کیا تو تیرا رب بخشنی والا مہربان ہی یہ آیت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی حق مین اوتری جو مصر مین تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی پھر شیطان نی اوسکو بھڑکا دیا وہ کافرون مین ملگیا جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے حکم کیا اوسکی قتل کا پھر عثمان رضہ نے

اوسکی پناہ مانگی آپنے پناہ دی الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی سزا ہے عن ابن عباس ان اعمی کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فا
کانت لہ ام ولد وکان لہ منہا ابنان وکانت تکثر الوقیعۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتسبہ
فینہرہا فلا تنتہی وتہرہا فلا تنتہی فلما کان ذات لیلۃ ذکرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقعت
فیہ فلم اصبر ان قمت الی المعول فوضعتہ فی بطنہا فاتکأت علیہ فقتلتہا فاصبحت قتیلا فذکر
ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس وقال انشد اللہ رجلا لی علیہ حق فعل ما فعل الا قام
فاقبل الاعمی یتدلدل فقال یا رسول اللہ انا صاحبہا کانت ام ولدی وکانت بی لطیفۃ رفیقۃ وکی
منہا ابنان مثل اللؤلؤتین ولکنہا کانت تکثر الوقیعۃ فیک وتشتمک فانہاہا فلا تنتہی فزجرہا
فلا تزجر ہم فلما کانت البارحۃ ذکرتک فوقعت فیک فقمت الی المعول فوضعتہ فی بطنہا فاتکأت
علیہا حتی قتلتہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اشہدوا ان دمہا ہدر ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہی ایک اندہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اوسکی ایک لونڈی تہی جسکی پیٹ سے اوسکے دو بچے
تہی وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ کو برا بہلا کہتی اندہا اوسکو ڈانٹتا وہ نہ انتی منع کرتا تو بانہ
نہ انتے ایک رات کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپ کو برا کہنے اندہا کہتا ہے مجھ سے صبر نہ ہوسکا
مین نے نیچہ (یا تکلہ) اوٹہایا اور اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی صبح کو جب وہ مری ہوئی نکلی۔ تو
لوگون نے اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے سب لوگون کو جمع کیا اور فرمایا مین خدا کی قسم دیتا ہون
اوسکو جسپر میرا حق ہی کہ وہ میری اطاعت کرے (جسنے یہہ کام کیا ہو) وہ اوٹہ کھڑا ہو یہہ سنکر وہ اندہا کرتا پڑتا
ڈرکے ہوئی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ میرا کام ہی وہ عورت میری لونڈی تہی اور مجھپر بہت مہربان اور میری
رفیق تہی اوسکی پیٹ سے میرے دو بچے ہین موتی کی لیکن وہ آپکو اکثر برا کہا کرتے گالیان دیتے مین منع کرتا تو
نہ انتے بھرکتا تو بہی نہ سنتے گذشتہ رات کو اوس نے آپکا ذکر نکالا اور لگی برا کہنے مینے نیچہ (یا تکلہ) اوٹہایا اور
اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اوس لونڈی کا
خون ہدر ہے (یعنے اوسکا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اوس نے قصور ہی ایسا کیا جس سے اوسکا قتل ضرور ہوگیا۔ ایک
تو خداوند کی مخالفت نہ کرنا لونڈی ہوکر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام مین دین کی حمیت اور غیرت
کس درجہ پر تہی خدا اور رسول خدا سے کیسی محبت کہتے تہی اوس کے سامنے اپنی بی بی بچون کی کچہ قدر نہ تہی ایمان اسیکو کہتے ہین
یہ ایمان جو ہمارے زمانے مین رائج ہی کہ برائی نام خدا اور رسول خدا کا نام لیتی ہین اگر مولود شریف کہو تو سیکڑون روپیہ دیتے
ہین مگر خدا کے دشمنون سے رسول کے دشمنون سے دنیا کی فائدے کی ایسی دوستی کرتے ہین اونکا لحاظ کرتے ہین لعنت خدا کی ایسی

جھولی لحیہ پر) عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ فَقُلْتُ اَقْتُلُہٗ فَانْتَہَرَنِیْ وَقَالَ لَیْسَ ھٰذَا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے ایک شخص نے ابوبکر صدیق رضہ کو سخت کہا میں نے کہا اوسکو قتل کرون اونہون نے مجھی جھڑکا اور فرمایا یہ وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہین ہے ف کہ اوسکی برائی سے قتل واجب ہو نہ کسی صحابی کا نہ کسی امام کا عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ تَغَیَّظَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَجُلٍ فَقُلْتُ مِنْ ھُوَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ لِیْ قُلْتُ لَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ اِنْ اَمَرْتَنِیْ بِذٰلِکَ قَالَ اَکُنْتُ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَا ذَھَبَ غَیْظُہٗ کَلِمَتِیْ الَّتِیْ قُلْتُ غَضِبَہٗ ثُمَّ قَالَ مَا کَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ پر ایک شخص پر غصہ ہوئی میں نے کہا وہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا کیون میں نے کہا میں اوسکی گردن مارون اگر آپ کہین ابوبکر نے کہا سچ تو بیا کر یگا میں نے کہا ہان یہ بات میری قسم خدا کی اونکو اتنی بری معلوم ہوئی کہ اونکا غصہ جاتا رہا اور اونہون نے کہا ایسا نہین ہو سکتا کسی لیے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یَتَغَیَّظُ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ تَغَیَّظُ عَلَیْہِ قَالَ وَلَمْ تَسْاَلْ عَنْہُ قُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَہٗ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَا ذَھَبَ غَیْظُ کَلِمَتِیْ غَضِبَہٗ ثُمَّ قَالَ مَا کَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے میں ابوبکر رضہ پر سے گزرا وہ اپنے لوگون مین سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے خیر تک جیسے اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ تَغَیَّظَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ اَمَرْتَنِیْ لَفَعَلْتُ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ مَا کَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر ایک شخص پر غصہ ہوئی میں نے کہا تم حکم کرو تو میں پھر کچھ کرون (یعنی اسکو قتل کرون) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی یہ کسی کو جائز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ غَضِبَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَجُلٍ غَضَبًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ قُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَئِنْ اَمَرْتَنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ فَکَاَنَّمَا صُبَّ عَلَیْہِ مَاءٌ بَارِدٌ فَذَھَبَ غَضَبُہٗ عَنِ الرَّجُلِ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ اَبَا بَرْزَۃَ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَمْ تَکُنْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رضہ ایک شخص پر غصہ ہوئے بہت سخت یہانتک کہ اونکا رنگ بدل گیا میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم خدا کی اگر تم مجھکو حکم کرو تو میں اوسکی گردن مارون میرا یہہ کہنا تھا اور اون پر جیسے ٹھنڈا پانی ڈالدیا اونکا غصہ اس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنے لگے اے ابابرزہ تیری ماں تجھپر روئی (یہہ محاورہ ہے عرب مین کچھ بددعا مقصود نہین ہے جیسے تربت یداک رغم انف ایسا ہی جملہ) کسی کے لیے نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین غلطی ہوئی ہے بجائے ابونضرہ کے ابونصر ٹھیک ہے اور اوسکا نام حمید بن ہلال ہے شعبہ نے ایسا ہی روایت کیا اور وہ یہ ہے عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ اُتِیَ بِرَجُلٍ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَقَدْ غَلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ اَضْرِبُ عُنُقَہٗ فَانْتَہَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّھَا

لیست لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے میں ابوبکر صدیق رض پاس آیا اونہون نے سخت کہا کسی کو تو اوس نے بھی ویسا ہی جواب دیا میں نے کہا میں اوسکی گردن مارون اونہون نے مجھے جھڑکا اور کہا یہ کبھی درست نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ امام نسائی نے کہا ابونصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور روایت کیا اوسکو یونس بن عبید نے مسند اوہ روایت یہ ہے عن ابی برزۃ الاسلمی انہ قال کنا عند ابی بکر الصدیق فغضب علی رجل من المسلمین فاشتد غضبہ علیہ جدا فلما رایت ذلک قلت یا خلیفۃ رسول اللہ اضرب عنقہ فلما ذکرت القتل اضرب عن ذلک الحدیث فجمع الی غیر ذلک من الشتم فلما تفرقنا ارسل الی فقال یا ابا برزۃ ما قلت وتسیت الذی قلت قلت ذکرنیہ قال ما تذکر ما قلت قلت لا واللہ قال رایت حین رایتنی غضبت علی رجل فقلت اضرب عنقہ یا خلیفۃ رسول اللہ اما تذکر ذلک اوکنت فاعلا قلت نعم واللہ والا ان امرتنی تھلت قال واللہ ما ھی لاحد بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے ہم ابوبکر صدیق رض کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین وہ غصہ ہوئے ایک مسلمان پر اور بہت سخت غصہ ہوئے جب مین نے یہ دیکھا تو کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہو تو مین اوسکی گردن مارون جب مینے قتل کا نام لیا تو اونہون نے یہ ذکر چھوڑ دیا اور باتین کرنے لگے جب ہم وہان سے چلے اور جدا ہوگئے تو مجکو بلا بھیجا اور کہا ای ابابرزہ تو نے کیا کہا تھا مین ہوں کیا تھا مینے کہا مجھے یاد دلائی اونہون نے کہا تجھے یاد نہین جو تو نے کہا تھا مینے کہا نہین قسم خدا کی اونہون نے کہا جب تو نے مجھ یکشخص پر غصہ ہوتے دیکھا تھا تو کہا تھا مین اوس کے گردن مارون ای خلیفہ رسول اللہ کے کیا تو ایسا کرتا مین نے کہا بیشک اور اگر اب حکم دو تو کرتا ہون اونہون نے کہا قسم خدا کی یہ درجہ کسیکا حاصل نہین بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت سب روایتون سے بہتر اور عمدہ ہے **السحرۃ** جادو کا بیان عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی قال لہ صاحبہ لا تقل نبی لو سمعک کان لہ اربعۃ اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالاہ عن تسع ایات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببری الی ذی سلطان ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا المحصنۃ ولا تولوا یوم الزحف وعلیکم خاصۃ یھود ان لا تعدوا فی السبت فقبلوا یدیہ ورجلیہ وقالوا نشھد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالوا ان داود دعا ان لا یزال من ذریتہ نبی وانا نخاف ان اتبعناک ان تقتلنا یھود ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو اس نبی پاس (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چلین دوسرے نے کہا مین نبی مت کہو اگر سن لیگا تو اوسکی آنکھین چار ہو جاوینگی (یعنی خوشی کے مارے پھول جاویگا کہ یہودی بھی مجھکو نبی کہتے ہین اور غصہ دن نے

کہا کہ مراد ظاہر کی دو آنکھین ہین یعنی ظاہرا اور باطنا خوش ہوگا) خیر پھر دونون رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ وہ نو آیتین کیا ہین (جو حضرت موسیٰ کو اسد نے دی تہین جیسا فرمایا واقد آتینا موسیٰ تسع آیات بینات ف آیات سے مراد یا تو معجزے ہین وہ تو تھی عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹیڈیان اور جوئین اور مینڈکیان اور خون اور قحط اور میوہ کا کم ہونا یا وہ احکام جو سب شریعتون مین عام تھی وہ وہی ہین جو حدیث مین مذکور ہوئے ہین ت آپنے فرمایا اسکے ساتھ کسی کو مت شریک کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اسد نے حرام کیا ہے اوسکو ناحق قتل مت کرو اور بیقصور شخص کو حاکم کے پاس لیجاؤ (ناحق سزا دلوانے کیلیے) اور جادو مت کرو اور سود مت کہاؤ اور پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ اور لڑائی کے دن مت بھاگو یہ تو حکم ہین۔ اور ایک حکم خاص تمھاری لیے ہے ای یہود وہ یہ کہ ہفتے کی دن زیادتی مت کرو (یعنی اوسکی حرمت کھو اور اوسدن مچھلیون کا شکار نہ کرو) یہ سنکر ان دونون یہودیون نے حضرت صلی اسد علیہ وسلم کی ہاتھ اور پاؤن چومے اور فرمایا بیشک ہم گواہی دیتے ہین کہ تم پیغمبر ہو آپنے فرمایا پھر تم میری تابعداری کیون نہین کرتے انھون نے کہا حضرت داؤد پیغمبر نے دعا کی تہی کہ ہمیشہ پیغمبر اونکی اولاد مین سے نبی ہوا کرے اور تم اونکی اولاد مین سے نہین ہو یہ صرف ایک بہانہ تہا حضرت داؤد نے خود آنحضرت ؐ کی بشارت دی ہے) اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم تمہاری پیروی کرین تو اور یہود ہم کو مار ڈالینگے (بس اسی بات پر یعنی کہ ذات برادری کا ڈر تہا) **الحکم فی السحرۃ** جادوگر کا حکم **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عقد عقدۃ ثم نفث فیھا فقد سحر ومن سحر فقد اشرک ومن تعلق شیئا وکل الیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرہ لگا کر اوسمین پھونکے اوسنے جادو کیا اور جسنے جادو کیا وہ مشرک ہوگیا اور جسنے کسیکو تعویذ لٹکایا پھر وہ اوسی پر چھوڑ دیا جاویگا (یعنی خدا اوسکی حفاظت نہ کریگا معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اوسپر پھر وسہ کرکے آشنا ہوگیا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ تعویذ ہے جو جنابت کی زمانی مین یا بیحرمتی سے لٹکائے) **سحرۃ اھل الکتاب** اہل کتاب کے جادوگر کا بیان **عن** زید بن ارقم قال سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الیھود فاشتکی لذلک اتاہ جبرئیل علیہ السلام فقال ان رجلا من الیھود سحرک عقدلک عقدا فی بئر کذا وکذا فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرجھا فجیئ بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما نشط من عقال فما ذکر ذلک لذلک الیھودی ولا رآہ فی وجھہ قط ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پر جادو کیا ایک یہودی نے (جسکا نام لبید بن عاصم تھا) آپ کتنے دنون تک اوسکی وجہ سے بیمار رہے پھر جبرئیل علیہ السلام آپ پاس آئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے فلانے کنوے مین گہرا ہین ڈالکر رکہا ہین آپنے لوگونکو اون بہیجا وہ نکالکر لائی اوسکے (یعنی ہے رسول اسد صلعم ایسے کہڑی ہوئی جیسی رسی مین بندہی ہون اور کوئی کہولدیوی پھر آپنے اسکا ذکر اوس یہودی سے نہین کیا اور نہ اوسنے آپکے چہرے پر اسکا اثر کچہ پایا (یعنی آپنے اپنا بیمار ہونا بھی اوس سے ظاہر نہ کیا تاکہ اوسکو خبر ہی نہ ہو ورنہ وہ شیطان

پھر جاوے (کرتا) **مَا يَفْعَلُ** مَنْ تُعُرِّضَ لِمَالِهِ کوئی شخص مال لوٹنے لگی تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ مَالِيْ قَالَ فَذَكَّرَهُ بِاللّٰهِ
قَالَ فَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِيْ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَاِنْ نَاَى السُّلْطَانُ عَنِّيْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَاءِ
الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ ترجمہ قابوس بن مخارق سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
ایک شخص آیا اور کہنے لگا اگر کوئی شخص میرا مال چھیننے آوی تو مین کیا کرون آپنے فرمایا اوسکو ڈرا اللہ سی وہ بولا اگر وہ نہ ڈرہی آپنے فرمایا
آس پاس کے مسلمانون سی مدد لی وہ بولا اگر وہان کوئی مسلمان نہ ہو آپنے فرمایا حاکم سی کہہ وہ بولا اگر حاکم بھی دور ہو آپنے فرمایا
تو پھر لڑ اپنے مال کی لیی اگر مارا گیا تو شہید ہوگا نہین تو اپنا مال بچا لیگا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عُدِيَ عَلٰى مَالِيْ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبٰى عَلَيَّ قَالَ
فَاَنْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبٰى عَلَيَّ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبٰى عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ
وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
اگر کوئی ظلم سی میرا مال لینے آوی تو مین کیا کرون آپنے فرمایا اوسکو اللہ کی قسم دی وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا پھر اللہ کی قسم دے
وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا پھر اللہ کی قسم دی وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا تو پھر لڑ اگر تو مارا گیا تو جنت مین جاویگا اور جو وہ
مارا گیا تو جہنم مین جاویگا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَرَاَيْتَ اِنْ عُدِيَ عَلٰى مَالِيْ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبٰى عَلَيَّ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ
فَاَنْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبٰى عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ جو شخص اپنا مال بچانیکی لیی مارا جاوے وہ شہید ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانی کی لیی لڑی پھر مارا جاوی تو وہ شہید ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ
الْجَنَّةُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانیکی لیی ظلم سی
مارا جاوے اوسکی لیی جنت ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ
مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص اپنا مال بچانی مین مارا
جاوی وہ شہید ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ

قُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا مال ناحق کوئی لینا چاہے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہوگا امام نسائی نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے ف اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ صحیح ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث مختصر ہے) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ جو شخص اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ ابوجعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے مارا جاوے وہ شہید ہے (یہ روایت حسن ہے اور شہید کی بھی تعریف ہے کہ جو ناحق مارا جاوے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور اس سے پہلے کے بسکہ رسول نے روایت کیا خطا ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ جو شخص اپنے اہل بچوں کی بچانے میں مارا جاوے وہ بھی شہید ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے پھر وہ مارا جاوے وہ شہید ہے اسیطرح جو لڑے اپنی جان بچانے کو لیے وہ بھی شہید ہے اور جو لڑے اپنی اہل بچوں کو لیے وہ بھی شہید ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ جو شخص لڑے اپنا دین بچانیکے لیے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے مال بچوں کو لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کی لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے لیے وہ شہید ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ ابوجعفر سے روایت ہے میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا تھا اونھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے ظلم سے وہ شہید ہے (یعنی اوپر ظلم ہوتا ہو اور وہ لڑے ظلم کو دفع کرنیکے لیے پھر مارا جاوے) مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ جو شخص تلوار نکالکر چلانا شروع کری عَنِ ابْنِ زُبَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن بیر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جو شخص تلوار سے نکالی پھر اوسکو چلاوے لوگون پر تو اوسکا خون ہدر ہی (یعنی ضائع ہی اب اگر کوئی اوسکو مار ڈالی تو قصاص یا دیت کچھ نہین عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن بیر نے کہا جو شخص ہتہیار اوٹہاوی پھر چلاوے تو اوسکا خون ہدر ہی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتہیار اوٹہاوی وہ ہم مین سی نہین ہی (یعنی جو مسلمان پر ہتہیار چلانا چاہی وہ کافر ہوگیا اسلام سی باہر ہوگیا۔ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو مسلمان کافرونکی فوج مین نوکری کرتی ہین پھر مسلمانون سی لڑی تو وہ کافر ہین ہرگز مسلمان نہین ہوسکتے) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ لِأَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدٍ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ لِأَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ترجمہ ابو سعید خدری سی روایت ہی حضرت علی رض نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سونا بیجا جو مٹی کے اندر تہا (یعنی ابھی صاف نہین ہوا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم کردیا اقرع بن حابس حنظلی اور بنی مجاشع مین سی ایک شخص کو اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری اور بنی کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیل طائی اور بنی نبہان کی ایک شخص کو (یہہ سب قبیلون کی نام ہین) یہہ دیکھکر قریش اور انصار کے لوگ غصہ ہوئی اور کہنے لگی آپ دیتے ہین نجد والون کو اور ہم کو نہین دیتے آپنے فرمایا مین اونکے دلونکو ملاتا ہون (کیونکہ وہ نو مسلم ہین اور تم تو پرانی مسلمان ہو) اتنے مین ایک شخص آیا آنکہین اسکی بیٹہی ہوئی اور کلہ پہولی ہوئی گہنی داڑہی والا سر منڈا اور بولا اے محمد اللہ سی ڈر آپ نے فرمایا اللہ کی تابعداری کون کریگا اگر مین اوسکی نافرمانی کرونگا اللہ تعالی نے مجہے زمین والون پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہین کرتی اتنے مین ایک شخص نے درخواست کی لوگون مین سی وہ حضرت عمر رض تہے) اوسکے قتل کے آپنے منع فرمایا جب وہ پیٹہہ موڑ کر چلا تو آپنے فرمایا اسکی نسل مین سی کچہ لوگ پیدا ہون گی جو قرآن کو پڑہینگے مگر اون کی حلق کے نیچے نہ جاویگا (یعنی دلمین کچہہ اثر نہوگا وہ دین سی اسطرح نکلجاوینگے جیسے تیر جانور مین سے صاف نکلجاتا ہی (آر پار) اوس مین کچہہ نہین بھرتا اسی طرح ان مین بھی دین کا کچہہ نشان نہ ہوگا) مسلمانونکو قتل کرینگے اور بت پرستون کو چہوڑ دینگے اگر مین اون لوگون کو پاؤن تو اسطرح

قتل کرون جیسے عاد کی لوگ قتل ہوئی رینی ایک کو نہ چھوڑون مراد ان لوگون سی خارجی ہین جو حضرت علی رض کیوقت مین ظاہر ہوئی بڑی دیندار جتلاتی قرآن کی ایک ایک لفظ پر لڑتی نماز خوب پڑہتی سر گہنا کر صاف کہتی مگر مسلمانون کی جماعت سی علیحدہ ہوگئی مسلمانونکو کافر بنا کر اونہی سی لڑنے کو مستعد ہوئی **عَنْ عَلِیٍّ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَہَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُہُمْ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّ قَتْلَہُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَہُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ امیر المومنین علی رض سی روایت ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی آخر زمانی مین کچہ لوگ پیدا ہون گی کمسن بیوقوف ظاہر مین قرآن کی آیتین پڑہین گے (یا لوگون کی خیر خواہی اور بہتری کی باتین کہینگی) مگر ایمان اون کے حلق کے نیچے نہ اوتریگا وہ دین سی اسطرح نکلجاوین گے جیسے تیر نشانہ مین سی آر پار نکل جاتا ہی جب تم اونکو دیکہو تو قتل کرو اسلیے کہ اون کے قتل مین ثواب ہوگا قیامت کی روز **عَنْ عُبَیْدِ بْنِ شِہَابٍ** قَالَ کُنْتُ اَتَفَقَّدُ اَنْ اَلْقٰی رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَۃَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ ہَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ وَرَاٰیَتُہٗ بِعَیْنَیَّ اُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَرَاءَہٗ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ہُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ ہٰذَا مِنْہُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ سِیْمَاہُمْ التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُہُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاقْتُلُوْہُمْ ہُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ ترجمہ شریک بن شہاب سی روایت ہی مجھے آرزو تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سی ملون اور اوس سی خارجیونکا حال پوچھون اتفاقاً عید کے دن مینی ابو برزہ کو پایا کسی اون کے یاردن مین مین نی پوچہا تم نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ سنا ہی خارجیون کی باب مین اونہونی کہا ہان مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اپنی کان سی اور دیکہا اپنی آنکہ سی رسول اللہ صلعم پاس کچہ مال آیا آپ نی تقسیم کر دیا اون لوگونکو جو داہنی طرف بیٹہے تہی اور جو بائین طرف بیٹہے تہی اور جو لوگ پیچہے بیٹہے تہی اونکو کچہ نہ دیا اون مین سی ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا ای محمد تم نی انصاف سے تقسیم نہین کیا وہ ایک سانولا شخص تھا سر منڈا دو سفید کپڑے پہنی ہوی یہ سنکر آپ بہت سخت غصہ ہوی اور فرمایا قسم خدا کی تم میرے بعد مجھ سی بڑہ کر کسیکو نہ دیکہوگے انصاف کرتی ہوی پہر فرمایا اخیر زمانے مین کچہ لوگ پیدا ہونگے گویا یہ شخص بھی اونہی مین سے ہی قرآن پڑہینگے مگر اون کی ہنسلی کے نیچے نہ اوتریگا اسلام سی اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر شکار مین سی پار ہوجاتا ہی اونکی

نشانی یہ ہی کہ وہ سر منڈے ہونگی ہمیشہ نکلتے رہینگے یہانتک کہ پچھلے انکے دجال کے ساتھ نکلینگے جب تم انسے ملو تو انکو قتل کرو وہ بدترین سب مخلوقات سے اور بدنفس ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط مسلمانے نام سے انسان مسلمان نہین ہوسکتا جب تک مسلمانون کی سی عمدہ اخلاق اختیار نہ کرے نیکنفسی اور خوش اخلاقی اور ایمانداری راستبازی مسلمانون کی سب سے زیادہ ضروری ہی اگر یہ نہو تو صرف قرآن پڑھنے سے یا نماز روزہ کرنے سے مسلمان پورا نہین ہوتا امام نسائی نے کہا شریک بن شہاب کچھ مشہور نہین ہے **قتال** المسلم مسلمان سے لڑنا **عن** سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قتال المسلم کفر وسبابہ فسوق ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے لڑنا کفر ہی اور اوسکو گالی دینا گناہ ہی **عن** عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ترجمہ عبد اللہ نے بھی ایسا ہی کہا ہی **عن** عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر **عن** عبد اللہ قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانکو برا کہنا تو فسوق ہی یعنی اوس سے آدمی فاسق ہوجاتا ہی اور اوس سے لڑنا کفر ہی **عن** شعبۃ قال قلت لحماد سمعت منصورا وسلیمان وزبیدا یحدثون عن ابی وائل عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر من قتلہم اتہمہم منصورا اتہمہم زبیدا اتہمہم سلیمان قال لا ولکنی اتہمہم ابا وائل ترجمہ شعبہ سے روایت ہی میں نے حماد سے کہا میں نے سنا منصور اور سلیمان اور زبید سے وہ سب نقل کرتے ہین ابو وائل سے اونہنے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا فسوق (گناہ) ہی اور اوس سے لڑنا کفر ہی تم کس پر تہمت کرتی ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر اونہنے کہا نہین مگر میں تہمت کرتا ہون ابو وائل پر کہ اوس نے یہ روایت عبد اللہ سے سنی یا نہین **عن** زبید عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر قلت لابی وائل سمعتہ من عبد اللہ قال نعم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا - زبیدی کہا میں ابو وائل سے پوچھا تمنے یہ عبد اللہ سے سنا اونہنے کہا ہان **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر **عن** ابی وائل قال قال عبد اللہ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر **عن** عبد اللہ قال قال المؤمن کفر وسبابہ فسوق ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **التغليظ** فيمن قاتل تحت راية عمية جو شخص گم اسی کے جھنڈے کی تلے لڑے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاہلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برہا وفاجرہا ولا یتحاشی من مؤمنہا ولا یفی لذی عہد عہدہا فلیس منی ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یدعو الی عصبیۃ او یغضب لعصبیۃ فقتلۃ جاہلیۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکلجاوے اور جماعت سے الگ ہوجاوے

پھر وہ مری تو جاہلیت کی موت (یعنی کفر کیحالت) مرگیا اور جو شخص میری امت پر نکلکر نیک اور بد سب کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہوا ہو اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور جو شخص اندا وندہ (یعنی گمراہی اور بغاوت کی) جھنڈے کی تلی لڑے اور تعصب کی طرف لوگوں کو بلاوے یا اوسکا غصہ تعصب کے وجہ سے ہو (نہ خدا کے لیے) پھر وہ قتل کیا جاوے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی **عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے راہ جھنڈے کی تلی لڑے (یعنی شریعت سے وہ لڑائی صحیح اور لازم نہ ہو) اپنی قوم کے تعصب سے اور غصہ کرے تعصب سے (تعصب کہتے ہین ظلم پر مدد کرنیکو اور مطلب بھی ہے کہ خدا کی لیی لڑائی نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور ناموری کے لیی ہو) تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی) - امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد مین عمران القطان ہے جو قوی نہیں ہے

تحریم القتل مسلمان کا قتل حرام ہے **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَا جَمِيعًا فِيهَا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اوٹھاوے (اور وہ بھی ساتھ ہی اوٹھاوے) تو دونون جہنم کی کنارے پر ہین پھر جب قتل کیا تو دونون جہنم مین گرینگے (یہ جب ہے کہ دونون نے ساتھ ہی ہتھیار اوٹھایا ہو اور دونون کی نیت ایکدوسرے کو مارنیکی ہو اور جو ایک نے ہتھیار اوٹھایا اور دوسری نے اپنے تئین بچانا چاہا تو ہتھیار اوٹھانیوالا جھنم مین جاویگا) **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ فَصَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَهُمَا فِي النَّارِ ترجمہ ابوبکرہ نے کہا جب دو مسلمان نے ایکدوسری پر ہتھیار اوٹھایا تو دونون جہنم کے کنارے پر ہین پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونون جہنم مین جاوینگے (قاتل تو مسلمان کے قتل کیوجہ سے اور مقتول اسلیے کہ اوسکی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنیکے تھی) **عَنْ أَبِي مُوسَى** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو مسلمان بھڑ جاوین تلوارین لیکر پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونون جہنم مین جاوینگے کسینے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جاویگا مگر مقتول کیون جاویگا اپنے فرمایا اوسکی نیت تھی اپنی ساتھی کو قتل کرنیکی (آگے کی روایت مین ہے وہ حریص تھا اپنے صاحب کے قتل پر) **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلُهُ سَوَاءٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا كِلَاهُمَا مِنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ ترجمہ ابوبکرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اسمین اتنا زیادہ ہے کہ دونون ایکدوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتے ہون **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ** قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہوجانا کافر میری بعد ایک تم میں سے دوسرے کی گردن مارو ف نووی نے کہا اس حدیث کا مطلب سات طرح سے ہوسکتا ہے۔ ایک یہ مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق خون کو حلال سمجھیں وہ تو کافر ہیں بلاشک دوسرے یہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہے نعمت کی اور اسلام کی حق کی تیسرے یہ کہ مراد قریب ہوجانا ہے کفر کے چوتھی یہ کہ یہ فعل کافروں کا سا ہے پانچویں یہ کہ درحقیقت کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہوجانا بلکہ ہمیشہ مسلمان رہنا چھٹی یہ کہ مراد کفر سے تکفر ہے یعنی ہتھیار پہننا ساتویں یہ ایکدوسری کو کافر مت بناؤ پھر گردن مارو ایکدوسرے کی اور سب سے بہتر جو تیسرا قول ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے قاضی عیاض نے (دیر الربی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یَاْخُذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَۃِ اَبِیْہِ وَلَا بِجَرِیْرَۃِ اَخِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہوجانا میرے بعد کافر ایکدوسری کی گردن مارو اور کوئی نہیں پکڑا جاویگا اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے (بلکہ ہر ایک کے قصور کا ذمہ دار وہی ہوگا) امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسلاً ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یَاْخُذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَۃِ اَبِیْہِ وَلَا بِجَرِیْرَۃِ اَخِیْہِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُلْفِیَنَّکُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا یَاْخُذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَۃِ اَبِیْہِ وَلَا بِجَرِیْرَۃِ اَخِیْہِ ترجمہ مسروق سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ پاؤں اس طرح کہ تم میری بعد کافر ہوجاؤ ایک امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا اَمْ مُرْسَلٌ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گمراہ ہوجانا میرے بعد ایکدوسرے کی

گردن مارو عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش (چپکا) پھر فرمایا مت ہو جانا میرے بعد کافر ایکدوسرے کی گردن مارنے لگو عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے چپکر لوگوں کو پھر فرمایا دیکھو میرے تم کو نہ پاؤں بعد اسکے (یعنی قیامت کے روز) تم میری بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسری کے گردن مارو) اٰخِرُ كِتَابِ الْجِهَادِ تَمَّ کتاب لڑائی کی ختم ہوئی اَوَّلُ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ کتاب فئے کے تقسیم کرنیکی ف فئی اوس مال کو کہتے ہیں جو کافروں کا ہو اور مسلمانوں کے ہاتھ آجاوے بغیر لڑائی کے اور غنیمت وہ مال جو لڑائی کے بعد حاصل ہو عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ حِيْنَ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا فَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا فَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهٗ وَكَانَ اَبٰى عَرَضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّعِيْنَ نَاكِحَهُمْ وَيَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَّدَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری (جو خارجیوں کا سردار تھا) جب عبداللہ بن الزبیر کے فتنے میں نکلا تو ابن عباس پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربے کا حصہ کن کو ملنا چاہیے ف جسکا ذکر اللہ جل جلالہ نے اس آیت میں کیا فما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو عنایت فرمایا اللہ نے اپنے رسول کو گانوں والوں سے (یعنے بنی نضیر کے یہودیوں سے) تو وہ اللہ اور رسول کا ہے اور ناتی والوں کا (یعنے ذوی القربے کا) اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا۔ اس میں یعنے فئی میں اللہ نے پانچ حصے کیے ایک تو خاص اللہ اور اوسکے رسول کا دوسرے رسول کے ناتیوالوں کا (تیسرے یتیموں کا چوتھے مسکینوں کا پانچویں مسافروں کا تو فئی کو اسطرح تقسیم کرنا چاہیے اب رہا مال غنیمت اوسکی بابت فرمایا۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو مال تم غنیمت میں حاصل کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ناتیوالوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے اور باقی رہے چار حصے وہ لڑنیوالوں میں تقسیم ہونگے تو اس میں بھی ناتیوالوں کا پانچویں حصے میں ایکحصہ یعنے خمس خمس ہوا ف ابن عباس نے کہا وہ ہمارا ہی جو ناتا کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم کیا (یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب میں) اور حضرت عمر نے ہم کو دینا چاہا تھا مگر وہ ہمارے حق سے کم دینا تھا تو ہم نے نہیں لیا اونہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم ناتیوالوں کی نکاح کرنیوالیکو مدد دیں اوسکے اوزاروں میں جو قرضدار ہو جاویگا اوسکا قرضہ ادا کرینگے اور جو مفلس ہوگا اوسکو دینگے اور اس سے زیادہ دینے سے اونہوں نے انکار کیا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ

لهم من وانا كتبت كتاب ابن عباس الى نجدة كتبت اليه كتبت تسألني عن سهم ذي القربى لمن هو وهو
لنا اهل البيت وقد كان عمر دعانا الى ان ينكح منه ايمنا ويخذي منه عائلنا ويقضي منه عن غارمنا
فابينا الا ان يسلمه لنا وابى ذلك فتركناه عليه ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس کو لکھا دو
القربی کا حصہ فئی اور غنیمت میں سے کسکو ملنا چاہیے میں نے ابن عباس کو طرف سے جواب لکھا وہ حصہ ہمکو ملنا چاہیے اہل
بیت میں سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عمر نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصے میں سے نکاح کردونگا جسکا
نکاح نہیں ہوا اور جو قرضدار ہو اوسکا قرضہ ادا کردونگا ہم نے کہا نہیں ہمارا حصہ ہمکو دیدو اوسنے نہ مانا تو ہم نے اوسنے پر
چھوڑ دیا **عن** ابی وداعی قال کتب عمر بن عبد العزیز الی عمر بن الولید کتابا فیه وقسم ابیك لك الخمس كله
وانما سهم ابیك كسهم رجل من المسلمین وفیه حق الله وحق الرسول وذی القربی والیتامی والمساكین
وابن السبیل فما اكثر خصماء ابیك یوم القیمة فكیف بمن كثرت خصماؤه واظهارك المعازف
والزمار بدعة فی الاسلام ولقد هممت ان ابعث علیك من یجز جمتك جمة السوء ترجمہ ابو وداعی سے روایت
ہے عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ عادل تھے بنی امیہ میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تیرے باپ (ولید بن عبد الملک بن مروان)
کی تقسیم کیموافق تو کل پانچوان حصہ تیرا ہی مگر درحقیقت تیرے باپ کا حصہ ایک مسلمان کی برابر تھا اور پانچوین حصے میں اللہ
اور رسول اور ذی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کا حق تھا تو کتنی دعویدار ہونگی تیرے باپ پر قیامت کی روز
اور کسطرح نجات ہوگی اوس شخص کو جسکی تئیں بہت دعویدار ہوں اور تو نے جو باجی اور ستار نکالی ہیں وہ سب بدعت ہیں اسلام
میں اور ہر ایک بدعت شرعی گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاوے گی اور میں نے قصد کیا تھا کہ تیرے پاس ایک ایسی شخص کو
بھیجوں جو تیری بڑی پگڑی کھینچ کر (تاکہ تو ذلیل ہو اور باز رہے گمراہی سے) **عن** جبیر بن مطعم انه جاء هو وعثمان
بن عفان رسول الله صلی الله علیه وسلم یكلمانه فیما قسم من خیبر بین بنی هاشم وبنی المطلب عند نا ف
فقالا یا رسول الله قسمت لاخواننا بنی المطلب بن عبد مناف ولم تعطنا شیئا وقرابتنا قرابتهم فقال
لهما رسول الله صلی الله علیه وسلم انما ارى هاشما والمطلب شیئا واحدا فاما جبیر بن مطعم ولم یعط رسول
الله صلی الله علیه وسلم لبنی عبد شمس ولا لبنی نوفل من ذلك الخمس شیئا كما قسم لبنی هاشم وبنی المطلب ترجمہ
جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا اوس باب میں جو خیبر میں ہمکو
کا نام ہے) کا مال آپنے تقسیم کیا تھا بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے بنی مطلب کو دیا جو ہمارے بھائی ہیں اور
ہمکو کچھ نہ دیا حالانکہ ہم بھی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں جو بنی مطلب رکھتے ہیں **ف** ہیلے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے
ایک ہاشم جنکی اولاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد میں حضرت عثمان ہیں
چوتھے نوفل جنکے اولاد میں جبیر بن مطعم ہیں **ف** آپنے فرمایا میں تو ہاشم اور مطلب کو ایک سمجھتا ہوں (کس لیے کہ یہ

دونون جد انہین ہوئی اور ملا رہی جاہلیت اور اسلام مین) جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے کچھ نہین دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا عن جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم ذی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب اتیتہ انا وعثمان بن عفان فقلنا یا رسول اللہ ھؤلاء بنو ہاشم لا ننکر فضلھم لمکانک الذی جعلک اللہ بہ منھم ارایت بنی المطلب اعطیتھم ومنعتنا وانما نحن وھم منک بمنزلۃ واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم لم یفارقونی فی جاھلیۃ ولا اسلام انما بنو ہاشم وبنو مطلب شیء واحد وشبک بین اصابعہ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو تقسیم کیا تو مین اور عثمان آپ پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہاشم کی فضیلت کا توہم انکار نہین کرتی کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اون مین سے کیا لیکن بنی مطلب کو آپنے دیا کہ بنی مطلب مجھ سے جدا نہین ہوئے نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہین اور آپنی دو انگلیان ایک ماہنہ کی دوسری ملا کر کین یعنی اسطرح سے ہوئی ہین جیسی یہ دو انگلیان ایکدوسرے سے) عن عبادۃ بن الصامت قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین وبرۃ من جنب بعیر فقال یا ایھا الناس انہ لا یحل لی مما افاء اللہ علیکم قدر ھذہ الا الخمس والخمس مردود علیکم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اونٹ کا ایک بال لیا اور فرمایا اے لوگو مجھے درست نہین اوس مال مین سے جو اللہ تعالی نے تم کو عنایت کیا اس مال کے برابر مگر پانچوان حصہ اور وہ پانچوان حصہ بھی تم ہی لوگون کو دیا جاتا ہے (کیونکہ اسمین یتامی اور مساکین اور مسافرون کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام تمام مسلمانون کے فائدے کی ہین اوسمین صرف ہوتا ہے) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بعیر فاخذ وبرۃ من سنامہ ثم قال انہ لیس لی من الفیء شیء ولا ھذہ الا الخمس والخمس مردود فیکم ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اوسکی کوہان مین سے ایک بال لیا اپنی دو انگلیون کے بیچ مین پھر فرمایا میرے لیے فئی مین سے اتنا بھی نہین ہے نہ یہ مگر پانچوان حصہ بھی پھر تم ہی کو دیا جاتا ہے) عن عمر قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب فکان ینفق علی نفسہ منھا قوت سنۃ وما بقی جعلہ فی الکراع والسلاح عدۃ فی سبیل اللہ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے بنی نضیر کے مال اللہ نے اپنے رسول کو فئی کی طور پر دیے یعنی مسلمانون نے اوپر گھوڑے نہین دوڑائے نہ اونٹ (یعنی بغیر لڑائی کے) تو رسول اللہ صلعم اوس مین سے اپنی عیال کا خرچ لیتے اور باقی گھوڑون اور ہتیارون مین صرف کرتی جہاد کے سامان مین عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر تسالہ میراثھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علیہ وتطلب صدقۃ ابیھا بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر قال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ نے ابو بکر صدیق کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلعم سے صدقہ کا اور خیبر کے مال

کا پانچوان حصہ ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہی ہماری کے کا کوئی وارث نہین بلکہ ہم جو چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہی اور اسی حدیث کے بموجب ابوبکر نے اپنے بیٹی حضرت عائشہ کا ترکہ ہی نہین دیا بلکہ جسطرح رسول اللہ صلعم بی بیز اور کنبے والونکو دیا کرتی اوسیطرح دیتی ہی **عن** عطاء فی قولہ عزوجل واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی قال الخمس للہ وخمس رسولہ واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل منہ ویعطی منہ ویضعہ حیث یشاء ویصنع بہ ما شاء **ترجمہ** عطا سی روایت ہی یہ جو اللہ نے فرمایا جو تم غنیمت حاصل کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ رسول اور ذی القربے کا ہی تو اللہ رسول کا ایک ہی حصہ تہا (یعنی اللہ کے لیی جدا گانہ کوئی حصہ نہ تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس حصے مین سے لوگونکو سواریان دیتے نقد دیتی جہان چاہیی صرف کرتی جو کچہ چاہیی تصرف کرتے) **عن** قیس بن مسلم قال سألت الحسن بن محمد عن قولہ عزوجل واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ قال ہذا مفاتیح کلام اللہ الدنیا والاخرۃ للہ قال اختلفوا فی ہذین السہمین بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم الرسول وسہم ذی القربی فقال قائل سہم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم للخلیفۃ من بعدہ وقال قائل سہم ذی القربی لقرابۃ الرسول وقال قائل سہم ذی القربی لقرابۃ الخلیفۃ فاجتمع رأیہم علی ان جعلوا ہذین السہمین فی الکراع والعدۃ فی سبیل اللہ فکانا فی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وعمر **ترجمہ** قیس بن مسلم سی روایت ہی مینے حسن بن محمد سی پوچہا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ یہ تو شروع ہی اللہ کی کلام کا جیسی کنجی ہین دنیا اور آخرت اللہ کے لیی ہی (حالانکہ دنیا سی ہم لوگ فائدہ اوٹہاتی ہین اسطرح غنیمت مین بہی اللہ کا نام ہی مگر اوسکا کوئی علیحدہ حصہ نہین ہی) مگر اختلاف کیا لوگون نے دو حصونمین ایک تو رسول کے حصے سے ذی القربی کے حصے مین بعضون نے کہا رسول کا حصہ رسول کی خلیفہ کو ملنا چاہیی اور بعضون نے کہا ذی القربے کا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قراتون والونکو ملنا چاہیی جیسی پہلے ملتا تہا) اور بعضون نے کہا نہین اب خلیفہ کے قرابتیونکو ملنا چاہیے پہر آخر سب کی رائی اس بات پر آئی کہ اندونون حصونکو گہوڑون اور جہاد کے سامان مین صرف کرنا چاہیی اور اسی مین صرف ہوتا رہا ابوبکر اور عمر کی خلافت مین **ف** اور ابوبکر اور عمر نے ہرگز وہ حصہ نہ لیا جو رسول کا تہا حالانکہ اوسکے مستحق تہے اس سی زیادہ اور کیا بات ہوگی جو ابوبکر اور عمر کے بی طمعی اور حقانیت کا ثبوت ہی **عن** موسی بن ابی عائشۃ قال سألت یحیی بن الجزار عن ہذہ الآیۃ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول قال قلت لمن کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الخمس قال خمس الخمس **ترجمہ** موسے بن ابی عائشہ سی روایت ہی مینے یحیی جزار سی پوچہا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول مینے کہا رسول اللہ صلعم کا حصہ کیتنا تہا اونہون نے کہا پانچوان حصہ پانچوین حصے کا یعنی کل مال کا بیسوان حصہ **عن** مطرف قال سئل الشعبی عن سہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفیہ فقال اما سہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکسہم رجل من المسلمین واما سہم الصفی فہو لہ یختار

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ یُشَاءُ ترجمہ مطرف سی روایت ہی شعبی سی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی حصی کا اور صفی کا (صفی اوسکو کہتی ہین جو غنیمت کی تقسیم ہونسی پہلی کوئی چیز امام اپنی لیی چن لیوی جیسے غلام یا لونڈی یا گھوڑا وغیرہ) اونہون نے کہا حصہ تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا مثل ایک مسلمان کی حصی کی تہا اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تہا کہ جو چیز عمدہ پسند آوی آپ لے لین مگر یہ مخصوص تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سی اور کوئی امام یہ اختیار نہین رکہتا آپکے بعد عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ بَیْنَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ قِطْعَةُ اُدُمٍ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ اَحَدٌ مِنْکُمْ یَقْرَأُ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَقْرَأُ فَاِذَا فِیْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ زُهَیْرِ بْنِ اُقَیْشٍ اَنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَاَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِیْ غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِیِّ وَصَفِیِّهِ فَاِنَّهُمْ اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ یزید بن الشخیر سی روایت ہی مین مطرف کی ساتھ تہا مربد ایک مقام کا نام ہی کہ اتنی مین ایک شخص اونکی پاس چمڑی کا ٹکڑا لیکر اور کہا کہ یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے میری لیی لکہیا ہی تو تم مین سی کوئی شخص پڑہ سکتا ہی میں نے کہا مین پڑہ سکتا ہون اوسمین لکہا تہا حضرت محمد پیغمبر کیطرف سی بنی زہیر بن اقیش کی لوگون کو معلوم ہو اگر وہ گواہی دینگے اسبات کی کوئی عبادت کی لائق نہین سوا اسد کی اور محمد اوسکی بندے ہین اور اقرار کرینگے غنیمت کی مالون مین سے پانچوان حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینی کا تو وہ اسد اور اوسکی رسول کی امان مین ہونگے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِیْ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِهٖ لَا یَاْکُلُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَیْئًا فَکَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِیْ قَرَابَتِهٖ خُمُسُ الْخُمُسِ فَهُمَا لَهُمَا مِثْلُ ذٰلِکَ وَالْمَسَاکِیْنِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَابْنِ السَّبِیْلِ مِثْلُ ذٰلِکَ ترجمہ مجاہد سی روایت ہی اونہون نے کہا جو خمس قرآن مین اسد اور رسول دونون کی لیی آیا ہی وہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی لیی تہا اور آپکے ناتے والون کی لیی کیونکہ اونکو صدقہ مین سے کچہ لینا درست نہین تہا (آپنی فرمایا کہ صدقہ میل ہی لوگون کا تو وہ لائق نہین) بنی ہاشم کی جو غرض الناس مین) پھر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اس پانچوین حصی مین سی پانچوان حصہ لیتی اور آپکے ناتے والے پانچوان حصہ لیتی اور قسیم اسی قدر لیتی اور مسکین بہی اسیقدر اور مسافر بہی اسیقدر (جسکی پاس روپیہ نہی ہوتی یا راہ خرچ نہ ہوتا) امام نسائی نے کہا یہ جو اسنے شروع کیا اپنی نام سی فان خمسہ للہ یہ ابتدا ای کلام ہی اسلیی کہ غنیمت مین اسد ہی کی لیے ہین اور فی اور خمس مین اسنے پہلے اپنی نام سی شروع کیا کیونکہ یہ دونون عمدہ کمائی ہین اور صدقہ مین اپنے نام سے شروع نہین کیا (بلکہ یون کہا انما الصدقات للفقرآء) اخیر تک اسلیی کہ صدقہ میل ہی لوگون کا اور بعضون نے کہا غنیمت مین سے کچہ لیکر کعبہ مین رکہہ دیتی ہین اور وہی ہی حصہ اسد کا اور رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم کا حصہ امام کو ملیگا وہ اوسمین سی گہوڑی اور ہتہیار خریدیگا اور جسکو مناسب سمجہے گا دیگا جس سے فائدہ ہی مسلمانونکو اور اہل حدیث اور اہل علم اور فقہا اور قرآن کے قاریون کو دیگا اور ناتیوالونکا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملیگا خواہ مالدار ہون خواہ محتاج اور بعضون نے کہا جو اون مین محتاج ہون اونکو ملیگا نہ مالدارونکو جیسے سہم اور مسافرون مین جو محتاج ہون اونہی کو ملیگا اور یہ قول مجہے زیادہ ٹہیک معلوم ہوتا ہی لیکن جو ہے

اور بڑے اور مرد اور عورت سب برابر ہین جسقدر مین سوا اسکے کہ اللہ تعالی نے یہ مال انکو دلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تقسیم کیا اور حدیث
مین یہہ نہین ہے کہ حضرت نے بعضونکو زیادہ دلایا ہو بعضونکو کم اور ہم اس مسئلے مین علما کا اختلاف نہین سمجھتے کہ اگر کسی نے اپنی تہائی
مال کی وصیت کی کسی کے اولاد کی لیے تو وہ سب اولاد کو برابر برابر ملیگا خواہ مرد ہون خواہ عورت سب اونکا شمار ہوسکی اسی طرح جو چیز
کسی کے اولاد کو دلایا جاوے تو اوس مین سب برابر ہونگے مگر جس صورت مین دلانیوالا تصریح کردی کہ فلانے کو اتنا ملے اور فلانے
کو اتنا تو اوسکی کہی موافق دلایا جاویگا اور یتیمونکا حصہ اون یتیمون کو دیا جاویگا جو مسلمان ہین اسیطرح جو مسکین اور مسافر مسلمان
ہین اور کسی کو وصیہ نہ دیا جاویگا یعنے مسکین اور مسافر دونون کو بلکہ اختیار دیا جائیگا کہ وہ مسکین کا حصہ لیوے یا مسافر کا اپنی
چار خمس مال غنیمت مین سے تو وہ امام تقسیم کریگا اون مسلمانون کو جو بالغ ہین اور لڑائی مین شریک تھی اعن مالک بن اوس
ابن الحدثان قال جاء العباس وعلی الی عمر یختصمان فقال العباس اقض بینی وبین ھذا فقال الناس اقض بینھما فقال عمر لا اقضی بینھما وقد علما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ
قال فقال الزھری ورایتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ منھا قوت اھلہ وجعل سائر سبیلہ
سبیل المال ثم ولیھا ابو بکر بعدہ ثم ولیتھا بعد ابی بکر فصنعت فیھا الذی کان یصنع ثم اتیانی
تسالانی ان ادفعھا الیھما علی ان تلیاھا بالذی ولیھا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی ولی بہ ابو بکر والذی ولیتھا بہ فدفعتھا الیھما واخذت علی ذلک عھودھما ثم اتیانی یقول ھذا اقض
لی بنصیبی من ابن اخی ویقول ھذا اقض لی بنصیبی من امراتی وان شاء ان ادفعھا الیھما علی ان تلیاھا بالذی ولیھا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی یلیھا بہ ابو بکر والذی ولیتھا بہ
دفعتھا الیھما وان ابیا کفیا ذلک ثم قال واعلموا ان ما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول و
لذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل لھذا بھذا وھذا بھذا انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین
علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ ھذہ بھذہ وما افاء اللہ علی
رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب قال الزھری ھذہ لرسول اللہ خاصۃ قرئ عن بنۃ
فذکر کذا وکذا مما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین
وابن السبیل وللفقراء المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم والذین تبوؤا الدار والایمان من
قبلھم والذین جاؤا من بعدھم فاستوعبت ھذہ الآیۃ الناس فلم یبق احد من المسلمین الا لہ فی
ھذا المال حق او قال حظ الا بعض من تملکون من ارقائکم ولئن عشت ان شاء اللہ لیاتین علی کل
مسلم حق او قال حظہ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عباس اور حضرت علی دونون جھگڑتے ہوئے
آئے اوس مال کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو فدک اور بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسکو حضرت عمر نے اپنے

خلافت مین اون دونو کو سپرد کر دیا تہا) عباس نے کہا میرا اور انکا فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کو تقسیم کر دیجیے) لوگون نے کہا فیصلہ کر دیجیے اندونو کا حضرت عمر نے کہا مین کبھی فیصلہ نہ کرونگا (یعنی اس مال کو تقسیم نہ کرونگا) کیونکہ دونون کو معلوم ہی کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا ہما را ترکہ کسیکو نہین ملتا اور جو ہم چہوڑجاوین وہ صدقہ ہے البتہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم اس مال کے متولی رہی اور اوس مین سے اپنی گھر کے خرچ کیموافق لے لیتی اور باقی خدا کی راہ مین خرچ کر تے پھر بعد آپکے ابوبکر اوسکے متولی ہی پہر ابوبکر کے بعد مین متولی ہوا مین بھی وہی کیا جیسے ابوبکر کرتے تہے (کہ آنحضرت ؐ کی گھر والون کو خرچ کیموافق دیتی اور باقی بیت المال مین جمع کرتے) پھر یہ دونون (یعنی عباس اور علی ؓ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دو ہم اوسی طرح اوسمین عمل کرینگے جیسے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کرتے تہے اور ابوبکر کرتی تہی اور تم کرتے ہی مین نے وہ مال اندونون کے سپرد کر دیا اور دونون سے اقرار لے لیا اب یہ دونون پھر آئے ہین ایک کہتا ہی کہ میرا حصہ میرا بہتیجی سے دلاؤ (یعنی عباس کیونکہ وہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے چچا تھی) اور دوسرا کہتا ہی کہ میرا حصہ میری بی بی کیطرف سے دلاؤ (یعنی حضرت علی کیونکہ وہ خاوند تہی حضرت فاطمہ کی جو صاحبزادی تہین رسول اسہ صلعم کی) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال مین انکے سپرد کرتا ہون اس شرط پر کہ اوسی طرح عمل کرین جیسے رسول اسہ صلعم کرتی تھی اور اون کے بعد ابوبکر نے کیا ہی اور اون کی بعد مین نے کیا ہی اور جو یہ ان کو منظور نہ ہو تو اپنی گھر بیٹھین (مال مین نے قبضے مین رکھونگا) ف کیونکہ وہ مال مثل ترکہ کے نہین ہی کہ سب وارثون مین تقسیم ہو وہ تو ایک وقف کیطرح ہی جسکا انتظام ہمیشہ کیلیے اوسیطرح کرنا چاہیے جیسے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کرتی تہے ف پھر حضرت عمر نے کہا قرآن ہی دیکھو اسہ تعالے مال غنیمت کیلیے فرماتا ہی اوسمین سے پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور قرابتیوالون اور یتیمون اور مسکینون اور عاملون اور مسافرون کا ہی اور صدقات کیلیے فرماتا ہی کہ وہ فقیرون اور مسکینون اور عاملون اور مولفۃ قلوبہم اور غلامون اور قرضداردن اور مجاہدون کیلیے مین (اور اس مال کو بھی حضرت نے صدقہ کہا تو اس مین بہی فقیرون اور مسکینون اور سب مسلمانونکا حق ہوگا اور کچہ اس مین مال غنیمت ہی اوس مین بہی سب کا حصہ ہے) اب فرماتا ہی کہ جو مال اسنے اپنی رسول ؐ کو عنایت فرمایا اور تم نے اوسپر اپنی گہوڑی اور سوار دوڑائی نہین (یعنی بغیر خمس کے ہاتہ آیا) زہری نے کہا البتہ یہ مال خاص رسول صلی اسہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ چند گانون مین عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلان فلان مگر اس مال کے حقین بہی اسہ تعالی فرماتا ہے کہ جو اسنے اپنے رسول کو عنایت فرمایا گانون والون سے وہ اسہ کا ہی اور رسول کا ہی اور قرابتیوالون کا اور یتیمون کا اور مسکینونکا اور مسافرونکا پھر فرماتا ہی کہ اون فقیرونکا بہی اسمین حق ہے جو اپنا گہر بار چہوڑ کر آئے اور نکالے گئے اپنی گہرون سے اور مالون سے پھر فرماتا ہی اونکا بہی حق ہے جو اون سے پہلے دار الاسلام مین آچکے تھے اور ایمان لاچکے تھے پھر فرماتا ہی اونکا بہی حق ہے جو ان لوگون کے بعد مسلمان ہوکر آئے تو اس آیت نے تمام مسلمانون کو گہیر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہین رہا جسکا حق اس مال مین نہ ہو یا اوسکا کچہ حصہ نہ ہو (پھر سائل جسکا حقدار سارے مسلمان ہون اوسکے علاوہ اوسکی پیغمبر فرما چکے ہون کہ وہ صدقہ ہی اور ہمارا ترکہ کسی کو نہین ملتا کیونکر تقسیم ہوسکتا ہی) البتہ بعضی تمہارے غلام نوکر رکھے گئے اونکا حق اس مال مین نہین ہی اور اگر مین جیونگا تو البتہ خدا چاہے تو ہر مسلمان کو اوس مین سے کچہ نہ کچہ حق ضرور ملیگا ف یہ وہ ہین

نہین جو ابوبکر اور عمر نے یہ مال حضرت ؐ کی وارثون مین تقسیم نہین کیا اور حضرت فاطمہ رضؓ کی درخواست کو قبول نہین کیا - اب شیعون کا طعن انہ دونون بزرگون پر محض لغو ہی کیونکہ یہ خلاف اللہ اور اوسکے رسول کے فرمودی کے نہین کرسکتی تھی (الخر کتاب قسم الفیٔ فئی کی تقسیم کی کتاب تمام ہوئی **كِتَابُ الْبَيْعَةِ** کتاب بیعت کے بیان مین **ف** بیعت کہتے ہین ہاتھ سے ہاتھ ملاکر اقرار کرنے کو عرب کی لوگ بیعت کرنے بڑے پابند تھی جب ہاتھ سے ہاتھ ملاکر کچھ اقرار کردیتی تو پھر اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے **الْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ** حکم ماننے اور تابعداری کرنے پر بیعت کرنا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلعم سے سننی اور ماننی پر (یعنے جو حکم آپ دینگے اوسکو سنینگے اور اوسکے موافق عمل کرینگے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر حال مین اور جو کوئی ہم پر سردار بنایا جاویگا اوس سے نہ جھگڑنے پر (یعنے آپ جسکو ہم پر حاکم کردین گے اوسکی بھی اطاعت کرینگے) اور ہمیشہ ہم حقکی تابع رہینگے جہان ہون ہم نہ ڈرین گے کسی سچی کہنی والے کی برائی سے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **بَابُ** الْبَيْعَةِ عَلَى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ اثبات بیعت کرنا کہ جو سردار ہی اوسکی مخالفت نہ کرینگے **عَنْ** عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **بَابُ** الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ سچ کہنی پر بیعت کرنا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْاَثَرَةِ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلَى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا - اس مین اتنا زیادہ ہی کہ ہم نے بیعت کی اثرہ پر (یعنے اگر آپ کسیکو ہمسے زیادہ دینگے تو ہم جھگڑا نہ کرینگے) اور سچ کہینگے جہان ہم ہونگے **الْبَيْعَةُ** عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ انصاف کی بات کہنی پر بیعت کرنا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعَلَى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلَى اَنْ نَقُوْلَ بِالْعَدْلِ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا - اسمین یہ ہی کہ ہم نے بیعت کی انصاف کی بات کہنی پر جہان ہون اور نہین ڈرین گے ہم اللہ کے کام مین کسی برا کہنی والے کے برا کہنی سے **الْبَيْعَةُ** عَلَى الْاَثَرَةِ اثرہ پر (جسکی معنی اوپر گزر چکے) بیعت کرنا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ

نفقوم بالحق حيث ما كان لا تخاف في الله لومة لائم ترجمہ ہی جو اوپر گزرا عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليك بالطاعة في منشطك ومكرهك وعسرك ويسرك واثرة عليك ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہی تجھ پر الطاعت کرنا مسلمان حاکم کی خواہ تو خوش ہو خواہ ناپسندیدہ سختی ہو یا آسانی اگرچہ تیری اوپر دوسری کو ترجیح دیا جاوے اور وہ تجھ سے زیادہ مستحق نہ ہو جب بھی الطاعت کرنا ضرور ہی بشرطیکہ شرع کے خلاف نہ ہو اور جو شرع کے خلاف ہو تو اوس میں کسی کی الطاعت ضرور نہیں (نووی) البيعة على النصح لكل مسلم بیعت کرنا اسبات پر کہ ہر مسلمان کی بھلائی چاہیں گے عن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على النصح لكل مسلم ترجمہ جریرؓ نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کے بھلائی چاہنے پر یعنی ہر مسلمان کی ساتھ خلوص کہنیکی صاف دل ہونیکے یہہ نہیں کہ منہ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی جو منافقوں کی خصلت ہے عن جرير بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة وان انصح لكل مسلم ترجمہ جریرؓ نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور الطاعت کرنی پر اور ہر مسلمان کے خیرخواہ رہنے پر البيعة على ان لا نفر لڑائی سے نہ بھاگیں پر بیعت کرنا عن جابر يقول لم نبايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الموت انما بايعناه على ان لا نفر ترجمہ جابرؓ نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی موت پر لیکن بیعت کی اسبات پر کہ لڑائی سے نہ بھاگیں گے البيعة على الموت موت پر بیعت کرنا عن يزيد بن ابي عبيد قال قلت لسلمة بن الاكوع على اي شيء بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہی میں نے سلمہ بن الاکوع سے کہا تمنے کس بات پر بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز اوہنوں نے کہا موت پر یعنی لڑینگے یہانتک کہ ہر جاوینگے یا فتح کرینگے البيعة على الجهاد جہاد پر بیعت کرنا عن يعلى بن امية قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم بابي امية يوم الفتح فقلت يا رسول الله بايع ابي على الهجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بايعه على الجهاد وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی میں ابو امیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جس دن مکہ فتح ہو گیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ بیعت کیجیے میرے باپ سے ہجرت پر آپنے فرمایا اب ہجرت کہاں ہی لیکن میں بیعت کرتا ہوں اوسکی جہاد پر ف مراد وہ ہجرت ہی جو مکی سے مدینہ کیطرف تھی وہ تو جب سے میں اسلام پھیل گیا تو جاتی رہی لیکن وہ ہجرت جو کافروں کی ملک سے مسلمانوں کیطرف ہوتی ہی وہ قیامت تک باقی ہی کرمانی نے کہا جب کسی ملک میں کافروں کی زور سے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے اتفاقاً عن عبادة بن الصامت قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه بايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وارجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى فاجره على الله ومن اصاب منكم

شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کے گرد ایک جماعت تھی صحابہ میں سے تم مجھ سے بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروگی چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مارو گے کوئی بہتان نہ اٹھاؤ گے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ سے ف یعنی قرآن میں عورتوں کی بیعت میں آیا ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کا ترکہ باہر جاوی اور کسی کا بچہ لیکر اپنا بچہ ظاہر کری جیسا جاہلیت کے زمانے میں عمر ستین کرتی تھیں تو یہ بہتان ہے کیونکہ جو ٹھہ اٹھاتی ہیں دونوں ہاتھ کے بیچ سے یعنی پیٹ سے کہ اون کے پیٹ سے نہیں اور کہتی ہیں ہمارے پیٹ سے ہے اور دونوں پاؤں کے بیچ سے یعنی شرمگاہ سے کہ اون کی شرمگاہ سے نہیں پیدا ہوا اور کہتی ہیں پیدا ہوا اب یہ عبارت مردوں کی لئے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ اوس طرح سے ہے جو ایک فعل ایک کرتا ہے اور منسوب ہوتا ہے جماعت کی طرف جیسے وتستحرجون حلیۃ تلبسونہا (یعنی زیور نکالتی ہو اور اوسکو پہنتی ہو حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مگر نسبت مردوں کی طرف کی) اور بعضوں نے کہا مراد بین ایدیکم وارجلکم سے ذات اور نفس ہے کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں ہی سے سرزد ہوتی ہیں ف میری نافرمانی نہ کروگی شرع کے کام میں پھر جو کوئی پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی یہ کام نہ کری) اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی کام کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا اوسکی ملجا ہو جیسے ناکی حد پر ہے یا چوری میں ہاتھ کاٹا جاوے تو وہ اوسکے گناہ کا کفارہ ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں ہوتا جبتک توبہ نہ کری) اور جو کوئی ان کاموں میں سے کچھ کرے اور دنیا میں سزا نہ پاوی بلکہ اللہ اوس کے قصور کو چھپاوی تو اوسکا کام اللہ پر ہے چاہے معاف کرے چاہے عذاب دیوے (قیامت کے روز) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءَ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ نُبَايِعُكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَتْهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَأْخُذْهُ عُقُوبَةٌ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتی اون باتوں پر جنپر عورتوں نے بیعت کی ہے یعنی شریک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو مت قتل کرو اور بہتان نہ اٹھاؤ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں سے اور میری نافرمانی نہ کرو شرع کی کام میں ہمنے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ پھر ہمنے بیعت کی آپ سے ان باتوں پر آپنے فرمایا جو کوئی ان باتوں میں سے کوئی بات اب کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا پاوی تو اوسکا کفارہ ہو گیا اور جو نہ پاوی تو وہ اللہ پر ہے چاہے بخشے اوسکو چاہے عذاب کرے **البیعۃ علی الھجرۃ** ہجرت پر بیعت کرنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

علیہ وسلم فقال انی جئتک ابایعک علی الھجرۃ ولقد ترکت ابوی یبکیان قال ارجع الیھما فاضحکھما کما ابکیتھما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مین آپ سے بیعت کرتا ہون ہجرت پر اور مین اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہون آپنے فرمایا جا اور اونکو خوش کر جیسے تو نے اونکو رولایا ہی (ماں باپ کے خوشی ہجرت پر بھی مقدم ہی) **شان الھجرۃ** ہجرت بہت مشکل ہے **عن** ابی سعید ان اعرابیا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الھجرۃ فقال ویحک ان شان الھجرۃ شدید فھل لک من ابل قال نعم قال فھل تؤدی صدقتھا قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ عزوجل لن یترک من عملک شیئا ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کیسی آپنے فرمایا ہا ہجرت بہت مشکل ہی اپنا گھر بار عزیز اقربا دوست آشنا سب کی ایسی چھوڑ دینا پھر اوسپر جمی رہنا یہ نہین کہ چند روز کے بعد ہجرت کو فسخ کرے تیرے پاس اونٹ ہین وہ بولا ہان آپنے فرمایا اونکی زکوۃ دیتا ہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا جا اور عمل کر بستیون کے پرے (جہان تو ہی کتنی ہی فاصلے پر) اسلیے کہ اللہ تیری کسی عمل کو ضائع نہ کریگا) یعنی بی ثواب نہ چھوڑیگا آپنے خیال کیا کہ اس گنوار کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا دشوار ہی تو یہ حدیث فرمائی) **ھجرۃ البادی** گانون والے کی ہجرت **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رجل یا رسول اللہ ای الھجرۃ افضل قال ان تھجر ما کرہ ربک عزوجل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الھجرۃ ھجرتان ھجرۃ الحاضر وھجرۃ البادی فاما البادی فیجیب اذا دعی ویطیع اذا امر واما الحاضر فھو اعظمھما بلیۃ واعظمھما اجرا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہجرت کونسی بڑہ کر ہی آپنے فرمایا یہ کہ تو چھوڑ دی جو اللہ تعالی کے نزدیک برا ہی اور فرمایا ہجرت دو ہین ایک ہجرت اوسکی حاضر رہی (اوس مقام مین جہان ہجرت کی ہی) دوسری ہجرت گانون والیکی (جو آپنے گانون مین رہی) مگر ضرورت کیوقت جب بلایا جاوے تو چلا آوے اور جب کوئی حکم ہو تو اوسکو مانے حاضر پر بہت سختی ہی اور اوسی کو بڑہ کر ثواب ہے) **تفسیر الھجرۃ** ہجرت کی معنی **عن** جابر بن زید قال قال ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا من المھاجرین لانھم ھجروا المشرکین وکان من الانصار مھاجرون لان المدینۃ کانت دار شرک فجاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ ترجمہ جابر بن زید سے روایت ہی ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر مہاجرین مین سے تھے کیونکہ اونہون نے مشرکین کو اور بعضے انصار بھی مہاجرین مین سے تھے کس لیے کہ مدینہ مشرکون کا ملک تہا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس چلے آئے تھے لیلۃ العقبہ کو (جب آپنے بیعت لی ہی عقبہ کے پاس جو منا مین ہی) **لا ھجرۃ** علی الھجرۃ ہجرت کی ترغیب **عن** ابی فاختۃ انہ قال یا رسول اللہ احدثنی بعمل استقیم علیہ واعملہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک بالھجرۃ فانہ لا مثل لھا ترجمہ ابو فاختہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کوئی ایسا کام بتلایئے جسپر مین جما رہون اور اوسکو کرتا رہون آپنے فرمایا جما رہ ہجرت پر اسکی برابر کوئی کام نہین ہے **ذکر**

الاختلاف فی انقطاع الهجرة ہجرت کے ختم ہوجانے مین اختلاف **ف** جب سے کہ فتح ہوا اوس کے بعد ہجرت مین اختلاف ہے بعضے کہتی مین پھر ہجرت نہین ہے کیونکہ حدیث مین ہے نہین ہجرت بعد فتح ہوجانے مکے کے اور بعضے کہتی مین کہ ہجرت دارالکفر سے دارالاسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور حدیث سے یہہ غرض ہے کہ مکے سے ہجرت ختم ہوگئی (زہیر الربے) **عن** یغلی قال جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی یوم الفتح فقلت یا رسول اللہ بایع انی علی الهجرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابایعه علی الجهاد وقد انقطعت الهجرة **ترجمہ** یعلے سے روایت ہے مین اپنے باپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا جسدن مکہ فتح ہوا اور مین نے کہا یا رسول اللہ میری باپ سے بیعت کیجیے ہجرت پر آپنے فرمایا مین اوس سے بیعت کرتا ہون جہاد پر کیونکہ ہجرت ختم ہوگئی **عن** صفوان ابن امیة قال قلت یا رسول اللہ انهم یقولون ان الجنة لا یدخلها الا مهاجر قال الهجرة بعد فتح مکة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین جنت مین نہین جاویگا مگر جسنے ہجرت کی ہو آپنے فرمایا جب سے مکہ فتح ہوا تو ہجرت نہین ہے لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیتی باقی ہے تو جب تجھسے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **ف** اور جہاد بھی ایکطرح کی ہجرت ہے کیونکہ اوس مین گھر بار لڑکے بالے چھوڑنا پڑتا ہے پس جو کوئی جہاد کریگا وہ بھی جنت مین جاویگا **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح لا هجرة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے **عن** عمر بن الخطاب یقول لا هجرة بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہین ہے **عن** عبد اللہ بن وقدان السعدی قال وفدنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا یطلب حاجة وکنت اٰخرهم دخولا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی ترکت من خلفی وهم یزعمون ان الهجرة قد انقطعت قال لا تنقطع الهجرة ما قوتل الکفار **ترجمہ** عبد اللہ بن وقدان سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم مین سے ہر ایک کچھ مطلب کہتا تہا مین سب سے آخر مین آپ پاس گیا مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین اب ہجرت نہین ہے آپنے فرمایا ہجرت ختم نہوگی جبتک کافرون سے لڑائی رہیگی (کیونکہ جبتک کافر رہینگے تو دارالکفر بھی رہیگا اور جو دارالکفر سے دارالاسلام کو آوے اوسنے ہجرت کی) **عن** عبد اللہ السعدی قال وفدنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل اصحابی فقضی حاجتهم وکنت اٰخرهم دخولا فقال ما حاجتک فقلت یا رسول اللہ متی تنقطع الهجرة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الهجرة ما قوتل الکفار **ترجمہ** عبد اللہ سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے تو میرے ساتہی پہلے آپ پاس گئے آپنے اون کے مطلب پورے کیے پھر مین سب سے اخیر مین گیا آپنے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے مینے کہا یا رسول اللہ ہجرت کب ختم ہوگی آپنے فرمایا ہجرت کبھی ختم نہین ہوگی جبتک کافرون سے لڑائی رہیگی **البیعة**

فِيمَا اَحْبَبْتَ وَكَرِهْتَ بیعت کرتا ہون ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند ہو **عَنْ** جَرِيرٍ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
اُبَايِعُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اَحْبَبْتُ وَفِيمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَتَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيرُ
اَوَتُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر سے روایت ہی مین رسول اسہ صلی اسہ
علیہ وسلم پاس آیا اور مینے کہا مین آپ سے بیعت کرتا ہون سننے اور اطاعت کرنی پر ہر ایک حکم کے خواہ وہ مجھکو پسند ہو یا ناپسند
آپنے فرمایا اہی جریر تو اسکی طاقت رکھتا ہی یون کہہ کہ جہان تک مجھسے ہوسکیگا پھر بیعت کرا اور بیعت کرا اسبات پر کہ مین ہر ایک مسلمان کا
خیر خواہ رہونگا **اُبَايِعُهُ** عَلَى فِرَاقِ الشِّرْكِ شرک سے جدا ہونے پر بیعت کرنا **عَنْ** جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ ترجمہ جریر سے روایت ہی مینے
بیعت کی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے نماز پڑہنے پر اور زکوۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور شرک سے جدا ہونے
پر اگرچہ عزیز یا دوست ہو **عَنْ** جَرِيرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ جریر سے
روایت بھی ایسی ہی ہی **عَنْ** جَرِيرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْسُطْ
يَدَكَ حَتّٰى اُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ اُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ
الزَّكٰوةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ جریر سے روایت ہی مین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ
بیعت لیتے تہے مینے کہا یا رسول اسہ ہاتہہ بڑہایئے مین ہی آپ سے بیعت کرون اور آپ خوب جانتے ہین تو شرط کر یعنی جو آپ چاہین
آپنے فرمایا مین تجھسے بیعت کرتا ہون ان شرطون پر کہ تو اسہ کو پوجیگا نماز پڑہیگا زکوۃ دیگا مسلمانون کا خیر خواہ رہیگا مشرکون
سے جدا ہو جاویگا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ بَايِعُكُمْ
عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ
اَيْدِيكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا
فَعُوقِبَ فِيهِ فَهُوَ طَهُورٌ لَهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن
صامت سے روایت ہے مینے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے بیعت کی کئی آدمیون مین آپنے فرمایا مین تم سے بیعت کرتا ہون اسبات
پر کہ تم اسہ کے ساتہہ کسیکو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مارو گے بہتان نہ اوٹہاؤ گے ہاتھ
اور پاؤن کے بیچ سے میری نافرمانی نہ کروگے شرع کے کام مین پھر جو کوئی تم مین سے اپنی بیعت کو پورا کریگا اوسکا ثواب
اسہ پر ہے اور جو ان مین سے کوئی کام کر بیٹہے پہر دنیا مین اوسکو سزا دیجاوے تو وہ پاک ہو گیا اور جو اسہ چہپا دیوے اوسکی قصور کو تو وہ
اسکی مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے چاہے معاف کرے **بَيْعَةُ النِّسَاءِ** عورتون سے بیعت کرنا **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَتْ لَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اِمْرَاَةً اَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَاَذْهَبُ فَاُسْعِدُهَا ثُمَّ جِئْتُكَ فَاُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَاَسْعِدِيهَا يَعْنِي قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَاَسْعَدْتُهَا ثُمَّ

جئت فبایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی مین بیعت کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو مین نی کہا یا رسول اللہ جاہلیت کی زمانے مین ایک عورت نی میری مدد کی تہی تو حہ مین (یعنی میت پر رونے پیٹنے اور چلا کر اوسکی اوصاف بیان کرنے مین جیسی جاہلیت کا دستور تہا) اس لیے مجھ بھی (بدلا ادا کرنے کے لیی) اوسکی نوحہ مین شریک ہونا ہی مین جاتی ہون اور شریک ہوتی ہون پھر آپ سے انکر بیعت کرتی ہون (کیونکہ بیعت کی بعد پھر گنا کرنا اچھا نہین ہی) آپنی فرمایا جا اور شریک ہوام عطیہ نے کہا مین گئی اور نوحہ مین اوسکی شریک ہوئی پھر لوٹ کر آئی اور آپ سے بیعت کی عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للبیعۃ علی ان لا ننوح ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے ہم سی بیعت لی تہی اسبات کی کہ ہم نوحہ نہ کرینگی عن امیمۃ بنت رقیقۃ انہا قالت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ من الانصار نبایعہ فقلنا یا رسول اللہ نبایعک علی ان لا نشرک باللہ شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا ناتی ببہتان نفتریہ بین ایدینا وارجلنا ولا نعصیک فی معروف قال فیما استطعتن واطقتن قالت قلنا اللہ ورسولہ ارحم بنا ہلم نبایعک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اصافح النساء انما قولی لمائۃ امراۃ کقولی لامراۃ واحدۃ او مثل قولی لامراۃ واحدۃ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کئی انصار کی عورتون کی ساتہہ بیعت کرنیکو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہین اسبات پر کہ اللہ کی ساتھ کسیکو شریک نہ کرین گے اور چوری نہ کرین گے اور زنا نہ کرینگے اور بہتان نہ اوٹہا دینگے دونون ہاتھ اور پاؤن مین سی اور نافرمانی نہ کرینگے آپکی شرع کی کام مین آپ نی فرمایا یہہ بہی کہو کہ جہانتک ہم سی ہوسکیگا امیمہ نے کہا ہم نی کہا اللہ اور رسول کو ہم پر رحم ہو کہ ہماری طاقت کیموافق ہم سی بیعت چاہتی ہین ہم نے کہا یا رسول اللہ بہلا ہم آپ سے ہاتھ ملاوین آپنی فرمایا مین عورتون سی ہاتہہ نہین ملاتا میرا کہہ دینا ایک عورت سی ایسا ہی جیسی سو عورتون سی کہا بیعۃ من بہ عاھۃ کسی کو بیماری ہو تو اوس سے بیعت کیونکر کری عن رجل من اہل الشراۃ یقال لہ عمرو عن ابیہ قال اضاف فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقد بایعناک ترجمہ ایک شخص سی روایت ہی جو شراۃ کی اولاد مین سی تہا اور اوسکا نام عمرو تہا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کی لوگون مین ایک شخص جذامی تہا آپنے اوس سے کہلا بہیجا جا مین نے تجھ سی بیعت کرلی (اور اوس سے ہاتہہ ملایا کیونکہ جذامی سی ہاتھ ملانے مین کراہت معلوم ہوتی ہی) بیعۃ الغلام ما لم یبلغ لڑکے سی کیونکر بیعت کری عن الحسن بن زیاد قال مددت یدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا غلام لیبایعنی فلم یبایعنی ترجمہ حسن بن زیاد سی روایت ہی مین نی اپنا ہاتہہ بڑہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بیعت کرنیکو اور مین نابالغ لڑکا تہا آپ نی مجہسی ہاتہہ نہین ملایا بیعۃ المملوک غلام لونسی بیعت کرنا عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الہجرۃ

ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فا
شتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا حتی یسالہ اعبد ھو ترجمہ جابر رضی سے روایت ہی ایک غلام آیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تہا کہ یہہ غلام ہی پھر اوسکا مالک اوسی لینی آیا آپنے فرمایا اسکو میری
ہاتھ بیچدال آپنے دو کالی غلام دیکر اوسکو خرید کیا بعد اوس کے کسی سے آپ بیعت نہ کرتے جبتک پوچھ لیتی کہ وہ غلام نہین
ہی **استقالۃ البیعۃ** بیعت توڑ ڈالنا **عن** جابر بن عبد اللہ ان اعرابیا بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی الاسلام فاصاب الاعرابی وعک بالمدینۃ فجاء الاعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ اقلنی بیعتی فابی ثم جاءہ فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع طیبہا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک گنوار نے بیعت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام پر پھر اوسکو بخار آیا مدینہ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میری بیعت توڑ دیجی پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجی آپنے انکار کیا آخر وہ نکلکر چلا گیا تب آپنے فرمایا مدینہ بھی کمیار
ہی میل کو نکال دیتا ہی اور صاف کندن کو رکھ لیتا ہی (یعنی بری آدمی کو مدینہ رہنے نہین دیتا اور اچھے کو نکلنے نہین دیتا)
ارتداد اعرابیا بعد الھجرۃ ہجرت کی بعد پھر اپنے گانون مین آکر رہنا **عن** سلمۃ بن الاکوع انہ دخل علی
الحجاج فقال یا ابن الاکوع ارتددت علی عقبیک وذکر کلمۃ معناھا وبدوت فقال لا ولکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذن لی فی البدو ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی وہ حجاج پاس گئے تو حجاج بولا اے اکوع کے
بیٹے تو مرتد ہوگیا (یعنی دین اسلام سے پھر گیا جب تو مدینہ کا رہنا چھوڑ دیا) اور کچھ کہا جسکا مطلب یہہ تہا کہ تو جنگل مین رہتا ہی
سلمہ نے کہا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی جنگل مین رہنیکی **البیعۃ** فیما یستطیع من الاشیاء
بیعت کرنا اپنی طاقت کیموافق **عن** ابن عمر قال کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ
فیقول لنا فیما استطعتم وقال علی فیما استطعتم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ہم بیعت کرتے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سننی اور اطاعت کرنی پر آپ فرمادیتے جہانتک تم کو طاقت ہی (یہہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی)
عن ابن عمر قال کنا حین نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** جریر بن عبد اللہ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ
فلقننی فیما استطعت والنصح لکل مسلم ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی مینے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
حکم کے سننی اور مانننے پر آپنے سکھلا دیا اتنا اور رکھ کہ جہانتک مجھکو طاقت ہی اور خیر خواہ رہونگا ہر مسلمان کا **عن** امیمۃ بنت
رقیقۃ قالت یا نبی اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن ترجمہ امیمہ بنت
رقیقہ سے روایت ہی ہمنی بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتون کیساتھ آپنے ہم سے فرمایا جہانتک تم سے ہوسکتا ہی اور تم کو طاقت ہے

ذکر ما علی من بایع الامام واعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ جو شخص کسے امام کی بیعت کرلی اور اپنا ہاتھ
اوسکی ہاتھ مین دیدی اور اوس سے اقرار کرلے تو اوسپر کیا لازم ہی **عن** عبد الرحمن بن عبد رب الکعبۃ قال انتہیت الی
عبد اللہ بن عمر وہو جالس فی ظل الکعبۃ والناس علیہ مجتمعون قال فسمعتہ یقول بینا نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر اذ نزلنا منزلا فمنا من یضرب خباءہ ومنا من ینتضل ومنا من ہو
فی جشرتہ اذ نادی منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ جامعۃ فاجتمعنا فقام النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فخطبنا فقال انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی ما یعلمہ خیرا
لہم وینذرہم ما یعلمہ شرا لہم وان امتکم ہذہ جعلت عافیتہا فی اولہا وان آخرہا سیصیبہم
بلاء وامور تنکرونہا ثم تجیء فتن فیرقق بعضہا بعضا فتجیء الفتنۃ فیقول المؤمن ہذہ
مہلکتی ثم تنکشف ثم تجیء فیقول ہذہ مہلکتی ثم تنکشف فمن احب منکم ان یزحزح عن
النار ویدخل الجنۃ فلتدرکہ موتتہ وہو مؤمن باللہ والیوم الآخر ولیات الی الناس ما یحب ان
یوتی الیہ ومن بایع امامہ فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ما استطاع فان جاء احد
ینازعہ فاضربوا عنق الآخر فدنوت منہ فقلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہذا
قال نعم ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عمر وپاس پہونچا دیکہا تو وہ کعبہ کے سایہ مین بیٹہے
ہین اور لوگ اون کے پاس جمع ہوے ہین مین بیٹہا اون سے سنا وہ کہتے تہے ایکبار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تہے سفر مین تو
ایک منزل مین اترے کوئی اپنا خیمہ کھڑا کرتا تہا کوئی تیر چلاتا تہا کوئی جانورون کو چراتا تہا اتنے مین رسول اللہ صلعم
کی منادی نے آواز دی نماز کیلیے اکٹہا ہو ہم سب اکٹہا ہوے آپ کھڑے ہوگئے اور ہمکو خطبہ سنایا فرمایا میرے پہلے جو نبی
گذرا ہی اوسپر یہ بات ضرور تہی کہ جہل مرین وہ اپنی امت کی بہلائی دیکہے اوسکو بتلاوے اور جس مین برائی دیکہے اوس سے
ڈراوے اور تمہاری یہ امت اوسکی بہلائی شروع مین ہی اور اوسکے آخر مین بلا ہی اور طرح طرح کی باتین جو بری ہین ایک
فساد ہوگا پہر وہ مٹنے نہ پاویگا کہ دوسرا اٹھ کہڑا ہوگا جب ایک فساد ہوگا تو مومن کہیگا اب مین ہلاک ہوتا ہون پہر وہ
مٹجاویگا سو تم مین سے جو چاہے جہنم سے بچنا اور جنت مین جانا وہ مرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کرکے اور لوگون سے
اوسطرح پیش آوے جیسی وہ چاہتا ہی کہ مجہسے لوگ پیش آوین اور جو کوئی بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتہہ اوس کے ہاتہ
مین دیوے اور دل سے اوسکا ساتہہ قرار کرے تو پہر اوسکی اطاعت کرے جہانتک ہوسکے اب اگر کوئی اور شخص اوٹہکر
ہو جو اس امام سے جہگڑا کرے تو اوسکی گردن مار دو عبد الرحمن نے کہا مین نزدیک گیا عبد اللہ بن عمرو کے دریافت سے
پوچہا تم نے یہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہی اونہون نے کہا ہان **الحض** علی طاعۃ الامام امام کی اطاعت کا
حکم **عن** یحیی بن حصین قال سمعت جدتی تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے میں نے اپنی دادی سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک حبشی غلام حاکم ہو لیکن اللہ کی کتاب کیموافق حکومت کرے تو تم اوسکی حکم سنو اور اطاعت کرو **الترغیب** فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ امام کے اطاعت کرنیکی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اطاعت کی میری اوسنے اطاعت کی اللہ کے اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے اطاعت کی میری حاکم کی اوسنے اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی میری حاکم کی اوسنے نافرمانی کی میری **قَوْلُهُ تَعَالَى** وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اس آیت مین یہہ ہے اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کے اور اولوالامر کی تو اولوالامر سے کیا مراد ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکی رسول کی اور اولوالامر کی یہہ آیت عبداللہ بن حذافہ کے حق مین اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک ٹکڑیکا سردار بنا کر روانہ کیا **ف** نہ مجتہدین کے حقمین کیونکہ جسوقت قرآن اترتا تہا اوسوقت حضرات مجتہدین کا وجود نہ تہا اور مجتہدین کے زمانہ مین بھی تقلید کا رواج نہ تہا بلکہ چار سو برس بعد ہجرت کے یہہ تقلید جو اس زمانے مین ہے یعنی سب باتون مین ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا ایجاد ہوئی اولوالامر منکم سے مراد حکام اہل اسلام اور پادشاہ اسلام اور امام ہین اونکی بھی اطاعت وہین تک ضرور ہے جبتک وہ قرآن و حدیث کی خلاف نہ کہین جیسے کہ اوپر کے حدیثون مین گزرا پھر پہلا مجتہد کی اطاعت جو صرف ایک عالم ہے قرآن یا حدیث کی خلاف کیونکر جائز ہوگی **التشدید** فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ امام کی نافرمانی کی برائی **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح کی ہین ایک تو وہ شخص جو خالص اللہ کے رضامندی کیلیے لڑے اور امام کی اطاعت کرے اور مال کو خدا کے راہ مین خرچ کرے اوسکا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو لڑے لوگون کو دکہلانے اور نام پیدا کرنے کیلیے اور نافرمانی کرے امام کی اور فساد پہیلاوے ملک مین (یعنے خلاف شرع لوگون پر ظلم کرے) تو برابر بھی نہ لوٹیگا (یعنے نہ ثواب عذاب بلکہ اوسکو عذاب ہوگا) **ذِكْرُ** مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ امام کیلیے کیا باتین ضرور ہین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل فان لہ بذلک کان وان امر بغیرہ فان علیہ منہ رواہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام مثل ڈھال کے ہے جسکی آڑ میں (یعنی اوسکی انتظام اور حمایت میں) لوگ لڑتے ہیں اوسکے سبب بچتے ہیں دشمنوں سے پھر اگر امام حکم کرے اللہ سے ڈرکر انصاف کیموافق تو اوسکو ثواب ہوگا اور جو اوسکی خلاف حکم کرے تو اوسی پر وبال ہوگا **النصیحۃ للامام** امام سے خلوص کہنا (یعنی ظاہر اور باطن اوسکے شریک رہنا) **عن** تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے خلوص (یعنی سچائی) لوگوں نے کہا کسکے ساتھ یا رسول اللہ آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ (یعنی اوسکی عبادت کرے سچ دلسے اوس سے ڈرے سچ دلسے نہ دکھلاوے کیلئے اوسکی کتاب کے ساتھ (یعنی کہ اوسپر عمل کرے) اوسکی رسول کے ساتھ مسلمانوں کے امام کی ساتھ سب مسلمانوں کے ساتھ **عن** تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اس میں تین بار آپنے فرمایا دین کیا ہے خلوص **عن** ابوہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدین النصیحۃ قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین ولعامتہم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **بطانۃ الامام** امام کی خصلت کا بیان **ف** بطانہ کے معنی اصل میں پہان وہ قوت ہے جو انسان میں کہی گئی ہے ہر ایک انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جونیکی کیطرف لیجاتی ہے برائی سے روکتی ہے دوسری وہ جو برائی کیطرف لیجاتی ہے اور بعضوں نے کہا مراد بطانہ سے فرشتہ اور شیطان ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من والٍ الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ لا تالوہ خبالا فمن وقی شرہا فقد وقی وہو من التی تغلب علیہ منہما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم نہیں ہے مگر اوس میں دو بطانے ہیں (یعنی دو قوتیں ہیں) ایک تو وہ قوت جو نیک بات کا حکم کرتی ہے اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ قوت جو کمی نہیں کرتی بگاڑنے میں (یعنی برے کام کرنے میں) پھر جو کوئی اوسکے شر سے بچا وہ بچ گیا اور یہی قوت اکثر غالب ہو جاتی ہے (یعنی بری کاموں کیطرف بلاتی ہے) **عن** ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف من خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالخیر وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من

عصمہ اللہ عزوجل مرجمہ ابوسعید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی نبی کو نہین بہیجا نہ کسی خلیفہ (یعنی حاکم کو) مگر اوسمین دو قوتین کہین ایک وہ جو نیکی کیطرف بلاتی ہی اور دوسری وہ جو برائی کیطرف بلاتی ہی اور اوسکی عزت دیتی ہی پھر بچتا وہ ہی جسکو اللہ بچاوے **ف** پیغمبرون مین بھی یہہ قوت ہوتی ہی جو برائی کیطرف بلاتی ہی مگر خدا اون سے قوت کو مغلوب کردیتا ہی اور وہ نیک قوت کی تابع رہتی ہین جیسی دوسری حدیث مین ہی کہ ہر شخص کو ساتھ ایک شیطان ہی لوگون نے کہا یارسول اللہ آپکے لیے بھی آپنے فرمایا ہان مگر اللہ نے اوسکو میرا تابعدار کردیا ہے **عن** ابی توب اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بعث من نبی ولا کان بعدہ من خلیفۃ الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتنہاہ عن المنکر وبطانۃ لا تالوہ خبالا فمن وقی بطانۃ السوء فقد وقی ترجمہ ابوتوبہ سے روایت ہی اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دنیا مین کوئی پیغمبر نہین بہیجا گیا نہ کوئی خلیفہ اوسکا ایسا ہوا جسمین دو خصلتین نہون ایک تو وہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہی بری بات سے منع کرتی ہی دوسری گاڑ جو مین کوتاہی نہین کرتی پھر جو کوئی بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا **وزیر الامام** وزیر کیسا ہونا چاہیے **عن** القاسم بن محمد قال سمعت عمتہ تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی منکم عملا فاراد اللہ بہ خیرا جعل لہ وزیرا صالحا ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ ترجمہ قاسم بن محمد سی روایت ہی مینے سنا اپنی پھوپھی سے یعنی حضرت عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سی حاکم ہو پھر خدا اوسکی بھلائی چاہی تو اوسکو نیک وزیر دیگا (یعنی عقلمند نیک طینت مدبر منصف) اگر حاکم کوئی بات بہولجاویگا تو وہ اوسکو یاد دلاوے گا اور جو یاد رکہیگا تو اوسکی مدد کریگا (غرض کہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہین اوسکی حکومت بھی قائم رہتی ہی اور ترقی ہوتی ہی اور جس بادشاہ کی وزیر اور مصاحب جاہل اور بیوقوف ہوتی ہین اوسکی حکومت بہت جلد مٹجاتی ہی۔

جزاء ممن امر بمعصیۃ فاطاع اگر کسی شخصکو حکم ہو گناہ کرنیکا اور وہ گناہ کرے تو اوسکی سزا **عن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیہم رجلا فاوقد نارا فقال ادخلوہا فاراد ناس ان یدخلوہا وقال الاخرون انما فررنا منہا فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للذین اراد وا ان یدخلوہا لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیامۃ وقال للاخرین خیرا لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف ترجمہ حضرت علی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اوسپر ایکشخص کو سردار کیا (عبداللہ بن حذافہ کو) اونہون نے آگ سلگائی اور حکم کیا لوگون کو اوسکی اندر گہسجانے کا (امتحان کیواسطے کہ یہہ میری طاعت کرتی ہین یا نہین) تو بعضون نے قصد کیا اوس مین گہسنی کا اور بعضے بہاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے پھر آپنے بیان کیا آپنے فرمایا اون لوگون سے جو گہسنا چاہتے تہے کہ اگر تم گہسجاتے تو قیامت تک اسی مین رہتے (یعنی آگ کے عذاب مین) اور جو نہین گہسے اونکو اچھا کہا اور فرمایا اللہ کی نافرمانی

کیونسے کسی کی اطاعت نہین چاہیے اطاعت نیک کام مین کرنا چاہیے **ف** پھر اگر کہی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع کام کا حکم دیوے تو پہلے اوسکو سمجھانا چاہیے اگر وہ باز آگیا تو بہتر نہین تو سب مسلمان ملکر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت اور حکومت سے معزول کرین اور وہ سوا ہی شخص کو حاکم یا بادشاہ بنا دین جو شرع پر چلے کیونکہ مسلمانون کی قوم مین اصل بادشاہت اور حکومت اللہ اور اوسکی رسول کی ہے اور جو قاعدے اللہ اور رسول نے قرار دیے ہین اوسپر سب کو چلنا ضرور ہی بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سب ان قاعدون کے محکوم ہین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر (بادشاہ یا حاکم کے حکم) سننا اور اطاعت کرنا لازم ہی خواہ اوسکو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سننا نہ اطاعت کرنی ہی **ذکر** الوعید لمن اعان امیرا علی الظلم جو شخص کسے حاکم کی مدد کرنے مین ظلم کرنے مین **عن** کعب بن عجرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن تسعۃ فقال انہ ستکون بعدی امراء من صدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہ ولیس بوارد علی الحوض ومن لم یصدقہم بکذبہم ولم یعنہم علی ظلمہم فہو منی وانا منہ وہو وارد علی الحوض ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم نو آدمی تھے تو آپنے فرمایا دیکھو میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد سے اور حق کو ناحق کہے) اور ظلم کرنے مین انکی مدد کرے وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا نہ مین اوس سے کچھ غرض رکھتا ہون وہ قیامت کے روز میری حوض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اون کے جھوٹھ کو سچ نہ کہے (بلکہ کہی جھوٹھ ہی یا خاموش رہے) اور ظلم کرنے مین اونکی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہی اور مین اوسکا ہون اور وہ میری حوض پر آویگا **من** اعان امیرا علی الظلم جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم کرنے مین اوسکا ثواب **عن** کعب بن عجرۃ قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن تسعۃ خمسۃ وکہلۃ احد العددین من العرب وانا اخر من لحقہم فقال اسمعوا ہل سمعتم ان اللہ ستکون بعدی امراء من دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہ ولیس یرد علی الحوض ومن لم یدخل علیہم ولم یصدقہم بکذبہم ولم یعنہم علی ظلمہم فہو منی وانا منہ وسیرد علی الحوض ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک قسم کے اور چار ایک قسم کے یعنی عرب اور عجم (یعنی سوا عرب کے اور ملک کے رہنیوالے اب معلوم نہین کہ پانچ کون سی تھی اور چار کونسی تھی) آپنے فرمایا سنو شاید تم نے میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کے پاس جاوے پھر اونکے جھوٹھ کو سچ کہی اور ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا نہین مین اوسکا نہین وہ میری حوض پر آویگا اور جو اون کے پاس نہ جاوی نہ اونکے جھوٹھ کو سچ کہی نہ ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا ہی مین اوسکا ہون وہ میری حوض پر آویگا **فضل** من تکلم بالحق

عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ جو کوئی ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہے اوسکی فضیلت **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ اَیُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الْغَرْزِ اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ترجمہ طارق بن شہاب سی روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور آپ اپنا پاؤن رکاب مین رکھ چکے تھے کونسا جہاد افضل ہی آپنے فرمایا حق بات کہنا ظالم حاکم کے سامنے (یہ جہاد سی بڑھکر ہی کیونکہ جہاد مین موت کا یقین نہین اور اسمین یقین ہی موت کا) **ثواب** مَنْ وَفَّى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ جو شخص اپنے بیعت کو پورا کریگا اوسکا ثواب **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِی عَلَى اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھی اسمجلس مین آپنے فرمایا بیعت کرو مجھ سی اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے آخر آیت تک (جو اوپر گزر چکی) پھر جو کوئی تم مین سی پورا کریگا اپنی بیعت کو اوسکا ثواب اللہ پر ہی اور جو کوئی ان کامون سی کچھ کر بیٹھے پھر اللہ اسکو عذاب دیوے ہی یا بخشدیوے ہی **مَا يُكْرَهُ** مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ حکومت کی خواہش بری ہی **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تَلُمُّ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ انجام اوسکا ندامت اور حسرت ہی کیونکہ حکومت ملتی وقت اچھا معلوم ہوتا ہی اور جاتی وقت رنج ہوتا ہی (پھر حرص کا انجام رنج ہو تو اوسکی خواہش کرنا عقلمند کے خلاف ہی) **اٰخِرُ كِتَابِ الْبَيْعَةِ** بیعت کی کتاب تمام ہوی **كِتَابُ الْعَقِيقَةِ** عقیقہ کی کتاب **ف** عقیقہ اون بالون کو کہتی ہین جو بچے کے سر پر ہوتی ہین جب پیدا ہوتا ہی پھر اوسی جانور کو کھنچی لگی۔ جو ساتوین دن پیدائش کے کاٹا جاتا ہی کیونکہ وہ اون بالون کے مونڈتی وقت کاٹا جاتا ہی **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعُقُوقَ وَكَاَنَّهُ كَرِهَ الِاسْمَ قَالَ اَرَاَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا يُولَدُ لَهُ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاتَانِ قَالَ الْمُتَشَابِهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيعًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سی روایت ہی کسینی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی عقیقہ کو آپنے فرمایا اللہ عقوق کو پسند نہین کرتا (عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہی عقوق کہتی ہین ماں باپ کے نافرمانی کو) اسنے اس نام کو برا جانا وہ بولا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتی ہین اوس عقیقہ کو جو بچے کیطرف سے کرتی ہین آپنے فرمایا جو شخص چاہی قربانی کرنا اپنی بچی کیطرف سی تو کری لڑکے کیطرف سی دو مکیان برابر والی اور لڑکی کیطرف سی ایکبکری داؤد نے کہا مین نے زید بن اسلم سی پوچھا برابر والی سی کیا مراد ہی اونہون نے کہا ملتی جلتی صورت مین دیکھو

ہو جو بری کرو سکے عہ جہاد کی فضیلت مین جو لڑائی کی نہ ہو اسکے اعتبار سے کم و بیش ہوتی ہی مسلم

ساتھ ہی کاٹی جاوین (بعضون نے کہا برابر ہون سنین) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کیطرفسے عَنِ الْعُلَامِ لڑکے کیطرفسی عقیقہ کرنا عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِنِ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى ترجمہ سلمان بن عامر ضبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرواو سیکیطرفسے اور دور کرواوس سے بالونکو عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ ترجمہ ام کرز سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیی دو بکریان ہین برابر والی اور لڑکی کے لیی ایک بکری الْعَقِيْقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ لڑکی کیطرفسی عقیقہ کرنا عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ لڑکی کیطرفسی کتنی بکریان چاہیین عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهُ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا ترجمہ ام کرز سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیی حدیبیہ مین ہدی کی گوشت پوچھنی کو مین نے سنا آپ فرماتی تھی لڑکے پر دو بکریان ہین (یعنی عقیقہ کی) اور لڑکی پر ایک بکری نر ہون یا مادہ کچھ قباحت نہین عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور حسین کا دو دو مینڈھے مینڈھے سی مَتٰى يُعَقُّ عقیقہ کس دن کرنا چاہیے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ وَيُسَمّٰى ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گروہی اپنے عقیقے کے بدلے (جیسے گروی چیز کا چھوڑانا ضرور ہے اسیطرح لڑکے کو بھی عقیقہ کرکے چھڑانا چاہیے خطابی نے کہا اس حدیث مین لوگون نے بہت گفتگو کی ہی اور سب سے بہتر امام احمد بن حنبل کا قول ہی کہ یہ شفاعت کی باب مین ہی یعنے اگر کوئی اپنے بچے کا عقیقہ نہ کری اور وہ بچپنے مین مرجاوے تو اپنی ان باپ کی شفاعت نہ کریگا زہری) قربانی کیجاوے اوسیکیطرف سے ساتوین روز اور سر مونڈا جاوی اور نام رکھا جاوے) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهُ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ ترجمہ حبیب بن شہید نے کہا مجھ سے ابن سیرین نے کہا تم مین سے پوچھو عقیقے کے حدیث اونہون نے کس سے سنی مینے پوچھا اونہون نے کہا مینے سمرہ سے سنی ہی (تو معلوم ہوا کہ حسن نے سمرہ کو دیکھا ہے اور اون سے سنا ہی) كِتَابُ الْفَرْعِ وَالْعَتِيْرَةِ کتاب فرع اور عتیرہ کی ف

فرع اوس بچہ کو کہتے ہین جو پہلے پہل اونٹنی جنے جاہلیت کے زمانہ مین اوسکو بتون کو دیتے کاٹتے اور بعضون نے کہا جب کسی کی اس سو اونٹ پوری ہوجاتی تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لیے کاٹتا اوسکو فرع کہتی اور عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینے مین کاٹتی بتون کو دیتے ابتدائے اسلام مین مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کرتے مگر خدا کے لیے پھر ممانعت ہوئی تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہو) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہین ہے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَلَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فرع اور عتیرہ سے عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی اَهْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحَاةً وَعَتِیْرَةً قَالَ مُعَاذٌ کَانَ ابْنُ عَوْنٍ یَعْتَرُ اَیْضًا وَیُعَتِّیْ فِیْ رَجَبٍ ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات مین آپنے فرمایا ای لوگو ہر ایک گھر والون پر سال مین ایک قربانی ہے (یعنی بچہ) کو اور ایک عتیرہ ہے (یعنی رجب مین ایک بکری) معاذ نے کہا ابن عون عتیرہ کرتے تھے رجب مین مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے عَنْ شُعَیْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَزَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ قَالَ فَاِنْ رَکَتَهُ حَتّٰی یَکُوْنَ بَکْرًا وَتَحْمِلُ عَلَیْهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِیَهُ اَرْمَلَةً خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَیَلْصَقُ لَحْمُهُ بِوَبَرِهٖ فَتُکْفِئُ اِنَاءَکَ وَتُوْلِهُ نَاقَتَکَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعَتِیْرَةُ قَالَ الْعَتِیْرَةُ حَقٌّ ترجمہ شعیب بن محمد اور زید بن اسلم سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فرع کیا ہے آپنے فرمایا حق ہے (اگر خدا کے لیے کیا دی) پھر اگر تو فرع کے جانور کو چھوڑ دی یہانتک کہ وہ جوان ہوجاوے اور تو خدا کی راہ مین (یعنی جہاد مین) یا مسکین بیوہ کو دیدے تو بہتر ہے اوسکی کاٹنے سے کیونکہ اوسکی کاٹنے سے ماں کا گوشت پوست سے لگ جاویگا (یعنی ملی ہوجاویگی پھر تو اوسکو ذبح کریگا تو دودھ کے برتن کو (اسلیے کہ دودھ دینا موقوف ہوجاویگا) اور ماں دیوانی ہوجاویگی (اونٹنی) لوگون نے کہا یا رسول اللہ پھر عتیرہ کیا ہے آپنے فرمایا وہ بھی حق ہے عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَاَتَیْتُهٗ مِنْ لَحْمِ شِقِّهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِسْتَغْفِرْ لِیْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَکُمْ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ رَجَوْتُ اَنْ یُّحْصِیَنِیْ دُوْنَهُمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَغْفِرْ لِیْ فَقَالَ بِیَدَیْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یُفَرِّعْ فِی الْغَنَمِ اَنْ تَحْمِلَهَا وَتَقُوْمَ عَلٰی اَهْلِهَا اِلَّا وَاحِدَةً ترجمہ حارث بن عمرو سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجۃ الوداع مین آپ اونٹنی پر سوار تھے جو عضباء تھی (یعنی کان جسکے کٹے ہوئے یا چھوٹے ہاتھ والی) مین انکے قریب گیا اور کہا یا رسول اللہ قربان ہون آپ پر ان باپ سے میرے لیے دعا کیجیے مغفرت کی آپنے فرمایا اللہ تم سب کو بخشے پھر مین دوسری طرف گیا اس خیال سے کہ شاید آپ خاص مجھ سے لیے دعا کرین مینے کہا یا رسول اللہ میرے لیے دعا کیجیے آپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا اور فرمایا خدا تم سب کو بخشے پھر ایک شخص بولا یا رسول اللہ عتیرہ اور فرع مین آپ کیا فرماتے

ہیں آپنے فرمایا بسکا جی چاہے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (دوسروں پر واجب) کو ضرور دیکھو اور سب اونٹ کی طرح اپنے
بند کریں سوا ایک اونٹ کے) عن جدہ الحارث بن عمرو انہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع
فقلت یا نبی انت یا رسول اللہ وامی استنفرنی فقال عفر اللہ لکم وھو علی ناقۃ العضباء
ثم استدنت من الشق الآخر وساق الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **تفسیر العتیرۃ** عتیرہ کا بیان **عن**
نبیشۃ قال ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا نعتر فی الجاھلیۃ فما تامرنا قال اذبحوا للہ عزوجل فی ای شھر ما
کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کرتے تھے
آپنے فرمایا جس مہینے میں چاہو ذبح کرو اللہ کے لیے اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ مسکینوں کو اللہ کے لیے **عن نبیشۃ** قال نادی رجل
وھو بمنی فقال یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا یا رسول اللہ فقال
اذبحوا فی ای شھر ما کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا قال فی کل سائمۃ فرع
تغذوہ ماشیتک حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے کسی شخص نے آواز دی منیٰ میں یوں
کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کرتے تھے رجب میں پھر آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو جس مہینے میں
چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کہا نا کہلاؤ وہ بولا ہم فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم دیتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا چرنیوالے
جانوروں میں فرع ہے لیکن تو اوسکو کہلانے دے اوسکی ماں کو دہنی دودھ پلانے اور جبتک دے اوسکی ماں کے ساتھ جب بڑا
ہو جاوے لادنیکے موافق تو ذبح کر اور اوسکا گوشت بانٹ دے **عن نبیشۃ** رجل من ھذیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال انی کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث کیما تسعکم فقد جاء اللہ عزوجل بالخیر فکلوا و
تصدقوا وادخروا وان ھذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ عزوجل فقال رجل انا کنا نعتر عتیرۃ فی
الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا للہ عزوجل فی ای شھر ما کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا فقال
رجل یا رسول اللہ انا کنا نفرع فرعا فی الجاھلیۃ فما تامرنا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی کل سائمۃ من الغنم فرع تغذوہ غنمک حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ علی ابن السبیل فان
ذلک ھو خیر ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص تہا ذیل میں سے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے تم کو منع کیا تہا قربانی کا گوشت رکھنے سے تین روز سے زیادہ اس لیے کہ تم کو پورا ہو (یعنی اوس وقت لوگ محتاج
تھے تو میں منع کر دیا تہا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ رکھو بلکہ کہا لو یا خیرات کر دو تاکہ سب محتاجوں کو ملے اور کوئی بہوکا
نہ رہے لیکن اب اللہ تعالیٰ نے مالدار کر دیا (لوگوں کو) تو کہا دو اور خیرات دو اور رکھ چھوڑو اور پیو (یعنی ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ -
۱۳ - ذبح) کہانے اور پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے میں ایک شخص بولا ہم جاہلیت کے زمانے میں عتیرہ کیا کرتے رجب میں
اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کہانا کہلاؤ مسکینوں کو

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر چرنے والے میں فرع ہے لیکن کھلانی دے اسکی ماں کو جب تیار ہو جاوے تو کاٹ اور خیرات کر گوشت مسافر کو پھر ہے

تفسیر الفرع فرع کا بیان

عن نبیشۃ قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال انا کنا نعتر عتیرۃ یعنی فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا فقال اذبحوھا فی ای شھر کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاھلیۃ قال فی کل سائمۃ فرع حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ فان ذلک ھو خیر ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری **عن** نبیشۃ لھذلی قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاھلیۃ فما تامرنا قال اذبحوا للہ عزوجل فی ای شھر ما کان وبروا اللہ عزوجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپ نے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں ہو سکے اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ **عن** ابی رزین لقیط بن عامر العقیلی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا نذبح ذبائح فی الجاھلیۃ فی رجب فما تامرنا ان نذبح فیہ فقال کلوا وانظموا ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے وہی کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں جانور ذبح کرتے تھے رجب میں پھر ہم کہاں تھے جو ہمکو تو کہتا تھا اوسکو کھلاتے تھے آپ نے فرمایا کچھ حاجت نہیں وکیع نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے میں اوسکو نہیں چھوڑتا یعنی جب کے قربانی کو

جلود المیتۃ مردار کی کھال کا بیان **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شاۃ میتۃ ملقاۃ فقال لمن ھذہ فقالوا لمیمونۃ فقال ما علیتھا لو انتفعت باھابھا قالوا انھا میتۃ فقال انما حرم اکلھا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو پڑی تھی آپ نے فرمایا یہ کسکی ہے لوگوں نے کہا میمونہ کی آپ نے فرمایا اسپر کچھ گناہ نہ تھا کاش وہ اسکی کھال سے فایدہ اٹھاتی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فقط مردار کا کھانا حرام کیا ہے (نہ اوسکی کھال اور سینگوں سے فایدہ اٹھانا) **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ لمیمونۃ کان عطاھا مولاۃ لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلا انتفعتم بجلدھا قالوا انھا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما حرم اکلھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مری ہوئی بکری پر جو آپنے دی تھی میمونہ آزاد کی ہوئی لونڈی کو آپ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں فایدہ اٹھایا اسکی کھال سے لوگوں نے کہا یا رسول وہ مردار ہو گئی آپنے فرمایا فقط مردار کا کھانا حرام ہے **عن** ابن عباس قال ابصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ میتۃ لمولاۃ لمیمونۃ وکانت من الصدقۃ فقال لو نزعوا جلدھا فانتفعوا بہ فقالوا انھا میتۃ قال انما حرم اکلھا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ بکری صدقے کی تھی آپنے فرمایا کاش کہ کھال نکال لیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے **عن** میمونۃ ان شاۃ ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا دبغتم اھابھا فاستمتعتم بہ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ایک بکری گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسکی کھال پر دباغت کیوں

ہین کے اور فایدہ نہین اوٹھایا عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ لمیمونۃ میتۃ فقال الا انتفعتم
بھا بھا فدبغتم بہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مردار بکری پر جو میمونہ
کی تھی آپنے فرمایا تمنے اسکی کہال کیون نہ لی دباغت کرکے کام مین لاتے عن ابن عباس مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاۃ
میتۃ قال الا انتفعتم بإهابها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی گزرے ہی ہوئی بکری پر آپنے فرمایا تمنے اسکی کہال سے فایدہ
لیون نہین لیا عن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت شاۃ لنا فدبغنا مسکها فما زلنا ننبذ
فیها حتی صارت شنا ترجمہ ام المومنین سودہ سے روایت ہی ہماری ایک بکری مری گئی تو ہم نے اوسکی کہال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ اوسمین
نبیذ بناتی تھے یہانتک کہ وہ مشک ہوگئی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اهاب دبغ
فقد طهر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کہال پر دباغت کیجاوے وہ پاک ہوگئی عن
ابن وعلة انه سأل ابن عباس فقال انا نغزو هذه المغرب وهم اصل وثن وهم قرب يكون فيها اللبن والماء
فقال ابن عباس الدباغ طهور قال ابن وعلة عن رأيك او شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن وعلہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ ہم جہاد کو جاتی ہین مغرب کے ملک مین اور
وہان کے لوگ بت پرست ہین اونکی ہانڈیون مین پانی کی اور دودہ کی تو اوسکے پانے یا دودہ کا استعمال درست ہی یا نہین
اونہون نے کہا جس چمڑے پر دباغت ہوجاوے وہ پاک ہے مین نے کہا یہ تم اپنی عقل سے کہتے ہو یا رسول اللہ صلعم سنا ہی اونہون
نے کہا نہین رسول اللہ صلعم سنا ہی (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکون کی پانی یا دودہ یا اور پتلی چیزین بنیا درست مین
بشرطیکہ اون مین کوئی نجاست نہ ہو) عن سلمة بن المحبق ان النبی صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك دعا بماء
من عند امراة قالت ما عندي الا في قربة لي ميتة قال اليس قد دبغتيها قالت بلى قال فان دباغها ذكاتها
ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہی تبوک کی لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا ایک عورت کے پاس سے وہ بولی میرے
پاس تو مردہ جانور کی مشک مین ہی آپنے فرمایا تو نے دباغت کی تھی وہ بولی ہان آپنے فرمایا تو پھر دباغت سے پاک ہوگئی عن
عائشة قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن جلود الميتة فقال دباغها طهورها ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسنے پوچھا مردار کی کہال کو آپنے فرمایا دباغت کرنیسے پاک ہوجاتی ہی عن عائشة
قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جلود الميتة فقال دباغها ذكاتها عن عائشة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ذكاة الميتة دباغها عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكاة
الميتة دباغها ترجمہ ان سب روایتون کا یہ ہے کہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی پاکی اوسکو دباغت کرنا ہی فما يدل بهذا جلود
الميتة مردار کی کہال کس چیز سے دباغت کیجاوے عن ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انه مر برجال من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو

لحمتم اها بها قالوا انها میتة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطهرها الماء والقرظ ترجمہ ام المومنین میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے کچھ لوگ نکلے ایک بکری کو گدھی کیطرح گھسیٹتے ہوئے آپنے فرمایا کاش تم اسکی کھال
نکال لیتے انہوں نے کہا یہ مردار ہے آپنے فرمایا پاک کر دیتا ہے اوسکو پانی اور قرظ (جو ایک گھاس ہے یا ببول جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں)
عن عبد الله بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا غلام شاب ان لا تنتفعوا من
المیتة باهاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ بن حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لکھا تھا وہ میرے سامنے پڑھا گیا
میں جوان لڑکا تھا مت نفع اٹھاؤ مُردہ کی کھال یا پٹھے سے (یعنی دباغت سے پہلے تاکہ موافق ہو اون حدیثوں کے جو اوپر گزریں) عن
عبد الله بن عکیم قال کتب الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب ترجمہ
عبد اللہ بن عکیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لکھا مت فائدہ اٹھاؤ مُردہ کی کھال یا پٹھے سے عن عبد الله بن عکیم
قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جهینة ان لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب ترجمہ عبد اللہ
بن عکیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کے لوگوں کو لکھا مت فائدہ اٹھاؤ مُردہ کی کھال یا پٹھے سے امام نسائی نے کہا مردار کی کھال
میں جب اسپر دباغت ہو جاوے سب حدیثوں سے زیادہ صحیح زہری کی روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور ابن عباس سے اور ابن عباس کہتے ہیں
میمونہ سے (جو سب سے پہلے گزری اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور
علما کا لیکن بعض اہل حدیث کے نزدیک پاک نہیں ہوتی عبد اللہ بن عکیم کے روایت کیموافق مگر عبد اللہ بن عکیم کے روایت
ضعیف ہے اوسکی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے اور اوسکی صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے) الرخصة فی
الاستمتاع بجلود المیتة اذا دبغت مردار کی کھال پر جب دباغت ہو جاوے تو اوس سے فائدہ اٹھانیکے اجازت عن
عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتة اذا دبغت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مُردار کی کھال سے فائدہ اٹھانیکا جب اسپر دباغت ہو جاوے النهی
عن الانتفاع بجلود السباع درندوں کے کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے اوسنے سنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا درندوں کی کھالوں سے ف یعنی اوڑھنے اور بچھانے سے عن المقدام بن معدیکرب قال نهی رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن الحریر والذهب ومیاثر النمور ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتوں کی کھالوں کے چار جاموں سے عن خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب عن
معاویة فقال له انشدك بالله هل تعلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لبوس جلود السباع
والرکوب علیها قال نعم ترجمہ خالد سے روایت ہے مقدام بن معدیکرب معاویہ کے پاس گئے اور کہا قسم دیتا ہوں تمکو اسکی
کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے درندوں کے کھالیں پہننے سے اور اونپر سواری کرنے سے انہوں نے کہا ہاں

النہی عن الانتفاع بشحوم المیتۃ مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانی کی ممانعت عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم عام الفتح وھو بمکۃ یقول ان اللہ عز وجل حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا
رسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بہ السفن ویدھن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ھو
حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ عز وجل لما حرم علیھم الشحوم
جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال
مکہ فتح ہوا اور آپ مکے میں تھے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے حرام کیا ہے شراب اور مردار اور سوا اور بتوں کے بیچنے کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
مردار کی چربی تو کام میں آتی ہے کشتیوں پر لگاتے ہیں کہالوں پر ملتی ہیں رات کو روشنی کرتی ہیں آپنے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا
تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اللہ نے چربی اونپر حرام کی تو اوسکو گلایا پھر بیچا اور اوسکی قیمت کھائی النہی عن الانتفاع
بما حرم اللہ عز وجل حرام چیز سے نفع اوٹھانی کی ممانعت عن ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرۃ باع خمرا قال قاتل اللہ
سمرۃ الم یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود حرمت علیھم الشحوم فجملوھا
قال سفیان یعنی اذابوھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا اونہونے کہا تباہ کرے
اللہ سمرہ کو اوسنے نہیں جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اونپر چربی حرام ہوئی تو اوسکو گلا
ڈالا (اور تیل اور کما بیچا) باب الفارۃ تقع فی السمن جو ہاگھی میں گر جاوے تو کیا کرے عن میمونۃ ان فارۃ
وقعت فی سمن فماتت فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال القوھا وما حولھا وکلوہ ترجمہ میمونہ سے روایت
ایک جوہا گر پڑا گھی میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا نکالڈالو جو سی کو اور جسقدر گھی اوس کے آس پاس ہے اور کہاؤ
باقی گھی کو (کیونکہ گھی جب جما ہوا ہے تو جو سی کی تاثیر ساری گھی میں نہ پہونچیگی) عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن فارۃ وقعت فی سمن جامد فقال خذوھا وما حولھا فالقوہ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے گھی جما ہوا
تھا آپنے فرمایا جو ہا اور جو اوسکے آس پاس گھی ہے نکالکر پھینک دو عن میمونۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الفارۃ
تقع فی السمن فقال ان کان سمنا جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ ترجمہ اس روایت میں یہ ہے
کہ آپنے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہو تو جو ہا اور اوس کے آس پاس کا گھی نکالکر پھینک دو اور جو پتلا گھی ہے تو اوسکے نزدیک نہ جاؤ یعنے سب گھی
خراب ہو گیا کھانیکے قابل نہ رہا اب اوسکو چراغ میں جلاؤ عن ابن عباس یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بعنز میتۃ
فقال ما کان علی اھل ھذہ الشاۃ لو انتفعوا بإھابھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مردار بکری پر گزرے تو فرمایا کیا ہوتا اگر اس بکری کے مالک اوسکی کہال نکال لیتے پھر اوس سے فائدہ اٹھاتے الذباب
یقع فی الاناء کھی اگر برتن میں گر جاوے عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب
فی اناء احدکم فلیمقلہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کے برتن میں

کھی جاوی تو اوسکو بھی طرح لوبڑیوی (اسلیے کہ اوسکی ایک ہاڑ وین بہاری ہی اور دوسری بازو مین شفا ہی (بخاری) اخر کتاب العقیقۃ والفرع والعتیرۃ تمام ہوی کتاب عقیقہ فرع اور عتیرہ کی **کتاب الصید والذبائح** کتاب شکار اور ذبیحون کی (ذبیحہ وہ جانور جو ذبح کیا جاوی اگر **شی بالتسمیۃ عند الصید** شکار کیونت بسم اسہ کہنا **عن عدی بن حاتم** انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المصید فقال اذا ارسلت کلبک فاذکر اسم اللہ علیہ فان اذرکتہ لم یقتل فاذبح واذکر اسم اللہ علیہ وان ادرکتہ قد قتل ولم یاکل فکل فقد امسکہ علیک وان وجدتہ قد اکل منہ فلا تاکل منہ شیئا فانما امسک علی نفسہ وان خالط کلبک کلابا قتلن فلم یاکلن فلا تاکل منہ شیئا فانک لا تدری ایہا قتل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنے کتے کو شکار چھوڑی تو بسم اسد کہہ پھر اگر تو شکار کو زندہ پاوے تو اوسکو ذبح کر بسم اسد کہکے اور جو کتا مار ڈالی اوسکو لیکن اوسمین سے کہا ہی نہین تو کہا اوسکو کیونکہ اس نے شکار تیرے لیی اور جو کہا لیوی اوسمین سے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیی (جب تو اوسمین سے کہا گیا اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا تعلیم یافتہ نہین ہی پھر اوسکا شکار کیونکر درست ہوگا) اور اگر تیرے کتی کے ساتھ اور کتی بھی شریک ہوگئی (خیر مالکون نے بسم اسد کہا کہ نہین چھوڑا مثلاً کافرون کی کتی تھی) تو مت کہا شکار مین سے اسلیے کہ معلوم نہین کس کتے نے اوسکو مارا **النہی عن اکل ما لم یذکر اسم اللہ علیہ** جس جانور پر اسد کا نام نہ لیا جاوے اوسکی کہانیکی ممانعت **عن عدی بن حاتم** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضہ فہو وقیذ وسألتہ عن الکلب فقال اذا ارسلت کلبک فاخذ وقتل فکل فان اخذہ ذکاتہ وان کان مع کلبک کلب حر فخشیت ان یکونوا اخذوہ معہ فقتلہ فلا تاکل فانک انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا مین نے رسول اسد صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو **وف** معراض وہ تیر ہی جسمین لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوکدار چھلی ہوی اور بعضون نے کہا معراض وہ لکڑی ہی بھاری جسمین دونون طرف نوک یا ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو اوسکو پھینک کر مارتی ہین کبھی نوک پڑتے ہی جانور پر اور کبھی آڑی لکڑی پڑتی ہی جسکی مار سے جانور مرجاتا ہی **ت** آپنے فرمایا اگر نوک لگی (جانور پر) تو کہا اور جو آڑی لکڑی پڑی تو وہ موقوذہ ہی (جو قرآن مین حرام کیا گیا یعنے وہ جانور جو بھل جھل چیز سے مارا جاوے جیسے پتھر یا لاٹھی ہی) پھر مین نے کتے کے شکار کو پوچھا آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑی اور وہ شکار کو پکڑ لیوے لیکن اوسمین سے کہا ہی نہین تو کہا اوسکو کیونکہ اوسکا پکڑ لینا ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہی اور جو تیری کتی کے ساتھ اور کتیان بھی تھین پھر تجھے ڈر ہو کہ شاید دوسری کتی نے بھی پکڑا ہو تو مت کہا اوسکو اس لیی کہ تو نے اپنی کتی پر بسم اسد کہی تھی نہ اور کتون پر **صید الکلب المعلم** سدہی ہوے (یعنے تعلیم یافتہ) کتی کا شکار **عن عدی بن حاتم** انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الکلب المعلم فیاخذ فقال اذا ارسلت الکلب المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فاخذ فکل قلت وان قتل قال وان قتل قلت ارمی بالمعراض قال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچھا مین نے شکاری کتا چھوڑتا ہون

پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے آپنے فرمایا جب تو شکاری کتا (سدھا ہوا) اللہ کا نام لیکر چھوڑی پھر وہ جانور پکڑ لے تو کہا اوسکو مینے کہا میں مریض ہو نیکتا ہوں آپنے فرمایا اگر تو ک لگی تو کہا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا **صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا** جو کتا شکاری نہیں ہے اوسکا شکار **عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ** یقول قلت یا رسول اللہ انا بارض صید اصید بقوسی واصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس معلم فقال ما اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ وکل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ لیس معلم فادرکت ذکاتہ فکل ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی نے کہا یا رسول اللہ مین اون ملک مین ہون جہان شکار بہت ملتا ہے تو مین تیر کمان سے شکار کرتا ہون اور شکاری کتے سے اور اوس کتے سے بھی جو شکاری نہیں ہے آپنے فرمایا جو تیر سے مارے اللہ کا نام لیکر اوسکو کہا اور جو شکاری کتے سے مارے اللہ کا نام لیکر وہ بھی کہا اور جو اوس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آوے اور ذبح کرلے تو کھا اور جو مرا ہوا ہاتھ آوے تو وہ حرام ہے **إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ** اگر کتا شکار کو ڈالے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال قلت یا رسول اللہ ارسل کلابی المعلمۃ فیمسکن علی فاکل قال اذا ارسلت کلابک المعلمۃ فامسکن علیک فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن قال انی اخاف ان یشرکھن کلب من غیرھن قلت ارمی بالمعراض فیخرق قال ان خرق فکل وان اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ مین شکاری ہون یعنی شکاری کتون کو اپنی چھوڑتا ہون پھر وہ شکار پکڑ لیتے ہین تو کہا تا ہون اوسکو آپنے فرمایا جب تو شکاری کتون کو چھوڑی پھر وہ شکار پکڑین تو کہا مین نے کہا اگر وہ مار ڈالین جانور کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالین اگر یہ ضرور ہے کہ اور کوئی کتا اون کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو مین نے کہا مین معراض پھینکتا ہون پھر وہ گھس جاتا ہے (نوک سی) آپنے فرمایا اگر گھس جاوے تو کہا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا **إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمَّ عَلَيْهِ** اگر اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا بلجاوی جو بسم اللہ کہکر نہ چھوڑا گیا ہو **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید فقال اذا ارسلت کلبک فخالطتہ کلاب لم یسم علیھا فلا تاکل فانک لا تدری ایھا قتلہ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑی پھر اوس کے ساتھ اور کتے ملجاوین جو بسم اللہ کہکے نہین چھوڑی گئی تھی تو مت کہا شکار کو کسلیے کہ معلوم نہین کہ کتی نے مارا اوسکو **إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا** اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاوے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکلب یمسک علی قال اذا ارسلت کلبک فسمیت فکل وان وجدت کلبا اخر مع کلبک فلا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑی بسم اللہ کہکر تو کہا اور جو تو دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاوے تو مت کہا اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ** قال کان لنا جار ذو خیل اغار بنیطا بالنھرین انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارسل کلبی فاجد معہ کلبا لا ادری ایھما اخذ قال لا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی سے

م اگر چہ مار ڈالین اب ابن قرہ نے فرمایا اگر چہ مار ڈالین مینے کہا

کہا وہ ہمارا ہمسایہ تھا اور ہمارے پاس آتا تھا اور دنیا کو چھوڑ دیا تھا نہریں میں جو ایک شہر کا نام ہے) اوسنے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں شکار پر پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے پکڑا شکار کو آپنے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی ہے اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذالک ترجمہ عدی سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت أرسل کلبی قال إذا أرسلت کلبک فسمیت فکل وإن أکل منہ فلا تأکل فإنما أمسک علی نفسہ وإذا أرسلت کلبک فوجدت معہ غیرہ فلا تأکل فإنک إنما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اللہ کہکر تو کھا اوسکی شکار کو اور جو کتا شکار میں سے کچھ کھا لیوے تو مت کھا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے (نہ تیرے لیے ورنہ کیوں کھاتا) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے تو مت کھا اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر) **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت أرسل کلبی فأجد معہ کلبا آخر لا أدری أیہما أخذ قال لا تأکل فإنما سمیت علی کلبک ولم تسم علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اوسکے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اور معلوم نہیں ہوتا کس نے شکار پکڑا آپنے فرمایا مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **الکلب** یأکل من الصید کتا شکار میں سے کچھ کھا لیوے **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما أصاب بحدہ فکل وما أصاب بعرضہ فقوذ فلا تأکل قال وسألتہ عن کلب الصید فقال إذا أرسلت کلبک وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وإن قتل قال وإن قتل فإن أکل منہ فلا تأکل وجدت معہ کلبا غیر کلبک وقد قتلہ فلا تأکل فإنک إنما ذکرت اسم اللہ عز وجل علی کلبک ولم تذکر علی غیرہ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا اگر نوک سے ماری تو کھا اور جو چوڑ سے ماری تو وہ موقوذہ ہے (یعنی حرام ہے) پھر میں نے پوچھا شکاری کتے کو آپنے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر تو کھا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالی البتہ اگر اوس میں سے کچھ کھا لیا تو مت کھا اوسکو اور جو تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور اوس نے مار ڈالا ہو شکار کو تو مت کھا اوسکو (اور جو زندہ ہو تو ذبح کرکے کھا سکتا ہے) اسلیے تو نے اسکا نام اپنے کتے پر لیا تھا نہ دوسرے کتے پر **عن** عدی بن حاتم الطائی أنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال إذا أرسلت کلبک وذکرت اسم اللہ علیہ فقتل ولم یأکل فکل وإن أکل منہ فلا تأکل فإنما أمسکہ علیک ولم یمسک علیک ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اوسمیں سے کچھ نہیں کھایا ہو تو کھا اوسکو اور جو تو مت کھا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے نہ تیرے واسطے) **باب** الأمر بقتل الکلاب وتسمیتہ ما ینہی عنہ من اتخاذہ **عن** مغفل رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ جبرئیل ع انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ لیامر بقتل الکلب الصغیر ترجمہ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ع نے کہا ہم (یعنی فرشتہ رحمت کی) نہیں گھستے اوس کوٹھری مین جہان کتا یا مورت ہو پھر جب
صبح کو آپنے حکم کیا کتونکے مار ڈالنے کا یہانتک کہ حکم کیا چھوٹے پلے کے بھی مارنیکا **عن** ابی عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر بقتل الکلاب غیر ما استثنی منہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتونکو
مارنیکا مگر وہ کتے جنکو نکال لیا اس حکم سے (وہ شکار کی کتی اور کھیت کی کتی اور جانورون کے رکھوالے کی کتی اور حفاظت اور پھیرہ کے کتے
عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب فکانت الکلاب
تقتل الا کلب صید او ماشیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم دیتے تھے
کتونکے مارنیکا پھر وہ مارے جاتے مگر شکاری کتا یا جانورون کی رکھوالی کا کتا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **صفۃ** الکلاب التی امر بقتلہا کس قسم کے کتے
کی مارنیکا آپنے حکم دیا **عن** عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم
لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا الاسود البہیم وایما قوم اتخذوا کلبا لیس بکلب حرث او صید وماشیۃ
فانہ ینقص من اجر ہم کل یوم قیراط ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے ایک
قسم کے نہوتے جانورون کے جیسے اور قسمین ہین تو مین حکم کرتا اونکے قتل کا تو قتل کرو اون مین سے ایک تجھ تک کالی کو (جسمین سفید نکتا
نشان نہو وہ بڑا شریر اور موذی ہوتا ہے) اور جن لوگون نے کتا پالا نہ وہ کھیت کی حفاظت کو لیی ہو نہ شکار کو لیی نہ جانورون کے
حفاظت کے لیی تو اون کے ثواب مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا **ف** اور دوسری روایت مین ہے کہ دو قیراط روز کم ہونگے
یعنی ایک دن کے اعمال مین سے اور ایک رات کے اعمال مین سے اس قیراط کا وزن اللہ ہی کو معلوم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اوسکے عمل کا ثواب
گھٹتا جاویگا اسلیے مسلمان کو نہین چاہیے کہ وہ بیضرورت کتا پالی **امتناع** الملائکۃ من دخول بیت فیہ کلب
جس گھر مین کتا ہو وہان فرشتونکا نہ جانا **عن** علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ لا تدخل
بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اوس گھر
مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت یا جنب (جسکو نہانے کی حاجت ہو اور وہ نہا نہا دی) **عن** ابی طلحۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا مورت **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اصبح یوما وایما فقالت لہ میمونۃ ای رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم فقال
ان جبرئیل علیہ السلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی قال فظل یومہ کذلک

ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ خِرْوَكَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَتَى لِقِيَهُ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ
بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ قَالَ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى جَرَمُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فجر کو اوٹھی غمگین اور اس میں نے کہا اے رسول اللہ میں آج فجر سے آپکی صورت
اتری ہوئی پاتی ہوں آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آج رات کو ملنے کا مگر نہیں ملے اور قسم خدا کی کبھی اونہوں نے وعدہ
خلاف نہیں کیا پھر دن اسی طرح رہی بعد اسکے آپکو خیال آیا ایک کتے کا بچہ ہماری تخت کے تلے تھا آپنے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا پھر آپنے پانی
لیکر اوس جگہ چھڑکا شام کو جبرئیل آئے آپنے فرمایا تم نے تو وعدہ کیا تھا کہا ہاں مگر ہم لوگ اوس گھر میں نہیں
جاتی جہاں کتا ہو یا صورت اوسکی صبح کو آپنے حکم دیا کتوں کے قتل کا **اَلرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ** جانوروں کے ریوڑ
کی حفاظت کے لیے کتے یا پانی کے اجازت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ
أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کتا پالی تو ہر روز اوسکی ثواب میں سے دو قیراط گھٹینگے مگر شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا (جو بکریوں کی گلی کے حفاظت کرتا ہے) پالے تو

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى
كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قُلْتَ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ **ترجمہ** سفیان بن ابی الزہیر شنائی ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کتا رکھے نہ کھیت کی حفاظت کو نہ جانوروں کی حفاظت کو (بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے) تو اوسکے اعمال میں سے ہر روز
ایک قیراط کم ہوگا سائب بن یزید نے کہا سفیان سے تو نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ **ترجمہ** ابن عمر
جو اوپر گزرا **اَلرُّخْصَةُ فِي اتِّخَاذِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ** کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ
ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اسمیں یہ ہے کہ اوسکی عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهِ
قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا - اسمیں یہ ہے کہ ہر روز دو قیراط اوسکی ثواب میں سے کم ہونگے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کتا پالی مگر ریوڑ کا کتا

یا شکار کا تو اوسکی عمل مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبداللہ نے کہا ابوہریرہ نے کہا یا کہیۃ کا کتا یعنی وہ بھی ف ہی مانع ہی کتے کی مثل ہی **النہی** وعن ثمن الکلب کتے کی قیمت یعنی ممانعت **عن** ابی مسعود عقبۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلعم نے کتی کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی مزدوری سے **ف** یعنی یہ سب مال حرام مین تو ان سے فائدہ اوٹھانا درست نہین اور بعض علما کے نزدیک شکاری کتا بیچنا درست ہی **عن** ابی ھریرۃ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل ثمن الکلب ولا حلوان الکاھن ولا مھر البغی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا حلال نہین ہی قیمت کتی کی اور مزدوری نجومی (پنڈت کی) نہ فال کہوتا ہی اور آئندہ کی بات بتلاتا ہی) اور خرچی رنڈی کی (کیونکہ وہ اُجرت ہی زنا کی جو حرام ہی) **عن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الکسب مھر البغی وثمن الکلب وکسب الحجام ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری کمائی ہی خرچی رنڈی کی اور قیمت کتی کی اور مزدوری پچھنے لگانیوالے کی **ف** بعضون نے اسحدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہی اور پچھنے لگانیکی مزدوری لینا حرام کہا ہی لیکن جمہور علما کے نزدیک یہ بھی تنزیہی ہی **رخصۃ** فی ثمن کلب الصید شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہی **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب الا کلب صید ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی اور کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی امام نسائی نے کہا یہ روایت صحیح نہین ہی حجاج کی حماد بن سلمہ سے (تو ان لوگون کی دلیل ضعیف ہوئی جو کہتے ہین شکاری کتے کی قیمت لینا درست نہین) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی کلابا وانا مکلبۃ فافتنی فیھا فقال ما امسک علیک کلابک فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن قال افتنی فی قوسی قال ما رددت علیک سھمک فکل قال وان تغیب علی قال وان تغیب علیک ما لم یعد فیہ او یضل سھمک فان وجدتہ فکل ما لم ینتن یعنی فدا ان ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس شکاری کتے ہین تو آپ فرمایئے اونکا حکم آپنے فرمایا جو شکار تیرے کتے پکڑین پھر اوس مین سے کھا دین نہین تو کہا اوسکو وہ بولا اگرچہ وہ مار ڈالین آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالین پھر اوس نے کہا اب تیر کمان کا مسئلہ بتلایئے آپنے فرمایا جو شکار تیر اتیر مارے اوسکو کہا وہ بولا اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جاوے آپنے فرمایا اگرچہ غائب ہو جاوے بشرطیکہ اوسمین اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اوسمین بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنون بعد ملے کہ سڑ گیا ہو اور اوس مین سے بدبو آوے تو اوسکا کھانا درست نہین کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھی تنزیہی ہی **کراھیۃ** تسمیۃ اگر بھلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے (یعنی ہاتھ نہ آوے جیسے بعضی وقت اونٹ یا بیل بگڑ جاتے ہین) **عن** رافع بن خدیج قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی الحلیفۃ من تھامۃ فاصابوا ابلا وغنما ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخریات القوم فعجلوا وذبحوا ونصبوا القدور فامر بالقدور فاکفئت ثم قسم بینھم فعدل عشرا من الشاۃ ببعیر فبینما کذلک اذ ند بعیر وکان فی القوم خیل یسیرۃ

فَطَلَبُوْهُ فَاعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمِهِ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا ترجمہ ابو ثعلبہ بن جدیع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تھامہ میں ہے (ذات عرق کے پاس) لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں (یعنی غنیمت میں کافروں کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے (یہ کا قاعدہ تھا کہ آپ پیچھے اخیر میں رہتے تاکہ سب کی خبر کہیں اور جو تھک جاوے اوسکو سوار کر لیں) تو جو لوگ آگے تھے اونہوں نے جلدی کی) اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے) جانوروں کو کاٹا اور دیگیں چڑھا دیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھونچے تو حکم دیا دیگیں الٹ دی گئیں پھر تقسیم کیا جانوروں کو تو دس بکریاں ایک اونٹ کی برابر مقرر کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا (یعنی بھگدیا) اور لوگوں پاس گھوڑے بھی کم تھے (نہیں تو اوسکو جلدی پکڑ لیتے) لوگ پیچھے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا یہانتک کہ تھکا دیا سب کو آخر ایک شخص نے ایک تیر مارا اوسکو تو اللہ نے روک دیا اوسکو (یعنی وہ کھڑا رہ گیا تیر کھا کر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جانور (جو ملی ہوئی ہیں جیسی اونٹ گائے بیل بکری) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے جنگلی جانور تو جو تمھارے ہاتھ نہ آوے اوسکے ساتھ ایسا ہی کرو (یعنی تیر سے مارو پھر اگر مر جاوے تو اوسکو کھا لو کیونکہ ذکاۃ اختیاری جب نہ ہو سکے تو ذکاۃ اضطراری کافی ہے **فی الذبح** یَرْمِی الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِی الْمَاءِ ایک شخص شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر پڑے **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَاءٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ جانور مرا ہوا تو کھا اوسکو مگر جب پانی میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے مرا یا تیر کے صدمے سے تو مت کھا اوسکو **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ فَاِنْ بَاتَ عَنْكَ لَيْلَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ شَیْءٍ غَيْرِهٖ فَكُلْ اِنْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو تیر مارے یا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر شکار تیرے تیر سے مر جاوے تو کھا اوسکو صدمے سے کہا اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آوے آپنے فرمایا اگر سوا تیرے تیر کے اور کسی صدمے کا اوس میں نشان نہ پاوے تو کھا اوسکو اور جو پانی میں گرا ہو تو مت کھا اوسکو **فی الذبح** یَرْمِی الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ شکار تیر کھا کر غایب ہو جاوے **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ الصَّيْدِ وَاِنَّ اَحَدَنَا يَرْمِی الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِی لَهٗ اَثَرَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا وَسَهْمُهٗ فِيْهِ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيْهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ فَكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی تیر مارتا ہے پھر شکار غایب رہتا ہے ایک رات دو رات وہ پتہ لگاتا ہے پھر پاتا ہے اوسکو مرا ہوا اور تیر اوسکی اندر ہوتا ہے آپنے فرمایا اگر تیر اوسکی اندر ہو اور کسی اور درندے کا (جیسے شیر بھیڑیے چیتی وغیرہ کا) نشان اوس میں نہ ہو اور تجھ کو یقین ہو جاوے کہ تیر ہی سے

مرا تیر تو کہا اوسکو **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ سَهْمَكَ فِيْهِ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ غَيْرِهِ
وَعَلِمْتَ اَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا تیر جانور مین پاوی اور اوسسے سوا اوسکے
اور کوئی نشان نہ پاوی اور تجھے یقین ہو کہ تیر سے مرا ہی تو کہا اوسکو **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ
فَاَطْلُبُهُ اَيَّامًا بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِيْهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا یا رسول
اللہ مین شکار کو تیر مارتا ہون پھر مین اوسکا نشان ڈہونڈہتا ہون یکرات بعد آپنے فرمایا جب تو اپنا تیر اوس کے اندر پاوی اور اوس
مین سے کسی درندے نے نہ کہایا ہو تو کہا اوسکو **الصَّيْدُ** اِذَا اَنْتَنَ جب شکار کے جانور مین سے بدبو آنے لگے **عَنْ** اَبِي ثَعْلَبَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَرْمِي صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَيَجِدُهُ اَنْ يَنْتِنَ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوی تو اوسکو کہاوی مگر جب اوس مین بدبو ہو گئی ہو **عَنْ**
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَيَاْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا اَجِدُ مَا اُذَكِّيْهِ بِهِ فَاُذَكِّيْهِ بِالْمَرْوَةِ وَ
الْعَصَا قَالَ اَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مینے کہا یا رسول اللہ مین کتا چھوڑتا
ہون پھر وہ شکار پکڑتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنیکو کچھ نہین ہوتا تو مین تھپر یا لکڑی سے (جو دھار دار ہوتی ہین) ذبح کر دیتا
ہون آپنے فرمایا خون بہا دے جس چیز سے تو چاہے اور اللہ کا نام لے (یعنے دو باتین جانور کے حلال ہونیکی ضرور ہین) **صَيْدُ**
الْمِعْرَاضِ معراض کا شکار (اوسکی معنی اوپر گزر چکے) **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ
فَقَتَلْنَ عَلَيَّ فَاَكَلَ مِنْهُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِي الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ
قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَاِنِّيْ اَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَاُصِيْبُ فَاَكُلُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ
بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَزَقَ فَكُلْ اِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ مین سکھلائی ہوئی
کتے چھوڑتا ہون پھر وہ شکار پکڑتی ہین تو مین اوس کو کہاتا ہون آپنے فرمایا جب تو سکھلائی ہوئی کتے چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار
پکڑین تو کہا اوسکو مین نے کہا اگر وہ مار ڈالین شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالین جبتک اون کے ساتھ کوئی غیر کتا شریک نہو جاوے
مینے کہا مین معراض پھینکتا ہون پھر مارتا ہون اوس سے شکار اور کہاتا ہون آپنے فرمایا جب تو معراض پھینکے اللہ کا نام لیکر اور وہ
گھس جاوے (یعنے لوک کیطرف سے نکلی) تو کہا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا اوسکو **مَا اَصَابَ** بِعَرْضِ الْمِعْرَاضِ جس جانور پر
معراض آڑا پڑے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ
فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا معراض کو آپنے فرمایا جب دھار کیطرف سے لگی تو کہا اوسکو اور جب آڑ لگی تو مت کہا کیونکہ وہ موقوذہ ہی **مَا اَصَابَ**
بِعَرْضِ مِنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ معراض کے نوک سے جو شکار مارا جاوے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت

ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو کسے لگے تو کہا اور جب اڑ لگے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصاب بعرضہ فھو وقیذ ترجمہ وہی جو گزرا۔ اسمین یہ ہے کہ جب اڑ پر ہی تو وہ موقوذہ ہے **اتباع الصید** شکار کے پیچھے جانا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتبع السلطان افتتن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل مین رہیگا وہ سخت ہو جاویگا یعنی اوسمین نرمی اور خوش خلقی نہ ہوگی اسلیے کہ یہ باتین لوگون مین رہنے سے پیدا ہوتی ہین) اور جو شخص شکار کی دھن مین ہوگا وہ اور باتون سے غافل ہو جاویگا (نہ دین کی کامون کا خیال رہیگا نہ دنیا کے) اور جو شخص بادشاہ کی ساتھ رہیگا اوسکی دین پر آفت آویگی **کراہت** خرگوش کا بیان **عن** ابی عمرۃ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب قد شواھا فوضعھا بین یدیہ فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یاکل وامر القوم ان یاکلوا وامسک الاعرابی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تاکل قال انی اصوم ثلثۃ ایام من کل شھر قال ان کنت صائما فصم الغر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش بھونکر لایا اور کہا آپ نی ہاتھ روک لیا اور نہ کہا یا اور لوگون کو حکم دیا کہا نیکا اوس گنوار نے نہی کہا یا آپنے فرمایا تو کیون نہین کہتا وہ بولا مین تین روز سے رکھتا ہون آپنے فرمایا اگر تو ہر مہینے مین روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتون مین رکھا کر یعنی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ کو **ف** اسحدیث سے خرگوش کی حلت ثابت ہوئی اور آپنے نہ کہا یا ہوجہ اسکے کہ آپ کو بھاتا نہ ہوگا جیسی گوہ کا گوشت آپنے نہین کہا یا مگر جب اوروں کو اجازت دی کہانی کی تو معلوم ہوا کہ حلال ہے **عن** ابن الحکم بکیۃ قال قال عمر رض من حاضرنا یوم القاحۃ قال قال ابو ذر انا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رنب فقال الرجل الذی جاء بھا انی رایتھا تدمی فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یاکل ثم رآنہ قال کلوا فقال رجل انی صائم قال وما صومک قال من کل شھر ثلثۃ ایام قال فانت من البیض الغر ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ ترجمہ ابن حکیمہ سے روایت ہے حضرت عمر رض نی پوچھا کون شخص ہمارے ساتھ تھا قاحہ کے روز (جو ایکمقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) ابو ذر نی کہا مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش لایا وہ جو لیکر آیا تھا بولا مین نے دیکھا اسکو حیض آتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہین کہا یا اور لوگون سے کہا کہا وہ ایکشخص بولا مین روزے سے ہون آپنے فرمایا تیرہوین چودھوین پندرھوین تاریخ سفید روشن راتون مین کیون نہین کہتا **عن** انس یقول انجحنا ارنبا بمر الظھران فاخذتھا فجئت بھا الی ابی طلحۃ فذبحھا فعنی بفخذیھا وورکیھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ ترجمہ انس سے روایت ہے مرالظہران مین (جو ایکسی ایک منزل پر ایک مقام ہے) مینے ایک خرگوش کو پھیرا پھر اوسکو پکڑا اور ابو طلحہ کے پاس لیکر آیا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکی رانین اور کہٹنی میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجی آپنے قبول کیا **عن** ابن صفوان قال اصبت ارنبین فلم اجد ما اذکیھما بہ فذکیتھما بمروۃ فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فامرنی باکلھا

ترجمہ ابن صفوان نے کہا ہمیں سفیان نے دو خرگوش بکری سے بھروں کے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو پتھر سے ذبح کیا بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا کہا اونکو **الضَّبُّ** گوہ کا بیان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کو اور آپ منبر پر تھے آپنے فرمایا نہ میں اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا اُحَرِّمُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ گوہ کے باب مین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ فَاَهْوٰى خَالِدٌ اِلَى الضَّبِّ فَاَكَلَ مِنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ آیا بھونا ہوا آپ کے نزدیک لایا گیا آپنے ہاتھ بڑہایا اوسکیطرف جو لوگ موجود تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپنے ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن میری قوم کی بستی مین نہین ہوتا تو مجکو اوس سے نفرت معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے ہاتھ بڑہایا اور کہا یا اور رسول اللہ صلعم دیکھ رہے تھے **عَنْ** خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يُعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اَلَا تُخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْكُلُ فَاَخْبَرْنَهٗ اَنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهٗ قَالَ خَالِدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طَعَامٌ لَيْسَ فِيْ اَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ اِلَيَّ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوسکی خالہ میمونہ بنت حارث پاس گئے وہان گوہ کا گوشت آپ کے سامنے کہا گیا آپ کوئی چیز نہ کہاتے جبتک معلوم نہ کرلیتے کہ کیا ہے بعضی عورتون نے کہا آپ کو خبر کردو جو آپ کہاوین گے پھر اونہون نے کہدیا یہ گوشت گوہ کا ہے آپنے چھوڑ دیا اور نہ کہا یا اوسکو خالد نے کہا مین نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن یہ گوشت میری ملک مین نہین ہوتا تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر مینے وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا یا اور آپ دیکھ رہے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَتْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِطًا وَسَمْنًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْاَضُبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس نے کہا میری خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حصہ بھیجا پنیر اور گھی اور گوہ آپ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ نہ کھائی کراہت سے لیکن آپکے دسترخوان پر اوسکو کہایا اگر گوہ حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کہایا جاتا اور نہ آپ حکم کرتے کہانیکا **عَنِ**

ابن عباس انہ سئل عن اکل الضباب فقال اھدت امۃ من حفید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا وقطا وضبا فاکل من السمن والاقط وترک الضباب تقذرا لھن فلو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا امر باکلھن ترجمہ ابن عباس سی پوچھا گوہ کھانا کیسا ہی اونہون نی کہا ہدیہ حفیدنی رسول اللہ صلعم کو گھی اور پنیر اور گوہ بھیجا آپنی گھی اور پنیر کھایا اور گوہ کو چھوڑ دیا نفرت سے اگر حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کیسے کھایا جاتا اور آپ حکم کیون کرتے اور دنکو کھانیکا عن ثابت بن یزید الانصاری قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا منزلا فاصاب الناس ضبابا فاخذت ضبا فشویتہ ثم اتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ عودا یعد بہ اصابعہ ثم قال ان امۃ من بنی اسرائیل مسخت دوابا فی الارض واننی لا ادری ای الدواب ھی قلت یا رسول اللہ ان الناس قد اکلوا منھا قال فامر باکلھا واکلھی ترجمہ ثابت بن یزید انصاری سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلعم کی ساتھ تھے سفر مین اکمنزل مین اترے لوگون نے گوہ پکڑی مینی ایک گوہ لیکر بھونا اور رسول اللہ صلعم پاس لایا آپنے ایک لکڑ جسی اوسکی انگلیان گننا شروع کین اور فرمایا کہ بنی اسرائیل مین سی کچھ لوگون کیصورت اللہ نی مسخ کردی (یعنی انسان سے حیوان بنا دیا) زمین کے جانور ہوگئی مگر مین نہین جانتا وہ کون سی جانور ہین مین نے کہا یارسول اللہ لوگ تو کہا گئی اسکو آپنے حکم دیا اوسکو کھانے کا اور نہ منع کیا اوس سے عن ثابت بن ودیعۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضبیت فجعل ینظر الیہ ویقلبہ وقال ان امۃ مسخت لا یدری ما فعلت وانی لا ادری لعل ھذا منھا ترجمہ ثابت بن ودیعہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ لیکر آیا آپ اوسکو اولٹ پلٹ کر دیکھنے لگی اور فرمایا ایک امت مسخ ہوگئی تھی معلوم نہین اونسی کیا کیا تہا مین نہین جانتا شاید یہ اوسی امت مین سی ہو عن ثابت بن ودیعۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بضبیت فقال ان امۃ مسخت واللہ اعلم ترجمہ ثابت بن ودیعہ سی روایت ہے ایکشخص رسول اللہ صلعم پاس گوہ لایا آپنے فرمایا ایک امت ہی جو مسخ ہوگئی اور اللہ خوب جانتا ہی (کہ وہ گوہ ہوگئی یا اور کوئی جانور)

الضبع (بجو کا بیان جسکو فارسی مین کفتار کہتے ہین) عن ابن ابی عمار قال سألت جابر بن عبد اللہ عن الضبع قامرنی باکلھا قلت اصیدہ ھی قال نعم قلت اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سی روایت ہی مینی جابر بن عبد اللہ سی پوچھا بجو کو اونہون نی حکم دیا اوسکی کھانے کا مین نی کہا وہ شکار کرتا ہی اونہون نی کہا ہان مینی کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی اونہون نی کہا ہان (شافعی اور احمد کا بھی قول ہے اور ابو حنیفہ کی نزدیک حرام ہی)

باب نہی عن اکل السباع (درندون کی حرمت کا بیان) عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہر دانت والے درندی کا کھانا حرام ہی (جو دانت سی شکار کرتا ہی جیسے شیر بہیڑیا چیتا بلی وغیرہ) عن ابی ثعلبۃ الخشنی انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل کل ذی ناب من السباع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے

منع کیا ہر دانت والی درندہ کو کہانے سے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِنَهْبِيٍّ وَلَا يَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ وَلَا يَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسیکا مال لوٹنا اور نہ دانت والے درندہ کا کہانا اور نہ مجثمہ (یعنی وہ جانور جسکو نشانہ بناوین تیرون یا گولیون کا اور اوسکو مارین یہانتک کہ مرجاوے) اَلْاِذْنُ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ گھوڑیکا گوشت کہانی کی اجازت عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى وَذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن منع کیا گدہون کا گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کی گوشت کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھلایا گھوڑون کا گوشت اور منع کیا گدہون کی گوشت سے خیبر کے روز جدید دوسری روایت مین ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ترجمہ جابر رض سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر رض نے کہا ہم گھوڑون کی گوشت کہاتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ گھوڑی کا گوشت حرام ہے عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ ترجمہ خالد بن الولید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال نہین ہے گھوڑیکا اور خچرون اور گدہونکا گوشت کہانا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھوڑون اور خچرون اور گدہون اور دانت والی درندونکا گوشت کہانے سے عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالُ قَالَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہم گھوڑون کی گوشت کہاتی تھی عطاء نے کہا خچرون کی اونہون نے کہا نہین اکثر علماء اسی طرف ہین کہ گھوڑیکا گوشت کہانا درست ہے تَحْرِيْمُ كُلِّ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے اور جنگل کا گدہا جسی گورخر کہتے ہین درست ہے عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ترجمہ امام محمد باقر رض سے روایت ہے حضرت علی رض نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا متعہ کے نکاح سے اور بستی کی گدہونکی گوشت سے خیبر کے روز عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز عورتون کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدہون کے گوشت سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہونکے گوشت سے خیبر کے دن عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ ترجمہ

ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے اوسمین خیبر کا ذکر نہین عن البراء قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن
لحوم الحمر الانسية نضيجا ونيئا ترجمہ براسے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کی گدہونکے
گوشت سے پکا ہوا یا کچا عن عبد الله بن ابي اوفى قال اصبنا يوم خيبر حمرا خارجا من القرية فطبخناها فنادى منادي النبي
صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حرم لحوم الحمر فاكفئوا القدور فاكفيناها
ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم خیبر کے دن گدہی پکڑی جو گانون سے نکلی تھے پھر اونکا گوشت پکنے کو چڑہایا اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے گدہون کا گوشت کو تو اندہا دو دیگون کو ہم نے اوندہا دیا دیگونکو (اور گوشت پہینک دیا) عن
انس قال صبح رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر وخرجوا الينا ومعهم المساحي فلما راونا قالوا محمد والخميس
ورجعوا الى الحصن يسعون فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال الله اكبر الله اكبر خربت
خيبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فاصبنا منها حمرا فطبخناها فنادى منادي النبي
صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر فانها رجس ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے پہونچی خیبر کے دن اور خیبر والے (یہودی) اپنی کہیتی کے ہتیار لیکر باہر نکلے جب ہمکو
دیکہا تو کہنے لگی محمد ہین اور لشکر اور سب دوڑتی ہوی قلعہ مین چلگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اٹہائے
اور فرمایا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوگیا خیبر ہم جب کسی قوم کے قریب اترین تو بری ہوتی ہے صبح اون لوگون کی (یعنی وہ
مارے جاتے ہین خراب ہوتی ہین یہ آپکا معجزہ تہا پھر ایسا ہی ہوا خیبر فتح ہوگیا اور یہودی خیبر والے کہہ ہار گئی کچہ بہاگ نکلی انس
نے کہا اوسمان ہم نے گدہی پکڑی اور اونکو پکایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی نے آواز دی کہ اللہ اور اوسکا رسول تمکو
منع کرتا ہے گدہا ہونکر گوشت سے وہ پلید ہے عن ابي ثعلبة الخشني انهم غزوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر و
الناس مجاعة فوجدوا فيها حمرا من حمر الانس فذبح الناس منها فحدثت بذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فامر عبد الرحمن بن عوف فاذن في الناس الا ان لحوم الحمر الانس لا تحل لمن يشهد ان رسول الله ترجمہ
ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے لوگ جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خیبر کیطرف اور وہ بہوکے تہے تو اونہون نے چند گدہی پائی
بستی کے اوسکو ذبح کیا پھر یہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا گیا آپنے عبد الرحمن بن عوف کو حکم دیا انہون نے پکار دیا کہ بستی کے
گدہونکا گوشت حلال نہین اوس شخص کے لیے جو مجہکو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) رسول جانتا ہے عن ابي ثعلبة
الخشني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل كل ذي ناب من السباع وعن لحوم الحمر الاهلية ترجمہ
ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والی درندی کے کہانیسے اور بستی کے گدہونکے گوشت سے باب
اباحة اكل لحوم الحمر الوحش وحشي گدہا یعنی گورخر کہانیکی اجازت عن جابر قال اكلنا يوم خيبر لحوم الخيل والوحش
ونهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمار ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے ہمنے خیبر کے دن گہوڑے اور گورخر کا گوشت کہایا اور منع

باب

کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہدیا سی عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ بِبَعْضِ رَوْحَاءَ أَوْ بِالرَّوْحَاءِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَيُوشِكُ
صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ شَأْنُكُمْ هَذَا الْحِمَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ ترجمہ عمیر بن سلمہ ضمیری سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ جارہے
تھے روحا کی پتھروں مین (روحا ایک مقام ہی مدینہ سے تین یا چالیس میل پر) اور ہم سب احرام باندہی تھی حج کا اتنی مین ایک گورخر دکہلائی
دیا جو زخمی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہوڑ دو اوسکو اوسکا مالک (یعنی جنسی اوسکو شکار کیا ہی) آتا ہوگا پھر ایک شخص
آیا بہز (ایک قبیلہ ہی) مین سی اور بولا یا رسول اللہ یہ گورخر آپ ہی لیجئی رسول اللہ صلعم نے حضرت ابوبکر رض کو حکم کیا اوسکا گوشت
سب لوگونکو بانٹ دین عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَابَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَأَتَى بِهِ أَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ حَلَالٌ فَأَكَلُوا
مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ وَقَالَ قَدْ خَشِينَا فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ
مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبُوا إِلَيْهِ فَأَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ابوقتادہ نے ایک گورخر شکار کیا سب لوگ احرام
باندہی تھی لیکن ابوقتادہ نے احرام نہین باندہا تہا وہ اوسکو اپنی ساتہیون کی پاس لائی اونہون نے کہا یا پھر ایک نے دوسری سی کہا رسول اللہ
صلعم سی بیان کرنا چاہیئی آپ سی پوچھا آپنے فرمایا تم نے اچہا کیا (کیونکہ احرام والونکو بے احرام والی کا شکار کہانا درست ہی) اور کچہ باقی
ہی تمہاری پاس اوسکا گوشت ہمنی کہا ہان آپنی فرمایا وہ ہم کو دو ہدیہ پھیرہ لیکر آئی آپنی اوس مین سی کہایا اور آپ احرام باندہی تھی باب اباحۃ
أكل لحوم الدجاج مرغی کا گوشت کہانیکی اجازت عَنْ زَهْدَمٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أُتِيَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا
شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤْتَمَّ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ زہدم سی روایت ہی ابوموسی پاس ایک مرغی آئی (پکی ہوئی) ایک شخص اوسکو
دیکھکر کنارہی ہوگیا ابوموسی نی کہا کیون وہ بولا مین نی اسکو نجاست کہاتی دیکہا تو مجھکو کراہت معلوم ہوئی مینی قسم کہالی کہ اب اسکو نہ کہاؤنگا
گا ابوموسی نی کہا نزدیک آ اور کہا مینی رسول اللہ صلعم کو دیکہا اسکو کہاتی ہوئی اور حکم کیا اوسکو اپنی قسم کا کفارہ دیوی عَنْ
زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ
كَأَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ ترجمہ زہدم جرمی
سی روایت ہی ہم ابوموسی کی پاس تہے اتنی مین اونکا کہانا آیا اوسمین مرغی کا گوشت تہا تو ایک شخص بنی تیم اللہ کا (جو ایک قبیلہ ہی
سرخرنگ جیسی غلام (یعنی اور ملک کا رہنیوالا جیسے ترک ایران وغیرہ جو سرخرنگ ہوتے ہین) نزدیک نہ آیا ابوموسی نے کہا نزدیک آ
اسلیئے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہاتی دیکہا ہی (مرغی گو نجاست بہی کہاتی ہے مگر دوسری پاک چیزین بہی کہاتی
ہی تو اوسکا گوشت درست ہی البتہ جو مرغی نری نجاست ہی کہاوے اوسکی کہانیمین اختلاف ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ترجمہ

عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز ہر نجیلی پرندی سے یعنی جو پنجہ سے شکار کرے اور ہر درندہ کے دندانہ سے اور ہر غنی تو شکار نہیں کرتی پنجہ سے تو درست ٹھہری **اِبَاحَۃُ اَکْلِ الضَّفَادِعِ فِیْ جَرَّتِیْنِ** گوشت کھانیکی اجازت **عَنْ** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من انسان قتل عصفورا فما فوقها بغیر حقها الا سأله الله عز وجل عنها قیل یا رسول الله وما حقها قال یذبحها فیاکلها ولا یقطع رأسها فیرمی بها ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی ایک چڑیا یا اوس سے بڑا جانور ناحق مارے قیامت کے روز اللہ اس سے پرسش کریگا کہ تو نے ناحق جان کیوں لی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپنے فرمایا حق یہ ہے کہ اسکے نام پر اوسکو ذبح کرے اور کھاوے اور اوسکا سر کاٹکر نہ پھینکے **بَابُ مَیْتَۃِ الْبَحْرِ** دریا کے جانور مکا بیان **عَنْ** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ماء البحر ھو الطھور ماؤہ والحل میتتہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اوسکا مردہ حلال ہے **ف** یعنی جو جانور دریا سے پکڑا جاوے مردہ اوکو اسلیے کہا کہ بغیر ذبح کی درست ہے **عَنْ** جابر بن عبداللہ قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم ثلثمائۃ نخفر زادنا علی قاتلنا نفتی زادنا حتی کان یکون للرجل منا کل یوم تمرۃ فقیل لہ یا ابا عبداللہ وما تغنی التمرۃ من الرجل قال لقد وجدنا فقدناھا حین فقدناھا فاتینا البحر فاذا ھو بحوت قذفہ البحر فاکلنا منہ ثمانیۃ عشر یوما ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم تین سو آدمیونکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا (جہاد کو) اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تھا (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہوگیا یہانتک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو ہر روز ایک کھجور ملتی لوگون نے کہا ای ابا عبداللہ (جابر کی کنیت ہے) ایک کھجور میں آدمی کا کیا ہوتا ہوگا جابر نے کہا جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے اتنی طاقت جاتی تھی) پھر ہم سمندر کے پاس آئے وہان ایک مچھلی ملی جسکو دریا نے پھینک دیا تھا (کنارے پر) اوس میں سے ہم اٹھارہ روز تک کھاتے رہے) **عَنْ** عمرو قال سمعت جابرا یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثمائۃ راکب نعیر نا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر قریش فاقمنا بالساحل فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط قال فالقی لنا البحر دابۃ یقال لھا العنبر فاکلنا منہ نصف شھر وادھنا من ودکہ فثابت اجسامنا واخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ فنصر الی اطول جمل واطول رجل فی الجیش فمر تحتہ ثم جاءوا بمزادتین من ودکہ ثم جاءوا بمزرجل ثلث جزائر ثم جاءوا بمزرجل ثلث جزائر فنصبھم ابو عبیدۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم تین سو سوار رنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو سردار بنا کر قریش کے قافلہ لوٹنے کو تو ہم سمندر کے کنارہ پر پہنچے (قافلہ کی انتظار میں) اور بھوک ایسی ہوئی کہ آخر پتے چاننے لگی تنے میں دریا نے ایک جانور کنارہ پر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں اوسکو ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بجائے تیل کے لگایا کیے یہانتک کہ ہمارے بدن پھر موٹے تازے ہوگئے (جو بھوک سے ناتوان ہوگئے تھے) ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے لمبے شخص کو اوپر سوار کیا وہ اوسکی تلی سے نکل گیا پھر لوگون کو بھوک ہوئی تو ایک شخص نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین اور کاٹے پھر بھوک ہوئی

تو مین اور کاٹے پھر ابوعبیدہ نے منع کیا اس خیال سے کہ سواریان نہ ہنکے **قال** سفیان قال ابو الزبیر عن جابر فاتانا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ھل معکم منہ شئی قال فاخرجنا من عیبتہ کذا وکذا قلۃ من ودک وترک فی جماجم عینہ
اربعۃ نفر کما مع ابو عبیدۃ جراب فیہ تمر وکان یعطینا القبضۃ ثم صار الی التمرۃ فلما فقدناھا وجدنا فقدھا فی تمرھم

سفیان نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے ابو الزبیر نے جابر سے سنا ہم نے اوسکی آنکھون سے چربی کا ایک ٹیہر نکالا اور اوسکی کیون مین یعنی
آنکھ کے حلقون مین چار آدمی اوتر گئے۔ ابو عبیدہ پاس ایک تہیلا تہا کھجور کا وہ ہم کو ایک ایک مٹھی دیتے پھر ایک ایک کھجور دیتے نگے جب وہ
بھی ملے تو ہمکو معلوم ہوا اوسکا نہ ملنا یعنی نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اسلیے کہ ایک ہی کھجور روز غنیمت تہی کھجور تو تسکین ہوتی تہی **عن**
جابر قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ فی سریۃ فقدر زادنا فمر تا بحوت اللہ قد قذف بہ البحر فاردنا
ان ناکل منہ فھنانا ابو عبیدۃ ثم قال نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ کلوا فاکلنا منہ
ایاما فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ فقال ان کان بقی معکم شئی فابعثوا بہ الینا

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ ایک ٹکڑی مین بہیجا ہمارا توشہ ختم ہوگیا تو ہم کو ایک مچھلی ملی جسکو دریا نے
کنارے پر ڈالدیا تہا ہم نے قصد کیا اوسمین سے کہانے کا ابو عبیدہ نے منع کیا پھر کہا ہم اللہ کے رسول کے بہیجے ہوئے ہین اور اوس کے
راہ مین نکلے ہین کہاؤ تو ہم کتنی دنون تک اوسمین سے کہاتے رہے جب رسول اللہ صلعم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اگر اوس مین
سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بہیجدو **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ وھم ثلثمائۃ و
بضعۃ عشر وزودنا جرابا من تمر فاعطانا تمرۃ تمرۃ حتی انا کنا نمصھا کما یمص الصبی ونشرب علیھا الماء فکفتنا یومنا
الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبلہ بالماء فنا کلہ قال فانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ بہیجا اور ہم تین سو دس کے کچھ آدمی
تھے اور ایک تہیلا کہجور کا ساتھ کردیا (کیونکہ اُنکو خیال تہا کہ جلد لوٹینگے) ابو عبیدہ نے اوس مین سے ایک ایک مٹھی ہمکو دی جب وہ تمام
ہونے لگا تو ایک ایک کہجور بانٹی ہم اوسکو اسطرح چوستے تہے جیسے لڑکا چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتے جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو قدر معلوم ہوئی
اوسکی آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ اپنی کمانون سے پتے جہاڑتے (درخت کی) پھر اوسکو پہانک کر اوپر سے پانی پی لیتے اسیوجہ سے اس لشکر کا
نام جیش الخبط (یعنی پتون کا لشکر) ہوگیا جب ہم سمندر کے کنارے پہونچی تو وہان ایک جانور پایا جو ایک ٹیلی کیطرح پڑا تہا جسکو عنبر کہتے ہین

م رسول اللہ صلعم نے اسمیں سے کہانے کا ارشاد فرمایا تمہارے پاس اسکا کچھ گوشت باقی ہے جلد بہیجدو

ابو عبید نے کہا یہ مرد ار ہی اسکو مت کہا ؤ پھر کہنے لگی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے اور اسد کی راہ مین نکلا ہی اور ہم ہوگ سے بیقرار ہین (ایسی قت مین تو مردار بھی درست ہے) کہا ؤ اللہ کا نام لیکر پھر ہمنے کہا یا اوس مین سے اور کچھ گوشت اوسکا پکا کر سکھا لیا (راہ مین کہا نیکے لیے) اوسکی آنکھون کی حلقے مین تیرہ آدمی سما گئے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو آپنے پوچھا تم نے دیر کیون لگا ئی ہم نی کہا ہم قریش کے قافلو کو ڈہونڈہتے تھے اور ہمنی ذکر کیا آپنے اوس جانور کا آپنی فرمایا وہ رزق تہا اللہ کا جو اوس نی تم کو دیا کیا تمھارے پاس کچھ باقی ہی ہم نے کہا ہان **الضفدع** مینڈک کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا ذکر ضفدعا فی دواء عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنهى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سی روایت ہی ایک حکیم نے رسول اللہ صلعم سی پوچھا مینڈک کو دوا مین ڈالون آپنی منع کیا اوسکی مار نیسی **الجراد** ٹیڈی کا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات فکنا ناکل الجراد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سی روایت ہی ہمنی جہجا کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات بار ہم ٹیڈیان کہاتی تہی **عن** ابی یعفور قال سألت عبد اللہ بن ابی اوفی عن قتل الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات نا کل الجراد ترجمہ ابو یعفور سی روایت ہی ہمنی عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا ٹیڈی کو انہونے کہا ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہا دکیے ہم ٹیڈیان کہاتی تہے **قتل النمل** چیونٹے کے مارنیکا بیان **عن** ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نملة قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریة النمل فاحرقت فاوحی اللہ عز وجل الیہ ان قرصتک نملة اهلکت امة من الامم تسبح ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا انہون نے حکم دیا سارا بل چیونٹیو نکا جلا دیا گیا تو اللہ نے وحی بہیجی اون کیطرف تجہی ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے ایک امت کو مار ڈالا جو ہا کی کرتے تہے اپنی رب کی **عن** الحسن ترک نبی من الانبیاء تحت شجرة فلدغته نملة فامر ببیتهن فحرق علیهن فاوحی اللہ الیہ فهلا نملة واحدة ترجمہ حسن سے روایت ہی ایک پیغمبر درخت کی تلی اتری اونکو ایک چیونٹی نے کاٹا انہون نے حکم دیا سارا گھر چیونٹیو نکا جلا دیا گیا تب اللہ نے اونکو وحی بہیجی کہ تو نے اوسی چیونٹی کو کیون نہین جلا دیا جس نے کاٹا تہا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد فانهن یسبحن ترجمہ ابو ہریرہ سے اوسی روایت ہی اتنا زیادہ ہی کہ چیونٹیان تسبیح کرتی ہین **عن** ابی هریرة نحوه ولم یرفعه ترجمہ ابو ہریرہ سی موقوفاً ایسی ہی روایت ہی **اخر کتاب الصید والذبائح** تمام ہوئی کتاب شکار اور ذبیحون کے **کتاب الضحایا** کتاب قربانیون کی **عن** ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای هلال ذی الحجة فاراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ حتی یضحی ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکہے اور قربانی کرنا چاہی تو اپنی بال اور ناخون نلیوے یہانتک کہ قربانی کرے **عن** ام سلمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان یضحی فلا یاخذ من اظفارہ ولا یحلق شیئا من شعرہ فی عشر الاول من ذی الحجة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخون نہ کترے اور بال نہ منڈوا دی ذیحجہ کے دسویں تاریخ تک پھر دسویں تاریخ کو قربانی کے بعد
حجامت بنا وے **عن** سعید بن المسیب قال من اراد ان یضحی فدخلت ایام العشر فلا یاخذ من شعرہ ولا اظفارہ
فذکرتہ لعکرمۃ فقال لا یعتزل النساء والطیب ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذیحجہ کے دن
آجاویں تو بال اور ناخون نہ لیوے عثمان نے کہا میں نے یہ عکرمہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اور عورتوں سے جدا رہے اور خوشبو بھی نہ
لگاوے **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر فاراد احدکم ان یضحی فلا یمس
من شعرہ وبشرہ شیئا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا پہلا دہا شروع ہو جاوے
پھر تم میں سے کسی کا قصد ہو قربانی کرنیکا تو اپنے بالوں اور ناخونوں کو نہ چھوے (یعنی نہ کترا دے) یہ ممانعت جمہور علما کے نزدیک تنزیہی
ہے (زرقانی) **باب** من لم یجد الا اضحیۃ جس شخص کو قربانی کا مقدور نہ ہو **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل امرت بیوم الاضحی عیدا جعلہ اللہ عز وجل لہذہ الامۃ قال
الرجل ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بہا قال لا ولکن تاخذ من شعرک وتقلم اظفارک وتقص
شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام اضحیتک عند اللہ عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے مجھے حکم ہوا ذیحجہ کی دسویں تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالی نے اس امت
کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اسکو قربانی کروں
آپنے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اسکو بھی کاٹ ڈالیگا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخون کتر اور مونچھ
کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈ بس یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک **ذبح** الامام اضحیتہ بالمصلی امام
اپنی قربانی عیدگاہ میں کرے **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یذبح او ینحر بالمصلی
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے تھے عیدگاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی
برچھے مارنا اونٹ کا ہے) **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر یوم الاضحی بالمدینۃ قال وقد
کان اذا لم ینحر یذبح بالمصلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینے میں اور جب نحر نہیں
کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ میں **ذبح الناس** بالمصلی عیدگاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا **عن** جندب بن
سفیان قال شہدت الاضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما قضی الصلوۃ رای غنما قد ذبحت
فقال من ذبح قبل الصلوۃ فلیذبح شاۃ مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم اللہ عز وجل ترجمہ جندب
بن سفیان سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا بقرہ عید میں آپنے نماز پڑھائی لوگوں کو عید کی جب نماز سے فارغ
ہوئے تو بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں آپنے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے (کیونکہ
نماز سے پہلی قربانی درست نہیں) اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا ابھی تک وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر **مما یہدی** عنہ

من الاضاحی جن جانورون کی قربانی منع ہی انکا بیان **العوراء** کانی جسکی آنکھ اندھی ہو **عن ابی الضحاک** عبید بن فیروز بن فیروز مولی تہا بنی شیبان کا میں نے **البراء** عازب سے کہا بیان کر مجھ سے اون قربانیون کو جن سے منع کیا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپ کھڑے ہوئے (اور اسطرح اشارہ کیا براء نے اشارہ کرکے بتلایا اور کہا) میرا ہاتھ آپکے ہاتھ سے چھوٹا ہی آپنے فرمایا چار طرح کے جانور درست نہین قربانی کے لیے ایک تو کانا جسکا کانا پن صاف معلوم ہو دوسری بیمار جسکی بیماری صاف روشن ہو تیسری لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو چوتھی ناتوان (دبلا) جسکی ہڈیون مین گودا نہ رہا ہو میں نے کہا مجھے تو وہ جانور بہی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے لیے) جسکی سینگ ٹوٹے ہون یا دانت ٹوٹے ہون آپنے فرمایا جو جانور تجھے برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دے اور جو پسند ہو اوسکی قربانی کر مگر دوسری کو منع مت کرا (اوسکی لینے سے) **العرجاء** لنگڑی **عن عبید بن فیروز** قال قلت **للبراء بن عازب** حدثنی ما کرہ او نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہکذا بیدہ ویدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ لا یجزین فی الاضاحی العوراء البین عورہا والمریضۃ البین مرضہا والعرجاء البین ضلعہا والکسیرۃ التی لا تنقی قال فانی اکرہ ان یکون نقص فی القرن والاذن قال ما کرہت منہ فدعہ ولا تحرمہ علی احد ترجمہ ابو الضحاک سے روایت ہی جسکا نام عبید فیروز تہا اور وہ مولی تہا بنی شیبان کا میں نے براء عازب سے کہا بیان کر مجھ سے اون قربانیون کو جن سے منع کیا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپ کھڑے ہوئے (اور اسطرح اشارہ کیا براء نے اشارہ کرکے بتلایا اور کہا) میرا ہاتھ آپکے ہاتھ سے چھوٹا ہی آپنے فرمایا چار طرح کے جانور درست نہین قربانی کے لیے ایک تو کانا جسکا کانا پن صاف معلوم ہو دوسری بیمار جسکی بیماری صاف روشن ہو تیسری لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو چوتھی ناتوان (دبلا) جسکی ہڈیون مین گودا نہ رہا ہو میں نے کہا مجھے تو وہ جانور بہی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے لیے) جسکی سینگ ٹوٹے ہون یا دانت ٹوٹے ہون آپنے فرمایا جو جانور تجھے برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دے اور جو پسند ہو اوسکی قربانی کر مگر دوسری کو منع مت کرا (اوسکی لینے سے) **العرجاء** لنگڑی **عن عبید بن فیروز** قال قلت **للبراء بن عازب** حدثنی ما کرہ او نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہکذا بیدہ ویدی اقصر من ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ لا یجزین فی الاضاحی العوراء البین عورہا والمریضۃ البین مرضہا والعرجاء البین ضلعہا والکسیرۃ التی لا تنقی قال فانی اکرہ ان یکون نقص فی القرن والاذن قال ما کرہت منہ فدعہ ولا تحرمہ علی احد ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہی کہ براء نے کہا مجھے تو وہ جانور بہی برا معلوم ہوتا ہی جسکی سینگ یا کان مین نقص ہو **العجفاء** دبلی **عن البراء بن عازب** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشار باصابعہ واصابعی اقصر من اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بہا باصبعہ قال لا یجوز من الضحایا العوراء البین عورہا والعرجاء البین عرجہا والمریضۃ البین مرضہا والعجفاء التی لا تنقی ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے اپنی اونگلیون سے بتلایا اور میری اونگلیان آپکی اونگلیون سے چھوٹی ہین آپنے فرمایا قربانی مین چار جانور درست نہین پھر بیان کیا اونہی چار ونکو جو اوپر بیان ہوے **المقابلۃ** وہو ما قطع طرف اذنہا وہ جانور جسکا سامنے سے کان کٹا ہو **عن علی** رض قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا بتناء ولا خرقاء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کے جانور مین کہ یہ دونون صحیح اور سالم ہون) اور منع کیا ہم کو مقابلہ سے (جسکا کان سامنے سے کٹا ہو) اور مدابرہ سے (جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو) اور بتراء سے (جسکی دم کٹی ہو) اور خرقاء سے

جسکی کان مین گول سوراخ ہو) **المدابرۃ** مدابرہ کا بیان **عن علی** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے کہ قربانی کرین ہم آنکھ اور کان سے یعنی کانی ہے اور شرقا سے (جسکی کان چری ہوں) اور بترا کا ذکر نہیں ہے **الخرقاء** وھی التی خرقت اذنھا خرقا کا بیان جسکی کان مین سوراخ ہو **عن علی** بن ابی طالب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نضحی بمقابلۃ او مدابرۃ او شرقاء او خرقاء او جدعاء ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا اور جدعا (جسکی کان کٹی ہوں) کی قربانی سے **الشرقاء** شرقا کا بیان وھی مشقوقۃ الاذن جسکی کان چری ہوں **عن علی** بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ولا عوراء ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کیجاوے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا اور عوراء اسکے معنے اوپر گزر چکے **عن علی** یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم کو آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کی جانور مین) **العضباء** عضبا کا بیان جسکا سینگ ٹوٹا ہو **عن جریر** بن کلیب قال سمعت علیا یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی بعضب القرن قد کرت ذلک لسعید بن المسیب فقال نعم لا عضب النصف فاکثر من ذلک ترجمہ جریر بن کلیب سے روایت ہے کہ مین نے حضرت علیؓ سے سنا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سے اوس جانور کے جسکا سینگ ٹوٹا ہو پھر مین نے سعید بن المسیب سے بیان کیا انہون نے کہا ہان جب آدھا یا آدھی سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو (تو درست نہین اور اس سے کم ہو تو درست ہے) **المسنۃ والجذعۃ** مسنہ اور جذعہ کا بیان **ف** مسنہ وہ جانور جسکا سن قربانی کے لائق ہو گیا ہو وہ اونٹ مین پانچ برس مین جو چھٹی مین لگا ہو اور گائے بیل مین دو برس جو تیسری مین لگا ہو اور بھیڑ بکری مین ایک برس جو دوسرے مین لگے ہو اور جذعہ جسکا سن اس سے کم ہو **عن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کرو مگر مسنہ کی البتہ جب تم پر مسنہ کی قربانی دشوار ہو تو بھیڑ مین سے جذعہ کرو **ف** یعنی وہ بھیڑ جسکو قریب ایکسال کے گزرا ہو مگر سال پورا نہ ہوا ہو بکری اس سن کی درست نہین بھیڑ درست ہے **عن عقبۃ** بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمھا علی صحابتہ فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بکریان دین صحابہ کو بانٹنے کی لیے پھر ایک بکری بچ رہی ایکسال کے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا تو اوسکو قربانی کر **عن عقبۃ** بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین اصحابہ ضحایا فصارت لی جذعۃ فقلت یا رسول اللہ صارت لی جذعۃ فقال ضح بھا

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو قربانیاں بانٹیں میرے حصے میں ایک جذعہ آیا میں نے کہا یا رسول اللہ میری حصے میں تو ایک جذعہ آیا آپنے فرمایا اسی کو قربانی کر **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا أَضَاحِيَّ فَأَصَابَنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے جذعہ سے **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ ترجمہ عاصم بن کلیب نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے کہا ہم سفر میں تھے کہ عید اضحی آگئی تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعہ دیکر ایک مسنہ خریدنے لگا۔ قربانی کے لیے ایک شخص کھڑا ہوا مزینہ (ایک قبیلہ ہے) میں سے وہ بولا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو بھی ان آیا پھر کوئی ہم میں سے دو یا تین جذعہ دیکر مسنہ لینے لگا آپنے فرمایا جذعہ بھی اوسیکام پر آسکتا ہے جسکام پر ثنی (یعنی مسنہ) آسکتا ہے **عَنْ** رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَةَ بِخَيْرٍ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو عید اضحی سے دو دن پہلے دو جذعہ دیکر ایک مسنہ لینے لگی (قربانی کے لیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذعہ بھی کافی ہے جہاں ثنی کافی ہے **الکبش** مینڈھے کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی (یعنی نر بھیڑوں کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھی (یعنی کالے اور سفید دونوں رنگ ملے ہوئے مگر سفیدی زیادہ یا نری سفید یا سفید سرخ یا سیاہ سرخ) **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھی سینگ دار تھے اون دونوں کو ذبح کیا اپنی ہاتھ سے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر اور اپنا پاؤں پہلو پر رکھا اون کے (ذبح کرتے وقت) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحًى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے دن پھر جھکے دو املح مینڈھوں کیطرف اور اون کو ذبح کیا (یہ روایت مختصر کی گئی ہے بڑی روایت سے) **عَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جَنْبِهِ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا ترجمہ ابوبکر ہی روایت ہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیا یوم النحر کو دو مینڈہو نکیطرف جو ملے تھے اور اونکو ذبح کیا پھر ایک مینڈی کیطرف گئی بکریون کے اور اونکو بانٹا ہم لوگون مین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ مَشَى فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ترجمہ ابوسعید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈہی سی جو سینگ دار تہا موٹا تازہ عمدہ چلتا تہا سیاہی مین کہاتا تہا سیاہی مین دیکہتا تہا سیاہی مین (یعنی اوسکی چارون ٹانگون اور پیٹ اور آنکہون کی گردی کالے تہے اور باقی سفید

بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا اونٹ کتنے آدمیون کیطرفسی قربانی مین کافی ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ ترجمہ زید بن ارقم سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے بانٹتے وقت ایک اونٹ کی برابر دس بکریون کو رکہتے تہے **ف** تو معلوم ہوا کہ ایک اونٹ قربانی مین دس آدمیونکیطرفسی کافی ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشَرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے سفر مین اتفاق سی بقرعید کا دن آیا تو اونٹ مین دس آدمی شریک ہوگئے اور گائی مین سات آدمی **بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ فِي الضَّحَايَا** قربانی مین گائی بیل کتنے آدمیونکیطرف سے کافی ہی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا ترجمہ جابر رضہ سی روایت ہی ہم تمتع کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تو گائی کاٹتے سات آدمیون کیطرف سے اور اوس مین شریک ہوجاتے **ذَبْحِ الْعَصِيرَةِ قَبْلَ الْإِمَامِ** امام سی پہلی قربانی کرنا **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي أَطْعَمْتُ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْدِ ذَبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہوئی عید اضحی کے دن تو فرمایا جو شخص ہمارے قبلے کیطرف منہ کرتا ہی اور ہماری سی نماز پڑہتا ہی اور ہماری سی قربانی کرتا ہی تو وہ قربانی نکرے جبتک نماز پڑہ لیوے یہ سنکر میرے ماموں (ابوبردہ بن نیار) کھڑی ہوئے اور کہا یا رسول اللہ مین نے جلدی قربانی کرلی اپنے گہر والون اور پڑوسیونکو کہلانے کو لیے آپنے فرمایا دوسری قربانی کر (کیونکہ وہ درست نہین ہوئی) ابوبردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہی (جو ابہی بالکیسال کا نہین ہوا) اور وہ میرے نزدیک بہتر ہی دو بکریون سی گوشت کے آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر یہ بہتر ہی تیری دو قربانیون مین اور پھر کسی کو تیری بعد جذعہ کرنا درست نہین **ف** قربانی نے کہا یہ حکم خاص تہا ابوبردہ کے لیے جیسے ایک گواہی خاص تہے خزیمہ سی اور بسیاہت ہوسی صحابہ کے لیے اور جذعہ بکری کا درست نہین قربانی مین اور کسیکو البتہ بہیڑ کا جذعہ درست ہی جیسی اوپر گزرا (زہری) **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا یا بقرعید کی روز نماز کی بعد تو فرمایا جس شخص نے ہماری ایسی نماز پڑھی پھر ہمارے ایسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اوسنے قربانی کی اور جس شخص نے قربانی کی نماز سے پہلی وہ گوشت کی بکری ہے (یعنے قربانی کا ثواب اوسکو نہیں ملیگا ویسا ہی جیسی گوشت کھانے کے لیی کسینی بکری کا ہے) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں نے تو قربانی کی نماز سے پہلے میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی آپ بھی کھایا اور اپنے گھر والون اور پڑوسیونکو کھلایا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ وہ میری نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے کیا درست ہوجاویگا قربانی کی لیی آپنے فرمایا ہان مگر تیری سوا اور کسی کے لیے درست نہ ہوگا عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ جِيرَانَهُ مِنْ حَاجَتِهِمْ كَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے بقرعید کے روز فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ پھر ذبح کری ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ یہ دن ہے جسمین ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور بیان کیا اپنی پڑوسیونکی محتاجی کا حال رسول اللہ نے اوسکو سچا سمجھا پھر وہ بولا میری پاس ایک جذعہ ہے جو گوشت کی دو بکریون سے مجھسے زیادہ پسند ہے آپنے اوسکو اجازت دی (ذبح کرنیکی قربانی کے لیے) میں نہین جانتا کہ یہ اجازت اورون کے لیی بھی تھی یا نہین بعد اوسکی آگئے وہ منیڈھون کیطرف اورون کو ذبح کیا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ قَالَ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنْ لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعَةً فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَ ترجمہ ابو بردہ بن نیار نے ذبح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی آپنے اوسکو حکم کیا پھر ذبح کرنیکا انہون نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذعہ ہے جو میری نزدیک دو بکرون سے بہتر ہے آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر عبید اللہ کی روایت مین ہے ابو بردہ نے کہا میرے پاس تو نہین سوا ایک جذعہ کے آپنے فرمایا ذبح کرا وسکو عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ صَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحًى ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلُّهُمْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى تُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے ہم نے بقرعید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ایک بار لوگون نے اپنی قربانیان کاٹ ڈالین نماز سے پہلے آپنے فرمایا جب اونکو دیکھا نماز سے پہلے اونہون نے ذبح کر ڈالا قربانیونکو جنہون نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جنہون نہین ذبح کیا وہ ذبح کری اللہ کے نام پر **باب اباحۃ الذبح بالمروۃ** دھار دار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت **عن محمد بن صفوان** ترجمہ محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور انکو چھری نہ ملی ذبح کرنیکو تو اونہون نے تیز پتھر سے ذبح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ مینے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نہ ملی تو مین نے تیز پتھر سے کاٹ کیا مین اونکو کہاون آپنے فرمایا کہا **عن زید بن ثابت** ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی ایک بھیڑیے نے دانت ماری بکری کو (تو وہ مرنے لگی) اوسکو ذبح کر دیا پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اوسکی کھانے کی **اباحۃ الذبح بالعود** تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت **عن عدی بن حاتم** ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مینے کہا یا رسول اللہ مین کتا چھوڑتا ہون پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھے ذبح کرنیکو کچھ نہین ملتا تو مین ذبح کر دیتا ہون تیز پتھر اور لکڑی سے آپنے فرمایا خون بہا دی جس سے چاہی اور اللہ کا نام لے **عن ابی سعید الخدری** ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا ایک انصاری کی اونٹنی چرا کرتی تھی احد پہاڑ کیطرف اوسکو کچھ عارضہ ہو گیا تو اوس نے نحر کر دیا کہونٹی سے ایوب نے کہا مین نے زید بن اسلم سے پوچھا لکڑی کی کہونٹی یا لوہے کی اونہون نے کہا لکڑی کی ۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے پوچھا آپ نے اجازت دی اوسکی کھانیکی **النہی عن الذبح بالظفر** ناخون سے ذبح کرنے کی ممانعت **عن رافع بن خدیج** ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز بہا دی خون کو اور اللہ کا نام لیا جاوی تو کہا اوسکو مگر دانت اور ناخون سے ذبح کرنا درست نہین **عن رافع بن خدیج** ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی مینے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملینگے اور ہمارے ساتھ چھری نہین ہی آپنے فرمایا جو چیز خون کو بہا دی اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کہا اوسکو جبتک دانت یا ناخون نہ ہو اور مین تمکو بتلاتا ہون

بیان کرتا ہون دانت تو ایک ہڈی ہی (حیوان کی تو اوس سے ذبح کیونکر جایز ہوگا) اور ناخون چھری ہی حبشیونکی (وہ ناخون نہین کترتے اور جانور ذبکو ویسی سی کاٹ لیتے ہین اور وہ کافر ہین تو اونکی مشابہت نہ کرنا چاہیے **الامر باعداد الشفرة** چھری کے تیز کرنیکا حکم (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** شداد بن اوس قال اثنتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ترجمہ شداد بن اوس ہی روایت ہی مین نے دو باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنکر یاد کین ہین آپنے فرمایا اللہ نے سب پر احسان فرض کیا ہی تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (کہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو یہہ نہین کہ تکلیف دی مکر مارو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور اپنی چھری تیز کرلو اور جانور کو آرام دو **باب** الرخصة في نحر ما يذبح وذبح ما ينحر اگر اونٹ کو ذبح کرین نحر کی جگہ اور دوسری جانورون کو نحر کرین ذبح کی جگہ تو کچھ حاجت نہین **عن** اسماء بنت ابي بكر قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكلنا ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سی روایت ہی ہم نے ایک گھوڑی کو نحر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پھر کھایا اوسکو **باب** ذكاة التي قد تتوحش فيها السبع او جان ورمین درندہ دانت مارے اوسکا ذبح کرنا **عن** رافع بن خديج ان ذئبا تردى في شاة فذبحوها بحجر فرخص النبي صلى الله عليه وسلم في اكلها ترجمہ رافع بن خدیج سی روایت ہی ایک بھیڑیے نے دانت مارا ایک بکری مین تو لوگون نے اوسکو ذبح کردیا پتھر سی آپنے اجازت دی اوسکے کھانیکی **ذكر** المذرية في البئر التي لا يوصل الى خلقها ایک جانور کنوے مین گر پڑی اور مرنے لگے تو اوسکو کیونکر حلال کرین **عن** ابي العشراء عن ابيه قال قلت يا رسول الله اما تكون الذكوة الا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها لاجزاك ترجمہ ابو العشراء اپنے باپ سے (مالک وارمی ہی) اونہی کہا یارسول اللہ کیا ذکوۃ حلق اور سینہ مین ضرور ہی آپنے فرمایا اگر تو جانور کے ران مین کونچا مارے تو بھی کافی ہے **ف** یعنی ضرورت کیوقت جب حلق یا سینے مین ذبح اور نحر ممکن نہ ہو تو جسطرح سے ہوسکے کرین **باب** ذكر المتفلتة التي لا يقدر على اخذها اگر ایک جانور بگڑ جاوی جسکو پکڑ نہ سکین **عن** رافع قال قلت يا رسول الله انا لاقو العدو غدا وليس معنا مدى قال ما انهر الدم وذكر اسم الله فكل ما خلا السن والظفر قال فاصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم نهبا فند بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال ان لهذه البهم اوابد كاوابد الوحش فما غلبكم منها فافعلوا به هكذا ترجمہ رافع سی روایت ہی مینی کہا یارسول اللہ ہم کل دشمن سی مقابلہ کرینگے اور ہمارے پاس چھری نہین آپنے فرمایا جس سی خون بہجاوی اور اللہ کا نام لیجاوے تو کھاؤ مگر ناخون اور دانت رافع نے کہا پھر رسول اللہ صلعم کو لوٹ ملی وسمین سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے تیر سی مارا وہ کھڑا رہ گیا آپنے فرمایا ان جانورون مین بھی وحشی ہوتے ہین جنکی جنگل کے جانور تو جو تم کو تمہارے (یعنی ہاتھ نہ آوی) اوسکی سانہہ ایسا ہی کرو **عن** رافع بن خديج قال قلت يا رسول الله انا لاقو العدو غدا وليس

معنا

مُدًى قَالَ أَنْهِرِ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نُهْبَةَ غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں اس کا سبب بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذکاۃ درست نہ ہوگی) دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے احسان فرض کیا ہے ہر چیز پر (یعنی سب رحم کرنا چاہیے) تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرلو جب ذبح کرنے لگو اور آرام دو جانور کو **بَابُ** حُسْنِ الذَّبْحِ اچھی طرح ذبح کرنا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس کی وہی روایت جس کا ترجمہ ابھی گزرا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ گزر چکا **وَضْعُ** الرِّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ قربانی کی جانور کے پہلو پر ذبح کرتے وقت پاؤں رکھنا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو کالی اور سفید تھے سینگ دار اور تکبیر کہی اور بسم اللہ کہی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا) اور میں نے دیکھا آپ کو ذبح کرتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اپنا پاؤں ان کی پہلو پر رکھے ہوئے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا تم نے حدیث انس سے سنی وہ بولے ہاں **تَسْمِيَةُ** اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ قربانی کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ فَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے وہی روایت جس کا ترجمہ ابھی گزرا **اَلتَّكْبِيرُ** عَلَيْهَا اللہ اکبر کہنا قربانی کا تھے وقت **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ذَبْحُ** الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ بِيَطْشَتِهِ

صفاحہما وینحرہما ویکرہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ذبح** الرجل غیرہ ایک آدمی دوسرے کی قربانے ذبح کرسکتا ہی **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر بعض بدنہ بیدہ ونحر بعضہا غیرہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے اپنی کچھ اونٹونکو اپنی ہاتھ سے نحر کیا اور باقی اونٹونکو اور شخص نے نحر کیا حضرت علی رضی **عن** ما یذبح وحشی جانور کو ذبح کرنا چاہیے اوسکو نحر کری تو درست ہی **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ ترجمہ اسما بنت ابی بکر سے روایت ہی ہمنی نحر کیا ایک گھوڑی کو رسول اللہ صلعم کے زمانی مین پھر کہایا اسکو۔ اسکی خلاف روایت کیا عبد بن سلیمان نے وہ روایت یہہ ہی **عن** اسماء قالت ذبحنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا ونحن فی المدینۃ فاکلنا ترجمہ اسما سے روایت ہی ہمنی ذبح کیا رسول اللہ صلعم کے زمانے مین اور ہم مدینہ مین تہی ایک گھوڑی کو پھر کہایا اوسکو (شاید ذبح سی وہی نحر مراد ہی واللہ اعلم) **من** ذبح لغیر اللہ عزوجل جو شخص ذبح کری سوا خدا کی اور کسی کے لیے **ف** ذبح کرنا یعنی خون بہانا ایک ایسا کام ہی جو خاص اللہ کے لیے چاہیے اگرچہ گوشت دوسری کامون مین صرف کیا جاوی جیسے چینی کے لیے یا مہمان کو کہلانے کو لیی پھر جو کوئی ذبح کری کسی اور کے لیی یعنی اوسکی بڑائی جتانے کا جیسے بادشاہونکی تعظیم کے لیی کہلگے (بہنیسی) کاٹتے ہین یا سید احمد کبیر کی بڑائی کیواسطے گائی کاٹتے ہین یا دوجالا شاہ کی تعظیم کو لیی مرغ کاٹتے ہین تو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کیوقت اللہ کا نام لیوی مگر یہ مسئلہ مختلف فیہی بعضونکا قول یہہ بھی ہے کہ جب ذبح کیوقت اللہ کا نام لیا تو وہ حلال ہے **عن** عامر بن واثلۃ قال سال رجل علیا ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک شیئا دون الناس فغضب علی حتی احمر وجہہ وقال ما کان یسر الی شیئا دون الناس غیر انہ حدثنی باربع کلمات وہو فی البیت فقال لعن اللہ من لعن والدہ لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من اوی محدثا ولعن اللہ من غیر منار الارض ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہی ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ صلعم پوشیدہ کچھ باتین بتلاتی تھی جو اورون سے نہین کہتے تہے یہہ سنکر حضرت علی کو غصہ آیا یہانتک کہ اونکا چہرہ سرخ ہوگیا (کیونکہ نبی کی شان نہین کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسری سے کچھ) اور کہا مجھ کوئی بات پوشیدہ نہین بتلاتے تھی جو لوگون سی نہ فرماتے ہون البتہ ایکبار مین اور آپ گہر کے اندر تہی تو اپنی چار باتین فرمائین ایک تو یہہ کہ لعنت کری اللہ اوسپر جو اپنی باپ پر لعنت کری دوسری یہہ کہ لعنت کری اللہ اوسپر جو ذبح کری سوا خدا کی اور کسی کے لیے تیسری یہہ کہ لعنت کری اللہ اوسپر جو بدعتی کو جگہ دیوے (یعنی اوسکی مدد کری اور اوس کی بدعت سی خوش ہو) چوتہی یہہ کہ لعنت کری اللہ اوسپر جو زمین کے نشانی کو (جس سے چلینو الونکو راہ معلوم ہو جیسے ٹیکری میل منیار وغیرہ) یعنی **النہی** عن الاکل من لحوم الاضاحی بعد ثلث وعن امساکہا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کہانا اور اوسکا رکہہ چہوڑنا منع ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یوکل لحوم الاضاحی بعد ثلث ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے منع کیا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کہانی سے (بلکہ بانٹ دینا چاہیے) **عن** ابی عبید مولی ابن عوف قال شہدت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی یوم عید بدا بالصلوۃ قبل

الخطبة ثم صلى بلا أذان ولا إقامة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى أن يمسك لحم نسكه
شيئا فوق ثلثة أيام ترجمہ ابو عبید سے روایت ہے جو مولی ہیں ابن ازہر کے میں حضرت علی کے ساتھ عید کی تو انہوں نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے
بغیر اذان اور اقامت کے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ منع کرتے تھے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے **عن علي بن أبي طالب**
قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم أن تأكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلعم
نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کہا تین روز سے زیادہ **الإذن في ذلك** تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اسکے کھانے کی
اجازت **عن جابر بن عبد الله** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل لحوم الضحايا بعد ثلث ثم قال كلوا
وتزودوا وادخروا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر فرمایا
کھاؤ اور توشہ کرو سفر کا اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت کی حدیثیں منسوخ ہوئیں) **عن عبد الله بن حبتاب** أن أبا سعيد الخدري
قدم من سفر فقدم إليه أهله لحما من لحوم الأضاحي فقال ما أنا بآكله حتى أسأل فانطلق إلى أخيه لأمه قتادة
بن النعمان وكان بدريا فسأله عن ذلك وقال إنه قد حدث بعدك أمر نقضا لما كانوا نهوا عنه من أكل لحوم
الأضاحي بعد ثلثة أيام ترجمہ عبد اللہ بن حبتاب سے روایت ہے ابو سعید خدری سفر سے آئے اون کے گھر والوں نے انکے سامنے قربانی کا گوشت
رکھا (جو پکا کر رکھ چھوڑا تھا) اونہوں نے کہا میں اسکو نہیں کھاؤنگا پھر اپنے ماں جائی بہائی پاس گئی جنکا نام قتادہ بن نعمان تھا اور وہ بدر کی
لڑائی میں موجود تھے اون سے پوچھا اونہوں نے کہا تمھارے بعد نیا حکم ہوا جس سے وہ حکم ٹوٹ گیا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ
کھانیکا **عن أبي سعيد الخدري** أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحوم الأضاحي فوق ثلثة أيام فقدم
قتادة بن النعمان وكان لقاح أبي سعيد كأمه وكان بدريا فقدموا إليه فقال ألست قد نهى عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال أبو سعيد إنه قد حدث فيه أمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نأكله فوق ثلثة أيام
ثم رخص لنا أن نأكله ولم أخبره ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
رکھنے سے قتادہ بن النعمان جو ابو سعید کے خیافی (یعنی ماں ایک باپ دو) بہائی تھے سفر سے آئے اور وہ بدری تھے (یعنی بدر کی لڑائی میں موجود
تھے) اون کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو اونہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے منع نہیں کیا ہے ابو سعید نے کہا ابن باب
میں ایکتازہ حکم اور ہوا پہلے رسول اللہ صلعم نے ہم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے پھر اجازت دی کھانے کی اور رکھ
چھوڑنے کی **عن بريدة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم عن ثلث عن زيارة القبور فزوروها
وليزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الأضاحي بعد ثلث فكلوا منها وأمسكوا ما شئتم ونهيتكم عن
الأشربة في الأوعية فاشربوا في أي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا ولم يذكر محمد وأمسكوا ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین باتوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے (کیونکہ شرک کا زمانہ قریب تھا) لیکن اب زیارت
کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ (یعنی یہ نہیں کہ زیارت کرنے جاؤ اور وہاں جا کر روپیٹو چلاؤ تو اور گناہ کما لاؤ) دوسرے

قربانیونکا گوشت تین دن سے زیادہ کھانیسی (کیونکہ اُس زمانے مین محتاجی اور بھوکے بہت تھی) اب کہاوا اور کھو جبتک چاہو (محمد کی روایت مین کہو نہین ہے) تیسرے نبیذ بنانی سی بعضی برتنون مین جن مین پہلے شراب بنا کرتا تہا لاکھی نبی وغیرہ (اب جن برتن مین چاہو پیو لیکن شراب نہ پیو جو نشہ لاوی **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت نہیتکم عن لحوم الاضاحی بعد ثلث وعن النبیذ الا فی سقاء وعن زیارۃ القبور فکلوا من لحوم الاضاحی ما بدا لکم وزوروا وادخروا ومن زار زیارۃ القبور فانہا تذکر الاخرۃ وانتبوا واتقوا کل مسکر ترجمہ بریدہ سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مینے تم کو منع کیا تہا قربانیونکا گوشت تین روز کی بعد کہانیسی اور نبیذ بنانیسی اور برتنون مین سوا مشکیزہ کے اور قبرونکی زیارت سی لیکن اب کہاؤ قربانیونکا گوشت جبتک چاہو اور توشہ کرو سفر کے لیے اور رکھہ چھوڑو اور جو شخص چاہے قبرونکی زیارت کرے کیونکہ قبرون کی زیارت سی آخرت یاد آتی ہی (کہ ایک دن ہم کو بھی ماہی نیا سے سفر کرنا ہی) اور پیو ہر برتن مین لیکن نشہ لانیوالی شراب سے بچو **عن** الادخار من الاضاحی قربانیونکا گوشت رکھہ چھوڑنا (سو کہا کر) **عن** عائشۃ قالت دفت دافۃ من اہل البادیۃ حضرت الاضحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا وادخروا واتجروا فلما کان بعد ذلک قالوا یا رسول اللہ ان الناس کانوا ینتفعون من اضاحیہم یجملون منہا الودک ویتخذون منہا الاسقیۃ قال وما ذاک قال الذی نہیت من امساک لحوم الاضاحی قال انما نہیتکم للدافۃ التی دفت کلوا وادخروا وتصدقوا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سی روایت ہی ایکبار بقر عید مین محتاجون کا جہنڈ مدینہ مین آگیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین دن تک قربانی کا گوشت کہاؤ اور کھو (تاکہ لوگ خیرات کرین تو محتاجونکا پیٹ بھری) بعد اسکی لوگون نے کہا یا رسول اللہ لوگون اپنی قربانیون سی فائدہ اٹہاتے تھی اوسکی چربی اٹہا رکہتے تھی اور اوسکی کہالون سی مشکین بناتے تھی آپنے فرمایا پھر اب کیا ہوا لوگون نے کہا آپنے منع کردیا قربانیونکا گوشت رکھہ چھوڑنے سی آپنے فرمایا مینے تو منع کیا تہا اوس محتاجون کے فوج کیوجہ سے جو آن پڑی تہی کہاؤ اور رکھہ چھوڑو اور تصدق کرو **عن** عبد الرحمن بن عابس عن ابیہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن لحوم الاضاحی بعد ثلث قالت نعم اصاب الناس شدۃ فاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم الغنی الفقیر ثم قال لقد رایت ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاکلون الکراع بعد خمس عشرۃ فقلت لم ذاک فضحکت فقالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز مادوم ثلثۃ ایام حتی حق باللہ عز وجل ترجمہ عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہی اوسنے اپنی باپ سی کہا مین حضرت عائشہ پاس گیا اور پوچہا کیا رسول اللہ صلعم منع کرتی تہی قربانی کے گوشت سے تین دن کی بعد انہون نے کہا ان لوگ محتاج تھی تو آپنے چاہا کہ جو مالدار ہو وہ غریب کو کہلاوے (اسلیے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کہانیسی منع کردیا) پھر کہا مینے محمد صلعم کی آل کو دیکہا (مراد آل سے آپ کی گہر والے اور بی بیان ہین) وہ پانچ پانچ دن کی بعد (تو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنا جائز ہوا) مینے کہا کیون ایسی تکلیف تو وہ سہتی تھی لیکن اوسلیے کہ محمد صلعم کی آل نے تین دن برابر روٹی سالن پیٹ بہر کر نہین کہایا یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی **عن** عائشۃ قالت

سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ كُنَّا نَخْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا ثُمَّ يَأْكُلُهُ ترجمہ عابس نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے قربانیوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم پایہ اٹھا رکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مہینے تک پھر آپ کھاتے اوسکو **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے سے پھر فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ (جتنا چاہو)

بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دَلَّى إِنْسَانٌ مِنْ شَحْمِ يَوْمِ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک شخص چربی کی ہانڈی خیبر کے روز لایا اس سے لپٹ گیا اور (دل میں) کہا میں کسیکو نہیں دونگا پھر منے دیکھا تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہیں (اور) ہنستے ہیں میری اس کہنی پر اس سے معلوم ہوا کہ یہود اور نصاریٰ کا ذبیحہ درست ہے جب وہ اللہ کے نام پر ذبح کریں) **ذَبِيحَةُ** مَنْ لَمْ يُعْرَفْ وہ جانور جسکا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوا يَأْتُونَا بِلُحْمٍ وَلَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ لوگ عرب کے ہماری پاس گوشت لاتے ہیں اور ہم کو معلوم نہوتا کہ انہوں نے ذبح کرتیوقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں (ہم نے پوچھا رسول اللہ سے) آپنے فرمایا تم اللہ کا نام لیلو (کھاتے وقت) اور کھاؤ

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس آیت کی تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَأْكُلُونَهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ أَكَلْتُمُوهُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت مت کہاؤ اوس جانور کو جسپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اوتری جب مشرکون نے مسلمانون سے بحث کی کہ جو اللہ ذبح کرے (یعنی جو جانور مرجاوے) اوسکو تو نہیں کہاتی اور جسکو تم ذبح کرو اوسکو کہاتے ہو (تو اونکا جواب ہوگیا کہ حلت اور حرمت میں اللہ کی نام سے بحث ہے پس جسکو ہم اللہ کا نام لیکر کاٹیں وہ حلال ہے اور جو اللہ کا نام نہ لیں تو ہمارا کاٹا ہوا بھی حرام ہے اور مردار پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو وہ حرام ہوگا

النَّهْيُ عَنِ الْمُخَنَّقَةِ (ایک جانور کو نشانہ بنا کر ماریں تو وہ درست نہیں)

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمُخَنَّقَةُ ترجمہ ابوثعلبہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مخنقہ درست نہیں (یعنی وہ جانور جسکو کھڑا کریں تیرون یا گولیون کے نشانہ لگانیکو پھر وہ مرجاوے)

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ فَإِذَا أُنَاسٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فِي دَارِ الْأَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ ہشام بن زید نے کہا انس کے ساتھ حکم بن ایوب پاس گیا وہان لوگ امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ لگا رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا ہے جانور کو اسطرح سی مارنیکا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُنَاسٍ هُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوا بِالْبَهَائِمِ ترجمہ عبداللہ بن جعفر نے کہا رسول اللہ نے دیکھا لوگون کو ایک مینڈھے کو تیرون سے

وکلوا ۷

مار رہی ہی (اوسکو باندہ کر) آنیوالے جانیوالے اوسکو اور فرمایا مت مثلہ کرو جانور ونکو (مثلہ یہہ ہی کہ زندہ ہو اوسکی اعضا کاٹنا یا زخم لگانا)
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ تَخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے لعنت کی
اوسپر جو جاندار کو نشانہ بناوی (تیر یا گولی لگانیکے لیی) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ
بِالْحَيَوَانِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سی سنا آپ فرماتی تھی لعنت ہی اللہ کی اوسپر جو مثلہ کری جانور سی **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مت بناؤ جاندار کو نشانہ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَنْ تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا ترجمہ وہی گزرا **عَنْ**
قَتْلِ عَصْفُوْرٍ (یعنی جو ہا جو شخص بیفایدہ چڑیا کو ماری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَرَّ بِفِتْيَةٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ
حَقَّهَا سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعَ رَاْسَهَا
فَيُرْمٰى بِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا جو شخص ایک چڑیا یا اوسسے بڑی جانور کو ناحق ماری تو قیامت کی روز
اوس سی پرسش ہوگی لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہی آپنی فرمایا حق یہہ ہی کہ اوسکو ذبح کری پھر کہاوی اور اوسکا سر کاٹ کر نہ پھینک دی
عَنِ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ لِمَنْفَعَةٍ ترجمہ شرید سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلعم سی سنا آپ فرماتی تھی جو شخص
ایک چڑیا کو بیفایدہ مار ڈالی وہ قیامت کی روز اللہ کی سامنے چلاویگی اور کہیگی اے پروردگار فلان شخص نے مجکو قتل کیا بیفایدہ (یعنی
اگر کہانی کی لیی مارتا تو مضایقہ نہ تہا بیفایدہ جانور کا خون کرنا مکروہ ہی) **اَلثَّانِيْ** عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ اَلْحَلَالَةِ گوشت
کہانیکی نہی ف جلالہ وہ جانور جو نری نجاست کہاتا ہوا اکثر نجاست کہاتا ہوگائی (یا بکری (یعنی ہو یا اور کوئی جانور
ایسی جانور کا گوشت بعضون کی نزدیک درست نہین اور بعضون کی نزدیک جب درست ہی کہ اوسکو کئی دن باندہ کر نہ کہین اور پاک
چارہ کہلاوین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ
وَعَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنْ رُكُوْبِهَا وَاَكْلِ لُحُوْمِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر وسی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی خیبر کی دن منع کیا کہانی
کی گدہون کی گوشت اور جلالہ کی یعنی اوسکا گوشت کہانیسی اور اوسپر سواری کرنیسی (کیونکہ وہ نجس ہی تو سواری کرنیسی اوسکا پسینہ لگیگا
اور بدن نجس ہوگا) **اَلثَّانِيْ** عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ جلالہ کی دودہ پینی سی ممانعت **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِهَا وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ ترجمہ ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نی منع کیا مجنہ سی (جسکی معنی اوپر گزر چکے) اور جلالہ کی دودہ پینی سی اور مشک مین منہ لگاکر پانی پینی سی (اسلیے کہ منہ مین کوئی چیز
نہ چلی جاوی) **اٰخِرُ كِتَابِ الضَّحَايَا** تمام ہوی کتاب قربانیون کی ؛؛ اور تمام ہوا تیسرا ربع کتاب سنن نسائی شریف
کا اللہ کی فضل اور انعام سے

تَمَّ الرُّبْعُ الثَّالِثُ وَيَتْلُوْهُ الرُّبْعُ الرَّابِعُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسایل مین عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وان ولد الرجل من کسبہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر وہ کمائی ہے جسکو آدمی آپ کماوے (یعنی اپنی محنت سے کماوے) اور آدمی کا لڑکا بھی اوس کی کمائی مین ہے (پس لڑکے کا مال کہانا درست ہے) عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد تمھاری بہتر کمائی ہے تو کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وولدہ من کسبہ ترجمہ پر گزرچکا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبہ وان ولدہ من کسبہ ترجمہ پر گزرچکا

باب اجتناب الشبہات فی الکسب

کمائی مین شبہ سے پرہیز کرنا عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لا اسمع بعدہ احدا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وان بین ذلک امورا مشتبہات وربما قال وان بین ذلک امورا مشتبہۃ قال قال وساضرب لکم فی ذلک مثلا ان اللہ عزوجل حمی حمی وان حمی اللہ عزوجل ما حرم وانہ من یرتع حول الحمی یوشک ان یخالط الحمی وربما قال انہ من یرتع حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ وان من یخالط الریبۃ یوشک ان یجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب مین بعد آپ کے کسی کی نہ سنونگا مین نے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے (جس مین کوئی شبہ نہین) اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری) اور دونون کے بیچ مین بعض کام ایسے ہین جن مین شبہ ہے (یعنے حرام اور حلال دونون کے ساتھ مشابہ ہین مراد وہ کام ہین جنکی حلت اور حرمت مین اختلاف ہے) مین تم سے ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک دہ بنائی ہے اور اللہ کی دہ حرام چیزین ہین (دہ کے اندر آنے کا حکم نہین) تو جو شخص چراوے گرد دہ کے (یعنے دہ سے دور نہ رہے اوسکے پاس جاوے) قریب ہے کہ دہ کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے وہ قریب ہے کہ حرام کاموں مین پہنس جاوے) جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے کہ جرأت کرکے اور جو یقیناً حرام ہے اوسکو بھی کرنے لگے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان ما یبالی

الرَّجُلُ مِنْ اَيْنَ اَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا جب کوئی پرواہ نہ کریگا کہاں سے مال پیدا کیا حلال سے خواہ حرام سے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا اَمَنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ غُبَارِهٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جب لوگ سود کھاوین گے اور جو نہ کھاوے گا اوسپر بھی سود کا غبار پڑیگا (یعنے سوداگر خود نہ کھاویگا تو دوسرون کو کھلاویگا یا سود کے مقدمون مین گواہی وکالت کریگا

بَابُ التِّجَارَةِ

سوداگری کا بیان عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَقِلَّ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ تَاْجَرَ بَنِیْ فُلَانٍ فَيُقَالُ فِیْ بَلْقَسَ فِی الْحَیِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیون مین سے یہ ہے کہ مال پیدا بہت ہوگا اور بہت ہوگا اور تجارت کھل جاوے گی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک شخص بیچیگا پھر کہیگا نہین جبتک مین فلان سوداگر سے مشورہ نہ کرون اور ایک ہی محلے مین دو ہونہار نہین گے لکھنے والے کو کوئی نہ ملے گا (سقدر علم گھٹ جاویگا) صَايَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوَقِّیْ فِیْ مَبَايِعِهِمْ سوداگرون کو خرید و فروخت مین کن قاعدون پر عمل کرنا چاہیے عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ فِیْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا نُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنیوالے دونون کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہون اگر سچ بولینگے اور جو کچھ عیب ہو اوسکو بیان کر دینگے تو اون کے بیچنے مین برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولینگے (قیمت مین) اور عیب چھپاوینگے تو اون کی بیچنے کی برکت جاتی رہیگی (اور بیوجہ نفع کے نقصان ہوگا)

ف تاجر کو راستی اور ایمانداری بہت ضرور ہے جو تاجر سچائی اور ایمانداری لازم کریگا اوسکی تجارت مین برکت ہوگی

اَلْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ جھوٹی قسم کھاکر اپنا اسباب بیچنے والا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ لِلنَّسَائِیِّ عَطَاءٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے اللہ بات نہین کریگا قیامت کے روز نہ اونکیطرف دیکھیگا نہ اون کو پاک کریگا اور اون کو دکھ کا عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آیت کو تین بار پڑھا تب ابوذر نے کہا خراب ہوے وہ لوگ اور برباد ہوئے آپنے فرمایا ایک تو اپنی ازار لٹکانے والا (غرور سے) دوسری اپنا اسباب بیچنے والا جھوٹی قسم کھاکر۔ تیسرا کہ احسان رکھنیوالا) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الَّذِیْ لَا يُعْطِیْ شَيْئًا اِلَّا مَنَّهٗ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْكَذِبِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف اللہ نہین دیکھیگا قیامت کے روز نہ اون کو پاک کریگا اور اون کو

دوکھہ کی مد ہے۔ ایک تو وہ جو کوئی چیز نہین دیتا مگر احسان رکھتا ہے (یعنی سب کچھہ دیتا ہے تو احسان جتایا کرتا ہے) دوسری وہ جو ازار لٹکاتا ہے (ٹخنون سے نیچے) تیسری وہ جو اپنا مال بیچتا ہے جھوٹ بولکر **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ

ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم بہت قسم کہانے سے فروخت مین اس لیے کہ پہلی قسم سے مال بکتا ہے پھر برکت کہو دیتی ہے (جب لوگون کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ہر بات مین قسم کہاتا ہے تو کوئی اوس کی قسم کا بھی اعتبار نہین کرتا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم سے مال بکجاتا ہے لیکن کمائی مٹ جاتی ہے **الْحَلِفُ** الْوَلِيعُ الْمُخِلُّ يَعْتَرِي فِي الْبَيْعِ فریب دور کرنے کے لیے قسم کھانا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيلِ مِنْهُ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے اللہ بات نہین کریگا قیامت کے روز نہ اون کیطرف دیکھیگا اور اون کو دوکھہ کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہے راستے مین اور وہ منع کرے مسافر کو پانی لینے سے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی امام سے بیعت کرے دنیا کے لیے اگر دو اوسکو دنیا دیوے تو بیعت پوری کرے اور جو نہ دیوے تو پوری نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے سودا کرے پھر وہ (یعنی بیچنے والا) کہے یہ چیز اتنی کو لی گئی ہے اور دوسرا اوس کو سچا جانے لیکن درحقیقت اوس نے اتنے دام نہین دیے تھے بلکہ خریدار کے ٹھگنے کے لیے کہہ دیا) **الْأَمْرُ بِالصَّدَقَةِ** لِمَنْ يَعْتَقِدُ الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ جو شخص بیچنے مین سچی قسم کھاوے اوسکو صدقہ دینے کا حکم **عَنْ** قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبْتَاعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّي أَنْفُسَنَا السِّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّينَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا بِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ **ترجمہ** قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم مدینے کے بازار مین مال بیچتے تھے اور خریدتے تھے اور ہم اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (سمسار کہتے ہین دلال کو) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون پاس آئے اور ہمارا نام اوس سے بہتر کہا جو ہم نے رکھا تھا (یعنی تجار رکھا) اور فرمایا اے جماعت تجار کے (یعنی سوداگرون کے) تمہاری بیع مین قسم آتی ہے اور لغو باتین بھی نکلتی ہین تو ملا دو اوسکو ساتھ صدقے کے **وُجُوبُ** الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا جب تک بایع اور مشتری جدا نہ ہون اونکو اختیار ہے **عَنْ** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یفترقا فان بینا وصدقا بورک لھما فی بیعھما وان کذبا وکتما محق برکۃ بیعھما ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع (بیچنے والا) اور مشتری خریدنیوالا) دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں ف اگر دونوں کو نقصان معلوم ہو تو بیع کو فسخ کر ڈالیں گو زبان سے قبول اور منظور کر چکے ہیں ت اگر وہ عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو دونوں کے بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے تو دونوں کی بیع کی برکت مٹجاوے گی **ذکر** الاختلاف علی نافع فی لفظ حدیثہ نافع کی روایت کے راویوں کا اختلاف حدیث کے الفاظ میں **عن** عبید اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ مالم یفترقا الا بیع الخیار ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنیوالی اور بیچنیوالے دونوں کو اختیار ہے اپنی ساتھی پر (یعنی مشتری کو اختیار ہے قیمت پھیر لینے کا اور بیچنے والے کو اختیار ہے بیع واپس لینے کا اسیطرح بایع کو اختیار ہے چیز پھیر لینے کا اور قیمت واپس دینے کا اگر نقصان معلوم ہو جبتک دونوں جدا نہ ہوں مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی گئی ہے (یعنی پھیرنے کا اقرار لیا گیا ہے) وہاں تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یفترقا او یکون خیارا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمتبایعان بالخیار مالم یفترقا الا ان یکون البیع کان عن خیار فان کان عن خیار فقد وجب البیع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے (لیکن اختیار باقی رہتا ہے) جب شرط کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبایع المتبایعان فکل واحد منھما بالخیار من بیعہ مالم یفترقا او یکون بیعھما عن خیار فان کان فقد وجب البیع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار مالم یفترقا او یقول احدھما لصاحبہ اختر **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان فی الخیار حتی یفترقا او یکون بیع خیار وربما قال نافع او یقول احدھما للاخر اختر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو یا ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے (یعنی اپنی واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا منظور کر لیوے) **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منھما بالخیار حتی یفترقا وقال مرۃ اخری مالم یفترقا وکانا جمیعا او یخیر احدھما الاخر فان خیر احدھما الاخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع فان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد وجب البیع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی معاملہ کریں بیع کا تو ہر ایک کو اختیار ہے

یتفرقا

سے اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے کو اختیار دیدیوے اگر اختیار دیدیوے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع پوری ہو جاویگی (لیکن اختیار رہیگا بسبب شرط کے) اگر جدا ہوئے بیع کرنے کے بعد اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہوگئی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المتبایعین بالخیار فی بیعھما مالم یفترقا الا ان یکون البیع خیارا قال نافع فکان عبد اللہ اذا اشتری شیئا یعجبہ فارق صاحبہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے اپنی بیع میں جبتک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ بیع خیار ہو (یعنی دونمیں شرط ہوا اختیار کی تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہیگا) نافع نے کہا عبد اللہ جب کوئی چیز ایسی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا وہ فسخ نہ کر سکے) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان لا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری میں بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہ ہوں مگر بیع الخیار وہ پوری ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے) **ذکر** الاختلاف علی عبد اللہ بن دینار فی لفظ ھذا الحدیث اس حدیث کے الفاظ میں عبد اللہ بن دینار پر راویوں کا اختلاف **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیعین لا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل بیعین فلا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل بیعین لا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیعین فلا بیع بینھما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قال کرن ہے ایک بائع اور مشتری کی بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہ ہوں لیکن بیع الخیار **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا او یکون بیعھما عن خیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا انکی بیع بالخیار ہو **عن** سمرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار حتی یتفرقا او یأخذ کل واحد منھما من البیع ما ھوی ویختارا ثلث مرات **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا ہوں یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کیموافق پورا کرے اور تین بار اختیار کر لیں بیع کیو **ف** یعنی ایجاب اور قبول کے بعد دونوں ایکدوسری کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اسکو نافذ کرے تو پھر اختیار نہ رہیگا **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یأخذ احدھما ما رضی من صاحبہ او ھوی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **وجوب** الخیار للمتبایعین قبل افتراقھما بابدانھما جبتک بائع اور مشتری ایکدوسرے سے جدا نہوں (یعنی ان کے بدن اپنی جگہ سے ہٹیں نہیں) تب تک ان کو اختیار ہے **عن** عمرو بن شعیب

عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَایِعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ صَفْقَۃَ خِیَارٍ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یُفَارِقَ صَاحِبَہٗ خَشْیَۃَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر یہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو (تو اوس میں اختیار رہنے کا جدا ہونے کے بعد بھی) اور نہیں درست ہے ایک کو دوسرے سے جدا ہونا اس ڈر سے کہ وہ فسخ نہ کرے ف مگر شاید یہ ممانعت تنزیہی ہے اس لیے کہ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کوئی بیع کرتی اور چاہتے کہ فسخ نہ ہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے جاتی پھر لوٹ آتی امام نووی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مراد تفرق سے تفرق بالابدان ہے۔ جیسے ابن عمر نے سمجھا جو راوی میں اس حدیث کے نہ تفرق بالاقوال جیسے امام ابوحنیفہ نے کہا ہے **اَلْخَدِیْعَۃُ فِی الْبَیْعِ** بیع میں مہگا جانا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُخْدَعُ فِی الْبَیْعِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَایَعَ یَقُوْلُ لَا خِلَابَۃَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا میں مہگا جاتا ہوں بیع میں آپنے فرمایا جب تو بیچے تو کہہ فریب نہیں ہے (اس لیے کہ میں واقف ہوں بیع میں تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ اپنی بھائی کا نقصان نہ کرے) وہ جب بیچتا تو یہی کہتا (لوگ اوسپر رحم کرتے اور اوسکا نقصان جایز نہ رکھتے) **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْ عَقْدَتِہٖ ضَعْفٌ کَانَ یُبَایِعُ وَاَنَّ اَھْلَہٗ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا بَایَعَتْ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص کے عقل میں نقصان تھا وہ بیچا کرتا تھا اوس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (اور شکایت کی) آپنے فرمایا جب تو بیچا کر تو کہا کر فریب نہیں ہے **اَلْحَفْلَۃُ** جانور کی چھاتی میں دودھ جمع کرنے اور بیچنا تاکہ خریدار دھوکا کھا کر زیادہ قیمت دیوے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاعَ اَحَدُکُمُ الشَّاۃَ اَوِ اللِّقْحَۃَ فَلَا یَحْفَلْھَا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے بکری یا اونٹنی بیچے تو اوسکی چھاتی میں دودھ اکٹھا نہ کرے **اَلنَّھْیُ عَنِ الْمُصَرَّاۃِ** وھو ان یربط اخلاف الناقۃ او الشاۃ وتترک من الحلب یومین والثلثۃ حتی یجتمع لھا لبن فیزید مشتریھا فی ثمنھا لاجل ما اری من کثرۃ لبنھا ترجمہ مصراۃ کے بیچنے سے ممانعت مصراۃ وہ جانور ہے جسے بیچے بکری یا اونٹنی (یا گائے یا بھینس) دو تین دن تک اوسکا دودہ نہ دوہے یہاں تک کہ اوسکی چھاتی میں دودھ جمع ہو جاوے اور خریدار اوس کا دودھ بہت سمجھ کر قیمت بڑہا دے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ وَلَا تَصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَھَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّھَا وَمَعَھَا صَاعٌ مِنْ

ف ہمارے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے اس لیے کہ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمر جب کوئی بیع کرتی اور چاہتے کہ فسخ نہ ہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے جاتی پھر لوٹ آتی امام نووی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مراد تفرق سے تفرق بالابدان ہے۔ جیسے ابن عمر نے سمجھا جو راوی میں اس حدیث کے نہ تفرق بالاقوال جیسے امام ابوحنیفہ نے کہا ہے

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بلو اگر جا کر قافلے سے (جو غلہ لیکر شہر میں آتا ہو اور اوسکو شہر کا نرخ معلوم نہ ہو تو دھوکا دیکر اوس سے سستا خرید لی پھر شہر میں مہنگا بیچے) اور مت دودہ بند کر اونٹ اور بکری کا اگر کوئی بیچا جانور خریدے (جس کا دودہ کھٹا کیا گیا ہو) تو اوس کو اختیار ہے اگر چاہے کہہ چھوڑے چاہے پھیر دیوے

اور ایک صاع کھجور دیدیوے (اوس دودہ کے بدلے مین جو خریدار نے استعمال کیا) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَی مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِیَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْیُمْسِکْهَا وَاِنْ کَرِهَهَا فَلْیَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ روکا ہوا جانور خریدے اگر پسند آوے اوسکو رکھ لیوے نہین تو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور پھیر دیوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ یُمْسِکَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ روکا ہوا جانور خریدے تو اوس کو تین دن کا اختیار ہے اگر چاہے اوسکو رکھ لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور کا نہ گیہون کا پھیر دیوے (دودہ کی قیمت مین عرب مین گیہون کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے) **اَلْخَرَاجُ** بِالضَّمَانِ نفع اوسی شخص کا ہے جو ضامن ہو مال کا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ ہے **ف** یہ حدیث ایک بڑا کلیہ ہے جس مین سے فقہا نے بہت مسائل نکالے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ جس شخص پر مال کا تاوان ہو یعنی اگر تلف ہو جاوے سے تو اوسی کا نقصان ہووے اوسکو نفع کا مستحق ہے مثلاً ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اوس سے مدت تک بعد اوس کے کوئی عیب معلوم ہوا اور غلام بائع کو پھیر آگیا تو مزدوری کا پیسا خریدار کا ہوگا اس لیئے کہ اگر غلام ہلاک ہو جاتا تو مشتری کا نقصان ہوتا بائع سے کچھ غرض نہ تھی **بَیْعُ** الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِیِّ جو شخص ایک شہر مین ہجرت کر کے آیا ہو یعنی وہان کا رہنے والا ہو گیا ہو وہ دیہات والے کا مال نہ بیچے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَبِیْعَ مُهَاجِرٌ لِلْاَعْرَابِیِّ وَعَنِ التَّصْرِیَةِ وَالْجَلَبِ وَاَنْ یَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی سے **ف** یعنی بجا بجا سے شہر کے باہر جا کر ملنے سے تاکہ اون کو دھوکا دیکر شہر کا نرخ سستا بتا کر مال خرید لین **ت** اور مہاجر کو دیہاتی کا مال بیچنے سے **ف** یعنی ایک گنوار غلہ یا بیچنے کو اور وہ چاہتا ہے کہ آج کے نرخ پر بیچ ڈالے ایک شہری نے کہا یہ غلہ میرے پاس بھیجو جا مین جب مہنگا ہوگا تو بیچونگا اس سے منع کیا کیونکہ لوگون کا اس مین نقصان ہے **ت** اور تصریہ سے **ف** یعنی جانور کی چھاتی مین دودہ جمع کرنا اور اوس کو نہ دوہنا تاکہ خریدار زیادہ دودہ سمجھ کر مہنگی قیمت کو خرید کر لے **ت** اور جلب سے **ف** وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور ہو لیکن دوسرے کے تہگانے کی لیئے مول بڑہا دے تا وہ بیچارہ دھوکا کہا دے **ت** اور اپنے بھائی کے مول پر مول کرنا رجب ایکبھائی سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع مستعد ہو گیا ہو اور اپنی سوکن کے طلاق کی لیئے خواستگار سے کہنا) **بَیْعُ** الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَبِیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ

كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اگرچہ اسکا باپ یا بھائی ہو ف اس حدیث کی تفسیر اور گزر چکی عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہری باہر والے کا مال چھوڑ دو لوگوں کو (یعنی نہ روکو لوگوں کو جیسا چاہیں جسکے ہاتھ چاہیں بیچیں) اللہ روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو تم آگے جاکر قافلے سے (غلہ وغیرہ لاتا ہو) مال خریدنے کو (جبتک شہر میں نہ آوے) اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر (ضد سے اور عداوت سے تاکہ اسکا مال نہ بکے) اور مت بخش کرو اور نہ بیچے شہری دیہاتی کے لیے (یعنی اسکا دلال نہ بنے) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے اور قافلے سے آگے جاکر ملنے سے اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے التَّلَقِّي قافلے سے آگے جاکر ملنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تلقی سے (یعنی آگے جاکر قافلے کی ملاقات سے) اس لیے کہ اس میں دھوکا ہے قافلے والوں کو اون کو شہر کا نرخ معلوم نہیں وہ اس کے ہاتھ سستا بیچ ڈالیں گے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ السُّوقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جاکر ملاقات کرنے سے جبتک وہ بازار میں آوے (اور خود نرخ نہ دیکھ لیوے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ فَإِنْ تَلَقَّى إِنْسَانٌ حَاضِرًا لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے (بستی کے باہر جاکر) اور شہری کو دیہاتی کی بیع بیچنے سے لالچ دے کر (جو راوی ہے اس حدیث کا) میں نے ابن عباس سے پوچھا اس سے کیا مراد ہے کہ شہری نہ بیچے دیہاتی کے لیے انہوں نے کہا شہری دلال نہ بنے باہر والے کا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو قافلے سے جو مال لیکر آوے اگر کوئی جاکر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار میں آوے اور دیکھے کہ مجھے دھوکا دیا بازار میں (دس مال کی قیمت زیادہ ہے) تو اسکو اختیار ہے) اگر چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے اور اپنا مال لیوے سَوْمُ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم لا یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا یسوم الرجل علی سوم اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ و
لا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتکتفی ما فی اناءہا ولتنکح فانما لہا ما کتب اللہ لہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو شہر سے باہر والے کے لیے اور مت بخش کرو اور مت سودا کرے
کوئی اپنے بھائی کے سودا پر جب اس سے سودا ٹھہر گیا ہو اور مت بیچے کوئی بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور مت پیام دیوے اپنے بھائی کے
پیام پر اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو (یعنی اپنے خاوند سے نہ کہے کہ پہلی جورو کو طلاق دیدے) تاکہ اوندیل
لیوے جو اس کے برتن میں آتا تھا (یعنی اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی مجھ کو ملے گا) اور نکاح کر لیوے جو اللہ نے اوسکی قسمت
میں لکھا ہے اوسکو ملیگا **بیع** الرجل علی بیع اخیہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال لا یبیع احدکم علی بیع اخیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت بیچو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے پر **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع الرجل
علی بیع اخیہ حتی یبتاع او یذر ترجمہ ابن عمر رضا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو کوئی
اپنے بھائی کے بیچنے پر جبتک کہ خریدار اوسکا مال خرید لیوے یا چھوڑ دیوے (اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال بیچ سکتا ہے
لیکن جبتک دوسری جگہ مول ہو رہا ہے تب تک دخل نہ دیوے **النجش** نجش کا بیان **عن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النجش ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے **ف**
نجش کی تفسیر اور گرہ کی (یعنی ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹھکانے کے لیے مول بڑھاوے **عن** ابی ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا
ولا یزید الرجل علی بیع اخیہ ولا تسأل المرأۃ طلاق الاخری لتکتفی ما فی اناءہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مت بیچو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے
پر اور مت بیچو شہری دیہاتی کے لیے اور مت بخش کرو اور نہ زیادہ کرو اپنے بھائی کے بیچنے پر (یعنی ایک بھائی بیچ رہا ہے اس پر
خریدار کو مت بھڑکاؤ کہ میں زیادہ دونگا) اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو تاکہ اوندیل لیوے جو اوس کے
برتن میں ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد ولا تناجشوا ولا یزید
الرجل علی بیع اخیہ ولا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتکتفی ما فی صحفتہا ترجمہ اور گزرا **البیع** فیمن
یزید (نیلام (سراج) کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع قدحا وحلسا فقال من یزید
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور کمل نیلام کیا (یعنی بھاؤ کیا) **بیع**
الملامسۃ ملامسہ کا بیان **ف** ملامسہ کے معنے ایکدوسرے کو چھونا یہ بیع جاہلیت میں تھی جب ایکدوسرے کا کپڑا
چھو لیتے تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب وقبول کرتے نہ بیع کو یعنے جو چیز بیچی جاتی تھی اس کو دیکھتے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الملامسۃ والمنابذۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع ملامسہ اور منابذہ سے (اوسکا بیان آگے آتا ہے) **تفسیر ذلک** اس کی تفسیر کا بیان **عن ابی** سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الملامسۃ لمس الثوب لا ینظر الیہ وعن المنابذۃ وھی طرح الرجل ثوبہ الی الرجل بالبیع قبل ان یقلبہ او ینظر الیہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ سے (کپڑے کا چھونا اوسکو دیکھنا نہین (کہ اندر سے کیسا ہے) اور منابذہ سے وہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکدیوے نہ اوسکو الٹے نہ دیکھے **بیع المنابذۃ** بیع منابذہ کا بیان **ف** یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مشتری بایع کیطرف اور بایع مشتری کیطرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازم ہوجاتی نہ ایجاب وقبول کرتے نہ بیع کو اچھی طرح دیکھتے **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الملامسۃ والمنابذۃ فی البیع ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ اور منابذہ سے بیع مین **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین عن الملامسۃ والمنابذۃ ترجمہ بتمہ تین گزرا **تفسیر ذلک** اس کی تفسیر کا بیان **عن** ابی ھریرۃ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الملامسۃ والمنابذۃ والملامسۃ ان یتباع الرجلان بالثوبین تحت اللیل یلمس کل رجل منھما ثوب صاحبہ بیدہ والمنابذۃ ان ینبذ الرجل الی الرجل الثوب وینبذ الآخر الیہ الثوب یتبایعا علی ذلک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذی سے اور ملامسے سے ملامسہ یہ ہے کہ دو آدمی رات کو دو کپڑون پر معاملہ کرین ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھولیوے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکے اور وہ اوس کی طرف اسی پر بیع ہو **عن ابی** سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الملامسۃ والملامسۃ لمس الثوب لا ینظر الیہ وعن المنابذۃ والمنابذۃ طرح الرجل ثوبہ الی الرجل قبل ان یقلبہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسے سے اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھولے اوس کیطرف دیکھے نہین۔ اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور وہ اوسکو الٹ کر نہ دیکھے **عن ابی** سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین وعن بیعتین امّا البیعتان فالملامسۃ والمنابذۃ ان یقول اذا نبذت ھذا الثوب فقد وجب بینی وبینک البیع والملامسۃ ان یمسہ بیدہ ولا ینشرہ ولا یقلبہ اذا مسہ فقد وجب البیع ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے لیکن دو طرح کے بیچنے وہ ملامسہ اور منابذہ ہین۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کہے جب مین یہ کپڑا پھینک دون تو بیع صحیح ہوگئی۔ اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کو چھولیوے اپنے ہاتھ سے نہ اوس کو کھولے نہ اولٹی جب چھولے تو بیع لازم ہوگئی اور دو طرح کے پہناوے کو بیان نہین کیا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک موٹھ سے پہنے اور دوسرا موٹھا کھلا ہے۔ دوسری یہ کہ گود

مار کر بیٹھے اور کپڑا اسطرح باندھی کہ ستر کھلا رہے عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین و
نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین عن المنابذۃ والملامسۃ وھی بیوع کانوا یتبایعون بھا
فی الجاھلیۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور منع کیا
دو بیعوں سے ایک منابذہ دوسری ملامسہ اور یہ دونو بیعین جاہلیت کے زمانے مین لوگ کرتے تھے عن ابی ھریرۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن بیعتین امّا البیعتان فالمنابذۃ والملامسۃ وزعم ان الملامسۃ
ان یقول الرجل للرجل ابیعک ثوبی بثوبک ولا ینظر واحد منھما الی ثوب الآخر ولکن تلمسہ لمسا وامّا
المنابذۃ ان یقول انبذ ما معی وتنبذ ما معک لیشتری احدھما من الآخر ولا یدری کل واحد منھما کم
مع الآخر وخوّا من ھذا الوصف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعون سے
ایک منابذہ دوسرے ملامسہ سے اونہون نے کہا ملامسہ یہ ہی کہ ایک مرد دوسری مرد سے کہے مین یہ کپڑا تیرے کپڑے کے بدلے
بیچتا ہون اور دونون ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھین بلکہ صرف چھولین اور منابذہ یہ ہے کہ ایک کہے جو تیری بات
اوسکو پھینک دو اور دوسرا کہے جو تیرے پاس ہے اوسکو پھینک دے لیکن کسیکو معلوم نہ ہو کہ دوسری کے پاس کتنا ہی اور جو
اوسکی مشابہ ہو بیع الحصاۃ کنکری کی بیع ف یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مول لینے والا کہے کہ مین تیری چیز پر
جہان تک میری کنکری پڑے اوسوقت بیع صحیح ہو جاوے گی یا بیچنے والا کہے مین تیرے ہاتھ وہ اسباب بیچونگا جسپر تیری کنکری لگے
یا اوتنی زمین پر جہان تک تیری کنکری جاوے عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع
الحصاۃ وعن بیع الغرر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنکری کی بیع سے اور
دھوکے کی بیع سے (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کی پرندے کو بیچنا) بیع الثمر قبل ان یبدو صلاحہ پھلونکا بیچنا اون کی
پختگی معلوم ہونے سے پہلے عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ
نھی البائع والمشتری ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر
جبتک کہ اوسکی پختگی معلوم نہ ہو جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے (اس لیے کہ شاید پھل تباہ ہو جاوین تو مشتری کا مال مفت
لینا درست نہ ہوگا) اور مشتری کو خریدنے سے (مال اوسکا ضائع ہوگا) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نھی عن البیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کے
بیچنے سے جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو (جب یقین ہو جاوے کہ اب یہ پک کر اوترینگے اور خراب نہ ہونگے) اوسوقت
بیچی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبایعوا الثمر حتی یبدو صلاحھا ولا تبتاعوا الثمر
بالتمر قال ابن شھاب حدثنی سالم بن عبداللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن مثلہ سواء
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھلون کو جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہو

اور مت بیچو پھلون کو بدلے مین پھلون کے (یعنی درخت پر کے پہلو کا اندازہ کر کے اوسکے برابر سوکھی پھلون کے بدلے مین مت بیچو کیونکہ خوف ہی کمی اور بیشی کا) ابن شہاب نے کہا جو مجھ سے سالم نے بیان کیا اپنی باپ عبداللہ سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پھل کو اوسی پھل کے بدلے مین بیچنے سے (اور دوسری پھل کے بدلے مین مت ہی کیونکہ جب جنس مختلف ہوئی تو سود کا احتمال جاتا رہا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین کہڑے ہوئے اور فرمایا مت بیچو پھلون کو جبتک اون کی بہتری کا حال نہ کہلے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَاَنْ لَا تُبَاعَ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے ف یعنی زمین کو کرایہ دنیا پیداوار کے ایک حصہ پر یعنی ایک شخص کسی کو زمین دے اس لیے کہ جوتے بووے اور جو اوس مین سے پیدا ہو اوس مین سے تہائی یا چوتہائی یا اوسکا مجہول دینا اس سے منع کیا کیونکہ اجرت مجہول ہی اور شاید کچھ پیدا نہ ہو ت اور مزابنہ سے ف وہ بیچہی کہ درخت پر کے پہلو کا اندازہ کر کے اوسکے برابر تری ہوئے پھلون کے بدلے مین بیچو مثلاً درختون پر کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اوترے گی اور اوسکو بیچا سو من کھجور کے بدلے مین اس سے منع کیا اس لیے کہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ حرام ہی جب جنس ایک ہو ت اور محاقلہ سے ف وہ بیچہی کہ گیہون کا اندازہ کیا بالیون مین کہ کتنی من نکلیگا پھر اوتنی گیہون کے بدلے مین بیچڈالی اور غلون کا بھی یہی حکم ہے جب جنس ایک ہو کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ ربوا ہے ف اور منع کیا پہلو کا بیچنے سے جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو اور منع کیا پھلون کے بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفیون کے بدلے مین اور رخصت دی عرایا مین ف عرایا جمع عریہ کی ہی۔ جو ایک قسم ہی مزابنہ کی لوگ اپنے باغون مین ایک یا دو درخت محتاج اور مسکین کو دیتے پھر گھڑی گھڑی اوس کے باغ مین آنے سے تنگ ہو کر اوس کے درختون کا میوہ اندازہ کر کے اوسی قدر خشک میوہ دیکر خرید لیتے اسکو جائز کیا تاکہ محتاجون کو تکلیف نہ ہو اور اون کا دینا بند نہ ہو جاوے لیکن عریہ کی مقدار پانچ وسق تک ہے اس سے زیادہ عرایا مین نہین ہی منع ہی۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ اِلَّا الْعَرَايَا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور مزابنہ و محاقلہ سے اور پھلون کی بیچنی سے جبتک وہ کہانے کے قابل نہ ہون اور اجازت دی عرایا کے عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعَمَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے بیچنے سے جبتک وہ کہانے کے لایق ہو سِوٰى اَنَّهٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰى اَنْ يَقْطَعَهُ وَلَا يَتْرُكَهَا پہلو کا خریدنا اون کی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لینگے اور درخت پر نہ رکہینگے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فی عن بیع الثمار حتی تزهی قیل یا رسول اللہ وما تزهی قال حتی تحمر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارایت ان منع اللہ الثمرۃ فبما یاخذ احدکم مال اخیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا پھلون کے بیچنے سے جبتک خوشرنگ نہ ہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ خوشرنگ کیا آپنے فرمایا سرخ
ہوجاوین (یعنی پکنے کے قریب گدر ہوجاوین اور اب کوئی آفت کا احتمال نہ رہے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اللہ پھلون کو
روک دیوے (یعنی وہ نہ پکین اور گرجاوین یا تباہ ہوجاوین) تو تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے مین
لیگا **وضع الجوائح** آفت کا نقصان دینا **عن** جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بعت من
اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی بھائی کے ہاتھ کھجور بیچے پھر اوسپر آفت آجاوے تو تجھ کو اوس کے مال مین
سے کچھ لینا درست نہین آخر تو کس چیز کے بدلے مین اپنے بھائی کا مال لیگا (تو ضرور ہے کہ اگر سب پھل خراب ہوگئی تو سارا روپیہ پھیر
دیوے نہین تو جتنا نقصان ہوا دتنا روپیہ حساب سے مجرا دیوے) **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من باع ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا تاخذ من اخیہ وذکر شیئا علی ما یاکل احدکم مال اخیہ
بالباطل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پھل بیچے پھر اوس پر آفت آوے تو وہ اپنے
بھائی کا مال نہ لیوے آپ نے کچھ فرمایا ایسا ہی یعنی آخر کس بات پر تم مین سے کوئی اپنی بھائی مسلمان کا مال کھاوے **عن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع الجوائح ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نقصان دلوایا آفتون کا **عن** ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ
ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے پھل خریدی اون پر آفت آئی وہ بہت مقروض
ہوگیا آپنے فرمایا اوسکو صدقہ دو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا ادا نہ ہوا آپنے (اوسکی قرضخواہون سے) فرمایا
اب لے لو جو تم کو ملا بس اور کچھ نہین ملیگا (یعنی اسقدر بھی غنیمت سمجھو چاہیئے تو یہ تھا کہ جب پھلون پر آفت آئی تھی تو تم کو
کچھ نہ ملتا **بیع الثمر سنین** کئی سال کا میوہ بیچنا ف یعنی جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین برس کا میوہ کسی کے ہاتھ
بیچتا اب میوہ پیدا ہو یا نہ ہو خراب ہوجاوے خریدار کا مال اوسکا نصیب **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی
عن بیع الثمر سنین ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کئی برس کا میوہ بیچنے سے **بیع الثمر**
بالتمر ورخت کچے پھلون کو سوکھی پھلون سے بیچنا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر
بالتمر وقال ابن عمر حدثنی زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ترجمہ

فہم

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو بیچنے سے اور تر ہی ہوئی کھجور کے بدلے میں ابن عمر نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آپ نے اجازت دی عرایا کی (اوپر اوس کے معنے گزر چکے ہیں)

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزابنۃ والمزابنۃ ان یباع ما فی رؤس النخل بکیل مسمی ان زاد لی وان نقص فعلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور ایک معین ناپ کھجور کے بدلے میں بیچی جاوے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکلے تو زیادہ خریدار کی ہے اور جو کم نکلے تو اوسی کا نقصان ہے **بیع** الکرم بالزبیب آنی انگور سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزابنۃ والمزابنۃ بیع الثمر بالتمر کیلا وبیع الکرم بالزبیب کیلا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے اور مزابنہ پر درخت پر کھجور سوکھی کھجور کے بدلے تیز بیچنا ناپ کر اور تازی انگور سوکھی انگور کے بدلے میں بیچنا ناپ کر **عن** رافع بن خدیج قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے

عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اوپر اوسکی تفسیر گزر چکی **عن** زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا بالتمر والرطب **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی

باب العرایا بخرصھا تمر اعرایا میں اندازکر کی خشک کھجور دینا **عن** زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا بخرصھا **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں پھلوں کے بیچے جانے کی اندازکر کے **عن** زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العریۃ بخرصھا تمرا **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں ساتھ خشک کھجور کے اندازکر کے **بیع** العرایا بالرطب عرایا میں تر کھجور دینا **عن** زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا بالرطب وبالتمر ولم یرخص فی غیر ذلک **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اور نہیں رخصت دی اس کے سوا اور جگہ میں **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ان یباع بخرصھا فی خمسۃ اوسق او ما دون خمسۃ اوسق **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں اندازکر کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں **عن** سھل بن ابی حثمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ورخص فی العرایا ان تباع بخرصھا یاکلھا اھلھا رطبا **ترجمہ** سھل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جبتک اونکی خوبی معلوم نہو اور اجازت دی عرایا میں اندازکر کے بیچنے کی اوسکے لوگ بیچکر کھائیں **عن** جابر

۴ پانچ وسق یا

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَانَ يَكْتُمُهُ أَصْحَابُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے آپ نے اجازت دی عرایا کی بیع مین پہلو کا اندازہ کرکے اشتراء التمر بالرطب ترکھجور کے بدلے مین خشک کھجور دینا عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خشک کھجور کو تر کھجور کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے جو لوگ پاس بیٹھے تھے ان سے پوچھا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہو جاتی ہے وزن مین انہون نے کہا ہان آپ نے منع کیا ف یہان پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ تر کھجور کھجور ہی نہین اگر ہے تو برابر برابر بیع درست ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ دوسری حدیث مین ہے بیچو تمر کو بدلے مین تمر کے برابر برابر اور جو تمر نہین ہے تو پھر بیچنے مین کیا قباحت ٹھہری اگرچہ کم و بیش ہو اس لیے کہ جنس بدل گئی۔ جواب یہ ہے کہ نہین تر کھجور کھجور ہے اور اس خیال سے کہ برابری ہو سکی خشک کھجور کے ساتھ نہین ہو سکتی اوسکی بیع خشک کھجور کے بدلے مین منع ٹھہری کیونکہ تولتے وقت اگرچہ برابری ہے مگر درحقیقت تر کھجور وزن مین کم ہے اور اس کمی کا اندازہ دشوار ہے هٰذَا مَا أَلْهَمَنِي رَبِّي عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تر کھجور کو سوکھی کھجور کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تر کھجور سوکھ کر وزن مین کم ہو جاتی ہے لوگون نے کہا ہان تب آپ نے منع فرمایا بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ایک ڈھیر کھجور کا جس کا ماپ معلوم نہین ماپی ہوئی کھجور کے بدلے مین بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیر کھجور کے بیچنے سے جسکا ماپ معلوم نہ ہو اوس کھجور کے بدلے جسکا ماپ معلوم ہے (کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا) بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے مین بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الصُّبْرَةَ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةَ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچا جاوے ایک ڈھیر اناج کا ڈھیر کے بدلے مین اور نہ ماپے ہوئے اناج کے بدلے مین (کیونکہ دونو صورتون مین احتمال ہے کمی اور بیشی کا البتہ اگر دونون کو ماپ کر برابر برابر بیچین تو درست ہے) بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ اناج کے بدلے کھیت کا بیچنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبَانَةِ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زبانہ سے

نسخہ صحیحہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ہذا ما الہمنی ربی وفتح علی بہ من فہم کلام رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وشرح صدری لہ وتیسیر ما تعسر علی من ذلک وقد کنت قبل ہذا الفتح الالہی والشرح الربانی اذا وقفت علی حدیث من احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا الکتاب وغیرہ ورجعت الی ما قالہ الشارحون لہ وجدت کلامہ لا یشفی العلیل ولا یروی الغلیل ولا یطابق ما ہو المعلوم من قواعد الشریعۃ المطہرۃ ولا یوافق ما ہو المعروف من اصول الملۃ المحمدیۃ فکنت اتحیر فی ذلک واقول فی نفسی لعل ہذا الحدیث لم یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او لعل ہذا الکلام لیس من کلامہ او لعل ہذا الحدیث منسوخ او لعل ہذا الکلام لیس علی ظاہرہ او لعل ہذا الحدیث لہ معارض او لعل ہذا الکلام لہ مخصص او لعل ہذا الحدیث لہ مقید او لعل ہذا الکلام لہ مؤول او لعل ہذا الحدیث لہ ناسخ او لعل ہذا الکلام لہ مبین او لعل ہذا الحدیث لہ مفسر او لعل ہذا الکلام لہ مفصل او لعل ہذا الحدیث لہ مبین او لعل ہذا الکلام لہ مفسر او لعل ہذا الحدیث لہ مفصل

وہ یہ ہے کہ اپنی باغ کی کھجور کو (جو درختوں پر ہو) کھجور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو انگور ہو (درختوں پر) اوسکو خشک انگور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو کھیت ہو اوس کو اناج کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے ان سب سے منع کیا **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محابرہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے (ان سب کے معنے اوپر گزر چکی) اور پھلوں کے بیچنے سے جبتک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں اور منع کیا پھلوں کو بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفی کے بدلے میں **بَيْعُ** الْعَنْبَرِ حَتّٰى يَبْيَضَّ بالی نہ بیچنا جبتک سفید ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَمَاتَ مِنَ الْعَاهَةِ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیچنے سے جبتک خوش رنگ نہ ہو اور بالے کے بیچنے سے جبتک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نکل جاوے منع کیا بانہ کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے **عَنْ** اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الصَّيْحَانِيَّ وَكَانَ الْعَذْقُ يَهْمُ التَّمْرَ حَتّٰى يَزِيْدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ ترجمہ ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا وہ بولا یا رسول اللہ ہم صیحانی اور عذق دو دو تین تین کھجور کی (نہیں ہاتھ بھر میل کھجور کے بدلے جبتک زیادہ نہ دیں آپ نے فرمایا نہ بیچ کھجور کو پیلے پانی کے عوض بیچ ڈال پھر اوسکے بدلے صیحانی اور عذق خرید لے **بَيْعُ** التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا کھجور کھجور کے بدلے کم زیادہ بیچنا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے جسکو جنیب کہتے ہیں لایا آپ نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہیں اوس نے کہا نہیں قسم خدا کی اوسکو ہم دو صاع کھجور کے ایک صاع یا تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر بلکہ ہمیل کو پہلے روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیہ دیکر جنیب خرید لے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَسْتَعْمِلَ رَجُلًا وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلًا فِيْهِ يُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا قَالُوا ابْتَعْنَا صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیان (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہی لائی گئی) اور آپ کی کھجوریں بیل تھیں خشک (یعنی بری قسم کی تھیں) آپ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے آئے لوگوں نے کہا ہم نے اسکو خرید ایک صاع ہمی کھجور دو صاع کھجور کے آپ نے

فرمایا یہ درست نہیں لیکن اپنی کھجوروں کو بیچ (نقد قیمت پر) پھر جو ضرورہو خرید لے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِیْعُ الصَّاعَیْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَیْنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم کو ملوان کھجور ملتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم دو صاع اوس میں سے دیکر ایک صاع خریدتے تھے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی۔ آپ نے فرمایا دو صاع کھجور کے نہ بیچے جاویں بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ ایک درم بدلے میں دو درم کے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نَبِیْعُ یَعْنِیْ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَیْنِ بِدِرْهَمٍ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ہم ملوان کھجور دو صاع دیکر ایک صاع لیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور کے مت دو ایک صاع کے بدلے میں اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو درم بدلے میں ایک درم کے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَتَی بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اشْتَرَیْتُهٗ صَاعًا بِصَاعَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے بلال رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس برنی کھجور لیکر آئے (جو ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بلال نے کہا میں نے دو صاع دیکر اسکا ایک صاع لیا ہے آپ نے فرمایا ہائیں یہ تو بالکل سود ہے مت نزدیک جا اوس کے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر جب نقد انقد ہو (اس ہاتھ دی اوس ہاتھ لے اسی طرح سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلی میں چاندی کے) اور کھجور بدلے میں کھجور کے سود ہے مگر نقد انقد اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے سود ہے مگر نقد انقد اور جو بدلے میں جو کے سود ہے مگر نقد انقد **بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ** کھجور کے بیع بدلی میں کھجور کے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھجور بدلے میں کھجور کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے اور نمک بدلے میں نمک کے نقد انقد جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جاوے (یعنی گیہوں بیچ بدلے میں کھجور کے مثلاً تو زیادہ اور کم لینا درست ہے) **بَیْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ** گیہوں بیچنا بدلے میں گیہوں کے **عَنْ** مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ وَسُلَیْمَانَ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَا جَمَعَ التُّرْكُ بَیْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِیَةَ فَحَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ لَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرِ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ

هتك

قال احدهما والملح بالملح ولم يقله الآخر مثلا بمثل يدا بيد وامرنا ان نبيع الذهب بالورق والورق بالذهب
والبر بالشعير والشعير بالبر يدا بيد كيف شئنا قال احدهما من زاد او ازداد فقد اربى ترجمہ مسلم بن یسار
اور عبد اللہ بن عبید سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان دونو اکٹھا ہوئے ایک مکان مین تب حدیث
بیان کی عبادہ نے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکو چیندی سے بدلے مین سونے کے اور چاندی کو بدلی مین
چاندی کے اور گیہون کو بدلے مین گیہون کے اور جو کو بدلی مین جو کے اور کھجور کو بدلے مین کھجور کے (ایک دوسری نے ان دونون
مین سی یعنی مسلم نے یا عبد اللہ نے اتنا زیادہ کیا) اور نمک بدلی مین نمک کے (اور دوسری راوی نے بیان نہین کیا اوس کو
مگر برابر برابر نقد نقد اور حکم ہوا ہم کو سونا بیچنے کا چاندی کے بدلی مین اور چاندی سونے کے بدلے مین اور گیہون جو کے بدلے مین
اور جو گیہون کے بدلے جسطرح کھاہین (یعنی کم و بیش یا برابر) ایک راوی نے اتنا اور کہا جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اوس نے
سود دیا یا لیا عن مسلم بن يسار وعبد الله بن عبيد قالا جمع المنزل بين عبادة بن الصامت وبين معاوية
والفضة بالفضة والتمر بالتمر والبر بالبر والشعير بالشعير قال احدهما والملح بالملح ولم يقله الآخر فمن زاد او استزاد
مثلا بمثل قال احدهما من زاد او ازداد فقد اربى ولم يقله الآخر وامرنا ان نبيع الذهب بالفضة والفضة
بالذهب والبر بالشعير والشعير بالبر يدا بيد كيف شئنا ترجمہ پر گزرا بیع الشعیر بالشعیر جو کو بیچنا
بدلے مین جو کے عن مسلم بن يسار وعبد الله بن عبيد قالا جمع المنزل بين عبادة بن الصامت وبين معاوية
فقال عبادة نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيع الذهب بالذهب والورق بالورق والبر بالبر و
الشعير بالشعير والتمر بالتمر قال احدهما والملح بالملح ولم يقل الآخر [illegible] بسواء مثلا بمثل قال احدهما
من زاد او ازداد فقد اربى ولم يقل الآخر وامرنا ان نبيع الذهب بالورق والورق بالذهب والبر بالشعير
والشعير بالبر يدا بيد كيف شئنا فبلغ هذا الحديث معاوية فقام فقال ما بال رجال يحدثون باحاديث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد صحبنا معه كما سمعه منه فبلغ ذلك عبادة فقام فاعاد الحديث
وقال لنحدثن بما سمعنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان رغم معاوية ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ
ہی کہ جب معاویہ نے یہ حدیث سنی تو کہا کیا حال ہی لوگون کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثین نقل کرتی ہین جو ہم نے
نہین سنی اور ہم آپکے صحبت مین ہی جب یہ بات عبادہ نے سنی تو پھر کھڑی ہوئی اور اوسی حدیث کو بیان کیا اور کہا جو ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اوسکو بیان کرینگے اگرچہ معاویہ خفا ہون عن عبادة بن الصامت وكان بدريا
وكان بايع النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تخاف في الله لومة لائم قال ايتهما الناس
انكم قد احدثتم بيوعا لا ادري ما هي الا ان الذهب بالذهب وزنا بوزن تبرها وعينها وان الفضة

بالفضة وزنا بوزن بترها وعينها ولا بأس ببيع الفضة بالذهب يدا بيد والفضة أكثرهما ولا يصلح
النسيئة الا ان البر بالبر والشعير بالشعير مدا بمدي ولا بأس ببيع الشعير بالحنطة يدا بيد والشعير أكثرهما
ولا يصلح نسيئة الا وان التمر بالتمر مدا بمد بي حتى ذكر الملح مدا بمد بي فمن زاد او استزاد فقد اربى

عبادہ بن صامت سے روایت ہے وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی اس بات پر کہ ہم اس جلالہ کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی برائی کرنے والے کی برائی سے) عبادہ بن صامت کہتے ہوئے خطبہ پڑھتے کو اور کہا اے لوگو تم نے وہ بیعین نکالیں جنکو میں نہیں جانتا اگاہ ہو بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں برابر برابر تولکر ڈلا ہوا سکہ اور بیچو چاندی کو برابر چاندی کے تولکر ڈلا ہوا سکہ اور کچھ حرج نہیں چاندی کو بیچنا سونے کے بدلے اور چاندی زیادہ ہو مگر نقد نقد ضرور ہے اور میں عادہ درست نہیں یعنی چاندی اگر سونے کے بدلے بیچو تو وزن میں برابر ہونا ضرور نہیں لیکن دست بدست ضرور ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر یہ درست نہیں) اگاہ ہو بیچو گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے برابر برابر ناپ کر اور جو جو کو گیہوں کے بدلے بیچے تو جو زیادہ دینے میں قباحت نہیں مگر نقد نقد ضرور ہے اور ادھار درست نہیں اگاہ ہو کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچو برابر برابر ناپ کر یہانتک کہ نمک کو بیان کیا اوسکو بھی برابر برابر ناپ کر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لے اوس نے سود کھایا یا کھلایا

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب تبرها وعينها وزنا بوزن والفضة
بالفضة تبرها وعينها وزنا بوزن والملح بالملح والتمر بالتمر والبر بالبر والشعير بالشعير سواء بسواء
مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد ربى

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بیچو سونے کے بدلے اور سکہ برابر برابر چاندی چاندی کے بدلے سکہ ہوا ڈلا برابر برابر تولکر نمک نمک کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے اور گیہوں گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے برابر برابر یکساں جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوا

عن سليمان بن علي ان ابا التوكل مر بهم في السوق في مقام اليهود فقاموا فمنهم قال فقلنا اتينا لنسألك عن الصرف قال سمعنا ابا سعيد
يقول قال له رجل ما بيننا وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم غيرك اني سعيد قال ليس بيني وبينه غير
قال فان الذهب بالذهب الورق بالورق قال سليمان او قال والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير
والتمر بالتمر والملح بالملح سواء بسواء فمن زاد على ذلك او ازداد فقد اربى والآخذ والمعطي فيه سواء

ترجمہ سلیمان بن علی سے روایت ہے ابو التوکل (علی بن داود) لوگوں پر گزرے بازار میں جہاں یہود کی طرف گئی ہیں بھی اون میں تھا ہم نے کہا ہم تم سے صرف کو پوچھنے آئے ہیں (صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بدلے میں چاندی سونے کی) اوس نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا (ایک شخص بول اوٹھا کہ تمہارے اور رسول اللہ صلعم کے بیچ میں سوا ابو سعید کے کوئی نہیں ہے اونہوں نے کہا کوئی نہیں ہے سوا ابو سعید کے) آپنے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے

اور کھجور کھجور کے بدلے برابر برابر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے اوس نے سود دیا یا لیا دینے والا اور لینے والا دونو برابر ہین (گناہ
ہین) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ كِفَّةً بِالْكِفَّةِ وَلَمْ
يَذْكُرْ يَقُولُ بِالْكِفَّةِ بِالْكِفَّةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هٰذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُبَادَةُ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْتُ
أَكُونُ بِأَرْضٍ تَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر معاویہ
نے کہا یہ کچھ نہین کہتی (یعنی یہ بات مجھ مین نہین آتی) عبادہ نے کہا قسم خدا کی مجھ پر واہ نہین اگر مین اوس ملک مین نہ
رہون جہان معاویہ ہون مین گواہی دیتا ہون بیشک مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے **بَيْعُ**
الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ اشرفی کو اشرفی کے بدلے بیچنا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ
وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو
اشرفی کو بدلے مین اشرفی کے اور روپیہ کو بدلے مین روپیہ کے برابر برابر (تولکر) کم زیادہ نہ ہو (درجو ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا
سونا کھرا ہو تو روپیہ کو اشرفی دیکر اور اشرفی کو روپیہ دیکر خرید لیوے) **بَيْعُ** الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ روپیہ روپیہ کے بدلے بیچنا **عَنْ**
عُمَرَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ترجمہ
حضرت عمرؓ نے کہا بیچو اشرفی کو اشرفی کے بدلے مین اور روپیہ کو روپیہ کے بدلے برابر کم زیادہ نہ ہو یہ عہد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہم سے (یعنی حکم ہے آپکا) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا
بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے مین سونے کے تولکر برابر برابر چاندی کو چاندی کے بدلے مین تول کر برابر
برابر جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا **بَيْعُ** الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ سونے کو سونے کے بدلے بیچنا **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا
بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ترجمہ ابوسعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے مین سونے کے مگر برابر برابر درست زیادہ کر ایک کو دوسرے
اور درست بیچو چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر درست بیچو کسی کو ان مین سے جو ادھار ہو نقد کے بدلے مین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ بَصُرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ
إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
میری آنکھون نے دیکھا اور میرے کانون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی
کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر ہموزن اور فرمایا مت بیچو ادھار کو نقد کے بدلے اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگرچہ یہ نقد ہو

اور دوسرا کہرا ہو عن عطاء بن یسار ان معاویۃ باع سقایۃ من ذھب او ورق باکثر من وزنھا فقال ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذا الا مثلا بمثل ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہو معاویہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا بیچا اور اوسکی تول سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ ابوالدرداء نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے اس قسم کی بیع سے مگر برابر برابر بیع القلادۃ فیھا الخرز والذھب بالذھب ایک ہار جس مین نگینے اور سونا ہو سونے کے بدلے مین بیچنا عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ فیھا ذھب وخرز ففصلتھا فوجدت فیھا اکثر من اثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل ترجمہ فضالہ ابن عبید سے روایت ہو مین نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا سونے کا جسمین نگینے بھی تھے بارہ اشرفیون کو جب مین نے اوسکا سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیون سے زیادہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا نہ بیچا جاوے جبتک سونا جدا نہ کیا جاوے (اگر سونے کے بدلے بیچنا منظور ہو) عن فضالۃ بن عبید قال اصبت یوم خیبر قلادۃ فیھا ذھب وخرز فاردت ان ابیعھا فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افصل بعضھا من بعض ثم بعھا ترجمہ فضالہ ابن عبید سے روایت ہو مین نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس مین سونا تھا اور نگینے تھے مین نے اوسکو بیچنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا پہلے جدا کرلے اوسکو (یعنی سونا علیحدہ کرلے اور نگینے علیحدہ) پھر اوسکو بیچ بیع الفضۃ بالذھب نسیئۃ چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا اودھار عن ابی المنھال قال باع شریک لی ورقا نسیئۃ فجاءنی فاخبرنی فقلت ھذا لا یصلح فقال قد باعہ البراء بن عازب فی السوق فما عابہ علی احد فاتیت البراء بن عازب فسالتہ فقال قدم علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ونحن نبیع ھذا البیع فقال ما کان یدا بید فلا باس وما کان نسیئۃ فھو ربا ثم قال لی ایت زید بن ارقم فاتیتہ فسالتہ فقال مثل ذلک ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہو میری ایک شریک نے چاندی بیچی (سونے کے بدلے) اودھار پھر مجھ سے اوسکو بیان کیا مین نے کہا یہ درست نہین اونہون نے کہا قسم خدا کی مین نے سرابازار بیچی کسی نے نہین کہا کہ بری بات ہو پھر مین براء بن عازب پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپنے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو قباحت نہین اور جو اودھار ہو تو سود ہے پھر مجھسے کہا زید بن ارقم پاس جا مین اون کے پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے بھی یہی کہا عن البراء بن عازب وزید بن ارقم قالا کنا تاجرین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصرف فقال ان کان یدا بید فلا باس وان کانت نسیئۃ فلا یصلح ترجمہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہو ہم دونون تجارت کرتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم نے پوچھا آپ سے صرف کو (یعنی سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے بدل بیچنا) آپ نے فرمایا اگر نقد نقد ہو تو برا نہین اور جو اودھار ہو تو درست نہین عن ابی المنھال قال سالت البراء بن عازب عن الصرف فقال سل زید بن ارقم فانھم

فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ وَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَا جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا ترجمہ ابوالمنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو انہوں نے کہا زید ارقم سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ جانتے ہیں میں نے زید سے پوچھا انہوں نے کہا براء سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ جانتے ہیں پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے

بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ چاندی کو سونے کے بدلے میں اور سونے کو چاندی کے بدلے بیچنا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم ہوا ہم کو کہ سونا خریدیں کا چاندی کے بدلے جس طرح ہم چاہیں (زیادہ کم) اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے بدلے جس طرح چاہیں عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بیچنے سے مگر نقد نقد برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر نقد نقد برابر برابر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہو اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تم جو یہ باتیں کرتی ہو کیا تم نے اول کو اللہ کی کتاب میں پایا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہ میں نے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن اسامہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں (اگرچہ برابر برابر بھی) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع میں تو بیچتا تھا اشرفیوں کے بدلے میں اور روپیہ لیتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بن ابی حفصہ

تمایسون

کے گھر میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے پوچھا چاہتا ہوں میں اونٹ بیچتا ہوں بقیع میں تو اشرفیوں کو بدلے بیچکر روپیہ لے لیتا ہوں آپنے فرمایا کچھ قباحت نہیں ہے اگر تو اوسی روز کے نرخ سے لے جبتک تم دونوں جدا نہ ہو ایک کا دوسری پر باقی چھوڑ کر (یعنی اگر نقد نقد ہو تو قباحت نہیں) **اَخْذُ الْوَرِقِ** مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں سونا بیچتا تھا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا جب تو بیچ تو اپنے ساتھی سے جدا مت ہو جبتک تیری اور اوسکی صلاح رہے (یعنی بے باق کرکے جدا ہو) **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ ترجمہ سعید بن جبیر مکروہ جانتے تھے روپیہ بٹھراکر اشرفیاں لینا اور اشرفیاں ٹھراکر روپیہ لینا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا يَعْتَاضُ فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ برا نہیں جانتے تھے اشرفیاں ٹھراکر روپیہ لینا اور روپیہ ٹھراکر اشرفیاں لینا **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَعْتَدُّهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ ترجمہ ابراہیم برا جانتے تھے اشرفیاں لینا روپیوں کے بدلے جب قرض ہو **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ ترجمہ سعید بن جبیر اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے **اَخْذُ** الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ سونے کے بدلے چاندی لینا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا ٹھہریے میں آپ سے پوچھتا ہوں میں اونٹ بیچا کرتا ہوں بقیع میں اشرفیوں کے بدلے اور روپیہ لیتا ہوں آپنے فرمایا کچھ قباحت نہیں اگر تو اوس روز کے نرخ سے لے جبتک جدا نہ ہو ایکدوسری پر باقی چھوڑ کر **اَلزِّيَادَةُ** فِي الْوَزْنِ تول میں زیادہ دینا **عَنْ** جَابِرٍ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَنَ لِي وَأَرْجَحَ لِي ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو ایک ترازو منگوایا اوس میں تولکر دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر قرضدار اپنی خوشی سے زیادہ دیدے تو بہتر ہے اور قرضخواہ کو اوسکا لینا درست ہے) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِي ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ دیا **اَلرُّجْحَانُ**

فی الوزن جھکتا تولنا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى وَوَزَنَ لِرَجُلٍ بِالْأَجْرِ فَأَشَنَّ لَهُ مِنَ الْمِيزَانِ وَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے میں اور مخرفہ عبدی کپڑا لیکر آئے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے

مخرفہ

اور ہم سنا مین تھے وہان ایک تولنے والا تھا اپنے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے سے فرمایا تول اور جھکتا تول عن ابی صفوان قال بعثت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرا ویل قبل الہجرۃ فادجح لی ترجمہ ابو صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین نے ایک پائجامہ بیچا ہجرت سے پہلی تو اپنے جھکتا ہوا تول مجھ کو دیا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال اہل المدینۃ والوزن وزن اہل مکۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماپ مدینے والون کی معتبر ہے اور تول مکیوالون کی بیع الطعام قبل ان یستوفی جملہ بیچنے کی ممانعت جبتک اوسکو تول یا ماپ نہ لیوے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ماپ یا تول نہ لیوے عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ کرلیوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یکتالہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ماپ نہ لیوے عن ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ والذی قبلہ حتی یقبضہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس مین یہہ ہے کہ جبتک قبضہ کرلی عن ابن عباس یقول اما الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یباع حتی یستوفی الطعام ترجمہ ابن عباس کہتے ہین جس چیز کے بیچنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضے سے پہلے وہ اناج ہے ف شافعی اور محمد نے اوسپر قیاس کرکے ہر چیز کی بیع قبضے سے پہلے منع کیا ہے اور امام مالک اور اہل حدیث کے نزدیک یہہ ممانعت مخصوص ہے اناج سے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ قال ابن عباس فاحسب ان کل شئ بمنزلۃ الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلی۔ ابن عباس نے کہا مین سمجھتا ہون ہر چیز مثل اناج کی ہے۔ (کہ اوسکی بیع قبضے سے پہلے درست نہین) عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبع طعاما حتی تشتریہ وتستوفیہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچ اناج کو جبتک اوسکو خرید نہ لی اور قبضہ نہ کرلی عن حکیم بن حزام ابتعت طعاما من طعام الصدقۃ فربحت فیہ قبل ان اقبضہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک فقال لا تبعہ حتی تقبضہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے صدقے کا اناج خریدا اور قبضہ کرنے سے پہلے اوس مین نفع کمایا (اوسکو بیچکر) پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا بیچ اوسکو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے النہی عن بیع ما اشتری من الطعام بکیل حتی یستوفی جو اناج ماپ کر خریدے اوسکا

بیچنا درست نہین جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے **عَنِ** ابن عمر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّبَاعَ طَعَامًا اشْتَرَاہُ بِکَیْلٍ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا اناج کے بیچنے سے جسکو مپ کر خریدا ہو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے **بَیْعُ** مَا یُشْتَرٰی مِنَ الطَّعَامِ جُزَافًا قَبْلَ اَنْ یُّنْقَلَ مِنْ مَّکَانِہٖ جو اناج کا ڈہیر بغیر ماپے خریدا ہو سکا بیچنا اوس جگہ سے اوٹھانیسے پہلے **عَنْ** عبد اللہ بن عمر قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِہٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَا فِیْہِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاہُ قَبْلَ اَنْ نَّبِیْعَہٗ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضہ سے روایت ہی ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدا کرتے پھر آپ ایک شخص کو بہیجتے جو ہم کو حکم کرتا اپنی جگہ سے اوسکو اوٹھانے کا یعنے جہان سے خریدا ہی اور جگہ کہین قبل بیچنے **عَنِ** ابن عمر اَنَّھُمْ کَانُوْا یَتَبَایَعُوْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلَی السُّوْقِ جُزَافًا فَمَرَّ بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعُوْہُ فِیْ مَکَانِہٖ حَتّٰی یَنْقُلُوْہُ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضہ سے روایت ہی لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین بازار کی بلندی پر غلہ خریدتے تھے ڈہیر کے ڈہیر تو آپ نے منع کیا ان کو اوس کے بیچنے سے جبتک اوسکو اپنی جگہ سے اوٹھا کر دوسری جگہ نہ لیجاوین **عَنِ** ابن عمر اَنَّھُمْ کَانُوْا یَتَبَایَعُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّکْبَانِ فَنَھَاھُمْ اَنْ یَّبِیْعُوْا فِیْ مَکَانِھِمُ الَّذِیْ بَاعُوْا فِیْہِ حَتّٰی یَنْقُلُوْہُ اِلٰی سُوْقِ الطَّعَامِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی لوگ اناج خریدتے تھے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین سوارون سے آپنے منع کیا اونکو اوسی جگہ بیچنے سے جبتک اوسکو بازار مین نہ لاوین **عَنِ** ابن عمر قَالَ رَاَیْتُ النَّاسَ یُضْرَبُوْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْہُ حَتّٰی یَنْقُلُوْہُ اِلٰی رِحَالِھِمْ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہی مینے دیکہا لوگون کو مارتی تھی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین اسبات پر کہ وہ اناج کا ڈہیر خرید کر کے اوسی جگہ بیچین جبتک اپنے گہر نہ لاوین **اَلرَّجُلُ** یَشْتَرِی الطَّعَامَ اِلٰی اَجَلٍ فَیَسْتَرْھِنُ الْبَائِعَ مِنْہُ بِالثَّمَنِ رَھْنًا ایک شخص غلہ خریدی ایکمدت پر اوروہ رہن دیوے والا قیمت کی اطمینان کے لیے اوسکی چیز گرو رکھ لیوے **عَنْ** عائشۃ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّھُوْدِیٍّ طَعَامًا اِلَی الْاَجَلِ وَرَھَنَہٗ دِرْعَہٗ ترجمہ اُم المؤمنین عائشہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اوروہ ایکمدت پر اور اپنی زرہ اوسکی پاس گرو رکھ دی **اَلرَّھْنُ فِی الْحَضَرِ** گہر مین رہ کر کوئی چیز گرو رکھنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ مَشٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِیْرٍ وَاِھَالَۃٍ سَنِخَۃٍ قَالَ وَلَقَدْ رَھَنَ دِرْعًا لَّہٗ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ بِالْمَدِیْنَۃِ وَاَخَذَ مِنْہُ شَعِیْرًا لِّاَھْلِہٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی وہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس جو کی روٹی اور چربی بودار لیگئے اور آپنی اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ مین گرو رکھدی تہی اور اپنے گہر کے لیے اوس سے جو لیے تہے **بَیْعُ** مَا لَیْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ اوس چیز کا بیچنا جو بائع کے پاس نہ ہو **عَنْ** عمرو بن شعیب عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ ترجمہ عبد اسد بن عمر

بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے بیع قرض اور بیع **ف** یعنی کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ مجھکو قرض دینا یا کسی کو قرض دینا اور اوسکے ہاتھ کوئی چیز بیچنا اوسکی قیمت سے زیادہ تاکہ قرض دینے والے کو فایدہ حاصل ہو جاوے **ف** اور نہ دو شرطین کرنی بیع مین **ف** نہ ایکشرط جیسے دوسری روایت مین ہے۔ مثلاً مین تجھ چیز تیری ہاتھ بیچتا ہون اس شرط سے کہ تو فلانی چیز میری ہاتھ بیچ یا یہ چیز بیچتا ہون تیری ہاتھ اس شرط سے کہ اگر تو نقد دیوے تو دس روپیہ کو اور جو اودھار لیوے تو بیس روپیہ کو **ف** اور نہ بیع اوس چیز کی جو تیری پاس نہ ہو (یعنی تیری ملک مین نہیں ہے یا تیرے قبضے مین نہیں ہے مثلاً بھاگا ہوا غلام یا اڑا ہوا جانور یا پرایا مال بیچنا **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لازم ہوتی وہ بیع انسان پر جسکا وہ مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسری کی ملک ہو تو اوسکی اجازت پر موقوف رہیگی اور جو کسی کی ملک مین نہ آئی ہو مثلاً پرندہ اڑتا ہوا یا مچھلی تیرتی ہوئی تو اوسکی بیع باطل ہے **عن** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ فَقَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز چاہتا ہے خریدنی کو جو میرے پاس نہیں ہوتی مین بازار سے خرید کر کے اوسکے ہاتھ بیچتا ہون آپنے فرمایا مت بیچ اوس چیز کو جو تیرے پاس نہیں ہے

السَّلَمُ فِي الطَّعَامِ بیع سلم کرنا اناج مین **ف** سلم اور سلف اوس بیع کو کہتے ہین کہ روپیہ نقد بایع کو دیدیا جاوے اور چیز کے وصول کرنے کی ایکمدت مقرر کیجاوے مثلاً ایک شخص نے دوسری شخص کو سو روپیہ دیکر کہ دو مہینے کی بعد مجھکو اتنی نرخ سے اتنی گیہون دینا یہی سلم ہے ہندی مین اسکو بیدنی بھی کہتے ہین **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ السَّلَفِ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا أَدْرِي أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا ترجمہ عبداللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے مین نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا سلف کو انہون نے کہا ہم سلف کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین گیہون اور جو اور کھجور مین اون لوگون سے جنکی پاس معلوم نہین یہ چیزین ہوتی ہین یا نہین **السَّلَمُ فِي الزَّبِيبِ** سوکھی انگور مین سلم کرنا **عن** ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ تَمَارَى أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نَرَاهُمْ عِنْدَهُمْ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ ابن ابی المجالد سے روایت ہے بحث کی ابوبردہ اور عبداللہ بن شداد نے سلم مین تو مجھکو بھیجا ابن ابی اوفی کے پاس مین نے اون سے پوچھا اونہون نے کہا ہم سلم کرتے تھے رسول اللہ اور ابوبکر اور عمر رضہ کے زمانے مین گیہون اور جو اور سوکھی انگور اور کھجور مین اون لوگون سے جنکی پاس یہ چیزین ہم نہین دیکھتے تھے پھر مین نے

ابن ابی ابزی سے پوچھا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا **السلف فی الثمار** پہلون مین سلف کرنا **عن ابن عباس قال** قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور لوگ سلم کرتے تھے کھجور مین دو برس تین برس کی مدت پر آپنے منع کیا اور فرمایا جو کوئی شخص سلم کرے تو اپ معین کیے (یا وزن معین کرے) اور مدت معین کرے **استسلاف فی الحیوان** واستقراضہ جانور مین سلم کرنا **عن** اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ بَكْرَهُ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَاَعْطِهِ بَكْرًا فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا اَصَبْتُ اِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهِ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ترجمہ ابورافع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص سے سلف لی ایک نوجوان اونٹ مین یعنے آپنے ایک بھیرا اونٹ کا جو جوانی کے قریب ہو اوسکو دینا کہا) پھر وہ شخص آیا اپنی اونٹ کا تقاضا کرتا ہوا آپنے ایک شخص سے فرمایا جا اور اوسکے لیے ایک بھیرا خرید وہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو نہین ملا مگر اوسکا بھی اونٹ بہتر (یعنے ساتوین برس مین لگا ہوا) آپ نے فرمایا وہی اوسکو دیدے بہتر مسلمانون مین وہی ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے (یعنے قرضخواہ کا جو دینا آتا ہو اوس سے زیادہ یا عمدہ مال دیوے) **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْاِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ قَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ آتا تھا وہ تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا دیدو پھر نہین پایا لوگون نے مگر زیادہ دانت کا اوسکے دانت سے (یعنے جس دانت کا اونٹ اوسی دینا تھا وہ نہ ملا اوس سے بہتر قیمت مین زیادہ ملا) وہ بولا آپنے میرا حق ادا کیا آپنے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو اچھی طرح ادا کرین **عن** عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَجَلْ لَاُعْطِيَنَّكَهَا اِنَّ بِخَيْرِ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً وَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَاَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هٰذَا اَخْيَرٌ مِنْ سِنِّيْ فَقَالَ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بھیرا اونٹ کا دیا تھا مین اوسکا تقاضا کرنے آیا۔ آپنے فرمایا اچھا مین تجھے بھی (ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہوتا ہی) دونگا آپنے ادا کیا تو میری مال سے اچھا مال دیا اور ایک گنوار آپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا اوسی دانت کا اونٹ اوسی دیدو لوگون نے ایک بڑا اونٹ اوسی دیدیا وہ بولا یہ تو میرے اونٹ سے بہتر ہی آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے **بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ** جانور کو جانور کے بدلے اودھار بیچنا **عن** سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے اودھار (اور جو نقد بیچو تو درست ہی) **بیع**

بطیبۃ

الحیوان بالحیوان یدا بید متفاضلا جانور کو جانور کے بدلے نقد کم وبیش بیچنا **عن** جابر قال جاء عبد فبایع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الھجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا حتی یسالہ اعبد
ھو ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ
غلام ہے پھر اوسکا مالک نوسی ڈھونڈتا ہوا آیا آپنے فرمایا اسی بیچدال میرے ہاتھ آپنے دو کالے غلام دیکر اوسی خرید لیا بعد
اوسکے کسی سے بیعت نہ لی جبتک پوچھ نہ لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے اگر آزاد ہوتا تو اوس سے بیعت لیتے **بیع**
حبل الحبلۃ پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السلف فی حبل الحبلۃ
ربوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کی بچے کے بچے میں سلم کرنا سود ہے **ف** یعنی
حرام ہے مثلاً ایک شخص دوسری کو پیسے دیوے کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر اوس بچے کا بچہ تو وہ میرا ہے یہ
باطل ہے اس لیے کہ اسمیں ضرر وہوکا ہے شاید اوس اونٹنی کا بچہ نہ ہو اور جو ہو تو شاید اوسکے بچے کا بچہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا
کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ بیع سلم کی میعاد بچے کے بچے سے کرتے یعنی ایک شخص پیسا لیتا اور مال دینے کی مدت یہ ٹھہراتا کہ میرے
اونٹنی جو پیٹ سے ہے جب جنی گی پہر وہ بچہ جب پیٹ سے ہوگا اور جنی گا اوسوقت تیرا مال دونگا چونکہ یہ میعاد مجہول ہے اسلیے
سے منع کیا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
بیع حبل الحبلۃ ترجمہ اوپر گزرا **تفسیر** ذالک اسکی تفسیر کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نھی عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا یتبایعہ اھل الجاھلیۃ کان الرجل یبتاع جزورا الی ان تنتج
الناقۃ ثم تنتج التی فی بطنھا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ
کے بچے کو بیچنے سے یہ ایک جاہلیت کی بیع تھی ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور پیسے دینے کا وعدہ کرتا جبتک اونٹنی
جنے پھر اوسکا بچہ جنے **بیع** السنین کئی برس کا میوہ بیچنا **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن بیع السنین ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ بیچنے سے **ف**
یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین برس کا کسی کے ہاتھ بیچے تو یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں میوہ پیدا
ہو یا نہ ہو **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع السنین ترجمہ یہی جو اوپر گزرا **البیع**
الی الاجل المعلوم ایکمدت مقرر کرکے اودھار بیچنا **عن** عائشۃ قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردین
قطریتین فکان اذا جلس عرق فیھما فثقلا علیہ وقدم لفلان الیھودی بزمن الشام فقلت لو ارسلت الیہ
فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال ھلمت ما یرید محمد انہ انما یرید ان یذھب بمالی

اَوْ يَذْهَبَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ ترجمہ
ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادرین تہین قطر کی رجو ایک بستی ہی بحرین مین
آپ جب میٹھتے اور پسینا آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوجاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا مینے کہا کاش آپ اوس کے
پاس کسیکو بھیجتے اور دو کپڑے خریدتے اسانی کی وعدی پر (یعنے جب آپ پاس روپیہ ہوگا تو دین گے) آپ نے اوس کے پاس کسیکو
بھیجا وہ بولا مین محمد کا مطلب سمجھا وہ چاہتے ہین میرا مال ہضم کرلین میرے کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جھوٹ بولا وہ جانتا ہے کہ مین سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہون اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنیوالا ہون **سلف**
وَبَيْعٍ وَهُوَ اَنْ يَبِيْعَ السِّلْعَةَ عَلٰى اَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا۔ مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز
بیچی اس شرط پر کہ وہ اوسکے ہاتھ سلم کرے کسی مال مین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ وَشَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَرِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سے اور دو شرطین بیع مین کرنے سے (مثلاً ایک کپڑا خریدا اس شرط
پر کہ اوسکو دھلا دینا اور سلوا دینا) اور اوس چیز کے نفع سے جسکا تاوان اپنے ذمی پر نہ ہو (یعنے پرائے مال سے نفع اوٹھانا مثلاً
ایک جانور خریدا لیکن ابھی بایع کے پاس ہے لوسکی کرایے کا خریدار دعوی کرے یہ نہین ہوسکتا کیونکہ جب تک وہ جانور
خریدار کے قبضے مین نہین آیا اوسوقت تک اگر وہ تباہ ہوجاوے تو خریدار کا نقصان نہین بلکہ بایع ہی کا نقصان ہے
پس نفع ہی اوسی کا ہوگا) **شرطان** فِيْ بَيْعٍ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ اِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَاِلٰى
شَهْرَيْنِ بِكَذَا ایک بیع مین دو شرطین لگانا۔ مثلاً یون کہے مین یہ چیز تیری ہاتھ بیچتا ہون اگر ایک مہینے مین دام دیوے
تو اتنے کو اور جو دو مہینے مین دیوے تو اتنے کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہی سلف اور بیع اور نہ دو شرطین بیع مین اور نہ نفع اوس چیز کا جو ضمان مین نہین آئے
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ
بَيْعٍ وَاحِدٍ وَعَنْ بَيْعٍ مَالَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف اور بیع سے اور ایک بیع مین دو شرطین کرنیسے اور جو چیز اپنی پاس نہین اوسکے بیچنے سے اور
جس چیز کا نقصان اپنے پر نہین اوسکا نفع لینے سے **بَيْعَتَيْنِ** فِيْ بَيْعَةٍ وَهُوَ اَنْ يَقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ
السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا وَبِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ اِلٰى سَنَةٍ ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا مثلاً یون کہے یہ چیز مین تیری ہاتھ بیچتا ہون
اگر نقد دے تو سو روپیہ کو اور جو ادھار لیوے تو دو سو روپیہ کو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع

کرنیسی **النہی** عن بیع الثنیا حکم بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو **ف** ثنیا کہتے ہین استثنا کو یعنی ایک چیز کو بیع کرنا اور اوس مین سے ایک نامعلوم مقدار مستثنی کر لینا مثلاً کوئی اپنے باغ کا میوہ بیچے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کر لے جو نہین جانتا کہ اوسکا اندازہ ٹھیک معلوم نہ ہو **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ وعن الثنیا الا ان تعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلت اور مزابنت اور مخابرت سے (ان سب کے معنی اوپر گزر چکے) اور استثنا سے مگر جب اوسکی مقدار معلوم ہو (یعنی کل غلہ یا میوے کی بیع کو بیچتا ہے اور اوسکا اندازہ معلوم ہو تب جائز ہے کذا فی الشرح) **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ والمخابرۃ والمعاومۃ والثنیا ورخص فی العرایا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ (یعنی کئی سال کا میوہ بیچنا) اور ثنیا سے اور اجازت دی عرایا کی **النخل** یباع اصلہا ویستثنی المشتری ثمرتہا کھجور کا درخت بیچے تو پہل کسکی ہین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ ابتاع نخلا قد ابر ثمرہا فثمرہا للذی ابرہا الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی درخت کھجور کا بیچے جسکو وہ پیوند کر چکا ہو تو پہل اوسی کی ہین مگر یہ کہ شرط کر لے خریدار کہ پہل مین لونگا اور بائع راضی ہو جاوے تو اوسی کو ملینگے **العبد** یباع ویستثنی المشتری مالہ غلام بیچے اور خریدار اوسکا مال لینے کی شرط کر لے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع عبدا فمالہ لبائعہ الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام خریدے پیوند کرنے کے بعد تو پہل اوس کے بایع کو ملینگے مگر جب خریدار شرط کر لے اسی طرح جو شخص غلام کو بیچے اور اوس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کر لے **البیع** یکون فیہ الشرط فیصح البیع والشرط بیع مین شرط لگانا **عن** جابر بن عبداللہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاعیا جملی فاردت ان اسیبہ فلحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا لہ فضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ فقال بعنیہ بوقیۃ قلت لا قال بعنیہ بوقیۃ فبعتہ بوقیۃ واستثنیت حملانہ الی المدینۃ فلما بلغنا المدینۃ اتیتہ بالجمل وانتقدت ثمنہ ثم رجعت فارسل فی اثری فقال اترانی انما ماکستک لآخذ جملک خذ جملک ودراہمک ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر مین میرا اونٹ ماندہ ہو گیا مین نے چاہا اوسکو آزاد کر دون اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آن کر ملے اور دعا کی اوس اونٹ کو لیکر اور اوسکو مارا وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہین چلا تھا۔ آپنے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ کو (یعنی چالیس درہم کو) مین نے کہا مین نہین بیچتا آپنے فرمایا بیچ ڈال مین نے ایک اوقیہ کو بیچ ڈالا اور شرط کر لی اوسپر سوار ہونے کی مدینہ تک جب ہم مدینہ مین پہونچے تو مین اونٹ لیکر آپ پاس گیا اور قیمت آپکی مین لیکر چلا

والمعاومۃ

آپنے بلا بھیجا اور فرمایا کیا تو سمجھتا ہے میں نے تیری اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی اس لیئے کہ تیرا اونٹ لے لون اونٹ لے
اور روپیہ بھی لے ف اس حدیث میں ایک معجزہ ہے آپکا کہ ضعیف اور ماندہ اونٹ آپکی دعا کی برکت سے تیز اور چالاک ہوگیا
دوسری حسن خلق ہے کہ چیز بھی پہیر دی اور دام بھی دیدیے تیسری ایک مسئلہ فقہی ہے کہ بیع میں شرط کرنا جائز ہے
اگرچہ اوس میں نفع ہو بایع کا۔ بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم عن جابرؓ قال غزوت مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم علی ناضح لنا ثم ذکر الحدیث بطولہ ثم ذکر کلاما معناہ فاذا جمل الجمل فزجرہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فانتشط حتی کان امام الجیش فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا جابر ما اری جملک
الا قد انتشط قلت ببرکتک یا رسول اللہ قال بعنیہ ولک ظہرہ حتی تقدم بغیتہ وکانت الی البیدحا
شدیدۃ ولکنی استحییت منہ کلما قضینا غرامتنا ودونونا استنادتہ بالتحمیل قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بعرس قال بکرا اتزوجت ام ثیبا قلت بل ثیبا یا رسول اللہ ان عبد اللہ بن عمرو اصیب وترک
جواری بکارا فکرہت ان ایتہن بمثلہن فتزوجت ثیبا تعلمہن وتودبہن فاذن لی وقال ایت
اہلک عشاء فلما قدمت اخبرت خالی ببیع الجمل فلامنی فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غدوت بالجمل فاعطانی ثمن الجمل والجمل وسہما مع الناس ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پانی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اوس کے کہا اونٹ تھک گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ڈانٹا وہ تیز ہوگیا یہانتک کہ سب لشکر کے آگے ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی جابر میں سمجھتا
ہون تمہارا اونٹ تیز ہوگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی برکت سے آپنے فرمایا اوسکو بیچدال میرے ماتھہ اور تو چڑھ اوسپر
مدینے میں پہونچنے تک میں نے آپ کے ماتھ بیچدالا اگرچہ مجھکو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھکو شرم آئی آپ سے (کہ آپ فرماتے
ہین بیچدے کو اور میں منع دون) جب جھاد سے فراغت ہوئی اور ہم مدینے کے نزدیک پہونچی تو میں نے آپ سے اجازت چاہی کہ جانے
کی مینے کہا یا رسول اللہ میں نے بھی نکاح کیا ہے آپنے فرمایا بکر سے کیا ہی یا ثیب سے میں نے کہا ثیب سے (اور اوسکی وجہ یہ ہے
میری باپ عبد اللہ مارے گئے اور کنواری لڑکیان چھوڑ گئے تو مجھکو برا معلوم ہوا کہ اون کے پاس ایک کنواری لڑکی لاؤن یعنی
اپنی ہوی کو نکاح کرکے) اس لیئے میں ثیب سے نکاح کیا کہ وہ اون کو تعلیم کرے اور ادب سکھلاوے آپنے اجازت دی اور فرمایا
اپنی بی بی پاس رات کو جا میں جب گیا تو اپنی ماموں سے بیان کیا اونٹ بیچنے کا حال اونہون نے مجھہ ملامت کی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صبح کو میں اونٹ لیکر گیا آپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی پہیر دیا اور ایک حصہ سب لوگون کے
برابر دیا (غنیمت کے مال میں سے) عن جابر بن عبد اللہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فکنت
علی جمل فقال ما لک قلت اعیی یعیرنی فاخذ بن لبہ فزجرہ فان کنت لامامہ القوم فی مقدم
رأسہ فلما دنونا من المدینۃ قال ما تعد الجمل یعنیہ قلت لا بل ہو لک قال لا بل بعنیہ قلت لا بل ہو لک

سنحییت

قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهُ أُوقِيَةً وَزِدْهُ قِيرَاطًا قُلْتُ هَذَا الشَّيْءُ زَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَارِقُنِي فَجَعَلْتُهُ فِي كِيسٍ فَكَمَنَ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھا مین ایک اونٹ پر سوار تھا آپنے فرمایا کیا وجہ ہی جو تو پیچھے رہ گیا مین نے کہا میرا اونٹ ماندہ ہو گیا ہی آپنے اوسکی دم پکڑ کے اوسکو ڈانٹا دیا پھر وہ ایسا ہو گیا کہ مین سب لوگون سے آگے تھا جب ہم مدینے کے قریب پہونچے تو آپنے فرمایا اونٹ کیا ہوا اوسکو میرے ماتھے پر پھیرا مین نے کہا نہین آپ یون ہی لیجی آپنے فرمایا نہین پھیرا مین نے کہا نہین آپ یون ہی لیجی آپنے فرمایا نہین پھیرا مین نے اوسکو خرید ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے بدلے تو اوسپر سوار رہا جب مدینے مین پہونچا تو تمہاری پاس لایا جب مدینے مین آیا تو اونٹ آپ پاس لے گیا آپنے بلال سے فرمایا اے بلال ایک اوقیہ چاندی اوسکو تولکر دیدی اور ایک قیراط (ایک وزن ہی) زیادہ دیدے مینے کہا یہ وہ چیز ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو زیادہ دی ہی وہ کبھی مجھ سے جدا نہ ہو مین نے اوسکو ایک تھیلی مین کہا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا یہانتک کہ حرہ کے روز (جو ۶۳ھ ہجری مین یزید کا لشکر مدینے پر چڑھ کر آیا اور حرہ کا نام مدینے کے کنارے مین ہی) شام والے آئے اور وہ ہم سے لے گئے جو لے گئے (یعنی لوٹ لی گئی اور بہت مدینے والے شہید ہوئے) عن جابر قال ذكرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت على ناضح لنا سوء قلت لا يزال لنا ناضح سوء يا لهفاه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أتبيعنيه يا جابر قلت بل هو لك يا رسول الله قال اللهم اغفر له اللهم ارحمه فباعه بكذا وكذا وقد اعترك ظهره إلى المدينة فلما قدمت المدينة هيأته فذهبت به إليه فقال يا بلال اعطه ثمنه فلما أدبرت دعاني فخفت أن يرده فقال هو لك ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا مین ایک پانی بھرنے کے اونٹ پر سوار تھا ایک برا اونٹ مینے کہا ہمارے لیی ہمیشہ بھی برا اونٹ پانی کا رہتا ہی ہائی افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوسکو بیچتا ہے اے جابر مینے کہا وہ یون ہی آپکا ہی یا رسول اللہ آپنے فرمایا یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر مین نے اوسکو لیا اتنی دام پر اور مین نے تجھے اجازت دی اوپر تجھ کو مدینے تک جب مین مدینے مین آیا تو اوسکو تیار کر کے لے گیا آپنے فرمایا اے بلال اوسکو قیمت دیدے جب مین لوٹ کر چلا تو آپنے پھر بلایا مین نے کہا نہین آپ پہیز دین آپنے فرمایا وہ اونٹ بھی تیرا ہی لے جا عن جابر بن عبد الله قال كنا نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا على ناضح فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتبيعنيه بكذا وكذا والله يغفر لك قلت نعم هو لك يا نبي الله قال أتبيعنيه بكذا وكذا والله يغفر لك قلت نعم هو لك يا نبي الله قال أتبيعنيه بكذا وكذا والله يغفر لك قلت نعم هو لك قال أبو نضرة وكانت كلمة يقولها المسلمون الفعل كذا وكذا والله يغفر لك ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اور مین ایک اونٹ پر جو پانی کا تھا سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

تو اس کو بیچیگا اتنے کو اسد تجھ بخشی میں نے کہا ہاں وہ آپکا ہی یا نبی اسد آپنے فرمایا اس کو بیچیگا اتنے کو اسد تجھ بخشی میں نے کہا ہاں وہ آپکا ہے یا نبی اسد آپنے فرمایا اتنے کو بیچے گا اسد تجھے بخشے میں نے کہا ہاں وہ آپکا ہی نبی اسد کے ابو نضرہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا ہی خدا بخشی ایک کلمہ ہے جسکو مسلمان کہتے تھے ایسا کر ایسا کر اسد تجھ بخشے **البیع** یکون فیہ الشرط الفاسد فیصح البیع ویبطل الشرط بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاویگی اور شرط باطل ہوگی **عن** عائشۃ قالت اشتریت بریرۃ فاشترط اھلھا ولاءھا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتقیھا فان الولاء لمن اعتق الوردی قالت فاعتقتھا قالت فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخیرھا من زوجھا فاختارت نفسھا وکان زوجھا حرا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں نے بریرہ کو خریدا اوسکے لوگوں نے شرط کرلی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے یہ سنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ ترکہ اوسی کو ملتا ہے جو روپیہ دیوے (یعنی خرید کرے) پھر اوسکو آزاد کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور اختیار دیا اپنے خاوند کیطرف سے (یعنی چاہے خاوند کے پاس رہے خواہ اوس سے جدا ہو جائے کیونکہ آزاد ہوئی پر لونڈی کو اختیار رہتا ہے کہ اوس خاوند پاس ہے جس سے نکاح لونڈی پن میں ہوا تھا یا نہ رہے اوس نے اپنے تئیں اختیار کیا (یعنی خاوند سے جدا ہونا چاہا) اور اوسکا خاوند آزاد تھا **عن** عائشۃ انھا ارادت ان تشتری بریرۃ للعتق وانھم اشترطوا ولاءھا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتریھا فاعتقیھا فان الولاء لمن اعتق وأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقیل ھذا تصدق بہ علی بریرۃ فقال ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ وخیرت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے قصد کیا بریرہ کے خریدنی کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکوں نے شرط کرلی کہ ولاء (یعنی اوسکا ترکہ) ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا خرید کرلے اور آزاد کرا دسکو کیونکہ ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تھا۔ آپنے فرمایا اوسکے لیے وہ صدقہ ہی ہمارے لیے تحفہ ہے (بریرہ کیطرف سے) اور اختیار ملا اوسکو (جب وہ آزاد ہوئی اپنے خاوند کے پاس رہنے میں) **عن** عبد اللہ بن عمر ان عائشۃ ارادت ان تشتری جاریۃ تعتقھا فقال اھلھا نبیعکھا علی ان الولاء لنا فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک فان الولاء لمن اعتق ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے ہے حضرت عائشہ نے قصد کیا ایک لونڈی خرید کے آزاد کرنیکا اوسکے لوگوں نے کہا ہم تمہاری ہاتھ بیچینگے میں اس شرط سے کہ ولاء ہم کو ملی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شرط نہ روکے تجھکو خریدنے سے کیونکہ ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے پس بیع صحیح ہے اور شرطیں کی باطل ہے) **کبیع** الغائب قبل ان تقسم غنیمت کا مال کا بیچنا تقسیم ہونے سے پہلے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغانم حتی تقسم وعن

اشترت فاعتقیھا

الجبال ان یوطین حتی یضعن ما فی بطونهن عن الحسن کل ذی ناب من السباع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال بیچنے سی جبتک تقسیم نہ ہوا اور حاملہ عورتون کی ساتھ (جو جہاد مین قید ہوکر آوین) جماع کرنے سی جبتک جنین نہین اور ہر دانت والی درندی کے گوشت سی جیسی شیر بیہڑ یا چیتہ وغیرہ) **بیع** المشاع مال مشترک کو بیچنا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح له ان یبیع حتی یوذن شریکه فان باع فهو احق به حتی یوذنه ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز مین ہی زمین ہی یا باغ ایک شریک کو درست نہین کہ اپنا حصہ بیچ جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوی اگر بیچے تو دوسرا شریک اوسکے لینے کا زیادہ حق رکہتا ہے جبتک اجازت نہ دی **التہلیل** فی ذلک الاشہاد علی البیع بیچنے وقت گواہ کرنا ضرور نہین **ف** قرآن مین جو حکم ہی واشہدوا اذا تبایعتم یعنے جب تم بیچو تو گواہ کرلو معلوم ہوا کہ یہ حکم بطریق استحباب کے ہے تاکہ آیندہ خرخشہ نہ ہو نہ بطور وجوب کے **عن** عمارۃ بن خزیمۃ ان عمہ حدثہ وهو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتاع فرسا من اعرابی و استتبعه ليقبض ثمن فرسه فاسرع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابطا الاعرابی وطفق الرجال یعترضون للاعرابی فیساومون بالفرس وهم لا یشعرون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعه حتی زاد بعضهم فی السوم علی ما ابتاعه به من فنادی الاعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان کنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین سمع نداءه فقال الیس قد ابتعته منک قال لا واللہ ما بعتکه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ابتعته منک فطفق الناس یلوذون بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والاعرابی وهما یتراجعان وطفق الاعرابی یقول هلم شاهدا یشهد انی قد بعتکه فقال خزیمۃ بن ثابت انا اشهد انک قد بعته قال فاقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خزیمۃ فقال لم تشهد فقال بتصدیقک یا رسول اللہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شهادۃ خزیمۃ شهادۃ رجلین ترجمہ عمارہ بن خزیمہ سی روایت ہی انہون نے سنا اپنے چچا خزیمہ بن ثابت سی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گہوڑا ایک گنوار سے خریدا اور اوسکو ساتھ لگئی اس لیے کہ اپنی گہوڑے کی قیمت لیوی تو جلدی چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیچہے چلا گنوار اور لوگون نے گنوار سی پوچہنا شروع کیا اور گہوڑا چکانی لگے اونکو معلوم نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گہوڑے کو خرید کرچکے ہین یہان تک کہ بعضون نے اونچی خریدی دام بڑہا دیے اوسوقت گنوار نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر تم اس گہوڑے کو خریدتے ہو تو خیر نہین تو مین اورون کے ہاتہ بیچ ڈالتا ہون سو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے آواز سنکر کہڑے ہوگئے اور فرمایا واہ (تو بیچ نہین چکا میرے ہاتہ) مین خرید نہین چکا تجہ سے گنوار بولا قسم خدا کی مین نے تمہارے ہاتہ نہین بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجہ سے خرید کرچکا ہون لوگ سو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف

ہوگئی اور گنوار کیلئے بھی اور دونوں میں تکرار ہو رہی تھی گنوار کہتا تھا سچا گواہ لاؤ اسبات کا کہ میں تمہاری ناقہ بیچ چکا ہوں خزیمہ بن ثابت نے کہا میں گواہی دیتا ہوں تو بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے پوچھا تم کیوں گواہی دیتے ہو اور نہوں نے کہا میں آپکو جان چکا ہوں۔ کہ آپ سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو گواہوں کے برابر کی **ف** یہ خصوصیت تھی خزیمہ کی اور کسی کے لیے یہ حکم نہیں ہو سکتا اگر کوئی اعتراض کرے کہ خزیمہ نے بیچتے نہیں دیکھا تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا اون کو یقین تھا اسوجہ سے آپ کیموافق گواہی دی پھر ایسی گواہی پر اور وہ بھی ایکشخص کے گنوار کا گھوڑا آپنے کیونکر لیا اگر لیا تو یہ قوانین عدالت کے برخلاف ہے **جواب** اوسکا یہ ہے کہ آپنے گھوڑا نہیں لیا یہانتک گنوار نے اقرار کیا بیچنے کا چنانچہ زہری کی روایت میں ہے کہ جب خزیمہ نے گواہی دی تو گنوار نے کہا کیا اسکے رسول ہیں ابو خزیمہ نے کہا میں تیری جہالت پر ہے کہ تو اپنی نبی کو نہیں پہچانتا پھر کہا اللہ نے گنوار سخت ہیں کفر میں نفاق میں اور لائق ہیں اسکے کہ اللہ جانے کس وقت گنوار نے اقرار کیا کہ بیشک میں بیچ چکا ہوں **خلاف** المتبایعین فی الثمن بایع اور خریدار کا اختلاف قیمت میں **عن** عبد اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان وکانت بینھما بینۃ فالقول ما یقول رب السلعۃ او یترادان ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بیچنے والا اور خریدار (کم کہے) اور دونوں پاس گواہ نہ ہوں تو جو بیچنے والا کہے اوسکا اعتبار ہوگا (بشرطے کہ قسم کھا وے) اور خریدار کو اوسی قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ لے تو چھوڑ دے اختیار ہے **عن** عبد الملک بن عبید قال حضرنا ابا عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود واتاہ رجلان تبایعا سلعۃ فقال احدھما اخذتھا بکذا وقال ھذا بعتھا وکذا فقال ابو عبیدۃ اتی ابن مسعود فی مثل ھذا فقال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمثل ھذا فقام البائع ان یحلف ثم یختار المبتاع فان شاء اخذ وان شاء ترک ترجمہ عبد الملک بن عبید سے روایت ہے ہم ابو عبیدہ بن عبد اللہ پاس گئے وہان دو آدمی آئے جنہوں نے اسباب بیچا تھا ایک بولا میں نے تو اتنے کو لیا ہے دوسرا بولا میں نے تو اتنے کو بیچا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ابن مسعود پاس ایسا ہی مقدمہ آیا اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا آپ پاس ایسا ہی مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا بائع کو حلف کرنے کا پھر اختیار دیا خریدار کو چاہے اوتنی دام دے (جو بائع نے حلف سے بیان کیے) اسباب لے لیوے چاہے چھوڑ دیوے **مبایعۃ** اھل الکتاب یہود اور نصاریٰ سے خرید فروخت کرنا **عن** عائشۃ قالت اشترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یھودی طعاما واعطاہ درعا لہ رھنا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اوس کے پاس اپنی زرہ گرو کر دی **عن** ابن عباس قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرھونۃ عند یھودی بثلثین صاعا من شعیر لہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کی زرہ گرو تھی۔ ایک یہودی پاس دو تہائی صاع پر جو کے جو لیئے تھے اپنے گھر والوں کے لیے **بیع** المدبر مدبر کی بیع کا بیان **ف** مدبر اوس

غلام یا لونڈی کو کہتے ہین جسکو مالک نے اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا ہو **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ
عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا يَقُوْلُ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ (ایک قبیلہ ہے) مین سے
ایک غلام کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا (اوس کے مالک سے) کیا تیری
پاس اوسکے سوا اور مال ہے وہ بولا نہین آپ کہتے ہوئے اور فرمایا کون خریدتا ہے اوس غلام کو مجھ سے یہ سنکر نعیم بن عبداللہ
نے اوسکو خریدا آٹھسو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپنے اوس کے مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اوپر صرف کر صدقہ
دی پھر اگر کچھ بچے تو اپنی گھر والون کو دے پھر اگر گھر والون سے بچے تو اپنی عزیزون کو دے پھر اگر عزیزون سے بچی اسطرح
یعنی سامنے اور داہنی اور بائین طرف اشارہ کیا (یعنی ہر طرف سے فقیرون کو صدقہ دی) **عَنْ جَابِرٍ** اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ
يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ
اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهٖ اَوْ ذِيْ قَرَابَتِهٖ
فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے ایک انصاری نے جسکا نام ابومذکور تھا اپنی غلام
کو جسکا نام یعقوب تھا اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام کو نعیم
بن عبداللہ نے اوسکو خریدا آٹھسو درہم کو آپنے وہ درہم اوس انصاری کو دیے اور فرمایا تم مین سے جب کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچے تو اپنی
بیوی بچون پر صرف کرے پھر اگر کچھ بچے تو اپنے رشتہ داروں یا ناتے والون پر صرف کرے پھر اگر کچھ بچے تو ادھر اور ادھر (فقیرون پر) صرف
کرے **عَنْ جَابِرٍ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدبر کو بیچا **بَيْعُ الْمُكَاتَبِ** مکاتب کو بیچنا **ف** مکاتب اوس بردی کو کہتے ہین جسکو مالک نے کہدیا ہو کہ اگر اتنی روپیہ
تو دیوے تو آزاد ہے **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا
فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ فَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ

شرطها

اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ شرط شرط اللہ احق واوثق ترجمہ ام المومنین عائشہ سی روایت ہی بریرہ حضرت
عائشہ پاس آئے اپنی کتابت مین مدد چاہنے کو (یعنی بدل کتابت ادا کرنیمین مدد دین) حضرت عائشہ نے کہا جا اپنے لوگون
سے کہ اگر اون کو منظور ہو تو مین تیری کتابت کا روپیہ ادا کردون اور تیرا ترکہ مین لونگی اوس نے اپنے لوگون سی بیان کیا
اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو منظور ہو تو اسد تیری ساتھہ سلوک کرین تیرا ترکہ تو ہم لین گے حضرت عائشہ
نے یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نی اون سی فرمایا تم خرید کرلو اور آزاد کردو ترکہ اوسی کو ملے گا جو آزاد کرے
پھر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا اس قسم کی شرطین کرتی ہین جو اسد کی کتاب مین نہین
ہین جو شخص ایسی شرط کری جو اسد کی کتاب مین نہین ہی وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطین کری اسد کی شرط لائق ہی
قبول کرنے کے اور بھروسی کے المکاتب یباع قبل ان یقضی من کتابتہ شیئا مکاتب نے اگر اپنی بدل
کتابت مین سی کچھہ ادا نہ کیا ہو تو اوس کا بیچنا درست ہی عن عائشۃ انہا قالت جاءت بریرۃ الی فقالت یا عائشۃ
انی کاتبت اہلی علی سبع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی فلم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت
لہا عائشۃ ونفست فیہا ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اعطیہم ذلک جمیعا ویکون ولاؤک لی فعلت
فذہبت بریرۃ الی اہلہا فعرضت ذلک علیہم فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیک فلتفعل ویکون
ولاؤک لنا فذکرت ذلک عائشۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا ایمنعک ذلک منہا ایتاعی واعتقی
فان الولاء لمن اعتق ففعلت وقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ تعالی ثم قال اما بعد
فما بال الناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیست فی کتاب اللہ فہو باطل وان
کان مائۃ شرط قضاء اللہ احق وشرط اللہ اوثق وانما الولاء لمن اعتق ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سی روایت ہی
بریرہ میرے پاس آئے اور بولی ای عائشہ مین نے اپنے لوگون سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو
اور اوس نے اپنی کتابت مین سی کچھہ ادا نہین کیا تہا حضرت عائشہ کو رغبت ہوئی بریرہ کے طرف اونہون نی کہا تو اپنے مالکون
پاس جا اگر وہ چاہین تو مین یہ سب (یعنی ساتون اوقیے) اوس کو دیدون گی لیکن ولا میری مین لون گی بریرہ اپنے لوگون پاس گئے اور
اون سے یہ بیان کیا اونہون نی انکار کیا اور کہا اگر عائشہ چاہین تو اسد تجہہ سی سلوک کرین لیکن ولا ہم لین گے حضرت
عائشہ نے رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم سی بیان کیا آپ نے فرمایا تو اون کی کہنے سے بریرہ کا لینا مت چھوڑ خرید لی اور آزاد کردی
ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور تعریف کے
اسد جل جلالہ کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین کرتی ہین جو اسد کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط
کری جو اسد کی کتاب مین نہین ہی وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطین ہون اسد کا حکم زیادہ لائق ہی قبول کرنے کے اور شرط اسد کے
مضبوط ہی ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء

وعن هبیرۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا ولا کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے **ف** کیونکہ ولا ایک حق ہی جسکی وجہ سے اگر آزاد کیے ہوئے غلام یا لونڈی کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا یا اوسکی وارث وارث ہوتی ہین پھر معلوم نہین کہ غلام یا لونڈی کچھ مال چھوڑ کر مرے یا نہ چھوڑ کر اس لیے اوسکی بیع جایز نہ ہوگی **بیع الولاء** ولا کا بیچنا **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن هبیرۃ ترجمہ عبد اسد سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے **بیع الماء** پانی کا بیچنا **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الماء ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا پانی کے بیچنے سے **ف** یعنی اگر کسی کا کنوان یا حوض یا چشمہ ہو تو پانی پینے جانورون کے پلانے کی لیے بیچنا درست نہین بلکہ اجازت دیوے کہ جسکا جی چاہی پیے یا جانورون کو پلاوے۔ بعضون کی نزدیک یہ بھی تنزیہی ہی اور بعضون کی نزدیک تحریمی اور جو کہ بہت سینچنے کے لیے پانی بیچی تو قباحت نہین **عن** مرۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن بیع الماء ترجمہ مرہ بن عبید سے روایت ہی مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتی تھے پانی کی بیچنے سے **بیع** فضل الماء بچی ہوی پانی کا بیچنا **عن** ایاس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع فضل الماء وباع ثمامۃ الوھط فضل ماء الوھط فکرھہ عبد اللہ بن عمر ترجمہ ایاس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا بچی ہوئی پانی کے بیچنے سے اور قریہ نے وہط (ایک گانون ہو طایف کیطرف) کا پانی بیچا بچا ہوا تو برا جانا اوسکو عبد اسد بن عمر نے **عن** ایاس بن عبید صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا فضل الماء فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبید سے روایت ہے بیچو بچا ہوا پانی کیونکہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو بچا ہوا پانی **بیع الخمر** شراب کا بیچنا **عن** ابن وعلۃ المصری انہ سال ابن عباس عما یعصر من العنب قال ابن عباس اھدی رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راویۃ خمر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل علمت ان اللہ عز وجل حرمھا فساره ولھم فھمھم ما ساره کما اردت فسالت انسانا الی جنبہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم ساره قال امرنی ان بیعھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا ففتح المزادتین حتی ذھب ما فیھما ترجمہ ابن وعلہ مصری نے ابن عباس سے پوچھا انگور کے شیرہ کا حال ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس ایک مٹھ شراب کے تحفہ لایا آپنے فرمایا کیا تجھے معلوم نہین اسد نے شراب کو حرام کر دیا ہی پھر اوس نے آہستہ سے ایک شخص سے کان مین کچھ کہا مین نہین سمجھا کیا کہا مین نے ایک آدمی سے کہا اوسکا بیچنا حرام کیا ہی تب اوس نے کہا تو کیا بیچنا حرام کیا ہی اوسنے کہا بیچنا حرام کیا ہی تب اوس نے دونون ـــــ شکون کا منہ کھولدیا اور جو کچھ شراب اوس مین تہا بہ گیا **عن** عائشۃ قالت لما نزلت ایات الربوا قام رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال ان اللہ حرم علی الناس ثم حرم التجارۃ فی الخمر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے جب سود کی آیتین اخیر مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کہڑی ہوے اور لوگون کو پڑہ کر سنائین پھر شراب مین تجارت کو حرام کیا **باب** بیع الکلب کتے کا بیچنا **عن** عقبۃ بن عمرو قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی خرچی سے اور نجومی کی کمائی سے **ف** یعنی یہہ سب حرام مین انکا استعمال درست نہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اشیاء حرمھا وثمن الکلب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزونکو حرام کیا اوس مین سے کتی کی قیمت بھی حرام کی **ما استثنے** کونسا کتا بیچنا درست ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب والسنور الا کلب صید ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتے اور بلی کی قیمت سے مگر شکاری کتی کی قیمت سے (امام نسائی نے کہا یہ روایت منکر ہے) **ف** یعنی خلاف ہے اور معتبر لوگون کی روایت کے اوس مین شکاری کتی کا استثنا مذکور نہین ہے) **بیع** الخنزیر سور کا بیچنا **عن** جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارایت شحوم المیتۃ فانہ یطلی بھا السفن ویدھن بھا الجلود ویستصبح بھا الناس قال لا ھو حرام وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک قاتل اللہ الیھود ان اللہ عزوجل لما حرم علیھم شحومھا جملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تہے مکے مین بیشک اللہ اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کی بیچ کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ مُردے کی چربی سے تو کشتیان چکنی کیجاتی ہین اور کہا لیتے ہین اور لوگ اوسکو جلا کر روشنی کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ یہود کو تباہ کرے جب اللہ نے اون پر چربی کو حرام کیا تو اونہون نے اوسکو پگہلایا پھر بیچکر اوس کی قیمت کہائی **بیع** ضراب الجمل اونٹ کی جفتی کو بیچنا **ف** یعنی نر کو مادہ پر چڑہانے کی اجرت لینا **عن** جابر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء وبیع الارض لتحرث فبیع الرجل ارضہ وماءہ فعن ذلک نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو دانے کی اجرت لینے سے اور پانی کی بیچنے سے اور زمین بیچنے سے کہیتی کے لیے یعنے کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو بیچے (دوسری کے ہاتھ کہ وہ اوس مین زراعت کرے اور ایک حصہ یہہ بھی لیوے) ان باتون سے آپنے منع کیا **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نرکو دانی کی اجرت لینے سے ف بلکہ بغیر اجرت کے نر کو دینا چاہیے للبتہ اگر خوشی سے مادیان والا کچھ دیوے تو قباحت نہیں) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّعِقِ لِحَدِّ بَنِي صَعْصَعَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَنَا نُكْرِمُ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص بنی صعق میں سے جو ایک شاخ ہے بنی کلاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور نر کو دانے کی اجرت لینے کو پوچھا۔ آپ نے منع فرمایا اوسکو وہ بولا ہم کو تحفے کے طور پر کچھ ملتا ہے ف یعنی ہم شرط نہیں کرتے دیا تو اللہ اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اجازت دی اوسکو تحفے کے طور پر جو ملے اوس کے لینے کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے والے کی کمائی اور نر کو دانی کی اجرت اور کتے کی قیمت سے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو دانے کی مزدوری سے عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ ترجمہ ابوحازم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی کی قیمت سے اور نر کو دانی کی مزدوری لینے سے اَلرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ ایک شخص ایک چیز خریدی پھر اوسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہو جاوے اور وہ چیز جون کی تون موجود ہو تو بیچنے والا اوس کا زیادہ حقدار ہے (خریدار کے اور وضاحتوں ہون گی) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ ثُمَّ وَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهٗ سِلْعَةً بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جاوے پھر ایک شخص اپنا بیچا ہوا اسباب اوسکے پاس پاوے جو نکاتون تو وہ زیادہ حقدار ہے اوسکے لینے کا اوروں سے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُفْلِسُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ وَعَرَفَهُ اَنَّهٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِيْ بَاعَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نادار ہو جاوے اور اوسکے پاس کسی کی چیز جون کی تون ملے وہ اوسکو بچانے تو وہ اوسی کی ہے جس نے اوسکو بیچا تھا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص کے پھلون پر جو اوس نے خریدے تھے آفت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور وہ بہت قرضدار ہو گیا تب آپ نے فرمایا صدقہ دو اوسکو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا نہ ہوا۔ آپ نے اوسکے خواہون سے فرمایا اب جو موجود ہے اور کچھ تم کو نہیں ملے گا اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ ایک شخص مال بیچ پھر اوسکا مالک کوئی

اور نکلے عن اسید بن حضیر بن سماک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی انہ اذا وجدھا فی ید الرجل غیر المتھم فان شاء اخذھا بما اشتراھا وان شاء اتبع سارقہ وقضی بذلک عمر ابوبکر ثم حمہ اسید بن حضیر بن سماک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی چیز ایسے شخص کے پاس پائے جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر چاہے اتنی قیمت دیکر جتنی کو اوس نے لیا ہے اوس چیز کو لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور یہی حکم دیا عمر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما نے ف اور بعضوں کا مذہب یہ ہے کہ مالک مال اپنی چیز لے اور جس شخص کے پاس چیز نکلے اوسکو حکم ہوگا کہ وہ اپنی بائع سے دام وصول کرے پھر وہ اپنی بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جاوے اور دلیل ان کے دوسری حدیث ہے عن اسید بن حضیر انہ انصاری انہ کان عاملا علی الیمامۃ وان مروان کتب ان معاویۃ کتب الیہ ان ایما رجل سرق منہ سرقۃ فھو احق بھا حیثما وجدھا ثم کتب بذلک مروان الی فکتبت الی مروان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بانہ اذا کان الذی ابتاعھا من الذی سرقھا غیر متھم یخیر سیدھا فان شاء اخذ الذی سرق منہ بثمنھا وان شاء اتبع سارقہ ثم قضی بذلک ابوبکر وعمر وعثمان فبعث مروان بکتابی الی معاویۃ وکتب معاویۃ الی مروان انک لست انت ولا اسید تقضیان علی ولکن اقضی فیما ولیت علیکما فانفذ لما امرتک بہ فبعث مروان بکتاب معاویۃ فقلت لا اقضی بہ ما ولیت بما قال معاویۃ ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ حاکم تھے یمامہ کے (جو ایک ملک ہے حجاز کی پورب کی طرف) مروان نے اوسکو لکھا کہ معاویہ نے مجھ کو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری جاوے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے جہاں اوسکو پاوے اسید نے کہا مروان نے یہ مجھکو لکھا میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ جو شخص جسنے اوس چیز کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اوسپر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے چاہے قیمت دیکر یعنی جتنی قیمت کو اوس نے چور سے لیا ہے وہ چیز لے لیوے چاہے چور کا پیچھا کرے پھر اسی کیموافق ابوبکر اور عمر اور عثمان نے فیصلہ کیا مروان نے میرے خط کو معاویہ پاس بھیجدیا معاویہ نے مروان کو لکھا تو اور اسید میرے اوپر حکم نہیں کر سکتے لیکن میں تم دونوں پر حکم کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم ہے اوسکے موافق عمل کر مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیجدیا میں نے کہا میں اوسی کیموافق حکم کرونگا جو معاویہ کہتے ہیں جبتک اون کیطرف سے حاکم رہونگا ف اس لیے کہ اطاعت خلیفہ اور بادشاہ اسلام کی واجب ہے اور قاضی کو نہیں پہونچتا کہ خلاف امر سلطانی کے فیصلہ کرے پر جب سلطان کا حکم خلاف شرع کے ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیئے اور سلطان کو پہنچانا چاہیئے اگر سلطان نہ مانے تو سب مسلمان ملکر اوس کو تخت سے اوتار دیں اور دوسرے کو بٹھا دیں عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل احق بعینہ مالم یقبضہ اذا وجدہ وعلی متبع البائع من باعہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی چیز کا حق دار ہے جب اوسکو پاوے اور جسکے پاس چیز نکلی وہ اپنی بائع کا پیچھا کرے (شاید معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے عن

سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِّنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کردیں (یعنی ایک ولی ایک سے نکاح کرے اور دوسرا دوسرے سے کرے) تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور جس نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو بیچا تو جسکے ہاتھ پہلے بیچا اسی کو وہ چیز ملیگی **الاستقراض** قرض لینے کا بیان **عَنْ** عبداللہ بن ابی ربیعہ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ ترجمہ عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درم قرض لیے پھر آپ پاس مال آیا آپنے ادا کردیے اور فرمایا برکت دے اللہ تیری گھر اور تیری مال مین قرض کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی قرضخواہ کا شکریہ کرے اور ادا کو دلکری **التغليظ** فی الدین قرضداری کی برائی **عَنْ** محمد بن جحش قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَاَلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ ترجمہ محمد بن جحش سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی اتری ہے ہم لوگ چپ ہوگئے اور گھبرا گئے جب دوسرا دن ہوا تو مین نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سختی کیسی ہے جو اتری آپنے فرمایا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ مین مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے پھر جلایا جاوے اور اوسپر قرض ہو تو جنت مین نہ جاویگا جبتک اپنی قرض کو ادا نہ کرے **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ اَهٰهُنَا مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ اَحَدٌ ثَلٰثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اَلَّا تَكُوْنَ اَجَبْتَنِيْ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُثْنِ عَلَيْهِ بِخَيْرٍ اِلَّا بِخَيْرٍ اِنَّ فُلَانًا رَجُلٌ مِّنْهُمْ مَاتَ مَا سُوْدَ بِدَيْنِهٖ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازہ مین آپنے فرمایا کیا اسجگہ فلانے قبیلے مین سے کوئی ہے تین بار آپنے یہی فرمایا جب ایک شخص کھڑا ہوا آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار مین مجھ کیون جواب نہین دیا مین نے تجھے نہین پکارا مگر تیری سی فلان شخص کا ہوا ہے (جنت مین جانے سے یا اپنی ماؤن کی صحبت سے) بسبب قرضداری کے **التسهيل** فيه قرضداری مین آسانی **عَنْ** عمران بن حذیفہ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُدَانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ وَلَامُوْهَا وَوَجَدُوْا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا اَتْرُكُ الدَّيْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ وَصَفِيِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا ترجمہ عمران بن حذیفہ سے روایت ہے میمونہ بہت قرض لیا کرتین لوگون نے اون سے اس بات مین

لفت گو کی اور اون کو ملامت کی اور سنجیدگی کیا اون پر وہ بولین مین قرض لیتا نہ چھوڑونگی مین نے اپنی پیاری اور برگزیدہ پیغمبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتی تہی جو شخص قرض لیوے اور خدا جانتا ہی کہ وہ اوس کے ادا کرنیکی فکر مین ہی
تو اللہ دنیا مین اوسکا قرض ادا کراویگا **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُؤَدِّيَهُ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین میمونہ
سے روایت ہی وہ قرض لیتے تہین لوگون نے اون سے کہا اے ان مسلمانون کی تم قرض لیتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جائداد اوسکی
ادا کرنے کو نہین ہی انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تھے جو شخص قرض لیوے اور وہ
اوسکی ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ اوسکی مدد کریگا **مَطْلُ الْغَنِيِّ** مالدار آدمی قرض ادا کرنے مین دیر کرے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مالدار پر اوترا دیا جاوے یعنی قرضدار
اپنی قرض کا اوتارا ایک مالدار شخص پر کردے جسکو حوالہ کہتے ہین) تو چاہیے کہ اوسکا پیچھا کرے) یعنی جبر اوترا کردیا ہی اور قرضدار
پر سختی نکرے اور مالدار کا قرض ادا کرنا ظلم ہے یعنی اگر مفلس ہو اور قرضدار نہ کرے تو گناہ نہین اسلیے کہ مجبور ہے لیکن دیتے
ہوتے ساتے کسی کا قرض نہ دیدے تو بڑا گناہ ہی **عَنِ** الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ
عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ ترجمہ شرید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار اگر قرض ادا کرنے مین دیر کرے تو اوسکی عزت
بگاڑنا درست ہوجاتی ہی (یعنی قرضخواہ کو درست ہی کہ اوسکی برائی کرے) اور اوسکو سزا دینا بھی درست ہی (یعنی حاکم اوس کو
قید کرسکتا ہے) **عَنِ** الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ ترجمہ یہی جو
اوپر گزرا **اَلْحَوَالَةُ** قرض کا اوتارکرنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ
اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا مالدار کا قرض ادا کرنے مین
ظلم ہے اور جب تم مین سے کیسکو حوالہ دیا جاوے مالدار پر تو پیچھا کرے اوسکا (اور قرضدار کا پیچھا چھوڑدے **اَلْكَفَالَةُ**
بِالدَّيْنِ قرض کی ضمانت کرنا **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ
فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے
ایک انصاری مرد کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا نماز پڑہنے کے لیے آپنے فرمایا اسپر تو قرض ہے ابوقتادہ نے کہا
یارسول اللہ مین اسکا ضامن ہون۔ آپنے فرمایا پورا قرض ادا کردگے ابوقتادہ نے کہا پورا **اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ حُسْنِ**
الْقَضَاءِ اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ
اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین وے لوگ ہین جو قرض کو اچھی

طرح سے ادا کرتے ہیں **حُسْنُ** الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ خوش معاملگی اور قرض وصول کرنیمیں نرمی کرنیکی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکشخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنی آدمی سے کہتا جہاں آسانی سے ملے وہاں سے وصول کرو اور جہاں دشواری ہو (یعنی قرضدار مفلس ہو بیچارہ تنگ) تو چھوڑ دو اور درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہماری قصوروں سے بھی درگزر کرے جب مرگیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر یہ ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا جب اوسکو تقاضا کرنیکی بھیجتا تو کہہ دیتا جو آسانی سے ملے لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر دے شاید اسی سے ہم کو معاف کرے اللہ جل جلالہ نے فرمایا میں نے تجھ کو معاف کیا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور جب کسی کو مفلس دیکھتا تو اپنی جوان سے کہتا معاف کرو اوسکو شاید اللہ تعالیٰ معاف کرے ہم کو جب اللہ میں گیا تو اللہ نے اوسکو معاف کر دیا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جنت میں داخل کر دیا ایک شخص کو جو نرمی کرتا خریدتے اور بیچتے اور ادا کرتا اور وصول کرتا وقت **الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ** شرکت بغیر مال کے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ شَرِكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِرَجُلَيْنِ فَجَاءَ بِي وَبِعَمَّارٍ وَلَمْ يَجِئْ بِشَيْءٍ ترجمہ عبداللہ سعد بن مسعود سے روایت ہے میں اور عمار اور سعد شریک ہوئے بدر کے روز تو سعد دو قیدی پکڑ کر لائے اور میں اور عمار دونوں کچھ نہ لائے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ ثُمَّ مَا بَقِيَ فِي مَالِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ایک غلام میں سے آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو آدمی نصفا نصف کے شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے) تو دوسرے کو بھی رجوع دوسری شریک کا ہے) مال بیچ آزاد کرے اگر اوس کے پاس مال ہو **فائدہ** اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہے تو غلام پورا آزاد ہو جاویگا اور دوسرے شریک کے حصے کے دام دینا پڑینگے اور جو مفلس ہو تو آدھا غلام آزاد ہوگا اور غلام کو اختیار ہے کہ محنت مزدوری کرکے دوسرے شریک کے حصے کے دام ادا کرے اور پورا آزاد ہو جاوے **الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ** غلام لونڈی میں شرکت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ

لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا بَلَغَ ثَمَنُهٗ بَقِيَّةَ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام لونڈی مین آزاد کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسری حصی کی قیمت کو کافی
ہو تو وہ آزاد ہو جاویگا اوسکو مال مین سے **الشَّرِكَةُ فِي النَّخْلِ** درخت مین شرکت **عَنْ** جابر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيكِهٖ ترجمہ جابر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو اون کو نہ بیچے جبتک اپنی
شریک سے نہ پوچھ لیوے (کیونکہ اگر شریک لینا چاہی تو وہ زیادہ حقدار ہے اور دوسرے) **الشَّرِكَةُ فِي الْاِتْبَاعِ**
زمین مین شرکت **عَنْ** جابرٍ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ
وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْ فَهُوَ
اَحَقُّ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر مال مشترک مین جو تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو
یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہین جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اوس شریک کو اختیار ہی چاہی
لیوے (تو لے لے) اور چاہی نہ لیوے (تب دوسرا شخص لے لیگا) اور جو ایک شریک اپنا حصہ بیچ اور دوسرے شریک کو خبر نہ کرے
تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہی یعنی اوسکو شفعی کا حق ہی وہ اوتنی دام جتنی کو شریک نے بیچا ہے دیکر غیر شخص سے جہین سکتا ہی
ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا شفعی کا بیان **ف** شفعہ ایک حق ہی جسکی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہی جسپر
اب اختلاف ہی کہ شفعہ کا حق کسکو پہونچتا ہی بعضون کے نزدیک صرف شریک کو پہونچتا ہی اور بعضون کے نزدیک ہمسائے
کو بھی یہ حق ہے **عَنْ** اَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ ترجمہ ابو رافع سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا **عَنِ** الشَّرِيدِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضٌ لِيَ لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيهَا شِرْكٌ وَلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ ترجمہ شرید سے روایت ہی اکشخص بولا یا رسول اللہ میری زمین ہی جس مین کسی کو شرکت
نہین نہ حصہ ہی مگر ہمسائگی کا حق ہے آپ نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حقدار ہی اپنی پڑوس کا **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہمسایے کو حق شفعہ ہے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ
الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مال مین
ہی جو تقسیم نکیا جاوے جب حد بندی ہو جاوے اور راہ مین ہو جاوے پھر شفعہ نہین ہے **عَنْ** جابرٍ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعی کا اور ہمسایہ
کے حق کا **اٰخِرُ كِتَابِ** البیوع تمام ہوئی کتاب البیوع **ذِكْرُ** القسامة الَّتِي كَانَتْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کے زمانے مین جو قسامت مروج تھی اوسکا بیان **ف** قسامت کہتے ہین قسم کو اصطلاح مین قسامت یہ ہے

کہ مقتول کی قوم مین سے اوسکی وارث پچاس آدمی قسم کہاوین کہ فلان شخص نے اسکو مارا ہی اور جو اوسکی وارث پچاس سے کم ہون تو جتنی ہون اونھی کو پچاس بار قسمین دی جاوین اور جنپر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کہاوین کہ ہم نے اسکو قتل نہین کیا عن ابن عباس قال اول قسامۃ کانت فی الجاھلیۃ کان رجل من بنی ھاشم استاجرہ رجل من قریش من فخذ اخر قال فانطلق معہ فی ابلہ فمر بہ رجل من بنی ھاشم قد انقطعت عروۃ جوالقہ فقال اعقلنی بعقال اشد بہ عروۃ جوالقی لا تنفر الابل فاعطاہ عقالا یشد بہ عروۃ جوالقہ فمانزلوا وحولت الابل الا بعیرا واحدا فقال الذی استاجرہ ما شان ھذا البعیر لم یعقل من بین الابل قال لیس لہ عقال قال فاین عقالہ قال مر بی رجل من بنی ھاشم قد انقطعت عروۃ جوالقہ فاستعانانی فقال اعقلنی بعقال اشد بہ عروۃ جوالقی لا تنفر الابل فاعطیتہ عروۃ عقالا فحذفہ بعصا کان فیھا اجلہ فمر بہ رجل من اھل الیمن فقال اتشھد الموسم قال ما اشھد وربما شھدت قال ھل انت مبلغ عنی رسالۃ مرۃ من الدھر قال نعم قال اذا شھدت الموسم فنادیا ال قریش فاذا اجابوک فنادیا ال ھاشم فاذا اجابوک فسل عن ابی طالب فاخبرہ ان فلانا قتلنی فی عقال ومات المستاجر فلما قدم الذی استاجرہ اتاہ ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فاحسنت القیام علیہ ثم مات فنزلت قد دفنتہ فقال کان ذا اھل اذاک منک فمکثت حینا ثم ان الرجل الیمانی الذی کان اوصی الیہ ان یبلغ عنہ وافی الموسم فقال یا ال قریش قالوا ھذہ قریش قال یا ال بنی ھاشم قالوا ھذہ بنو ھاشم قال این ابو طالب قال ھذا ابو طالب قال مرنی فلان ان ابلغک رسالۃ ان فلانا قتلہ فی عقال فاتاہ ابو طالب فقال اختر منا احدی ثلاث ان شئت ان تؤدی مائۃ من الابل فانک قتلت صاحبنا خطا وان شئت یحلف خمسون من قومک انک لم تقتلہ فان ابیت قتلناک بہ فاتی قومہ فذکر لھم ذلک فقالوا نحلف فاتتہ امراۃ من بنی ھاشم کانت تحت رجل منھم قد ولدت لہ فقالت یا ابا طالب احب ان تجیز ابنی ھذا برجل من الخمسین ولا تصبر یمینہ حیث صبرت ایمانھم ففعل فاتاہ رجل منھم فقال یا ابا طالب اردت خمسین رجلا ان یحلفوا فیکون مائۃ من الابل یصیب کل رجل بعیران ھذا بعیران فاقبلھما عنی ولا تصبر یمینی حیث صبرت ایمانھم فقبلھما وجاء ثمانیۃ وثلاثون رجلا حلفوا قال ابن عباس والذی نفسی بیدہ ما حال الحول ومن الثمانیۃ والاربعین عین تطرف

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی پہلی قسامت جو جاہلیت کے زمانہ مین تہی یہ ہوئی کہ بنی ہاشم مین سے ایک شخص نے نوکری کی قریش کے ایک شخص کی یعنے قریش کے ایک شاخ مین سے وہ تہا وہ اوسکے ساتہہ گیا اونٹون مین وہان ایک اور شخص بنی ہاشم مین سے جسکی بمبین کی رسی ٹوٹ گئی تہی وہ بولا میری مدد کر ایک رسی سے تا بندہ دون سین اپنی برتن کو ایسا نہو کہ اونٹ چل نکلے (اور برتن گر پڑے) اوس نے (یعنی جو نوکر ہوا تہا) ایک رسی دیدی برتن باندہنے کو جب لوگ اوتری اور اونٹ

باندہی گئے - تو ایک اونٹ خالی رہا (اوسکی باندہنے کو رسی نہ تھی) جس نے نوکر رکہا تہا وہ بولا یہ اونٹ کیسا ہے باندہا کیون نہین گیا نوکر بولا اسکی رسی نہین ہے وہ بولا رسی کہان گئی نوکر بولا مجھے ایک شخص ملا بنی ہاشم مین سے اوسکی رسی ٹوٹ گئی تہی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مدد کر ایک رسی دیکر جس سے مین اپنا برتن باندہون اپسا نہ ہو اونٹ چل نکلے تو میرے باندہنے کی رسی اوسے دیدی یہ سنتی ہی اوس نے ایک لاٹھی نوکر کو ماری اوسی مین اوسکی موت تھی (وہ قریب مرنے کے ہوگیا) وہان ایک شخص نکلا یمن کے لوگون مین سے تو اوس نے (یعنی نوکر نے) اوس سے پوچہا کیا تو اس موسم مین جاویگا وہ بولا نہین جاؤنگا اور شاید جاؤن نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہونچا دیگا جو وقت تو پہونچے وہ بولا ہان تب نوکر نے کہا جب تو موسم مین جاوے تو پکارا ای قریش کے لوگو جب وہ جواب دین تو پکارا ای ہاشم کی اولاد جب وہ جواب دین تو ابو طالب کو پوچہہ پہر اون سے کہدی کہ فلان شخص نے (اوسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکہا تہا) مجھے ایک رسی کے لیے مار ڈالا پہر وہ نوکر مرگیا جب وہ شخص جسنے نوکر رکہا تہا مکے مین آیا تو ابو طالب نے اوس سے پوچہا ہمارا آدمی کہان گیا وہ بولا اسکو میرے اونٹ کی رسی کے لیے میں نے مار ڈالا پہر اوسکی اچہی طرح خدمت کی پہر مرگیا تو مین نے اوسکو اوترا اور اوسکو دفن کیا ابو طالب نے کہا اوسکو اسطرح ہی لائق تہا تجہکو (یعنی تجہسے بہی توقع تہی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبر گیری کی اور اچہی طرح دفن کیا) پہر چند روز ابو طالب کہے رہی تہے مین وہ یمن کا شخص آپہونچا جسکو اوس نے وصیت کی تہی پیام پہونچانے کے لیے اور عین موسم پر آیا اوس نے پکارا ای قریش کے لوگو لوگون نے کہا یہ قریش کے لوگ ہین پہر اوس نے پکارا ای ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا یہ ہاشم کے بیٹے ہین اوسنے کہا ابو طالب کہان ہین کہا ابو طالب یہ مین تب اوس نے کہا فلان شخص نے میرے ہاتھ یہ پیام بہیجا تہا کہ فلان شخص نے اوسی رسی کے لیے مار ڈالا ایک رسی کے لیے یہ سنکر ابو طالب اوس شخص کے پاس آئے اور کہا تین باتون مین سے ایک بات تو کر اگر تیرا جی چاہے تو سو اونٹ دی دیتے کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا (یعنی تیرا قصد قتل کا نہ تہا) اور جو تیرا جی چاہے تو تیری قوم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین اس بات پر کہ تو نے اوسکو نہین مارا اگر تو ان دونون باتون سے انکار کرے تو ہم تجھے اوسکے بدلے مین قتل کرین گے اوس نے اپنی قوم سے بیان کیا اونہون نے کہا ہم قسم کہا دینگے پہر ایک عورت آئی ابو طالب پاس جو اوسکی قوم مین بیاہی ہوئی تہی اور بنی ہاشم مین سے تہی اوسکا ایک لڑکا تہا وہ بولی ای ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو اس لڑکے کو منظور کر لی پچاس آدمیون مین سے ایک کے بدلے اور اوسکو قسم نہ دلا ابو طالب نے منظور کیا پہر ایک اور شخص اون مین سے آیا اور کہنے لگا ای ابو طالب تم پچاس آدمیونکو قسم دلایا چاہتے ہو سو اونٹون کے بدلے تو ہر ایک شخص کے حصے مین دو دو اونٹ آتے ہین یہ دو اونٹ لو اور منظور کرو مجہپر قسم مت ڈالو جب تم زبردستی قسمین دوگے ابو طالب نے منظور کر لیا اور اڑتالیس آدمی آئے اونہون نے قسم کہائی - ابن عباس نے کہا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ایک سال نہین گزرا کہ اون اڑتالیس مین سے ایک آنکہ بہی نہ رہی وہ بہی ہور یعنی سب مرگئے)

القسامة قسامت کا بیان

عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقر القسامة على ما كانت عليه في الجاهلية ترجمہ ایک صحابی سے

روایت ہی جو انصار مین سی تہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکہا جیسی جاہلیت مین تہی **عن** انا من من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القسامۃ کانت فی الجاھلیۃ ثم اقرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما کانت علیہ فی الجاھلیۃ وقضی بھا بین اناس من الانصار فی قتیل ادعوہ علی یھود فیخیبر ترجمہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے چند صحابہ سے روایت ہی کہ قسامت جاہلیت مین جاری تہی پہر قائم کہا اوسکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نی اور حکم کیا جیسا کا انصار کے مقدمہ مین جب اون مین سی چند لوگ دعوی کرتی تہے ایک خون کا خیبر کے یہودیون پر **عن** ابن المسیب قال کانت القسامۃ فی الجاھلیۃ ثم اقرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الانصاری الذی وجد مقتولا فی جب الیھود فقالت الانصار لیھود قتلوا صاحبنا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی قسامت جاہلیت مین جاری تہی پہر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکو باقی رکہا اوس انصاری کے مقدمہ مین جسکی لاش یہود کے کنوے مین ملی تہی اور انصار نے کہا تہا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو مار ڈالا **ثبدیۃ** اھل الدم فی القسامۃ پہلے مقتول کے وارثون کو قسم دینا قسامت مین اگر وہ قسم کہالین تو قتل کا وہ دیت ادا کرین اور جو قسم نہ کہاوین تو جنپر گمان ہے وہ قسم کہاوین اگر قسم کہالین گے تو بری ہون گے نہین تو دیت دینا ہوگی **عن** سھل بن ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن سھل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جھد اصابھما فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ بن سھل قد قتل وطرح فی فقیر او عین فاتی یھود فقال انتم واللہ قتلتموہ فقالوا واللہ ما قتلناہ ثم اقبل حتی قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ ثم اقبل ھو وحویصۃ وھو اخوہ اکبر منہ وعبد الرحمن بن سھل فذھب محیصۃ لیتکلم وھو الذی کان بخیبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر وتکلم حویصۃ ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال فتحلف لکم یھود قالوا لیسوا مسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث الیھم بمائۃ ناقۃ حتی ادخلت علیھم الدار قال سھل لقد رکضتنی منھا ناقۃ حمراء ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہی عبد اسد بن سہل اور محیصہ دونون خیبر چلے کچہ تکلیف کیوجہ سے جو اون کو تہی پہر محیصہ پاس ایکشخص آیا اور کہا اوسنے کہ عبد اسد بن سہل مارے گئے اور ایک اندہی کنوے یا چشمے مین ڈالدیگئی یہ سنکر محیصہ یہودیون پاس آئے اور کہنے لگی قسم خدا کی تم نے اوسکو مارا ہے وہ بولی قسم خدا کی ہم نے اوسکو نہین مارا محیصہ وہان سے چلے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پہر محیصہ اور اون کے بڑی بہائی حویصہ اور عبد الرحمان بن سہل ملکر آئے محیصہ نے پہلے بات کرنا چاہی وہی خیبر مین گئے تہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بڑی کا لحاظ کر بڑی کا لحاظ کر (اوسکو پہلے بات کرنے دے) آخر حویصہ نے بات کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تو یہود تمہاری ساتھی کی دیت دیوین نہین تو اون سے کہہ دیا جاوی لڑائی کی پہر آپ نے

اس باب مین یہود کو لکھا یہود نے جواب مین لکھا ہم نے قسم خدا کی اوسکو نہین مارا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اچھا تم قسم کھاؤ اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرلو وہ بولے ہم قسم نہین کھاوینگے (اس لیے کہ ہم نے اپنی آنکھ سے مارتی نہین دیکھا) آپنے فرمایا تو یہود قسم کھاوین گے تمھاری لیی (کہ ہم نے اوسکو نہین مارا نہ ہم جانتے ہین کسنے مارا) اونہون نے کہا یارسول اللہ وہ تو مسلمان نہین ہین (کافر ہین جھوٹے قسم کھالیوین گے) تب آپنے اپنی پاس سے اونکو دیت دی اور سو اونٹ بھیجے یہان تک کہ اونکے گھر مین داخل ہوگئے۔ سہل نے کہا اوس مین سے ایک اونٹنی نے جو سرخ تھی مجھکو لات ماری تھی عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

لحیصہ

وہی جو اوپر گزرا **ذکر** اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر سهل فيه راویون کا اختلاف الفاظ سے حدیث کی روایت مین عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمَهُ عَقَلَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود ساتھ نکلے جب خیبر مین پہونچے تو وہان کسی مقام پر جدا ہوگئے محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو دیکھا ماری ہوئی پڑی ہین۔ اونہون نے اونکو دفن کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے وہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل جو سب لوگون سے

کم سن تھے تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے پہلے بات کرنے لگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ سن میں بڑے ہوں ان کے
بڑائی کرو وہ چپ رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بات کی پھر اونہوں نے بھی اونکے ساتھ بات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کیا جہاں عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کہاتے ہو اور اپنی ساتھی کا
خون پاتے ہو یا اپنی قاتل کو پاتے ہو اونہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کہاویں گے حالانکہ ہم موجود نہ تھے تب آپ نے فرمایا اچھا
یہود پچاس قسمیں کھاکر تم کو الگ کریں گے اونہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر مانیں گے فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو اپنی پاس سے اونکی دیت دی **عن** سہل بن ابی حثمۃ وہو رافع بن خدیج ان محیصۃ بن
مسعود وعبداللہ بن سہل اتیا خیبر فی حاجۃ لہما فتفرقا فی النخل فقتل عبداللہ بن سہل فجاء احق کا
عبدالرحمن بن سہل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا عمہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم عبدالرحمن
فی امر اخیہ وہو اصغر منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر لیبدأ الاکبر فتکلما فی امر صاحبہما
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ ذکر معناہا یقسم خمسون منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم
نشہدہ کیف نحلف قال فتبرئکم یہود بایمان خمسین منہم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار فودہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ قال سہل فدخلت مربدا لہم فرکضتنی ناقۃ من تلک الابل ترجمہ سہل بن
ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل خیبر میں آئے کسی کام کو لیے پھر کھجوروں کے درختوں میں
جدا ہوگئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے سہل نے کہا میں اونکے ایک تھان میں گیا تو اونٹنی اونٹوں میں سے رجو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں دیے تھے) ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری **عن** سہل بن ابی حثمۃ ان عبداللہ بن سہل
ومحیصۃ بن مسعود بن زید اتاہا خیبر وہو یومئذ صلح فتفرقا لحوائجہما فاتی محیصۃ علی عبداللہ
بن سہل وہو متشحط فی دمہ قتیلا فدفنہ ثم قدم المدینۃ فانطلق عبدالرحمن بن سہل وحویصۃ ومحیصۃ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب عبدالرحمن یتکلم وہو احدث القوم سنا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون خمسین یمینا
منکم فتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم قالوا یا رسول اللہ کیف نحلف ولم نشہد ولم ترض قال فتبرئکم
یہود بخمسین یمینا قالوا یا رسول اللہ کیف نأخذ ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر میں آئے اور اونہوں نے وہاں صلح تھی پھر
دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کے لیے بعد اس کے محیصہ عبداللہ بن سہل پاس آئے دیکھا تو وہ اپنی خون میں لوٹ رہے ہیں
قتل ہوکر پھر دفن کیا اونکو اور مدینے میں آئے اخیر تک جیسی اوپر گزرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ قال انطلق عبداللہ
بن سہل ومحیصۃ بن مسعود بن زید الی خیبر وہم یومئذ صلح فتفرقا فی حوائجہما فاتی محیصۃ

علی عبد اللہ بن سہل فھو یتشحط فی دمہ قتیلا فدفنہ ثم قدم المدینۃ فانطلق عبد الرحمن بن سہل و حویصۃ
ومحیصۃ ابنا مسعود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبد الرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبر الکبر وھو احدث القوم فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون بخمسین
منکم وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا یا رسول اللہ کیف نحلف ولم نشہد ولم نحضر فقال فتبرئکم
یھود بخمسین فقالوا یا رسول اللہ کیف نأخذ ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن سہل الانصاری و محیصۃ بن مسعود جاء
الی خیبر تفرقا فی حاجتھما فقتل عبد اللہ بن سہل فجاء محیصۃ وعبد الرحمن اخو المقتول وھو حویصۃ بن مسعود
حتی اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبد الرحمن یتکلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکبر
الکبر فتکلم محیصۃ وحویصۃ فذکروا شان عبد اللہ بن سہل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحلفون
خمسین فتستحقون قاتلکم قالوا کیف نحلف ولم نشہد ولم نحضر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتبرئکم
یھود بخمسین قالوا یا رسول اللہ کیف نقبل ایمان قوم کفار قال فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بشیر قال لی سہل بن ابی حثمۃ لقد رکضتنی فریضۃ من تلک الفرائض فی مربد لنا ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا۔ اتنا زیادہ ہی کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون مین سے ایک اونٹنی لی مجھ کو مارا ہی ایکتہان مین **عن**
بشیر بن یسار و عن سہل بن ابی حثمۃ قال وجد عبد اللہ بن سہل قتیلا فجاء اخوہ وعماہ حویصۃ ومحیصۃ
وھما عما عبد اللہ بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبد الرحمن یتکلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر فقالا یا رسول اللہ انا وجدنا عبد اللہ بن سہل قتیلا فی قلیب من بعض قلیب
خیبر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تتہمون قالوا نتہم الیہود قال فتقسمون خمسین یمینا انہ الیہود
قتلتہ قالوا وکیف نقسم علی ما لم نر قال فتبرئکم الیہود بخمسین انہم لم یقتلوہ قالوا وکیف نرضی
بایمانہم وھم مشرکون فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ترجمہ بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ
سے روایت ہی عبد اللہ بن سہل ملے مرے ہوی (یعنی قتل کیے ہوئے) تو اون کے بہائی اور دونون چچا حویصہ اور محیصہ جو
عبد اللہ بن سہل کے بھی چچا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کرا دن دونون نے کہا یا رسول اللہ ہم نے عبد اللہ بن سہل کو پایا۔ مرا ہوا اون کو قتل کر کے
ڈالدیا تھا ایک کنوے مین یہودیون کے کنوؤن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کس پر گمان کرتے ہو اونہون نے
کہا ہمارا گمان یہود پر ہے آپنے فرمایا تم پچاس قسمین کہاتے ہو کہ یہود نے اوسکو مارڈالا اونہون نے کہا ہم کیونکر قسم کہاوین
اوس بات پر جسکو اپنی آنکھ سے نہین دیکھا آپنے فرمایا تو یہود بری ہو جاوین گے پچاس قسمین کہا کر کہ ہم نے اوسکو نہین مارا اونہون

نے کہا ہم اون کی قسمون پر کیونکر راضی ہونگے وہ تو مشرک ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے دیت دی

عن بشیر بن یسار ان عبد اللہ بن سہل الانصاری ومحیصۃ بن مسعود خرجا الی خیبر فتفرقا فی حوائجھما فقتل عبد اللہ بن سہل فقدم محیصۃ فاتی ھو واخوہ حویصۃ وعبد الرحمن بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذھب عبد الرحمن لیتکلم لمکانہ من اخیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر کبر فتکلم حویصۃ ومحیصۃ فذکروا شان عبد اللہ بن سہل فقالہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون خمسین یمینا وتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم قالوا امالک قال یحیی فزعم بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وداہ من عندہ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے سہل بن ابی حثمہ کا ذکر نہین ہے کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود دونون نکلے خیبر کو اور اپنے اپنے کامون کے لیے جدا ہوئی عبد اللہ بن سہل مارے گئے محیصہ اور اون کی بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی اس لیے کہ وہ (حقیقی) بھائی تھے عبد اللہ بن سہل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی کا لحاظ کر بڑی کا لحاظ کر تب حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور عبد اللہ بن سہل کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمین کھاتے ہو اور اپنی صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتی ہو۔ امام مالک نے کہا یحیی نے کہا بشیر بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے اونکو دیت دی

عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سہل بن ابی حثمۃ اخبرہ ان نفرا من قومہ انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیھا فوجدوا احدھم قتیلا فقالوا للذین وجدوہ عندھم قتلتم صاحبنا قالوا ما قتلناہ ولا علمنا قاتلا فانطلقوا الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ انطلقنا الی خیبر فوجدنا احدنا قتیلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر فقال لھم تاتون بالبینۃ علی من قتلہ قالوا ما لنا بینۃ قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان الیھود وکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمہ فوداہ مائۃ من ابل الصدقۃ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے یعقوب انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ اون کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے وہان جدا جدا ہوگئے پھر ایک کو اون مین سے دیکھا قتل کیا گیا ہے اونہون نے کہا اون لوگون سے جو وہان تھے جہان وہ قتل کیا گیا تھا تم نے ہمارے ساتھی کو مارا ہے اونہون نے کہا ہم نے اسکو نہین مارا نہ اوسکے قاتل کو جانتے ہین وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم خیبر کو گئے تھے وہان ہم نے اپنی ایک ساتھی کو پایا قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کا خیال کر بڑائی کا خیال کر آپ نے فرمایا تم گواہ لا سکتے ہو کسنے مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہے آپنے فرمایا تو وہ حلف کرین گے اونہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہونگے آپ کو برا معلوم ہوا کہ خون اوسکا ضائع ہووے تو آپنی دیت دی صدقے کے اونٹون مین سے سو اونٹ دیے

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

ان ابن محیصۃ الاصغر اصبح قتیلا علی ابواب خیبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقم شاھدین علی
من قتلہ ادفعہ الیکم برمتہ فقال یا رسول اللہ من این اصیب شاھدین وانما اصبحہ قتیلا علی ابوابھم
قال فتحلف خمسین قسامۃ قال یا رسول اللہ فکیف احلف علی ما لا اعلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتستحق بہ منھم خمسین قسامۃ فقال یا رسول اللہ کیف نستحلفھم وھم الیھود فکھتھم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دیتہ علیھم واعانھم بنصفھا ۔ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے محیصہ کا چھوٹا بیٹا
خیبر کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا دو گواہ قایم کر اوس شخص پر جسنے مارا مین حوالی کرونگا اوسکی سستی سمیت تجھکو
بولا یارسول اللہ مین دو گواہ کہان سے لاؤن وہ تو مارا ہوا اون کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا اچھا پچاس قسمین
کھاوے گا قسامت کی وہ بولا مین کیونکر قسم کھاؤن اوسبات پر جسکو نہین جانتا آپ نے فرمایا اچھا وہ پچاس قسمین کھاوینگے
قسامت کی وہ بولا یارسول اللہ ہم اون سے کیونکر قسم لیوین وہ تو یہود ہین (کافر ہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکی دیت یہودیون پر تقسیم کی اور آدہی دیت اپنے پاس سے دیکر اون کی مدد کی **باب القود** قصاص کا بیان

عن عبداللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلث النفس بالنفس
والثیب الزانی والمارق لدینہ المفارق ۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کا خون
کبھی درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان کے بدلے جان مین یعنے جب کسی کو عمداً قتل کرے تو اوسکے قصاص مین قتل کیا جاوے دوسرے اگر شادی شدہ ہو
پھر زنا کرے (تو سنگسار کیا جاوے) تیسری اگر اپنے دین یعنے اسلام سے پھر جاوے (تو اوسکو سمجھا دینگے اور پھر اسلام نہ
دینگے اگر نہ مانے قتل کیا جاویگا **عن** ابی ھریرۃ قال قتل رجل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرفع القاتل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہ الی ولی المقتول فقال القاتل یا رسول اللہ لا واللہ ما اردت قتلہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی المقتول اما انہ ان کان صادقا فقتلتہ دخلت النار فخلی سبیلہ قال فکان
یکتو فاتسعۃ فخرج بجرھا تسعتہ فسمی ذا التسعۃ ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے خون کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو خونی کو پکڑا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکو حوالے کیا مقتول کے وارث
کے کہ مار ڈالے اوسکو خونی بولا یارسول اللہ مین نے مار ڈالنی کے لیے اوسکو نہین مارا آپنے فرمایا مقتول کو دوزخ مین دیکھ
لیگا اگر وہ سچا ہے پھر تو اوسکو مار ڈالیگا تو تو جہنم مین جاویگا اوس نے چھوڑ دیا اوسکو وہ بندھا ہوا تھا ایک رسی سی وہ چلا اپنی سی کرتا ہوا
اس روز سے اوسکو رسی والا کہنے لگے **عن** علقمۃ بن وائل الحضرمی عن ابیہ قال جیئ بالقاتل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء ہ ولی المقتول فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعفو قال لا قال افتقل
قال لا قال فاذھب فلما ذھب قال اما انک ان عفوت عنہ واثمہ یبوء بقتلک وذنبہ صاحبک فعفا عنہ
فرسلہ قال وراٰیتہ یجر بشعرۃ ۔ ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انھون نے اپنے باپ سے سنا وہ خونی جسنے خون

کیا تہا اوسکو مقتول کا وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو بدلہ لیگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا جا قتل کر) جب وہ چلا تو آپنے فرمایا اگر تو اوسکو معاف کریگا تو وہ سمیٹ لیگا تیرا گناہ اور تیری صاحب کا گناہ (جو مارا گیا ہے) اوسنے معاف کردیا اوسکو ورچھوڑ دیا وہ چلا اپنی رسی کہینچتا ہوا **ذکر** **اختلاف الناقلین لخبر علقمة بن وائل فیہ** علقمہ بن وائل کے روایت مین راویونکا اختلاف **عن** علقمة بن وائل عن وائل قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جاء بالقاتل يقوده ولي المقتول في تسعته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولي المقتول اتعفو قال لا قال اتاخذ الدية قال لا قال فتقتله قال نعم قال اذهب به فلما ذهب به فولى من عنده دعاه فقال له اتعفو قال لا قال تاخذ الدية قال لا قال فتقتله قال نعم قال اذهب به فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك اما انك ان عفوت عنه يبوء باثمه واثم صاحبك فعفا عنه وتركه فاذا رأيته يجر تسعته ترجمہ علقمہ بن وائل سی روایت ہی اونہون نے سنا وائل بن حجر سے کہا کہ مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب مقتول کا وارث قاتل کو کہینچتا ہوا لایا ایک رسی سے باندہ کر رسول اللہ صلعم نے وارث سی فرمایا کیا تو معاف کرتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا دیت لیتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا قتل کرتا ہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچہا لیجا اوسکو جب لے چلا پیٹہ موڑکر آپ نے اوسکو بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا دیت لیتا ہی وہ بولا نہین آپنے فرمایا قتل کرتا ہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا خیر لیجا اوسکو پہر آپنے فرمایا اوسوقت اگر تو اوسکو معاف کریگا تو وہ اپنا گناہ اور اپنی صاحب یعنے مقتول کا گناہ سمیٹ لیگا اوس نے معاف کردیا اوسکو اور چہوڑ دیا مین نے دیکہا وہ یعنی خونی اپنی رسی کہینچ رہا تہا **عن** علقمة بن وائل عن ابيه قال كنت قاعدا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء رجل وفي عنقه تسعة فقال يا رسول الله إن هذا واخي كانا في حب يحفرانها فرم المنقار فضرب به رأس صاحبه فقتله فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعف عنه فابى وقال يا نبي الله إن هذا واخي كانا في حب يحفرانها فرم المنقار فضرب به رأس صاحبه فقتله فقال اعف عنه فابى قال اذهب ان قتلته كنت مثله فخرج به حتى جاوز فدانيناه ما نفعم ما يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجع فقال ان قتلته كنت مثله قال نعم اعف عنه فخرج يجر تسعته حتى خلى عليها ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہی اوس نی روایت کیا اپنے باپ سے کہا مین بیٹہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایکشخص آیا اوسکی گردن مین رسی پڑی تہی (ایک اور شخص اوسکو لایا) وہ بولا یا رسول اللہ یہ شخص اور میرا بہائی دونون کنوان کہود رہے تہی اتنے مین اوسنے کدال اوٹہائی اور میرے بہائی کے سر پر ماری وہ مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کردی اوسکو اوس نے انکار کیا اور کہا اوسنے اسکے بہائی اور میرا بہائی دونون ایک کنوے مین تہے اوسکو کہود رہے تہی اتنے مین اوس نے کدال اوٹہائی اور میرے بہائی کے سر پر ماری وہ مرگیا آپنے فرمایا معاف کردے اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا اچہا جا اگر تو اوسکو مار ڈالے گا تو تو بہی اوسکی مثل ہوگا یعنی تجہہ کو قصاص نہ ملیگا بلکہ جیسے اوس نے خون کیا تہا تو بہی اوسکا خون کرکے

اوسکے برابر ہوگا) وہ اوسکو لیکر گیا جب دور نکل گیا تو ہم نے پکارا کیا تو نہین سنتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین وہ
آپنے فرمایا اگر تو اوسکو قتل کریگا اوسکے برابر ہوگا وہ بولا ہان مین اوسکو معاف کیے دیتا ہون پھر وہ خونی نکلا اپنی رسی کھینچتا ہوا
یہانتک کہ جب گیا ہماری نگاہ سے عن علقمة بن وائل عن ابیه ان کان قاعدا عند رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذ جاء رجل یقود اخر بنسعته فقال یا رسول الله قتل هذا اخی فقال له رسول الله صلی الله
علیه وسلم اقتلته قال یا رسول الله لو لم یعترف اقمت علیه البینة قال نعم قتلته قال کیف قتلته قال
کنت انا وهو نختبط من شجرة فسبنی فاغضبنی فضربت بالفاس علی قرنه فقال له رسول الله صلی الله علیه
وسلم هل لک من مال تؤدیه عن نفسک قال یا رسول الله ما لی الا فاسی وکسائی فقال له رسول الله صلی
الله علیه وسلم اترضی قومک یشترونک قال انا اهون علی قومی من ذلک فرمی بالنسعة الی الرجل فقال دونک
صاحبک فقلا ولی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان قتله فهو مثله وسلم ان قتله فهو مثله فادرکوا الرجل فقالوا ویلک
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان قتله فهو مثله فرجع الی رسول الله فقال یا رسول الله حدثت
انک قلت ان قتله فهو مثله وهل اخذت الا بامرک فقال ما تریدان یبوء باثمک واثم صاحبک قال
بلی قال فان ذاک قال فذلک کذلک ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
اتنے مین ایکشخص آیا ایک شخصکو کھینچتا ہوا رسی پکڑکر وہ بولا یا رسول اللہ اس نے میری بہائی کو مار ڈالا ہے تب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اوسکو مارا ہے وہ بولا یا رسول اللہ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو مین گواہ لاتا اتنے مین وہ بولا
ہان مین نے مارا ہی آپنے فرمایا کیونکر مارا وہ بولا مین اور اسکا بہائی دونون لکڑیان چن رہے تھے ایکدرخت کی تھی اتنے مین اوسنے
مجھکو گالی دی مجھے غصہ آیا مین نے کلہاڑی اوسکے سر پر ماری (وہ مرگیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے
پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دیوے وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہین ہے سوا اس کمل اور کلہاڑی کے
آپنے فرمایا اچھا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم تجھکو خرید کرلے گی (یعنی دیت دیکر) وہ بولا مین اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل ہون
مال سے (یعنی میری جان کی اونکو کچھ پرواہ نہین ہے) کہ مال دیوین) یہ سنکر آپنے رسی اوس شخص کیطرف (یعنی وارث کی
طرف) پھینک دی اور فرمایا لیجا اس کو (یعنی تیرا جی چاہے سو کر) جب وہ پیٹھ موڑکر چلا آپنے فرمایا اگر اوسکو مارے گا تو یہ بھی
اوسی کا سا ہوگا لوگ جاکر اوس سے ملے اور کہا خبر بھی ہو تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اگر تو اوس کو مارے گا اوسی
کا سا ہوگا وہ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ لوگون نے مجھسے ایسا کہا آپ فرماتے
ہین اگر مین اوسکو مارونگا تو اوسی کا سا ہونگا اور مین تو آپ ہی کے حکم سے لی گیا ہون آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ وہ تیرا اور تیرے صاحب
(یعنی مقتول) کا گناہ سمیٹ لیوے وہ بولا کیون نہین چاہتا آپنے فرمایا یہی ہوگا وہ بولا تبھی سہی مین اوسکو چھوڑ دیتا ہون)
عن علقمة بن وائل قال اتی لقاعد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ جاء رجل یقود اخر بخزمة ترجمہ اوپر

گزرا عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ اِلَى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ فَلَمَّا اُخْبِرَ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حِيْنَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ قَالَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْعَفْوِ ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہی اون کے باپنے کو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جسنے ایکشخص کو مار ڈالا تہا آپ نے خونی کو دیدیا مقتول کے وارث کو مار ڈالنے کو لیے پھر آپنے وارث کے صحبتیون سے فرمایا خونی اور اوسکا مارنے والا دونون جہنم میں جاوینگے (خونی تو اپنے خون کیوجہ سے اور اوسکا مارنیوالا اور گناہون کیوجہ سے یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی خلاف کرتا ہی کیونکہ آپنے معاف کردینے کو فرمایا تہا) ایک شخص گیا اور اوس نے وارث کو خبر کی جب اوسکو معلوم ہوا کہ آپ ایسا فرماتی ہین تو اوس نے خونی کو چھوڑدیا۔ وائل نے کہا مین نے خونی کو دیکہا وہ اپنی رسی کہینچتا تہا جب وارث نے اوسکو چھوڑدیا چلا جاوے کر کے۔ اسمٰعیل نے کہا مینے یہ روایت حبیب سے بیان کی اونہون نے کہا مجہ سے سعید بن اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرنے کا حکم دیا تہا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى قَاتِلَ وَلِيِّهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَاَبٰى قَالَ اَذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ فَمَرَّ بِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص اپنی عزیز کے قاتل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا آپنے فرمایا معاف کردی اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا دیت لے اوسنے انکار کیا آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو تو بہی اوسی کا سا ہوگا وہ گیا ایک شخص نے اوس سے ملکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو تو بہی اوس کی مثل ہوگا یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑدیا وہ میری سامنی سے گزرا اپنی رسی کہینچتا ہوا عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ اَذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ اَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اِتَّقِ اللّٰهَ وَاعْفُ عَنْهُ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَكَاَخِيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتَقَهُ اَمَا اِنَّهُ كَانَ خَيْرًا لَهُمَا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے بہائی کو مار ڈالا آپنے فرمایا جا تو اوسکو مار ڈال جسطرح اوس نے تیرے بہائی کو مار ڈالا ایکشخص نے کہا تو خدا سے اور معاف کردے اوسکو اوس مین تجہ زیادہ ثواب ہوگا اور بہتر ہوگا تیرے لیے اور تیرے بہائی کے لیے قیامت کے روز یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑدیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپنے اوس سے پوچہا اوس نے بیان کیا جو اوس نے کہا تہا آپنے فرمایا آزاد کردیا یہ بہتر ہوا تیرے لیے اور اوس کام سے جو وہ تیرے ساتہ کرنیوالا تہا قیامت کے روز وہ

گھتا ہی پروردگار پوچھا اس سے کس تصور مین اسنے مجھ قتل کیا تا وقتل رسول اللہ عزوجل وان حکمت بینھم فاحکم بینھم بالقسط اس آیت کی تفسیر عن ابن عباس قال کان قریظۃ والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظۃ وکان اذا قتل رجل من قریظۃ رجلا من النضیر قتل بہ واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ ودی بمائۃ وسق من تمر فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فقالوا ادفعوہ الینا نقتلہ فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوہ فنزلت وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاھلیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے قریظہ اور نضیر دو قومین تھین یہود کی ان دونون مین نضیر کا درجہ زیادہ تھا جب کوئی شخص قریظہ مین سے نضیر کے کسی شخص کو مارتا تو قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو مارتا تو وہ سو وسق کھجور دیت دیتا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو مارا تو وہ کہنے لگے کہ اس کو ہمارے حوالے کرو ہم اسکو قتل کرین گے نضیر نے کہا ہم مین اور تم مین پیغمبر ہین آپ پاس چلے گئے اور یہ آیت نازل ہوئی وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط یعنی اگر کاذرون مین فیصلہ کرو تو نضیر کا قریظہ کے بدلے جان لی جاوے پھر یہ آیت اتری افحکم الجاھلیۃ یبغون کیا جاہلیت کا دواج پسند کرتے ہین عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ الآیات التی فی المائدۃ التی قالھا اللہ عزوجل فاحکم بینھم او اعرض عنھم الی المقسطین ان احکم بینھم بما انزل اللہ الی الفاسقون فی النضیر وبین قریظۃ وذلک ان قتلی النضیر کانوا شرفا یودون الدیۃ کاملۃ وقتلی قریظۃ کانوا یودون نصف الدیۃ فتحاکموا فی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل ذلک فیھم فحکم بینھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التحری فی ذلک فجعل الدیۃ سواء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مائدہ مین آیتین فاحکم بینھم اور اعرض عنھم مقسطین تک نضیر اور قریظہ کے دیت کے باب مین اتری ہین نضیر کو قریظہ پر فضیلت تھی دیت مین سے کوئی مارا جاتا تو پوری دیت پاتے اور بنی قریظہ مین سے اگر کوئی مارا جاتا تو آدھی دیت پاتے پھر ان لوگون نے آپس مین رجوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تب اللہ تعالی نے یہ آیتین اتارین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دیت برابر کردی **باب** القود بین الاحرار والمماليك آزاد اور غلام مین قصاص کا بیان **عن** قیس بن عبادہ قال انطلقت انا والاشتر الی علی رضی اللہ عنہ فقلنا ھل عھد الیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعھدہ الی الناس عامۃ قال لا الا ما کان فی کتابی ھذا فاخرج کتابا من قراب سیفہ فاذا فیہ المؤمنون تتکافا دماؤھم ویسعی بذمتھم ادناھم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ من احدث حدثا فعلی نفسہ او آوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے مین اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات بتلائی ہے جو اوروں کو نہین بتلائی

اونہون نے کہا نہین مگر جو میری اس کتاب مین ہی پھر ایک کتا نکالی اپنی تلوار کے نیام سے اوسمین لکھا تہا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین (کچھ فرق نہین شریف اور رذیل کا نہ غلام اور آزاد کا) اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیر قومون پر دینے کل مسلمان متفق ہین غیرون کے خلاف پر جیسے ایک ہاتھ کے اجزا ایکدوسری کے ساتھ متفق ہوتی ہین حرکت اور سکون مین اور اون مین سے ادنی مسلمان بھی کل کیطرف سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بہی کسی کافر کو امن دی تو گویا کل مسلمانون نی امن دیا اب اوسپر لعنت و رازی نہین ہوسکتی) آگاہ ہو مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلہ مین (خواہ کافر ذمی ہو یا حربی) اور نہ ذمی کو مارین جبتک وہ ذمی ہے (ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جسکو مسلمانون نے اپنے ملک مین رہنے کی اجازت دی ہو جزیہ مقرر کرکے اب اوسکو مارنا یا اوسکا مال لوٹنا درست نہین) جو شخص نئی بات نکالی (دین مین) تو اوسی پر اوسکا وبال ہی اور جو شخص جگہ دیوی نئی بات نکالنی والی کو اوسپر لعنت ہی اسد کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی **عَنْ عَلِيٍّ** رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اَلْقَوَدُ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰى** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوی **عَنْ** سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهٗ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ خَصَاهُ خَصَيْنَاهُ ترجمہ سمرہ سی روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کریگا اپنی غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص ناک کان کاٹے (یا اور کوئی عضو) اپنی غلام کا تو ہم بھی کاٹینگے اوسکا اور جو کوئی خصی کریگا اپنے غلام کو (یعنی خصیے نکالدیگا تاکہ عورت کی حاجت اوسکو نہ ہو) ہم بھی خصی کرینگے اوسکو **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا - مگر ان دونون روایتون مین خصی کرنے کا ذکر نہین ہے) **قَتْلُ الْمَرْاَةِ بِالْمَرْاَةِ** عورت کو عورت کے بدلے مارنا **عَنْ** عُمَرَ رض اَنَّهٗ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا ترجمہ حضرت عمر رض سی روایت ہی اونکو تلاش تہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اس باب مین کیا فیصلہ کیا ہے تو حمل بن مالک کہڑے ہوئے اور کہا مین دو عورتون کی کوٹھریون کے بیچ مین رہتا تہا۔ ایک نی دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ مرگئی اوسکے پیٹ مین کا بچہ بہی مرگیا رسول اسد صلعم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم کیا اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا **اَلْقَوَدُ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ** مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا فَاَقَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا ترجمہ انس سے روایت ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اوسکی چاندی کے زیور کے لیئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حکم کیا اوس

یہودی کو مار ڈالنے کا لڑکی کے قصاص مین عن انس بن مالک ان یھودیا اخذ اوضاحا ثم رضخ راسھا بین حجرین فاخذوہ وبھا رمق فجعلوا یستبعون بھا التاس شوھذا ھو ھذا قالت نعم فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرضخ راسہ بین حجرین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے زیور لے لیا ایک لڑکی کا ایک عورت کا پھر اوسکا سر پہوڑ دیا دو پتھرون سے لوگون نے اوس عورت کو پایا اوس مین ذرا جان تھی اوسکو پکڑ لیا پھر لوگون کو بتائی ہوئے کیا اس نے مارا کیا یہ ہے آخر اوس نے ایک کو کہا ہان اس نے مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اوسکا سر کچلا جاوے دو پتھرون کے بیچ مین عن انس بن مالک قال خرجت جاریۃ علیھا اوضاح فاخذھا یھودی فرضخ راسھا واخذ ما علیھا من الحلی فادرکت وبھا رمق فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتلک فلان قالت لا واللہ قال فلان حتی سمی الیھودی قالت برأسھا نعم فاخذ فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضخ راسہ بین حجرین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلے اوسکو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچلکر زیور اوتار لیا پھر لوگون نے اوس لڑکی کو پایا کچھ جان اوسمین باقی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے اوس سے پوچھا تجھ کسنے مارا فلانے نے وہ بولی نہین قسم خدا کی یہانتک کہ نام لیا آپنے اوس یہودی کا جب اوس نے سر ہلکر بتلایا ہان وہ پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا آپنے حکم کیا اوسکا سر کچلا گیا پتھرون کے بیچ مین سقوط القود من المسلم للکافر کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جاے عن عائشۃ ام المومنین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یحل دم امرئ مسلم الا فی احدی ثلث خصال زان محصن فیرجم ورجل یقتل مسلما متعمدا ورجل یخرج من الاسلام فیحارب اللہ عز وجل ورسولہ فیقتل او یصلب او ینفی من الارض ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے مسلمان کا مار ڈالنا مگر تین صورتون مین ایک تو بیاہا محصن یعنے اوسکا نکاح ہوچکا ہو ہو کر زنا کرے دوسرے کسی مسلمان کو قصداً مار ڈالے تیسری وہ شخص جو اسلام سے پھر جاوے پھر اللہ اور اوس کے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے عن ابی جحیفۃ یقول سألت علیا ھل عندکم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء سوی القرآن فقال لا والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ الا ان یعطی اللہ عز وجل عبدا فھما فی کتابہ او ما فی الصحیفۃ قلت وما فی الصحیفۃ قال فیھا العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے مینے حضرت علی رضہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور باتین ہین تمھارے پاس سوا قرآن کے وہ بولے نہین قسم اوس کے جسنے دانے کو چیرا اوگایا اور جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ تعالی کسی اپنے بندے کو سمجھ دیوے اپنی کتاب کی یا جو اس کاغذ مین ہے مین نے کہا اوس مین کیا ہے اونہون نے کہا اوس مین دیت کے احکام ہین اور قیدی کو چھوڑنے کا بیان ہے اور یہ ذکر ہے کہ مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلے عن ابی حسان قال قال علی رضہ ما عھدنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرضخ

بشئ دون الناس الا فی صحیفۃ فی قراب سیفی فلم یزالوا بہ حتی اخرج الصحیفۃ فاذا فیہا المؤمنون تکافأ دماؤھم یسعی بذمتھم ادناھم ویجیر علیھم من سواھم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کوئی ایسی بات نہین بتلائی جو لوگون سے کہی ہو کا جو یہ تلوار کے نیام مین ایک کتاب ہے لوگون نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا یہانتک کہ وہ کتاب نکالی اوس مین لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین اور ادنی مسلمان اور سب مل ایک ہاتھ کے ہین غیرون پر اور مومن کافر کے بدلے نہ مارا جاوی نہ وہ کافر جس سے اقرار ہو اپنے اقرار پر ہے عن الاشتر انہ قال لعلی ان الناس قد لفتع بھم ما لفتعوہ فان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الیک عھدا فحدثنا بہ قال ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھدا لم یعھدہ الی الناس غیر انی فی قراب سیفی صحیفۃ فاذا فیھا المؤمنون تتکافأ دماؤھم یسعی بذمتھم ادناھم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عھد فی عھدہ ترجمہ مالک بن اشتر سے روایت ہے اوسنے حضرت علی سے کہا لوگون مین مشہور ہوگیا ہے جو سنتے ہین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات تم کو بتلائی ہو تو بیان کرو حضرت علی نے کہا کوئی خاص بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہین بتلائی جو سب لوگون کو نہ بتلائی ہو مگر میری تلوار کے غلاف مین ایک کتاب ہے اوسکو دیکھا تو اوس مین یہ لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین ادنی مسلمان قسم لے سکتا ہے کسی کافر کی امان کا اور مومن کافر کے بدلے نہ مارا جاوی نہ وہ کافر جس سے اقرار ہو اپنے اقرار پر ہے تعضیم قتل المعاھد ذمی کا فر کا مارنا کیسا ہے عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاھدا فی غیر کنھہ حرم اللہ علیہ الجنۃ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے کسی ذمی کو یعنی اوس کافر کو جس سے عہد اور اقرار ہوا ہو بغیر اوس کی وجہ کے (یا وقت کے) تو اللہ تعالی اوسپر جنت کو حرام کریگا ف یعنی اگر کوئی وجہ ہو مثلاً وہ ذمی کافر ایسی بات کرے جس سے اوسکا عہد ٹوٹ جاوی یا عہد کا زمانہ گزر جاوے تو اوسکا قتل درست ہے عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل نفسا معاھدا بغیر حلھا حرم اللہ علیہ الجنۃ ان یشم ریحھا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے بغیر اوسکے خون حلال ہونے کے تو حرام کریگا اللہ اوس پر جنت کو اوسکی خوشبو کو بھی عن القاسم بن عبد الرحمن عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل جلا من اھل الذمۃ لم یجد ریح الجنۃ وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ سبعین عاما ترجمہ قاسم بن عبدالرحمن سے روایت ہے اوسنے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا حالانکہ اوسکی خوشبو ستر برس کی راہ سے آتی ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل قتیلا من اھل الذمۃ لم یجد ریح الجنۃ وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ اربعین عاما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا۔ حالانکہ اوسکی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے۔

سقوط القود بين المماليك فيما دون النفس غلاموں میں قصاص نہ ہونا جب جن سے کم قصور میں یعنی زخم پہونچا دیں یا کوئی عضو کاٹ ڈالیں **عن** عمران بن حصين ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنياء فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجعل لهم شيئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک غلام تہا مفلس لوگوں کا اوس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اونکو کچھ نہیں دلایا **باب** اسلیے کہ اوس کے مالک مفلس تہے اور جو مالدار ہوتے تو دیت دینا پڑتی **القصاص في السن** دانت میں قصاص ہے **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالقصاص في السن وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الله القصاص ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا (یعنی اوس میں موجود ہے والسن بالسن) **عن** سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص کوئے عضو کاٹے اپنے غلام کا کاٹینگے ہم اوسکا **عن** سمرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال من خصى عبده خصيناه ومن جدع عبده جدعناه ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خصی کرے اپنی غلام کو ہم اوسکو خصی کرینگے اور جو شخص ناک کان یا اور کوئی عضو کاٹے اپنی غلام کا ہم اوسکا وہی عضو کاٹینگے **عن** انس ان اخت الربيع ام حارثة جرحت انسانا فاختصموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم القصاص القصاص فقالت ام الربيع يا رسول الله يقتص من فلانة لا والله لا يقتص منها ابدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله يا ام الربيع القصاص كتاب الله قالت لا والله لا يقتص منها ابدا فما زالت حتى قبلوا الدية قال ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع ام حارثہ کے بہن نے ایک آدمی کو زخمی کیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا پیش ہوا آپ نے فرمایا بدلہ لیا جاویگا ام الربیع بولی یا رسول اللہ کیا اوس سے بدلہ لیا جاویگا قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جاویگا آپ نے فرمایا سبحان اللہ اے ام الربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہیں قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جاوے گا وہ یہی کہتی رہی یہانتک کہ اون لوگوں نے دیت لینا منظور کرلیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہیں تو اللہ اونکو سچا کرے گا **القصاص من الثنية ونحوها** کے قصاص کا بیان **عن** حميد قال ذكر انس ان عمته كسرت ثنية جارية فعفوا عنها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم بالقصاص فقال اخوها انس بن النضر اتكسر ثنية فلانة لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها قال فما زالوا حتى قبلوا وكانوا قبل ذلك سألوا اهلها العفو وارش فلما حلف اخوها وهو عم انس وهو الشهيد يوم احد

رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اونکی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا اونکے بھائی انس بن النضر (انس بن مالک کے چچا) بولے کیا فلانی عورت (یعنی اپنی بہن) کا دانت توڑا جاویگا نہیں قسم اوس کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اوسکا دانت کبھی نہیں توڑا جاویگا اور پہلے ان لوگون نے اوس لڑکے کے وارثون سے کہکر رکھا تھا کہ معاف کردو یا دیت لو (لیکن وہ نہیں مانتے تھے) جب اون کے بھائی انس بن النضر نے بعد انس بن مالک کے چچا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے احد کے روز (ڈائی مین) قسم کھالی تو اوسکے وارث معاف کرنے پر راضی ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہین اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ اون کو سچا کردیوے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشُ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ أَنَسٌ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اوسکے وارثون نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثون نے انکار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپنے قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت توڑا جاویگا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا کبھی نہین توڑا جاویگا آپ نے فرمایا انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا پھر وہ لوگ راضی ہوگئے اونہون نے معاف کردیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہین اگر اوس کے بھروسے پر قسم کہا لین تو اللہ اون کو سچا کردے **الْقَوَدُ** مِنَ الْعَضَّةِ کاٹ کھانے مین قصاص **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسُقِطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا تَقْضَمُ الْفَحْلُ ائْتِ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ ائْتِنِي فَخَاصِمْنِي إِنْ شِئْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دانتون سے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے اوس نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تو مجھ سے کیا کہتا ہے کیا یہ کہتا ہے کہ مین اوس کو حکم کرون وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین دیوے پھر تو اوسکو چبا ڈالے جیسے جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اپنا ہاتھ اوسے دیدے چبانے کو پھر نکال لے اگر چاہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلَى ذِرَاعِهِ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا بازو کاٹا اوس نے ہاتھ کھینچا اسکا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپنے جسکا دانت اوکھڑا تھا اوسکو کچھ نہ دلایا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اپنی بہائی کا گوشت چبا ڈالی جیسے جانور چباتا ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے یعلی ایک شخص سے لڑا پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھہ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھہ اوسکے منھ سے کھینچا دوسرے کا دانت نکل پڑا پھر دونون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے لڑتے ہوئے آپنے فرمایا تم مین سے ایک آدمی اپنی بھائی کو کاٹتا ہے جانور کیطرح پھر دیت مانگتا ہے) اوسکو دیت کبھی نہ ملے گی **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلَى قَالَ فِي الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا ترجمہ اوپر گزرا **بَابُ** الرَّجُلِ يَذُمُّ عَنْ نَفْسِهِ ایک شخص اپنے تئین بچاوے اور اسمین دوسرے کا نقصان ہو تو بچانے والے پر کچھہ تاوان نہ ہوگا **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا ترجمہ یعلے بن منیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھہ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھہ منہ سے چھوڑایا اسمین دوسرے کا دانت اوکھڑ گیا پھر یہہ مقدمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا تم مین سے ایک اپنی بھائی کو کاٹتا ہے جوان اونٹ کیطرح اور اوسکو دیت نہین دلائی (اس لیے کہ ہاتھ چھوڑانے والے نے اپنا ہاتھہ بچایا تو اوسپر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا أَيْ أَبْطَلَهَا ترجمہ یعلے بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی تمیم مین سے دوسری سے لڑائی کی آخیر تک **ذِكْرُ** الِاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اس حدیث مین عطا کے اوپر راویونکا اختلاف **عَنْ** سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ انْطَلَقُوا أَحَرُّكُمْ إِلَى أَخِيهِ مَعْضُوضٌ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهُ فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلمہ اور یعلے بن منیہ سے روایت ہے ہم دونون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے تبوک کی لڑائی مین اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اوس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی اوسکا ہاتھ دانتون سے پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ اوس کے منھ سے کھینچا تو اسکا دانت نکل پڑا پھر جسکا دانت نکل پڑا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا دیت مانگنے کو آپنے فرمایا تم مین سے ایک شخص اپنے بھائی کیطرف جاکر اوسکو کاٹتا ہے جیسی جانور پھر دیت مانگتا ہے کبھی اوسکو دیت نہ ملے گی آپنے دیت باطل کردی **عَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم فاهدرها ترجمہ یعلی بن اُمیہ سے روایت ہی ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنے اوسکو نوکر دیا (یعنے دانت کی دیت نہ دلائی) عن یعلی انه استاجر اجیرا فقاتل رجلا فعض یدہ فانتزعت ثنیتہ فخاصمہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایدع یدہ فیقضمها کقضم الفحل ترجمہ یعلی سے روایت ہی اونہون نے ایک شخص کو نوکر رکھا وہ دوسرے شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر اول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپنے فرمایا کیا اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ جانور کیطرح چبا ڈالتا (یعنے اوس نے چبایا کیا ہاتھ کہ نیچا اوس کا دانت نکل پڑا تو اوسکا قصور ہی) عن یعلی قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فاستاجرت اجیرا فقاتل اجیری رجلا فعض احدی یدیہ فانتزع ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فاهدرها النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں دمان میں نے ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے اوسکو نوکر دیا عن یعلی بن امیۃ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیش العسرۃ وکان اوثق عمل فی نفسی وکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدهما اصبع صاحبه فانتزع اصبعه فاندر ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاهدر ثنیتہ وقال افیدع یدہ فی فیک تقضمها ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی میں نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا جیش العسرۃ میں (جیش العسرۃ کہتے ہین غزوہ تبوک کو عسرہ کہتے ہین کہ تبوک کی لڑائی مین مسلمانون پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا سواری اور کھانا بھی نہ تھا) اور یہ کام میرے دل مین سب سے بڑا تھا (یعنے مین اپنی سب نیک کامون مین اس جہاد کو بڑا جانتا تھا) میرا ایک نوکر تھا وہ ایک آدمی سے لڑا اوسکی انگلی کاٹی اوس نے اپنی انگلی کھینچی تو اسکا دانت نکل کر گر پڑا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اوسکا دانت لغو کر دیا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیری منہ مین منہ دیتا اور تو اوس کو چبا ڈالتا عن یعلی بمثل الذی عض فندرت ثنیتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا دیۃ لک ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اوس مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اوس شخص سے جسکا دانت ٹوٹا تھا) تجھ دیت نہین ملیگی عن صفوان بن یعلی بن منیۃ ان یعلی بن منیۃ عض اخر ذراعہ فانتزعها من فیہ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد سقطت ثنیتہ فابطلها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اتاتیدع یدها فی فیک تقضمها کقضم الفحل ترجمہ صفوان بن یعلی بن منیہ (منیہ یعلی کے دادی یا مان کا نام ہی اور امیہ اون کے باپ کا نام اس لیے کبھی اونکو یعلی بن امیہ بولتے ہین اور کبھی یعلی بن منیہ) سے روایت ہی یعلی بن منیہ کے ایک نوکر نی دوسرے کا ہاتھ کاٹا اور اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا متعدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کیونکہ کاٹنی والے کا دانت گر پڑا تھا آپنے اوس کو لغو کر دیا اور فرمایا کیا تیرا ہاتھ منہ مین چھوڑ دیتا اور تو اوس کو جانور کیطرح چبا ڈالتا عن صفوان بن یعلی ان ابا ہ غزا مع رسول اللہ

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَنَزَعَهَا فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ ترجمہ
صفوان بن یعلے سے روایت ہی اون کے باپ نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی لڑائی مین اور
ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اوسکا ہاتھ کاٹا اوس کے درد ہونے لگا تو ہاتھ کھینچا اور دانت گرا لایا پھر یہ مقدمہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپنے فرمایا تم مین سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کیطرح پھر اوسکا دانت لغو
کردیا **اَلْقَوَدُ فِي اللَّطْمَةِ** کو پنجہ مین قصاص **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَسِّمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ
الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بانٹ رہی تھے اتنے مین ایک شخص آپ پر جھک پڑا آپنے ایک لکڑی سے جو ہاتھ
مین تھی اوسکو کونچا دیا وہ نکلا رسول اللہ صلعم نے فرمایا آ بدلا لے وہ بولا نہین مینے معاف کیا یا رسول اللہ **ف**
عدل انصاف اسی کا نام ہی ہر چند آپنے کو نچا دیا تھا اوب کھلانے کو اوسکا بدلہ ضرور نہ تھا مگر لوگ یہ کہتے کہ آپنے اپنے نفس پر
عدل کے قاعدے پر عمل نہین کیا اسواسطے آپنے اپنے درجہ پر اور مرتبہ کا کچھ خیال نہین کیا اور بدلہ لینے کی اجازت دی **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ
قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی وہی جو اوپر گزری **اَلْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ** تہپڑ مارنے
کا بدلہ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَهُوَ فِي أَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا
لَطَمَهُ فَلَيْسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ
تَعْلَمُونَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ قَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا
فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے
جاہلیت کے کسی باپ دادے کو برا کہا عباس نے (برا مانا) اوسکو طمانچہ مارا اوسکی قوم آئی اور کہنے لگی وہ عباس کو طمانچہ مارے
گا جیسے اونہون نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا
اے لوگو تم جانتے ہو کہ زمین پر رہنے والون مین سے اللہ کے نزدیک کسکی عزت زیادہ ہی اونہون نے کہا آپ کی آپ نے
فرمایا تو عباس میری ہین اور مین اونکا ہون ہمارے مرے ہوئے باپ دادون کو برا مت کہو تاکہ ہمارے زندون کو رنج ہو
یہ سنکر وہ قوم آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آپ کے غصے سے دعا کیجیے ہمارے لیے مغفرت کی **اَلْقَوَدُ**
مِنَ الْجَبْذَةِ پکڑ کر کھینچنے کا قصاص **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

فَإِذَا قَامَ قُمْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ وَسْطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي فَقَالَ لَا أُقِيدُكَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْتُ رَقُولَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوا

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین پہنچے جب آپ کھڑی ہوتے تو آپ کے ساتھ کھڑی ہوتے ایک روز آپ کھڑی ہوئے ہم بہی آپ کے ساتھ کھڑی ہوی جب مسجد کے بیچمین پہونچے تو ایک شخص آپ پاس آیا اوپیچھی سی چادر پکڑکر آپ کو کہینچا اور وہ چادر سخت تہی آپکے گردن لال ہوگئی (اوس چادر کے کہردی پن سے) اور بولا ای محمد میری ان دونون اونٹونکو لادیجیے (یعنی خلا دیجیے اسلیے کہ تم اپنے مال مین سے نہین دیتے نہ اپنے باپ کے مال مین سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین مین استغفار کرتا ہون اللہ سے کبھی مین تجھے نہین دونگا جبتک تو اس گردن کہینچنے کا بدلہ نہ دے وہ گنوار بولا قسم خدا کی مین کبھی بدلہ نہین دونگا رسول اللہ صلعم نے تین بار یہی فرمایا اور وہ گنوار یہی بولتا رہا کہ مین کبھی بدلہ نہین دونگا جب مینے گنوار کی یہ بات سنی تو دوڑکر ہم رسول اللہ صلعم آپکے آپہنچے فرمایا مین قسم دیتا ہون اوسکو جو میری بات سنے کوئی اپنی جگہہ سے نہ جنبش کرے جب آپ نے اجازت نہ دی ہم پہر رسول اللہ صلعم نے گنوار کو بلایا اور اسکے اونٹ پر جو لادے اور ایک اونٹ پر کھجور بعد اوس کے آپنے لوگون سے کہا چلو **ف** اس حدیث سے آپکے حسن اخلاق کا حال معلوم ہوا باوجود اس کے کہ ہر طرح کی قدرت رکہتی تھی آپنے مطلق غصہ نہ کیا اور گنوار کا مطلب پورا کیا یہ خلق جلیل ہے آپ کی نبوت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **القصاص** من السلاطین بادشاہون سے بھی قصاص لیا جاویگا **عن** أَبِي فِرَاسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ نَفْسِهِ ترجمہ ابوفراس سے روایت ہی حضرت عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ بدلہ دلاتی تہے اپنی ذات سے **السلطان** یصاب علی یدیہ بادشاہ کے کلام مین کوئی غلطی آوے **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَى رَجُلًا فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَأَتَوْهُمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا فَأَتَوْهُمُ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدَهُمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ

قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو بھیجا صدقہ وصول کرنے کے لیے ایک شخص لڑا اون سے صدقہ دینے مین ابوجہم نے اوسکو مارا وہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور اوس کے لوگ بھی آئے بولے قصاص دیجیے یا رسول اسد آپ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو وہ لوگ راضی نہین ہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا لو تب وہ راضی ہوئے رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خطبہ پڑہون گا لوگونکے سامنے اور اون کو خبر دونگا تمہاری راضی ہوجانیسے اونہون نے کہا اچھا جب آپ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا یہہ لوگ میری پاس آئے قصاص مانگنے کو مین نے اون سے اتنا مال دینے کو کہا وہ راضی ہوگئے تب وہ لوگ بولے ہم راضی نہین ہوئے مہاجرین اونکو مزا دینے کا قصد کیا آپنے فرمایا ٹھہرو وہ ٹھہر گئے پھر آپنے اون لوگون کو بلایا اور فرمایا تم راضی نہین ہوئے تھے اونھون نے کہا ہان ناراضی ہوئے تھے آپ نے فرمایا تو مین خطبہ پڑہتا ہون اور لوگونکو تمھاری رضامندی کی خبر کرتا ہون اونہون نے کہا اچھا پھر آپنے خطبہ پڑہا اور اون سے پوچھا تم راضی ہوگئے اونہون نے کہا ہان **القود** بغیر حدیدۃ سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا **عن** انس ان یھودیا رای علی جاریۃ اوضاعا

فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ

يَخْكِيهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَخْكِيهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ

بِرَأْسِهِ يَخْكِيهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو دیکھا کنگن پہنے ہوئے اوسنے اوسکو مار ڈالا پتھر سے (اور کنگن اوتار لیے) پھر لوگ اوس لڑکی کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور اوسمین دم سے جان باقی تہی آپنے اوس سے پوچھا کیا تجھے فلانے مارا ہی اوسنے اشارہ سے کہا نہین پھر آپنے دوسرے کا نام لیا اوس نے اشارہ سے کہا نہین پھر آپنے اوس یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ سے کہا ہان رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس یہودی کو بلوایا اور حکم کیا وہ قتل کیا دو پتھرون بیچ (یعنی اوسکا سر دو پتھرونکے بیچ مین کچلا گیا جیسے اوسنے لڑکی کا سر کچلا تھا **عن** قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ الی

قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمَ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقَتَلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا ترجمہ قیس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی خثعم کے ایک قوم کیطرف (وہ کافرون کے ملک مین ٹھہری) اونہون نے پناہ لی (دشمنون سے) سجدہ کرکے (یعنی سب سجدے مین چلے گئے اس خیال سے کہ کافر چھوڑ دینگے لیکن کافرون نے اونکو مار ڈالا آپنے حکم کیا اون کافرون کو آدہی دیت دینے کا (کیونکہ مسلمانونکا بھی قصور تہا کہ وہ کیون کافرون کے ملک مین ٹھہرے) پھر آپنے فرمایا مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو مین اوس مسلمان کا جواب دار نہین (اگر وہ مارا جاوے) بعد اوسکے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اتنی دور رہین کہ ایک کو دوسری کی آگ نظر نہ آوے

تاویل قولہ عزوجل فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف وادآء الیہ باحسان اس آیت کی تفسیر

عن ابن عباس قال کان فی بنی اسرائیل القصاص ولم یکن فیہم الدیۃ فانزل اللہ عزوجل کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی الی قولہ فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف وادآء الیہ باحسان فالعفو ان یقبل الدیۃ فی العمد واتباع بالمعروف یقول یتبع ھذا بالمعروف وادآء الیہ باحسان یودی ھذا باحسان ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ مما کتب علی من کان قبلکم

انما ھو القصاص لیس الدیۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی بنی اسرایل مین قصاص کا حکم تہا لیکن دیت دینے کا حکم نہ تہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی القتلے الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفے لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف وادآء الیہ باحسان (یعنی فرض کیا گیا تمپر بدلا اون لوگون پر جو ہماری جاوین آزاد بدلے آزاد کے غلام بدلے غلام کے عورت بدلے عورت کے پھر جسکو معاف ہوا اوسکی بہائی کیطرف سے کچھ ایک تو معاف کرنیوالا دستور پر چلے اور جسکو معاف ہوا وہ اچہی طرح دیت ادا کری) عفو یہ ہے کہ قتل عمد مین مقتول کا وارث دیت قبول کرلیوے اور معاف کرنیوالا دستور پر چلے یعنی بہت قاتل پر زیادتی نہ کری) اور قاتل اچہی طرح دیت ادا کری یہ تخفیف ہی تمہاری پروردگار کیطرف سے اور رحمت ہے اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تہے اون مین بدلے ہی کا حکم تہا دیت کا حکم نہ تہا عن مجاھد قال کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر قال کان بنو اسرائیل علیھم القصاص ولیس علیھم الدیۃ فانزل اللہ عزوجل علیھم الدیۃ فجعلھا علی ھذہ الامۃ تخفیفا علی ما کان علی بنی اسرائیل ترجمہ مجاہد سے روایت ہی یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے فرض کیا گیا تمپر بدلا ماری گیون مین اخیر تک تو بنی اسرائیل مین قصاص تہا لیکن دیت نہی اللہ تعالی نے دیت کا حکم اتارا اور اس امت کے لیے تخفیف کی بنی اسرایل سے الامر بالعفو عن القصاص قصاص سے معاف کردینے کا حکم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قصاص فامر فیہ بالعفو ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک قصاص کا مقدمہ آیا آپنے حکم کیا معاف کردینے کا (مگر یہ حکم وجوبی نہ تہا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی عن انس بن مالک قال ما اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شیء فیہ قصاص الا امر فیہ بالعفو ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ معافی کا حکم دیتے (یعنی معافی کی فضیلت بیان کرتے تہے مقتول کے وارثون کو خون معاف کرنے کے لیی ترغیب دیتے ھل یؤخذ من قاتل العمد الدیۃ اذا عفا ولی المقتول عن القود کیا قاتل سے دیت لیا جاوی جب مقتول کا وارث خون معاف کردی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفادی واما ان یقاد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص قتل کیا جاوے تو اوسکے وارث کو اختیار ہی یا بدلہ لیوے یا فدیہ لیوے ف یعنی دیت لیوے خون معاف کرنیسے دیت کا ساقط ہونا ضرور نہین) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یفاد وان یقاد ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے ایسی
ہی دوسری روایت ہی عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل لہ قتیل فمن سل ترجمہ ابوسلمہ سے
مرسلاً ایسی ہی روایت ہی عفو النساء عن القتل عورتونکا خون معاف کرنا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال وعلی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأۃ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے اون وارثون کو جو نزدیک کا ناتا
رکھتے ہین پھر جو اون سے نزدیک ہین اگرچہ عورت ہی ہو باب من قتل بحجر او سوط جو شخص پتھر یا کوڑی سے
مارا جاوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا تکون بینھم
بحجر او سوط او عصا فعقلہ عقل خطا ومن قتل عمدا فقود یدہ من حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہگامے مین مارا جاوے یا تیرون اور کوڑون کی مار جو لوگون مین ہونے لگی اوس سے مارا جاوے یا لکڑی
سے مارا جاوے (مگر سب صورتون مین اوسکو قاتل کا پتہ نہ ہو کہ کسکی مار سے مرا تو اوسکی دیت دلائی جاوے گی جیسے قتل خطا مین
دیت دلائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً مارا جاوے (اگرچہ کسی آلہ سے ہو یا تلوار ہو یا بندوق پتھر یا لکڑی) تو اوس مین قصاص
لازم ہوگا ف کیونکہ یہ قتل عمد ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ ہتیار سے مارا جاوے جیسے تلوار یا بندوق ہی اور جو
پتھر سے یا لکڑی سے مارے تو وہ قتل عمد نہین ہے اوسکو شبہ عمد کہتے ہین ف اب جو قصاص کو رد کے اوپر لعنت اللہ کی اور
فرشتونکی اور سب لوگون کی اوسکا فرض اور نفل کچھ قبول نہ ہوگا ف کیونکہ وہ خلاف کرتا ہی اللہ کے حکم کا اور بگاڑتا ہے
دنیا کے انتظام کو عن ابن عباس رضہ قال من قتل فی عمیۃ او رمیۃ بحجر او سوط او عصا فعقلہ
عقل الخطا ومن قتل عمدا فھو قود ومن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ترجمہ ہی جو اوپر گزرا کم دیۃ شبہ العمد شبہ عمد کی دیت
کیا ہے عن عبداللہ بن عمرو وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتیل الخطا شبہ العمد بالسوط و
العصا مائۃ من الابل اربعون منھا فی بطونھا اولادھا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے خطا سے یعنی شبہ عمد کی طور پر کوڑی یا لکڑی سے تو اوسکی دیت سو اونٹ ہین
چالیس اون مین سے گابھن ہون ف اس حدیث سے ابوحنیفہ نے استدلال کیا ہی کہ اگر لٹھ یا پتھر سے مارے قصداً تو وہ
عمد نہین ہی بلکہ شبہ عمد ہے اور اسکو خطا ہی عمد اور خطا شبہ العمد ہی کہتے ہین مگر یہ استدلال صحیح نہین اسلیے کہ مراد حدیث مین
وہ کوڑا یا لکڑی ہے جس سے انسان کو مرنیکا خوف نہ ہو یعنی مار یک لکڑی یا ہلکا کوڑا پھر اگر کوئی شخص اوس سے اتفاقاً مارا جاوے
تو اوسکو عمد نہین کہہ سکتے کیونکہ قاتل کی نیت ظاہر ہی کہ مار ڈالنی کی نہ تھی اگر مار ڈالنے کی ہوتی تو موٹے لٹھ یا بڑی پتھر سے یا ہتیار سے

مارتا اور جب موٹی لٹھ یا پتھر سے مارا قصداً تو وہ قتل عمد ہوگا عن القاسم بن ربیعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطب یوم الفتح مرسل ترجمہ قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الا وان قتیل الخطاء شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل اربعون فی
بطونہا اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوم فتح مکۃ فقال الا وان قتیل الخطاء العمد بالسوط والعصا والحجر مائۃ من الابل فیہا
اربعون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہن خلفۃ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا تو فرمایا آگاہ ہو جو شخص مارا جاوے خطا عمد سے
کوڑی یا لکڑی یا پتھر سے اوسمیں سو اونٹ ہیں چالیس اون میں سے ثنی ہوں بازل تک یعنے چوبرس سے نو برس تک کے
ہوں اور سب بچہ والوں کے لائق ہوں عن عقبۃ بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان قتیل الخطاء
قتیل السوط والعصا فیہ مائۃ من الابل مغلظۃ اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ عقبہ بن اوس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا میں یعنے جو کوڑی یا لکڑی سے مارا جاوے سو اونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس اون
میں سے گابھن ہوں ف دیت یا مغلظہ ہے یعنی سخت وہ یہی ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں چوبیس برس کی حاملہ
یا مخففہ یعنی ہلکی اوسمیں یہ قید نہیں سو اونٹ ہوں پانچ طرح کے یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درم عن رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ یوم الفتح قال الا وان کل قتیل خطاء
العمد او شبہ العمد قتیل السوط والعصا منہا اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن یعقوب بن
اوس ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم مکۃ
عام الفتح قال الا وان قتیل الخطاء العمد قتیل السوط والعصا منہا اربعون فی بطونہا اولادہا ترجمہ
گزرا عن یعقوب بن اوس ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دخل مکۃ عام الفتح قال الا وان قتیل الخطاء العمد قتیل السوط والعصا منہا اربعون فی بطونہا اولادہا
ترجمہ اوپر گزرا عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ علی درجۃ الکعبۃ
فحمد اللہ واثنی علیہ وقال الحمد للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ الا ان
قتیل العمد الخطاء بالسوط والعصا شبہ العمد فیہ مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا
اولادہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سیڑھی پر کھڑے ہوئے
اور اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا کی اور فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور فوجوں
کو اکیلے آپ ہی بھگا دیا آگاہ ہو کہ جو خطائے عمد ہے مارا جاوے کوڑی یا لکڑی سے جو عمد کے مشابہ ہے اوس میں سو اونٹ

دیت مخلظہ ہی چالیس اون مین سے حاملہ ہون اون کے پیٹ مین اون کے بچے ہون **عَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَأُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا
اَوْلَادُهَا ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ
خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشَرَةٌ بَنِي لَبُونٍ
ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ
الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ إِذَا غَلَتْ رُفِعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَانَتْ نُقِصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا
كَانَ مَبْلَغُ قِيمَتِهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى قِيمَةِ مِائَةِ دِينَارٍ
أَوْ عَدْلِهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ
مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ الَّتِي شَاءَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ
بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرْأَةِ
عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا يَرِثُونَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ
يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطا
سے مارا جاوی اوسکی دیت ساوٹ مین تیس اونٹنیان ہون دو برس کے اور تیس اونٹنیان ہون تین برس کی اور تیس اونٹنیان ہون
چار برس کے اور دس اونٹ ہون تین تین برس کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گانون والون
چار سو دینار یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ والون پر جب اونٹ مہنگے ہوتی تو قیمت بھی زیادہ ہوتے
اور جب سستی ہوتی تو قیمت بہی کم ہوتی جسطرح کا وقت ہوتا تو قیمت ان اونٹون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہونچی یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائی
والون پر دو سو گائین دینے کا اور بکری والون پر دو ہزار بکریان دینے کا اور حکم کیا آپنے کہ دیت کا مال بانٹا جاویگا مقتول کے
وارثون کو موافق فرائض اللہ کے جو ذوی الفروض سے بچیگا وہ عصبہ کو ملے گا اور حکم کیا رسول اللہ صلعم نے کہ دیت دیں
عورت کیطرف سے اوسکی عصبات جو ہون اور عورت کی دیت سے اون کو نہ ملے گا مگر جو اوسکی وارثون سے بچ رہے (یعنی ذوی
الفروض سے) اور جو عورت ماری جاوے تو اوسکی دیت اوسکی وارثون کو ملے گی اور وہی لوگ اوسکی قاتل سے قصاص لینگے (اگر
چاہین) **ذِكْرُ** اسْتِئْنَافِ دِيَةِ الْخَطَأِ قتل خطا کی دیت کا بیان **ف** قتل خطا یہ ہے کہ انسان جو کچھ نشانی مین
مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگجاوے یا آدمی کو جانور سمجھ کر مارے **عَنْ** خُشَيْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَأِ عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَ
عِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً ترجمہ خشف بن مالک سے روایت ہی مین نے عبداللہ بن مسعود سے

سنا کہتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا خطا کی دیت مین بیس او شنیان دوسری برس مین لگی ہوئی اور بیس او شنیان دوسری برس مین لگے ہوئے اور بیس او شنیان تیسری برس مین لگی ہوئی اور بیس او شنیان پانچوین برس مین لگی ہوئی اور بیس او شنیان چوتھی برس مین لگی ہوئی دینے کا **ف** صحیح یہہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن مسعود پر اور خشف بن مالک مجہول ہے اوسکا حال معلوم نہین **ذکر** الدیۃ من الورق چاندی کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قتل رجل رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفا وذکر قولہ الا ان اغناہم اللہ ورسولہ من فضلہ فی اخذہم الدیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت بارہ ہزار درم مقرر کی اور فرمایا کہ اللہ اور اوس کے رسول نے اونکو مالدار کر دیا اپنے فضل سے دیت لینے مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی باثنی عشر الفا یعنی فی الدیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درم کا حکم کیا دیت مین **عقل المرأۃ** عورت کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل المرأۃ مثل عقل الرجل حتی یبلغ الثلث من ديتها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک (پھر اس سے زیادہ مین عورت کی دیت مرد کے دیت سے نصف ہے) **کم** دیۃ الکافر کافر کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل اہل الذمۃ نصف عقل المسلمین وہم الیہود والنصاری ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر ذمی کی (جنے یہود یا نصرانی کی) دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے) **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل الکافر نصف عقل المؤمن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی نصف ہے **دیۃ** المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاتب یقتل بدیۃ الحر علی قدر ما ادی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب اگر قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اوسکی دیت آزاد کے برابر دینا ہوگی **ف** اور باقی مین مثل غلام کے مثلاً مکاتب نے بدل کتابت مین سے نصف ادا کر دیا تہا اور نصف باقی تہا تو نصف دیت آزاد کی اور نصف قیمت غلام کی دیت مین دینا ہوگی **عن** ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی المکاتب ان یؤدی بقدر ما عتق منہ دیۃ الحر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب مین جسقدر وہ آزاد ہو گیا آزاد کے برابر دیت دینے کا **عن** ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المکاتب یؤدی بقدر ما ادی من مکاتبتہ دیۃ الحر وما بقی دیۃ العبد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا مکاتب میں کہ اوسکی دیت دی جاوے جسقدر وہ بدل کتابت میں سے دی چکا ہے موافق آزاد
کے اور باقی میں موافق غلام کے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکاتب یعتق بقدر ما ادی
ویقام علیہ الحد بقدر ما عتق منہ ویرث بقدر ما عتق منہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا جسقدر اوس نے ادا کیا اور اوسپر حد قائم ہوگی جسقدر وہ آزاد ہوا اور اوسکی مال میں
وارثوں کو ترکہ ملیگا جسقدر وہ آزاد ہوا۔ **عن** ابن عباس ان مکاتبا قتل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامر ان یودی ما ادی دیۃ الحر وما بقی دیۃ المملوک ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک مکاتب قتل کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے حکم کیا جسقدر وہ آزاد ہوا ہے اوتنی کی دیت آزاد کی برابر دی جاوے اور جتنا باقی
ہے اوسکی دیت غلام کے مثل (یعنی اوسکی قیمت دیجاوے) **باب** دیۃ جنین المرأۃ عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت
عن بریدۃ ان امرأۃ خذفت امرأۃ فاسقطت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ولدہا خمسین
شاۃ وقضی بوصیدۃ عن الخذف ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایکعورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اوسکا حمل گر پڑا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کی بچی کی دیت میں پچاس بکریاں دلائیں اور اوسکو سنگسار کرنے سے منع کیا پتھر مارنے سے **عن**
عبد اللہ بن بریدۃ ان امرأۃ خذفت امرأۃ فاسقطت المرأۃ الخذوفۃ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فجعل عقل ولدہا خمسمائۃ من الغنم وقضی بوصیدۃ عن الخذف ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے
ایکعورت نے پتھر مارا دوسری عورت کے اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے
اوسکے بچے کی دیت میں پانسو بکریاں دلائیں اور منع کیا اوسکو سنگسار کرنے سے پتھر مارنے کو۔ **امام نسائی** نے کہا یہ وہم ہے راوی
کا اور صحیح سو بکریاں ہیں **عن** عبد اللہ بن مغفل انہ رای رجلا یخذف فقال لہ لا تخذف فان نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان نہی عن الخذف او یکرہ الخذف ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے اونہوں نے دیکھا ایک
شخص کو خذف (خذف کہتے ہیں انگلی سے پتھر مارنے کو یا لکڑی میں پتھر رکھ کر مارنے کو) کرتے ہوئے تو منع کیا اور کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتی تھے یا برا جانتے تھے اسکو **عن** طاؤس ان عمر استشار الناس فی الجنین فقال حمل
بن مالک قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ قال طاؤس ان الفرس غرۃ ترجمہ طاؤس سے
روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے میں (یعنی اوسکی دیت کیا ہے) تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور بولے
رسول اللہ صلعم نے اس میں ایک غرہ (ایک لونڈی یا غلام) کا حکم کیا طاؤس نے کہا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے **عن**
ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او
امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا
لبنیہا وزوجہا وان العقل علی عصبتہا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک

عورت کے پیٹ کے بچے مین جو گر پڑا تہا اور وہ عورت بنی لحیان مین سے تہی ایک غرہ یعنے غلام یا لونڈی دلانے کا پہر جس عورت پر حکم ہوا اوسنے لونڈی دینے کا وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوس عورت کا ترکہ اوسکے بیٹون اور خاوند کو ملے اور دیت اوس کی قوم والے ادا کرین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ وَذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَقَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَافِیَةٌ مِثْلُ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کے قبیلے مین سے دو عورتین لڑین ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مرگئی اور اوسکا بچہ بہی جو پیٹ مین تہا مرگیا پھر اون لوگون نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا بچے کی دیت ایک غلام ہی یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنیوالی عورت کی کنبہ سے دلائی اور وہ دیت اوس عورت کے لڑکے کو ملی جو مرگئی تہی اور جو وارث اوسکے تہے پھر کہا حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل یعنے کیونکر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا یہ خون تو لغو ہی آپنے فرمایا یہ کاہنون کا بہائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہی) اور قرآن کے خلاف بکتا ہے) اسلیے کہ اوس نے سجع سی بات کی ف کاہن بہی ایسی ہی باتین کیا کرتے تاکہ لوگون کے دلون مین تاثیر ہو اس حدیث سے مسجع کلام کی ممانعت نہین نکلی کیونکہ سجع خود قرآن مین موجود ہی بلکہ سجع کی ممانعت وہان ہی جہان کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت کے زور سے حق کرنا چاہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی فَطَرَحَتْ جَنِیْنَهَا فَقَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک نے دوسری عورت کو پتھر سے مارا اوسکا بچہ گر پڑا۔ آپنے ایک غرہ دینے کا حکم کیا یعنے ایک غلام یا ایک لونڈی کا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قُضِیَ عَلَیْهِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَافِیَةٌ مِنَ الْاَقَافِیْ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے مین جو اپنی ماں کے پیٹ مین مارا جاوے حکم کیا ایک غرہ غلام یا لونڈی دینے کا پھر آپنے جسپر حکم کیا وہ بولا مین کیون کر تاوان دون اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا نہ چلایا یہ بات کی ایسے کا خون تو لغو ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کاہنون مین سے ہے عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِیَ حُبْلٰی فَاَفْتٰی فِیْهِ الْمُغِیْرَةُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّیَةِ وَفِی الْجَنِیْنِ

غرۃ فقال عصبتہا ادی من لا طعم ولا شرب ولا صاح فاستہل فمثل ھذا یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایکعورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ پیٹ سے تھی مرگئی پھر مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے مارنیوالی کی کنبہ سے دیت دلائی اور بچہ کے بدلے ایک غرہ کا حکم کیا (غرہ کہتے ہین لونڈی یا غلام کو) اوسکے کنبہ والے بولے ہم کیونکر دیت دین اوسکی جسنے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا در رویا اس نے تو اپنا خون کہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے گنوارون کیطرح **صفۃ شبہ العمد**

وعلی من دیۃ لاحیتہ وذکر مختلافی الفاظ الناقلین لخبر ابراھیم عن عبید بن نضیلۃ عن المغیرۃ شبہ کا بیان اور اسکا کہ دیت پیٹ کے بچے کی کسپر اور راویون کا اختلاف مغیرہ کی حدیث مین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ ضرتہا بعمود الفسطاط وھی حبلی فقتلتہا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا فقال رجل ممن عقلت انغرم دیۃ من لا اکل ولا شرب ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب فجعل علیہم الدیۃ ترجمہ ویسا ہی جیسی اوپر گزرا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان ضرتین ضربت احدھما الاخری بعمود فسطاط فقتلتہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدیۃ علی عصبۃ القاتلۃ وقضی لما فی بطنہا بغرۃ فقال الاعرابی تغرمنی من لا اکل ولا شرب ولا صاح فاستہل فمثل ذلک یطل فقال اسجع کسجع الجاھلیۃ وقضی لما فی بطنہا بغرۃ ترجمہ اوپر گزرا۔ اس مین یہہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع سے بولتا ہے جیسی جاہلیت کے زمانے مین سجع کرتے تھے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ من ہذیل بخیبان ضرتہا بعمود الفسطاط فقتلتہا وکانت بالمقتولۃ حمل فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عصبۃ القاتلۃ بالدیۃ ولما فی بطنہا بغرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانت تحت رجل من ہذیل فرمت احدھما الاخری بحجر فاسقطت بعمود فسطاط فاختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کیف ندی من لا اصاح ولا استہل ولا شرب ولا اکل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسجع کسجع الاعراب فقضی بالغرۃ علی عاقلۃ المرأۃ ترجمہ جیسے اوپر گزرا **عن** ابراھیم قال ضربت امرأۃ ضرتہا بحجر وھی حبلی فقتلتہا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی بطنہا غرۃ وجعل عقلہا علی عصبتہا فقالوا نغرم من لا شرب ولا اکل ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال اسجع کسجع الاعراب ھو ما اقول لکم ترجمہ ابراہیم سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے اس مین یہہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع بولتا ہے گنوارون کی طرح حکم یہی ہے جو مین کہتا ہون **عن** ابن عباس ان امرأتین من ہذیل کانت بینہما ضرۃ فرمت احدھما الاخری بحجر فاسقطت غلاما قد نبت شعرہ میتا وماتت المرأۃ فقضی علی العاقلۃ الدیۃ فقال عصبتہا انہا قد اسقطت یا رسول اللہ غلاما قد نبت شعرہ

فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهٗ كَاذِبٌ اِيْهٌ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهٗ يُطَلَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُهَّانِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدٰهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمُّ غُطَيْفٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی دو عورتین پڑوسی تہین ون مین تکرار ہوئی ایک نے دوسری کو پتھر مارا اوسکے پیٹ سے ایک لڑکا مرا جس کے بال اگ آئے تہے مرا ہوا اور مان بہی مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیت کا حکم کیا مارنے والے کی کنبی پر اوسکا چچا بولا یارسول اللہ لڑکا بہی تو گرا اوس بال نکل آئے تہے (یعنے اوسکی بہی دیت دلائی) مارنے والے کا باپ بولا جہوٹا ہی قسم خدا کی نہ وہ پکارا نہ بیانہ کہایا ایسے کا خون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع تاہی جاہلیت کے نے مانے کی طرح اور کاہنون کیطرح بیشک لڑکے کے بدلے ایک غرہ دینا ہوگا۔ ابن عباس نے کہا ایک عورت کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف تہا **عن** جابر یَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہر قوم پر اوسکی دیت ہی (یعنے اگر کوئی اون مین سے ایسا قصور کریگا جسکی دیت کنبہ والون پر ہو تو اون کو دیت دینا ہوگی) اور نہین حلال ہی کسی شخص کو ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے **ف** یعنے جو غلام آزاد ہوا اوسکا ترکہ اگر وارث قریب نہ ہو تو مولی کو ملتا ہے اور جو وہ قصور کری تو دیت بہی مولے کو دینا ہوتی ہی۔ اب کسی شخص کو درست نہین کہ اوس غلام سے عقد ولا کری یعنی اوسکا ترکہ اپنے لیے کرے اور دیت کی ذمہ داری کرلے جبتک اوسکا مالک اجازت نہ دیوی **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کا علاج کری اور طب کا علم نہ جانتا ہو تو وہ ضامن ہی (یعنے اگر کوئی اوس کے دوا سے مرجاوی تو اوسکو دیت دینا ہوگی اور حاکم کو چاہیے کہ ایسی شخص کو علاج ہی روکے اور جو وہ نہ مانے تو اوسکو سزا دیوی) **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے **هل** يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ غَيْرِهٖ کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور مین پکڑا جاوی گا **عن** اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ اِنِّيْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے باپ کے ساتہہ آپنے پوچہا میرے باپ سے تیرے ساتھ یہ کون ہی وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ گواہ رہیے آپنے فرمایا تیرا قصور اوسپر نہین اور اوسکا قصور تجھپر نہین (جیسے جاہلیت کا دستور تہا کہ باپ کے بدلے بیٹا اور بیٹے کے بدلے باپ پکڑا جاوی۔ اب اسلام نے اس دستور کو میٹ دیا ہر ایک اپنی قصور کا جواب دہ ہے البتہ دیت جو کنبہ والون پر آتی ہے اوس سے یہہ غرض ہی کہ کنبہ والے اپنے بدمعاشون کا خیال رکہین اور مکہون فساد سے روکتی رہین) **عن** ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوْعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ كَمَا لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن ہدم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں وہ لوگ بولے یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں جنہوں نے جاہلیت کے زمانے میں فلاں شخص کو مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا آگاہ ہو ایک کا قصور دوسرے پر نہیں ہوتا **عَنْ** ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن ہدم سے روایت ہے کچھ لوگ بنی ثعلبہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ایکشخص بولا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں انہوں نے فلانی شخص کو مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے آپ نے فرمایا ایکشخص کے قصور میں دوسرا نہ پکڑا جاوے گا **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللهُ أَعْلَمُ ترجمہ جیسے اوپر گزرا۔ شعبہ نے کہا ایک دوسری پر قصور نہیں کرتا یعنی کسی کو دوسری کے قصور میں نہ پکڑیں گے) **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْنِي يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ أُنَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** حَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَأْخُذُ لَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ يَعْنِي يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَجْنِي أَحَدٌ عَلَى وَلَدِ مَنْ يَنِ ترجمہ حارث محاربی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ ہیں جنہوں نے فلاں شخص کو جاہلیت میں مارا تھا تو ہمارا بدلا دلائیے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے یہاں تک کہ میں نے آپکے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ فرماتے تھے کہ ماں کے قصور کا مواخذہ لڑکے سے نہ کیا جاویگا دو بار یہی فرمایا **الْعَوْرَاءُ** السَّادَّةُ لِمَكَانِهَا إِذَا طَمِسَتْ گرا کھ سے نظر نہ آتا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو اسکو کوئی اوکھاڑ سے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو آنکھ اندھی ہو لیکن اپنے جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جاوے تو اوسمین آنکھ کی دیت کی تہائی دینا ہوگی اسیطرح جو ہاتھ شل ہوگیا ہو اوسکی کاٹنے مین ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسیطرح جو دانت کالا پڑگیا ہو اوسکے نکالنے مین تہائی دیت دینا ہوگی **عَقْلُ الْأَسْنَانِ** دانتوں کی دیت کا بیان **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانتون مین پانچ پانچ اونٹ ہین یعنی ہر دانت کی بدلے پانچ اونٹ دینا ہون گے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دانت برابر ہین ہر ایک مین پانچ پانچ اونٹ ہین **بَابُ** عَقْلِ الْأَصَابِعِ اونگلیون کی دیت کا بیان **عَنْ** أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا انگلیون مین دس دس اونٹ ہین یعنی ہر انگلی مین دس اونٹ دینا ہونگی جو پوری دیت کا دسوان حصہ ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگلیان سب برابر ہین ہر ایک مین دس دس اونٹ ہین **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَهُمْ وَجَدُوا فِيهِ وَفِيهَا هُنَالِكَ مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے انہون نے پایا اوس کتاب کو جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لکھوا دیا تھا اون کے لیے اوسمین لکھا تھا کہ انگلیون مین دس دس اونٹ ہین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہین یعنے چھنگلیا اور انگھوٹا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ الْإِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ اور یہ برابر ہین یعنے انگھوٹا اور چھنگلیا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا انگلیان کانے مین دس دس اونٹ ہین **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑہا اوسمین فرمایا انگلیان مین دس دس اونٹ ہین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا آپ اونچے کعبہ سے لگائے ہوئے تھے اور انگلیان برابر ہین **الْمَوَاضِحُ** اون زخمون کی دیت جو ہڈی تک

صحیح ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن ابی داؤد ابن ابی شیبہ ابن ابی داؤد ابن ابی شیبہ ابن ابی داؤد

پہونچین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي خُطْبَتِهٖ وَفِي الْمَوَاضِعِ خَمْسَ خَمْسَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ مین فرمایا ہر ایک زخم مین جو مادی کہولدے پانچ اونٹ ہین ذِكْرُ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لَهٗ عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان دیت مین اور راویونکا اختلاف عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُرَحْبِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلِ ذِيْ رُعَيْنٍ وَمَعَافِرَ وَهَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ فَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَاِنَّهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُوْمَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَاَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب لکھی یمن والون کو اوسمین فرض اور سنت اور دیت کا حال لکھا وہ کتاب آپ نے عمرو بن حزم کے ساتھ بھیجی وہ پڑہی گئی یمن والونپر اوسمین لکھا تہا محمد کیطرف سے جو اللہ کی نبی ہین رحمت ہو اللہ کی اون پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو رئیس ہین قبیلہ ذی عین اور معافر اور ہمدان کے اوسمین یہ بہی لکھا تہا جو شخص مسلمان کو بیوجہ مار ڈالے اور گواہون سے اوسپر خون ثابت ہو (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جاویگا مگر جب مقتول کے وارث بدلہ معاف کردین معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے پوری دیت ہی (یعنی سو اونٹ) اسی طرح زبان کی اور ہونٹون کی اور فوطون کی اور ذکر کی اور پیٹ کی اور ہڈی کی پوری دیت ہی اور دونون آنکہون کی پوری دیت ہی اور ایک پیر مین آدہی دیت ہی (لیکن دونون پیرون مین پوری دیت ہی) اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہونچے اوس مین آدہی دیت ہی (اور ایک نسخہ مین تہائی دیت ہی) اور جو زخم پیٹ تک پہونچے اوسمین تہائی دیت ہی اور جس زخم سے ہڈی سرک جاوے اوس مین پندرہ اونٹ ہین اور ہر ایک انگلی مین ہاتھ یا پانون کی دس اونٹ ہین اور دانت مین پانچ اونٹ ہین اور جس زخم سے ہڈی کھلجاوے اوسمین پانچ اونٹ ہین اور مرد قتل کیا جاوے عورت کے بدلے اور سونے والون پر ہزار دینار ہین عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ

فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمیں یہ ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پیر میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت قریب ہے صواب کے اور اس کے اسناد میں سلیمان بن ارقم ہے جو متروک الحدیث ہے

عن ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ آلِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتاب کو پڑھا جو آپ نے لکھی تھی عمرو بن حزم کے لیے جب اون کو مقرر کیا تھا نجران والون پر وہ کتاب ابوبکر بن حزم کے پاس تھی اوسمیں لکھا تھا یہ بیان ہے اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سے اے ایمان والو پورا کرو قراردون کو اسکے بعد کئی آیتیں لکھیں ان اللہ سریع الحساب تک پھر لکھا یہ کتاب ہے زخمون کی جان میں سو اونٹ ہیں اوسی طرح جیسی اوپر گزری

عن الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَ فِي أَبُو بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَى مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک کتاب لائے جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یہ بیان ہے اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سے اے ایمان والو پورا کرو قراردون کو پھر کئی آیتیں اسکے بعد پڑھیں پھر کہا جان میں سو اونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور ہاتھ میں پچاس اونٹ اور پانوں میں پچاس اونٹ اور جو زخم مغز تک پہونچی اوس میں تہائی دیت ہے اور جو پیٹ کے اندر تک پہونچے اوس میں بھی تہائی دیت ہے اور جس سے ہڈی سرک جاوے اوسمیں پندرہ اونٹ ہیں اور انگلیون میں دس دس اونٹ ہیں اور دانتون میں پانچ پانچ اونٹ اور جس زخم سے ہڈی کھلائی دینے لگے اوس میں پانچ اونٹ ہیں

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ ناک جب پوری کاٹی جاوے تو اوس میں سو اونٹ ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْعَمَ عَيْنَهُ خَصَاصَةَ الْبَابِ فَصَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيدَةٍ اَوْ عُودٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ اَقْمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آیا تو دروازہ مین آنکھ لگاکر جہانکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو ایک لکڑی یا لوہا لیکر اوسکے آنکھ پھوڑنے کا قصد کیا اوسنے جب دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی آنکھ یہین رکھتا تو مین تیری آنکھ پھوڑ دیتا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی ایکشخص نے سوراخ مین سے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ مین اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ سر کھجاتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھکو دیکھ رہا ہے تو مین تیری آنکھ مین یہ لکڑی پھونک دیتا کان اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ سے جہانکنے کی حاجت نہ رہے (یعنے تو مجھے پکارتا تو مین سن لیتا اور جو مین جواب دیتا وہ تو سن لیتا پھر جہانکنے کی کیا حاجت تھی) **باب** مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهُ دُونَ السُّلْطَانِ جو شخص اپنا بدلہ آپ لے لیوے اور بادشاہ سے نہ کہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہانکے کسیکے گھر مین بغیر اوسکی اجازت کے پھر گھر والا اوس کی آنکھ پھوڑ دے تو جہانکنے والا نہ دیت لی سکیگا نہ بدلہ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاَةً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهَا فَفَقَأْتَ عَيْنَهَا مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى جُنَاحٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی تیری بغیر اجازت کے تجھکو جہانکے پھر تو پتھر مار کر اوسکی آنکھ پھوڑ دے تو تجھپر کچھ حرج نہین یا کچھ گناہ نہین عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَاَرَادَ اَبَانُ بْنُ مَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَرَاَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِي حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِي سَعِيدٍ لَهُ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيكَ قَالَ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْرَاْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین مروان کا بیٹا اون کے سامنے سے نکلنے لگا اونہون نے منع کیا اوس نے نہ مانا ابوسعید نے اوسکو مارا وہ روتا ہوا مروان پاس گیا مروان نے ابوسعید سے کہا تو نے اپنے بھتیجے کو کیون مارا ابوسعید نے کہا مین نے اوسکو نہین مارا بلکہ شیطان کو مارا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی نماز پڑھتا ہو اور کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے

اوجن

توجہانتک ہوسکی اوسکو دیکے اگر وہ نمانے تو اوس سے لڑی کیونکہ وہ شیطان ہی ف اسلیے کہ جان بوجھکر اچھی بات نہین سنتا پھر اگر وہ اوسکو مارے اور سامنے سے جانے والا مارا جاوے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت مین اختلاف ہی - ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بعض کاموں مین اپنے آپ بدلہ لیسکتا ہی حاکم تک فریاد کرنا ضرور نہین **مَا جَاءَ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْجَنْبَةِ**

مَا لَيْسَ فِي السُّنَنِ بیان اون حدیثونکا جو سنن کبری مین نہین ہین لیکن مجتبی مین لیگئین **تَأْوِيلُ** قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا اس آیت کی تفسیر **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی عبدالرحمن بن ابزی نے مجھکو حکم کیا ابن عباس سے یہ آیتین پوچھنیکا - ایک تو ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاوہ جہنم - مین نے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت منسوخ نہین ہی - دوسری یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق - اونہون نے کہا یہ مشرکون کے حقمین اوتری ف پہلی آیت سورہ نسا مدنی ہے اور دوسری سورہ فرقان مین - پہلی آیت کا مضمون یہ ہی جو شخص مسلمان کو جان بوجھکر مارے اوسکا بدلہ یہ ہی کہ مارنے والا جہنم مین جاویگا ہمیشہ وہین رہیگا اور اللہ کا غضب اوسپر اور لعنت اور اوسکیلیے بڑا عذاب تیار ہی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو جو کوئی عمدا قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور وہ کافرون کیطرح ہمیشہ جہنم مین رہیگا - دوسری آیت کا مضمون یہ ہی کہ جو کوئی اون جان کو مارے جسکو اللہ نے مارنا حرام کیا ہے اوسکو قیامت کے روز دونا عذاب ہوگا اور ہمیشہ ذلت سے اوس مین رہیگا مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اوسکی برائیون کو اللہ نیکیون سے بدلدیگا اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان کے قاتل کے توبہ قبول ہوگی تو دونون آیتین ظاہر مین - ایکدوسریکے مخالف ٹھہرین ابن عباس نے اس مخالفت کو دفع کیا یون کہ پہلی آیت منسوخ نہین اس لیے کہ وہ مدینہ مین اوتری اور دوسری آیت یا منسوخ ہی یا وہ مشرکون کے شان مین ہی یعنی جو کافر ناحق خون کرے پھر ایمان لاوے تو اوسکی توبہ قبول ہی اور دلیل اوسکی یہ ہی کہ آیت مین صاف لفظ تاب وآمن موجود ہی تو مخالفت نہ ہوئی پہلی آیت اوس مسلمان کے حقمین ہے جو مسلمان کو جان بوجھکر مارے اور دوسری آیت کافر کے حقمین ہی جو کفر کی حالت مین مسلمان کو یا کافر کا خون کرے پھر ایمان لاوے پہلی شخص کے توبہ قبول نہین اور دوسری کی قبول ہی **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی کوفے والون نے اختلاف کیا اس آیت مین ومن تقتل مومنا متعمدا مین (کہ یہ منسوخ ہی یا محکم) مین ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا انہون نے کہا یہ آیت تو اخیر مین اوتری ہی اوسکو کسنے منسوخ کیا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہتے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مارے اوسکی توبہ قبول ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے سورہ فرقان کی یہ آیت پڑھی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر خیر تک انہوں نے کہا یہ آیت مکے میں اتری اور اوسکو منسوخ کر دیا اوس آیت نے جو مدینے میں اتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا يَقُولُ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے کسینے پوچھا اگر کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر مارے پھر توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اور راہ پر آجاوے (تو کیا اوس کی توبہ قبول ہے) ابن عباس نے کہا اوس کی توبہ کہاں سے قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا اللہ رحمت بھیجے اور سلام فرماتے تھے (قیامت کے روز) مقتول قاتل کو پکڑ کر لاویگا اور اوس کے رگوں سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا (اے خداوند) پوچھ اس سے اس نے مجھکو کیوں مارا پھر ابن عباس نے کہا یہ حکم اللہ نے اوتارا اور اوسکو منسوخ نہیں کیا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ ناحق خون کرنا۔ جھوٹ بولنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے برابر دوسری کو سمجھنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ ناحق خون کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ نہیں زنا کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں شراب پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں چوری کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں خون کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو

آخر کتاب القسامۃ

تمام ہوئی کتاب قسامت کی

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے کے بیان میں

تعظیم السرقۃ

چوری کتنا بڑا گناہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہی تو ایمان اوسکے ساتھ نہین رہتا اسیطرح جب چوری کرتا ہی تو ایمان اوس کے ساتھ نہین رہتا اور جو شراب پیتا ہی تو اوسوقت ایمان نہین ہوتا اور جب کوئی بڑی لوٹ کرتا ہی جسکیطرف لوگ دیکھین تو ایمان نہین رہتا یعنی یہ کام ایسے خراب ہین کہ ایمان کو علحدہ کر دیتے ہین اور آدمی کو بے ایمان بنا دیتے ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان مین نیک عمل ضرور ہین اور جو شخص مسلمانی کا دعوی کرے لیکن اسلام کو بری کاموں سے بدنام کرے یا مسلمانون کو تباہ کرے کافرون سے مجاہدے وہ مسلمان نہین / عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہی کہ ان کاموں کے بعد اگر توبہ کرے تو قبول ہوگی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ نے کہا جب کوئی زنا کرتا ہی تو وہ مومن نہین رہتا اور جب چوری کرتا ہی تو مومن نہین رہتا اور جب شراب پیتا ہی تو مومن نہین رہتا اور چوتھی ایک بات اور بیان کی جس کو راوی کہتا ہی مین بھول گیا جب یہ کام کیے تو اوس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکالڈالا لیکن پھر اگر توبہ کرے تو اللہ معاف کردیگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر (کمبخت) انڈا چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی رسی چراتا ہی اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی (یعنی ذرہی سی مال کے لیے ہاتھ کٹنا قبول کرتا ہے) بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ چور کو قبولوانے کے لیے مارنا یا قید کرنا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْكُلَّاعِيِّينَ أَنَّ حَائِكَةً سَرَقُوا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَتَوَهَّقُوا فَقَالُوا حُلِّيَتْ سَبِيلُ هَؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَضْرِبْهُمْ فَإِنْ أَخْرَجَهُ اللهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَهُ قَالُوا فَهَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نعمان بن بشیر پاس کلاعی لوگ آئے اور بولے کہ جولاہون نے ہمارا اسباب چرایا ہی نعمان نے اون جولاہون کو کچھ دنون قید رکھا پھر چھوڑ دیا وہ کلاعی لوگ نعمان پاس آئے اور کہنے لگے تم نے جولاہون کو چھوڑ دیا نہ اونکا امتحان لیا نہ مارا نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہو تو مین اونکو ماردون لیکن اگر تمہارا اسباب اون کے پاس نکل آیا تو بہتر ورنہ اوسی قدر مین تمہاری پیٹھ پر ماردونگا اونہون نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہی نعمان نے کہا یہ اللہ کا حکم ہی اور اسکے رسول کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مجرم پر گمان ہو لیکن ضابطے کا ثبوت نہ ہو تو اوس کو چند روز تک قید رکھنا درست ہے

تہانتک کہ جرم ثابت ہو تو سزا دی جاوے اور جو ثابت نہ ہو تو چھوڑ دیا جاوے لیکن مار پیٹ کرنا درست نہیں **عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّسَ نَاسًا فِي تُهْمَةٍ ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو گمان پر قید کیا **عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو قید کیا گمان پر پھر اوسکو چھوڑ دیا **تَلْقِينُ السَّارِقِ** چور کو تعلیم کرنا **عَنْ** أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ اسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ترجمہ ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور آیا جو اقرار کرتا تھا لیکن اوس کے پاس مال نہ ملا آپنے اوس سے فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا نہیں میں نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکو لیجاؤ اور ہاتھ کاٹو پھر لاؤ لوگ اوسکو لے گئے اور اوسکا ہاتھ کاٹا پھر لیکر آئے آپنے فرمایا کہو میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں وہ بولا میں معافی چاہتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں آپنے دعا کی یا اللہ معاف کردے اوسکو **ف** یہ جو آپنے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو اسلیے فرمایا کہ دو اپنے اوپر رحم کرے اور اپنے گناہ کو ظاہر نہ کرے اور اللہ سے توبہ کرلیوے ہر ایک کا یہی حکم ہے کیونکہ حد حق اللہ ہے حق العبد نہیں جسمیں تعلیم منہ ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حد قائم کرنے سے اور لوگوں کی عبرت مقصود ہے لیکن گناہ کا مواخذہ رہتا ہے جبتک وہ توبہ کرے **الرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ** بعد ان یاتی بہ الامام جب چور تک پہونچ جاوے پھر مال کا مالک اوسکا قصور معاف کرے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرُفِعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا وَهْبُ أَفَلَا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے ایکشخص نے اون کی چادر چرائی وہ چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپنے حکم دیا اوسکے ہاتھ کاٹنے کا تب صفوان نے کہا یا رسول اللہ میں نے قصور معاف کیا آپنے فرمایا ای ابو وہب ہماری پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں معاف کردیا پھر آپنے اوسکا ہاتھ کٹوایا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہونچ جاوے تو حد معاف نہیں ہوسکتی) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرُفِعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَأُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ

هُوَ لَهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ ترجمہ عطار بن ابی رباح سے روایت ہے ایک شخص نے کپڑا چوریا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا آپنے اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جسکا کپڑا تھا وہ بولا یارسول اللہ وہ کپڑا میں نے اوسی کو دی ڈالا (اب ہاتھ نہ کاٹیے آپنے فرمایا اس سے پہلے کیون نہیں کہا **مَا یَکُوْنُ** حِرْزًا اَوْ مَا لَا یَکُوْنُ کونسا مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور کونسا غیر محفوظ **ف** چوری اوسی کی کہینگے جب محفوظ مال چرا وے اگر کوئی شخص متروک پڑی چیز اوٹھالیوے تو وہ چوری نہین ہے نہ اوسمین ہاتھ کاٹینگے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّہٗ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ صَلّٰی ثُمَّ لَفَّ رِدَاءَہٗ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَہٗ تَحْتَ رَاْسِہٖ فَنَامَ فَاَتَاہُ لِصٌّ فَاسْتَلَّہٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِہٖ فَاَخَذَہٗ فَاُتِیَ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا سَرَقَ رِدَائِیْ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرَقْتَ رِدَاءَ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَاَذْھَبَ بِہٖ فَاقْطَعْ یَدَہٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا کُنْتُ اُرِیْدُ اَنْ تُقْطَعَ یَدُہٗ فِیْ رِدَائِیْ فَقَالَ لَہٗ فَلَوْلَا قَبْلَ ھٰذَا ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے اونہون نے طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر نماز پڑہی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے تلے رکھی اور سو گئے چور آیا اور چادر اون کے سر کے تلے سے کہینچی اون کی آنکھ کہلگئی اونہون نے چور کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور کہا کہ اس نے میری چادر چرائی آپنے چور سے پوچہا تو نے چادر چرائی وہ بولا ہان آپنے دو آدمیون سے کہا اس کو لیجاؤ اور اوسکا ہاتھ کاٹو تب صفوان نے عرض کیا یارسول اللہ میری نیت یہ نہین تہی کہ ایک چادر کے بدلے اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے آپنے فرمایا یہ کام پہلے کرنیکا تہا (یعنی میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چہوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہین ہو سکتا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ وَرِدَآؤُہٗ تَحْتَ رَاْسِہٖ فَسُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَھَبَ الرَّجُلُ فَاَدْرَکَہٗ فَاَخَذَہٗ فَجَآءَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِہٖ قَالَ صَفْوَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا بَلَغَ رِدَائِیْ اَنْ یُّقْطَعَ فِیْہِ رَجُلٌ قَالَ فَھَلَّا کَانَ ھٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنَا بِہٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صفوان مسجد مین سو رہے تہے اور چادر اون کے تلے تہی کوئی چرا لے گیا صفوان جب اوٹھے تو چور چلا یا تہا مگر وہ دوڑے اور اوس کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یارسول اللہ میری چادر اس لائق نہین کہ اوسکے بدلے ایک کا ہاتھ کاٹا جاوے آپنے فرمایا یہ پہلے کیون نہین خیال کیا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین **نظر** ضعیف ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ کُنْتُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی خَمِیْصَۃٍ لِیْ ثَمَنُھَا ثَلٰثُوْنَ دِرْھَمًا فَجَآءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَھَا مِنِّیْ فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِیَ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِہٖ لِیُقْطَعَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُہٗ مِنْ اَجْلِ ثَلٰثِیْنَ دِرْھَمًا اَنَا اَبِیْعُہٗ وَاُنْسِئُہٗ ثَمَنَھَا قَالَ فَھَلَّا کَانَ ھٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین مسجد مین سو رہا تہا ایک چادر پر جسکی قیمت تیس ۳۰ درم تہی ایک شخص آیا اور چادر اوچک لے گیا پھر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتہہ کاٹنے کا مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ تیس درم کے لیے آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین مین چادر اوس کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہون اور قیمت اوسپر اودہار کر دیتا ہون آپنے فرمایا پھر میرے پاس آنے

سے پیشتر تو نے ایسا کیوں نہیں کیا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ سُرِقَتْ خَمِيْصَةٌ مِّنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخِذَ اللِّصُّ فَجِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ
اَنَا اَقْطَعُهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ تَرَكْتَهٗ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے اون کی ایک چادر چوری
گئی سر کے تلے سے اور وہ سو رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پھر چور پکڑا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آئے آپنے اوس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہیں آپنے فرمایا پھر
میرے پاس لانے سے پہلے تو نے اوسے چھوڑ کیوں نہیں دیا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِيْ فَمَا اَتَانِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ ترجمہ عبداللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو حدوں کو میرے پاس آنے سے پہلے پھر میرے پاس
جو حد کا مقدمہ آیا اوسمیں حد لازم ہو گئی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا
الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ امْرَاَةً
مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے ایکعورت قبیلہ مخزوم کی اسباب لوگونکا مانگ لیتی تھے پھر مکر جاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا عَلَى اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهٗ
فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا ترجمہ وہی آسمیں یہ ہے کہ اسباب مانگتی تھی اپنی پڑوسی عورتوں
کی زبانی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ غَيَّبَتْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَرُدُّ مَا تَاْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ایکعورت لوگون سے زیور مانگتی پھر اوس
کو رکھ چھوڑتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنا چاہیے اس عورت کو اللہ سے اور اوس کے رسول سے اور پھیر دینا
چاہیے جو اوس نے لیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھ اے بلال اور پکڑ اوسکا ہاتھ اور کاٹ ڈال عَنْ
نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا
فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ اَمْسَكَتْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ وَتُؤَدِّيْ مَا عِنْدَهَا
مِرَارًا فَلَمْ تَفْعَلْ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک عورت زیور مانگتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں اوس نے زیور مانگا اور اوس کو رکھ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرے یہ عورت اور ادا کرے جو
اوس کے پاس ہے کئی بار ایسا ہی فرمایا لیکن اوس عورت نے نہ مانا آخر آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ
امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا ترجمہ جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہی بنی مخزوم کی ایک عورت نی چوری کی پھر ام المومنین ام سلمہ کے پاس چھپی (تاکہ وہ بچالیں سزا سے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ بنت محمد کی بیٹی ایسا کرتین تو اونکا بھی ہاتھہ کاٹا جاتا آخر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أُنَاسٍ مِنْ مُحَمَّدَتِهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہی بنی مخزوم کی ایکعورت نی زیور مانگا بعض آدمیون کی
زبان سے (یعنی اون کے ذریعہ سی) پھر مکر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عَنْ سَعِيدِ بْنِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ نَحْوَهُ ترجمہ سعید بن المسیب سے ایسا ہی روایت ہی ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ
الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ اس حدیث مین راویونکے اختلاف کا بیان عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَتْ
مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ
كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ سفیان سے روایت ہی ایک عورت مخزوم کی اسباب مانگتی تہی پھر مکر جاتی
تہی یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور گفتگو ہوئی آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتین تو اونکا ہاتھ کاٹا
جاتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أُسَامَةُ فَكَلَّمُوا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
أُسَامَةُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ
أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سی روایت ہی ایک عورت نے
چوری کی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کون عرض کرسکتا ہی
اوسکی سفارش کری) سوا اسامہ کے آخر اونہون نے اسامہ سی کہا اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا آپنے
فرمایا ای اسامہ بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوئی اون مین جب کوئی عزت دار آدمی حد کا کام کرتا تو اوسکو چھوڈدیتے اور حد
قائم نہ کرتے اور جب کوئی ذلیل آدمی یہہ کام کرتا تو اوسپر حد قایم کرتی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی بھی یہہ کام کرتی تو مین اوسکا ہاتھ
کاٹتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ مِنْهُ
هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور
آیا آپ نی اوسکا ہاتھ کٹوایا لوگ بولی ہم کو یہہ امید نہ تھی آپسے آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتین تو مین اونکا بھی ہاتھ کٹواتا عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا مَنْ أَحَبُّ يُكَلِّمُهُ
الْحِبُّ أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ مَهْ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ
الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ وہی

اس مین یہ ہے کہ لوگون نے کہا کون آپ سے بات کرے مگر آپکے پیاری اُسامہ (اسامہ زید بن حارثہ کے بیٹی تہی اور دید آپ کے
متبنی تہے آپ اُسامہ کو زید کیوجہ سے بہت چاہتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةٍ أُنَاسٍ مَغْرُوفَةٍ
وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ
فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قُطِعَ
تِلْكَ الْمَرْأَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت نے بعض لوگون کی زبانی جنکو لوگ پہچانتے تہے لیکن اس
عورت کو نہین پہچانتے تہے زیور مانگا پھر اوسکو بیچا اور قیمت لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی
اوسکے عزیزون نے اُسامہ بن زید سے سفارش چاہی اُسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کے چہرہ کا رنگ
بدل گیا اور اُسامہ بات کر رہے تہے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اُسامہ
نے کہا استغفار کیجی میری لیی یارسول اللہ پھر اوسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جسیے
اوسکو لائق ہے پھر کہا حمد اور نعت کے بعد معلوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اسوجہ سے کہ جب اون مین کوئی عزت دار چوری
کرتا تو اوسکو چہوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اوس پر حد جاری کرتے قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اگر فاطمہ محمد
کی بیٹی چوری کرتی تو مین اوسکا ہاتھ کٹواتا پھر آپنے حکم دیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ
شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ
إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی قریش کے لوگون کو مخزومی عورت کے کام سی رنج ہوا (کیونکہ وہ اون کے قوم کی تہی)
اونہون نے کہا اسکے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگون نے کہا اتنی جرات کرسکتا ہے آپ کے سامنے مگر
اُسامہ جو آپکے پیاری ہین اخیر تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُهُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا
سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ وہی اسمین یہ ہی کہ جب اسامہ نے آپ سی کہا تو آپنے اون کو جھڑکدیا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ اَمْرُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ فِيهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین جب مکہ فتح ہوا اوس عورت کو آپ پاس لیکر آئے اُسامہ نے اوسکی باب مین آپ سی گفتگو کی جب اُسامہ نے بات کی تو آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپنے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہی ایک حد مین اللہ کی حدون مین سی اُسامہ نے کہا یا رسول اللہ میرا واسطے دعا کیجی جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسی اوس کے لائق ہے پھر فرمایا بعد اس کے لوگ تم سی پہلے تباہ ہوگئے وہ کیا کرتے تھے جب اون مین کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اوس کو سزا دیتے پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھہ کٹوا ڈالون عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ ـ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ اُسَامَةُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَتْ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ فَكَانَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ وَكَانَتْ تَاْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عروہ بن زبیر سے مرسلاً روایت ہی ایک عورت نی چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین جب غزوہ فتح ہوا اوس کے لوگ گھبرا کر اُسامہ بن

زید پاس آئے سفارش کرنے کو (اتنا زیادہ تھی کہ پھر آپنے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس نے خوب توبہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میرے پاس آیا کرتی اس کے بعد اور میں اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتی

الترغیب فی اقامۃ الحد حد قائم کرنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد یعمل فی الارض خیر لاھل الارض من ان یمطروا ثلثین صباحا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس دن تک پانی پڑنے سے (اسواسطے کہ جب حد جاری ہوگی تو ملک میں انتظام ہوگا امن و امان ہوگا بدمعاش و مفسد ڈریں گے خلق اللہ کو راحت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اللہ ضرور برسا دے گا **عن** ابی ہریرۃ قال اقامۃ حد بارض خیر لاھلھا من مطر اربعین لیلۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اوسملک والوں کے لیے چالیس رات پانی برسنے سے **القدر الذی** اذا سرقہ السارق قطعت یدہ کتنی کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جاوے **عن** عبداللہ بن عمر یقول قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجن قیمتہ خمسۃ دراھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چورانے میں جسکی قیمت پانچ درم تھی **عن** عبداللہ بن عمر قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی (امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراھم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو تین درم کی تھی **عن** عبداللہ بن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قطع ید سارق سرق ترسا من صفۃ النساء ثمنہ ثلثۃ دراھم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النساء (ایک مقام ہے مسجد نبوی میں) میں سے اس کی قیمت تین درم تھی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن قیمتہ ثلثۃ دراھم ترجمہ اوپر گزرا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے (اور ٹھیک یہ ہے کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا) **عن** انس قال قطع ابوبکر رضی اللہ عنہ فی مجن قیمتہ خمسۃ دراھم ترجمہ انس سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی جسکی قیمت پانچ درم تھی **عن** قتادۃ قال سمعت انسا یقول سرق رجل مجنا علی عھد ابی بکر فقوم خمسۃ دراھم فقطع ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہتے تھے ایک شخص نے ڈھال چرائی ابوبکر صدیق کے زمانے میں اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درم پھر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا **ذکر الاختلاف** علی الزھری فی بعض الفاظہ زہری پر راویوں کا اختلاف **عن** عائشۃ رض قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ربع دینار ترجمہ ام المومنین عائشہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا چوتھائی دینار میں (اسوقت دینار کی قیمت بارہ درم تھی تو چوتھائی دینار کے تین درم ہوئے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ اَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں **عَنْ** عَائِشَةَ رضؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار میں **عَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا زیادہ میں **عَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے چوتھائی دینار یا زیادہ میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاٹتے تھے چوتھائی دینار یا زیادہ میں **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ تُقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** ان سب روایات کا ایک ہی ہے۔ اخیر روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا بہت عرصہ نہیں گزرا میں بھولی چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جاوے گا یا زیادہ میں **ذِكْرُ** اخْتِلَافِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى عَمْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ راویوں کا اختلاف اس حدیث میں **ف** ان سب روایتوں میں ذرا ذرا لفظوں کا اختلاف ہے معنی ایک ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ کاٹا جاوے ڈھال کے قیمت میں اور ڈھال کے قیمت چوتھائی دینار تھی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْاَوَّلِ **عَنْ** عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبُعُ دِيْنَارٍ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي الْمِجَنِّ **عَنْ** عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ

قیل لعائشۃ ما ثمن المجن قالت ربع دینار عن عائشۃ انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع الید الا فی
المجن او ثمنہ عن عروۃ بن الزبیر یقول کانت عائشۃ تحدث عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا
یقطع الید الا فی المجن او ثمنہ وزعم ان عروۃ قال المجن ارتعۃ دراہم قال وسمعت سلیمان بن یسار یزعم
انہ سمع عمرۃ تقول سمعت عائشۃ تحدث انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الید
الا فی ربع دینار فما فوقہ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے
نہ کاٹا جاوے ہاتھ مگر ڈھال کی چوری میں یا اوس کی قیمت کی برابر دوسری چیز میں عروہ نے کہا ڈھال چار درہم کی ہوتی
ہے اور عمرہ نے حضرت عائشہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں عن
سلیمان بن یسار قال لا تقطع الخمس الا فی الخمس ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا نہ کاٹا جاوے ہاتھ کا پنجہ مگر پنجے
میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) عن عائشۃ قالت لم تقطع ید سارق فی اد نی من حجفۃ او ترس وکل واحد
منہما ذو ثمن ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے عن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی قیمۃ خمسۃ دراہم ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
کٹوایا پانچ درہم کی مالیت میں عن ایمن قال لم یقطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم السارق الا فی ثمن المجن وثمن المجن
یومئذ دینار ترجمہ ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا مگر ڈھال کے قیمت میں اور
ڈھال کی قیمت اون دنوں ایک دینار تھی عن ایمن قال لم تکن تقطع الید علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا
فی ثمن المجن وقیمتہ یومئذ دینار عن ایمن قال لم تقطع الید فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الا فی ثمن المجن وقیمۃ المجن یومئذ دینار عن ایمن قال لم یقطع الید فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا فی ثمن المجن وثمنہ یومئذ دینار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ایمن قال تقطع السارق فی ثمن المجن
وکان ثمن المجن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا او عشرۃ دراہم ترجمہ ایمن سے روایت ہے
چور کا ہاتھ کاٹا جاویگا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار تھی یا دس
درم (ابو حنیفہ کے دلیل یہی روایت ہے) عن ایمن بن ام ایمن یرفعہ قال لا تقطع الید الا فی ثمن المجن وثمنہ
یومئذ دینار ترجمہ ایمن بن ام ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مگر ڈھال کی
قیمت میں اور ڈھال کی قیمت اون دنوں ایک دینار تھی عن ایمن قال لا یقطع السارق فی اقل من ثمن المجن ترجمہ
ایمن سے روایت ہے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ڈھال سے کم قیمت میں عن عبد اللہ بن عباس کان یقول ثمنہ یومئذ
عشرۃ دراہم ترجمہ ابن عباس کہتے تھے ڈھال کی قیمت اون دنوں دس درم تھی عن ابن عباس مثلہ کان ثمن المجن

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عباس سے ایسی ہی روایت ہی کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ڈھال کی قیمت دس درم تھی عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا يُقْطَعُ فِيْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ ثَمَنُ
الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عطار نے کہا کم سے کم جس مین ہاتھہ کاٹا جاوے ڈھال کی قیمت ہی اور وہ اون دنون مین
دس درم تھی - امام نسائی نے کہا ابن جریج سے ہمنے پہلے حدیث نقل کی ہی وہ صحابی معلوم نہین ہوتا اور اوس سے ایک اور حدیث
مروی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ صحابی نہین ہی ف ابن حجر نے تقریب مین لکہا کہ امین بن جنیم جسکی کنیت ابو عطیہ
ہی اوسکو صحابی ہونے مین اختلاف ہی عجلی نے کہا کہ وہ تابعی ہی نقہ ہی اس صورت مین امین کی سب روایات جو اوپر مذکور
ہوئین مرسل ہونگی عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَی بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَيْرِ عَنْ تَبِيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ
مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
فَاَتَمَّ وَقَالَ سَوَّارٌ يُتِمُّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَبِعِلْمِهٖ مَا يَقْرَئُ وَقَالَ سَوَّارٌ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ
لَيْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ ایمن سے روایت ہی جو مولی تہا ابن الزبیر کا ابی بیر کا اوس نے سنا تبیع سے اوس نے سنا کعب سے اونہون نے
کہا جو شخص اچہی طرح وضو کرکے یہ نماز پڑہے (عبد الرحمن نے کہا یعنی عشا کی) پھر اوس کے بعد چار رکعتین پڑہے اور اون کو پورا
کرے (سوار نے کہا یعنی رکوع اور سجود اون مین پورا پورا ادا کرے اور جو پڑہے اوسکو سمجھے تو وہ ایسی ہونگی جیسے شب قدر مین عبادت
کی ف یہہ روایت اور اسکی بعد کی روایت اس باب سے متعلق نہین ہی مگر مصنف اس کو اس بات کے ثابت کرنیکو لیا یا ہے - کہ
ایمن صحابی معلوم نہین ہوتا اوس کی دلیل یہ ہی کہ اس روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا جو خود تابعی ہی پھر ظاہر بھی معلوم
ہوتا ہی کہ ایمن بھی تابعی ہے عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰی
اِلَيْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا يَقْرَأُ فِيْهَا وَيُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ
دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دس درم تھی اَلثَّمَرُ
الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرا لیوے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ
الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِیْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَاِذَا اٰوَی الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کتنے مال مین ہاتھہ کاٹا جاوے آپنے فرمایا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے اوس میوہ مین
جو لٹکتا ہو درخت پر لیکن جب کہہان مین کہا جاوے اور اتنا کوئی چرا دے جسکی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اوس مین
ہاتھہ کاٹا جاوے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان مین) چرتے ہون اون مین ہاتھہ کاٹا جاوے لیکن جب وہ اپنے رہنے کی جگہہ
مین ہون اور کوئی چرا دے اوسکو اور قیمت اون کی ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتھہ کاٹا جاوے اَلثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ

یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ میوہ جب درخت پر سے توڑکر کھریان مین ہو اور اوسکو کوئی چراوے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ بِفِیْہِ مِنْ ذِیْ حَاجَۃٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَۃً فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِنْہُ فَعَلَیْہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوْبَۃُ وَمَنْ سَرَقَ شَیْئًا مِنْہُ بَعْدَ اَنْ یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ الْغَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوْبَۃُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا درخت پر لٹکا ہوا میوہ چوراتا آپنے فرمایا جو شخص حاجت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکھا ہو اور کچھ کھانے کو نہ ملے) اور وہ ایسا میوہ لی بشرطیکہ اوسکو چھپاکر اپنے کپڑے مین نہ باندھی تو اوس پر کچھ مواخذہ نہین ہی اور جو ایسا میوہ نکل آوے تو وہ اوسکا دونا تاوان دی اور سزا الگ ہوگی اور جو شخص میوہ توڑنے کے بعد چوراوے اور اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاوے اور جو ڈھال کی قیمت سے کم چوراوی تو دونا اوسکا تاوان دی اور سزا الگ ہوگی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَیْنَۃَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ حَرِیْسَۃِ الْجَبَلِ فَقَالَ ھِیَ وَمِثْلُھَا وَالنَّکَالُ وَلَیْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْمَاشِیَۃِ قَطْعٌ اِلَّا فِیْمَا اٰوَاہُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ قَطْعُ الْیَدِ وَمَا لَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ ھُوَ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ وَالنَّکَالُ وَلَیْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِیْمَا اٰوَاہُ الْجَرِیْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِیْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ یَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِیْہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَجَلَدَاتُ نَکَالٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص مزینہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پہاڑ پر جو جانور چرتی ہون اون کے باب مین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا اگر کوئی ایسا جانور چراوے تو وہ جانور بھیری اور اوس کی مثل ایک جانور دیوے اور سزا الگ پاوے اور جانور کے چرانے مین ہاتھہ نہ کاٹا جاویگا مگر جو سنڈی کے اندر ہو اور اوس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اوسمین ہاتھ کاٹا جاوی گا اور جو ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو دو جانور ویسی دیوے اور کوڑی سزا کے کہا وی اوس نے کہا یا رسول اللہ جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو اوسمین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا اوسی قدر میوہ اوٹھاکر کھاوی اور وہ بھی بھیرے اور سزا اٹھاوے اور میوہ کے چرانے مین ہاتھہ نہ کاٹا جاوی مگر جو کھریان مین رکھا گیا ہو درخت سے توڑکر اوسکو اگر کوئی اتنا چراوے کہ اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہوجاوے تو ہاتھہ کاٹا جاوے اور جو کم چراوے تو دونا تاوان دیوے اور سزا کے کوڑے کہاوے

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِیْہِ جن چیزون کے چرانے مین ہاتھہ نہ کاٹا جاویگا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھہ نہ کاٹا جاوے پہلونکے چرانے مین نہ کھجور کے گابے مین جو اندر سے سفید سفید نکلتا ہی ف اسی روایت کو صاحب کتاب نے کئی اسناد سے نقل کیا ہی ہم اون سب حدیثون کو لکھی دیتے ہین لیکن ترجمہ علیحدہ علیحدہ نہین لکھتے

کیونکہ ترجمہ سب کا یہی ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ترجمہ ان سب روایات کا وہی ہے جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے یا علانیہ لوٹ کر لیجاوے یا اچک لیجاوے اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا (کیونکہ یہ چوری نہیں ہے مگر اور سزا میں ہوگی) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ ترجمہ ان روایات کا وہی جو اوپر گزرا۔ جابر نے کہا خائن پر (یعنی جو امانت میں خیانت کرے) قطع نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا اشعث بن سوار ضعیف ہے) **بَابُ** قَطْعِ الرَّجُلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ ہاتھ کاٹنے کے بعد پیر جو کا پانوں کاٹنا عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ قَتَلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوا يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رض حَتَّى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ أَيْضًا لِلْخَامِسَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهٰذَا حِينَ قَالَ قَتَلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُمْ إِلَى فِئَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ أُمَّ مَادَةَ فَقَالَ أُمِرْتُ فِيكُمْ بِأَمْرٍ وَأَمَرَ وُهُ عَلَيْكُمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ ترجمہ حارث بن حاطب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چوڑائی آئی فرمایا اس کو مار ڈالو (اس لیے کہ آپکو معلوم ہوگیا تھا کہ ہاتھ کاٹنے سے یہ چوری نہ چھوٹیگا) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اس کو مار ڈالو پھر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹو (خیر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا) پھر اوس نے چوری کی ابوبکر رض کے زمانے میں یہانتک کہ اوسکے چاروں ہاتھ پانوں کٹ گئے پھر اوس نے پانچویں بار چوری کی

اشعث بن سوار ضعیف ہے

ابو بکر رض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا حال خوب جانتے تھے اسی لیے آپنے فرمایا تھا کہ اس کو مار ڈالو پھر ابو بکر نے اوسکو حوالے کیا قریش کے جوان لوگون کو مار ڈالنے کے لیے اون لوگون مین عبد اللہ بن زبیر بھی تھے وہ سرداری کو بہت چاہتے تھے اونہون نے کہا باقی لوگون سے کیا تم مجھکو اپنا سردار کرلو اونہون نے سردار کر لیا پھر عبد اللہ بن زبیر جب اوس کو مارتے تو سب لوگ مارتے یہان تک کہ مار ڈالا اوس کو **باب** قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ چور کے دونو ہاتھ اور دونون پانون کاٹنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَسَرَ بَيْدَهُ وَرِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (داہنا ہاتھ) کاٹ ڈالو اوسکا پھر دوسری بار وہ لایا گیا (اوسی چوری کی علت مین) آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگ بولے یا رسول اللہ اوس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (بایان پانون) کاٹو اوسکا پھر تیسری بار لایا گیا آپنے فرمایا اوسکو مار ڈالو لوگ بولے یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا (بایان ہاتھ) کاٹو اوسکا پھر چوتھی بار لایا گیا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا (داہنا پانون) کاٹو اوسکا پھر پانچوین بار لایا گیا (کیا کمبخت بیحیا تھا کیطرح مانتا ہی نہ تھا) آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو جابر نے کہا ہم اوسکو مربد نعم (ایکمقام ہے) کیطرف لے چلے اور اوٹھایا اوسکو وہ چت لیٹ گیا پھر بھاگا آپنے کٹی ہوئے ہاتھون اور پانون سے اونٹ اوسکو دیکھکر بھڑک گئے پھر اوسکو اوٹھایا پھر اوس نے ایسا ہی کیا پھر اوٹھایا پھر تیسری بار آخر ہم نے اوس کو پتھرون سے مار کر مار ڈالا پھر ایک کنوئے مین ڈالدیا اور اوپر سے پتھر ماری - امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی نہین ہے حدیث مین **الْقَطْعُ فِي السَّفَرِ** سفر مین ہاتھ کاٹنا **عَنْ** بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ ترجمہ بسر بن ابی ارطاۃ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جاوین سفر مین (اس لیے کہ سفر مین چور کے ہاتھ کا علاج کون کریگا اور کون اوس کے خبر لیگا یا ایسا نہ ہو کہ چور خفا ہو کر کافرون مین چلا جاوے اور اون مین ملجاوے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو بیچڈال اوسکو اگرچہ بیس درم کو بیچے - امام نسائی نے کہا عمر بن ابی سلمہ حدیث مین

فا

مصعب بن ثابت

عمر بن ابی سلمہ

قوی نہین ہی **حَدُّ** الْبُلُوْغِ وَذِكْرُ السِّنِّ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ اُقِيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ مرد کب جوان ہوتا ہی اور مرد
اور عورت پر کس سن مین حد قائم کیجاوے **عَنْ** عَطِيَّةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُنْظَرُ مَنْ خَرَجَ شَعْرَتُهُ
قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ اُسْتُحْيِيَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يَنْبُتْ **ترجمہ** عطیہ سی روایت ہی مین بنی قریظہ کے قیدیون مین تہا لوگ اون کو دیکہتے
تہے اگر اون کے ناف کے تلے بال نکلے ہوتے تو اون کو قتل کر ڈالتے اور جسکے بال نہ نکلے ہوتے اوسکو زندہ چہوڑ دیتے (معلوم ہوا
کہ بلوغ کی نشانی بہی ہی مرد اور عورت دونون مین) **تَعْلِيْقُ** يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ چور کی گردن مین اوس کا ہاتہ
کاٹکر لٹکا دینا **عَنِ** ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ
قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ وَعَلَّقَ يَدَهُ فِيْ عُنُقِهِ **ترجمہ** ابن محیریز سی روایت ہی مین نے
فضالہ بن عبید سی چور کا ہاتہ اوسکی گردن مین لٹکانیکا کیسا ہی ہونہون نے کہا سنت ہی رسول اللہ صلعم نے ایک چور کا ہاتہ کاٹا اور اوسکی گلے مین لٹکایا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ **ترجمہ** عبدالرحمن بن محیریز سی روایت ہی مین نے فضالہ بن عبید سی کہا کیا چور کا ہاتہ اوس کے گلے مین لٹکانا
سنت ہی انہون نے کہا ہان رسول اللہ صلعم پاس ایک چور آیا آپنے اوسکا ہاتہ کاٹا اور گلے مین لٹکا دیا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہی جسکی حدیث
حجت نہین ہو سکتی **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ **ترجمہ** عبدالرحمن
بن عوف سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب چور پر حد قایم کیجاوے تو چور کے مال کا تاوان صاحب مال کو نہ بھرنا پڑیگا لیکن اگر مال چور کا اوسکی پاس موجود ہو تو مالک کو دلا دینگے **كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَ**
شَرَائِعِهِ کتاب الایمان اور اوسکی ارکان کے بیان مین و صفت ایمان کے باب کو سب کے اخیر مین کہا اسلیے عمال کا درجہ ہی اور ایمان کا زیادہ بہتر اور افضل تہا اوسپر کتاب کو ختم کرنا مناسب
ہوا **ذِكْرُ** اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ سب عملون مین کونسا عمل افضل ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا گیا کونسا عمل افضل ہی آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ اور اوس کے رسول پر **ف** اسلیے کہ کوئی عمل
بغیر ایمان کے فائدہ نہین دیتا تو ایمان سب سے زیادہ ضروری اور مقدم ٹہرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ
ترجمہ عبداللہ بن حبشی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا گیا کونسا کام افضل ہی اونہون نے کہا ایمان جس
مین شک نہو اور جہاد جس مین چوری نہو (یعنی مال غنیمت مین سی) اور حج جو بسہولت ادا کیا جاوے جسکے بعد پہر گناہ نہ کرے **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ
وَطَعْمَهُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَنْ يُبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَ
اَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِيْمَةٌ فَيَقَعَ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین جسمین ہونگی وہ ایمان کا مزہ اوٹہاویگا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اوس کے

رسول کو سب سے زیادہ محبت رکھے دوسری یہ کہ دوستی کرے اللہ کیواسطے (یعنے نیک بندون سے) اور دشمنی کرے اللہ کیواسطے (یعنے کافرون سے دشمنی رکھے) تیسری یہ کہ اگر بڑی آگ سلگائی جاوے تو اوسمین گرنا قبول کرے پر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے ف یہ تینون باتین درحقیقت ایک ہی ہے یعنی اللہ سے سچی محبت ہو سب سے زیادہ اپنی اللہ کو دل اور جان اور زبان سے پیار کرے پھر جسکو اللہ سے ایسی محبت ہوگی وہی مومن ہے وہ کبھی کافرون کا شریک نہ ہوگا مسلمانون کے ساتھ برائی نہ کریگا مرجانا آسان سمجھیگا مگر اپنے پیارے محبوب اللہ کے برابر کسی کو نہ کریگا **حلاوۃ الایمان** ایمان کی مٹھاس **عن** انس بن مالک یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ کَانَ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین جس مین ہونگی وہ ایمان کا مزا اوٹھاویگا۔ ایک تو جس سے دوستی کہی تو اللہ کے لیے دوستی کہی اور دوسری اللہ اور اوس کے رسول کو سب سے زیادہ چاہے اور تیسری یہ کہ آگ مین گرنا قبول کرے مگر پھر کافر ہونا قبول نہ کرے جب اللہ نے اوس کو نجات دی کفر سے **حلاوۃ الاسلام** اسلام کی مٹھاس **عن** انس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِسْلَامِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ ترجمہ انس بن مالک سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری **باب** نعت الاسلام اسلام کس کہتے ہین **عن** عمر بن الخطاب قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ کُلِّہٖ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرٰاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَتِھَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَاَنْ تَرٰی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ اَمْرَ دِیْنِکُمْ ترجمہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضہ سے روایت ہے ہم الکیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہی اتنے مین ایکشخص آگیا جسکے کپڑے بہت سفید

ہی مال بہت کا لے ہی معلوم ہی نہین ہوتا تہا کہ وہ سفر سی آیا ہی اور کوئی ہم مین سے اوسکو پہچانتا بہی نہی تہا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا اپنے گہٹنے آپکے گہٹنون سی لگا کر اور اپنے ہاتہہ اپنے رانون پر رکہی (یعنی ادب سی بیٹہا جیسے شاگرد اوستاد کے سامنے بیٹہتا ہی) پہر کہنے لگا اے محمد بتلاؤ مجہہ کو اسلام کیا ہی آپ نے فرمایا گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی لائق تعظیم عبادت کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمدؐ اوس کے بہیجے ہوئے ہین اور نماز پڑہنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکہنا بیت اللہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی کہانا پینا راہ خرچ ہونا) وہ بولا آپنے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچہتا ہے (تو معلوم ہوتا ہی کہ اوس کو معلوم نہین) پہر کہتا ہی آپنے سچ فرمایا (جیسے اوسکو معلوم ہی) پہر بولا بتلاؤ مجہہ کو ایمان کیا ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر (یعنی اوس کی ذات اور صفات پر) اور اوس کے فرشتون پر (کہ وہ اوسکی پاک بندے ہین جیسا اللہ کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہین اون مین بڑی طاقت خدا نے دی ہی) اور اوسکی کتابون پر (جیسے قرآن شریف توراۃ شریف انجیل مقدس زبور شریف سوا اس کے اور صحیفے جو اللہ نے اپنے پیغمبرون پر اوتاری وہ سب حق ہین اللہ کیطرف سی ہین اللہ کے کلام ہین) اور اوسکے پیغمبرون پر (جیسے حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسی حضرت عیسی حضرت محمد علیہم السلام اور سوا ان کے جتنے پیغمبر اللہ کے دنیا مین گزرے ہین بعضون کا حال ہم کو معلوم ہوا بعضون کا معلوم نہین وہ سب اللہ کے بہیجے ہوئے تہے جو حکم انہون نے دیا اللہ کیطرف سی دیا اور وہ سب سچے تہے) اور قیامت پر (یعنی خدا ثواب کے دن پر جسدن اللہ اپنی سب بندونکو دوبارہ جلا دیگا نیکونکو اونکی نیکی کا بدلہ اور بدون کو اونکی برائی کا بدلہ دیگا) اور تقدیر پر (کہ برا بہلا سب اللہ کیطرف سی ہی یعنی سب سے اور پہلے سب کا خالق اللہ تعالی ہی اوسکو خوب معلوم تہا کہ یہ شخص برا ہوگا یہ اچہا ہوگا کوئی کام بدون اوسکے حکم اور ارادے کے نہین ہوتا لیکن وہ اچہون سے خوش ہوتا ہی اور بدون سی ناخوش اور اوس نے ہم کو اختیار دیا ہی کہ ہم اچہا کام کرین تو ثواب پاوین برا کرین تو اپنی تئین خراب کرینگے) وہ بولا آپنے سچ فرمایا۔ پہر اوس نے کہا بتلاؤ احسان کیا ہی (یہ وہ درجہ ہی جو اسلام اور ایمان کے بعد اللہ کے مقرب بندون کو حاصل ہوتا ہی) آپنے فرمایا اللہ کا پوجا کرنا گویا تو اللہ کو دیکہہ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر اس طرح کہ اللہ تجہکو دیکہہ رہا ہی پہر وہ بولا مجہہ کو بتلاؤ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچہتی ہو وہ پوچہنیوالے سے زیادہ نہین جانتا (یعنی یہہ بات کسی کو معلوم نہین ہے سوا اللہ کے) وہ بولا اچہا اوس کی نشانیان بتلاؤ آپنے فرمایا ایک نشانی یہہ ہی کہ لونڈی اپنی مالک کو جنیگی **ف** حدیث مین ربتہا ہی جو مؤنث ہی یعنی لونڈی اپنے مالکہ کو جنیگی مرد مالک اور مالکہ دونون مین۔ اور تخصیص مالکہ کی اس لیے ہی کہ عورتین مردون کے نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہین یا جب بیٹی اپنی ماں کی مالک ہوگی تو بیٹا ضرور ہوگا یا نفس مقدر کرلین جو مؤنث ہی عربی زبان مین **محدثین** نے اسکی تفسیر مین کئی باتین لکہی ہین۔ ایک یہ کہ لونڈیون کی اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پہیلیگا کافرون کی عورتین لونڈیان بنکر مسلمانون کے پاس رہینگی دوسری یہ کہ لوگ اپنی ام ولد لونڈیونکو بیچنے لگینگے اور وہ بکتی بکتی کسی بیٹے کے پاس ہی آجاویگی تیسری یہ کہ اولاد اپنی ماں باپ کی نافرمانی کریگی تو گویا ماں لونڈی ٹہہری اور بیٹا بیٹی مالک۔ **حافظ** ابن حجر نے کہا کہ یہی تفسیر میری نزدیک ٹہیک ہی **ف** دوسری یہ

کہ ننگے پانون ننگے بدن جوپہر تے ہین مفلس بکریان چرانیوالے وہ بڑی بڑی محل بناوینگے - حضرت عمرؓ نے کہا مین تین دن ٹھہرا رہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا ای عمر تم جانتے ہو وہ پوچھنیوالا کون تہا مینے کہا اللہ کو اور اوس کے رسول کو خوب معلوم ہے آپنے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تہے تم کو دین کے کام سکھلانے آئے تہے **صفۃ الایمان**

والاسلام عن ابی هریرة وابی ذر قالا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجلس بین ظهرانی اصحابه فیجیئ الغریب فلا یدری ایهم هو حتی یسأل فطلبنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نجعل له مجلسا یعرفه الغریب اذا اتاه فبنینا له دکانا من طین کان یجلس علیه انا نجلس ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی مجلسه اذا اقبل رجل احسن الناس وجها واطیب الناس ریحا کان ثیابه لم یمسها دنس حتی سلم فی طرف البساط فقال السلام علیک یا محمد فرد علیه السلام قال ادنوا یا محمد قال ادنه فما زال یقول ادنوا مرارا ویقول له ادن حتی وضع یده علی رکبتی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا محمد اخبرنی ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد الله ولا تشرک به شیئا وتقیم الصلوة وتؤتی الزکوة وتحج البیت وتصوم رمضان قال اذا فعلت ذلک فقد اسلمت قال نعم قال صدقت فلما سمعنا قول الرجل صدقت انکرناه قال یا محمد اخبرنی ما الایمان قال الایمان بالله وملائکته والکتاب والنبیین وتؤمن بالقدر قال فاذا فعلت ذلک فقد امنت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم قال صدقت قال یا محمد اخبرنی ما الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک قال صدقت قال یا محمد اخبرنی متی الساعة فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ولکن لها علامات تعرف بها اذا رایت الرعاء البهم یتطاولون فی البنیان ورایت الحفاة العراة ملوک الارض ورایت المرأة تلد ربتها خمسا لا یعلمها الا الله ثم ان الله عنده علم الساعة الی قوله ان الله علیم خبیر ثم قال لا والذی بعث محمدا بالحق هذا وقد بشیئا ما کنت یا علم به من رجل منکم وانه جبریل علیه السلام نزل فی صورة دحیة الکلبی

ترجمہ ابوہریرہ اور ابوذر سے روایت ہے دونون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے بیچمین بیٹھتے پہر جو شخص نیا آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جبتک پوچھتا نہین اس لیے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لیے ایکجگہ بنا دی جاوے کہ نیا شخص آتے ہی آپکو پہچان لیوے پہر ہم نے آپ کو لیی ایک اونچا چبوترہ بنایا مٹی سے آپ اوسپر بیٹھتے ایک روز ہم سب بیٹھے ہوے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اپنی جگہہ بیٹھے تہے اتنے مین ایک شخص آیا جسکا مُنہ سب لوگون سے اچہا تہا اور جس کے بدن کی خوشبو سے بہتر تہی اور کپڑون مین اوس کے ذرا بہی میل نہ تہا اوس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام علیک یا محمد آپنے اوس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا مین نزدیک آؤن ای محمد آپنے فرمایا آ پہر وہ کئی بار برابر کہتا رہا مین نزدیک

آوُن آپ فرماتے آیہا تک کہ اوس نے اپنی ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنون پر رکھدیے اور کہا ای محمد مجھکو بتلاؤ اسلام کسی کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام یہ ہی کہ تو پوجا کری اللہ کا اور نہ شریک کری اللہ کے ساتھ کسی کو اور نماز پڑہی اور زکوۃ دیوے اور حج کری خانہ کعبہ کا اور روزے رکھے رمضان کے اوس نے کہا جب مین یہ باتین کرون تو مسلمان ہوجاؤنگا آپ نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہی آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو برا معلوم ہوا (اس لیے کہ جان بوجھ کر کیون پوچھتا ہی) پھر کہنے لگا ای محمد بتلاؤ مجھکو ایمان کیا ہی آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اور اوس کے فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب مین ایسا کرون تو مومن ہوجاؤنگا دل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمد مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہی آپ نے فرمایا اللہ کو تو اسطرح پوجی جیسے اوسے دیکھ رہا ہے اگر اسطرح نہ ہو تو اسطرح ہو کہ وہ تجھ دیکھ رہا ہے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمد مجھکو بتلاؤ قیامت کب ہوگی یہ سنکر آپنے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا اوس نے پھر پوچھا آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا اور سر اوٹھایا پھر فرمایا جس سے پوچھتی ہو وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہین جانتا البتہ قیامت کی نشانیان ہین جب تو مجہول جانور چرانے والونکو دیکھی بڑی بڑی عمارتین بنا رہی ہین اور ننگے پانون اور ننگے بدن جو لوگ پہرتے ہین اون کو زمین کا بادشاہ دیکھی اور عورت کو دیکھے وہ اپنی مالک کو جنتی ہی تو سمجھ لے کہ قیامت نزدیک ہی) پانچ چیزین ہین جنکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پھر آیت پڑہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ سو ان اللہ علیم خبیر تک پھر آپنے فرمایا نہین قسم اوس کی جس نے محمد کو سچا بنا کر بہیجا راہ دکہلانے والا اور خوشخبری دینے والا مین اس شخص کو تم سے زیادہ نہین پہچانتا تہا اور بیشک یہ جبرئیل علیہ السلام تہے جو دحیہ کلبی کے صورت مین آئے تہے ف دحیہ کلبی ایک صحابی تھے خوبصورت حضرت جبرئیل اونہی کے صورت بنکر آوترتے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ وہم راوی کا ہسلیے کہ اگر دحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمر رض کیونکہ کہتے ہم مین سے کوئی اوس کو نہین پہچانتا تہا **تاویل** قولہ اللہ عزوجل قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اس آیت کی تفسیر ف اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہی اور ایک دوسری آیت ہی فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایمان اور اسلام ایک ہی مگر ٹھیک یہ ہی کہ اسلام عام ہی اور ایمان خاص جو مومن ہی وہ ضرور مسلم ہی اور جو مسلم ہی اوسکو مومن ہونا ضرور نہین اسلام کے معنی تابعدار ہوجانا اور ایمان کے معنی تابعداری کی ساتھ دل سے یقین کرنا بعضے لوگ زور و زبردستی سے جو مسلمان بنجاتی ہین اون کو مسلم کہینگے مومن نہ کہینگے **عن** سعد بن ابی وقاص قال اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجالا ولم یعط رجلا منہم شیئا قال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وہو مومن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم حتی اعادہا سعد ثلثا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعطی رجالا وادع من ہو

احب الی منھم لا اعطیہ شیئا مخافۃ ان یکبوا فی النار علی وجوھھم ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگون کو روپیہ دیا اور بعضونکو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا اور فلانے کو دیا اور فلانے شخصکو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہی آپنے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپنے فرمایا مین بعض لوگون کو دیتا ہون اور بعضونکو نہین دیتا حالانکہ جنکو مین نہین دیتا اونسے مجھکو زیادہ محبت ہی مگر مین جنکو دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہین وہ جہنم مین اوندھے نہ گرائے جاوین ف بعضو لوگ نومسلم تھے ڈر سے یا دباؤ یا مال کے طمع سے مسلمان ہوگئے تھے ابھی اونکے دلون مین ایمان خوب رچا نہ تھا۔ اس لیے آپنے اون کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر نہ دین تو وہ شاید پھر کافر ہوجاوین اور جو لوگ پکے ایماندار تھے اونکو پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم مین فرق ہے عن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم قسما فاعطی ناسا ومنع اخرین فقلت یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ومنعت فلانا وھو مومن قال او مسلم قال ابن شھاب قالت لاعراب امنا ترجمہ سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعضونکو دیا اور بعضونکو نہ دیا مین نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان لوگونکو دیا اور فلانے کو نہ دیا وہ بھی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن کہو مسلمان کہو ابن شہاب نے اس آیت کو پڑھا قالت الاعراب آمنا یعنی کہا گنواروں نے ایمان لائے ہم کہو تم ایمان نہین لائے بلکہ اسلام لائے عن بشیر بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر ان ینادی ایام التشریق انہ لا یدخل الجنۃ الا مومن وھی ایام اکل وشرب ترجمہ بشر بن یسار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو حکم دیا کہ ایام تشریق (۱۱ ذیحجہ سے تیرھوین تک) مین پکارنے کا کہ جنت مین نہ جاویگا مگر مومن اور یہ دن کھانے اور پینے کے ہین

صفۃ المؤمن مومن کی صفات کا بیان عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم من سلم الناس من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچین اور مومن وہ ہی جس سے لوگ اطمینان رکھین اپنے جان اور مال کا

صفۃ المسلم مسلمان کی صفت عن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین (یعنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہی جو اللہ کی منع کی ہوئی باتین چھوڑ دیوے ف ہجرت کے معنے چھوڑ دینا اور مہاجر اوسی سے نکلا ہی یعنی وہ شخص جو اپنے وطن کو اللہ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دیوے۔ مثلاً کفر کے ملک سے نکلکر اسلام کے ملک مین چلا آوے اس حدیث کا

مطلب یہ ہے کہ صرف لعن چھوڑنے سے ہجرت نہیں ہو سکتا جبتک گناہ کو نہ چھوڑے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكُمُ الْمُسْلِمُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرے نماز میں اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کھالیوے وہ مسلمان ہے **حُسْنُ اِسْلَامِ الْمُسْلِمِ** جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا وَمُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ اوسکی ہر نیکی کو لکھ لیتا ہے جو اوس نے کی تھی (اسلام سے پہلے) اور ہر برائی اوسکی مٹا دیتا ہے جو اوس نے کی تھی پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب یوں ہوتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس سے نیکیاں سات سو نیکیوں تک لکھی جاتی ہیں اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جاتی ہے مگر جب اللہ اوس کو معاف کر دیوے تو وہ برائی بھی نہیں لکھی جاتی **اَيُّ** الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ بہتر اسلام کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کون سا اسلام افضل ہے آپنے فرمایا جسمیں اور مسلمان بچیں اوس کی زبان اور ہاتھ سے **اَيُّ** الْاِسْلَامِ خَيْرٌ اچھا اسلام کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام اچھا ہے آپنے فرمایا کھانا کھلانا (محتاجوں کو اور دوستوں کو) اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اوس سے پہچانت ہو یا نہ ہو **عَلٰى كَمْ بُنِيَ** الْاِسْلَامُ اسلام کے تم کیا ہیں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اَلَا تَغْزُوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے اون سے کہا تم جہاد نہیں کرتے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اسلام کے پانچ تھم ہیں جن پر اسلام ٹھہرا ہوا ہے (پہلی گواہی دینا اسبات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے۔ دوسری نماز پڑھنا۔ تیسری زکوۃ دینا چوتھی حج کرنا پانچویں روزے رکھنا رمضان کے **اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْاِسْلَامِ** اسلام کے اوپر بیعت کرنا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا - ثُمَّ اَتْلٰى عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک مجلس مین آپنے فرمایا بیعت کرتی ہو مجھسے ان باتون پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو پھر یہ آیت پڑہی جو شخص تم مین سے پورا کریگا اپنے اقرار کو (یعنے یہ کام نہ کرے) تو اسکا ثواب اللہ کے پاس ملیگا اور جس سے ایسا کوئی کام ہوجاوے پھر اللہ دنیا مین اوس کو چھپا دیوے تو آخرت مین وہ اللہ کے مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے اور چاہے بخشدیوے **عمل** ما یقاتل الناس کس بات پر لوگون سے لڑنا چاہیے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا شھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واستقبلوا قبلتنا واکلوا ذبیحتنا وصلوا صلوتنا فقد حرمت علینا دماءھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علیھم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ گواہی دین اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور حضرت محمد رسول اللہ اوسکے بھیجے ہوئے ہین جب وہ یہ گواہی دین اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرین (نماز مین) اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کہاوین اور ہماری جیسی نماز پڑہین تو اون کی جان اور مال ہم پر حرام ہوگئی مگر کسی حق کے بدلے (یعنے وہ کسی کی جان لین یا مال لین تو اون کی بھی جان اور مال لین) اور جو مسلمانون کا حق ہے وہ اونکا بھی ہے اور جو مسلمانون پر حق ہے وہ اون پر بھی ہے **ف** یعنے نفع اور نقصان مذہب مین وہ مسلمانون کے مثل ہونگے **ذکر** شعب الایمان ایمان کی شاخون کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر کچھ شاخین ہین اور حیا شرم بھی ایمان کی شاخ ہے **ف** کیونکہ حیا اور شرم ہی انسان کو بُرے کام کرنیسے روکتی ہے جنسے حکیم مین سب حیا کی تعریف کرتے ہین کہ وہ ایک عمدہ صفت ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ افضلھا لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کچھ شاخین ہین سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راہ سے تکلیف دینی والی چیز (جیسے کانٹا پتہر نجاست) کو ہٹانا ہے اور شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الحیاء شعبۃ من الایمان ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم ایمان کی ایک شاخ ہے **تفاضل** اھل الایمان ایمان والونکا ایک دوسری پر بڑہنا **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملأ عمار ایمانا الی مشاشہ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار نے ایمان بھر لیا ہی ٹہونون تک (یعنی ہر رگ و پی مین اون کی ایمان سما گیا ہے) **عن** طارق بن شہاب قال قال ابو سعید سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من

تَرَاہُ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ ترجمہ
ابوسعید سے روایت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تم مین سی کوئی بُری بات دیکھے اوسکو
اپنی ہاتھ سے دور کری اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سی بُرا کہے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سی بُرا جانے اور یہہ کم سی کم ایمان ہے
ف لیکن اگر دل سے بھی نفرت نہ کری تو سمجھہ لیوے کہ ذرا بھی ایمان اوسکی دل مین باقی نہین ہا عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهٗ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
أَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهٗ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَذٰلِكَ
أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ ترجمہ ابوسعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مین نے سنا آپ فرماتی تہی جو شخص تم
مین سے بُری بات دیکھے اوسکو اپنی ہاتھ سی دور کری تو وہ بُری ہوا اور جو اتنی طاقت نہ رکھے اور زبان سی اوسکو دور کری وہ بھی
بری ہوا اور جو شخص اتنی طاقت نہ رکھے وہ دل سی برا جانے وہ بھی بری ہوا اور یہہ کم درجہ ہی ایمان کا عَنْ زِيَادَةُ الْإِيْمَانِ
ایمان کا گھٹنا بڑہنا ف ایمان کہتے ہین دل سے یقین کرنیکو اور زبان سی اقرار کرنیکو اور ہاتھ پاؤن سی عمل کرنیکو اور یہی
مذہب ہی اہل سنت کا اسوجہ سی ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہی اور معتزلہ کا قول یہہ ہی کہ ایمان عبارت ہی صرف زبان کی اقرار سے
اور اعمال ایمان مین داخل نہین ہی۔ اسوجہ سی اون کے نزدیک ایمان مین کمی اور زیادتی نہین ہوتی۔ اور بعض لوگون نے ایمان
کی معنی صرف دلسی یقین کرنا کہا ہے اور وہ کہتے ہین کہ یقین مین کمی بیشی نہین ہوتی حالانکہ اگر غور سی دیکھیے تو یقین ایک صفت
نفسانی ہی جیسی خوشی اور رنج اور غصہ وغیرہ اور تمام صفات نفسانی مین کمی اور بیشی ہوتی ہی پھر یقین مین کیونکر نہ ہوگی بہت
آیتین اور حدیثین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ ایمان گھٹتا بڑہتا ہی اور یہی مذہب ہی ائمہ اہل سنت کا جیسے سفیان ثوری اور
مالک بن انس اور اوزاعی وغیرہم کا عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ أَحَدٍ
فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا
فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِّنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيُغَيِّرُوْنَ نُضَرَ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ إِلٰى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُوْلُ أَخْرِجُوْا مَنْ
كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ فِيْ
قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ إِلٰى عَظِيْمًا ترجمہ ابوسعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا سی ایک کا
جھگڑا دنیا مین کسی حق کے لیے اوس سے زیادہ نہین ہی جو مسلمان جھگڑا کرین گے اپنے پروردگار سی اون بھائیون کے لیے جو جہنم مین
گئے ہون گے یہ مسلمان کہینگے اے پروردگار ہمارے تو نے ہماری اون بھائیون کو جو ہمارے ساتھہ نماز پڑہتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور

جمع کرتے تھے آگ مین ڈالدیا پروردگار فرماویگا اچھا جاؤ اور جنکو تم پہچانتے ہو نکالو وہ جہنم مین اون کے پاس آوینگی اور اون کیصورتین دیکھکر اونکو پہچان لینگے اون مین سے بعضونکو آگ نے پکڑا ہوگا بعضے نصف تک اور بعضے ٹخنونتک پہر وہ اون کو نکالینگے اور کہینگے اے پروردگار ہمارے جنکے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم کیا اون کو ہم نے نکالا پھر پروردگار فرماویگا اونکو بھی نکالو جنکے دل مین ایک دینار برابر ایمان ہو پھر فرماوے گا اون کو بھی نکالو جنکے دل مین آدھی دینار برابر ایمان ہو یہان تک کہ فرماویگا اوسکو بھی نکالو جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ابو سعید نے کہا اب جسکو یقین نہ ہو تو آیت پڑہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ ترک جسکے معنی یہ ہین کہ اللہ شرک کو نہین بخشیگا اور اس سے کم گناہون کو جسکے چاہیگا بخشدیگا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار مین سو رہا تہا کہ مین نے لوگون کو دیکہا مجہپر پیش کیے جاتے ہین اور وہ سب کرتے پہنے ہین کسیکا کرتہ چہاتی تک ہے کسی کا اس سے نیچا ہے اور مین نے عمر کو دیکہا کہ وہ اپنی کرتے کو سمیٹ رہے ہین (اسقدر نیچا ہے) لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوس کی تعبیر کیا آپ نے فرمایا دین (یعنی عمر کا دین اور ایمان سب سے قوی ہے اس مین کسی عاقل کو شک نہ ہوگا بشرطیکہ تعصب نہ کرے) امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کیوجہ سے اسلام کو بیحد قوت اور شوکت حاصل ہوئی جو کسی خلیفہ سے نہین ہوئی **عن** طارق بن شہاب قال جاء رجل من الیہود الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المومنین آیۃ فی کتابکم تقرؤنہا لو علینا معشر الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای آیۃ قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم المکان الذی نزلت فیہ والیوم الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرفات فی یوم الجمعۃ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودیون مین سے حضرت امیر المومنین عمر رض کے پاس آیا اور بولا کہ ایک آیت تمہاری قرآن مین جسکو تم پڑہتے ہو اگر ہم یہودیون پر وہ آیت اوترتی تو جس روز اوترتی ہم اوس دن کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ بولا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج کے دن پورا کر دیا مین نے دین تمہارا اور پورا کر دیا اپنی نعمت کو تمپر اور پسند کیا مین نے تمہارے لیے اسلام کو دین کو۔ حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون اوس مقام کو جہان یہ آیت اوتری ہے اور جسدن اوتری ہے یہ آیت اوتری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات مین جمعہ کے روز **ف** اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین اور ایمان مین کمی اور بیشی ہوتی ہے ورنہ پورا کرنیکو کیا معنے ہون گے۔ حضرت عمر نے یہودی کو بتلایا کہ ہماری قوم مین بھی وہ دن عید کا ہے اور نویں ذی الحجہ کی عرفات پر بڑا اجتماع ہوتا ہے **علامۃ الایمان** ایمان کی نشانی کیا ہے **عن** انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی کون

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اوسکو میری محبت اپنے اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن (ایماندار) نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی
گھر اور جائداد اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے **ف** یعنی دین کے کام میں کسی کی پرواہ نہ کرے اپنی دین بڑھانے کیواسطے یا اپنی
دین اور مذہب کو قوت دینے کیلیے کیسا ہی نقصان ہو گوارا کرے جان جاوے مال جاوے گھر بار لٹ جاوے حاکم ناراض ہو جاوے
پر خدا اور رسول کی خلاف نہ کرے اوسوقت اوسکو سچا مومن کہینگے ورنہ نام کا مسلمان ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ
وَوَالِدِهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری
جان ہے کوئی تم میں ایماندار نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنی بھائی (یعنی دوسری مسلمان) کیلیے وہ نہ چاہے جو اپنے
لیے چاہتا ہے وہ ویسی ہی اور بھائی مسلمانوں کی بھی بھلائی چاہے اس سے زیادہ قومی ہمدردی کیا ہی اور کوئی کیا کہیگا **عَنْ**
أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ
لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے
کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے لیے جتنی بھلائی چاہتا ہے اوتنا ہی اپنے بھائی مسلمان کیلیے چاہے **عَنْ** زِرٍّ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِنَّهُ لَعَهِدَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ
ترجمہ زر سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بیان فرمایا تھا کہ تیری محبت نہیں کریگا مگر مومن اور
تجھ سے دشمنی نہیں کریگا مگر منافق (جو ظاہر میں مسلمان ہو پر دل میں ایمان کا نشان نہ ہو ممکن نہیں کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے آپ محبت رکھتے ہیں اون سے دشمنی رکھے) **عَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ النِّفَاقِ ترجمہ انس ہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا انصار (یعنی وہ لوگ جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے آپ کی مدد کی جب آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں آ رہے تھے) سے محبت رکھنا ایمان
کی نشانی ہے اور اون سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے **عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ** منافق کی نشانی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعٍ كَانَتْ
فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

یعنی جسمیں یہ بھلائی کی چاہتا ہے

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس شخص میں چاروں ہوں گی وہ تو منافق ہے (ہرگز مومن نہیں) اور اگر ایک خصلت ہوگی تو وہ ایک خصلت نفاق کی ہے جبتک اوسکو چھوڑ نہیں (مومن کامل نہ ہوگا) جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے توڑ ڈالے اور جب کسی سے لڑے تو گالیاں بکنے لگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَۃُ النِّفَاقِ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو جب بات کرے جھوٹ۔ دوسری جب وعدہ کرے خلاف تیسری جب اوس کے پاس کوئی امانت رکھے تو اوس میں خیانت کرے **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا کہ جو کوئی مومن ہوگا وہ تیری محبت رکھیگا اور جو کوئی تجھسے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ فَھُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ وَاحِدَۃٌ مِنْھُنَّ لَمْ تَزَلْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَتْرُکَھَا ترجمہ ابووائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تین باتیں جسمیں ہوں گے وہ تو منافق ہے جب بات بولی تو جھوٹ جب امانت اوس کے پاس رکھی تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو خلاف اور جسمیں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک خصلت اوس میں رہیگی یہاں تک کہ اوسکو چھوڑ دے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَھْرَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے تو اوس کے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **قیام لیلۃ القدر** شب قدر میں عبادت کرنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **الزکوٰۃ** زکوٰۃ کا ایمان میں داخل ہونا **عَنْ** طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَھْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ یُسْمَعُ دَوِیُّ صَوْتِہٖ وَلَا یُفْقَہُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا ھُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ

صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَوٰةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نجد والوں مین سے بال بکھری ہوئی آواز مین اس کے گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن بات سمجھ مین نہ آتی تھی وہ نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات اور دن مین وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپ نے فرمایا نہین مگر تو نفل پڑھنا چاہے پھر آپ نے رمضان کی روزی اوسکو بتلائے وہ بولا اس کے سوا اور کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے زکوٰۃ کو بیان کیا وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو صدقہ دینا چاہے نفل پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا تھا مین اس سے زیادہ کرون گا نہ کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ بولتا ہے تو اس نے نجات پائی (عذاب سے) اَلْجِهَادُ جہاد (کافرون سے لڑنا دین کے لیے) بھی ایمان مین داخل ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ وَإِمَّا وَفَاةٍ أَوْ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ ضامن ہے اوس شخص کے لیے جو اوس کی راہ مین نکلے مگر نکلے ایمان کے خیال سے اور خدا کی راہ مین کوشش کرنے کے لیے (نہ مال وزر کے طمع سے) اسبات کا کہ اللہ اوس کو جنت مین لیجاوے گا جسطرح سے ہو خواہ وہ مارا جاوے یا مرکر یا اپنی موت سے یا پھیر لاوے گا اپنے وطن کو جہان سے نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت کا لیکر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقُ بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ قَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس شخص کا جو

اوس کی راہ مین نکلے مگر نکلے اللہ کی راہ مین کوشش کرنے کے لیی اور اوسپر یقین رکھکر اور اوس کے پیغمبر پر یقین رکھکر اسواسطے کو جنت مین لیجاوے گا یا اوسکو ملک کو لوٹا لاویگا ثواب اور غنیمت دیکر **اداء الخمس** غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کے لیی دینا **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ھذا الحی من ربیعۃ وبیننا وبینک ھذا الشھر الحرام فمرنا بشیء ناخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا قال امرکم بار بع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ ثم فسرھا لھم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا الخمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والمقیر والمزفت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ تک نہین آسکتی مگر حرام مہینے مین (یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم مین اس لیے کہ بیچ مین مضر قبیلے کے کفار رہتے جو راہ مین لوٹتے اور ستاتے مگر ان حرام مہینون مین لوٹ پوٹ موقوف کرتی) تو آپ ہم کو حکم دیجیے کسی بات کا جسپر ہم عمل کرین اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہین اونکو بھی سناوین آپنے فرمایا مین تم کو حکم دیتا ہون چار باتونکا اور منع کرتا ہون چار باتون سے جن چار باتونکا حکم دیتا ہون وہ یہ ہین ایمان لانا اللہ پر پھر اوس کے تفسیر بیان کی۔ ایک تو گواہی دینا اسبات کی کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اللہ کا رسول ہون دوسری نماز پڑھنا تیسری زکوۃ دینا چوتھی جو تم غنیمت کماؤ اوس مین سے پانچوان حصہ مجھے دو اور منع کرتا ہون مین تم کو کدو کے تونبی اور لاکھی برتنون اور رال لگے ہوئے برتنون سے جسکو مقیر اور مزفت کہتے ہین **ف** اور بعضے روایتون مین نقیر ہے وہ بھی ایک برتن ہے درخت کی جڑ کا ان برتنون کے استعمال سے منع کیا اس لیے کہ لوگ ان مین شراب کہا کرتے تھے اون مین نبیذ بنانے سے بھی منع کیا اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے یا منسوخ ہوگئی جمہور علما کہتے ہین کہ یہ ممانعت اوائل اسلام مین آپنے احتیاط کی تھی پھر جاتی رہی **شھود الجنازۃ** جنازے مین حاضر ہونا بھی ایمان مین داخل ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیہ ویفرغ من دفنہ فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہ ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازے کے پیچھے جاوے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے پھر اوسپر نماز پڑھی بعد اوس کے ٹھہرا رہے یہانتک کہ وہ قبر مین کہا جاوے اوسکو دو قیراط ثواب کے ملینگے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص نماز پڑھ کر لوٹ آوے اوس کو ایک قیراط ثواب کا ملیگا **الحیاء** شرم کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل یعظ اخاہ فی الحیاء فقال دعہ فان الحیاء من الایمان ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو اپنی بہائی کو نصیحت کر رہا تھا حیا کی باب مین (یعنی حیا سے منع کرتا تھا) آپنے فرمایا جانے دے حیا تو ایمان مین داخل ہے **الدین یسر** دین آسان ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الدین یسر ولن

يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَيَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین آسان ہی اور جو کوئی دین مین سختی کریگا تو دین اوسپر غالب ہوگا یعنی دین اوسکو تھکا دیگا اور عاجز کر دیگا) تو ٹھیک راہ پر چلو یا اگر ٹھیک راہ نہ ہوسکے تو اوس سے قریب ہو اور لوگون کو خوش رکھو اور اونکو آسانی دو اور مدد چاہو صبح اور شام اور کچھ رات مین چلنے سے **ف** یعنی جیسی مسافر اگر سارے دن اور ساری رات چلی تو تھک کر ماندہ ہو جاویگا اسی طرح جو کوئی رات دن عبادت کریگا وہ بھی تھک جاویگا بلکہ احتمال ہی کہ دل مین نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل چھوٹ جاوے اس واسطے صبح اور شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود نماز ہی فجر کی صبح سے اور شام سے ظہر اور عصر کی اور رات ہی مغرب اور عشا کی یہ پانچ نمازین ہمیشہ پڑھنا بہتر ہین اس سے کہ چند روز تک سارے دن رات عبادت کریں پھر بالکل چھوڑ دیوے **أَحَبُّ** الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کو کیسا دین پسند ہی **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا

فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ

عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہان ایک عورت تھی آپنے فرمایا یہ کون ہی حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہی جو رات کو سوتی نہین ہان کرتی لگین اوسکی عبادت کا حال آپنے فرمایا ایسا مت کرو اتنا کام کرو جتنی تم کو طاقت ہی قسم اللہ کی اللہ ثواب دینے سے نہین تھکیگا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاوگے آپکو وہ دین بہت پسند تھا جو ہمیشہ کیا جاوے (یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے ہو اور ہمیشہ بھی چار روز کرنا پھر چھوڑ دینا اس سے کیا فائدہ ہی **الْفِرَارُ** بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ دین بچانے کے لیے فتنون سے بھاگنا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ

يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب بہتر مال مسلمان کا بکریان ہونگی جنکو لیکر وہ پہاڑون کی چوٹیون مین چلا جاوے گا اور پانی پڑنے کی جگہ مین رہے گا اپنی دین کو لیکر بھاگیگا فتنون سے **ف** یعنی شہرون اور بستیون مین ایسی گمراہی پھیلی گی کہ دین کا بچانا دشوار ہو جاویگا آخر جو دیندار ہوگا وہ جنگل مین جا کر رہیگا **مَثَلُ** الْمُنَافِقِ منافق کے مثال **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا

تَتْبَعُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال ایسی ہی جیسی ایک بکری دو گلون کے بیچ مین آجاوے کبھی اس گلے مین جاتی ہی کبھی دوسرے گلے مین وہ نہین جانتی کسکے ساتھ ہو **ف** یہی حال منافق کا ہی کبھی مسلمانون مین ملتا ہی کبھی کافرون مین ایک طرف اوسکو قرار نہین **مَثَلُ** الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنَ الْمُؤْمِنِ

وَمُنَافِقِ مومن اور منافق کے مثال جو قرآن پڑھتے ہون **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجۃ طعمھا طیب وریحھا طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرۃ طعمھا طیب ولا ریح لھا ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحھا طیب وطعمھا مر ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ طعمھا مر ولا ریح لھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابوموسی اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج اوسکا مزہ بھی بہتر ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور مثال اوس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے کھجور اوسکا مزہ عمدہ ہے لیکن اوس مین خوشبو نہین اور مثال منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے جیسے دونا مرواا اوسکی خوشبو عمدہ ہے لیکن مزہ کڑوا ہے اور مثال اوس منافق کی جو قرآن نہین پڑھتا جیسی اندرائن کا پھل مزہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہین **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہے اوسکو خوشبو کے ساتھہ مثال دی یعنی مومن قرآن خوانکا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہین اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن **علامۃ المؤمن** مومن کی نشانی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک اپنی بہائی کے لیے وہ بات نہ چاہے جو اپنی لیی چاہتا ہے **اخر کتاب الایمان** تمام ہوئی کتاب ایمان کی **کتاب الزینۃ** کتاب آرایش کے بیان مین **من الفطرۃ** پیدایشی سنتین **عن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عشرۃ من الفطرۃ قص الشارب وقص الاظفار وغسل البراجم واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء قال مصعب بن شیبۃ ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس باتین پیدائشی سنت مین (یعنی ہمیشہ سے چلی آتی ہین پیغمبرون نے اسکا حکم کیا) مونچھین کترانا۔ ناخون اوتارنا پورون اور جوڑون کا دھونا) اس لیے کہ انکے درمان میل جمتا ہے) داڑہی کا چھوڑدینا مسواک کرنا ناک مین پانی دینا ناخون کا بال نکالنا زیر ناف کے بال مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ نے کہا مین دسوین بات بھولگیا شاید کلی کرنا ہوگا **عن** سلیمان التیمی قال سمعت طلقا یذکر عشرۃ من الفطرۃ السواک وقص الشارب وتعفیر الاظفار وغسل البراجم وحلق العانۃ والاستنشاق وانا شککت فی المضمضۃ **ترجمہ** سلیمان تیمی سے روایت ہے طلق سے جو تین بیان کرتے تھے قدیمی سنتین مسواک کرنا۔ مونچھین کترانا۔ ناخون اوتارنا۔ جوڑون کا دھونا

زیر ناف کے بال مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کہ کلی کرنا بھی کہا **عَنْ** اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِّنَ السُّنَّةِ اَلسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِیْرُ اللِّحْیَةِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ **ترجمہ** ابوبشر سے روایت ہے (جسکا نام جعفر بن ایاس ہے) اُنہوں نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا اور مونچھیں کترانا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور داڑھی بھر کر چھوڑ دینا اور ناخون کترانا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور پاخانے کے جگہ کو دھونا۔ **امام نسائی** نے کہا سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے یہ صعب بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِیْمُ الظُّفُرِ وَتَقْصِیْرُ الشَّارِبِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سنتیں قدیمی ہیں ایک ختنہ کرنا دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا چوتھی ناخون کاٹنا۔ پانچویں مونچھیں کترانا۔ امام مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا جیسے آگے آتی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا پانچ باتیں (اپنی) پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخون کاٹنا دوسری مونچھیں کترانا۔ تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا **اِحْفَاءُ** الشَّارِبِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منڈاؤ یا کترا دو مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْفُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ **ترجمہ** یہی جو اوپر گزرا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مونچھیں نہ لیوے یعنی کترا دے (بلکہ ہونٹوں سے بڑھا دیوے) وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں ہے) **اَلرُّخْصَةُ** فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ سر منڈانے کی اجازت **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضٌ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اِحْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوْ اُتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا سر کچھ منڈا تھا کچھ نہیں منڈا تھا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا سارا سر منڈاؤ یا سارا سر بال رکھو **اَلنَّهْیُ** عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا عورت کو سر منڈانے کی ممانعت **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے **اَلنَّهْیُ** عَنِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت (قزع کہتے ہیں سر کے بال کچھ منڈانے کچھ رکھنے کو) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهٰی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ **ترجمہ** عبداللہ

بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا مجھ کو اللہ نے قزع سی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے قزع سی قزع کہتے ہین ابر کو جو پھٹا ہوا ہو جب سر کے بال کچھ منڈے ہون کچھ نہ منڈے ہون تو وہ مانند اس ابر کے ہوتا ہی **اَلْاَخْذُ** مِنَ الشَّعْرِ سر کے بال کترانا **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِينِي فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر بال تھے آپ نے فرمایا مکھی ہے مین سمجھا مجھی آپ کہتے ہین مین نے بال کتروا لیے پھر آیا آپ نے فرمایا مین نے تجھی نہین کہا تھا اور یہ اچھا ہے (یعنی بال کترانا) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے بال بیچ کے تھے نہ بہت گھونگر نہ بہت سیدھی کانون اور کاندھون کے بیچ مین **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَمْشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہی مین ایک شخص سے ملا جو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی صحبت مین چار برس تک رہا تھا جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ بولا منع کیا ہم کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی کرنے سے **ف** یہ ممانعت تنزیہی ہی اور مقصود اس سی یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام نہین کہ عورتون کیطرح ہر روز بنا سنگار مین مصروف ہی بلکہ مسلمان کے لیے جو کام ضروری ہین اون مین توجہ کرے **اَلتَّرَجُّلُ** غِبًّا ایکدن آڑ کنگھی کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا ترجمہ عبد اسد بن مغفل سے روایت ہی منع کیا رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایکدن آڑ **عَنِ** الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا ترجمہ حسن سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا کنگھی کرنے سے مگر ایک دن آڑ **عَنِ** الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبًّا ترجمہ حسن اور محمد نے کہا کنگھی ایکدن آڑ کرنا چاہیے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِمَّنْ صَحِبَهُ فَاِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاْسِ مُشْعَانٌّ قَالَ مَا لِي اَرَاكَ مُشْعَانًّا وَاَنْتَ اَمِيرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْفَاهِ فَقُلْنَا وَمَا الْاِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ ترجمہ عبد اسد بن شقیق سے روایت ہی ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اصحاب مین سی مصر مین عامل تھا (یعنی حاکم تھا مصر کا) اوسکا ایک دوست اوس کے پاس آیا دیکھا تو وہ سر پریشان ہی بال اوس کے بکھرے ہوئے ہین وہ بولا کیا وجہ ہی جو تمہاری بال پریشان ہین اور تم امیر ہو اوس نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو ارفاہ سی ہم نے کہا ارفاہ کیا ہی اوس نے کہا ہر روز کنگھی کرنا **ف** یا اسی قسم کی جو اور باتین ہون جنکی وجہ سے

حسان عیش وعشرت کا عادی ہوجاوے۔ جو شخص رات دن عیش مین پڑجاتا ہی وہ سست اور کاہل ہوجاتا ہی اس سے پھر نہ دنیا کے کام ہوتے ہین نہ دین کے اسی لیئی ہر شخص کو چاہیی کہ وہ جفاکشی اور محنت کی عادت رکھی زمانہ یکسان نہین۔ جو قوم زیادہ عیش مین پڑجاتی ہی وہ رفتہ رفتہ خراب اور برباد ہوجاتی ہے اور محنتی اور جفاکش قوم اوسکو مغلوب کردیتی ہی اس لیی کہ محنتی قوم کے لوگ ہاتھ پانون سی جسمانی کام اور دماغ سے عقلی کامون مین ترقی کرتے جاتے ہین اور عیش مین پڑی ہوئی قوم نہ ہاتھ پانون سی کام کرتے ہین نہ دماغ سی محنت لیکر علم حاصل کرتی ہی پھر وہ ضرور خراب ہوگی **اَلتَّیَامُنُ** فِی التَّرَجُّلِ کہنگی داہنی طرف پہلکرنا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ تَنَعُّلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَطُہُوْرِہٖ وَفِیْ شَأْنِہٖ کُلِّہٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی داہنی طرف سی شروع کرنیکو لیتی تہی داہنی ہاتھ سے دیتی تہی داہنی ہاتھ سے ہر کام مین داہنی طرف سی شروع کرنا پسند کرتے تہے **اِتِّخَاذُ** الشَّعْرِ بال رکھنا سر پر **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَیْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُہٗ تَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ **ترجمہ** براء سے روایت ہی انہون نے کہا مین نے کسی کو خوب صورت زیادہ نہین دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سرخ جوڑا پہنی تہی اور بال آپکے مونڈہونتک تہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانون کے نصف تک تہی (یعنی کانون کی لو سے کچھ کم) **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَأَیْتُ لَہٗ لِمَّۃً تَضْرِبُ قَرِیْبًا مِنْ مَنْکِبَیْہِ **ترجمہ** براء سی روایت ہی مینی کسی شخص کو سرخ جوڑی مین اتنا بھلا نہین دیکہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکہا آپکے بال مونڈہون کے قریب تہے **عَنْ** هُبَیْرَۃَ بْنِ یَرِیْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰی قِرَاءَتِہٖ مَنْ تَأْمُرُوْنِیْ اَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً قَالَ زَیْدٌ الصَّاحِبُ ذُوْ الْبَنِیْنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ **ترجمہ** ہبیرہ بن یریم سی روایت ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا تم کس کے قرات پر مجھی کہتے ہو قرآن پڑہنے کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر پر کئی سورتین پڑہ چکا تہا جب زید بن ثابت کے سر پر دو چوٹیان تہین اور لڑکون کے ساتھ کہیلتے تہے (یعنی یہ حضرت ہ کے تبنی اوس وقت بچے تہے مطلب یہ ہی کہ مین سب سے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہون) **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ کَیْفَ تَأْمُرُوْنِیْ اَقْرَأُ عَلٰی قِرَاءَۃِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً وَاِنَّ زَیْدًا لَمَعَ الْغِلْمَانِ لَہٗ ذُؤَابَتَانِ **ترجمہ** ابووائل سی روایت ہی عبداللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا اور کہا تم مجھی حکم کرتے ہو زید بن ثابت کی قرات پر قرآن پڑہنے کا بعد اس بات کے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سی سن کر کئی ستر سورتین اوسوقت زید لڑکون کے ساتہہ پڑہتے تہے اون کے سر پر دو چوٹیان تہین **عَنْ** زِیَادِ بْنِ اَلْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْہِ

قال لما قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فقال لہ رسول اللہ ائذن منی فدنا منہ فوضع یدہ علی ذوابتہ ثم اجری یدہ وتمت علیہ ودعا لہ ترجمہ زیاد بن الحصین سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رض مدینے مین تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اسی علی میرے پاس آوہ نزدیک گئے اپنے اون کے بالون کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ کا نام لیا اور دعا کی اون کے لیے **تطویل** لمبا کرنا **الجمۃ** بالون کو لمبا کرنا **عن** وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا جمۃ قال ذبابک وظننت انہ یعنینی فانطلقت فاخذت من شعری فقال انی لم اعنک وھذا احسن ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے مین سمجھا مجھے کہتے ہین مین گیا اور سر کے بال کترائے آپ نے فرمایا مین نے تجھے نہین کہا تھا لیکن یہ اچھا کیا تو نے ۔ **عقد** لجمۃ داڑھی کو موڑ موڑ کر چھوٹا کرنا **عن** رویفع بن ثابت یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بریء منہ ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے رویفع شاید تیری زندگی بہت دنون تک ہو میری بعد تو لوگون سے کہ دینا کہ جس شخص نے داڑھی مین گرہین دین (یعنی اوسکو موڑا اور گرہ نگر کیا چھوٹا کرنے کے لیے) یا گھوڑے کے گلے مین تانت ڈالا (تاکہ اوسکو نظر نہ لگے) یا استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد ص اوس سے بیزار ہین **النہی عن نتف الشیب** سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن نتف الشیب ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اکھیڑنے سے **الاذن بالخضاب** خضاب کرنے کی اجازت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الیھود والنصاری لا تصبغ فخالفوھم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری خضاب نہین کرتے تو تم اون کے خلاف کرو (اسلیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کافرون کا خلاف کرنا بہتر ہے مسلمان کو ہمیشہ اس قاعدہ سے عمل کرنا چاہیے کہ جو بات بہتر اور حکمت کے موافق ہو اوسکو اختیار کرے اگر وہ کافرون کے خلاف ہو تو اور بہتر ہے) **عن** ابی ھریرۃ مثلہ **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصاری لا تصبغ فخالفوھم فاصبغوا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیھود والنصاری لا تصبغ فخالفوھم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبھوا بالیھود ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنگ بدلو بڑھاپے کا (یعنی خضاب کرو) اور مت مشابہت کرو یہود کی (وہ خضاب نہین کرتے) **عن** الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبہوا بالیہود ترجمہ زبیر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ امام نسائی نے کہا دونو روایتین محفوظ نہیں ہیں **النہی عن الخضاب بالسواد** کالاخضاب کرنے کی ممانعت **عن** ابن عباس رفعہ انہ قال قوم یخضبون بہذا السواد اخر الزمان کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کالا خضاب کریں گے کبوتروں کے پوٹوں کیطرح نہیں سونگھیں گے جنت کی خوشبو تک **عن** جابر قال اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد ترجمہ جابر سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو ابو قحافہ کو لیکر آئے (جو حضرت ابوبکر صدیق کے باپ تھے نام انکا عثمان بن عامر تھا) انکا سر اور داڑھی کی داڑھی دونوں ثغامہ (ایک گھاس ہے جسکی پھل اور پھول سب سفید ہوتے ہیں) کے مانند تھی سفیدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رنگ کو بدلو کسی اور رنگ سے لیکن سیاہی سے پرہیز کرو **الخضاب بالحناء والکتم** مہندی اور وسمہ کا خضاب **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل ما غیرتم بہ الشمط الحناء والکتم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے ف گران دونو کے ملانے سے سرخ رنگ کالا ہو جاتا ہے اور وہ منع ہے تو جداجدا استعمال کرنا چاہیے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم **عن** ابی ذر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم ترجمہ وہی اوپر گزرا **عن** عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم **عن** عبد اللہ بن بریدۃ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احسن ما غیرتم بہ الشیب الحناء والکتم ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** ابی رمثۃ قال اتیت انا وابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان قد لطخ لحیتہ بالحناء ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں اور میرے باپ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اپنی اپنی داڑھی میں مہندی لگائی تھی **عن** ابی رمثۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورایتہ قد لطخ لحیتہ بالصفرۃ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنے اپنی داڑھی میں زردی لگائی تھی **الخضاب بالصفرۃ** زردی سے خضاب کرنیکا بیان **عن** زید بن اسلم قال رایت ابن عمر یصفر لحیتہ بالخلوق فقلت یا ابا عبد الرحمن انک تصفر لحیتک بالخلوق قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصفر بہا لحیتہ ولم یکن شیء من الصبغ احب الیہ منہا ولقد کان یصبغ بہا ثیابہ کلہا حتی عمامتہ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے

خلوق ایک خوشبو ہی جو مرکب ہے کئی چیزون سے اوسمین ورس ہوتی ہی اور زعفران بھی) امین نے کہا اے عبدالرحمن تم اپنی داڑھی رنگ کرتے ہو خلوق سے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی زرد کرتے تھے اوس سے اور کوئی رنگ اوسکو اس سے زیادہ پسند نہ تھا آپ اپنے سب کپڑے اوس مین رنگتی یہانتک کہ عمامہ بھی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹھیک ہی پہلی روایت سے **عَنْ** اَنَسٍ سَاَلَهٗ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہی قتادہ نے اون سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا اونہون نے کہا نہین خضاب کی حاجت نہ تھی آپ کے بالون مین کچھ سفیدی تھی کنپٹیون کی طرف **ف** اور باقی سب سیاہ تھا اسلیے آپکو خضاب کی حاجت نہ تھی اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپنے خضاب ہمیشہ نہین کیا بلکہ کبھی کبھی کیا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمْطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَفِي الرَّاْسِ يَسِيْرًا **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہین کرتے تھے آپ کے سفیدی تھوڑی سی نیچی کے ہونٹ کے بالون مین تھی اور تھوڑی سی کنپٹیون کیطرف اور تھوڑی سے سر مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ اَلصُّفْرَةَ يَعْنِي لِلْخَلُوْقِ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ يَعْنِيْ مَحَلَّهٗ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے دس باتون کو ایک زردی لگانا یعنی خلوق وسے بڑھاپے کا رنگ بدلنا تیسری ازار لٹکانا (ٹخنون کے نیچے) چوتھی سونے کی انگوٹھی پہننا پانچوین چوسر کھیلنا یا شطرنج چھٹی بیموقعہ خوبصورتی بتلانا (یعنی عورت کو غیر مردون کے سامنے) ساتوین منتر پڑھنا سوا معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے) آٹھوین تعویذون کا لٹکانا نوین قطعی کو بے موقع بہانا (جیسی ہاتھ سے حلق لگکر یا اور کیطرح) دسوین لڑکے کو بگاڑنا (یعنی اوسکو ضعیف اور ناتوان کردینا اسطرح کہ اوس کے ماں جو دودھ پلاتی ہو اوس سے جماع کرنا) مگر حرام نہین کرتے ہین ان باتون کو **ف** یعنی ان باتونکو برا جانتے تھے لیکن حرام نہین فرمایا بعضون نے کہا کہ مراد خیر بات ہی کیونکہ بعضی باتین ان مین حرام ہین جیسے سونے کی انگوٹھی پہننا اور بعضون نے کہا کہ مراد سب باتین ہین اون مین سے کوئی حرام نہین مگر مکروہ ہین **اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ** عورتون کو رنگ کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهٗ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت نے اپنا ہاتھ لمبا کیا رسول اللہ کی طرف ایک کتاب دینے کو آپنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا وہ بولی یا رسول اللہ مین نے آپ کو کتاب دی اور آپ نے نہ لی آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہین ہوا کہ

عورت کا ہاتھ ہی یا مرد کا وہ بولی عورت کا ہاتھ ہے آپنے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنی انگلیوں کو رنگتی مہندی سے **کراھیۃ** رفع الحناء مہندی کی بو ناپسند ہونا **عن** عائشۃ سألتہا امرأۃ عن الخضاب بالحناء قالت لا بأس بہ ولکن أکرہ ہذا لأن حبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ ریحہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایک عورت نے پوچھا کہ مہندی کا رنگ کیسا ہے انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں لیکن میں اسکو برا جانتی ہوں اس لیے کہ میرے پیارے اسکی بو سے نفرت کرتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) **التتف** سفید بال اکھیڑنا **عن** أبی الحصین الہیثم بن شفی وقال أبو الأسود شفی أنہ سمعہ یقول خرجت أنا وصاحبی إلی یسمی أبا عامر رجل من المعافر لنصلی بإیلیاء وکان قاصہم رجلا من الأزد یقال لہ أبو یحانۃ من الصحابۃ قال أبو الحصین فسبقنی صاحبی إلی المسجد ثم أدرکتہ فجلست إلی جنبہ فقال ہل أدرکت قصص أبی یحانۃ قلت لا فقال سمعتہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عشر عن النمص والوشم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار وأن یجعل الرجل أسفل ثیابہ حریرا مثل الأعاجم أو یجعل علی مرکبتہ حریرا مثل الأعاجم وعن النہبی وعن رکوب النمور وکنوس الخوانیم إلا لغازی سلطان ترجمہ ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے میں اور میرا ایک ساتھی جسکا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے نکلے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لیے ہمارے واعظ ایک شخص تھے ازد کے (ازد ایک قبیلہ ہے) جنکا نام ابو یحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پونچا اور اوس کے پاس بیٹھا وہ بولا تم نے ابو یحانہ کا وعظ نہیں سنا میں نے کہا نہیں وہ بولا میں نے سنا کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے ایک دانتوں کا باریک کرنا گدنا کرنا **ف** یہ مرد عورتیں کرتی ہیں تاکہ جوان معلوم ہوں (زہر الربی) **ت** دوسری گودنا تیسری بال اکھیڑنا (یعنی سفید بال) چوتھی ایکدو کا دوسری دو کے ساتھ سونا ننگے ہو کر (یا ایک کپڑے میں) پانچویں عورت کا عورت کے ساتھ ایسی طرح سونا چھٹی کپڑے کے نیچے کپڑا لگانا جیسا کہ عجمی لوگ کرتے ہیں منڈھوں پر ریشم لگانا عجمیوں کیطرح ہونٹوں پر ریشم لگانا ساتویں جنبیوں کے کھلان پر سونا یعنی اوس کا زین بنانا آٹھویں انگوٹھی پہننا مگر حکومت رکھتا ہو **ف** اوسکو ضرورت کیلیے درست ہے کیونکہ مہر کرنیکے لیے ضرورت حاجت پڑتی ہے **حلیمی** نے کہا انگوٹھی کا پہننا صرف آرائش کے لیے منع ہے **بیہقی** نے کہا یہ بھی تنزیہی ہے ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور کہا ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں لیکن ابن المواق نے کہا وہ مشہور ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں لکھا اور ابن حجر نے کہا اس کے اسناد میں ایک شخص متہم ہے یعنی جس سے ہیثم نے سنا تو حدیث صحیح نہ ہوئی (زہر الربی) **وصل الشعر** بالخرق بالوں کو جوڑنا **عن** معاویۃ قال إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الزور ترجمہ معاویہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بالوں کو جوڑنے سے (یعنی اور بال لیکر اوسکا جوڑ بنا کر اپنی بالوں میں شریک کرنا) **عن** سعید بن المقبری قال رأیت معاویۃ بن أبی سفیان علی المنبر ومعہ قصۃ من شعر فقال ما بال النساء یصنعن

مثل هذا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایما امرأة زادت فی راسها شعرا لیس منه فانه
زور وقد تزید فیه ترجمہ سعید مقبری سے روایت ہی کہ میں معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا منبر پر اون کے ہاتھ میں عورتونکا ایک
چوٹلہ تھا بالونکا اونھون نے کہا کیا حال ہی مسلمان عورتونکا ایسا کام کرتی ہین میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے وہ ایک فریب کرتی ہی **الواصلة** جو عورت بالونکو جوڑے
عن اسماء بنت ابی بکر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن الواصلة والمستوصلة ترجمہ اسما بنت ابی بکر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال جوڑے جاوین **المستوصلة**
جسکے بال جوڑے جاوین **عن** ابن عمر قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الواصلة والمستوصلة والواشمة
والمستوشمة ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال
جوڑے جاوین اور گودنے والی پر اور جسکا گودا جاوے **عن** نافع انه بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
لعن الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشة قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لعن الله الواصلة والمستوصلة ترجمہ حضرت عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی **عن** مسروق ان
امرأة اتت عبد الله بن مسعود فقالت انی امرأة زعر اید صلح ان اصل فی شعری فقال لا فقالت انی
سمعتک من رسول الله صلی الله علیه وسلم او وجدته فی کتاب الله قال لا بل سمعته من رسول الله صلی الله علیه
وسلم واجده فی کتاب الله وساق الحدیث ترجمہ مسروق سے روایت ہی ایکعورت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی اور
کہنے لگی میرے سر پر بال بہت کم ہین کیا میں بال جوڑون اونھون نے کہا نہین عورت نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہی یا اللہ کی کتاب مین ہی اونھون نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اور اللہ کی کتاب مین
بھی ایسا ہے پاتا ہون۔ پھر بیان کیا حدیث تک **المتنمصات** جو عورتین منہ کے رونین اوکھیرین خوبصورتی
کے لیے جیسے اکثر ایران کی عورتین کرتی ہین **عن** عبد الله قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الواشمات و
الموتشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی لعنت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنیوالی پر اور جسکا گودا جاوے اور بال اوکھیرنیوالی پر مشیانے کے یا منہ کے
اور جو دانتون کے بیچ سے کہولین خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدایش بدلنے والیان **عن** عائشة تقول نهی رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن الواشمة والواصلة والمستوشمة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة ترجمہ ابراہیم عائشہ
سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے اور گودانے سے اور جوڑنے سے اور جوڑانے سے بالون کے اور
اوکھیرنے اور اوکھیروانے سے، بالون کے **الموتشمات** گودانیوالیکا بیان وذکر الخلاف علی عبد الله بن
مرة والشیبی فی هذا اور راویونکا اختلاف **عن** عبد الله قال اکل الربوا ومؤکله وکاتبه اذا علموا به

وَالْوَاشِمَةُ وَالْمَوْشُومَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا سود کھانے والا اور کھلانے والا
اور سود کا حساب لکھنیوالا جب وہ جانتے ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور گودنے والی اور گدانیوالی خوبصورتی کے لیے اور
صدقہ کو روکنی والا اور جو بعد ہجرت کی اسلام سے پھر جاوے۔ ان سب لوگوں پر لعنت ہے حضرت محمد ﷺ کی زبان سے قیامت
تک عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ
وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے اور
کھلانے والے پر اور سود کے لکھنیوالے پر اور صدقے کو روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تھے چلا کر رونے سے بری پر
عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ
وَالْمُوتَشِمَةَ قَالَ إِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَنُحَالُ وَنُحَلَّلُ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ
يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانیوالے پر اور
سود کے گواہ پر اور لکھنیوالے پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر ایک شخص نے کہا اگر بیماری کے لیے ہو آپ نے فرمایا تو خیر
اور حلالہ کرنے والی پر اور جسکی لیی حلالہ کیا جاوے اور صدقہ روکنی والے پر اور آپ منع کرتی تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں کے
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَ
الْمُوتَشِمَةَ وَنَهَى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اسمیں حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا
تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت عمر پاس ایک عورت لائی گئی جو گودنا کرتی تھی اونہوں نے کہا میں
تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسبات میں) میں اٹھا اور کہا اسی
امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے کہا کیا سنا ہے میں نے کہا آپ فرماتے تھے نہ گودو نہ گداؤ **الْمُتَفَلِّجَاتُ** دانتوں کو کشادہ
کرنیوالیاں **ف** تاکہ خوبصورت معلوم ہوں یا باریک کرنیوالیاں رگڑ کر عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت کرتے تھے بال اوکھیڑنیوالیوں اور
دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر اور گودنا گدانے والیوں پر جو بدلتی ہیں اللہ جل جلالہ کی خلقت کو عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللهِ عَزَّ
وَجَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ اللهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

والمتوشمات والمتفلجات اللاتی یغیرن خلق اللہ عزوجل ترجمہ اوپر گزرا **تحریم الوشر** دانتون کو رگڑکر باریک کرنا حرام ہے **عن** ابی الحصین الحمیری انہ کان ھو وصاحب لہ یلزمان ابا ریحانۃ یتعلمان منہ خیرا قال فحضر صاحبی یوما فاخبرنی صاحبی انہ سمع ابا ریحانۃ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم الوشر والوشم والنتف ترجمہ ابوالحصین حمیری اور اون کے ایک ساتھی ابوریحانہ کے ساتھ رہتی اور اون نے نیک باتین سیکھتے ایک روز ابوالحصین نے کہا میرا ساتھی ابوریحانہ کے پاس تھا اوس نے بیان کیا ابوریحانہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا دانتون کو باریک کرنا رگڑکر اور گودنے کو اور بال اکھیڑنے کو **عن** ابی ریحانۃ قال بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوشر والوشم **عن** ابی ریحانۃ قال بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوشر والوشم ترجمہ دونو روایتونکا۔ ابوریحانہ نے کہا ہم کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دانتون کو رگڑکر برابر کرنے سے اور گودنے سے **اکتحال** سرمہ لگانے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من خیر اکحالکم الاثمد انہ یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہی (جو ایک پتھر ہوتا ہے) وہ روشنی کرتا ہی نگاہ کو اور اوگاتا ہی بالونکو۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین ابوعبدالرحمن عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے جسکی حدیث ضعیف ہی **الدھن** تیل لگانے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا ادھن راسہ لم یر منہ واذا لم یدھن رؤی منہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالونکی سفیدی سے اونہون نے کہا جب آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہین ہوتی اور جب تیل نہ لگاتے تو معلوم ہوتی **الزعفران** زعفران کا رنگ **عن** عبداللہ بن زید عن ابی موسیٰ ان ابن عمر کان یصبغ ثیابہ بالزعفران فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ ترجمہ عبداللہ بن عمر اپنے کپڑونکو زعفران مین رنگتے لوگون نے کہا یہ کیا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے **العنبر** عنبر لگانے کا بیان **عن** محمد بن علی قال سألت عائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطیب قالت نعم بذکارۃ الطیب المسک والعنبر ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے اونہونے کہا ہان مردانہ خوشبو مشک اور عنبر **الفضل بن طیب** الرجال وطیب النساء مردون اور عورتون کی خوشبو مین فرق **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی خوشبو وہ ہی جسکی بو معلوم ہو لیکن رنگ نہ ہو اور عورتون کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو لیکن بو نہ پہیلے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طیب

الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **أَطْيَبُ** الطِّيبِ سب سے بہتر خوشبو کیا ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْهُ مِسْكًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرئیل کے ایک عورت نے ایک انگوٹھی بنائی اور اوس مین مشک بھری آپنے فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے **أَكْثَرُ عُصْفُرًا** وَالْخَلُوقُ زعفران لگا ہوا خلوق لگانا (خلوق ایک خوشبو ہے مرکب جسمین زعفران اور کئی چیزین ہوتی ہین) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے ایکشخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خوشبو لتھیڑی ہوئی (یعنی خلوق) آپنے فرمایا جا اور دھوڈال پھر آیا پھر آپنے فرمایا جا اور دھوڈال پھر آیا پھر آپنے فرمایا جا اور دھوڈال پھر نہ لگا **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلے اور خلوق لگائے ہوئے تھے آپنے فرمایا تیری عورت ہے اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا دھو ہو پھر نہ لگا **ف** اس حدیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت ہوئی اوس مرد کے لیے جو بی بی نہ رکھتا ہو اور بی بی والے کے لیے بھی منع ہے لیکن بعض حدیثون سے جواز ثابت ہوتا ہے بعضون نے کہا جواز کی حدیثین ناسخ ہین لیکن یہ دعوی ہے بغیر دلیل کے **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپنے فرمایا جا دھو ڈال دھوڈال پھر نہ لگا **عَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ قَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیکھا اور میری بدن پر دھبا تھا خلوق کا آپنے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے مین نے کہا نہین آپنے فرمایا دھو اوسکو پھر نہ لگا پھر دھو اوسکو پھر نہ لگا پھر دھو اوسکو پھر نہ لگا یعلی نے کہا مین نے دھویا پھر نہ لگایا پھر دھویا پھر نہ لگایا پھر دھویا پھر نہ لگایا **عَنْ** يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ترجمہ یعلی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا اور خوشبو لگائی تھا آپنے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے مین نے کہا نہین آپنے فرمایا جا دھو پھر دھو پھر نہ لگا یعلے نے کہا مین گیا اور دھویا

پھر وہو یا پھر وہو یا پھر نہ لگایا **مَا یُکْرَہُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّیبِ** عورتوں کو کون سے خوشبو لگانا منع ہے **عَنِ الْاَشْعَرِیِّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوا مِنْ رِیْحِہَا فَہِیَ زَانِیَۃٌ ترجمہ ابوموسے اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت عطر لگاوے پھر جاوے لوگوں پر اسلیے کہ وہ اوسکی خوشبو سونگھین تو وہ چنال ہے **اِغْتِسَالُ الْمَرْاَۃِ مِنَ الطِّیبِ** عورت کو خوشبو دفع کرنا نہا کر (کہ تمام بدن مین ہو یا دھو کر اگر کسی ایکجگہ مین ہو) **عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّیبِ کَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مسجد کو جانے لگے (اور اوسکی خوشبو لگی ہو) تو غسل کرڈالے خوشبو سے جیسے غسل کرتی ہے جنابت سے **اَلنَّہْیُ لِلْمَرْاَۃِ اَنْ تَشْہَدَ الصَّلٰوۃَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ** جب عورت خوشبو لگائے ہو تو جماعت مین نہ آوے **عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْہَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائی ہو وہ ہمارے ساتھ عشا کی جماعت مین نہ آوے **عَنْ زَیْنَبَ** امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدَاکُنَّ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبداللہ بن مسعود کی بی بی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم مین سے کوئی عورت عشا کی جماعت مین آنا چاہے تو خوشبو لگاوے **عَنْ** زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدَاکُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِیبًا **عَنْ زَیْنَبَ** الثَّقَفِیَّۃِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّکُنَّ یَخْرُجُ مِنْہَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِیبًا **عَنْ زَیْنَبَ** الثَّقَفِیَّۃِ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہَا اَنْ لَا تَمَسَّ الطِّیبَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ ترجمہ زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خوشبو نہ لگاوے جب عشا کی نماز کو نکلے **عَنْ زَیْنَبَ** الثَّقَفِیَّۃِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَۃُ اِلَی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَلَا تَمَسَّ طِیبًا **عَنْ زَیْنَبَ** الثَّقَفِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَہِدَتْ اِحْدَاکُنَّ الصَّلٰوۃَ فَلَا تَمَسَّ طِیبًا ترجمہ اوپر گزرچکا **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَسْتَجْمَرَ اَسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّۃِ غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ وَبِکَافُورٍ یَطْرَحُہُ مَعَ الْاَلُوَّۃِ ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا کَانَ یَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب خوشبو لگاتے تو دھوان لیتے عود کا اوس مین اور کوئی خوشبو ملاتے کبھی کافور عود کے ساتھ ملا لیتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی **اَلْکَرَاہِیَۃُ** لِلنِّسَاءِ فِی اِظْہَارِ الْحُلِیِّ وَالذَّہَبِ عورتون کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے **عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ** اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَہْلَہُ الْحُلِیَّ وَالْحَرِیرَ وَیَقُولُ اِنْ کُنْتُمْ مُحِبُّونَ حِلْیَۃَ الْجَنَّۃِ وَ

حَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے اپنی بی بیون کو
زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتی تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اوسکا ریشم تو مت پہنو اوسکو دنیا مین **عَنْ** اُخْتِ حُذَيْفَةَ
قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ
لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ ترجمہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا اے عورتو کیا تم چاندی کا زیور نہین بنا سکتین دیکھو جو عورت تم مین سے سونے کا زیور پہنکر
دکھلاوے (جنبی مردونکو یا فخر اور تکبر سے) تو اوسکو عذاب ہوگا **عَنْ** اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا
تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **ف** خطابی نے کہا یہ اور جو اوسکے مثل حدیثین ہین اونکی تاویل علمانے
دو طرح سے کی ہی۔ ایک تو یہ کہ یہ حکم ابتدا مین تھا پھر منسوخ ہوا اور عورتون کے لیے سونا اور ریشم پہننا درست ہوا دوسری
یہ کہ مراد ممانعت سے یہ ہی کہ اوس کے زکوۃ ادا نکرے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ يَعْنِي بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا فِي النَّارِ وَاَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ
فِي اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي اُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ اسماء
بنت یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت سونے کا ہار پہنے اوس کے گلے مین ویسا ہی آگ کا ڈالا
جاویگا اور جو عورت اپنی کان مین سونے کی بالی پہنے اللہ تعالی ویسی ہی بالی آگ کی اوسکو پہناویگا قیامت کے دن **عَنْ**
ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِي كِتَابِ اَبِي اَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِي عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ قَالَتْ هٰذِهِ اَهْدَاهَا
إِلَيَّ اَبُو حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِي يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ
يَقُولَ النَّاسُ اِبْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَبَاعَتْ
فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا
فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَتْ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ ترجمہ ثوبان سے روایت ہی جو مولی
(غلام آزاد) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کہ فاطمہ بیٹی ہبیرہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ہاتھ
بڑی موٹی چھلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ پر مارنا شروع کیا وہ فاطمہ نہ ہر اپاس گئی جو صاحب
تھین رسول اللہ صلعم کی اور اونسے گلہ کیا رسول اللہ صلعم کا فاطمہ نہ ہر انی سے سنکر اپنے گلے کا ہار نکالا جو سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو تحفہ دیا ہی ابو

(یعنی حضرت علی رض) نے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ تا رفاطمہ زہرا کے ہاتھ مین تہا آپنے فرمایا ای فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہی کہ لوگ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ مین ایک زنجیر ہی آگ کی پھر آپ چلے گئی اور بیٹھی نہین فاطمہ نے وہ زنجیر بازار بہیجدی اور اوسکو بیکوا کر ایک غلام خریدا پھر اوس کو آزاد کر دیا رسول اللہ ص کو اسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا شکر ہی خدا کا جسنے فاطمہ کو نجات دی جہنم کے آگ سے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ نَحْوُهُ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوسکے ہاتھ مین موٹی موٹی انگوٹہیان تہین پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِوَجْهِهَا صَلُفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرُهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تہا اتنے مین ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری پاس دو کنگن ہین سونے کے آپنے فرمایا دو کنگن ہین آگ کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک طوق ہی سونے کا آپنے فرمایا طوق ہی آگ کا وہ بولی یا رسول اللہ دو بالیان ہین سونے کے آپنے فرمایا دو بالیان ہین آگ کے راوی نے کہا اوس عورت پاس دو کنگن تھی سونے کے سنکر اتار کر پہینک دیے اور بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنا بناؤ کرے خاوند کے سامنے تو بہاری ہو جاتی ہی اور پہر آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہ نہین کر سکتی کہ دو بالیان چاندی کی بنا وے پہر اوسکو زرد کر لیوے زعفران یا عبیر سے عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مَسَكَ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ هَذَا لَوْ نَزَعْتِ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا اون کو پانی یب پہنے ہوئی سونے کی آپنے فرمایا مین تجھکو بتلاتا ہون اس سے بہتر تو اوسکو اتار ڈال اور چاندی کی ازیب بنا لے پہر اوسکو زعفران سے رنگ لے یہ بہتر ہی امام نسای نے کہا یہ حدیث محفوظ نہین ہے **تحریم الذہب علی الرجال** مردون پر سونا حرام ہی عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنی داہنی ہاتھ مین اور سونا لیا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا یہ دونون حرام ہین میری امت کے مردون پر عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ھذین حرام علی ذکور امتی ترجمہ علی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ریشم لیا اپنے داہنے ہاتھ میں اور سونا لیا بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا بیشک یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احل الذھب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورھا ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ہے سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کو اور حرام ہے مردوں کو عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر یعنی والذھب الا مقطعا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے (یعنی کوفت کے کام یا جامدانی کے یا مخراب کے) عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا مقطعا وعن رکوب النمار ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے اور سوار ہونے پر چیتے کی کھال پر عن ابی شیخ انہ سمع معاویۃ وعندہ جمع من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال تعلمون ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا ھکذا مقطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابو شیخ سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے اور ان کے پاس کئی اصحاب پیغمبر تھے معاویہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے انہوں نے کہا ہاں عن ابی شیخ قال بینما نحن مع معاویۃ فی بعض حجاتہ اذ جمع رھطا من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھم اتسلم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الذھب الا ھکذا قطعا قالوا اللھم نعم ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے ہم معاویہ کے ساتھ تھے ایک حج میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو اکٹھا کیا اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے انہوں نے کہا ہاں یا اللہ عن ابی حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم اللہ انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد ترجمہ ابو حمان سے روایت ہے معاویہ نے جس سال حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو جمع کیا مکے میں کعبہ کے اندر پھر ان سے کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے انہوں نے کہا ہاں معاویہ نے کہا میں بھی گواہ ہوں اس بات کا عن حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لھم انشدکم باللہ ھل نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبوس الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم

باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الذھب قالوا اللھم نعم قال وانا اشھد عن عثمان
قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی
عن الذھب قالوا نعم قال وانا اشھد عن عثمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال
انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن الذھب قالوا اللھم نعم قال وانا اشھد

ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی شیخ الھنائی قال سمعت معاویۃ وحولہ ناس من المھاجرین
والانصار فقال لھم اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر قالوا اللھم نعم قال ونھی
عن لبس الذھب الا مقطعا قالوا نعم ترجمہ ابو الشیخ ہنائی سے روایت ہے میں نے سنا معاویہ سے اور ان کے گرد کئی آدمی بیٹھے تھے۔
مہاجرین اور انصار میں سے انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑا پہننے سے انہوں نے
کہا ہاں اور منع کیا سونے کے پہننے سے مگر اوسکو ریزہ ریزہ کرکے عن ابی الشیخ قال سمعت ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن لبس الذھب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے من اصیب انفہ ھل یتخذ انفا من ذھب
جس شخص کے ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کے ناک بنا لیوے عن عرفجۃ بن سعد انہ اصیب انفہ یوم الکلاب
فی الجاھلیۃ فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من
ذھب ترجمہ عرفجہ بن سعد کی ناک جاتی رہی کلاب کے روز جاہلیت کے زمانے میں (ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کو کلاب
کہتے ہیں) اونہوں نے چاندی کی ناک بنالی تھی وہ بدبو دار ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سونی کی ناک بنانے
کا عن عرفجۃ بن سعد قال اصیب انفہ یوم الکلاب فی الجاھلیۃ قال فاتخذ انفا من فضۃ فانتن علیہ
فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذہ من ذھب ترجمہ اوپر گزرا الرخصۃ فی خاتم الذھب للرجال
سونے کی انگھوٹی مردوں کو پہننے کی اجازت عن سعید بن المسیب قال قال عمر یعنی لصھیب مالی لا اری علیک خاتم
الذھب قال قد راہ من ھو خیر منک فلم یعبہ قال من ھو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رض نے صہیب کو سونے کی انگھوٹی پہنے دیکھا تو کہا کیا وجہ ہے میں تم کو دیکھتا ہوں
سونے کی انگھوٹی پہنے ہوئے اونہوں نے کہا اسکو تو اونہوں نے دیکھا جو تم سے بہتر تھے اور عیب نہیں کیا حضرت عمر نے
کہا وہ کون تھے صہیب نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے خاتم الذھب سونے کی انگھوٹی کا بیان عن
ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الذھب فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاتخذ الناس خواتیم الذھب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت البس ھذا الخاتم وانی
لن البسہ ابدا فنبذہ فنبذ الناس خواتیمھم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قالوا نعم

سونے کی انگھوٹی پہنی سب لوگون نے سونے کی انگھوٹیان پہنی پھر آپنے فرمایا مین پہنتا تہا اس انگھوٹی کو مگر اب کبھی نہ
پہنونگا پھر آپنے اوسکو اتار کر پہینک دیا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیان اتار کر پہینک دین **عن** هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ
الْجِعَةِ ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہی حضرت علی نے کہا منع کیا مجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگھوٹی
پہننی سے اور ریشمی کپڑے سے اور سرخ چارجامون پر چڑہنے سی اور گیہون اور جو کی شراب پینے سے **عن** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيَاثِرِ الْحُمْرِ ترجمہ حضرت علی رض سے
روایت ہی منع کیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونی کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سی اور لال زینون پر
چڑہنے سے (جو ریشم کے ہون) **عن** عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ
الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ ترجمہ حضرت
علی رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا پہننے سے اور لال زینون پر چڑہنے سی اور ریشمی کپڑون
کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے (راوی نے کہا جعہ ایک قسم کا شراب ہی جو جو اور گیہون سے بنایا جاتا ہے اور بیان کیا اوس کے
تیزی کا حال) **عن** عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَ
الْجِعَةِ ترجمہ امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سی اور لال زین
پر چڑہنے سی اور جعہ کے پینے سی امام نسائی نے کہا پہلی روایت ٹہیک ہی **عن** صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ
انْهَنَا عَلِيُّ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلَقَةِ الذَّهَبِ
وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ترجمہ صعصعہ بن صوحان سے روایت ہی مین نے حضرت علی رض سے کہا ہم کو منع
کرو جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے کہا منع کیا مجھ کو آپنے تونبی اور لاکہی برتن سے اور سونے کے
چھلی اور حریر اور ریشمی کپڑے سے اور لال زین سی **عن** مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ
فَقَالَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہی کہ منع کیا کہجور کے برتن مین نبیذ ڈالنے سی اور جو اور گیہون کی شراب پینے سے **عن**
مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلَقِ الذَّهَبِ
وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُقَدَّمِ

وَلَا أَقُولُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی منع کیا مجھکو میری دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتون سے مین یہ نہین کہتا کہ لوگون کو منع کیا منع کیا مجھکو سونے کے انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم کے رنگ سے جو ڈھلتا سرخ ہو اور رکوع یا سجدے مین قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونی کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سرخ رنگ اور کسم کے رنگ کے کپڑے کے پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع مین قرآن پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ أَنْ يُقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا ترجمہ ان سب روایتون کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی منع کیا سرخ زینون ہی اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگھوٹی سے عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنِ الْمَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ترجمہ جو اوپر گزرا مگر اس مین ریشمی کپڑے کا ذکر نہین ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہننے سے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ ترجمہ عمران سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے کی پہننے اور سونے کی انگھوٹی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنون مین پانی پینے سے

جو لکھی ہوتے ہین اسلیے کہ اوس زمانے مین وہ شراب کے برتن تھی) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ عُمَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّکَ جِئْتَنِیْ وَفِیْ یَدِکَ جَمْرَۃٌ مِّنْ نَّارٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص عمان کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ سونے کی انگھوٹی پہنے تہا آپنے اوسکے طرف توجہ نہ کی اور فرمایا تو آیا میرے پاس ہاتھ مین انگارہ لیکر عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ وَّفِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَۃٌ اَوْ جَرِیْدَۃٌ فَضَرَبَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَہٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَطْرَحُ ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ اِصْبَعِکَ فَاَخَذَہُ الرَّجُلُ فَرَمٰی بِہٖ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَیْتُ بِہٖ قَالَ مَا بِھٰذَا اُمِرْتُ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ تَبِیْعَہٗ فَتَسْتَعِیْنَ بِثَمَنِہٖ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا وہ سونے کی انگھوٹی پہنا تہا اور آپکے ہاتھ مین ایک چھری تہی یا شاخ آپنے اوس سے مارا اوسکی انگلی پر وہ شخص بولا مین نے کیا کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نکالڈال اسکو اپنی انگلی سے یہ سنکر اوس شخص نے انگھوٹی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپنے اوس شخص کو دیکہا تو پوچھا انگھوٹی کیا ہوئی وہ بولا مین نے پھینک دی آپنے فرمایا مینے یہ نہین کہا تہا بلکہ میرا مطلب یہ تہا کہ اوسکو بیچ اور قیمت اوسکی اپنے کام مین صرف کر۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِیْ یَدِہٖ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَقْرَعُہٗ بِقَضِیْبٍ مَعَہٗ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاہُ قَالَ مَا اَرَانَا اِلَّا قَدْ اَوْجَعْنَاکَ وَاَغْرَمْنَاکَ ترجمہ ابوثعلبہ خشنی کے ہاتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی دیکہی سونے کی آپ ایک چھری سے اوسکو مارنے لگے جب آپ غافل ہوئے تو ابوثعلبہ نے اوسکو نکالکر پھینک دیا آپنے فرمایا ہم نے تجھے تکلیف دی اور تیرا نقصان کیا عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ حَقَّرَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ حَقَّرَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ یَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَھَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَہٗ بِقَضِیْبٍ کَانَ مَعَہٗ حَتّٰی رَمٰی بِہٖ ترجمہ یہ ہے جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔ ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا امام نسائی نے کہا مرسل زیادہ ٹہیک ہے مِقْدَارُ مَا یُجْعَلُ فِی الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّۃِ انگھوٹی مین کتنی چاندی ہونا چاہیے عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَا لِیْ اَجِدُ عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَاءَہٗ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَہٍ فَقَالَ مَا لِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا ترجمہ بریدہ

سے روایت ہی ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور وہ لوہے کی انگھوٹی پہنا تہا آپنے فرمایا مین دیکہتا ہون تو دوزخیون کا زیور پہنے ہے اوسنے اوتار کر پہینک دیا پھر آیا اور پیتل کی انگھوٹی پہنا تہا آپنے فرمایا مین تجھ مین سی بتون کی بو پاتا ہون (اس لیے کہ بت پیتل کے بنتے ہین) اوس نے اوتار کر پہینک دی اور کہا یا رسول اسد پھر کس چیز کی بناؤن آپنے فرمایا چاندی کی لیکن ایک مثقال سے کم رہی (مثقال ساڑہے چار ماشے کا ہوتا ہی) **صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی انگھوٹی کیسی تہی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگھوٹی بنائی تہی اوسکا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کیونکہ وہ حبش مین ہوتا ہی) اور اوس مین نقش تھا محمد رسول اسد **ف** دوسری روایت مین ہی کہ اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تہا شاید دو انگھوٹیان ہون اور شاید حبشی ہی میرا دو ہو کہ اوسکا بنانے والا حبشی تھا یا حبش سے آئی ہو اور عقیق جیسے یمن مین ہوتا ہی ویسی ہی حبش مین بھی ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ عقیق یمن مین ہوتا ہے اور حبشی سی یہہ مراد ہی کہ وہ عقیق کالے رنگ کا تہا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَخْتَمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ تَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچہہ لکہنا چاہا لوگون نے کہا روم کے لوگ نہین چھپتے اوس کتاب کو جسپر مہر نہ ہو (یعنی بیکہٹو) تب آپنے ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکہہ رہا ہون اوس مین کھدا تہا محمد رسول اسد **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ انس سے روایت ہی ایکبار رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین دیر کی آدہی رات تک پھر باہر نکلے اور نماز پڑہی ہماری ساتھ مین گویا آپ کے انگھوٹی کی سفیدی کو دیکہہ رہا ہون جو آپ کے ہاتھ مین تہی چاندی کی **مَوْضِعُ** لِلْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ کون سی ہاتھ مین انگھوٹی پہنے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم داہنی ہاتھ مین انگھوٹی پہنتے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْتِمُ بِيَمِينِهِ ترجمہ عبد اسد بن جعفر سے بہی ایسی ہی روایت ہی **لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيدٍ مُمَلَّوٍ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ** لوہے کی انگھوٹی پہننا جسپر چاندی چڑہی ہو **عَنْ** مُعَيْقِيبٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مُمَلَّوًى عَلَيْهِ فِضَّةً قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي فَكَانَ مُعَيْقِيبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ معیقب سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی انگھوٹی لوہے کی تہی اوسپر چاندی لپیٹی ہوئی تہی کبھی وہ انگھوٹی میرے ہاتھ مین رہتی تو معیقب آپ کی انگھوٹی پر مقرر تھے (یعنی اوس کی حفاظت کرتے) **لُبْسُ خَاتَمِ صُفْرٍ** کانسی کے انگھوٹی پہننا **عَنْ** سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ

فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِيرٍ فَالْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجَزَّ عَنَّا مِنْ جَادَّةِ الْحَرَّةِ وَلٰكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ فَمَا ذَا أَتَّخِتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص بحرین سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسنے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا اوسکے ہاتھ مین ایک انگہوٹے تہی سونے کی اور ایک جبہ پہنے تہا ابریشم کا وہ دونون اوتار ڈالے پھر آیا اور سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا وہ بولا یارسول اللہ بھی مین آپ پاس آیا تہا آپنے دیکہا نہین میری طرف آپنے فرمایا تیرے ہاتھ مین اوسوقت ایک انگارہ تہا وہ بولا تو مین بہت سے انگارے لایا ہون آپنے فرمایا جو تو لایا وہ ہمارے لیے حرہ (ایک مقام ہے مدینے کے پاس) کے پتھرون سے زیادہ مفید نہین ہے (یعنے سونے کے ٹکڑے اور زمین کے پتھر دونون برابر ہین) البتہ دنیا کی پونجی ہے پھر وہ بولا مین کس چیز کی انگہوٹی بناؤن آپنے فرمایا لوہے کی ایک چھلہ بنا لے یا چاندی کا یا کانسی کا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ اتِّخَاذِ حَلْقَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصْنَعَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَقْشِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپنے ایک چاندی کا چھلہ بنایا تہا تو فرمایا جسکا جی چاہے وہ ایسا چھلہ بنوالے مگر جو اوسپر کہدا ہے وہ نہ کہدوا وے (اس لیے کہ اوسپر محمد رسول اللہ کہدا تہا اور وہ آپکے مہر تہی جو پروانون اور خطون پر کیجاتی پھر دوسرا ویسی ہے مہر اگر کہدوا تا تو خرابی ہوتی) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ فِي يَدِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگہوٹی بنائی اور اوسپر کندہ کرایا پھر فرمایا ہم نے انگہوٹی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے کوئی دوسرا ویسا کندہ نہ کراوے انس نے کہا مین اوسکے چمک گویا آپکی ہاتھ مین دیکھ رہا ہون **قَوْلُ النَّبِيِّ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا انگہوٹی پر عربی کندہ نہ کراؤ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روشنی لو مشرکون کی آگ سے (یعنے اون سے صلاح و مشورہ نہ لو وہ دشمن ہین تم کو بری بات بتاوین گے) اور مت کندہ کراؤ عربی اپنی انگہوٹیون پر **ف** عربی سے مراد آپنے اپنی تئین کہا ہے یعنے میرا نام کندہ مت کراؤ یعنے محمد رسول اللہ نہ کہدواؤ تاکہ میرے مہر کا شبہہ نہ ہو **اَلنَّهْيُ** عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ کلمے کی اونگلی مین انگہوٹی پہننے کے ممانعت **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ خَاتَمَهُ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَأَلْتُ اللّٰهَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ سے مانگ ہدایت اور ٹہیک بات اور ٹہیک کام اور منع کیا مجھکو اوس اونگلی اور اوس اونگلی مین انگہوٹی پہننے سے اشارہ

کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کیطرف عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخاتم فی هذه و هذه یعنی السبابة والوسطی عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قل اللهم اهدنی وسددنی وکهانی ان اصنع الخاتم فی هذه وهذه واشار یشر بالسبابة والوسطی وقال عاصم احدهما ترجمہ وہی گزرا

ذکر الخاتم

عند دخول الخلاء پاخانے جاتے وقت انگھوٹی اوتار لینا عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے میں جانے لگتے تو انگھوٹی اوتار لیتے ف اسلیے کہ اوس میں اللہ جل جلالہ کا نام تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتما من ذهب فی جعل فصه من قبل کفه فاتخذ الناس مثل الذی اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتمه وقال لا البسه ابدا وانی الناس خواتیمهم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتیلے کی طرف رکھا لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگھوٹی اوتار کر پھینک دی لوگون نے بھی اوتار ڈالین عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما یلی کفه فاتخذ الناس خواتیم فطرحه النبی صلی الله علیه وسلم وقال لا البسه ابدا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنائی اور اوسکا نگینہ ہتیلے کی طرف رکھا لوگون نے بھی انگھوٹیان بنالین آپنے اپنی انگھوٹی پھینک دی اور فرمایا اب کبھی نہ پہنونگا عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یختم خاتما من ذهب ثم طرحه ولبس خاتما من ورق ونقش فیه محمد رسول الله وقال لا ینبغی لاحد ان ینقش علی نقش خاتمی هذا ثم جعل فصه فی بطن کفه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی پہنی سونے کی پھر اوسکو ڈالا اور چاندی کی انگھوٹی پہنی جسمین کہدا تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کسی کو نہین چاہیے کہ اپنی انگھوٹی مین یہ کندہ کرادی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کیطرف رکھا عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس خاتما من ذهب ثلثة ایام فلما راه اصحابه فعلت خواتیم من الذهب فرمی به فلا اندری ما فعل ثم امر بخاتم من فضة فامر ان ینقش فیه محمد رسول الله وکان فی ید رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی مات وفی ید ابی بکر حتی مات وفی ید عمر حتی مات وفی ید عثمان ست سنین من عمله فلما کثرت علی البئر دفعه الی البئر من الانصار فکان یختم به فخرج الانصاری الی قلیب لعثمان فسقط فالتمس فلم یوجد فامر بخاتم مثله ونقش فیه محمد رسول الله ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہنی تین دن تک جب آپکے اصحاب نے یہہ دیکھا تو سونے کی انگھوٹیان پہل گئین (یعنے سب نے پہننا شروع کیا) آپنے یہہ دیکھکر اوس انگھوٹی کو پھینک دیا معلوم نہین وہ کیا ہوئی پھر آپنے چاندی کی انگھوٹی بنوائی اور حکم کیا اوسمین یہہ کھودنے کا محمد رسول اللہ دو

انگھوٹی آپکے ہاتھ مین ہی یہانتک کہ آپنے وفات پائی پھر ابوبکر رضی اسدعنہ کے ہاتھ مین ہی یہانتک کہ اونہون نے وفات پائی پھر عمر رضی اسدعنہ کے ہاتھ مین ہی یہانتک کہ اونہون نے وفات پائی پھر عثمان رضی اسدعنہ کے ہاتھ مین ہی چھ برس تک اون کی عملداری مین جب بہت خط لکھے جانے لگے تو عثمان نے وہ انگھوٹی ایک انصاری کو دیدی اوس سے مھر کیجاتی ایک روز وہ انصاری عثمان کے ایک کنوے پر گیا وہ انگھوٹی اوسمین گر پڑی بہت ڈہنڈوایا لیکن نہ ملی آخر عثمان نے حکم کیا ویسی ہی اور ایک انگھوٹی بنانے کا اور اوس مین کندہ کرایا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذھب وکان یجعل فصہ فی باطن کفہ فاتخذ الناس خواتیم من ذھب فطرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمھم واتخذ خاتما من فضۃ فکان یختم بہ ولا یلبسہ ترجمہ عبداسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف کیا ہتیلی کیطرف لوگون نے بہی سونے کی انگھوٹیان بنوائین رسول اسد صلعم نے اوسکو پہنیک دیا لوگون نے بہی اپنی انگھوٹیان اوتار کر پہنیک دین پھر آپنے ایک چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوس سے مھر کیجاتی لیکن آپ اوسکو پہنتے نہین فقط

الجلاجل گھونگرو اور گھنٹی کا بیان **عن** ابی بکر بن ابی شیخ قال کنت جالسا مع سالم فمر بنا رکب من ام البنین معھم اجراس تحدث نافعا سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رکبا معھم جلجل کاکم تری مع ھؤلاء من الجلجل ترجمہ ابوبکر بن ابی شیخ سے روایت ہی مین سالم کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ام البنین کا ایک قافلہ نکلا اون کے ساتھ گھنٹیان تہین تو سالم نے نافع سے حدیث بیان کی کہ مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین جاتے اوس قافلے کے جسمین گھنٹیان ہون کہ ساتھ تو کتنے گھنٹی ہین **ف** مراد گھنٹی سے وہ ہی جو جانورونکے گلے مین پڑا ہوتا ہی اور جب جانور چلتا ہی تو اوسکی آواز برابر آتی رہتی ہی **عن** ابی بکر بن موسی قال کنت مع سالم بن عبداللہ فحدث سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جلجل ترجمہ ابوبکر بن موسے سے روایت ہی مین سالم کے ساتھ تہا اونہون نے حدیث بیان کی اپنے باپ سے اونہون نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپنے فرمایا فرشتے نہین ساتھ رہتے ہین اون رفقہ مین جن مین گھنٹی ہو **عن** سالم عن ابیہ رفعہ قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جلجل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جلجل ولا جرس ولا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جرس ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین گھونگرو یا گھنٹا ہو اور فرشتے اون لوگون کیساتھ نہین رہتے جن مین گھنٹا ہو **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال کنت جالسا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرق فرأنی رث الثیاب فقال لک مال قلت نعم یا رسول اللہ من کل المال قال فاذا

اٰتاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُهٗ عَلَيْكَ ترجمہ ابُوالاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تہا آپنے میری کپڑے پہٹے ہوئے دیکھے تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے مین نے کہا ہان یا رسول اللہ سب کچھ موجود ہے آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہی تو اوسکا اثر تیری اوپر ظاہر ہونا چاہیے (یعنی اپنی اوپر صرف کر اسلیے کہ مال کی غایت یہی ہی کہ انسان اوسکو اپنے کامون مین صرف کری آپ رہت اوٹھاوے اور خدا کے بندون کو رحمت دیوے گریہ نہین تو مال سے کیا فائدہ بڑی نہادن پنگ وچہ زر عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِي اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالنَّعَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ ترجمہ ابُوالاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے بری کپڑے پہنے ہوئے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہی وہ بولا ہان سب طرح کا مال ہی آپنے فرمایا کون کون سی طرح کا وہ بولا اللہ نے مجھے اونٹ اور گائی اور بکریان اور گہوڑے اور غلام اور لونڈی دیے ہین آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہی تو چاہیے کہ اوسکا احسان اور فضل تیری اوپر معلوم ہو (یعنی لوگ تجھکو کہاتا پیتا مرفہ الحال سمجہین)

اٰخِرُ كِتَابِ الزِّيْنَةِ مِنَ السُّنَنِ

تمام ہوئی کتاب زینت کی سنتون مین سے

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ

فطرت کا بیان ف فطرت کے معنی لغت مین پیدایش کے ہین اور یہان پر مراد وہ سنتین ہین جو اگلے پیغمبرون کیوقت سے چلی آئی ہین اور یہانتک پرانی ہوگئی ہین کہ اونکو فطرت کہنا چاہیے تو درشتی نے کہا فطرت سے مراد دین ہی جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا مراد یہان دین ہی جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے تراہ دیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین فطرتی ہین مونچہین کترنا اور بغل کے بال اکہیڑنا اور ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا اَحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ مونچہین کٹوانا اور داڑہی چہوڑ دینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کترو مونچہون کو اور چہوڑ دو داڑہیون کو حَلْقُ دُبُرِ الصِّبْيَانِ بچونکا سر مونڈنا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثَةً اَنْ يَّاْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُءُوْسِنَا مختصر ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی جعفر بن ابی طالب کے (جو بہائی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عزیزون کو تین روز کی (اون پر رونے کے لیے اور تسخر کرنے کے لیے) پھر آپ اونکے پاس آئے اور فرمایا مت رو اب میرے بہائی پر آج ہی اور فرمایا بلاؤ میرے بہائی کے بچون کو تو ہمارے گئے چوزون کی طرح (یعنی چہوٹے چہوٹے

بڑی بڑی بال) آپنے فرمایا بلاؤ حجام کو پھر آپنے حکم دیا سر مونڈنے کا **ذکر النہی** عن ان یحلق بعض شعر الصبی ویترک بعضہ بچہ کا سر کچھ مونڈنا اور کچھ رکھنا منع ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن القزع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے (قزع کہتے ہیں سر پر کچھ بال رکھنے کو اور کچھ مونڈنے کو دوسری حدیث میں ہے کہ یا سارا سر منڈاؤ یا ساری سر پر بال رکھو) **عن** ابن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن القزع **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القزع **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن القزع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اتخاذ** الجمۃ سر پر بال رکھنا **عن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا عریض ما بین المنکبین کث اللحیۃ تعلوہ حمرۃ جمتہ الی شحمۃ اذنیہ لقد رایتہ فی حلۃ حمراء ما رایت شیئا احسن منہ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا دونوں مونڈھوں کے بیچ میں بہت جگہ تھی (یعنی سینہ چوڑا تھا) داڑھی خوب گھنی تھی اوپر کچھ سرخی نمودار تھی سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا آپ سے زیادہ میں نے کسی کو سجتا نہیں دیکھا **عن** البراء قال ما رایت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وللہ شعر یضرب منکبیہ ترجمہ براء سے روایت ہے میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے **عن** انس قال کان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی انصاف اذنیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کے آدھوں آدھ تک تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب شعرہ الی منکبیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہونچتے تھے **تسکین** الشعر بالون کو برابر کرنا (یعنی کنگھی کر کے یا تیل ڈال کے) **عن** جابر بن عبداللہ انہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا ثائر الرأس فقال اما یجد ھذا ما یسکن بہ شعرہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو ایک شخص کو دیکھا اوس کے بال سر کے پریشان تھے آپنے فرمایا کیا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے بال برابر کرے **عن** ابی قتادۃ قال کانت لہ جمۃ فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یحسن الیھا وان یترجل فی کل یوم ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے اون کے سر پر بالوں کا انبوہ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا ان کو اچھی طرح رکھو اور روز کنگی کرو **فرق** الشعر بالون میں مانگ نکالنا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شعرہ وکان المشرکون یفرقون شعورھم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء ثم فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیتے تھے اور

مشرکین (یعنی) یہود مین نامگ نکالتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اہل کتاب کی موافقت کو (یعنی یہود اور نصاریٰ کی) جن باتون مین آپ کو کچھ حکم نہوتا) اور جن مین حکم ہوجاتا اون مین آپ کبھی اہل کتاب کی موافقت نہ کرتے) پھر آپ نامگ نکالنی اگلے اس کے بعد ف شاید آپ کو حکم گیا نامگ نکالنے کا اب نامگ نکالنا سنت ہی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور جو کوئی اس سنت کو چھوڑ کر نصاریٰ کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہی **التَّرَجُّل** کہنگی کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدٌ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِدْفَاءِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جسکا نام عبید تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے بہت عیش مین پڑجانے سے اوسی کی ایک قسم کہنگی کرنا ہے ف یعنی ہر وقت کہنگی کرنا اپنے تئین عورتون کیطرح آراستگی مین کہنا مکروہ ہی مردون کا یہ کام نہین کہ وہ رات دن ایسے لغو کامون مین اپنی اوقات صرف کرین اونکا کام یہ ہی کہ وہ علم حاصل کرین **التَّيَامُنِ** فِي التَّرَجُّلِ کہنگی داہنی طرف سے شروع کرنا **عَنْ** عَائِشَةَ وَذُكِرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تہی داہنی طرف سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کہنگی کرنے مین **الْأَمْرُ بِالْخِضَابِ** خضاب کرنیکا حکم **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار سے روایت ہی اون دونون نے سنا ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ ڈاڑہی کو نہین رنگتی تم اونکا خلاف کرو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی اور فائدہ مند کامون کو اگر یہود اور نصاریٰ سے نہ کرین تو ہم کو کرنا چاہیے اور اونکی مخالفت کو برا سمجھنا چاہیے مسلمان کا یہ فرض ہی کہ وہ جو اچھی بات حکمت کے مطابق دیکھے اوسکو اختیار کرے بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہو بلکہ جو بات شریعت کے خلاف ہی وہ حکمت کے بھی خلاف ہی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي قُحَافَةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَأَنَّهُ ثَغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا وَاخْضِبُوا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ابوقحافہ (ابوبکر صدیق کے باپ) کو لیکر آئے اون کے سر کے بال اور ڈاڑہی کے بال دونون ثغامہ (ایک گہاس ہے جو بالکل سفید ہوتی ہی) کے طرح ہو رہے تھی آپنے فرمایا انکا رنگ بدلو اور خضاب کرو **تَصْفِيرُ اللِّحْيَةِ** ڈاڑہی کا کندہ کرنا **عَنْ** عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ترجمہ عبید سے روایت ہی مین نے عبد اللہ بن عمر رض کو دیکھا وہ اپنی ڈاڑہی کو زرد کرتے تھے مین نے اون سے اسبا مین پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے **تَصْفِيرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ** ڈاڑہی کو زرد کرنا ورس

اور زعفران سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ رضہ مدینہ میں آئے تو ہم کو خطبہ سنایا اور ایک گچھا بالوں کا لیا اور کہا میں نے یہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہودیوں کے اور رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زور رکھا ہے ف اسلیے کہ زور کہتے ہیں فریب کو یہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال اپنے سر میں لگالیوے اور لوگوں کو دکھادے کہ میرے سر کے بال ہیں وَصْلِ الشَّعْرِ بالخرق چیتھڑوں سے بال جوڑنا عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ وَقَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ فَقَالَ هٰذَا بَعْدَهُ الزُّوْرُ فِي رَاْسِهَا ثُمَّ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے وہ لوگوں نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو زور سے پھر ایک کالا چیتھڑا لیکر آیا بکرا جسکو چندی بھی کہتے ہیں نکالا اور لوگوں کے سامنے ڈالدیا اور کہا زور یہی ہے عورت اسکو اپنی سر میں کہکر دیوے اور یہی زور ہے عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْاَةُ تَلُفُّ عَلٰى رَاْسِهَا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے زور وہ ہے جو اپنی سر پر لپیٹی بال یا دوسرے کے لعْنِ الْوَاصِلَةِ جوڑنیوالی پر لعنت عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ بال جوڑنیوالی اور جوڑانے والی دونوں پر لعنت عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتًا لِيْ عُرَيِّسٌ وَاَنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاَصِلُ عَلَيْهِ جُنَاحٌ اَنْ اَصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ایک عورت آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ اوسکی ایک بیٹی ہے جو نئی دلہن ہے وہ بیمار ہوئی اوس کے سر کے بال گر گئے تو کیا مجھپر گناہ ہوگا اگر میں اور بال اوسکی سر میں جوڑ دوں آپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی سر بال جوڑنیوالی اور جوڑانے والی پر لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جوڑانیوالی پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر لَعَنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُتَفَلِّجَاتِ مُنہ کے رونیں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَنَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے مُنہ کے رونیں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر اگاہ ہو جسپر رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوسپر میں بھی لعنت کرتا ہوں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے

پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر اور منہ کے روئین اوکھیڑنے والیون پر جو اللہ کی پیدایش کو بدلتی ہین ف معلوم ہوا کہ اللہ کی پیدایش یا فطرت کو بدلنا برا ہے مگر ختنہ کرنا مونچھین کترنا ناخن کے بال لینا زیر بغل کے بال لینا اور جو چیزین ان کے مثل ہین اون سے بھی خلقت بدلتی ہی لیکن چونکہ یہ باتین سب پیغمبر کرتے چلے آئے اسوجہ سے مثل فطرت اول پیدایش کے ہوگئین اسی لیے ان چیزون کو ہماری پیغمبر فطرتی سنت کہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَالِیْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی لعنت کی اللہ نے منہ کے بال اوکھیڑنیوالیون پر اور دانت کو کشادہ کرنیوالیون پر اور گودنا گودانے والیون پر جو اللہ تعالی کی خلقت کو بدلتی ہین ایکعورت اون کو پاس آئے اور کہنے لگی تم ایسا ایسا کہتے ہو انہون نے کہا مین کیون نہ کہون جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی عبداللہ بن مسعود نے کہا لعنت کی اللہ نے گودنیوالیون پر اور منہ کے بال اوکھیڑنیوالیون پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر آگاہ ہو مین لعنت کرتا ہون جن پر رسول اللہ صلعم نے لعنت کی **اَلتَّزَعْفُرُ** زعفران کا رنگ **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو بدن پر زعفران لگانے سے **اَلطِّيْبُ** خوشبو کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب خوشبو کوئی لاتا تو آپ اوسکو نہ پھیرتے رہنے دیتے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سامنے خوشبو پیش کیجاوے تو وہ اوسکو نہ پھیری اس لیے کہ اوسکا بوجھ ہلکا ہو اور خوشبو عمدہ ہی **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی جو بی بی تھین عبداللہ بن مسعود رضہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے عشا کی نماز مین آوے (یعنے جو عورت عشا کی نماز کے لیے مسجد مین آنا چاہے) تو خوشبو نہ لگاوے **عَنْ** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو عشا کی نماز کو یعنی نکلے تو خوشبو نہ لگا **عَنْ** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّكُنَّ وَخَرَجَ عِشَاءً اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے

فرمایا جو کوئی تم میں سے مسجد کو جانے لگے تو خوشبو لگاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عورت دھولی لیوے (خوشبو کی) تو ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے ذِکْرُ الطِّیْبِ الطَّیِّبِ عمدہ خوشبو کا بیان ہے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے تَحْرِیْمُ لُبْسِ الذَّهَبِ سونا پہننے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِیَ الْحَرِیْرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَهُ عَلٰی ذُکُوْرِهَا ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے حلال کیا میری امت کی عورتوں کو ریشم اور سونے کو اور حرام کیا مردوں پر اَلنَّهْیُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِیْتُ عَنِ الرُّکُوْبِ عَلَی الْاٰخِرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی نے کہا منع کیا گیا میں سرخ رنگ کی کاٹھی پر بیٹھنے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِیْثَرَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ ترجمہ امیرالمومنین علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کو رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاکِعٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوْعِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِیَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْقَسِّیِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاکِعٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیَّةِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاکِعٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثِیَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَاَنْ یَّقْرَاَ وَهُوَ رَاکِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ ترجمہ اوپر گزرا صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِهٖ رسول اللہ صلعم کی انگوٹھی کا بیان اور اسپر جو کندہ تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّیْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے انگھوٹی بنوائی پھر اوسکو پھینا لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین آپنے فرمایا مین اوسکو پہنتا تہا لیکن اب نہ پہنونگا کبھی پھر آپنے اوسکو دور ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین **عن** ابن عمر قال کان نقش خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی پر یہ کندہ تہا محمد رسول اللہ **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصہ حبشی ونقشہ محمد رسول اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوسکا نگینہ عقیق تہا سیاہ اور اوسپر کندہ تہا محمد رسول اللہ **عن** انس قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم فقالوا انہم لا یقرؤن کتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من فضۃ کانی انظر الی بیاضہ فی یدہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا۔ لوگون نے کہا روم کے لوگ اوس خط کو نہین پڑہتے (یعنے اوسپر لحاظ نہین کرتے) جسپر مہر نہو اوسوقت آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھ رہا ہون اور اوس مین کندہ کرایا محمد رسول اللہ **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصہ حبشی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی اوسکا نگینہ حبشی تہا (یعنے کالا تہا حبش کے ملک سے آیا تہا) یا بنانیوالا اوسکا حبشی تہا **عن** انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ وفصہ منہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی چاندی کی تھی اور نگینہ بہی چاندی کا تہا ابن عبدالبر نے کہا یہی صحیح ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اصطنعنا خاتما ونقشنا علیہ نقشا فلا ینقش علیہ احد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی اور اوسپر کندہ کرایا اب کوئی ویسا کندہ نہ کرادے **موضع الخاتم** انگھوٹی کس انگلی مین پہنے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصطنع خاتما فقال انا قد اتخذنا خاتما ونقشنا علیہ نقشا فلا ینقش علیہ احد فرایت بریق خنصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی ہے اور اوسپر کندہ کرایا ہے اب کوئی ویسا کندہ نہ کرادے اور مین اوسکی چمک دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے چھنگلیا مین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجعل خاتمہ فی یمینہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنی ہاتھ مین انگھوٹی پہنتے **عن** انس قال کانی انظر الی بیاض خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اصبع الیسری ترجمہ انس سے روایت ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون آپکے بائین ہاتھ کی انگلی مین **عن** ثابت انہم سالوا انسا عن خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی انظر الی وبیص خاتمہ من فضۃ ورفع اصبعہ الیسری الخنصر ترجمہ ثابت سے روایت ہے لوگون نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کا حال اوہنون نے کہا گویا مین اوس انگھوٹی کی چمک کو دیکھ رہا ہون

جو چاندی کی تھی اور اونہون نے اپنی بائین ہاتھ کی چھنگلیا کو بلند کیا یعنی اسمین انگھوٹی پہنتے تھے) عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ نَهَانِیْ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی ترجمہ ابوبردہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضی سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی پہننے سے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی مین عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِیْ اُصْبُعِیْ هٰذِهِ وَفِی الَّتِیْ تَلِیْهَا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی پہننے سے اس انگلی مین (یعنی کلمے کی انگلی مین) اور بیچ کی انگلی مین اور جو انگلی اوسکے پاس ہے مَوْضِعُ الْفَصِّ نگینہ کدہر ہوتی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْتِمُ بِخَاتَمٍ مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ وَّنَقْشُهُ عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّنْقُشَ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِیْ هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ فِیْ بَاطِنِ یَدِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگھوٹی پہنتے تھے پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی کی انگھوٹی پہنی اور اوسپر کندہ کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسیکو نہین چاہیے کہ اپنی انگھوٹی پر کندہ کرے وہی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف کیے طَرَحَ الْخَاتَمَ وَنَزَعَ لُبْسَهُ انگھوٹی اوتار ڈالنا اور اوسکو نہ پہننا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِیْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْیَوْمِ اِلَیْهِ نَظْرَةً وَاِلَیْكُمْ نَظْرَةً ثُمَّ اَلْقَاهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی بنوائی اور اوسکو پہنا پھر یہ فرمایا اس انگھوٹی نے مجھ خیال بانٹ دیا کبھی مین تم کو دیکھتا ہون کبھی انگھوٹی کو دیکھتا ہون پھر اپنی اوسکو اتار ڈالا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ یَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِیْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنائی اوسکو آپ پہنا کرتے تھے آپنے اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف کیا لوگون نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ منبر پر بیٹھے اور انگھوٹی کو اوتارا اور فرمایا مین اس انگھوٹی کو پہنتا تھا اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتا تھا پھر آپنے اوسکو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا قسم خدا کی اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیان اوتار کر پھینک دین عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ رَاٰی فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ یَوْمًا وَّاحِدًا فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ ترجمہ انس سے روایت ہے انہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ایک چاندی کی انگھوٹی دیکھی ایک دن لوگون نے بھی انگھوٹیان بنوائین اور پہنین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتار ڈالی اور لوگون نے بھی اوتار ڈالین عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ جَعَلَ فَصَّهُ فِیْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَصَّهُ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمھم واتخذ خاتما من فضۃ وکان یختم بہ ولا یلبسہ ترجمہ
عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کے طرف کیا
لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین
پھر آپنے چاندی کی ایک انگھوٹی بنوائی اوس سے مھر کرتے لیکن اوسکو پہنتے نہین **عن** ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ فاتخذ الناس الخواتیم فالقاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق
فاد خلہ فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی ھلک فی بئر اریس ترجمہ
عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی سونے کی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کے طرف رکھا لوگون
نے بھی ویسی ہی انگھوٹیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا پھر آپنے
چاندی کی ایک انگھوٹی بنائی اور اوسکو اپنی ہاتھ مین رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیق رض کے ہاتھ مین رہی
پھر عمر فاروق رض کے ہاتھ مین رہی پھر عثمان رض کے ہاتھ مین رہی یہان تک کہ اریس کے کنوے مین گر پڑی پھر ہر چند تلاش کی
لیکن نہ ملی اور اوس روز سے فتنہ شروع ہوگیا **ذکر** ما یستحب من لبس الثیاب وما یکرہ منھا کیسے کپڑے
پہننا بہتر ہین اور کیسے بری ہین **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرانی سیئ
الھیئۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من شیء قال نعم من کل المال قد اتانی اللہ فقال اذا کان
لک مال فلیر علیک ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپنے میری حالت بری دیکھی (یعنی میلے کچیلے کپڑے) آپنے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ ہی مین نے کہا ہان ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے
دیا ہی آپنے فرمایا جب تیرے پاس مال ہی تو تجھپر دکھنا چاہیے (یعنی مال کا اثر تیری اوپر ظاہر ہو وہی اچھی صاف کپڑے پہنے اچھے
صاف مکان مین رہے **ف** حکما نے اتفاق کیا ہی کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور
پاکیزگی کی ضرورت ہی ہر روز نہانا اور پانچون وقت وضو کرنا اور کپڑون کو صاف اجلی رکھنا اور مکان کو جھاڑ پونچھ کر صاف
رکھنا ضرور ہی **ذکر** النھی عن لبس الشیاب سیر کے پہننے کی ممانعت **ف** سیر ایک قسم کی چادر ہی جس مین زردی
ہوتی ہین اور اوس مین ریشم ملا ہوتا ہے اور بعضون کی کہا ہ ریشم ہوتا ہی اور یہی صحیح ہے **عن** عمر بن الخطاب انہ رای
حلۃ سیراء تباع عند باب المسجد فقلت یا رسول اللہ لو اشتریت ھذا لیوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا
علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ من لا خلاق لہ فی الاخرۃ قال فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد منھا بحلل فکسانی منھا حلۃ فقال یا رسول اللہ کسوتنیھا
وقد قلت فیھا ما قلت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اکسکھا لتلبسھا انما کسوتکھا لتکسوھا او لتبیعھا

فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَاهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا ترجمہ حضرت امیر المومنین عمر رضہ سے روایت ہی انہون نی ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو مسجد کے دروازی پر بک رہا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کاش آپ اسکو لیتے جمعے کے روز پہننے کے لیے اور جب اور ملکون سی لوگ آپکے ملنے کو آتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو تو وہ پہنیگا جسکو آخرت سی بہرہ نہین پہر اوسی قسم کی کئی جوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ایک جوڑا اوس مین سی حضرت عمر رضہ کو دیا اونہون نی کہا یا رسول اللہ آپ مجھے پہناتے ہین اور پہلے آپنی کیا فرمایا تہا آپنی فرمایا میں نے تم کو اس لیی نہین دیا کہ تم پہنو بلکہ کسی کو پہنا دو یا بیچ ڈالو حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنی ایک مادری بھائی کو دیدیا جو مشرک تہا ف احدیث سی معلوم ہوا کہ اپنی عزیزون کے ساتہہ جو کافر ہون سلوک کرنا درست ہی **ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ السِّيَرَاءِ** عورتون کو سیرا پہننے کی اجازت **عَنْ** انس قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ ترجمہ انس سے روایت ہی اونہون نے حضرت زینب کو دیکہا جو صاحبزادی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کرتہ پہنے ہوی تہی سیرا کا **عَنْ** انس بن مالك أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے اونہون نے حضرت ام کلثوم کو دیکہا جو صاحبزادی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر پہنی ہوی تہی سیرا کی۔ **السِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ** سیرا ایک کپڑا ہی جسمین کچہ ریشم کی ہوتی ہین **عَنْ** عَلِيٍّ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَكَرْنَهَا بَيْنَ نِسَائِي ترجمہ امیر المومنین علی رضہ سے روایت ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا آیا سیرا کا آپنی میرے پاس بہیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو آپکے چہرے پر غصہ پایا آپنی فرمایا میں نی تجھے اس لیی نہین دیا تہا کہ تو پہنے پہر آپنے مجھے حکم کیا میں نے اوسکو بانٹ دیا اپنی عورتون مین **ذِكْرُ النَّهْيِ** عَنْ لُبْسِ الْمُسْتَبْرَقِ الْمُسْتَبْرَقِ پہننے کی ممانعت رجو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی حضرت عمر رضہ باہر نکلے اونہون نے دیکہا ایک جوڑا استبرق کا بازار مین بک رہا ہی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ اس کو خرید لیجی اور جمعے کے روز پہنا کیجی اور جب آپکے پاس دوسری ملکون سے نئی لوگ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جسکو آخرت مین کچہ نہ ملیگا پہر اوسی قسم کے تین جوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے ایک جوڑا عمر کو دیا ایک علی کو ایک اسامہ کو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

اور کہنے لگے پہلے آپ نے اس کے باب میں کیا فرمایا تھا پھر آپ نے مجھے کیوں دیا آپ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال اور اپنی حاجت پوری کر یا بکڑے کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دے **صِفَةُ الْاِسْتَبْرَقِ** استبرق کی صفت کا بیان **عَنْ** یحییٰ وھو ابن ابی اسحاق قال قال سالم ما الاستبرق قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منہ قال سمعت عبد اللہ یقول رای عمر مع رجل حلۃ سندس فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اشتر ھذہ وساق الحدیث ترجمہ یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے سالم نے کہا استبرق کیا ہے میں نے کہا ایک قسم کا دیبا ہے جو سخت ہوتا ہے (دیبا کہتے ہیں ریشمی کپڑے کو) سالم نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کا (سندس بھی ریشمی کپڑا ہے) دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور فرمایا اس کو خرید لیجیے آخر حدیث تک (جیسی اوپر گزری)

ذِكْرُ النَّهْيِ ممانعت کا بیان **عَنْ** لبس الدیباج دیبا پہننے سے ممانعت **عَنْ** عبد اللہ بن حکیم استسقی حذیفۃ فاتاہ دھقان بماء فی اناء من فضۃ فحذفہ ثم اعتذر الیھم بما صنع بہ وقال انی نھیتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تشربوا فی اناء الذھب والفضۃ ولا تلبسوا الدیباج ولا الحریر فانھا لھم فی الدنیا ولنا فی الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن حکیم سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک گنوار چاندی کے برتن میں پانی لایا حذیفہ نے اوسکو پھینک دیا پھر عذر کیا لوگوں سے (کہ اسکا اور کہا مجھکو ممانعت ہے اس کی میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت پھنو دیبا اور حریر کو یہ اون کے لیے دنیا میں ہیں ہمارے لیے آخرت میں ہیں)

لُبْسُ الدیباج المنسوج بالذھب دیبا پھننا جسمیں سنہری کام ہو **عَنْ** واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال دخلت علی انس بن مالک حین قدم المدینۃ فسلمت علیہ فقال ممن انت قلت انا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال فجعل ینسبنی حتی انتسبت قلت انا واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال ان سعدا کان اعظم الناس واطولہ ثم بکی فاکثر البکاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی اکیدر صاحب دومۃ بعثا فارسل الیہ بجبۃ دیباج منسوجۃ فیھا الذھب فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام علی المنبر وقعد فکم یتکلم ونزل فجعل الناس یلمسونھا بایدیھم فقال اتعجبون من ھذہ لمناديل سعد فی الجنۃ احسن مما ترون ترجمہ واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہتے ہیں انس بن مالک پاس گیا جب وہ مدینے میں آئے میں نے اونکو سلام کیا اونہوں نے کہا تم کون ہو میں نے کہا میں واقد ہوں بیٹا عمرو کا پوتا سعد بن معاذ انصاری کا (جو بڑے صحابی جلیل القدر تھے اوس کے سردار اونکو خندق میں ایک تیر لگا جس سے وہ شہید ہوئے) انس نے کہا سعد بن معاذ تو بڑے شخص تھے اور بہت لمبے تھے یہ کہکر رو دیئے اور بہت روئے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر اکیدر بادشاہ پاس بھیجا جو سردار تھا دومہ کا (دومہ ایک ملک تھا مدینے سے تیرہ منزل پر) اوس نے رسول اللہ صلعم کے لیئے ایک جبہ بھیجا دیبا کا جو سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی سونے کے تاروں سے) رسول اللہ صلعم نے اوسکو پہنا پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے کچھ بات نہ کی اور اوتر آئے لوگ اوسکو ہاتھ سے چھونے

مرا گئی (اور تعجب کرنے لگے اوسکی چمک اور دمک سے) آپنے فرمایا کیا تم تعجب کرتی ہو اسکو دیکھکر سعد بن معاذ کے رومال جنت
مین اس سے بہترین (تو اور کپڑون کا کیا حال ہوگا) **ف** یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہو جو آگے آتی ہے **ذِکْرُ**
نَسْخِ ذٰلِکَ اسکے منسوخ ہونے کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ یَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَآءً مِّنْ دِیْبَاجٍ اُھْدِیَ
لَہٗ ثُمَّ اَوْشَکَ اَنْ نَّزَعَہٗ فَاَرْسَلَ بِہٖ اِلٰی عُمَرَ فَقِیْلَ لَہٗ قَدْ اَوْشَکْتَ مَا نَزَعْتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَھَانِیْ عَنْہُ
جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَجَآءَ عُمَرُ یَبْکِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَرِھْتَ اَمْرًا وَّاَعْطَیْتَنِیْہِ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُعْطِکَہٗ
لِتَلْبَسَہٗ اِنَّمَا اَعْطَیْتُکَہٗ لِتَبِیْعَہٗ فَبَاعَہٗ عُمَرُ بِاَلْفَیْ دِرْھَمٍ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک قبا پہنی دیبا کی جو تحفہ آئی تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد اوتار ڈالی اور حضرت عمر رض کو بھیجدی لوگون نے
کہا بھی آپنے کیون اوتار ڈالی یارسول اللہ آپنے فرمایا مجھکو جبرئیل نے منع کیا اس کے پہننے سے یہ سنکر حضرت عمر روتے
ہوئے آئے اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ آپنے مجھکو وہ چیز دی جسکو آپ برا جانتے ہین آپنے فرمایا مین نے اسلیے نہین دی کہ تم پہنو
مین نے تو اسواسطے دی کہ تم اسکو بیچڈالو حضرت عمر نے اوسکو دو ہزار درم کو بیچا **اَلتَّشْدِیْدُ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَاَنَّ**
مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ حریر پہننے کی سزا اور جو اوس کو پہنیگا وہ آخرت مین اوس کو نہ پہنیگا اسکا بیان
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا
فَلَنْ یَلْبَسَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن زبیر سے روایت ہی وہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین نہ ملیگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوْا نِسَآءَکُمُ الْحَرِیْرَ
فَاِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَہٗ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی
الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہی انہون نے کہا اپنی عورتون کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ کیونکہ مین نے
حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا **عَنْ**
عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فَقَالَ اِسْاَلْ عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَلْ عَبْدَ اللّٰہِ
بْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَفْصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ
فِی الدُّنْیَا فَلَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** عمران بن حطان سے روایت ہی انہون نے عبداللہ بن عباس سے
پوچھا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہی انہون نے کہا عائشہ رض سے پوچھو عائشہ نے کہا عبداللہ بن عمر سے پوچھو مین نے
عبداللہ بن عمر سے پوچھا انہون نے کہا مجھ سے ابوحفص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا
وہ پہنتا ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین ہے **عَنْ** عَلِیٍّ الْبَارِقِیِّ قَالَ اَتَتْنِیْ امْرَاَۃٌ فَسَاَلَتْنِیْ فَقُلْتُ لَھَا ھٰذَا

ابن عمر فاتبعته تسأله واتبعتهما اسمع ما يقول قالت افتني في الحرير قال فهى عنه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمہ علی بارقی سے روایت ہے کہ عورت میرے پاس آئی مجھسے مسئلہ پوچھنے لگی مین نے کہا یہ عبداللہ بن
عمر ہین (اون سے پوچھ) وہ اون کے پیچھے گئی پوچھنے کو مین اوس کے پیچھے سننے کو گیا کہتی ہین وہ عورت بولی مجھکو تو
دو ریشمی کپڑے مین اونہون نے کہا منع کیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ذكر النهي عن الثياب**
القسية ریشمی کپڑون کے پہننے کی ممانعت **عن** البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسبع ونهانا عن سبع نهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسية والاستبرق
والديباج والحرير ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتونکا اور منع کیا
سات چیزون سے منع کیا سونے کی انگوٹھیون سے اور چاندی کے برتنون سے اور چار جاموں سے (جو ریشمی ہون) اور قسی اور
استبرق اور دیبا اور حریر سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہین) **الرخصة في لبس الحرير** حریر پہننے کی اجازت **عن**
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في قميص
من حكة كانت بهما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عبدالرحمن بن عوف اور
زبیر بن عوام کو ریشمی کرتے پہننے کی خارش کے وجہ سے جو اون کو ہوگئی تھی (یعنی کھجلی اسلیے کہ حریر سے تکلیف نہین ہوتی اور بعضون
نے کہا کہ کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے) **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن والزبير
في قميص حرير كانت بهما يعني لحكة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابي عثمان النهدي قال كنا مع عتبة بن فرقد
فجاء كتاب عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير الا من ليس له منه شيء في الآخرة
الا هكذا وقال ابو عثمان باصبعيه اللتين تليان الابهام فرأيتهما ازرار الطيالسة حتى رأيت
الطيالسة ترجمہ ابوعثمان نہدی سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے اتنے مین حضرت عمر کا فرمان آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حریر نہین پہنتا مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین مگر اتنا اشارہ کیا ابوعثمان نے اپنی
دونون انگلیون سے جو انگھوٹے کے پاس ہین یعنے بیچ کی انگلی ملا کر مین سمجھتا ہون جیسے طیلسان کی گھنڈیان پھر دیکھا
مین نے طیلسان کو وہ ایک کپڑا ہے شہر جسکو کندھے پر ڈالتے ہین **عن** عمر انه لم يرخص في الديباج الا موضع اربع
اصابع ترجمہ حضرت عمر نے دیبا پہننے کی اجازت نہین دی مگر چار انگل (یعنی سنجاف کرلی اگر چار انگل ریشمی کپڑا لگا دی
تو قباحت نہین) **لبس الجلد** کپڑون کے جوڑے پہننا **عن** البراء قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في
عليه حلة حمراء مرجلا لم ار قبله ولا بعده احدا هو احسن منه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سرخ جوڑا پہنے ہوئے بالون مین کنگھی کیے ہوئے آپ سے خوب صورت زیادہ مین نے
کسیکو نہین دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد **لبس الجبة** یمن کی چادر پہننا **عن** انس قال كان احب الثياب

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی اونکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے پہنے ہوئے کسم کے رنگ کے آپنے فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کی مشابہت لباس مین منع ہی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فِي النَّارِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کسم مین رنگے ہوئے دو کپڑے پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوے اور فرمایا جاؤ انکو پھینک دی اونہون نے کہا کہان پھینکون یارسول اللہ آپنے فرمایا انگار مین عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی اور ریشمی کپڑے اور کسم مین رنگے ہوئے کپڑے سے اور قرآن پڑھنے سے رکوع مین لُبْسُ الْخَضِرِ مِنَ الثِّيَابِ سبز کپڑے پہننا عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے لُبْسُ الْبُرُودِ چادرین پہننا عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا ترجمہ خباب بن ارت سے روایت ہی انہون نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یعنی کافرون کسطرح طرح تکلیفین دیتے تہے) آپ چادر تکیہ کیے بیٹھے تھے کعبہ کے سایے مین ہم نے کہا آپ ہمارے لیے مدد نہین مانگتے خدا سے ہمارے لیے دعا نہین کرتے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدَيَّ أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهُ لَإِزَارُهُ ترجمہ سہل بن سعد نے کہا ایک عورت چادر لیکر آئے کیسی چادر جانتے ہو یہی شملہ اوس کے حاشیے بنے ہوئے تہے وہ بولی یارسول اللہ مینے اسکو اپنے ہاتھ سے بنا ہی مین آپ کو پہناؤن گی آپنے اوسکو لیا آپ کو اوسکی احتیاج کی تھی جب آپ نکلے تو وہی کا تہبند باندہے تہے۔ لُبْسُ الْأَمْرِ بِلُبْسِ الْبَيْضِ مِنَ الثِّيَابِ سفید کپڑے پہننے کا حکم عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہین اور کفن دیا کرو اپنے مردون کو سفید کپڑون کا عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو زندے بھی پہنین اور مردے کو اونکا کفن دو اس لیے کہ یہ عمدہ کپڑے ہین لُبْسُ الْقَبَاءِ الْقَسِّيَّةِ قبا پہننا عَنْ مَسْرُورِ بْنِ سُخَيْرَةَ قَالَ

قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا فقال مخرمۃ یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منہا فقال خبأت ہذا لک فنظر الیہ فلبسہ مخرمۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین بانٹین اور مخرمہ کو نہین دی اونہون نے مجھ سے کہا بیٹا میرے ساتھ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اون کے ساتھ گیا اونہون نے مجھ سے کہا تو اندر جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا مین گیا اور آپ کو بلایا آپ نکلے اونھی قباؤن مین سے ایک قبا پہنی ہوئی آپنے فرمایا یہ مین نے تیرے لیے چھپا رکھی تہی مخرمہ نے اوسکو دیکہا پھر اوسکو پھر لیا ف اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرمہ کو دیکہتی ہی سمجھ گئی کہ یہ ضرور شکایت کریگا آپ نے پہلے ہی سے وہ شکایت دور کردی اور جو قبا آپ خود پہنی تہی وہ اتار کر اذکو دیدی۔ خلق محمدی اسی کا نام ہے۔ لبس السراویل پاجامہ پہننا عن ابن عباس انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بعرفات فقال من لم یجد ازارا فلیلبس السراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات مین آپ فرماتے تھے جو تہ بند نہ پاوے وہ پاجامہ پہنے اور جو چپل نپاوے وہ موزے پہن لے التغلیظ فی جر الازار تہ بند بہت لٹکانے کی ممانعت عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل یجر ازارہ من الخیلاء خسف بہ فہو یتجلجل فی الارض الی یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص پہنے ازار لٹکاتا تہا تکبر سے تو وہ زمین مین دہنستا جاتا ہے قیامت تک ف مراد کوئی شخص ہے اگلے امتون مین سے یہ صرف تکبر اور غرور کے ازار لٹکانا کوئی اتنا بڑا کام نہین ہے مگر غرور کے رہ سے لٹکانا بڑا گناہ ہے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ او قال ازاری یجر من ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لٹکا دے اپنے کپڑے کو غرور سے اللہ قیامت کے روز اوسکطرف نہ دیکھے گا عن ابن عمر عن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ من مخیلۃ فان اللہ عز وجل لم ینظر الیہ یوم القیامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا موضع الازار ازار کہانتک چاہیے عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع الازار الی انصاف الساقین والعضلۃ فان ابیت فاسفل فان ابیت فمن وراء الساق ولا حق للکعبین من الازار ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار آدہی پنڈلیون تک چاہیے جہان پر بہت گوشت ہے وہان تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور نیچا بھی اگر اس سے زیادہ چاہے تو پنڈلیون کے اخیر تک لیکن ٹخنون کا کوئی حق نہین ازار مین (یعنی ٹخنے ڈہپنے نہ پاوین) ما تحت الکعبین من الازار ٹخنون سے نیچے ازار رکہنا کیسا ہے عن ابی ہریرۃ یقول قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچی ازار جہنم میں جاوے گی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اِسْبَالُ** الْاِزَارِ ازار لٹکانا کیسا ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَنْظُرُ اِلٰی مُسْبِلِ الْاِزَارِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھیگا ازار لٹکانیوالے کیطرف **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطَاهُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ اونکو پاک کریگا گناہوں سے اور اون کو دکھ کا عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ جو دیکر احسان جتاوے۔ دوسری وہ جو ازار لٹکاوے۔ تیسرے وہ جو جھوٹی قسم کہا کر اپنا مال چلاوے (یعنی بیچے) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَیْئًا خُیَلَاءَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار اور کرتہ اور عمامہ جو شخص ان تینوں میں سے کیسکو لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا **ف** ازار لٹکانا یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچا کرے کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ ازار سے بڑھ جاوے یا آستینیں بہت بڑی بڑی رکھے یا دامن ضرورت سے زیادہ چوڑا کرے عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملہ کو بہت لمبا چھوڑے آدھی پیٹھ سے زیادہ سرین تک جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کپڑا بیکار صرف ہوتا ہے اگر دوسرے بھائی مسلمان کو دیوے تو اسکا فائدہ ہے دوسری یہ کہ جب ازار یا کرتہ ٹخنوں سے نیچا ہو تو اکثر مٹی میں خراب ہوتا ہے اور کبھی آدمی چلتے میں الجھ کر گر پڑتا ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِکَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهُ خُیَلَاءَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا قیامت کے روز ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے بے اختیاری سے البتہ اگر میں اسکا خیال رکھوں تو نہیں لٹکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر اور غرور سے یہ کام کرتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کی مزاج میں تکبر نہ ہو اور اسکا یا بیحا ٹخنوں سے نیچی ہو جاوے تو گنہگار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ احتیاط رکھے اور ٹخنوں سے نیچا نہ کرے **ذُیُوْلُ النِّسَاءِ** عورتیں آنچل کتنا لٹکاویں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ یَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُیُوْلِهِنَّ قَالَ تُرْخِیْنَهُ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَنْکَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ

تُرْخِيَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْ عَلَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا اپنا تکبر سے لٹکاوے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نہ دیکھیگا ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ پھر عورتیں کیا کریں اپنی دامنوں کو آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاوین ام سلمہؓ نے کہا اون کے پانوں کھلجا دینگے آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ لٹکاوین اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُوْلَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهُنَّ قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا عورتوں کے دامنوں کو آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاوین اوہنوں نے کہا کھلجا دے گا۔ آپنے فرمایا ایک ہاتھ لٹکاوین اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذُكِرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَا نِسَاءُ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَ اِذًا تَبْدُوْ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ ترجمہ اُم المومنین اُم سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازار کا ذکر کیا تو اُم سلمہؓ نے کہا پھر عورتیں کیا کریں آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکاوین اوہنوں نے کہا تنہیں تو اون کے پانوں کھلجاوینگے آپنے فرمایا تو ایک ہاتھ بھی اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يُحَسِّنُ لِلْمَرْاَةِ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهَا ترجمہ اُم المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکاوے آپنے فرمایا ایک بالشت اوہنوں نے کہا اتنا تو کھلجاویگا آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے **النَّهْيُ** عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ساری بدن پر کپڑا لپیٹ لینا اسطرح کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں / منع ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا ساری بدن پر لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے (جیسے کتا بیٹھتا ہے) دونوں پانوں سامنے کھڑے کرکے سرین کو زمین پر رکھکر (جب شرمگاہ پر کچھ نہ ہو کیونکہ اس میں ستر کھلجاتا ہے) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔ **النَّهْيُ** عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ساری بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے (کیونکہ آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہے جسکے ہاتھ پانوں بندے ہوں اور احتمال ہے کہ چلنے میں گر پڑے) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے **لُبْسُ الْعَمَائِمِ** الحرقانیۃ کا لاعمامہ باندھنا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے

مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے **ف** حرقانیہ حرق سے ہے یعنے جیسے کسی چیز کو انگار جلا دیوے تو وہ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عمامے کا رنگ نہا (زہر الربی) **لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ** کالے رنگ کے عمامے باندھنا

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ترجمہ جابر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا مکے مین داخل ہوئے بغیر احرام کے کالا عمامہ باندھے ہوئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ یہی جو اوپر گزرا **اِرْخَاءُ** طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ دونون مونڈھون کے بیچ مین شملہ لٹکانا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ ترجمہ عمرو بن اُمیہ سے روایت ہے گویا مین اسوقت دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اوسکا شملہ دونو مونڈھون کے بیچ مین لٹک رہا تھا **اَلتَّصَاوِيْرُ** تصویرون کا بیان **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان کتا ہو یا تصویر **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ تَمَاثِيْلُ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جہان پر کتا ہو یا مورت **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نُمْطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ کے دیکھنے کو گئے بیماری مین اون کے سہل بن حنیف کو پایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ اون کے نیچے سے بچھونا نکالے سہل نے کہا کیون ابو طلحہ نے کہا اوسمین مورتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو سہل نے کہا اینے بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کپڑے مین نقش ہون مورتون کے تو قباحت نہین ابو طلحہ نے کہا ہان لیکن مجھکو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کسی قسم کی مورت نہ رکھون **ف** امام محمد نے موطا مین لکھا کہ اگر تصویر کسی بچھونے مین ہو جو بچھایا جاوے یا تکیے پر ہو تو قباحت نہین لیکن پردے پر منع ہے اسی طرح جو چیز لٹکائی جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عکسی اور دستی تصویرین جو صرف نقش ہوتے ہین مکان مین لٹکانا یا لگانا منع ہے۔ اس زمانے مین دنیا داروں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویرون سے سجاتے ہین اگرچہ نقشی تصویر مین کچھ اختلاف بھی ہے لیکن بچھ ایسی کام کو کرنا کیا ضرور ہے جسکی حرام ہونے کا خوف ہو اور جسمانی تصویر یعنی مجسم مورت تو رکھنا بالکل حرام ہے اوس مین کسی کا اختلاف نہین۔ جب تک تصویر کو رکھنا لوگون نے چھوڑ دیا تو اب یہ نوبت پہونچی ہے

کہ ہمارے گھر نہ آنے کے مسلمان امیر اور نواب مجسم مورتین بھی رکھینگی۔ اس مصلحت سے بالکل تصویر کو موقوف کرنا چاہیے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تصویر حیوان کی حرام ہے اور جو مکان یا باغ یا جھاڑ یا پھاڑ کی ہو تو کچھ قباحت نہیں **عَنْ** اَبِی طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَیْدٌ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهٖ سِتْرٌ فِیْهِ صُوْرَةٌ قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ اَلْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوْرَةِ یَوْمَ الْاَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ یَقُوْلُ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو۔ بسر جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے کہا زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اون کے دیکھنے کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبید اللہ سے کہا زید نے تصویر کے باب میں ہم سے کیا کہا تھا پہلے روز عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا اونہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کپڑے میں تصویر بنی ہو تو قباحت نہیں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَاٰی سِتْرًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے میں نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ تشریف لائے تو ایک پردہ دیکھا جس پر مورتیں تھیں آپ باہر چلے گئے اور فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِیْهِ الْخَیْلُ اُولَاتُ الْاَجْنِحَةِ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اَنْزِعِیْهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر آئے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں پر دار گھوڑوں کی صورتیں بنی تھیں آپ نے اوسکو دیکھا فرمایا نکال ڈال اوسکو **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِیْهِ تِمْثَالُ طَیْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَیْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ حَوِّلِیْهِ فَاِنِّیْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاٰیْتُهُ ذَكَرَتُ الدُّنْیَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا قَطِیْفَةٌ نَتَّهِمُ عَلَیْهَا عَلَمَ كُدَادٍ نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر چڑیوں کی مورتیں تھیں جب کوئی اندر آتا تو پردہ سامنے ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اسکو پلٹ دے کیونکہ میں جب اندر آتا ہوں اور اسکو دیکھتا ہوں دنیا یاد آتی ہے اور ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش تھے ہم اوسکو بچھایا کرتے اوسکو ہم نے کاٹا نہیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِیْ بَیْتِیْ ثَوْبٌ فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَجَعَلْتُهُ اِلٰى سَهْوَةٍ فِی الْبَیْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَةُ اَخِّرِیْهِ عَنِّیْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر مورتیں تھیں میں نے اوسکو دریچہ پر لٹکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف نماز پڑھا کرتے پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اوسکو میں نے اوتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا نَصَبَتْ نِمْطًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَّعْتُهُ وَسَادَتَیْنِ فَدَخَلَ فِی الْبَیْتِ حَتّٰی

يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتُقُ عَلَيْهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اونہون نے ایک پردہ لٹکایا جسمین مورتین تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور اوسکو اتار ڈالا پھر حضرت عائشہ نے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے ایک شخص بولا مجلس مین جسکا نام ربیعہ بن عطا تھا کہ مین ابو محمد یعنی قاسم سے سنا اونہون نے حضرت عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے اوسپر ذکر أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا سب سے زیادہ سخت عذاب کن لوگون کو ہوگا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے مین نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشندان پر جسپر مورتین تھین آپنے اوسکو اتار ڈالا اور فرمایا سب سے زیادہ خدا قیامت کے روز اون لوگون کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کیصورت بناتی ہین (یعنی جاندار کی) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ ترجمہ وہی اتنا زیادہ ہے کہ جب آپنے اوس پردے کو دیکھا تو آپ کا رنگ بدل گیا پھر پکا پھر پھاڑ ڈالا اوسکو اپنی ہاتھ سے ذکر مَا يُكَلَّفُ أَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تصویر بنانے والون کو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ إِنِّي أُصَوِّرُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ مَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَا سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عباس پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور کہنے لگا مین تصویرین بناتا ہون تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا نزدیک آ نزدیک مین نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا مین کوئی صورت بنا دیگا قیامت کے روز اوسکو حکم ہوگا اوس مین جان ڈالنے کا اور وہ جان ڈال نہ سکیگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صورت بنا دیگا اوس کو عذاب ہوگا یہانتک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈال نہ سکیگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویر بنانے والی عذاب دیئے جاوینگے قیامت کے روز اون سے

رہا جاویگا جلا دجو تم نے بنایا ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ اللهَ فِيْ خَلْقِهٖ ترجمہ اُم المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہے اونہون نے کہا سخت عذاب قیامت کے روز اون لوگون کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورتین بناتے ہین ذِكْرُ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا سخت عذاب کس پر ہوگا عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت عذاب سب لوگون سے زیادہ قیامت کے روز تصویر بنانیوالون کو ہوگا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ فِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تُقْطَعَ رُؤُوْسُهَا اَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَاُ فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپنے فرمایا آؤ اونہون نے کہا کیونکر آؤن یہان تو پردہ لٹک رہا ہے جسپر مورتین ہین یا تو اونکا سر کاٹ ڈالو یا بچھا ڈالو تاکہ روندا جاوے کیونکہ ہم فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جہان مورتین ہون۔

اللِّحَفُ اوڑھنی کی چادرین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مُلَاحِفِنَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہین پڑہتے ہین ہمارے اوڑھنے کی چادرون مین صِفَةُ نَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تہی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ قِبَالَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی مین دو تسمی تہے ف یعنی ہر ایک جوتی مین ایک تسمی مین انگھوٹا اور اوس کے پاس والی انگلی کرتی اور دوسرے تسمی مین باقی اونگلیان عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ ترجمہ عمرو بن اوس سے ایسی ہی روایت ہے ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی مین نہ چلے جبتک اوسکو درست کرلے ف یعنی ایک پانون مین جوتی ایک پانون ننگا چلنا منع ہے کیونکہ اس سے پانون نیچا اونچا پڑتا ہے اور وہ مرض پیدا کرتا ہے اور بدنما بھی ہے عَنْ اَبِيْ زِيْنٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابوزین سے روایت ہے

مین نے ابوہریرہ رضہ کو دیکھا وہ اپنی داہنے پر داہنا پہیرتے تہے اور کہتے تہے اے عراق کے رہنے والو تم سمجھتے ہو کہ مین جہوٹ بولتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین گواہی دیتا ہون مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہے جب تم مین سے کسی کے جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوی تو دوسری جوتی پہنکر نہ چلے جبتک اوس کو درست نہ کرلے **ماجاء** فی القطاع کہانون پر بیٹہنا یا لیٹنا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اضطجع علی نطع عرق فقامت ام سلیم الی عرقہ فنشفتہ فجعلتہ فی قارورۃ فراہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ہذا الذی تصنعین یا ام سلیم قالت اجعل عرقک فی طیبی فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہال پر لیٹے آپ کو پسینا آیا تو ام سلیم اوہین اور آپ کے پسینے کو پونچکر ایک شیشی مین بہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہکر فرمایا یہ کیا کرتی ہے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ آپکا پسینا مین اپنی خوشبو مین شریک کرونگی اس لیے کہ آپکا پسینا خوشبودار ہوتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے گے **اتخاذ** الخادم والمرکب نوکر رکہنا خدمت کی لیے اور سواری کہنا **عن** سمرۃ بن سہم رجل من قومہ قال نزلت علی ابی ہاشم بن عتبۃ وہو طعین فاتاہ معاویۃ یعودہ فبکی ابو ہاشم فقال معاویۃ ما یبکیک اوجع یشغلک ام علی الدنیا فقد ذہب صفوہا قال کلا ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی عہدا وددت انی کنت تبعتہ قال انہ لعلک تدرک اموالا تقسم بین اقوام وما یکفیک من ذلک خادم ومرکب فی سبیل اللہ فادرکت فجمعت

ترجمہ سمرہ بن سہم روایت ہے مین ابو ہاشم بن عتبہ پاس گیا وہ وبا مین مبتلا تہے اتنے مین معاویہ آئے اون کو دیکہکر ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا کیون روتے ہو کیا کچہ درد ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو وہ تو اچہی گزری انہون نے کہا یہ کوئی بات نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے ایک نصیحت کی تہی مین چاہتا تہا کہ اوسکی پیروی کرتا آپنے فرمایا تو ایسا مال دیکہی گا جو لوگون کو ہانڈ جاوین گے (یعنی غنیمت کا مال) مگر تجہے کفایت ہے ایک نوکر خدمت کی لیے اور ایک سواری خدا کی راہ مین جانے کے لیے مگر مین نے جب مال پایا تو جمع کیا **ف** یعنی کفایت سے زیادہ مال کہنا کیسا اس پر سے روتا ہون دوسری حدیث مین ہے کہ دنیا اس قدر کافی ہے کہ ایک مکان رہنے کو لیے اور ایک نوکر ہو خدمت کی لیے اور ایک سواری ہو اس سے زیادہ کی طمع کرنا بیفائدہ ہے

حلیۃ السیف تلوار کا زیور **عن** ابی امامۃ بن سہل قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ

ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تہی **عن** انس قال کان نعل سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ وقبیعۃ سیفہ فضۃ وما بین ذلک حلق فضۃ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوہٹی چاندی کی تہی اور اوسکی کٹوری بہی چاندی کی تہی اور اوسکے بیچ مین چاندی کے حلقے تہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزعفرۃ ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی **النہی عن الجلوس** علی المیاثر من الارجوان سرخ رنگ کی زین پوشوں کی ممانعت **عن** علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم سددنی واھدنی ونھانی عن الجلوس علی المیاثر و المیاثر قسی کانت تصنعہ النساء لبعولتھن علی الرحال کالقطائف من الارجوان ترجمہ حضرت علی رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا اللہ مجھکو مضبوط کر اور راہ دکھلا اور منع کیا مجھکو میاثر پر بیٹھنے سے اور میاثر ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی جسکو عورتین بناتی تھین اپنے خاوندون کے لیے پالان پر قالین کی طرح جیسی غوانی چادرین (جو ریشمی ہوتی ہین) **الجلوس** علی الکراسی کرسیون پر بیٹھنا **عن** حمید بن ھلال قال قال ابو رفاعۃ انتھیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب فقلت یا رسول اللہ رجل غریب جاء یسأل عن دینہ لا یدری ما دینہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک خطبتہ حتی انتھی الی فاتی بکرسی خلت قوائمہ حدیدا فقعد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یعلمنی مما علمہ اللہ ثم اتی خطبتہ فاتمھا ترجمہ حمید بن ہلال سے روایت ہی ابو رفاعہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے مین نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص مسافر آیا ہی وہ دین کو پوچھتا ہے اوس کو نہین معلوم دین کیا ہی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور خطبہ چھوڑ دیا یہان تک کہ میرے پاس آئے اوسوقت ایک کرسی لائی گئی مین سمجھتا ہون اوس کے پائے لوہے کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھے اور مجھے سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر آپ چلے اور خطبہ پورا کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا درست ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضروری کام کے لیے خطبہ موقوف کر دینا برا نہین **اتخاذ** القباب الحمر من ادم سرخ خیمون کا استعمال **عن** ابی جحیفۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء وھو فی قبۃ لہ حمراء وعندہ اناس یسیر فخرج بلال فاذن فجعل یتتبع فاہ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بطحا مین آپ ایک سرخ خیمے مین تھے اور تھوڑے آدمی آپ کے پاس تھے اتنے مین بلال آئے اور انہون نے اذان دی آپ اون کے منھ کی پیروی کرنے لگے (یعنے جو وہ کہتے تھے آپ بھی ویسا کہتے جاتے تھے) تم کتاب الزینۃ من کتاب المجتبی **کتاب ادب القضاۃ** کتاب قاضیون کے تعلیم کی **فضل الحاکم** العادل فی حکمہ جو حاکم منصف ہو اوسکی تعریف **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المقسطین عند اللہ تعالی علی منابر من نور عن یمین الرحمن الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا قال محمد فی حدیثہ وکلتا یدیہ یمین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ جل جلالہ کے پاس نور کے منبرون پر ہونگے داہنی طرف خدا کے یعنے وہ لوگ جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور جن چیزون

ہین اون کو اختیار ہی - محمد نے اپنی روایت مین کہا کہ خدا کے دونو ہاتھہ داہنی ہین ف یعنے کوئی خدا کو مخلوق کے طرح نہ سمجھے جیسے مخلوق کا بایان ہاتھ کم طاقت کمزور ہوتا ہی داہنے ہاتھ کی نسبت ایسی ہی خدا کا بھی ہوگا اس لیے کہ یہ عیب ہی اور خدا سب عیبون سے پاک ہی - اپنی حکم مین عدل کرتے ہین یعنے جب کوئی فیصلہ کرتے ہین تو انصاف سے بغیر رعایت اور پاسداری کے اور انصاف کرتے ہین گھر والون مین یعنے بی بیون بچون مین غلامون نوکرون مین

الامام العادل انصاف کرنیوالا بادشاہ **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلھم اللہ عز وجل یوم القیامۃ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل و شاب نشاء فی عبادۃ اللہ عز وجل و رجل ذکر اللہ فی خلاء ففاضت عیناہ و رجل کان قلبہ معلقا فی المسجد و رجلان تحابا فی اللہ عز وجل و رجل دعتہ امرأۃ ذات منصب و جمال الی نفسہا فقال انی اخاف اللہ عز وجل و رجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما صنعت یمینہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیون کو خدا اوس روز سایہ مین رکھیگا جسدن کسی کا سایہ نہوگا سوا اوس کے ایک تو عادل بادشاہ کو دوسرے اوس جوان کو جو اللہ کی عبادت مین بڑہتا جاوی تیسرے اوس شخص کو جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا تو اوسکی آنکھین بھر آئین (خدا کے ڈر سے اپنی گناہونکو یاد کرکے) چوتھے اوسکو جسکا دل مسجد مین لگا ہوا ہے (کہ کب نماز کا وقت آوے اور مین جاؤن) پانچوین اون دو شخصون کو جو ایک دوسرے کے دوست ہین خدا کے لیے (نہ دنیا کی غرض کیواسطے) چھٹے اوسکو جسکو اوپر بڑی والی خوبصورت عورت بلاوے (اپنے ساتھ برا کام کرنیکو) اور وہ خدا سے ڈرکر باز رہے (نہ بدنامی کی خوف سے نہ عزت یا جان کے ڈر سے) ساتوین اوس شخص کو جسنے خدا کی راہ مین دیا اور ایسا چھپایا کہ بائین ہاتھ کو معلوم نہ ہوا کہ داہنے ہاتھ نے کیا کیا (یعنے کسی کو خبر نہ کی سوا خدا کے) ف ان مین سے کوئی ایک بات بھی نہین کرسکتا جبتک اوسکے دل مین سچا اعتقاد اور پورا یقین خدا کا نہ ہو - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اوس سے عدل اور انصاف بھی نہین ہوسکتا وہ جب موقع پائیگا چوری و خیانت کریگا رشوت لیگا ظلم کریگا کیا خوب کہا ہی خدا ترسی سب نیکیون کی جڑ ہے - بیدین سے کبھی توقع خیر کی نرکھنا چاہیے

الاصابۃ فی الحکم

اگر ٹھیک فیصلہ کرے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران و اذا اجتھد فاخطأ فلہ اجر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی حکم کرے سوچ سمجھ کر پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اوسکو دوہرا ثواب ہی اور جو سوچی (اور اپنی دانست مین انصاف کرے) لیکن وہ ٹھیک نہ ہو تب بھی اوسکو اکہرا ثواب ہی ف اس وجہ سے کہ اوسنے اپنا کام ادا کیا ہر ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ سچائی ہی جسکو ٹھیک سمجھے اوسکو اختیار کرے پھر اگر اوس کے سمجھہ مین غلطی ہوئی تو مواخذہ نہین ہے - مواخذہ اوس سے ہی جو ایک بات کو اپنی ایمانی قوت سے غلط سمجھی پھر دنیا داری کی خیال سے یا مال یا جاہ کی طمع سے

اوسکو حق بتلاوے یا اوسکو کہنی مین غلطی ہاتل کرے خدا کی لعنت ایسی شخص پر جو چند روزہ زندگی کے لیے اپنی سچی خوشی مین خلل ڈالے اور زبان کے گھڑی بھر کے مزہ کے واسطے ہمیشہ کی اپنی زندگی کو تلخ کرے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مین حق کو ناحق یا ناحق کو حق کہکر دنیا کما لونگا دولت حاصل کرلونگا تو ہمیشہ کے لیے خوشی ہی کی وہ بڑا بیوقوف کوتہ اندیش ہے خوشی ہی ہے جو ہمیشہ قائم رہی اور وہ نہین ہوتی جبتک انسان اپنی ایمانی قوت سے جسکو حق سمجھتا ہے اوسکو حق کہے جسکو غلط سمجھتا ہے اوسکو غلط کہے اب جو یہ خوشی دل کو پیدا ہوتی ہے کہ مین نے اچھا کام کیا خدا میرا مجھ سے خوش ہے یہی اصل خوشی ہے جو کبھی نہین ٹوٹتی نہ کم ہوتی ہے **باب** ترک استعمال من یحرص علی القضاء جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی نہ بنایا جاوے **عن** ابی موسی قال اتانی نفر من الاشعریین فقالوا ذهب معنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فان لنا حاجة فذهبت معهم فقالوا یا رسول الله استعزنا فی عملک قال ابو موسی فاعتذرته وما قالوا واخبرت انی لا ادری ما حاجتهم فصدقنی وعذرنی فقال انا لا نستعین فی عملنا بمن سالنا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے میرے پاس اشعری لوگ آئے اور بولے ہم کو لیچلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہمین کام ہے مین اونکے ساتھ گیا انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کو کوئی کام دیجیے (یعنی کوئی عہدہ کوئی خدمت) یہ سنکر مین نے عذر کیا اونکے بات ہے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نہین جانتا تہا کہ یہ اس مطلب سے آتے ہین ورنہ مین اپنی ساتھ نہ لاتا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور میرا عذر قبول کیا پھر اون لوگون کو جواب دیا کہ ہم سے جو کوئی کام مانگتا ہے ہم اوسکو کام پر نہین کرتے اس خیال سے کہ وہ خیانت کریگا جب تو قاضی بننا چاہتا ہے ورنہ قاضی بننا ایسے مواخذے کا کام ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اوس سے ڈرنا چاہیے خواہش کرنا کیسا **عن** اسید بن حضیر ان رجلا من الانصار جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الا تستعملنی کما استعملت فلانا قال انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھکو کوئی نہین دیتے فلانے شخص کو آپنے کام دیا ہے آپنے فرمایا (مین تو انصاف سے لیاقت دیکھکر ہر ایک شخص کو کام دیتا ہون) لیکن میرے بعد تم دیکھو گے کہ تمہارے اوپر اتارہ ہوگا (یعنی نالائق لوگونکو کام ملینگے اور جو مستحق ہونگے وہ محروم رہینگے) ایسی وقت مین صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے ملو گے قیامت کے روز حوض کوثر پر **الثانی** عن مسالة الامارة حکومت کی خواہش نہ کرنا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسال الامارة فانک ان اعطیتها عن مسالة وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسالة اعنت علیها ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت درخواست کر حکومت کی اس لیے کہ اگر تجھے حکومت مانگنے سے تو تو چھوڑ دیا جاویگا (یعنی پھر تجھے خدا کی طرف سے تجھ کو مدد نہ دی جاویگی) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انکم ستحرصون علی الامارة وانها ستکون ندامة وحسرة یوم القیامة فنعمت المرضعة وبئست الفاطمة ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے

(۱) عبدالرحمن بن سمرہ کو حکومت ملنے کی خبر دی گئی تھی اور آپنے حکومت مانگنے سے منع فرمایا

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتی ہو حکومت کی حالانکہ قیامت کے روز وہ حسرت اور شرمندگی ہی تو
اچھی ہی دودہ سی لگانیوالی پھر بری ہی دودہ سے چھوڑانیوالی **ف** یعنی جب پہلے حکومت ملتی ہی تو بہت خوشی ہوتی ہی ایسا مزہ
ہوتا ہی جیسے بچی کو دودہ پلانے مین لیکن آخر جب حکومت جاتی رہتی ہے اور انسان کو اوس کے بداعمالون کی سزا ملتی ہے
تو اوسوقت تکلیف ہوتی ہی جیسے بچی کو دودہ چھوڑانے مین **استعمال الشرکی** اشعری لوگون کو حکومت دینا **عن**
عبد اللہ بن الزبیر انہ قدم رکب من بنی تمیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر امر القعقاع بن معبد
وقال عمر بل امر الاقرع بن حابس فتماریا حتی ارتفعت اصواتھما فنزلت فی ذلک یا ایھا الذین امنوا لا
تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ حتی انفضت الآیۃ وکانوا لو صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرا لھم

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سی روایت ہی کہ چند سوار بنی تمیم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ قعقاع
بن معبد کو حاکم بنا دیجئے اور عمر رض نے کہا نہین اقرع بن حابس کو حاکم بنا دیجئے پھر دونون جھگڑنے لگے یہانتک کہ اونکی آوازین
بلند ہوگئین تب یہ آیت اوتری اے ایمان والو مت آگے بڑہو اللہ اور اوس کے رسول کے سامنے یعنی اوسکے فرمانے سے پہلے اپنی رائے
بیان نہ کرو یا اوسکے حکم کو کاٹو نہین) یہانتک کہ آیت ختم ہوگئی (اس مضمون پر کہ اگر وہ لوگ صبر کرین تیرے باہر نکلنے تک تو اونکے
کیلیے بہتر ہو **ف** بعض لوگون کی یہ عادت تہی کہ وہ آنحضرت کے سامنے چلا کر بات کرتی یا جب آپ گہر مین ہوتے تو گھڑی
گھڑی پکارتے صبر نہ کرتے کہ آپ خود باہر تشریف لاوین اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا جب یہ آیت اوتری تو ابو بکر نے کہا
قسم خدا کی مین آپ سے بات نہ کرونگا مگر آہستہ سی اور حضرت عمر نے بھی آہستہ سی بات کرنا شروع کیین **اذا حکموا**
رجلا فقضی بینھم جب کسی کو بیچ کرین اور وہ فیصلہ کری **عن** شریح بن ھانی عن ابیہ انہ لما وفد الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعھم وھم یکنون ھانئا ابا الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لہ ان اللہ ھو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء
اتونی فحکمت بینھم فرضی کلا الفریقین قال ما احسن ھذا فما لک من الولد قال لی شریح وعبد اللہ
ومسلم قال فمن اکبرھم قال شریح قال فانت ابو شریح فدعا لہ ولولدہ **ترجمہ** شریح بن ہانی سی روایت ہی
اوس نے سنا اپنے باپ ہانی سی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے سنا لوگون کو وہ پکارتے تہے اوسکو ابو الحکم
(حکم اللہ کے نامون مین سی ہی اوسکے معنی ایسا حکم کرنیوالا جو ٹل نہ سکے) آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہی اور حکم کرنا اوسی کا کام
ہی پھر تیرا نام ابو الحکم کیون ہی وہ بولا میری قوم کے لوگ جب کسی بات مین جھگڑتے ہون تو میرے پاس آتے ہین مین جو حکم
دیتا ہون اوس سے دونو طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہین آپنے فرمایا اس سے کیا بہتر ہے تیرے کتنے لڑکے ہین اوسنے کہا شریح اور عبد اللہ
اور مسلم آپنے فرمایا بڑا کون ہی وہ بولا شریح آپنے فرمایا تو تیرا نام ابو شریح ہی پھر دعا کی اوس کے لیے اور اوس کے لڑکے کے لیے **النہی**
عن استعمال النساء فی الحکم عورتون کو حاکم بنانے کی ممانعت **عن** ابی بکرۃ قال عصمنی اللہ بشیء سمعتہ من

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا ھَلَکَ کِسْرٰی قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَہٗ قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَھُمْ
امرأۃ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے اللہ نے مجھکو بچایا ایک بات سے جو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جب کسریٰ
(ایران کا بادشاہ) مرگیا تو آپ نے فرمایا اب کسکو بٹھایا لوگون نے کہا اوس کی بیٹی کو آپنے فرمایا وہ قوم کبھی نہ بچیگی جو اپنی حکومت عورت کے اختیار مین دیوے ف اسلیے کہ شخص حکومت مین اکثر مرد جاہل اور ناتربیت یافتہ نکلتے ہین جنکی وجہ سے سلطنت تباہ ہوجاتی ہے پھر اگر عورت مقرر ہوگی جو مرد سے بھی کم عقل ہی تو سلطنت کیا خاک چلیگی **اَلْحُکْمُ بِالتَّشْبِیْہِ وَالتَّمْثِیْلِ** مثال دیکر ایک حکم نکالنا **وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ**
فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ابن عباس اور راویونکا اختلاف ولید بن مسلم پر ابن عباس کی حدیث مین **عَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ
رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ النَّحْرِ فَاَتَتْہُ امْرَاَۃٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّرْکَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا
فَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْہِ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے دسوین تاریخ صبح کو یعنی نحر کے روز اتنے مین عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور کہنے لگی
یارسول اللہ اللہ کا فرض اوس کے بندون پر حج میرے باپ پر اوسوقت ہوا جب بوڑھا ہے سواری بھی نہین کرسکتا گر پڑے
کیا مین اوسکے طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان حج کرو اوسکے طرف سے اس لیے کہ اگر اوس کے اوپر قرض ہوتا تو ادا کرتی (یہ مثال دیکر
آپنے حج کا حکم کیا) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِیْفُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ
شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ فَھَلْ یُجْزِئُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فَھَلْ یَقْضِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْہُ فَقَالَ
نَعَمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوسوقت فضل آپکے ساتھ
سوار تھے یارسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندون پر ایسے وقت مین ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہے اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اس
کیطرف سے کافی ہوگا یا ادا ہوگا اگر مین حج کرون آپنے فرمایا ہان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْہُ امْرَاَۃٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْہِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَتَنْظُرُ اِلَیْہِ وَ
جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْہَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ
عَزَّوَجَلَّ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِکَ
فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سوار تھے
اتنے مین ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے کو فضل نے اوسکطرف دیکھنا شروع کیا اور عورت نے فضل کیطرف اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگی وہ عورت بولی یارسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج ایسی وقت

مین ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہوگیا ہی جو اونٹ پر ٹھہر نہین سکتا مین اوسکے طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے
جسکی دوسری سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ عن ابن عباس ان امراۃ من خثعم قالت یا رسول
اللہ ان فریضۃ اللہ عز وجل فی الحج علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستوی علی الراحلۃ فھل یقضی
عنہ ان احج عنہ قال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فاخذ الفضل یلتفت الیھا وکانت
امراۃ حسناء واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفضل فحول وجھہ من الشق الاخر ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی خثعم کی ایک عورت بولی یارسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندون پر میری باپ پر اوس وقت ہوا جب
بوڑھا پہونس ہی اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اوسکے طرف سے ادا ہوجاویگا اگر مین حج کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
سی فرمایا ہان اتنے مین فضل اوس عورت کیطرف دیکھنے لگی وہ خوبصورت تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا منہ دوسرے طرف
پھیرنے لگے عن عبد اللہ بن عباس ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی ادرکہ الحج وھو شیخ
کبیر لا یثبت علی راحلتہ فان شددتہ خشیت ان یموت افاحج عنہ قال ارایت لو کان علیہ دین
فقضیتہ اکان یجزیٔ قال نعم قال فحج عن ابیک ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا پہونس ہی اونٹ پر ٹھہر نہین سکتا اگر اوس کو باندہ دون تو ڈرتا
ہون کہین مر نہ جاوے کیا مین اوس کیطرف سے حج کرون آپنے فرمایا دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو کافی ہوتا وہ بولا
ہان آپنے فرمایا تو حج کر اپنی باپ کے طرف سے (وہ بھی اللہ کا قرض ہے) عن الفضل بن عباس انہ کان ردیف النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ ان امی عجوز کبیرۃ ان حملتھا لم تستمسک وان ربطتھا
خشیت ان اقتلھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت لو کان علی امک دین اکنت قاضیہ قال
نعم قال فحج عن امک ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی وہ خود مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے مین ایک مرد آیا
اور بولا یارسول اللہ میری ماں بڑھیا پہونس ہی اگر مین اوس کو اونٹ پر سوار کرون تو تھم نہ سکیگی اگر باندہ دون تو ڈرتا ہے کہ مرجاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ اگر تیری ماں پر قرضہ ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو پھر حج کر اپنی ماں کے
طرف سے عن الفضل بن العباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ ان ابی شیخ کبیر
لا یستطیع الحج وان حملتہ لم یستمسک افاحج عنہ قال حج عن ابیک ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ بوڑھا پہونس ہی حج نہین کرسکتا اگر مین اوسکو اونٹ
پر سوار کرون تو تھم نہین سکتا آپنے فرمایا حج کر اپنی باپ کے طرف سے عن ابن عباس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان ابی شیخ کبیر افاحج عنہ قال نعم ارایت لو کان علیہ دین فقضیتہ اکان یجزیٔ عنہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا پہونس ہے

کیا میں اوسکے طرف سے جرمانہ دون آپنے فرمایا ہاں تو دیکھ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو ادا کر دیتا تو کیا کافی نہ ہوتا

الحکم باتفاق اہل العلم علما جس امر پر اتفاق کرین اوس کے موافق حکم کرنا **عن** عبد الرحمن بن یزید قال اکثروا علی عبد اللہ ذات یوم فقال عبد اللہ انہ قد اتی علینا زمان ولسنا نقضی ولسنا ھنالک ثم ان اللہ عز وجل قدر علینا ان بلغنا ما ترون فمن عرض لہ منکم قضاء بعد الیوم فلیقض بما فی کتاب اللہ فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ فلیقض بما قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ ولا قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقض بما قضی بہ الصالحون فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ ولا قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قضی بہ الصالحون فلیجتہد رایہ ولا یقول احدکم انی اخاف وانی اخاف فان الحلال بین والحرام بین وبین ذلک امور مشتبہات فدع ما یریبک الی ما لا یریبک ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہی ایک روز لوگون نے عبد اللہ بن مسعود سے بہت باتین کین اونہون نے کہا ایک زمانہ ایسا تہا کہ ہم کوئی حکم نہین کرتے تہے نہ حکم کرنیکے لائق تہے پہر اللہ جل جلالہ نے ہماری قسمت مین لکہا تہا ہم اوس مرتبہ کو پہونچے جسکو تم دیکہتے ہو اب آج کے روز سے جس شخص کو تم مین سے فیصلہ کرنے کی ضرورت آپڑے تو چاہیے کہ حکم دیوے اللہ کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین نہ ملے تو حکم دیوے اوس کے پیغمبر کے فیصلون کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین بہی نہ ہو اور اوس کے پیغمبرون کے فیصلون مین بہی نہ ہو تو حکم دیوے نیکبخت لوگون کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفاے راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ اللہ کی کتاب مین ملے نہ اوس کے رسول کے حکمون مین نہ نیک لوگون کے فیصلون مین تو اپنی عقل سے کام لیوے اور یہ نہ کہے مین ڈرتا ہون اس لیے کہ حلال کہلا ہوا ہے اور حرام کہلا ہوا ہے (دونون اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی حدیث سے معلوم ہو سکتی ہین البتہ ان دونونکے بیچمین بعض امر ہین جنمین شبہہ ہی (نہ اوسکو حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام تو چہوڑ دیوے اوس کام کو جو شک مین ڈالے تجھکو اور کرے وہ کام جس مین شک نہو۔ امام دارمی نے کہا یہ حدیث جید ہی یعنی صحیح ہے **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب مسئلہ کتاب اور سنت مین اور اقوال صحابہ سے معلوم نہو سکے تو قیاس کرنا درست ہی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال انا علینا حین ولسنا نقضی ولسنا ھنالک وان اللہ عز وجل قدر ان بلغنا ما ترون فمن عرض لہ قضاء بعد الیوم فلیقض فیہ بما فی کتاب اللہ فان جاءہ امر لیس فی کتاب فلیقض بما قضی بہ نبیہ فان جاءہ امر لیس فی کتاب اللہ ولا قضی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقض بما قضی بہ الصالحون ولا یقول احدکم انی اخاف وانی اخاف فان الحلال بین والحرام بین وبین ذلک امور مشتبہات فدع ما یریبک الی ما لا یریبک ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** شریح انہ کتب الی عمر یسالہ فکتب الیہ ان اقض بما فی کتاب اللہ فان لم یکن فی کتاب اللہ فبسنۃ رسول اللہ فان لم یکن فی کتاب

اللہ ولا فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقض بما قضی بہ الصالحون فان لم یکن فی کتاب اللہ
ولا فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقض بہ الصالحون فان شئت فتقدم وان شئت
فتاخر ولا ارى التاخر الا خیرا لک والسلام علیکم ترجمہ شریح نے حضرت عمر رضہ کو لکھا اون سے پوچھتے ہے
اونہون نے جواب مین لکھا تو فیصلہ کر اسکی کتاب کے موافق اگر اسکی کتاب مین نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کیموافق اگر اوس مین بھی نہ ہو تو نیکون کے حکم کیموافق اگر اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی سنت اور نیکون کے حکمون
مین بھی نہ ہو تو تیرا جی چاہے تو آگے بڑہ (اور اپنی عقل کے موافق حکم کر) اور تیرا جی چاہے تو پیچھے ہٹ (مینے کچھ حکم نہ دی) اور
مین سمجھتا ہون کہ پیچھے ہٹنا تیرے لیے بہتر ہے۔ **تاویل** قول اللہ عزوجل۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ھم الکافرون اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون **عن** ابن عباس قال کانت ملوک
بعد عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم بدلوا التوراۃ والانجیل وکان فیھم مومنون یقرأون التوراۃ
فقیل لملوکھم ما نجد شیئا اشد من شتمکم یشتمونا ھؤلاء انھم یقرأون ومن لم یحکم بما انزل اللہ
فاولئک ھم الکافرون وھؤلاء الایات مع ما یعیبون نابہ فی قراءتھم فادعھم فلیقرؤا
کما قرأ ولیؤمنوا کما امنا فدعاھم فجمعھم وعرض علیھم القتل او یترکوا قراءۃ التوراۃ والانجیل
الا ما بدلوا منھا فقالوا ما یریدون الی ذلک دعونا فقالت طائفۃ منھم ائتونا اسطوانۃ ثم ارقعونا
الیھا ثم اعطونا شیئا نرفع بہ طعامنا وشرابنا فلا نرد علیکم وقالت طائفۃ منھم دعونا نسیح فی
الارض ونھیم ونشرب کما یشرب الوحش فان قدرتم علینا فی ارضکم فاقتلونا وقالت طائفۃ
منھم ائتونا دورا فی الفیافی ونحترث البقول فلا نرد علیکم ولا نمر بکم ولکن
احلفونا من القبائل الا ولا یحمینکم فیھم قال ففعلوا ذلک فانزل اللہ عزوجل رھبانیۃ ابتدعوھا ما
کتبناھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا والاخرون قالوا نتعبد کما تعبد
فلان ونسیح کما ساح فلان ونتخذ دورا کما اتخذ فلان وھم علی شرکھم لا علم لھم بایمان الذین
اتخذوہ فلما بعث اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبق منھم الا قلیل احط رجل من صومعتہ
وجاء سائح من سیاحتہ وصاحب الدیر من دیرہ فامنوا بہ وصدقوہ فقال اللہ تبارک وتعالی
یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ اجرین بایمانھم بعیسی وبما
التوراۃ وبالانجیل وبایمانھم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وتصدیقھم قال یجعل لکم نورا تمشون
بہ القرآن واتباعھم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لئلا یعلم اھل الکتاب یتشبھون بکم ان لا یقدرون
علی شیء من فضل اللہ الایۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہوے

جنہون توراۃ اور انجیل کو بدل ڈالا (یعنی اون دونون کے خلاف کرنے لگے) اور کچھ لوگ ایماندار بہی تہی جو توراۃ اور
انجیل کو پڑہا کرتے لوگون نے اون بادشاہون سے کہا اس سے زیادہ گالی جو یہہ لوگ ہم کو دیتے ہین کیا ہو گے
یہہ پڑہتے ہین اس آیت کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اوتارے
کیموافق وہ کافر ہے اس قسم کی آیتین اور اور جن سے ہمارے کامونکا عیب نکلتا ہے یہہ پڑہا کرتے ہین تو حکم دو ان کو
پڑہین جسطرح ہم پڑہتے ہین (یعنے ان آیتونکو نکال ڈالین یا بدل دین) اور ایمان لاوین جسطرح ہم ایمان لائے پادشاہ
نے اون لوگون کو اکٹہا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا توراۃ اور انجیل کا پڑہنا چہوڑ دو البتہ جسطرح ہم نے بلا ہے
اوسطرح جی چاہے تو پڑہو اون لوگون نے کہا اس سے مطلب کیا ہے ہمکو چہوڑ دو کچھ لوگون نے اون مین سے کہا ہماری
لیے ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوسپر چڑہا دو اور کچھ کہانے پینے کو دید دہم کبہی تمہارے پاس نہ آوینگے (تاکہ تم کو ہمارا پڑہنا
ناگوار ہو) بعضون نے کہا ہم کو چہوڑ دو ہم سیاحی کرین گے اور جنگل مین چلے جاوینگے اور جنگلی جانورون کیطرح کہایا کرین
پیئین گے اگر تم ہم کو بستی مین دیکہنا تو مار ڈالنا بعضون نے کہا ہم کو جنگل بیابان مین گہر بنا دو ہم کنوین کہود لینگے اور
ترکاریان بو دینگے نہ تمہارے پاس آوینگے نہ تمہیں ہو کر گزرینگے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تہا جسکا آدہا حصہ ان لوگون مین
نہ ہوا آخر اونہون نے ایسا ہی کیا اونہی لوگون کے شان مین اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری رہبانیۃ ابتدعوہا الخ یعنی
اس قسم کی درویشی اونہون نے خود نکالی ہم نے اونکو حکم نہین کیا تہا اسکا پہر اوسکو بہی جیسا چاہیے ویسا نہ کر سکے
بعضے لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بہی ویسی ہی عبادت کرینگے جیسے فلان شخص کرتا ہے اور ویسی طرح جنگل کے سیر کرینگے
جیسے فلانے نے کی اور ویسا ہی گہر بنا دینگے جیسے فلان نے بنایا لیکن وہ شرک مین گرفتار تہی اور جنکی پیروی کا دم بھرتے
تہے اون کے ایمان سے آگاہ نہ تہے جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا تو اون مین سے تہوڑے لوگ باقی
تہے کوئی اپنی عبادت خانے سے اوترا اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپکو سچا کہا تب اللہ تعالی
نے یہہ آیت اوتاری یا یہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یوتکم کفلین من رحمتہ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ
اوسکے پیغمبر پر وہ تم کو دونا حصہ اپنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسی اور توراۃ اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب دوسری
حضرت محمد پر ایمان لانے اور اونکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہاری لیے ایک روشنی دیگا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی پہر
کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہین لیکن تمہاری طرح ایمان نہین لائے حضرت محمد
اور قرآن پر وہ جان لیوین کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکینگے) **الحکم بالظاہر** قاضی ظاہر شریعت پر حکم
کرتا ہے **ف** لیکن باطن کا علم خدا کو ہی اب اگر کوئی جہوٹا ہے اور اوس نے قاضی کے سامنے مقدمہ جیت لیا تو جو مال اوس نے
کہایا وہ قاضی کے فیصلے سے اوس کے لیے حلال نہ ہو گا بلکہ خدا کا گنہگار رہیگا **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فمن

قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ وَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے سامنے مقدمہ لاتی ہو میں تو آدمی ہوں شاید تم سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اوسکے بھائی کا حق اوسکو دلا دوں تو وہ نہ لیوے اور یہ سمجھے کہ میں نے ایک ٹکڑا انگار کا اوسکو دلا دیا ہے **حُكْمُ الْحَاكِمِ** یعنی حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں ایکجگہ تھیں اور اون دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اوٹھا لے گیا جسکا بچہ لیگیا وہ دوسری سے کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام پاس گئیں جھگڑا فیصل کرانیکو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا بعد اوس کے وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پاس گئیں اور اون سے بیان کیا اونھوں نے کہا ایک چھری لاؤ میں بچہ کو کاٹکر دو حصہ کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی نہیں ایسا مت کرو اللہ تم پر رحم کرے وہ بڑیکا بچہ ہے حضرت سلیمان نے یہ سنکر وہ بچہ اوس چھوٹی عورت کو دلا دیا (کیونکہ اوسکی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا کہ اوسی کا بچہ ہے) ابوہریرہ نے کہا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم تو اوسکو مدیہ کہا کرتے **اَلسَّعْيُ لِلْحَاكِمِ** اَنْ يَقُولَ لِلشَّيْءِ الَّذِي لَا يَفْعَلُهُ اَفْعَلْ لِيَسْتَيْقِنَ الْحَقَّ حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونی کو ایسی کہے میں کرونگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَى أَحَدِهِمَا فَأَخَذَ وَلَدَهَا فَأَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ أَمْرُكُمَا فَقَضَا عَلَيْهِ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَتَّى مِنْهُ لَهَا فَقَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضَى بِهِ لَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں نکلیں اون کے ساتھ اون کی بچی تھی ایک کے بچے کو بھیڑیا ہوا حملہ کیا اللہ لے گیا پھر دونوں اوس لڑکے کے لیی جو باقی تھا لڑنی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام پاس آئیں انہوں نے بڑی عورت کو دلا دیا (حالانکہ اوس کا لڑکا نہ تھا) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان پر گزریں انہوں نے حال پوچھا عورتوں نے بیان کیا حضرت سلیمان نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ میں بچہ کی دو حصہ کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی سچ کیا آپ اوسکو کاٹینگے حضرت سلیمان نے فرمایا ان (حالانکہ آپکا قصد کاٹنے کا نہ تھا مگر حق ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرمایا) وہ بولی جانی دیجیے میرا حصہ اوسی دیدیجیے حضرت سلیمان نے کہا جاؤ

تیرا بیٹا ہی پھر اوسی کو دلا دیا **نقض الحاکم** ما یحکم بہ غیرہ ممن ھو مثلہ او اجل منہ ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجی والے کا فیصلہ توڑ سکتا ہے (اگر اوس مین خلطی معلوم ہو) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجت امرأتان معھما ولداھما فاعدا الذئب ومنھما احدھما فاختصمتا فی الولد الی داود النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففضی بہ للکبرٰی منھما فمرتا علی سلیمان علیہ السلام فقال کیف فضی بینکما قالت قضی بہ للکبرٰی قال سلیمان ائتونی بالسکین اشقہ بینھما فقالت الصغرٰی لا تفعل یرحمک اللہ ھو ابنھا فقضی بہ للصغرٰی ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے دو عورتین نکلین اون کے لڑکے بھی انہے بھیڑیا آیا اور ایک کو لے گیا وہ دونون جھگڑتے ہوئین حضرت داؤد پیغمبر کے پاس گئین اونہون نے بڑی کو دلا دیا پھر وہ دونون حضرت سلیمان کے پاس گئین اونہون نے پوچھا داؤد نے کیا فیصلہ کیا عورتون نے کہا بڑی کو دلا دیا حضرت سلیمان نے کہا مین تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ اسکو اور ایک حصہ اوسکو بڑی عورت بولی اچھا کاٹ دو چھوٹی بولی مت کاٹو وہ اوسی کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان نے وہ لڑکا اوس عورت کو دلا دیا جسنے کاٹنے سے منع کیا تھا **ف** نووی نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ سلیمانؑ نے اپنے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ کیونکر توڑا اوسکا جواب کئی طرح سے ہے ایک یہ کہ داؤد نے قطعی فیصلہ نہین کیا تھا بلکہ اپنی رائے ظاہر کی تھی دوسری یہ کہ داؤد نے فیصلہ بطور حاکمانہ نہین کیا تھا بلکہ فتوی کے طور پر تھا تیسری یہ کہ اون کی شریعت مین فیصلہ منسوخ کرنا درست ہوگا **منتقی** کہتا ہے کہ حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے فیصلے کو جو محض رائے سے تھا نہ وحی سے غلط سمجھا اور اسی واسطے اوس کو منسوخ کیا ہر ایک حاکم کو پہونچتا ہے کہ اگر وہ دوسرے حاکم کا خواہ برابر کا ہو خواہ اعلی غلط فیصلہ دیکھے تو اوسکو منسوخ کردے **باب** الرد علی الحاکم اذا قضی بغیر الحق جب حاکم ناحق فیصلہ کرے تو اوسکو رد کرنا درست ہے **عن** ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبانا وجعل خالد یقتل منھم ویاسر ویدفع الی کل رجل منا اسیرہ حتی اذا اصبح یوما امر خالد بن الولید ان یقتل کل رجل منا اسیرہ فقال ابن عمر فقلت واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل احد من اصحابی اسیرہ قال فقدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا لہ صنیع خالد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفع یدیہ اللھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد قال زکریا فی حدیثہ فذکروا لی حدیث بشر فقال اللھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے یہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ (ایک قبیلہ) کے پاس بھیجا اونہون نے بلایا اون کو اسلام کیطرف مگر وہ اچھی طرح یہ کہہ نہ سکے ہم مسلمان ہوگئے اور کہنے لگی ہم نے اپنا دین چھوڑا خالد نے اونکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا پھر ہر ایک شخص کو اوسکا قیدی سپرد کردیا جب صبح ہوئی تو خالد نے حکم دیا

ہر شخص کو اپنی قیدی کو قتل کرنیکا عبد اللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرے لوگون مین سے اپنی قیدی کو قتل کریگا تو خالد کے حکم کو جو ناحق تہا رد کر دیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا جو خالد نے کیا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ مین الگ ہون اوس کام سے جو خالد نے کیا دوسری روایت مین ہے کہ آپنے دو بار یہی فرمایا (یعنی خالد کے فعل کا سو لغذہ مجہتے کر کیونکہ میرے حکم سے انہون نے یہ کام نہین کیا) **ذکر ما ینبغی للحاکم ان یجتنبہ** حاکم کو کن باتون سے پرہیز کرنا چاہیے

عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ قال کتب ابی وکتبت لہ الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاض بسجستان ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم احد بین اثنین وھو غضبان ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو جو قاضی تہا سیستان کے کہ مت حکم کر دو شخصون کے بیچ مین جب تو غصہ ہو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مت حکم کرے کوئی دو شخصون مین جب غصہ ہو **ف** کیونکہ غصہ مین عقل درست نہین ہوتی فیصلہ ناحق ہوگا)

الرخصۃ للحاکم الا یمین ان یحکم وھو غضبان جو حاکم ہو اور اوس کو اپنے نفس پر بھروسا ہو کہ وہ حق سے تجاوز نہ کریگا) تو وہ غصہ کی حالت مین حکم کر سکتا ہے

عن الزبیر بن العوام انہ خاصم رجلا من الانصار قد شہد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ کانا یسقیان بہ نخلا لہما فقال الانصاری سرح الماء یمر علیہ فابی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری وقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فاستوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر حقہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک اشار علی الزبیر برای فیہ السعۃ لہ وللانصاری فلما احفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصاری استوفی للزبیر حقہ فی صریح الحکم قال الزبیر ما احسب ہذہ الآیۃ انزلت الا فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ورایتہ یزید علی صاحبہ فی القصۃ ترجمہ زبیر بن عوام نے ایک مرد انصاری سے جھگڑا کیا پانی کے بہاؤ مین حرہ پر (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینہ مین) دونون اوس پانی سے کہجور کے درختون کو سینچتے تہے انصاری کہتا تہا پانی بہنے دو وہ چلا جاتا ہے زبیر نے اوسکو نہ مانا (کیونکہ وہ چاہتے تہے کہ پانی اپنے درختون کے سیر ہونیکے موافق روک کہین پھر چہوڑ دین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر پانی اپنے درختون کو دیدے پھر چہوڑ دے پانی ہمسائے کیطرف یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر کی پہوپہی کی بیٹی تہی (اس لیے آپنے اون کی رعایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا (غصہ سے) آپنے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختون کو پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ درختون کی مینڈون کے برابر چڑہ جاوے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو انکا پورا حق دلایا اور پہلے

آپنے جو حکم دیا تہا زبیر کو اوسمین انصاری کو فائدہ تہا اور زبیر کا بہی کام چلتا تہا لیکن جب انصاری نے آپ کو غصہ کر دیا تو آپ نے زبیر کا پورا حق دلوا دیا صاف صریح حکم دیکر (چونکہ آپ امین تہی اور غصہ مین بہی حق سے تجاوز نہ کرتے اس لیے آپنے غصے کیحالت مین حکم دیا اور کسی شخص کے لیے درست نہین) زبیر نے کہا مین سمجہتا ہون یہ آیت اسی باب مین اوتری فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم یعنے قسم تیری رب کی وہ کبہی مسلمان نہ ہون گے جبتک اپنی جہگڑون مین تمہاری حکومت قبول نہ کرین پہر جو حکم دیوے اوس سے تنگ دل نہ ہون اور بلا عذر مان لیوین) اس حدیث کے دو راوی مین ایک نے دوسرے سے زیادہ قصہ بیان کیا ہے **حُكْمُ الْحَاكِمِ** فی دین اپنے گہر مین حکم کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ ترجمہ کعب نے اپنی قرض کا تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اور دونون کی آواز مین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہر مین سے سنا آپ دروازے پر آئے اور پردہ اٹہایا اور پکارا اے کعب بولے حاضر ہون یارسول اللہ آپنے فرمایا اپنا آدہا قرض معاف کردی کعب نے کہا مین نے معاف کیا پہر آپ نے ابن ابی حدرد سے کہا اوٹہ قرض ادا کر **اَلْاِسْتِعْدَادُ** مدد چاہنا **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عَمُوْمَتِيْ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِيْ وَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِيْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِيْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَّمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهٗ وَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہے مین اپنی چچاؤن کے ساتہ مدینے مین آیا تو ایک باغ مین گیا اور وہان کے ایک بالی لیکر مین نے مل ڈالی انہون مین باغ والا آیا اور میرا کمل چہین لیا اور مجہکو مارا مین رسول اللہ صلعم پاس آیا اور آپسے فریاد کی آپنے باغ والے کو بلا بہیجا اور پوچہا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا یارسول اللہ یہ میرے باغ مین آیا اور ایک بالی مولیکر ملڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہین جانتا تہا تو تو نے سکہایا کیون نہین اور جو وہ بہوکا نہا تو تو نے کہلایا کیون نہین جا بہوسکا کمل پہیر دی پہر مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدہا وسق دینے کا حکم کیا (وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہے) **صَوْنُ النِّسَاءِ** عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ عورتون کو عدالت مین لانے سے بچانا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ

فَمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَارْجُمْ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غُنَيْمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً جَلْدَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہے دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے کہا یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق اللہ کی کتاب کے اور دوسرے نے کہا جو زیادہ سمجھدار تھا ہاں یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے بات کرنیکی۔ میرا بیٹا اس کے یہاں نوکر تھا تو اس نے زنا کی اسکی عورت سے لوگوں نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دیکر اپنے بیٹے کو چھڑایا پھر میں علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا تھے اور ایک سال کے لیے ملک باہر ہونا تھا اور اسکی عورت کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جسکے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا تیری بکریاں اور لونڈی تجھکو پھیر ملیں گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایکسال کو باہر جلاوطن کیا اور انیس کو حکم دیا کہ دوسرے شخص کے جورو کے پاس جاوے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھر سے مار ڈالے (سیکر البصاف کی مجلس میں اس عورت کو طلب نہیں کیا) اوس نے اقرار کیا پھر وہ رجم کی گئی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَأَنَّهُ أَخْبَرَانَّهُ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمُ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ فیصلہ کیجیے ہمارا اللہ کی کتاب کے موافق پھر اوسکا مقابل اوٹھا وہ اوس سے زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا آپ فیصلہ کیجیے اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے آپنے فرمایا کہہ وہ بولا میرا بیٹا اس کے یہاں نوکری کرتا تھا تو اس کی عورت سے زنا کی میں نے سو بکریاں اور ایک خادم دیکر اوس کو چھڑایا اس لیے کہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تیرے بیٹے پر رجم (پتھروں سے مار ڈالنا) ہے تو میں نے فدیہ دیا پھر میں نے کئی علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو تو سو کوڑے پڑنا چاہیے تھے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا لیکن سو بکریاں اور خادم تو اپنے لے پھیر کر اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑینگے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہوگا اور صبح کو تو انیس دوسرے کی عورت پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اوسکو

بیٹھ رہے ہم دن ڈال صبح کو وہ ہمارے پاس گئے اور ہم نے اور کیا انہوں نے رحم کر دالا **توجیہ الحاکم الی من احیاءہ** زنی حاکم کا بلا بھیجنا اوس شخص کو جسنے زنا کی ہو **عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بامرأۃ
قد زنت فقال بعض من قال من القعد الذین فی حائط سعد فارسل الیہ فاتی بہ محموما فوضع بین یدیہ فاعترفت
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانکال فضربہ ورجمہ بزمانتہ وخفف عنہ ترجمہ ابو امامہ بن سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت کو لیکر آئے جسنے زنا کرائی تھی آپنے فرمایا کس شخص نے
اس کے ساتھ زنا کی لوگون نے کہا اوسی بجو (ابا بیج) نے جو سعد کے باغ مین رہتا ہے آپنے اوسکو بلوایا لوگ اوسکو اوٹھا کر لائے
آپنے کھجور کی خوشہ گرائے اوس سے اوسکو مارا (ایک ہی ضرب ایسی خوشی سے ماری جس مین سو ٹہنیان تہین) اور تخفیف کے
واسطے دعا کی کہ وہ ابا بیج اور ضعیف تھا اگر مدعی مرتے تو اوسکو مرجانے کا ڈر تہا **مصیر الحاکم الی تعیینہ**
للصلح بینہم حاکم کا خود جانا مصلحت کے بیچ مین صلح کرانے کو **عن سہل بن سعد الساعدی** یقول وقع بین حیین
من الانصار کلام حتی ترامو ایالحجارۃ فذہب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیصلح بینہم فحضرت الصلوۃ فاذن
بلال فانتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحتبس فاقام الصلوۃ وتقدم ابوبکر فجاء النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وابوبکر یصلی بالناس فلما رآہ الناس صفحوا وکان ابوبکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما
سمع تصفیقہم التفت فاذا ہو برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاشار الیہ ان اثبت فرفع
ابوبکر یدیہ یحمد اللہ ثم نکص القہقری وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما انصرف
قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال ما منعک ان ثبت قال ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقبل علی الناس فقال مالکم اذا نابکم شیء فی صلوتکم صفحتم انما التصفیح للنساء من نابہ شیء فی
صلوتہ فلیقل سبحان اللہ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے انصار کے دو قبیلون مین سخت گفتگو ہوئی یہانتک
کہ پتھر چلے اس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اوندونون مین صلح کرانے کو اتنے مین نماز کا وقت آگیا بلال نے
اذان دی اور آپکا انتظار کیا لیکن آپ وہین رکے رہے یہانتک کہ تکبیر ہوئی اور ابوبکر آگے بڑہے نماز پڑہانے کو پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لے اور ابوبکر نماز پڑہا رہے تہے جب لوگون نے آپ کو دیکہا تو تالی دی ابوبکر نماز مین کسی اور طرف خیال
نہین کرتے تہے لیکن جب بہت تالی کی آواز سنی تو نگاہ پھیر کر دیکہا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین
انہون نے ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا آپنے اشارہ فرمایا اپنی جگہہ پر رہو ابوبکر نے دونو ہاتہہ اوٹھائے (اور خدا کا شکر ادا کیا)
پھر الٹے پانون پیچھے ہٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور نماز پڑہی جب آپ نماز پڑہ چکے تو ابوبکر سے
فرمایا تم اپنی جگہہ پر کیون نہین رہے اونہون نے کہا یہان ہو سکتا ہے کہ اسد جل جلالہ ابو قحافہ کے بیٹے کو (ابو قحافہ ابوبکر رض
کے باپکا نام تہا) اپنی پیغمبر کے آگے دیکہے پھر آپ لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے جب نماز مین کوئی حادثہ ہوتا ہے

قاضیان بجاتے ہوئے تیسرے قاضیوں کے لیے چاہیے جس شخص کو کوئی بات پیش آوے نماز میں تو سبحان اللہ کہے **اشارۃ** تحاکم علی الخصم حاکم احد المتخاصمین کو (یعنے مدعی یا مدعا علیہ کو) صلح کرینے کی لیے اشارہ کرسکتا ہے **عن** کعب بن مالک انہ کان لہ علی عبد اللہ بن ابی حدرد الاسلمی دین فلقیہ فلزمہ فتکلما حتی ارتفعت الاصوات فمر بھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا کعب فاشار بیدہ کانہ یقول النصف فاخذ نصفا مما علیہ وترک نصفا ترجمہ کعب بن مالک کا قرض عبد اللہ بن ابی حدرد پر آتا تہا اونہون نے راہ مین اوسکو دیکہا تو پکڑا اور باتون مین آواز مین بلند ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے گزرے آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے آدہا لینے کا اونہون نے آدہا لے لیا اور آدہا معاف کردیا **اشارۃ** تحاکم علی الخصم بالعفو حاکم معاف کردینے کی اشارت کرسکتا ہے **عن** عوائل قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جاء بالقاتل یقودہ ولی المقتول فی نسعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی المقتول اتعفو قال لا قال فتاخذ الدیۃ قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذہب بہ فلما ذہب قفا دعاہ فقال اتعفو قال لا قال فتاخذ الدیۃ قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذہب بہ فلما ذہب قفا دعاہ فقال اتعفو قال لا قال فتاخذ الدیۃ قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذہب بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبک فعفا عنہ فترکہ فانا رایتہ یجر نسعتہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تہا جب مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی مین کہینچتا ہوا لایا آپنے مقتول کے وارث سے فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین پہر آپنے فرمایا تو دیت لیگا وہ بولا نہین آپ نے فرمایا تو بدلہ لیگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو اور قتل کر جب چلا پیٹہہ موڑ کر تو پہر آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا اچھا دیت لینا وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو خون کا بدلا لیگا وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو جب لیکر چلا اور پیٹہہ کی آپ کیطرف پہر آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے وہ بولا نہین تب آپنے فرمایا تو قتل کریگا اوسکو وہ بولا ہان آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو پہر آپنے فرمایا اگر تو اوس کو معاف کردے تو اپنی اور تیرے ساتہی کے جسکو اس نے مارا ہے دونون کے گناہ سمیٹ لیگا پہر اوس نے معاف کردیا اور چہوڑ دیا مین نے دیکہا وہ رسی کہینچتا تہا **اشارۃ** تحاکم بالرفق پہلے حاکم نرمی کرکے سمجہاتا ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان رجلا من الانصار خاصم الزبیر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شراج الحرۃ التی یسقون بہا النخل فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ فاختصموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فغضب الانصاری فقال ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع

الی الجحدر فقال الزبیر ما احسبت ان ھذہ الایۃ نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پانی کے بہاؤ میں جس سے کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو چلا جاوے گا زبیر نے نہ مانا (جبتک اپنے درختوں کو جیسی طرح پانی نہ پہونچ جاوے) آخر جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے (پہلے نرم حکم دیا اور زبیر کو اونکا پورا حق نہ دلایا) فرمایا ہی زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر چھوڑ دے اپنے ہمسائے کیطرف یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہا یا رسول اللہ آخر زبیر آپکے پھوپھی کے بیٹے تھے آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا پھر آپنے (نرمی کی اور جو اصل حکم چاہیے تھا وہ دیا) آپنے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختوں کو پھر پانی روک رکھ یہانتک کہ تہالوں کی مینڈھوں تک آجاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیت اسی باب میں اوتری ہے۔ فلا وربک لا یؤمنون سے یحکموک اخیر تک (جسکے معنی اوپر گزر چکے) **شفاعۃ الحاکم للخصوم قبل فصل الحکم** مقدمہ فیصل کرنے سے پہلے حاکم سفارش کرسکتا ہے **عن** ابن عباس ان زوج بریرۃ کان عبدا یقال لہ مغیث کانی انظر الیہ یطوف خلفھا یبکی ودموعہ تسیل علی لحیتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرۃ ومن بغض بریرۃ مغیثا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو راجعتیہ فانہ ابو ولدک قالت یا رسول اللہ اتامرنی قال انما انا شفیع قالت فلا حاجۃ لی فیہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بریرہ (جسکو حضرت عائشہ نے خرید کرکے آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا اس کا نام مغیث تھا گویا میں اوس کو دیکھ رہا ہوں وہ اوس کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اور روتا جاتا تھا آنسو اوس کی ڈاڑھی پر بہتے تھے اسلیے کہ بریرہ اوس سے جدا ہونا چاہتی تھی اور اوس کو اختیار حاصل ہوا تھا اسکا بوجہ آزادی کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا اے عباس تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو بریرہ کے ساتھ ہے اور بریرہ کی نفرت سے جو مغیث سے ہے پھر آپنے بریرہ سے فرمایا اگر تو پھر چلی جاوے مغیث کے پاس (تو بہتر ہے) وہ تیرے بچے کا باپ ہے بریرہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھکو حکم کرتے ہیں نہ تو ضرور ماننا پڑیگا آپنے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں بریرہ نے کہا تب مجھکو اوس کے احتیاج نہیں ہے **منع الحاکم** رعیتہ من اتلاف اموالھم وبہ حاجۃ الیہ اگر کسی شخص کو مال کے احتیاج ہو اور وہ اپنے مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے **عن** جابر بن عبداللہ قال اعتق رجلا من الانصار غلاما لہ عن دبر ولم یکن لہ مال غیرہ فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن النحام بثمانمائۃ درھم فاعطاھا فقال اقض دینک وانفق علی عیالک ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری نے جو محتاج تھا اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور قرضدار بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوس کے آزادی لوٹا کر کے) اوس غلام کو آٹھسو درہم کو بیچا اور فرمایا اپنا قرض ادا کر اور اپنے بال بچوں پر خرچ کر **القضاء فی قلیل المال وکثیرہ** تھوڑا اور بہت مال دونوں برابر ہیں **عن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینہ فقد اوجب

اللہ لہ النار وحرمہ علیہ الجنۃ فقال لہ رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول اللہ قال وان کان قضیبا من
آراک ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا حق لیوے قسم کھاکر تو اللہ نے اوس کے
لیے دوزخ واجب کردی اور جنت اوس کے لیے حرام کردی ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگرچہ قدری چیز ہو آپنے فرمایا اگرچہ پیلو کے
ایک ٹہنی ہو **قضاء** الحاکم علی الغائب اذا عرفہ جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو تو اوس پر فیصلہ
کرنا درست ہے **عن** عائشۃ قالت جاءت ھند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان
ابا سفیان رجل شحیح ولا یعطینی ما یکفینی ولدی الا ما اخذت من مالہ وھو لا یعلم فقال خذی ما یکفیک
وولدک بالمعروف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہند ابوسفیان کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی
اور بولی یا رسول اللہ ابوسفیان ایک ہی بخیل ہے نہ مجھ خرچ دیتا ہے نہ میری اولاد کو کیا میں اوس کے مال میں سے لے لوں بی اوس
اطلاع کے آپنے فرمایا لے لے جسقدر تجھکو اور تیری بچی کو کافی ہو دستور کیونکہ اتنا تیرا حق ہے اوس کے لینے میں گناہ نہیں **ف**
تو ابوسفیان اگرچہ مجلس قضا میں حاضر نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر یکطرفہ فیصلہ کیا اور یہی معنی ہے قضا علی الغائب
کے جو ترجمہ باب ہی **الکفے** عن ان یقضی فی قضاء بقضائین ایک حکم میں دو حکم کرنا **عن** ابی بکرۃ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضین احد فی قضاء بقضائین ولا یقضی احد بین خصمین و
ھو غضبان ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مت حکم کرے کوئی ایک
مقدمے میں دو مقدموں کا اور نہ کوئی حکم کرے دو آدمیوں میں جب وہ غصے ہو **مایقطع** القضاء حکم کرنے سے جو حاصل
ہو **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی ولعل بعضکم
الحن بحجتہ من بعض فانما اقضی بینکم علی نحو ما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فانما
اقطع لہ قطعۃ من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑتے آتے ہو میں تو آدمی
ہوں تم میں کوئی زبان دراز ہوتا ہے دوسرے سے میں فیصلہ کرونگا اوسی پر جو سنونگا پھر اگر میں کسی کو اوس کے بھائی کا حق زیادہ
دلادوں تو وہ اسکو درست نہ ہوگا بلکہ انگار کا ایک ٹکڑا اوس کو دلاتا ہوں **باب** الالد الخصم رام کا جھگڑالو **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا اللہ کے نزدیک لڑاکا جھگڑالو آدمی ہے (جو ناحق ہر ایک سے لڑا کرے)
القضاء فیمن لم یکن لہ بینۃ سمجھان گواہ نہ ہوں تو کیونکر حکم کرے **عن** ابی موسی ان رجلین اختصما الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی دابۃ لیس لواحد منھما بینۃ فقضی بھا بینھما نصفین ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے
دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جانور میں کسی کے پاس گواہ نہ تھا آپنے دونوں کو آدھا آدھا دلادیا۔
عظۃ الحاکم للخصمین حاکم کا نصیحت کرنا قسم کہلاتے وقت **عن** ابن ابی ملیکۃ قال کانت جاریتان تخرزان

بالطائف فجرحت احدهما وبقيت اخرى فرحمت ان صاحبتها صابرتها وكرت الاخرى فكتبت الى ابن
عباس في ذلك فكتب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان اليمين على المدعى عليه ولو ان الناس اعطوا
بدعواهم لادعى ناس دماء رجال واموالهم فاقرءها واتل عليها هذه الآية ان الذين يشترون بعهد الله
واياتهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة حتى ختم الآية فدعوتها فتلوت عليها فاعترفت
بذلك وبغيه ذلك قسره ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے دو لڑکیاں طائف میں سوتی تھیں ایک کنکی تو اوس کے ماتھہ
سے خون بھہ رہا تھا اوس نے کہا میری ساتھی نے مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے عبد اللہ بن عباس کو لکھا اونہوں نے
جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہے اگر لوگون کو اون کی دعوی کیموافق مل جاتا
تو لوگ دوسرون کی مالون اور جانون کا دعوی کرتے اور پڑہ اوس عبارت کے سامنے اس آیت کو ان الذین یشترون بعهد الله تک
یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے بدلے تھوڑی مالیت خرید کرتی ہین (یعنی دنیا کے طمع سے جہوٹی قسم کہاتے ہین) اون کو
آخرت میں کچھہ حصہ نہین ہے یہانتک کہ ختم کیا آیت کو اس آیت کہنے سے یہ غرض تھی کہ عورت دیکھی اور جہوٹی قسم کہاوے
پھر میں نے بلایا اوس عورت کو اور یہ آیت پڑہ کر سنائی اوس نے اقرار کیا اپنے قصور کا جب یہ خبر ابن عباس کو پہونچی وہ بہی خوش ہوے
کیف وتحلفون اكم كم کیونکر قسم لیتے ہو **عن** ابی سعید الخدری قال قال معاویة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال ما اجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله ونحمده على
ما هدانا للاسلام ومن علينا به قال آلله ما اجلسكم الا ذاك قالوا والله ما اجلسنا الا ذاك قال اما
اني لم استحلفكم تهمة لكم وما اتاني جبريل عليه السلام فاخبرني ان الله عز وجل يباهي بكم الملائكة
ترجمہ ابو سعید خدری کی روایت ہے معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اپنے اصحاب کے حلقے پر پوچہا تم کیون بیٹھے ہو
وہ بولے بیٹھے ہین اللہ سے دعا کرتے ہوے اور اوسکا شکر کرتے ہین کہ اوس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بہیجکر آپ
نے فرمایا ان قسم خدا کی تم اس لیے بیٹھے ہو وہ بولے قسم اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہین آپ نے فرمایا مین نے تم کو اس طرح قسم نہین دی کہ
تم کو جہوٹا سمجھا بلکہ اس لیے کہ جبرئیل علیہ السلام میری پاس آئے اور مجھہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالی فخر کرتا ہے تم لوگون سے فرشتون پر
(یعنی فرشتون سے کہتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کیسے مین خواہ وجود دنیا کی خواہشون کے میری یاد مین مصروف ہین) آپ نے صحابہ
کو اللہ کی قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہین کہانا چاہیے **عن** ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى عيسى بن مريم عليه السلام رجلا يسرق فقال له اسرقت قال لا والله الذي
لا اله الا هو قال عيسى عليه السلام آمنت بالله وكذبت بصري ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکہا چوری کرتی ہوئی اوس سے کہا تو نے چوری کی وہ بولا نہین قسم
اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے عیسی علیہ السلام نے فرمایا مین نے یقین کیا اللہ پر اور جہوٹا سمجھا مین اپنی آنکھہ کو

ف سو حضرت عیسیٰ کے اور دوسرا کوئی چوری کا گواہ نہ تھا اگرچہ اونہون نے اپنی آنکھ سے دیکھا تہا پر خدا کا نام سنکر کانپ گئے اور فرمانے لگے جب بھ قسم کہاتا ہی تو جہوٹہ کیونکر کہاوینگا میری آنکھ سے غلطی ہوسکتی ہی کہ وہ چوری کا مال نہ ہو سی کا مال ہو

آخر کتاب ادب القاضی تمام ہوئی کتاب قاضی کے آداب کے

کتاب الاستعاذہ کتاب پناہ مانگنے کی

عن معاذ بن عبد اللہ عن ابیہ قال اصابنا طش وظلمۃ فانتظرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی بنا ثم ذکر کلاما معناہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی بنا فقال قل فقلت ما اقول قال قل ھو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین تصبح ثلاثا تکفیک کل شیء ترجمہ معاذ بن عبد اللہ سی روایت ہی اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ ہم پر بارش ہوئی اور تاریکی تو ہم نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑہانے کے لیے پھر کچھ کہا جسکا مطلب یہ تہا رسول اللہ صلعم باہر تشریف لائے نماز پڑہانے کو آپنے فرمایا کہہ میں نے کہا کیا کہون آپنے فرمایا پڑہ قل ھو اللہ احد اور معوذتین (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) صبح اور شام یہ تینون تجھکو ہر برائی سی

عن عبد اللہ بن خبیب قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ مطیرۃ وظلمۃ شدیدۃ فاصبت خلوۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنوت منہ فقال قل فقلت ما اقول قال قل قل اعوذ برب الفلق حتی ختمھا ثم قال قل اعوذ برب الناس حتی ختمھا ثم قال ما تعوذ الناس بافضل منہما ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مکے کے راستے میں ایکبار میں نے آپ کو اکیلا پایا تو آپکے نزدیک گیا آپنے فرمایا کہہ میں نے کہا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق یہانتک کہ ختم کیا اوس کو پھر قل اعوذ برب الناس اوسکو بھی ختم کیا پھر فرمایا نہیں پناہ مانگی لوگون نے اندونون سے بہتر

عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال بینا انا اقود برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فی غزوۃ اذ قال یا عقبۃ قل فاسمعت ثم قال یا عقبۃ قل فاسمعت فقالھا الثالثۃ فقلت ما اقول فقال قل ھو اللہ احد فقرأ السورۃ حتی ختمھا ثم قرأ قل اعوذ برب الفلق وقرأت معہ حتی ختمھا ثم قرأ قل اعوذ برب الناس وقرأت معہ حتی ختمھا ثم قال ما تعوذ بمثلھن احد ترجمہ عقبہ بن عامر جھنی سی روایت ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تہا ایک جگہ کے نزدیک آپنے فرمایا کہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر آپنے فرمایا کہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر تیسری بار آپنے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد سورت کو پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الفلق پڑہا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الناس پڑہا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی

عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل قلت ما اقول قال قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس فقرأھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لم یتعوذ الناس بمثلھن او لا یتعوذ الناس بمثلھن ترجمہ عقبہ بن عامر جھنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھسے فرمایا کہ مین نے عرض کیا کیا کہون آپنے فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پڑہا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہین مانگنی انکے مثل یا لوگ پناہ نہین مانگتی ان کی مثل رینعنی ان سورتون سے بڑہ کر کوئی پناہ نہین ہی) عَنِ ابْنِ عَابِسٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ ترجمہ ابن عابس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اے ابن عابس کیا مین تجھکو نہ بتلاؤن سب سے بہتر جس سے پناہ مانگنی ہے پناہ مانگنی والے وہ بولے کیون نہین بتلائے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونون سورتین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَاَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اِقْرَاْ قَالَ وَمَا اَقْرَاُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِقْرَاْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَاْتُهَا تَعَرَّفَ اَنِّيْ لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا مُتُّ يَعْنِيْ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ آیا آپ اوسپر سوار ہوئے اور عقبہ اوس کو کھینچتے ہوئے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا اے عقبہ پڑہ وہ بولے کیا پڑہون آپنے فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر دہرایا اوسکو یہانتک کہ مین نے پڑہا اوسکو آپنے پہچان لیا کہ بہت خوش نہین ہوا یہ سنکر آپنے فرمایا شاید تو نے قدر نہین کی اس کی مجھسے اس کے مثل کوئی سورت نہین ملی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معوذتین کو (یعنی اوس کو سیکھنا چاہا) عقبہ نے کہا پھر آپنے امامت کی فجر نماز کی اور بھی دونون سورتین پڑہین (تاکہ سب لوگ سنکر سیکھ لین) عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ترجمہ عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ان دونون سورتون کو فجر کی نماز مین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی جاور کھینچے رہا تہا سفر مین اتنے مین آپنے فرمایا اے عقبہ کیا مین تجھکو سب سے بہتر جوڑی کہی مین دو سورتین سکھلاؤن پھر آپنے مجھے سکھلایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپنے دیکھا مین زیادہ خوش نہین ہوا جب صبح کی نماز کو آپ اوتری تو نماز مین بھی سورتین پڑہین

جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھا اور فرمایا ای عقبہ تو کیا سمجھا عن عقبۃ بن عامر قال بینا انا اقود
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نقب من تلک النقاب اذ قال الا ترکب یا عقبۃ فاجللت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان ارکب مرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ترکب یا عقبۃ فاشفقت ان تکون
معصیۃ فنزل وترکبت هنیهۃ ونزلت وترکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا اعلمک سورتین
من خیر سورتین قرأبهما الناس فاقرانی قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس فاقیمت الصلوٰۃ
فتقدم فصلی بهما ثم مر بی فقال کیف رأیت یا عقبۃ اقرأ بهما کلما رقدت وقمت ترجمہ عقبہ بن عامر
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا ایک گھاٹی میں گھاٹیوں میں سے آپ نے
فرمایا ای عقبہ سوار نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت کا خیال کیا اور کہا میں کیونکر آپ کی سواری
پر چڑھ سکتا ہوں پھر تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے فرمایا سوار نہیں ہوتا ای عقبہ میں نے کہا میں فرمانبردار ہوں اللہ اور
رسول کا پھر چڑھ گیا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورتیں بتلاؤں جن کو لوگوں نے پڑھا ہے
مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھایا اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے بڑھے اور ہی دو سورتیں پڑھیں پھر
میری سامنے سے نکلے اور فرمایا تو کیا سمجھا ای عقبہ پڑھ ان دونوں سورتوں کو سوتے اور اٹھتے وقت عن عقبۃ بن عامر
قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عقبۃ قل فقلت ما اقول یا رسول اللہ فسکت
عنی ثم قال یا عقبۃ قل فقلت ما اقول یا رسول اللہ فسکت عنی فقلت اللهم ارد دہ علی فقال یا عقبۃ
قل فقلت ما اقول یا رسول اللہ فقال قل اعوذ برب الفلق فقرأتها حتی اتیت علی اخرها ثم قال قل فقلت
ما اقول یا رسول اللہ قال قل اعوذ برب الناس فقرأتها حتی اتیت علی اخرها ثم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عند ذلک ما سأل سائل بمثلهما ولا استعاذ بمثلهما ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا ای عقبہ کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ آپ
چپ ہو رہے پھر فرمایا ای عقبہ کہ عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ پھر آپ چپ ہو رہے میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرماویں
آپ نے فرمایا ای عقبہ کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر آپ نے
فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ قل اعوذ برب الناس میں نے اس کو پڑھا یہاں تک کہ پورا ختم کیا آپ نے فرمایا کسی
مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی عن عقبۃ بن عامر قال اتیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو راکب فوضعت یدی علی قدمیه فقلت اقرئنی سورۃ هود او سورۃ
یوسف فقال لن تقرأ شیئا ابلغ عند اللہ عز وجل من قل اعوذ برب الفلق ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں

۱ مستفید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سو رہے تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو سکھا دیجیے سورہ ہود کی اور سورہ یوسف کی آپ نے فرمایا تو ہرگز نہیں پڑھے گا اللہ کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق سے **لاستعاذۃ** یعنی پناہ مانگنے کے لیے اس سے بہتر دوسری سورت نہیں **عن** عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل علی آیات لم یر مثلھن قل اعوذ برب الفلق الی آخر السورۃ وقل اعوذ برب الناس الی آخر السورۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کسی آئتیں اترین جنکی مثل دیکھنے میں نہیں ہیں قل اعوذ برب الفلق اخیر تک اور قل اعوذ برب الناس اخیر تک **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا جابر قلت وما اقرأ بابی انت وامی یا رسول اللہ قال اقرأ قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس فقرأتھما فقال انک لن تقرأ بمثلھما ولن تکفر بمثلھما ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر پڑھ میں نے کہا کیا پڑھوں میری ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھ تو ان کے مثل ہرگز نہ پڑھے گا **الاستعاذۃ** من قلب لا یخشع اوس دل سے پناہ جس میں ڈر نہ ہو خدا کا **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من اربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے چار باتوں سے۔ اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جو خوف نہ کرے خدا کا اور اوس دعا سے جسکی شنوائی نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو **الاستعاذۃ** من فتنۃ الصدر سینے کی فتنے سے پناہ مانگنا (سینہ کا فتنہ موت بغیر توبہ کے) **عن** عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من الجبن والبخل وفتنۃ الصدر وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی و بخیلی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ** من شر السمع والبصر کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن** شکل بن حمید قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا نبی اللہ علمنی تعوذا اتعوذ بہ فاخذ بیدی ثم قال قل اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی قال حتی حفظتھا قال سعد والمنی ماؤہ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو تعوذ بتلاؤ جس سے میں پناہ مانگا کروں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کان کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے راوی نے کہا یہانتک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا منی سے مراد نطفہ ہے (اوسکی برائی یہ ہے کہ حرام میں اوسکو بہاوے) **الاستعاذۃ** من الجبن نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا **عن** مصعب فی سعد عن ابیہ قال کان یعلمنا ھؤلاء الکلمات کما کان یعلمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک ان اردّ الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ

یک من عذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے کہا ہمارے باپ سعد بن ابی وقاص ہم کو پانچ باتیں سکھاتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دعا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے (یعنی بہت بڑھاپا جس سے حواس اور عقل میں فرق آجاوے) اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ من البخل** بخیلی سے پناہ مانگنا **عن ابی سعد** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من البخل والجبن وسوء العمر وفتنۃ الصدر وعذاب القبر ترجمہ ابو سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے بخیلی اور نامردی اور بری عمر اور سینے کی فتنے اور قبر کے عذاب سے **عن عمرو بن میمون** الاودی قال کان سعد یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات کما یعلم المعلم الغلمان و یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن دبر الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من البخل و اعوذ بک من الجبن واعوذ بک ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا واعوذ بک من عذاب القبر فحدثت بھا مصعبا فصدقہ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے سعد اپنی بیٹوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طرح استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے نماز کے بعد یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے (راوی نے کہا یہ حدیث میں نے مصعب سے بیان کی انہوں نے کہا سچ ہے) **عن انس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والبخل والھرم وعذاب القبر وفتنۃ المحیا والممات ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذۃ من الھم** رنج سے پناہ مانگنا **عن انس بن مالک** قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات لا یدعھن کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور لوگوں کے غلبے سے مجھ پر **عن انس بن مالک** قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات لا یدعھن اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن والدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض سے اور لوگوں کے غلبے سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے **عن انس** کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعوا اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنۃ الدجال وعذاب

الکبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فساد اور قبر کے عذاب سے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس ہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بڑھاپے اور بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **اَلْاِسْتِعَاذَۃُ** مِنَ الْحُزْنِ رنج سے پناہ مانگنا **ف** اوپر کا باب بھی یہی تھا ترجمہ ہم اور حزن کا ایک ہی مگر ہم اوپر ہوتا ہے جو آیندہ واقع ہونیوالا ہو اور حزن اوپر جو واقع ہو چکا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے بلوے سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں سعید بن سلمہ ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو لکھا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے **بَابُ** اَلْاِسْتِعَاذَۃِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ تاوان (ڈنڈم) اور گناہ سے پناہ مانگنا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ مَا یَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَکْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّہٗ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرضداری اور گناہ سے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپنے فرمایا جو قرضدار ہوگا وہ بات کہے گا جھوٹی اور وعدہ کریگا خلاف **اَلْاِسْتِعَاذَۃُ** مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا **عَنْ** شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ قَالَ حَتّٰی عَدَّ سِتًّا قَالَ سَعْدٌ وَاَنَا اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ قَالَ حَتّٰی حَفِظْتُھَا ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ کے مجھ کوئی تعوذ بتلائیے جسکو پڑھا کروں آپنے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ پناہ مانگتا ہوں میں کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان کی برائی اور دل کے برائی اور نطفے کی برائی (زنا) سے **عَنْ** شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ قُلِ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَکَرَہٗ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو دعا سکھلائیے کہ اوس سے فایدہ اوٹھاؤں آپنے فرمایا کہ یا اللہ بچا مجھکو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور ذکر کی برائی سے **اَلْاِسْتِعَاذَۃُ** مِنَ الْکَسَلِ سستی سے پناہ مانگنا **عَنْ** حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَھُوَ ابْنُ مَالِکٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا قبر کے عذاب کو اور دجال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڈھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ** من العجز عاجزی سے پناہ مانگنا **عن** زید بن ارقم قال ألا أعلمكم بما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا يقول اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها وزكها أنت خير من زكاها أنت وليها ومولاها اللهم إني أعوذ بك من قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع وعلم لا ينفع ودعوة لا يستجاب لها ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو نہیں سکھلاؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے تھے آپ فرماتی تھی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بڈھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر (برائیوں سے) تو بہتر پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اوسکا مالک اور مختار ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس دل سے جسمیں ڈر نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اوس علم سے جسمیں فائدہ نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو **عن** أنس أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال أعلم أن أعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بڈھاپے اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذۃ** من الذلة ذلت سے پناہ مانگنا **عن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم إني أعوذ بك من الفقر وأعوذ بك من القلة والذلة وأعوذ بك أن أظلم أو أظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھپر ظلم ہونے سے **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من الفقر والقلة والذلة وأن تظلم أو تظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے **عن** أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم إني أعوذ بك من القلة والفقر والذلة وأعوذ بك أن أظلم أو أظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھپر ظلم ہونے سے **الاستعاذۃ** من القلة کمی سے پناہ مانگنا **عن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من الفقر ومن القلة والذلة وأن أظلم أو أظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پناہ مانگو اسکی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے **اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنَ الْفَقْرِ** فقیری سے
پناہ مانگنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الْقِلَّۃِ وَالذِّلَّۃِ
وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری
اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے **عَنْ** مُسْلِمٍ یَعْنِیْ ابْنَ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ سَمِعَ وَالِدَہٗ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ
الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَاَعْذَابِ الْقَبْرِ فَجُعِلْتُ اَدْعُوْ بِھِنَّ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اَیْنَ
تَعَلَّمْتَ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ قُلْتُ یَا اَبَتِ سَمِعْتُکَ تَدْعُوْ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ فَاَخَذْتُھُنَّ عَنْکَ قَالَ
فَاَلْزِمْھُنَّ یَا بُنَیَّ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ ترجمہ مسلم سے روایت ہے
اونہون نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتی تھی یا اللہ پناہ مانگتا ہون میں تیری کفر سے اور فقیری سے اور قبر کے
عذاب سے وہ بھی یہی دعا مانگنے لگے اونکے باپ نے کہا بیٹا تو نے یہ دعا کہیں سیکھی اونہون نے کہا ابی آپ سے میں نے
تم کو یہ دعا مانگتے سنے ہر نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی اونکے باپ نے کہا لازم کر لے اس دعا کو اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے **اَلْاِسْتِعَاذَۃُ** مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
ف قبر میں پہلے ایک فتنہ ہوگا یعنی امتحان کہ مسلمان ہے یا کافر خدا اوس امتحان میں قائم رکھے پھر اگر امتحان میں ٹھیک
نہ نکلا تو عذاب ہوگا مسند بچاری اور بعضون نے کہا فتنہ قبر یہ ہے کہ جب مردہ قبر میں کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے میں اوس کو کہتے
ہے جس سے سلیمان اور مرگی اور دجالی ہیں **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا مِمَّا یَدْعُوْ
بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ
فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ
قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا اَنْقَیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور امیری کے فتنے سے یا اللہ میری
خطائیں دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر میرے دل کو گناہون سے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے
اور دور کر دے مجھکو گناہون سے جتنی دور پورب ہے پچھم سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض
داری سے **اَلْاِسْتِعَاذَۃُ** مِنْ اَمْرٍ لَّا تُشَفَّعُ پناہ مانگنا اوس امر سے جو شفیع **ف** طمع اور حرص میں گرفتار ہونے
ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من اربع من علم لا ینفع ومن قلب
لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے - اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے - اور اوس دل سے جسمین خدا کا خوف نہ ہو - اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو - اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو **الاستعاذۃ من الجوع** بھوک سے پناہ مانگنا **عن ابی ھریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانہ بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہون تیری خیانت (یعنی چوری کرنا امانت مین سے) وہ بری بطانہ ہے **الاستعاذۃ من الخیانۃ** خیانت سے پناہ مانگنا **عن ابی ھریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع ومن الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بھوک سے وہ بری رفیق ہے اور خیانت سے وہ بری خصلت ہے **الاستعاذۃ من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق** دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق سے پناہ مانگنا **عن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھذہ الدعوات اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ودعاء لا یسمع ونفس لا تشبع ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من ھؤلاء الاربع ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جس مین ڈر نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے یا اللہ مین ان چار چیزون سے تیری پناہ مانگتا ہون **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق (عادتون اور خصلتون سے) **الاستعاذۃ من المغرم** قرضدار ہونے سے پناہ مانگنا **عن عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر التعوذ من المغرم والمأثم فقیل لہ یا رسول اللہ انک تکثر التعوذ من المغرم والمأثم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرضدار ہونے سے کسی نے پوچھا آپ بہت پناہ مانگتے ہین قرضداری اور گناہ سے آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے **الاستعاذۃ من الدین** قرض سے پناہ مانگنا **عن ابی سعید** یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدین قال رجل یا رسول اللہ اتعدل الدین بالکفر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی کفر سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا کیا آپ قرض کو کفر سے برابر کرتی ہین آپنے فرمایا **ف** ہان یہ کہ جیسا کفر معاف نہین ہوگا ویسی ہی قرض بھی حق العباد ہے اوسکی معافی مشکل ہے برخلاف اور گناہون کے کہ وہ توبہ سے

معاف ہو سکتی ہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ اَیُعْدِلُ الدَّیْنُ بِالْکُفْرِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ قرضداری کے غلبہ سے پناہ مانگنا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرضہ کے غلبے سے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی ہنسی سے اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ ضَلَعِ الدَّیْنِ قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج اور غم اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور قرضداری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبے سے (یعنی لوگوں کے بلوی سے) اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنَاءِ مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے مزوں میں پڑ کر خدا کو بھول جاوے انصاف اور عدل اور راستبازی چھوڑ دیوے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَشَرِّ فِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے فتنے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور مالداری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دے میرے دل کو برائیوں سے جیسی صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور قرضداری اور گناہ سے اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ سَعْدٌ یُعَلِّمُھُنَّ بَنِیْہِ کَمَا یُعَلِّمُ الْکِتَابَۃَ الْغِلْمَانَ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد اپنے لڑکوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے اور اسکو روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ الْاَوْدِیِّ قَالَ کَانَ سَعْدٌ یُعَلِّمُ بَنِیْہِ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ کَمَا یُعَلِّمُ الْمُکْتِبُ الْغِلْمَانَ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَعَوَّذُ بِھِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ

بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے دونوں نے کہا سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس عمر کی طرف زندہ پھیرے جائیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **عَنْ** عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَاةِ مِنَ الْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے بیان کیا کہ آپ پناہ مانگتے تھے بخیلی اور نامردی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ ترجمہ

عمرو بن میمون سے مرسلاً ہے [illegible] **عَنْ** شَقِيرٍ عَنْ شَكَلٍ قَالَ سَمِعْتُهُ [illegible] ترجمہ شقیر بن شکل سے روایت ہے اس

نے اپنے باپ سے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ شَرِّ

[illegible] **عَنْ** سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ [illegible] فَقَالَ رَجُلٌ وَنَحْنُ نَقُولُ ذَلِكَ قَالَ لَعَمْرِي ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور محتاجی سے ایک شخص نے کہا کیا دونوں برابر

[illegible] پہنچا دیتی ہو خدا کی ناشکری کی نوبت آجاتی ہے یا دوزخ کے طمع سے

[illegible] **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنَ الضَّلَالِ گمراہی سے پناہ مانگنا **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ

أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر کے باہر تشریف لاتے

تو کہتو (چلتی وقت) بسم اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری ای پروردگار پہلنے سے (یعنی بی قصد گناہ کرنے سے یا چلتی مین کہی جانے سے) یا راہ بہولنے سے یا ظلم کرنے سے یا مجھپر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنی ہی یا مجھپر جہالت ہونے سے

الاستعاذۃ من غلبۃ العدو دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بہؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدو و شماتۃ الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا کرتی تھی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنون کی ملامت سے

الاستعاذۃ من شماتۃ الاعداء دشمنون کی ملامت سے پناہ مانگنا **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بہؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وشماتۃ الاعداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے وہی روایت ہی جو اوپر گزری

الاستعاذۃ من الھرم بڑہاپے سے پناہ مانگنا **عن** عثمان بن ابی العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھذہ الدعوات اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل ومن فتنۃ المحیا والممات ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا مانگتے تہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑہاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والمأثم واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑہاپے اور قرضداری اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری جہنم کے عذاب سے

الاستعاذۃ من سوء القضاء بری قضا سے پناہ مانگنا **ف** قضا اللہ ہی کا حکم ہی جو کسی بندے کے برائی یا بھلائی کے نسبت صادر ہوتا ہی پھر اگر دعا مانگی اور خدا کی درگاہ مین روئے پیٹے تو وہ اپنے حکم کو بدل دیتا ہی اور یہ بدلنا ہم لوگون کی نسبت ہی نہ خدا کی نسبت اوسکو بھلی ہی یہہ معلوم تہا کہ یہ بندہ دعا کریگا اور پھر حکم اسطرح ہوگا

عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من ہذہ الثلثۃ من درک الشقاء وشماتۃ الاعداء وسوء القضاء وجھد البلاء قال سفیان ھو ثلثۃ فذکرت اربعۃ الا انی لا احفظ الواحد الذی لیس فیہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی تہی تین چیزون سے بدبختی آنے سے اور دشمنون کی ملامت سے اور بری قضا سے اور سخت بلا سے۔ سفیان نی کہا حدیث مین تین چیزین تہین مگر مین نے چار بیان کین اسلیے کہ مجھے یاد نہین ہا کون سی اوس مین نہ تہی

الاستعاذۃ من درک الشقاء بدبختی آنے سے پناہ مانگنا **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعیذ من سوء القضاء وشماتۃ الاعداء ودرک

الشقاء وجهد البلاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **الاستعاذۃ من الجنون** جنون سے پناہ مانگنا **عن انس** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الجنون والجذام والبرص وسیئ الاسقام ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری جنون اور جذام اور برص اور سبھی بیماریوں سے **الاستعاذۃ من عین الجان** جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا **عن ابی سعید** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من عین الجان وعین الانس فلما نزلت المعوذتان اخذ بھما وترک ما سوی ذلک ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں کی نگاہ سے اور آدمیوں کی پھر جب معوذتین اترین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپ نے ان کو لیا اور سب کو چھوڑ دیا **الاستعاذۃ من سوء الکبر** غرور کی برائی سے پناہ مانگنا **عن انس** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بھؤلاء الکلمات کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وسوء الکبر وفتنۃ الدجال وعذاب القبر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان الفاظ سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بوڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور غرور کی بڑی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ من ارذل العمر** بری عمر سے پناہ مانگنا **عن مصعب بن سعد عن ابیہ** قال کان یعلمنا خمسا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھن ویقولھن اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان اردّ الی ارذل العمر واعوذ بک من عذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے ہم کو پانچ باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ان کی اور کہتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بری عمر تک زندہ رہنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ من سوء العمر** عمر کی برائی سے پناہ مانگنا **عن عمرو بن میمون** قال حججت مع عمر فسمعتہ یقول فی جمع الا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من خمس اللھم انی اعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من سوء العمر واعوذ بک من فتنۃ الصدر واعوذ بک من عذاب القبر ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حج کیا حضرت عمر کے ساتھ وہ مزدلفہ میں کہتے تھے میں نے خود سنا آگاہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینے کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے **الاستعاذۃ من الحور بعد الکور** نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا **ف** حور بعد الکور یعنی سب کام بنے پیچھے بگڑ جانا **عن عبداللہ بن سرجس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال **عن عبداللہ بن سرجس** ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب وسوء المنظر فی الاھل والمال والولد ترجمہ دونوں روایتوں کا۔ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر میں اور مال میں اور دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور اولاد میں **الاستعاذۃ** من دعوۃ المظلوم مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا **عن** عبداللہ بن سرجس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکون ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے اور خیر تک جیسی اور پھرنے سے **الاستعاذۃ** من کآبۃ المنقلب سفر سے لوٹنے کے وقت رنج سے پناہ مانگنا **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال یاصبوحہ قال اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ کرتی اونٹنی سی (یعنی بتاتا کیا شوق سے اپنی منزل کو) پھر فرماتے یا اللہ تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں اور مال میں (یعنی میں جاتا ہوں گھر بار کا محافظ تو ہی ہے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے لوٹنے کی حسرت سے (یعنی سفر میں بھی آرام سے رکھ اور جب لوٹوں تو ہم الخیر لوٹوں اور سب کو صحیح سالم پاؤں **الاستعاذۃ** من جار السوء بری ہمسائے سے پناہ مانگنا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جار السوء فی دار المقام فان جار البادیۃ یتحول عنک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی بری ہمسائے سے رہنے کی جگہ میں (یعنی بستی میں وشہر میں) اس لیے کہ جنگل کا ہمسایہ تو ٹل جاتا ہے (وہ ایک روز یہاں رہ بھی ہوا تو خیر اور بستی کا ہمسایہ تو جما رہتا ہے اپنی جگہ سے) **الاستعاذۃ** من غلبۃ الرجال لوگوں کے بوجھ سے پناہ مانگنا **عن** انس بن مالک یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی طلحۃ التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی فخرج بی ابو طلحۃ یردفنی وراءہ فکنت اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما نزل فکنت اسمعہ یکثر ان یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میرے لیے ڈھونڈ دے میری خدمت کے لیے ابوطلحہ مجھکو لیکر نکلے اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے سواری پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو میں سنتا آپ اکثر فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج سے اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور قرضداری کے بوجھ اور لوگوں کے زور سے **الاستعاذۃ** من فتنۃ الدجال دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وعلی سنن ابی داؤد

كَانَ يَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَإِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فرماتے تھے تم کو فتنہ ہوگا قبروں میں **الاستعاذۃ** مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ جہنم کے عذاب سے اور دجال کے شر سے پناہ مانگنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ آدمیوں کے شیطان سے پناہ مانگنا **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے میں آپ کے پاس جا کر بیٹھا آپ نے فرمایا اے ابوذر پناہ مانگ اللہ کی جنوں کے شیطانوں سے اور آدمیوں کے شیطانوں سے میں نے کہا کیا آدمیوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں **الاستعاذۃ** مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوِّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عَوِّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عَوِّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عَوِّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے آپ فرماتے تھے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَثَ

مِنْ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو پانچ چیزوں سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی فتنے اور دجال کے فتنے سے **الاستعاذۃ** مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ موت کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اذکو یہ دعا سکھلاتے ہے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے آپنے فرمایا کہو یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللهِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی اوس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے **الاستعاذۃ** مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **الاستعاذۃ** مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اپنی دعا میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں غلطی ہوئی ہے بجای سلیمان بن یسار کے سلیمان بن کنان صحیح ہے **الاستعاذۃ** مِنْ عَذَابِ اللهِ خداوند تعالی کے عذاب سے پناہ مانگنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی اوس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے **الاستعاذۃ** مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے عذاب سے **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ عَذَابِ النَّارِ دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ حَرِّ النَّارِ جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے اور دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے اور جہنم کی گرمی سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت نہیں ہے **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے جنت مانگتا ہے تین بار تو جنت کہتی ہے یا اللہ اسکو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ اسکو بچا دے دوزخ سے **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ شَرِّ مَا صَنَعَ کام کی برائی سے پناہ مانگنا **عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سَیِّدَ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے یا اللہ تو میرا رب ہے سوا تیری کوئی برحق معبود نہیں تو نے مجھکو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیری اقرار اور وعدے پر ہوں جہاں تک کہ مجھسے ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے اپنے کاموں کے اور اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا مجھپر اور اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھپر بخشدے مجھکو کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کو پڑھی اور یقین کر کے اور مر جاوے تو جنت میں جاویگا اور شام کو پڑھے اوس پر یقین کر کے تو بھی جنت میں جاویگا **اَلْاِسْتِعَاذَةُ**

من شر ما عمل اعمال کی برائی سے پناہ مانگنا **عن** عبیدہ بن ابی لبابۃ ان ابن یساف حدثہ انہ سأل عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اکثر ما یدعو بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ قالت کان اکثر ما کان یدعو بہ اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل بعد ترجمہ عبیدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے ابن یساف نے ان سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا دعا مانگتے تھے اپنی وفات سے پہلی انہوں نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا **عن** ابن یساف قال سئلت عائشۃ ما کان اکثر ما کان یدعو بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان اکثر دعائہ ان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** فروۃ بن نوفل قال سألت ام المؤمنین عائشۃ عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو قالت کان یقول اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے ام المومنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے انہوں نے کہا آپ دعا کرتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے اس کام کی جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** جو کام ابھی نہیں کیا ان کی برائی سے پناہ مانگنا **عن** فروۃ بن نوفل قال سألت عائشۃ فقلت حدثینی بشیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل **عن** فروۃ بن نوفل قال قلت لعائشۃ اخبرینی بدعاء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** من الخسف وغیرہ جانے سے پناہ مانگنا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک بعظمتک ان اغتال من تحتی مختصر قال جبیر وھو الخسف قال عبادۃ فلا ادری قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قول جبیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری بڑائی کی کہ میں جاؤں آفت میں نیچے کی طرف سے۔ یہ حدیث مختصر ہے جبیر نے کھا نیچے کی برائی سے مراد زمین میں دھس جانا ہے عبادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا جبیر کا **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک ان اغتال من تحتی یعنی بذلک الخسف ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الاستعاذۃ** من التردی والھدم گر کر مرنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا **عن** ابی الیسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من التردی والھدم والغرق والحریق واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت

وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ترجمہ ابو یسیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گر پڑنے سے (جیسی پہاڑ پر سے یا کوٹھے پر سے) اور مکان گر نے سے اور اوس میں دب جانے سے اور پانی میں ڈوب جانے اور جل جانے سے آگ میں اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر (یعنے جہاد میں بھاگتے ہوئے) اور پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ بچھو کے ہر دو مرنے سے **عَنْ** اَبِى الْيَسِيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّىْ وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِى الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اَمُوْتَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ وَاَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برے سرا اور رعم سے **عَنْ** اَبِى الْاَسْوَدِ السُّلَمِىِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِى الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِىْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ترجمہ ابو الاسود سلمی سے بھی ایسی ہی روایت ہی جو اوپر گزری **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا اوس کے رضامندی کے ساتھ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِىْ فِرَاشِىْ فَلَمْ اَجِدْهُ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنی بچھونے میں ڈھونڈھا تو نہ پایا میں نے اپنا ہاتھ پھیرا بچھونے پر میرا ہاتھ آپ کے پانوں پر لگا اوسجگہ پر جو بلتے وقت زمین سے ٹھہا رہتا ہے معلوم ہوا آپ سجدے میں ہیں آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے پناہ مانگنا **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَاَلْتَنِىْ عَنْ شَىْءٍ مَا سَاَلَنِىْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَاهْدِنِىْ وَارْزُقْنِىْ وَعَافِنِىْ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتی تھیں اونہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی آپ تکبیر کہتے تھے دس بار اور سبحان اللہ کہتے تھے دس بار اور استغفار کہتے تھے دس بار اور فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے روز **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اوس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ سنی جاوے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جس مین ڈر نہ ہو خدا کا ڈر نہ ہو اور اوس جی سے جو نہ بھرے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہی جو اوپر گزرا **اَلْاِسْتِعَاذَةُ** مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْتَجَابُ اوس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ کُنَّا اِذَا قِیْلَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِهٖ وَاَمَرَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْتَجَابُ ترجمہ عبداللہ بن الحارث سے روایت ہی زید بن ارقم سے جب یہ کہتے تم بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے مین نہین بیان کرونگا تم سے مگر جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر تو بہتر پاک کرنیوالا ہے تو مالک اور مختار ہے اوسکا یعنی نفس کا یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس دل سے جو سیر نہ ہو اور اوس دل سے جس مین ڈر نہ ہو خدا کا اور اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے تھے مین اللہ کا نام لیکر اسی بھروسے پر نکلتا ہون

تم کو اسد کی یاد ہی اور نماز سے تو تم پھیر دئے ہو کہ نہیں عن عمر رض قال لما نزل تحریم الخمر قال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیۃ التی فی البقرۃ فدعی عمر فقرئت علیہ فقال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیۃ التی فی النساء یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فکان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ نادی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیۃ التی فی المائدۃ فدعی عمر فقرئت علیہ فلما بلغ فھل انتم منتھون فقال عمر انتھینا انتھینا ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہی جب شراب کے حرمت اوتری تو انہون نے دعا کی یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف بیان کر دی تو وہ آیت اوتری سورہ بقر مین ہی (یعنی یسالونک عن الخمر والمیسر الخ تک) جو تھی مین تحریم شراب اور جوے کو تو کہا اون دونون مین بڑا گناہ ہی اور فائدہ بھی ہی لیکن گناہ فایدہ سے زیادہ ہی) پھر عمر بلائے گئے اور اون کو وہ آیت سنائی گئی اونہون نے کہا یا اللہ ہم کو صاف صاف بیان کر شراب کا کیونکہ یہ آیت بھی گول گول تھی اس سے صاف نہین نکلتا تھا کہ شراب پینا مطلقا حرام ہی پھر وہ آیت اوتری جو سورہ نسا مین ہی (یعنی ایمان والو نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے مین ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی جب نماز کو کھڑا ہوتا تو پکار دیتا مت نماز پڑھو جب نشے مین ہو) عمر بلائے گئے اور اونکو یہ آیت سنائی گئی اونہون نے کہا یا اللہ ہم کو شراب کے باب مین صاف صاف بیان کر دی آخر وہ آیت اوتری جو سورہ مائدہ مین ہی (جسکا ترجمہ باب کے شروع مین گزرا) پھر عمر بلائے گئے اور یہ آیت انکو سنائی گئی جب فھل انتم منتھون پر پہونچی تو عمر نے کہا ہم نے چھوڑا ف اس آیت مین صاف صاف اللہ تعالی نے شراب کی حرمت بیان کی فرمایا وہ پلید ہی اور پلید حرام ہی اور فرمایا وہ شیطان کا کام ہی اور فرمایا اوس سے بچو **ذکر** الشراب الذی امر بتخریم الخمر جب شراب کی حرمت اوتری تو کونسا شراب بہایا گیا عن سلیمان التیمی انا انس بن مالک اخبرھم قال بینا انا قائم علی الحی وانا اصغرھم سنا علی عمومتی اذ جاء رجل فقال انھا قد حرمت الخمر وانا قائم علیھم اسقینھم من فضیخھم فقالوا اکفھا فکفاھا فقلت لانس ما ھو قال البسر والتمر قال ابوبکر بن انس کان خمرھم یومئذ فلم ینکر انس ترجمہ انس رض سے روایت ہی مین اپنے قبیلے مین کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤن کے پاس اور سب سے کمسن مین ہی تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہا کہ شراب حرام ہوا اور مین کھڑا ہوا اونکو فضیخ پلا رہا تھا (فضیخ ایک قسم کا شراب ہی جو گدری کھجور کو توڑ کر بناتا ہے) اونہون نے کہا اوسکو لٹ دی (یعنی اوس برتن کو جس مین شراب تھا) مین نے اولٹ دیا سلیمان نے کہا وہ شراب کا ہی کا تھا انس نے کہا گدر کھجور اور خشک کھجور کا) ابوبکر بن انس نے کہا اون دنون لوگ یہی شراب پیتے پیتے انس نے یہ سنا اور اسکا انکار نہ کیا ف تو معلوم ہوا کہ خمر شامل ہی کھجور کے شراب کو عن انس قال کنت اسقی ابا طلحۃ وابی بن کعب وابا دجانۃ فی رھط من الانصار فدخل علینا رجل فقال حدث خبر نزل تحریم الخمر فکفانا قال وما ھی یومئذ الا الفضیخ خلیط البسر والتمر

قال وقال انس لقد حرمت الخمر وان عامة خمورهم یومئذ الفضیخ ترجمہ انس سے روایت ہے میں ابوطلحہ
اور ابی بن کعب اور ابو دجانہ کو انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے
شراب حرام ہو گیا یہ سنکر ہم نے شراب کا برتن اوندھا دیا اور ان دنوں میں شراب فضیخ تھا (یعنی گدر اور خشک کھجور کا شراب ہے
گدر کھجور کا) انس نے کہا شراب حرام ہوا اوسوقت جب وہ لوگ فضیخ پیا کرتے تھے **استحقاق** الخمر لشراب البسر
والتمر گدر اور کھجور خشک کے شراب کو خمر کہنے میں **عن** جابر یعنی ابن عبد الله قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر نے
کہا گدر اور خشک کھجور کا جو شراب بنے وہ خمر ہے **عن** جابر بن عبد الله قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر بن عبد الله
نے کہا گدر اور خشک کھجور کا شراب خمر ہے **عن** جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الزبیب والتمر وهو الخمور
ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور اور کھجور کا شراب خمر ہے **نهی البیان** عن
نبیذ الخلیطین الزجة الی البیان البلح والتمر خلیطین کا نبیذ پینے سی ممانعت **ف** نبیذ کہتے ہیں اوس پانی کو جس
میں کھجور یا انگور بھگو دیے جاویں اور وہ شیریں ہو جاوے اوس میں تیزی اور جوش نہ ہو جس سے نشہ کا احتمال ہو یہ نبیذ
سب علما کے نزدیک پینا درست ہے مگر خلیط چیزیں ملا کر بھگوئی جاویں جیسی گدر اور پختہ کھجور یا کھجور اور انگور اور اوسکو خلیطین
کہتے ہیں تو بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعضوں کے نزدیک نادرست اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا **عن**
رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن البلح والتمر والزبیب والتمر ترجمہ
ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور (جو کچھ پک گئی ہو) اور خشک کھجور سے اور انگور اور کھجور سے
(یعنی اوس نبیذ سے جو اندونوں سے ملکر تیار کیا جاوے) **خلیط** البلح والزهو والبسر اور کچی کھجور کا ملا کر نبیذ پینے کی ممانعت
عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والمقیر وان یخلط البلح
والزهو ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی بتن اور روغنی باسن اور لکڑی
کی باسن میں نبیذ بھگونے سے اور منع کیا کچی اور کچی کھجور کو ملا کر بھگونے سے (کیونکہ احتمال ہے جلدی نشہ لانیکا) **عن** ابن عباس
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والمزفت وزاد مرة اخری والمقیر وان یخلط التمر بالزبیب
والزهو بالتمر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کدو کی تونبی اور روغنی ال کے باسن سے دوسری
بار اتنا زیادہ کیا اور چوتھی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے **عن**
ابی سعید الخدری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الزهو والتمر والزبیب والتمر ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے **خلیط**
الزهو والرطب کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت **عن** ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
لا تجمعوا بین التمر والزبیب ولا بین الزهو والرطب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت کٹھا کرو کھجور اور انگور کو اور نہ کچی کھجور اور تر کھجور کو عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّھْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگو کچی اور تر کھجور کو ایکساتھ اور نہ انگور اور کھجور کو ایک ساتھ خَلِیْطُ الزَّھْوِ وَالْبُسْرِ کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ وَاَنْ یُّخْلَطَ الزَّھْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّھْوُ وَالْبُسْرُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور کچی اور خشک کھجور اور کچی اور گدر کھجور کو ملانے سے خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور اور انگور اور گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملاؤ انگور اور کھجور کو اور نہ گدر کھجور اور خشک کھجور کو خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا منع ہے عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَنَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمَۃِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ تَخْلِطَا وَعَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ تَخْلِطَا وَکَتَبَ اِلٰی اَھْلِ جَرَّانَ اَنْ لَّا تَخْلِطُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی برتن اور چوبین ہانڈی سے اور گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسطرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور لکھا آپ نے جرا ایک بستی کا نام ہے) والو کہ مت ملاؤ انگور اور کھجور کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْبُسْرُ وَحْدَہٗ حَرَامٌ وَمَعَ التَّمْرِ حَرَامٌ ترجمہ ابن عباس نے کہا گدر کھجور کو الگ بھی بھگونا حرام ہے اور سوکھی کھجور کے ساتھ بھی حرام ہے خَلِیْطُ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور سوکھی کھجور اور گدر کھجور کو ملانے سے عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَنَھٰی عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ یُّنْبَذَا جَمِیْعًا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور سے اور منع کیا گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے خَلِیْطُ الرُّطَبِ الزَّبِیْبِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّھْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا

الرطب والزبيب جميعا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور مت بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر **خليط البسر والتمر** (تر کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت) **عن جابر** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينبذ الزبيب والبسر جميعا ونهى ان ينبذ البسر والرطب جميعا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **ذكر العلة التي من اجلها نهى عن الخليطين ان يخلطا** (علت کا بیان جس کی وجہ سے خلیطین سے منع کیا گیا) **عن ابي قتادة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط البسر والتمر وعن خليط الزبيب والتمر ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے **ذكر العلة التي من اجلها نهى عن الخليطين ان ينبذا** (علت کا بیان جس کی وجہ سے خلیطین سے منع کیا گیا کہ نہ بھگوئے جائیں) **عن ابي قتادة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط الزهو والتمر وعن خليط الزبيب والتمر وقال لا تنبذوا الزهو والرطب جميعا ولا البسر والزبيب جميعا وانبذوا كل واحد منهما على حدة ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کچی اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور گدر اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور آپ نے فرمایا ہر ایک کو جدا جدا بھگوؤ اور ان

الرطب والزبيب جميعا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور مت بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر **خليط البسر والتمر** (تر کھجور اور انگور کو ملانے کی ممانعت) **عن جابر** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان ينبذ الزبيب والبسر جميعا ونهى ان ينبذ البسر والرطب جميعا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **ذكر العلة التي من اجلها نهى عن الخليطين ان يخلطا** (علت کا بیان جس کی وجہ سے خلیطین سے منع کیا گیا کہ نہ ملائے جائیں) **عن انس** بن مالك قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تجمع شتيتين جميعا تبغي تمرهما على صاحبه قال وسألته عن الفضيخ فقال كان يكره المذنب من البسر مخافة ان يجتوى شيئين فكنا نقطعه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کو ملا کر بھگونے سے اس لیے کہ ایک دوسری پر زور پڑ جاوے اور میں نے پوچھا آپ سے فضیخ کو (اور فضیخ کے معنے گزر چکے) آپ نے فرمایا اوس سے اور آپ برا جانتے تھے اوس گدر کھجور کو جو پکنے کے قریب ہو گئے ہو اس واسطے کہ دو چیزیں ہمیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اوس میں کاٹ ڈالتے جو پچپاتی **عن ابي ادريس** قال سمعت انس بن مالك يقول ينتبذ المذنب من البسر فجعل يقطعه منه ترجمہ ابو ادریس سے روایت ہے انس بن مالک سے کہ گدر کھجور آئی جو ایک طرف سے پکنی لگی تھی وہ اوس کو کاٹنے لگے **عن قتادة** كان انس يأمرنا بالتنوب فيقرص ترجمہ قتادہ نے کہا انس حکم کرتے تھے ہم کو اوس کھجور کے کترنے کا جو ایک طرف سے پکی جاتی تو جتنی پکی ہوتی اوسکو نکال ڈالتے تاکہ خلیطین نہ ہوں) **عن انس** ان النبي كان لا يدع شيئا من رطبه حتى يعزله عن فضيخه ترجمہ انس سے روایت ہے وہ جسقدر پکی ہوتی کھجور اوتنی نکال ڈالتے اپنے فضیخ میں سے (فضیخ گدر کھجور کے نبیذ کو بھی بولتے ہیں) **الترخيص في انتباذ البسر وحده وفي قبل غيره في فضيخه** صرف گدر کھجور کو بھگونے کی اجازت اور اوسکا نبیذ پینے کی جبتک اوس میں تغیر نہ ہو یعنی تیزی اور نشہ نہ آوے) **عن ابي قتادة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنبذوا الزهو والرطب جميعا ولا البسر والزبيب جميعا وانبذوا كل واحد منهما على حدة ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ملا کر اور نہ گدر کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو علحدہ علحدہ بھگوؤ **الانتباذ في الاسقية التي يلاث على افواهها** (مشکوں میں نبیذ بنانا جنکے منہ بندھے ہوں) **عن ابي قتادة** عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن خليط الزهو والتمر وخليط البسر والتمر وقال لينبذ كل واحد منهما على حدته في الاسقية التي يلاث على افواهها ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کچی اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور گدر اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور آپ نے فرمایا ہر ایک کو جدا جدا بھگوؤ ان

مشکوں مین جنکے منہ باندہ دیے جاوین (تاکہ کیڑا اور مکھی وغیرہ گھسنے نپاوے) **الترخیص فی انتباذ التمر وحدہ**
صرف کھجور بھگونیکی اجازت **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخلط البسر
او رطب بتمر وزبیب ببسر وقال من شربہ منکم فلیشرب کل واحد منہ فردا تمرا فردا او بسرا فردا او
زبیبا فردا ترجمہ ابوسعید خدری رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ
ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو گدر کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص پیا چاہے انکو
تو ہر ایک کو جدا جدا پیے کھجور کو جدا گدر کو جدا انگور کو جدا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نھی ان یخلط البسر تمرا او زبیبا بتمر او زبیبا ببسر قال من شرب منکم فلیشرب کل واحد منہ فردا ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا **انتباذ الزبیب وحدہ** صرف انگور کو بھگونا **عن** ابی ھریرۃ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یخلط البسر والزبیب والبسر والتمر وقال انبذوا کل واحد منھما علی حدۃ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدر کھجور اور انگور یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ
ہر ایک کو جدا جدا **الرخصۃ فی انتباذ البسر وحدہ** گدر کھجور الگ بھگونے کی اجازت **عن** ابی سعید ان النبی انتبذوا
صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان ینبذ التمر والزبیب والتمر والبسر وقال انبذوا الزبیب فردا والتمر فردا
والبسر فردا ترجمہ ابوسعید سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور سوکھی
گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا انگور کو الگ بھگوؤ اور کھجور کو الگ اور گدر کھجور کو الگ **تاویل** قولہ عز وجل
ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا اس آیت کی تفسیر تم کو غور کرنا چاہیے
کھجور اور انگور کے پھلون مین بناتے ہو اون ہی نشا اور روزی خاصی **ف** روزی تمھون دونو میوون سے کھانا یہ حلال ہے
اور نشہ اونکا شراب بنانا جسوقت یہ آیت اوتری تو شراب حلال تھا پھر اوس کے بعد حرام ہوا کیونکہ یہ آیت سورہ نحل مین ہے
اور وہ مکی ہی اور شراب کی حرمت سورہ مائدہ مین ہی جو مدینہ مین اوتری آپ اختلاف ہی مفسرین کا کہ سکر سے اس آیت مین کیا
مراد ہی اکثر قول ہی کہ سکر سے مراد خمر ہی جو کھجور اور انگور دونون سے بنتا ہے اور بعض حنفیہ یہ کہتے ہین کہ سکر کھجور کا شیرین پانی
ہی جسمین نشہ نہ آیا ہو لیکن یہ قول ضعیف ہی **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من
ھاتین وقال سوید فی ھاتین النخلۃ والعنبۃ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا **عن** ابراھیم والشعبی
قالا السکر خمر **عن** سعید بن جبیر قال السکر خمر **عن** سعید بن جبیر قال السکر خمر ترجمہ
ابراہیم اور شعبی اور سعید بن جبیر (بڑے تابعین مین) نے کہا سکر خمر ہی **عن** سعید بن جبیر قال السکر حرام والرزق
الحسن حلال ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی اونھون نے کہا سکر حرام ہی اور روزی خاصی حلال ہے **ذکر**
الاوعیۃ الاشیاء التی کانت فیھا الخمر حین نزل تحریمھا جب شراب حرام ہوا تو کن کن چیزون سے شراب بنتا تھا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ
وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضہ سنا آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے کہا اے لوگو دیکھو جس دن شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے
شراب بنا کرتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو مخامرہ کرے عقل کے (یعنی خمر نکالا گیا ہے
مخامرت جس کے معنے چھپانے کے ہیں تو جو شراب عقل کو چھپا دے یعنے نشہ لاوے وہ حرام ہے خواہ انگور سے بنے یا اور کسی چیز سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ
نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے میں نے
حضرت عمر رضہ سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو کہ جب شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے
بنا کرتا تھا انگور اور گیہوں اور جو اور کھجور اور شہد سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
وَالْعَسَلِ وَالْعِنَبِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد اور انگور سے تَحْرِيمُ الْأَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ الْأَقْمَارِ وَالْحُبُوبِ كَانَتْ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ اجْتَمَعَتْ لَهَا الشَّارِبُ بِهَا جو شراب غلے یا پھلوں سے
بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو پر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَنَا
يَنْبِذُونَ لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَإِذَا أَصْبَحْنَا شَرِبْنَا قَالَ أَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَأُشْهِدُ اللَّهَ
عَلَيْكَ أَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَأُشْهِدُ اللَّهَ عَلَيْكَ أَنَّ أَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا
وَكَذَا يُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَإِنَّ أَهْلَ فَدَكَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا يُسَمُّونَهُ
كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتَّى عَدَّ عَشْرَةَ أَوْ بِضْعَةَ أَحَدُهَا الْعَسَلُ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ شخص عبداللہ
بن عمر رضہ پاس آیا اور بولا ہمارے لوگ ہمارے لیے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم اس کو پیتے ہیں عبداللہ نے
کہا میں تجھ کو منع کرتا ہوں نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں
نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں چیزوں سے شراب بناتے
اور اس کا نام یہ اور یہ کہتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اور فدک والے فلاں فلاں چیزوں کا شراب بناتے ہیں اور اس کے نام یہ
یہ کہتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسطرح چار قسم کے شرابوں کو بیان کیا ان میں سے ایک شہد کا شراب تھا دس نام بدلکر
رکھ لینے سے کچھ نہیں ہوتا جس شراب میں نشہ ہو اس کا تھوڑا بہت دونوں میں حرام ہے اِثْبَاتُ اسْمِ الْخَمْرِ
لِكُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے (اگرچہ انگور سے نہ بنا ہو) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا خمر ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم کل مسکر حرام و کل مسکر خمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ حسین بن منصور نے کہا امام احمد بن حنبل نے کہا
یہ حدیث صحیح ہی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مگر اس مین یہ نہین ہی کہ ہر نشہ لانے والا حرام ہی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر
خمر و کل مسکر حرام عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر حرام و کل مسکر خمر
ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہی اور ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے
تحریم کل شراب اسکر ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر
حرام ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہی عن ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی عن ابی هریرة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان ینبذ فی الدباء والمزفت والتمر والحنتم وکل مسکر حرام ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تونبی اور لاکھی اور کھجور اور روغنی برتن مین نبیذ بنانے
سے اور فرمایا کہ جو نشہ کری حرام ہی عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنبذ وا فی الدباء ولا المزفت
ولا التمر ولا الحنتم وکل مسکر حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایسی ہی روایت ہی مگر اس مین روغنی برتن کا ذکر نہین ہے عن
عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شراب اسکر فهو حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ لاوی وہ حرام ہی عن عائشة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر حرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوچھا
شہد کے شراب کو آپ نے فرمایا جو نشہ کری وہ حرام ہی عن عائشة رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال
کل شراب اسکر فهو حرام والبتع من العسل عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل
شراب اسکر فهو حرام والبتع هو نبیذ العسل ترجمہ اندونون روایتون کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوموسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ
لانیوالا حرام ہی عن ابی موسی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقال معاذ انا
نبعث الی ارض کثیر شرابها فما اشرب قال اشرب ولا تشرب مسکرا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا معاذ نے کہا آپ ہم کو اوس ملک مین بھیجتے ہین جہان لوگ بہت شراب
پیتے ہین آپ نے فرمایا تو بھی پی لیکن وہ شراب پیے جو نشہ نکری ف البتہ جس شراب مین نشہ نہ ہو جیسے نبیذ یعنی شربت انگور یا کھجور
کا اوسکی مینی کی ممانعت نہین ہی عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ترجمہ ابوموسے
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہی عن الاسود بن شیبان السدوسی قال سمعت عطاء

سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَأْتِي بِكُبَّاسٍ فَنَعْتَبِرُ لَنَا الْأَشْرِبَةَ فِي الْمَاءِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ كُلُّ مُنْكَرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ ترجمہ اسود بن شیبان سے روایت ہے ایک شخص نے عطا سے کہا ہم حرمین جاتے ہیں اور بازاروں میں غرابیکتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن معلوم نہیں کن برتنوں میں وہ بنی ہے عطا نے کہا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا عطا نے کہا جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی ہے عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن سیرین نے کہا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْخُزَيْمِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطِّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ عبدالملک بن طفیل نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے (جو خلیفہ تھے خلفاء بنی امیہ میں سے) ہم کو لکھا مت پیو طلاء کو طلاء شراب ہے جو آگ پر رکھکر جوش دیا جاوے یہانتک کہ گاڑھا ہو جاوے) جبتک دو حصے دس کے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے (جو نہایت گاڑھا ہو جیسے اونٹ کو ملنی کے دوا اسی جیسا اسکو طلا کہتے ہیں) اور ہر نشہ لانے والا حرام ہے عَنِ الصَّعِقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ صعق بن حزن سے روایت ہے عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ ہر نشہ کرنے والا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے اشعری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے **تفسیر البتع** والمزر مزر اور بتع کس شراب کو کہتے ہیں عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہان شراب ہوتے ہیں تو میں کونسا شراب پیوں اور کونسا نہ پیوں آپنے فرمایا وہان کونسے شراب ہوتے ہیں میں نے کہا بتع اور مزر آپنے فرمایا بتع اور مزر کیا میں نے کہا بتع تو شہد کا شراب ہے اور مزر جوار کا شراب ہے ..... آپنے فرمایا جو نشہ لاوے اوسکو نہ پی کیونکہ میں حرام کر چکا ہر نشہ لانے والے شراب کو عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ قُلْتُ شَرَابٌ يُكَوَّنُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يُكَوَّنُ مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کیطرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہان شراب ہوتے ہیں جنکو بتع اور مزر کہتے ہیں آپنے فرمایا بتع کیا ہے میں نے کہا ایک شراب بنتا ہے شہد سے اور مزر جو سے بنتا ہے آپنے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْخَمْرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ فَقَالَ مَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ

قال مسکر فقال نعم قال کل مسکر حرام ترجمہ عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ سنایا پھر خمر کی آیت کو بیان کیا ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ مزر کیسا ہی آپنے فرمایا مزر کیا وہ بولا ایک دانہ ہی جو یمن مین بنایا جاتا ہے آپنے فرمایا اوس مین نشہ ہوتا ہی وہ بولا ہان آپنے فرمایا جو نشہ لاوی وہ حرام ہی عن ابی الجوزیۃ قال سمعت ابن عباس سئل فقیل لہ افتنا فی الباذق فقال سبق محمد الباذق وما اسکر فھو حرام ترجمہ ابوالجوزیہ سے روایت ہی ابن عباس سے کسینی پوچھا باذق (بادہ ہی نکلا ہی جو فارسی لفظ ہی یعنی شراب جسکو تھوڑا سا پکایا جاوے) مین فتوی دیجیے انہونی کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین نہ تہا جو نشہ لاوے وہ حرام ہی (تو مگر باذق مین نشہ پیدا ہوگیا تو حرام ہی ورنہ حلال ہی) عن نبیہ کل خمر حرام وما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام جس شراب کے بہت پینے سی نشہ ہو اوسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ترجمہ عبداللہ عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شراب کا بہت پینا نشہ لاوی اوسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہی عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا کہ عن قلیلہ ما اسکر کثیرہ ترجمہ سعد سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون اوس شراب سے تھوڑی پینے سے جسکا بہت پینا نشہ لاوی عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن قلیل ما اسکر کثیرہ ترجمہ سعد سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھوڑا پینا اوس چیز کا جسکا بہت پینا نشہ لاوے عن ابی مریمۃ قال علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرضوہ فتحینت فطرہ بنبیذ صنعتہ لہ فی دباء فجئتہ بہ فقال ادنہ فادنیتہ منہ فاذا ھو منتن فقال اضرب بھذا الحائط فان ھذا شراب من لا یؤمن باللہ والیوم الاخر ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی مجھی معلوم تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے ہین مین آپکے روزہ افطار کرنی کیوقت نبید لیکر پہونچا جسکو مین نے کدو کے تونبے مین تیار کیا تہا جب مین لیکر آیا تو آپنے فرمایا نزدیک لا مین نے دیکہے گیا اوس مین جوش آرہا تہا آپنے فرمایا پھینک دے دیوار پر یہ تو وہ پیے گا جسکو یقین نہین اللہ پر اور قیامت پر امام نسائی نے کہا یہ دلیل اسبات کی کہ نشہ لانیوالا شراب حرام ہی تھوڑا ہو یا بہت اور ویسا نہین ہی جیسے حیلہ کرنیوالے لوگ اپنی لی حیلہ نکالتے ہین کہ اخیر گہونٹ جسکے بعد نشہ پیدا ہو حرام ہی اور پہلے گہونٹ سب حلال ہین جن ہی نشہ نہین ہوتا اور علما کا اتفاق ہی اسپر کہ بالکل نشہ اخیر گہونٹ ہی سے پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے پہلے گہونٹ جو پیے اون ہی سے نشہ ہوا ہے ف بعض لوگون نے یہ کہا ہی کہ جو شراب انگور کا نہ ہو اوس کو تھوڑا پینا درست ہے اتنا جس سے نشہ نہ ہو اگر پیتا چلا گیا یہانتک کہ نشہ پیدا ہوا تو اخیر کا گہونٹ جسکے ساتھ نشہ پیدا ہوا حرام ٹہرا اور پہلے گہونٹ درست یہ ذلیل حیلہ ہی درحقیقت نشہ اخیر کے گہونٹ سی پیدا نہین ہوا بلکہ اگلے پچھلے سب گہونٹون کی تاثیر سے تو سب حرام ہوے الذھی عن بتیع الجعۃ وھو شراب یتخذ من الشعیر جو کے شراب سے ممانعت عن علی کرم اللہ وجہہ

قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْعَتَبِيِّ وَالْمِشْيَرَةِ وَالْجُمَّةِ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور لال زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کے شراب پینے سے عَنْ صَعْصَعَةَ قَالَ لِعَلِيٍّ بْنِ أَنْتَ طَالِبٌ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ إِنْهَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ حضرت صعصعہ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اے امیر المومنین منع کر دیجئے ہم کو ان چیزوں سے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع کیا ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی اور لاکھی بتن سے اور جو کے شراب کا ذکر نہیں کیا ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مِنَ الْأَوْعِيَةِ ان برتنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کی کٹوائی میں ذِكْرُ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ انْتِبَاذِ فِيهَا دُونَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا اشْتِدَادَ وَلَا شَرَّ بِهَا كَاشْتِدَادِهِ فِيهَا ان برتنوں کا بیان جن میں نبیذ بنانا منع ہے اس لیے کہ ان برتنوں میں جلدی تیزی جاتی ہے برخلاف اور برتنوں کے بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ عبداللہ بن عمر سے سنا عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ وَأَنَا أَرَاكُمْ تَنْهَوْنَ فِي حَنْتَمِهِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ تو نے کے نبیذ سے بھی منع کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ سے جو کہ تھی مٹی کے گھڑے کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ مَا جُبِّسَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے (یعنی دس میں نبیذ بنانے سے) میں نے کہا حنتم کیا ہے انہوں نے کہا جر (یعنی مٹی کا برتن جس پر لاکھ چڑھی ہو) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَسِيدٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر سے پوچھا جر کا نبیذ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے اس سے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صدق ابن عمر قلت ما الجر قال کل شیء من مدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا جر کے
نبیذ کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حرام کیا ہے یہ سنکر میں ابن عباس پاس آیا اور ان سے کہا آج میں نے
ایسی ایک بات سنی جس سے تعجب ہوا انہوں نے کہا وہ کیا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے جر کے نبیذ کو پوچھا تو انہوں نے
حرام کہا ابن عباس بولے عبداللہ بن عمر نے سچ کہا میں نے کہا جر کیا ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی کا ہو **عن** سعید بن
جبیر قال کنت عند ابن عمر فسئل عن نبیذ الجر فقال حرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشق علی لما
سمعته فاتیت ابن عباس فقلت ان ابن عمر سئل عن شیء فجعلت اعیظه قال ما هو قلت سئل عن نبیذ الجر
فقال صدق حرمه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت وما الجر قال کل شیء صبیع من مدر ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا سعید نے کہا جب میں نے ابن عمر سے یہ سنا تو مجھ پر شاق ہوا پھر میں ابن عباس پاس آیا اور میں نے کہا ابن عمر سے ایک بات
پوچھی گئی مجھ کو بہت بڑی معلوم ہوئی انتہیٰ برتن **الجر** الاخضر سبز لاکھی برتن **عن** ابن ابی اوفی یقول نهی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر قلت فالابیض قال لا ادری ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز لاکھی برتن کے نبیذ سے میں نے کہا اور سفید برتن سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا **عن**
ابن ابی اوفی یقول نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر الاخضر والابیض ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز برتن اور سفید برتن کے نبیذ سے **عن** ابی جحاف قال سالت الحسن عن نبیذ
الجر احرام هو قال حرام قد ثنا من لم یکذب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن نبیذ الحنتم
والدباء والمزفت والنقیر ترجمہ ابو جحاف سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کیا جر کا نبیذ حرام ہے انہوں نے کہا حرام ہے
ہم سے ایسے شخص نے بیان کیا جو جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاکھی سبز اور تونبی اور روغنی اور
چونین برتن سے **النهی عن** نبیذ الدباء تونبی کے نبیذ سے ممانعت **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی
عن الدباء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی کے نبیذ سے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **النهی عن** نبیذ الدباء والمزفت تونبی اور روغنی برتن کے نبیذ سے
ممانعت **عن** عائشة قالت نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والمزفت ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے **عن** علی قال رزم اللہ وجهه عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه نهی عن الدباء والمزفت ترجمہ حضرت علی سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** عبدالرحمن بن یعمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والمزفت ترجمہ عبدالرحمن بن یعمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** انس بن مالک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والمزفت ان ینبذ فیهما ترجمہ انس بن مالک سے بھی ایسی ہی
روایت ہے **عن** ابی هریرة یقول نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والمزفت ان ینبذ فیهما ترجمہ

ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن النقیر والمزفت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ روغنی اور کدو کے باس بن **ذکر** النھی عن نبیذ الدباء والحنتم والنقیر یعنی کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین برتن کے نبیذ بنانے سے ممانعت **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور چوبین برتن سے کیونکہ ان چیزوں سے جلد تیزی پیدا ہوتا ہے پہلے لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو چند روز تک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت ہوگئی تاکہ شراب کا بالکل جانا ہو **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والمزفت والنقیر **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبی اور چوبین اور روغنی برتن سے **النھی** عن نبیذ الدباء والحنتم والمزفت والنقیر **ترجمہ** تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن کے نبیذ بنانے سے ممانعت **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن سے **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزفت والدباء والنقیر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روغنی اور تونبی سے اور چوبین برتن سے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے **عن** عائشۃ قالت جاء الشیذ فقالت قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ فیم ینبذ فنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذوا فی الدباء والنقیر والحنتم **ترجمہ** ثمامہ بن حزن سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبدالقیس (ایک قبیلہ) کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا کس برتن میں نبیذ بنا دیں آپ نے منع کیا تونبی اور چوبین اور روغنی اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے **عن** عائشۃ قالت نھی عن الدباء یعنی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کدو کی تونبی سے منع کیا گیا ہے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن نبیذ النقیر والمقیر والدباء

وَالْحَنْتَمِ بِحَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ إِسْحَاقُ وَذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذَةَ وَسَمِعْتُ الْحَرَّانِيَّ قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ أَنْتِ سَمِعْتِيهَا سَمِعْتِ الْحَرَّانِيَّ قَالَتْ نَعَمْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے دبا اور روغنی اور نقیر اور لاکھی برتن نبیذ سے ابن علیہ کی روایت میں ہے اسحاق نے کہا ہنیدہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے مثل معاذہ کے اور گھڑ دنکا بھی ذکر کیا میں نے ہنیدہ سے کہا تو نے حضرت عائشہ سے سنا اور انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا اور اس نے کہا ہاں عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرْقِيِّ بْنِ لَبَّانَ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ بِالْحُرَيْبَةِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَى عَنْهُ تَعْنِي وَقَالَتْ إِيَّاكِ وَسَقِيَّةَ كَانَ يُنْبَذُ فِيهِ غُدْوَةً فَأُوكِيَ عَلَيْهِ وَنَهَتْنِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ ہنیدہ بنت شرقی سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملی حریبہ میں اور میں نے پوچھا ان سے شراب کی تلچھٹ کو اور انہوں نے منع کیا اور کہا بچ مشکیزہ کو جس میں بھگو تے نبیذ اور صبح کو پیتے اور اس کو ڈانٹ کھلا دے (اگر مشکیزہ میں ہو) اور منع کیا مجھ کو تونبی اور روغنی اور لاکھی برتن سے الْمُزَفَّتَةُ روغنی برتنوں کا بیان عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے ذِكْرُ النَّهْيِ الْمَوْصُوفِ عَنْ لَا وَعِيَةِ الَّتِي قَدَّمَ ذِكْرَهَا كَانَ حَتْمًا لَازِمًا لَا عَلَى تَأْدِيبِ بِرتنوں کی ممانعت مذکور نہی نہ بطور تادیب کے (یعنی صرف کراہت ہی نہیں بلکہ انکا استعمال حرام ہو گیا تھا) عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ترجمہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہے دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انہوں نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور روغنی اور نقیر برتن سے پھر پڑھا اس آیت کو جو دیوے تم کو رسول اس کو لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ عَمَّنْ سَمِعَ مِنْهَا قَالَ لَهُ أُنَاسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهُمْ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَ بَلَى قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اوس نے سنا چچا کے بیٹے سے جس کو اوس کہتے تھے ابن عباس سے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول اوسکو مانو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو میں نے کہا کیوں نہیں اوس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جب اللہ اور اوسکا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو انہی کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور رسول کے فیصلے کیموافق عمل کرنا ضرور ہو جاتا ہے میں نے کہا کیوں نہیں تب اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے نقیر اور روغنی اور لاکھی اور لاکھی ملا ہوا سے (تو ان تینوں برتنوں سے معلوم ہوا کہ یہ ممانعت تادیبی ہے نہ بطور ادب کے) تَفْسِيرُ الْأَوْعِيَةِ

ان برتنوں کے بیان میں عن زاذان قال سألت عبد الله بن عمر قلت حدثني بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأوعية وغيره قال هل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم وهو الجر تسمونه أنتم الجرة ونهى عن الدباء وهو الذي تسمونه أنتم القرع ونهى عن النقير وهي النخلة ينقر فيها ونهى عن المزفت وهو المقير ترجمہ زاذان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا مجھ سے کچھ بیان کرو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے باب میں اور انکی تفسیر کے انہوں نے جواب میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حنتم سے جسکو تم جرہ کہتے ہو یعنی مٹی کا بڑا لاکھی اور منع کیا دباء سے جسکو تم قرع کہتے ہو یعنی توری کدو کی اور منع کیا نقیر سے یعنی کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں اور منع کیا مزفت یعنی مقیر سے رال چپڑی ہوئی سے الاذن فيه لابتياذ الذي خصها بعض الرواة بالآنية التي أتينا على ذكرها الاذن فيما كان في إناء مسقى آپ کا برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہونا اور مشکوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد عبد القيس حين قدموا عليه عن الدباء والنقير والمزفت والمزادة المجبوبة وقال انتبذ في سقائك واوكه واشربه حلوا قال بعضهم ائذن لي يا رسول الله في مثل هذا قال إذا يهريق مثل هذه ويشار بيده يصف ذلك ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے لوگوں کو منع کیا جب وہ آئے آپ پاس تو نبی اور نقیر اور روغنی اور پکھال سے اور فرمایا نبیذ بناؤ اپنے مشکیزے میں بیچ میں یہ ڈانٹ لگاؤ اور پیو اسکو میٹھا میٹھا بعضوں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے اسی کی آپنے فرمایا تو جاتا ہے کہ اوس کیسا کرلے پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے بیان کرنے لگے اوس کی تیزی اور شدت کو عن جابر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم والمزفت والدباء والنقير وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا لم يجد سقاء ينتبذ له فيه نبذ له في تور من حجارة ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتن سے نبی اور چوبین برتن سے اور آپ پاس جب مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کو تو پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا عن جابر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له في سقاء فإذا لم يكن له سقاء نبذ له في تور من حجارة قال ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والنقير والمزفت ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں نبیذ بنایا پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں اور منع کیا آپنے کدو کی نبی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والنقير والحنتم والمزفت ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نبی اور چوبین اور لاکھی اور روغنی برتن سے الاذن في الجر خاصة سبئی کے برتن کی اجازت عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص في الجر غير المزفت ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی جسپر لاکھ نہ لگی ہو الاذن في شنة ہر مشکیزہ

کی اجازت عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ
فَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَدْرَكَهُ زِيَارَةُ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ فَانْتَبِذُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمکو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے اب کہا و
اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت یاد دلاتی ہے آخرت کو اور بیشک ایک شخص
جس کے تن میں چاہے مگر دو نشہ لاوے اوس سے بچو عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ
النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے لیکن اب زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت تین دن سے
زیادہ رکھنے کو لیکن اب جبتک تمہارا جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے مگر مشک میں اب برتنوں میں بناؤ
لیکن ہر مسکر شراب سے جو نشہ لاوے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا
مِنْهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ فِي الْأَشْرِبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین چیزوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے
لیکن اب زیارت کرو سو زیارت تم کو خیر ہی ہوگی اور منع کیا تھا میں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے سو رکھو جس
زمانے میں تمہارا جی چاہے کیونکہ لوگ بہت ہی تو بات دنیا کی ہے اب تک جی چاہے اوس میں رکھو اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں
پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ لاوے اوسکو نہ پیو عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوا فِي مَا بَدَا لَكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن اب نبیذ بناؤ جس برتن میں چاہو اور جو نشہ لاوے اوسے عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ حَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَهُمْ لَغَطًا فَقَالَ مَا هَذَا اللَّغَطُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
لَهُمْ جِرَابٌ يَشْرَبُونَهُ فَمَعَتْ إِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ تَنْتَبِذُونَ قَالُوا نَنْتَبِذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ
ظُرُوفٍ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا إِلَّا فِيمَا يُكَنُّكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُمْ قَلِيلٌ
أَصَابَهُمْ وَبَاءٌ فَصُعِقَ قَالَ لَعَلَّكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرْضُنَا وَبِيئَةٌ وَأَصَابَتْ عَلَيْنَا الْأَمْرَاضُ أَوْ كَمَا
عَلَيْهِ قَالَ اشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جا رہے تھے میں جا کر ایک قوم کی آواز سنی
کر پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا آشوب اسد کے وہ ایک قسم کا شراب پیا کرتے ہیں اوسکو پی کر ہمیں آپ نے کسی کو ادھر بھیجا اور بلایا پھر فرمایا تم کن برتنوں میں نبیذ بناتے ہو انہوں نے کہا جن برتنوں میں اور تونبی میں اور ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں

اپنے فرمایا ست پیو مگر اون سے جسپر ڈانٹ لگاؤ (جسمیں شکیزہ ابریق چمڑے کا) پھر آپ تھوڑی دون ٹھہر کر جبتک اللہ کو منظور تہا اور پھر آئے آپنے اون لوگون کو دیکہا وہ وبا سے زندہ ہو رہے ہین (یعنی ہیضہ کی بیماری سے) آپنے فرمایا کیا ہوا مجھکو تمین دیکہتا ہون تم تباہ ہو گئے اونہون نے کہا ہمنے اللہ کے ہماری زمین وبا بری ہے یعنی کفرمان وبا رہتی ہو ہوا کے فساد سے اور آپ نے حرام کردیا ہمپر ہر مسکر شراب مگر جسپر ہم ڈانٹ لگا دین آپنے فرمایا پیو ہر ایک شراب لیکن بچو اوس سے جو نشہ لاوے **عن** جابر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الظروف فقالت الانصار فقالت یا رسول اللہ لیس لنا وعاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا اذا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منع کیا برتنون سے تو انصار نے شکایت کی اور کہا ہمارے پاس اوس قسم کے برتن نہین ہین آپنے فرمایا تو خیر مین منع ہی نہین کرتا **منزلۃ** الخمر شراب ایسی چیز ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ بقدحین من خمر و لبن فنظر الیہما فاخذ اللبن فقال لہ جبرئیل علیہ السلام الحمد للہ الذی ہدالک للفطرۃ لو اخذت الخمر غوت امتک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس معراج کی رات دو پیالے لائے گئے ایک مین شراب تہا اور ایک مین دودہ آپنے دودہ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جس نے تمکو ہدایت کی فطرت کیموافق (کیونکہ دودہ فطرت یعنی پیدایش کے موافق ہے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو خدا اوسکی دودہ ہوتی ہے تمام قوی جسمانی اور روحانی دودہ سے ترقی پاتے ہین برخلاف شراب کے کہ وہ فطری غذا نہین بلکہ مصنوعی ہے اوس سے عقل مین فتور پڑتا ہے) اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری اُمت گمراہ ہو جاتی **عن** ترجمل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یشرب ناس من امتی الخمر یسمونہا بغیر اسمہا ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کچھ لوگ میری اُمت کے شراب پینگے لیکن نام اوسکا اور رکھینگے بہانے کے لیے تو اونکو دوہرا گناہ ہوگا ایک تو شراب پینے کا دوسری فریب کرنیکا) **ذکر الروایات** المغلظۃ فی شرب الخمر شراب پینے کی برائی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا ینتہب نہبۃ یرفع الناس الیہ فیہا ابصارھم حین ینتہبہا وھو مومن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور جب لوٹ کرتا ہے ایسی جسکو لوگ آنکھ اوٹہا کر دیکھین (یعنی بیمی لوٹ قیمتی مال کے) تو وہ مومن نہین ہوتا (بلکہ ان گناہون کے کرتے وقت ایمان جدا ہو جاتا ہے مگر ایمان تہا تو ایسے کام کیون کرتا) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یشرب السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وھو مومن ولا ینتہب نہبۃ ذات شرف

یَرْفَعُ الْمُسْلِمُ إِلَیْهِ بَصَرَهُ وَهُوَ مَوْتٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب کوئی بھی نوحہ کرتا ہے جسکی طرف مسلمان آنکھ اوٹھا کر دیکھیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَیْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ ترجمہ ابن عمر اور کئی صحابہ سے روایت ہے سب نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص شراب پیوے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر پیوے تو کوڑے مارو پھر اگر پیے تو اوسکو مار ڈالو (کیونکہ معلوم ہوا اوس سے شراب جہنم والا نہیں ہے پھر حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور قتل کرنا شراب پینے کے جرم میں جائز نہیں) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مست ہو جاوے تو اوس کو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو جاوے تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو بھی مارو پھر اگر مست ہو تو اوسکو قتل کرو عَنْ أَبِی مُوسَى أَنَّهُ كَانَ یَقُولُ مَا أُبَالِی شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ الْإِسْطُوَانَةَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے اوہنوں نے کہا میں پروا نہیں کرتا شراب پیوں یا اسطوانہ جلالہ کے سوا اس ستون کو پوجوں یعنی شراب پینا معاذ اللہ شرک کے برابر ہے

ذِكْرُ الرِّوَایَةِ الْمُبَیِّنَةِ عَنْ صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَیْمٍ اللَّخْمِیِّ أَنَّ الْمَلِیحَ رَكِبَ یَطْلُبُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الْمَلِیحِ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ یَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَارِبَ الْخَمْرِ شَیْئًا فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِی فَیُقْبَلُ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِینَ یَوْمًا ترجمہ عروہ بن رویم سے روایت ہے ابن ملیح سوار ہوئے عبداللہ بن عمرو بن العاص کو ڈھونڈھنے کے لیے (انہوں نے کہا میں عبداللہ پاس پہونچا اور اوون سے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلعم سے شراب کے باب میں کچھ سنا ہے اوہنوں نے کہا ہاں میں رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص میری امت میں سے اگر شراب پیوے گا تو اللہ تعالی اوس کے چالیس دن کی نماز قبول نہ کریگا عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ الْقَاضِی إِذَا أَكَلَ الْهَدِیَّةَ فَقَدْ أَكَلَ السُّحْتَ وَإِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَكُفْرُهُ أَنْ لَیْسَتْ لَهُ صَلَاةٌ ترجمہ مسروق نے کہا (جو تابعین میں سے ہے) قاضی نے جب ہدیہ لیا (اوس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ دیتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد دینے لگا) تو اوس نے حرام کھایا اور جب رشوت لی تو کفر کے قریب پہونچا اور مسروق نے کہا جس نے شراب پیا وہ کافر ہو گیا اسواسطے کہ اوسکی نماز درست نہیں ہوتی

ذِكْرُ الْآثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِی حَرَّمَ اللَّهُ وَمِنْ وُقُوعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ

شراب پینے سے کیا کیا گناہ پیدا ہوتے ہیں نماز ترک کرنا خون ناحق کرنا جس کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زنا کرنا عَنْ عُثْمَانَ رَفَعَهُ یَقُولُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِیَّةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَیْهِ جَارِیَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِیَتِهَا وَلَحِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ

بابا علقته دونه حتى افضي إلى ثلاثة وضيئة عندها غلام وباطية خمر فقالت إني والله ما دعوتك للشهادة ولكن دعوتك لتقع علي او تشرب من هذه الخمر كاسا او تقتل هذا الغلام قال فاسقيني من هذا الخمر كاسا فسقته كاسا قال زيدوني فلم يرم حتى وقع عليها وقتل النفس فاجتنبوا الخمر فإنها والله لا يجتمع الايمان وادمان الخمر الا ليوشك احدهما ان يخرج صاحبه ترجمہ حضرت عثمان نے کہا بچو خمر (شراب) سے وہ سب برائیوں کی جڑ ہے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اوسکو ایک بدکار عورت نے بہکانا چاہا ایک لونڈی کو اوس کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں تجھکو بلاتی ہوں گواہی کے لیے (یہ بہانہ کیا کیونکہ گواہی کے لیے جانا فرض ہے) وہ اوس لونڈی کے ساتھ چلا آیا اوس لونڈی نے مکان کے ہر ایک دروازے کو جب اوس کے اندر جانا بند کرنا شروع کیا یہانتک کہ ایک عورت پاس پہونچا جو خوب صورت تھی اور اوس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک برتن شراب کا وہ عورت بولی قسم خدا کی میں نے تجھکو گواہی کے لیے نہیں بلایا لیکن اسلیے بلایا کہ تو مجھ سے صحبت کرے یا اس شراب کا ایک گلاس پیے یا اس لڑکے کو مار ڈالے وہ شخص بولا مجھے اس شراب کا ایک گلاس پلا دے اوس نے ایک گلاس اوسکو پلایا وہ بولا اور دے (جب) معلوم ہوا پھر وہاں سے نہ ٹلا یہانتک کہ اوس عورت سے صحبت کی اور اوس لڑکے کا خون کیا تو جو شراب سے اس لیے کہ قسم اسکی ایمان اور شراب کا ہمیشہ جنیا دونوں ساتھ نہیں رہتے یہانتک کہ ایکدوسری کو نکالدیتا ہے (اگر ایمان غالب ہوا تو شراب چھوڑ دیگا اور جو شراب نہ چھوڑیگا تو ایمان جاتا رہیگا معاذ اللہ) عن عثمان يقول اجتنبوا الخمر فإنها ام الخبائث فإنه كان رجل ممن خلا قبلكم يتعبد ويعتزل الناس فذكر مثله قال فاجتنبوا الخمر فإنه والله لا يجتمع الايمان الا ليوشك احدهما ان يخرج صاحبه ترجمہ حضرت عثمان نے کہا بچو شراب سے کیونکہ وہ برائیوں کی جڑ ہے تم سے پہلے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ بستا تھا پھر وہی قصہ بیان کیا اور کہا بچو خمر سے کیونکہ قسم اسکی خمر اور ایمان ساتھ نہیں جمع ہونگے مگر ایکدوسرے کو نکال باہر کریگا عن ابن محمد قال من شرب الخمر فلم يسكر لم تقبل له صلوة ما دام في جوفه او عروقه منها شيء فان مات مات كافرا فان تنصى لم تقبل له صلوة اربعين ليلة فان مات فيها مات كافرا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا جس شخص نے شراب پیا پھر نشہ نہ ہوا تو اوس کے نماز قبول نہیں ہوگی جبتک وہ شراب اوس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر اوس حالت میں جاوے تو کافر مریگا اور جو نشے میں مست ہوگیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اوس حالت میں جاوے تو کافر مریگا عن عبدالله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال محمد بن آدم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شرب الخمر فجعلها في بطنه لم يقبل الله منه صلوة سبعا ان مات فيها وقال ابن آدم فيهن مات كافرا فان اذهبت عقله عن شيء من الفرائض وقال ابن آدم القرآن لم يقبل له صلوة اربعين يوما ان مات فيها وقال ابن آدم فيهن مات كافرا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شراب پیا اور پیٹ میں اتلا اوسکو

تو اللہ تعالیٰ اوس کے سات روز کی نماز قبول نہ کریگا اور اگر اس عرصہ مین مرجاویگا تو کافر مریگا اگر اوس کے عقل جاتی رہی اور کوئی فرض چھٹ گیا تو اوسکی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس عرصہ مین مرجاویگا تو کافر مریگا **توبۂ شارب الخمر** شراب پینے والے کے توبہ کا بیان **عن** عبداللہ بن الدیلمی قال دخلت علی عبداللہ بن عمرو بن العاص وھو فی حائط لہ بالطائف یقال لہ الوھط وھو جالس وحولہ من قریش فرأیت ذلک الفتی یشرب الخمر فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شرب الخمر شربۃ لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال یوم القیمۃ ترجمہ عبداللہ بن دیلمی سے روایت ہے مین عبداللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا وہ طائف مین اپنے باغ مین تھے جسکو وہط کہتے ہین اور قریش کے ایک جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے جسپر لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے عبداللہ نے کہا مینے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیوے اوسکی توبہ چالیس روز تک قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کریگا تو اللہ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیوے تو چالیس روز تک توبہ قبول نہ ہوگی لیکن اوسکے بعد اگر توبہ کریگا تو اللہ تعالیٰ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیوے تو اللہ جل جلالہ ضرور اوسکو جہنم مین کے بدن کی پیپ پلاویگا اور توبہ قبول نہ ہوگی مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال سمجھکر پیوے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمھا فی الاخرۃ ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیویگا پھر اوس سے توبہ کریگا اوسکو آخرت مین شراب نہ ملیگی **الروایۃ فی الذین یشربون الخمر** جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہین اوسکے باب مین کیا آیا ہے **عن** عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ مدمن خمر ولا عاق ولا منان ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہین جاویگا ہمیشہ شراب پینے والا اور جو احسان کرکے جتایا کرے اور بیٹون کو کہا نافرمانی کرنیوالا اپنے ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینے والا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیکر مرجاوے اور وہ ہمیشہ پیتا ہو اوس کو آخرت مین شراب نہ ملیگی (یعنی جنت سے محروم رہیگا) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** الضحاک قال من مات مدمنا للخمر لقی اللہ وھو کعابد وثن ترجمہ ضحاک نے کہا جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر مرجاوے تو دنیا سے جدا ہوتے وقت اوسکی منہ پر گرم پانی کا چھینٹا دیا جاویگا (یعنی جہنم کے پانی کا) **تغریب شارب الخمر** شراب پینے والیکو جلاوطن کرنا **عن** سعید بن المسیب قال غرب عمر رضی اللہ عنہ ربیعۃ بن امیۃ فی الخمر الی خیبر فلحق بہرقل فتنصر فقال عمر لا اغرب بعدہ مسلما ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی جرم

نکالدیا خیبر کیطرف وہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس چلا گیا اور نصرانی ہوگیا حضرت عمر نے فرمایا اب ہی مین کسی مسلمان کو جلاوطن کرونگا **ذکر الاخبار التی اعتل بہا من اباح شراب السکر** بیان اون حدیثونکا جن سے دلیل پکڑی ہے اوس شخص نے جو نشہ لانیوالے شراب کو درست کہتا ہی (بشرطیکہ تھوڑا سا پیا جاوے جس سے نشہ نہ ہو) **عن ابی بردۃ بن نیار** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشربوا فی الظروف ولا تسکروا ترجمہ ابوبردہ بن نیار سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو برتنون مین (اگرچہ کسی قسم کا برتن ہو) لیکن مست مت ہو (یعنی اتنا زیادہ نہ پیو جس سے نشہ ہو) **ف** اس حدیث سے صاف صاف اوس شراب کے پینے کی جس مین نشہ ہو اجازت نہین نکلتی علاوہ اسکے امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہی اور اس مین غلطی کی ہے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اور کسی نے اوس کے متابعت نہین کی سماک کے اصحاب مین سے اور سماک خود قوی نہین ہے اور وہ قبول کرتا تھا تلقین کو امام احمد نے کہا ابوالاحوص اسحدیث مین غلطی کرتا تھا مخالفت لی ہی اوسکی شریک نے اسناد مین اور حدیث کے الفاظ مین اور شریک کی روایت یہہ ہی **عن بریدۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ترجمہ بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتنون سے مگر خلاف کیا ہی اسکو ابوعوانہ نے اور وہ روایت یہہ ہی **عن عائشۃ** قالت اشربوا ولا تسکروا ترجمہ ام المومنین عائشہ نے کہا شراب پیو لیکن مست مت ہو۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت بھی ثابت نہین ہے قرسافی نے اسکو حضرت عائشہ سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور حضرت عائشہ سے اسکے خلاف ہی **عن عائشۃ** سالھا اناس کلھم یسئل عن النبیذ یقول نبیذ التمر غدوۃ ونشربہ عشیا ونبیذہ عشیا ونشربہ غدوۃ قالت لا احل مسکرا وان کان خبزا وان کانت ماء قلتین مرات ترجمہ حضرت عائشہ سے لوگون نے نبیذ کو پوچھا انہون نے کہا ہم صبح کو کھجور بھگوتے ہین اور شام کو پیتے ہین اور شام کو بھگوتے ہین اور صبح کو پیتے ہین حضرت عائشہ نے کہا مین حلال نہین کہتی کسی نشہ لانے والے شراب کو اگرچہ روٹی کیون نہ ہو اگرچہ پانی کیون نہ ہو یہ تین بار فرمایا **عن عائشۃ** ام المومنین تقول لھیثم عن الدباء لھیثم عن الحنتم لھیثم عن المزفت ثم اقبلت علی الاسود فقالت ایاکن والجر الاخضر وان اسکرکن ماء جبکن فلا تشربنہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمکو ممانعت ہی تونبی سے تمکو ممانعت ہی لاکھی برتن سے تمکو ممانعت ہی روغنی برتن سے پھر منہ کیا عورتونکی طرف اور کہا بچو تم سبز لاکھی کہڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگے تو اوسکو مت پیو **عن عائشۃ** انھا سئلت عن الاشربۃ فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن کل مسکر ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی اونسے پوچھا کسی نے شرابون کو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہر نشہ لانے والے سے۔ امام نسائی نے کہا اون لوگون نے دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہون نے ابن عباس سے اور وہ یہہ

عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ ابن عباس نے کہا خمر تو تھوڑا بہت سب حرام ہی اور باقی اور قسم کا شراب اتنا حرام ہی جس سے نشہ ہو ف بڑی دلیل ابوحنیفہ کی یہی روایت ہی مگر یہ روایت مرقوف ہی ابن عباس پر اگرچہ چارقی نے اسکو مرفوعا بھی نقل کیا ہی علاوہ اوسکے یہ روایت منقطع ہی کیونکہ ابن شبرمہ نے اوسکو عبداللہ بن شداد سے نہیں سنا اور دلیل اوسکی یہ ہی جو دوسرے اسناد میں ابن شبرمہ سے یوں مروی ہی عن ابن شبرمة قال حدثني الثقة عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا مجھسے ایک ثقہ نے بیان کیا عبداللہ بن شداد سے اوس نے سنا ابن عباس سے انہوں نے کہا خمر تو بعینہ یعنی لذاتہ حرام ہی تھوڑا ہو یا بہت اور باقی قسم کی شراب اتنی جس سے نشہ ہو۔ اب یہ ثقہ مجہول ہی مگر حنفی اسکا جواب یہ دیتے ہین کہ یہ حدیث ابوحنیفہ نے ابوعون سے روایت کی اونسے عبداللہ بن شداد سے اور وہ روایت یہ ہی عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت یہ ہی عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها وما اسكر من كل شراب امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹھیک ہی ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اوس نے اوکو کبھی نہیں دیکھا کہ اوس نے سنا ابن شبرمہ سے اور روایت ابوعون کی بہت مشابہ ہی ثقات کی روایت کے ابن عباس سے وبھرحال یہ روایت موقوفا صحیح ٹھہری لیکن رفع کے متعلق میں اختلاف ہی بہت سے صحابہ اور علما یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا کہ خمر ہر سکر کو کہتے ہین پھر یہ بات جو کہی جاوے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور اگر مان بھی لین تو معارض ہین اس اثر کے بہت سے آثار اور احادیث اور خود ابن عباس سے اسکے خلاف ثابت ہی عن ابی الجويرية الجرمي قال سألت ابن عباس فقال سبق محمد الباذق وما اسكر فهو حرام قال انا اول العرب سأله ترجمہ ابوالجویریہ جرمی سے روایت ہی میں نے ابن عباس سے پوچھا اور وہ اپنی پیٹھ کیطرف کیے بیٹھے ہوے تھے باذق (یعنی وہ جو ایک قسم کا شراب ہے انگور کے شیرہ کو تھوڑا جوش دیکر میں سے اونہون نے کہا حضرت محمد باذق نکلنے سے پہلے گذر گئے جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہی اونہون نے کہا پہلے جس عرب نے باذق کو پوچھا وہ میں تھا عن ابن عباس قال من شرب من هذا النبيذ فليحسن ان يحرمه ان كان محسنا ما حرم الله ورسوله فليحسن النبيذ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا جسکو بھلا لگے حرام کہنا اوس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ نے اور اوس کے رسول نے تو وہ کرے نبیذ کو (یعنی ابوحنیفہ نبیذ ہی جس میں تیزی آجاوے اور نشہ کرنے لگے عن عبد الرحمن قال قال رجل لابن عباس ان امرأتي من اهل حمص وانا بارض باردة وانا نتخذ شرابا نشربه من الزبيب والعنب وغيره وقد اشكل علي فذكر انه غرف بالاسم ابن عباس فاختبر حتى ظننت انه لم يعصمه فقال له ابن عباس انك قد اكثرت على لحنين ما اسكر من تمر او زبيب او غيره ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہی ایک شخص نے ابن عباس سے کہا میں خراسان کا رہنے والا ہون وہان ہمارا ملک بہت سرد ہے ہم ایک قسم کا شراب بناتے ہین انگور خشک اور تر اور اور میوون سے مجھکو مشکل معلوم ہوتا ہی پھر اوس نے کئی قسمین شراب کی بیان کین

اور بہت قسمین یاد کین یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ ابن عباس نے اونکو نہین سمجھا آخر ابن عباس نے کہا تو نے بہت بیان کیا بچہ
اور شراب سے جو نشہ لاوے کھجور کا ہو یا انگور کا یا اور کسی چیز کا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ الْبَتْعُ بِحَلَالٍ ترجمہ ابن عباس
کہا کہ کھجور کا نبیذ حرام ہے ہر گز حلال نہین عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ
تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَنَهَاهَا عَنْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي أَنْبِذُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيذًا حُلْوًا فَأَشْرَبُهُ مِنْهُ
فَيُقَرْقِرُ فِي بَطْنِي قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ كَطَعْمِ الْعَسَلِ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے مین ترجمہ کیا کرتا تھا درمیان
ابن عباس اور اور لوگون کے (جو اون کے پاس آتے لیکن عجمی زبان نہ سمجھتے) ایکبار ایکعورت اون کے پاس آئی اور کہا کہ
گھڑے کے نبیذ کو پوچھنے لگے اونہون نے اوس سے منع کیا مین نے کہا اے ابن عباس مین سبز گھڑے مین نبیذ بناتا ہون میٹھا
پھر اوسکو پیتا ہون تو میری پیٹ مین قرقر ہوتا ہے (یعنی ریاح پیدا کرتا ہے) اونہون نے کہا اوسکو مت پی اگرچہ شہد سے
زیادہ میٹھا ہو عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ جَدَّةً لِي تَنْبِذُ لِي نَبِيذًا فِي جَرٍّ أَشْرَبُهُ حُلْوًا إِذَا
أَدَّفَأَ وَبِتُّ بِهِ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَخَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ
وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَحَدِّثْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ
آمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ
الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَمَّا يُنْقَعُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے جسکا نام
نصر تھا مینے ابن عباس سے کہا میری دادی نبیذ بناتی ہے ایک گھڑے مین جسکو مین پیتا ہون اور وہ میٹھا ہوتا ہے پھر مین
اوسکو بہت پیون پھر لوگون مین بیٹھون تو ڈرتا ہون کہین رسوا نہ ہون (یعنی ہکی ہکی باتین کرے) اونہون نے کہا عبدالقیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپنے فرمایا مرحبا ان لوگونکو یہ نہ رسوا ہوئی نہ شرمندہ (کیونکہ خود بخود ایمان لائے
قتل اور قید کی ذلت سے بچے) پھر اون لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اور آپکے درمیان مشرکون کی ہکیگی ہے (جو ہم کو
آنے نہین دیتی) اور ہم نہین آسکتے آپ پاس مگر حرام مہینون مین (جب لڑائی مین امن ہوتا ہے) تو ہم کو بتلا دیجیے ایک ایسی
بات کہ اگر اوسکو ہم کرین تو جنت مین جاوین اور ہم بلا دین گے اور لوگون کو اوسی بات کیطرف آپنے فرمایا مین تم کو تین باتون کا
حکم کرتا ہون اور چار باتون سے منع کرتا ہون حکم کرتا ہون مین تم کو اسپر ایمان لانے کا جانتے ہو ایمان کیا ہے اونہون نے کہا
اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اسبات پر یقین کرنا دل سے اور زبان سے اقرار کرنا کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے
کے لائق نہین اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال (کافرون سے لڑکر) حاصل کرو اسمین سے پانچوان حصہ
داخل کرو اور منع کرتا ہون مین تم کو چار چیزون سے کدو کی قبنی کے اور چھپی ہوئی لاکھی اور رغنی باتن کے نبیذ سے

قیس بن وہبان قال سألت ابن عباس قلت إن لي جرية نبيذ فيها حوائجي أخلوا وسكر شربته قال أمذ كم هذا الذي بك قلت مذ عشرون سنة أو قال مذ أربعون سنة قال طال ما تركت عروقك من الحبث ترجمہ قیس بن وہبان سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا میرے پاس ایک چھوٹا گھڑا ہے میں اوس میں نبیذ بناتا ہوں جب وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو اوسکو پیتا ہوں اونہوں نے کہا کتنے دنوں سے تو یہ بتلا ہے میں نے کہا بیس برس یا چالیس برس سے (یہ راوی کا شک ہے) ابن عباس نے کہا بہت دنوں تک تیری گین پلیدی سے پیٹ ہوگیں **وممن** اعتلوا بہذا الحدیث عبد الملک بن نافع عن عبد اللہ بن عمر جو لوگ تھوڑی شراب کو درست کہتے ہیں اونکی دلیل ایک یہہ حدیث ہے جسکو عبد الملک بن نافع نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے **عن** عبد الملک بن نافع قال قال ابن عمر رأيت رجلا جاء إلى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم بقدح فيه نبيذ وهو عند الركن ورفع إليه القدح فرده إليه فوجده شديدا فرده على صاحبه فقال له رجل من القوم يا رسول اللہ أحرام هو فقال على الرجل فأتي بماء فأخذ منه القدح ثم دعا بماء فصبه فيه ثم رفعه إلى فيه فقطب ثم دعا بماء أيضا فصبه فيه ثم قال إذا اغتلمت عليكم هذه الأوعية فاكسروا متونها بالماء ترجمہ عبد الملک بن نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا رسول اللہ صلعم پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ رکن پاس کھڑے ہوتے وہ پیالہ آپ کو دیا آپ نے اوس کو منہ سے لگایا تو تیز معلوم ہوا۔ آپنے پھیر کر اوسی شخص کو دیدیا آپنے میں ایک اور شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوس شخص کو (جو پیالہ لایا تھا) پھر وہ آیا آپنے پیالہ اوس سے لے لیا اور پانی منگا کر اوس میں ملایا پھر اوسکو منہ سے لگایا اور منہ بنایا (اوسکی تیزی سے) پھر اور پانی منگوایا اور اوس میں ملایا بعد اوس کے فرمایا جب ان برتنوں میں تیزی ہو جاوے تو اوسکی تیزی پانی سے مٹا دو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ میں اگر تیزی آجاوے تو پانی ملا کر اوسکو پینا درست ہے اور وہی شراب ہے تو تھوڑا سا پینا درست ٹھہرا یہہ دلیل ہے اون لوگوں کی جو تھوڑا شراب درست کہتے ہیں مگر روایت سے یہہ نہیں نکلتا کیونکہ صرف تیزی آجانے سے حرمت نہیں ہوتی جبتک نشہ پیدا ہو۔ علاوہ اسکے یہہ حدیث ضعیف ہی جیسا کہ آگے آتا ہے **عن** ابن عمر عن النبي صلى اللہ عليه وسلم نحوه ترجمہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں عبد الملک بن نافع ہے جو مشہور نہیں اور اوس کی روایت دلیل لانے کے لائق نہیں بلکہ ابن عمر سے اسکی خلاف مشہور ہے **عن** ابن عمر أن رجلا سأله عن الأشربة فقال اجتنب كل شيء يسكر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے شرابوں کو پوچھا اونہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ **عن** زيد بن جبير قال سألت ابن عمر عن الأشربة فقال اجتنب كل شيء يسكر ترجمہ زید بن جبیر نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا شرابوں کو اونہوں نے کہا جو نشہ کرے اوسکو بچ **عن** ابن عمر قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام ترجمہ ابن عمر نے کہا جو نشہ کرے اوسکا پینا بیشک حرام ہے **عن** ابن عمر قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام من

بن عمر نے کہا جو نشہ لادی وہ خمر ہے اور جو نشہ لادی وہ حرام ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حرام کیا خمر کو اور ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالی چیز خمر ہی امام نسائی نے کہا یہ لوگ معتبر ہین اور ثقہ ہین اور شہور ہین ساتھ صحت روایت کے اور عبدالملک بن نافع ان لوگون مین سے ایک کبار بھی نہین ہے اگرچہ عبدالملک کی تایید اوسی کے ایسے چند اور لوگون نے بھی کی ہی عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ يَعْصِفُ الزَّبِيبَ وَيُلْقِي عَلَيْهِ زَبِيبًا آخَرَ وَيَجْعَلُ فِيهِ مَاءً فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ ترجمہ زینب بنت عمرو بن سعید سے روایت ہی مین عبداللہ بن عمر کے گود مین تہی اونکے لیے سوکھی انگور بھگوئے جاتے پھر وہ اُس کو دوسرے دن پیتے پھر انگور خشک کر لیے جاتے اور اور دوسری انگور ملا کر پانے مین ڈالے جاتے پھر دوسرے دن اوسکو پیتے پھر پھینک دیتے اور ان لوگون نے حجت پکڑی ہی ابو مسعود کی حدیث سے جو یہ ہی عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَمَضْمَضَ فَقَالَ عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَرَامٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ قَالَ لَا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوے کعبہ کے پاس آپنے پانی مانگا لوگ مشک مین سے نبیذ لائے آپنے اوسکو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا میرے پاس ایک ڈول لاؤ زمزم کے پانی کا آپنے اوس پر پانی ڈالا پھر پیا ایک شخص نے کہا کیا وہ حرام ہی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہین امام نسائی نے کہا یہ روایت ضعیف ہی کیونکہ اس کے اسناد مین یحیی بن یمان ہی جس نے اکیلے اوسکو روایت کیا سفیان سے اور یحیی بن یمان کی روایت قابل حجت لانے کے نہین کیونکہ اوسکا حافظہ برا ہی اور وہ بہت خطا کرتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عُلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَ يَصُومُهَا فَجِئْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ بِهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَصُومُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَجِئْتُ فِطْرَكَ بِهَذَا النَّبِيذِ فَقَالَ ادْنُهِ مِنِّي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی مجھکو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے روز روزہ کہتے مین نے ایکبار آپ کے روزہ افطار کرنے کے لیے نبیذ رکھا جس کو مین نے توبنے مین طیار کیا تہا جب شام ہوئی تو مین اوسکو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور مین نے کہا یا رسول اللہ مجھے معلوم تھا کہ آپ آج روزہ کہتے ہین تو مین آپ کے افطار کیوقت یہ نبیذ لیکر آیا آپنے فرمایا میرے پاس لا اے ابا ہریرہ مین نے اٹھا کر آپکے سامنے لے گیا تو وہ جوش مار رہا تہا آپنے فرمایا لیجا اوس کو اور دیوار پر مار جو تو وہ پیے جو یقین نہ رکھتا ہو اللہ پر قیامت کے

دن پر - اور ایک دلیل اون لوگون کی حضرت عمر کا فعل ہے جو بیان ہوتا ہی **عن** ابی رافع ان عمر بن الخطاب قال ایاکم وتخمیر
من تمیذ شدتہ فاکسروہ بالماء قال عبد اللہ من قبل ان یشتد **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی حضرت عمر رضی نے کہا جب
تم کو زبیب کی تیزی سی تو اوسکی تیزی توڑ ڈالو پانی سی - عبد اللہ نے کہا یعنی تیزی سے پہلے (اگر خوف ہو تیزی کا تو پانی ملا لو -
اور بعد تیزی کے تو پینا درست نہین) **عن** سعید بن المسیب یقول اتیت وفیضۃ تحمل شرابا فدعا بہ فلما ادنیہ
الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال ھکذا فاصنعوا **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی کہ لوگون
نی حضرت عمر کے سامنے شراب رکھا اونہون نی منگوایا جب منہ سی لگایا تو برا معلوم ہوا پھر پانی ملا کر اوس کی تیزی توڑی تب
ایسا ہی کیا کرو **عن** عتبۃ بن فرقد قال کان السبیذ الذی یشربہ عمر بن الخطاب فدخل **ترجمہ** عتبہ بن فرقد
سی روایت ہی حضرت عمر رض جو نبیذ پیا کرتی تھے ویسا کہ ہوتا - امام نسائی نے کہا اسکی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے
عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیہم فقال لقد وجدت من فلان ریح شراب فزعم انہ شراب
الطلاء وانا سائل عما شرب فان کان یسکر اجلدتہ فجلدہ عمر بن الخطاب حدا تاما **ترجمہ** سائب بن
یزید سی روایت ہی حضرت عمر لوگون کے پاس آئے اور فرمایا کہ مین نے فلان شخص کے منہ سی شراب کی بو پائی (وہ عبید اللہ ہی تھے
سماجزادی) پھر وہ بولا کہ یہ طلا کا شراب ہے (جو پکتی پکتی کاڑا ہو جاتا ہی) لیکن مین دریافت کرونگا اوس نے کیا پیا ہی اگر نشہ
والا شراب پیا ہوگا تو مین اوسکو حد مارونگا پھر حضرت عمر رض نے اوسکو پوری حد ماری (پس اس سی معلوم ہوا کہ تھوڑا شراب پینا
درست نہین جب اوسمین نشہ ہو لیکن طحاوی نے کہا مراد اوسکی یہان اس قدر ہی جس سے نشہ پیدا ہو بیس دوسری حدیث
کی جو حضرت عمر سی طلا کی اباحت مین وارد ہوئی ہین) **ذکر ما اعد اللہ** عز وجل لشارب الخمر من العذاب
والھوان والیم العقاب بیان اس امر کا کہ شراب پینے والے کے لیے اللہ تعالی نے کیا عذاب ذلت اور دکھ کا تیار کیا ہی **عن**
جابر ان رجلا من جیشان وجیشان من الیمن قدم فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ
بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل مسکر حرام ان اللہ عز وجل عھد لمن شرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول
اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او قال عصارۃ اھل النار **ترجمہ** جابر رض سی روایت ہی کہ شخص جیشان
آیا اور جیشان ایک قبیلہ ہی یمن مین اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا اوس شراب کو جو اوسکے ملک مین لوگ پیتے ہین اور
وہ جوار سی بنتا ہی اوسکو مزر کہتے ہین آپنے فرمایا جو شراب نشہ لاوی وہ حرام ہی اور اللہ جل جلالہ نے یہ بات مقرر کردی ہی
کہ جو شخص نشہ پیئے اوسکو طینۃ الخبال پلاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہی آپنے فرمایا جہنمیون کا پسینا
یا انکے بدن کا پیپ **الحث** علی ترک الشبہات جن چیزون مین شبہ ہو اوسکو چھوڑ دینا بہتر ہی **عن** النعمان بن بشیر قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلک امورا

مشتبہات ہے تو جیسا کہ تو نے کہا ہے ویسا ہی ہے اور تیرے لئے ان امور میں سے جو مشتبہ ہیں ضرب مثل ہے پس اللہ عزوجل
حمیٰ ہے اور اللہ کی حمیٰ وہ ہے جو اس نے حرام کیا ہے اور جو شخص چراگاہ کے گرد جانور چرائے قریب ہے کہ اس میں داخل ہو جائے
اور تیرے لئے ضرب مثل ہے کہ جو شخص حرام میں واقع ہو قریب ہے کہ اس میں داخل ہو جائے ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور درمیان دونوں کے بیچ میں بہت کام ایسے
ہیں جنمیں شبہ ہے (کہ وہ حرام ہیں یا حلال) اور میں اسکی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ایک باڑا بنایا ہے
اور اوس کی باڑ حرام ہے تو جو شخص باڑ کے پاس اپنے جانوروں کو چراوے وہ کبھی باڑ کو بھی چرا لیگا اسیطرح جو شخص
شبہ کے کام کریگا وہ اور جرات کریگا (اور حرام کا بھی مرتکب ہو جاویگا اسلیئے شبہ کے کاموں سے بھی بازرہنا بہتر ہے)

عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رض مَا اَحْفَظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
حَفِظْتُ مِنْہُ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ ترجمہ ابوالحوراء سعدی نے امام حسن سے پوچھا تمنے کونسی بات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد رکھی اونہوں نے کہا میں نے یہ بات آپ سے یاد رکھی ہے آپ فرماتے تھے جو چیز تجھے شک میں ڈالے اوسکو چھوڑ کر وہ کر جس میں
شک نہ ہو اَلْکَرَاھِیَۃُ فِیْ بَیْعِ الزَّبِیْبِ لِمَنْ یَتَّخِذُہٗ نَبِیْذًا جو شخص شراب بناوے اوس کے ہاتھ انگور بیچنا مکروہ ہے
عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّبِیْعَ الزَّبِیْبَ لِمَنْ یَّتَّخِذُہٗ نَبِیْذًا ترجمہ طاؤس جو تابعین میں سے ہیں
مکروہ جانتے تھے انگور اوس شخص کے ہاتھ بیچنا جو شراب بناوے (کیونکہ اس میں اعانت ہے گناہ پر اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا
ہے مدد کرو ایک دوسرے کی گناہ کی بات اور ظلم پر) اَلْکَرَاھِیَۃُ فِیْ بَیْعِ الْعَصِیْرِ انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہے
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ لِاَبِیْ سَعْدٍ کُرُوْمٌ وَاَعْنَابٌ کَثِیْرَۃٌ وَکَانَ لَہٗ فِیْھَا اَمِیْنٌ فَحَمَلَتْ عِنَبًا کَثِیْرًا
فَکَتَبَ اِلَیْہِ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَی الْاَعْنَابِ الضَّیْعَۃَ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنْ تَقْطَعَ عَصْرَتَہٗ فَکَتَبَ اِلَیْہِ سَعْدٌ اِذَا
جَاءَکَ کِتَابِیْ ھٰذَا فَاعْزِلْ ضَیْعَتِیْ فَوَاللّٰہِ لَا اَمْلِکُکَ عَلٰی شَیْءٍ بَعْدَہٗ اَبَدًا فَعَزَلَہٗ عَنْ ضَیْعَتِہٖ ترجمہ
مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور اوسکا خیرف ہے باغ میں اوس شخص کا نام دغہ تھا ایکبار
انگور بہت لگے تو دارو غہ نے سعد کو لکھا کہ مجھ کو ڈر ہے انگور کے تلف ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اوسکا شیرہ نکالوں سعد
نے لکھا جب میرا یہ خط تجھ کو پہنچے تو باغ چھوڑ دے قسم خدا کی میں اب سے تیرا اعتبار کسی بات پر نہ کرونگا پھر اوسکو موقوف کر دیا
باغ سے (کہ وہ شیرہ نکالنا ذریعہ ہے شراب بنانے کا) عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ بِعْہُ حَکِیْمًا مِّمَّنْ یَّتَّخِذُہٗ طِلَاءً
وَلَا یَتَّخِذُہٗ خَمْرًا ترجمہ ابن سیرین نے کہا شیرہ اوس کے ہاتھ بیچ جو طلا بناوے مگر شراب نہ بناوے ذِکْرُ مَا یُجُوْزُ شَرْبُہٗ
مِنَ الطِّلَاءِ وَمَا لَا یُجُوْزُ کہ کونسے طلا پینا درست ہے اور کون سی نہیں عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ کَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اِلٰی بَعْضِ عُمَّالِہٖ اَنْ اَرْزِقِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَھَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے اپنے بعضی عاملوں کو لکھا کہ مسلمانوں کو پینے کی وہ طلا جس کے دو حصے جل گئے ہوں اور ایک حصہ گیا ہو (یعنی انگور کا شیرہ پکیکر

اوسکو اتنا پکاوین کہ دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ گاڑھا رہ جاوے اوسی کو طلا کہتے ہین اور یہہ حلال ہے عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
اَنَّہٗ قَالَ قَرَأْتُ کِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہَا قَدِمَتْ عَلٰی عِیْرٍ مِّنَ الشَّامِ تَحْمِلُ تِرْیَاقًا غَلِیْظًا
اَسْوَدَ کَطِلَاءِ الْاِبِلِ وَاِنِّیْ سَاَلْتُہُمْ عَلٰی کَمْ یَطْبُخُوْنَہٗ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّہُمْ یَطْبُخُوْنَہٗ عَلَی الثُّلُثَیْنِ ذَہَبَ ثُلُثَاہُ
الْاِثْنَانِ ثُلُثٌ بِمَثَنِیَہٖ وَثُلُثٌ بِرِیْحِہٖ فَمُرْ مَنْ قِبَلَکَ یَشْرَبُوْنَہٗ ترجمہ عامر بن عبداللہ سے روایت ہے مین نے حضرت عمرؓ
کی کتاب پڑہی جو اونہون نے ابوموسی کو لکہی تہی بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو میرے پاس ایک قافلہ آیا شام سے اوس کے پاس ایک
شراب تہا گاڑہا سیاہ جیسی اونٹ گلانے کو طلا مین نے پوچہا اسکو تم کتنا پکاتے ہو اونہونے کہا دو حصے تک دونون پاک حصہ اڑ گئے
جل گئے ایک حصہ رہا تو دوسری بدبو کا تو حکم کرو اپنی ملک کے لوگون کو اوس کے پینے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ قَالَ
کَتَبَ اِلَیْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض اَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوْا شَرَابَکُمْ حَتّٰی یَذْہَبَ مِنْہُ نَصِیْبُ الشَّیْطَانِ فَاِنَّ لَہٗ اثْنَیْنِ
وَلَکُمْ وَاحِدٌ ترجمہ عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو تم پکاؤ شراب کو یہان
تک کہ اوس مین سے شیطان کے دو حصے جل جاوین کیونکہ دو حصے اوسکے ہین اور ایک حصہ تمہارا ہے عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَ
یُقَالُ رض مَنْ ذَاقَ اِذَا سَرَا الطِّلَاءَ یَقَعُ فِیْہِ الذُّبَابُ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْہُ ترجمہ شعبی سے روایت ہے حضرت علیؓ
لوگونکو طلا پلاتے تہے وہ اتنی گاڑہی ہوتی کہ اگر مکہی اوس مین پڑ جاتی تو پھر نکل نہ سکتی عَنْ دَاوٗدَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِیْدًا مَا
الشَّرَابُ الَّذِیْ اَحَلَّہٗ عُمَرُ رض قَالَ الَّذِیْ یُطْبَخُ حَتّٰی یَذْہَبَ ثُلُثَاہُ وَیَبْقٰی ثُلُثُہٗ ترجمہ داود سے روایت ہے مین نے
سعید سے پوچہا حضرت عمرؓ نے کس شراب کو حلال کیا تہا اونہون نے کہا جو دو حصے جلا دے اور ایک حصہ رہ جاوے عَنْ
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ کَانَ یَشْرَبُ مَا ذَہَبَ ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ابوالدرداء
وہ شراب پیتے تہے جسکے دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَہَبَ
ثُلُثَاہُ وَبَقِیَ ثُلُثُہٗ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے وہ طلا پیتے تہے جسکے دو حصے جل جاتے اور ایک حصہ رہ جاتا عَنْ سَعِیْدِ
بْنِ الْمُسَیَّبِ وَسَاَلَہٗ اَعْرَابِیٌّ عَنْ شَرَابٍ یُطْبَخُ عَلَی النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَذْہَبَ ثُلُثَاہُ وَیَبْقٰی الثُّلُثُ ترجمہ سعید بن المسیب
سے اعرابی نے پوچہا جس شراب مین سے آدہا حصہ جل جاوے اوسکا پینا درست ہے اونہون نے کہا نہین جب تک دو حصے جلین اور ایک
حصہ جاوے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اِذَا طُبِخَ الطِّلَاءُ عَلَی الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جب
طلا جلکر تیسرا حصہ رہ جاوے تو اوسکے پینے مین قباحت نہین عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطِّلَاءِ الْمُنَصَّفِ فَقَالَ
لَا بَاْسَ بِہٖ ترجمہ ابورجاء نے کہا مین نے حسن سے پوچہا وہ طلا پی جاوے جسکا آدہا حصہ جلا ہو اونہون نے کہا نہین عَنْ
بَشِیْرِ بْنِ الْمُہَاجِرِ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا یُطْبَخُ مِنَ الْعَصِیْرِ قَالَ مَا تَطْبُخُہٗ حَتّٰی یَذْہَبَ اثْنَانِ وَیَبْقَی الثُّلُثُ ترجمہ
بشیر بن المہاجر سے روایت ہے مین نے حسن سے پوچہا کونسا شیرہ درست ہے جو پکایا جاوے اونہون نے کہا وہ جسکو تو اتنا پکاوی کہ دو حصے جل
جاوین اور ایسا ایک حصہ رہ جاوی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ نُوْحًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَازَعَہُ الشَّیْطَانُ فِیْ غَرْسِ الْکَرْمِ

فَقَالَ هٰذَا لِي وَقَالَ هٰذَا لِي فَاصْطَلَحَ عَلَى أَنَّ لِنُوحٍ ثُلُثَيْهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثُلُثُهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے حضرت نوحؑ اور شیطان سے جھگڑا ہوا انگور کے درخت میں وہ لگا کہنے یہ میرا ہے یہ میرا ہے آخر صلح ہوئی اس بات پر کہ دو حصے شیطان کے ہیں اور ایک حصہ نوحؑ کا **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طُفَيْلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ لَا تَشْتَرُوا مِنَ الطُّلَاءِ حَتَّى يُذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** عبدالملک بن طفیل سے روایت ہے ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے لکھا مت پیو طلا کو جبتک اوس کے دو حصے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے **عَنْ** مَحْمُولٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** محمول نے کہا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے **مَا يَجُوزُ** شُرْبُهُ مِنَ الْعَصِيرِ وَمَا لَا يَجُوزُ کونسا شیرہ پینا درست ہے اور کونسا نہیں **عَنْ** أَبِي ثَابِتٍ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ إِنِّي طَبَخْتُ شَرَابًا قَرِفَ نَفْسِي مِنْهُ قَالَ كُنْتَ شَارِبَهُ قَبْلَ أَنْ تَطْبُخَهُ قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرُمَ **ترجمہ** ابوثابت ثعلبی سے روایت ہے میں ابن عباس پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور شیرہ کو پوچھنے لگا انہوں نے کہا پی جبتک تازہ ہو اوس نے کہا میں نے شراب کو پکا لیا ہے لیکن میری جی میں کہتا ہے ابن عباس نے کہا پکانے سے پہلے تو اوسکو پی سکتا تھا اوس نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا پھر آگ تو حلال نہیں کر سکتی اس چیز کو جو حرام ہے (اس روایت کے بموجب طلا بھی حرام ہے) **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَحَلَّ النَّارُ شَيْئًا وَلَا حَرَّمَهُ قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لَنَا قَوْلَهُ لَا أُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْمِهِمْ فِي الطُّلَاءِ وَلَا أُحَرِّمُ الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی آگ کسی چیز کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ کسی چیز کو حرام کر سکتی ہے پھر اونہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تفسیر بیان کی کہ لوگ کہتے ہیں طلا حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھی پکانے سے پہلے پھر آگ اوسکو نہ حلال کر سکیگی (تو جو حلال کہتے ہیں اونکا خیال غلط ٹھہرا) اور حرام نہ کر سکنی کے تفسیر یہ بیان کی کہ لوگ کہتے ہیں وضو کرو وہ کہانا کھا کر جو انگار سے پکا ہو حالانکہ وہ کھانا حلال تھا انگار سے پکنے سے پہلے تو انگار سے پکنے کے بعد بھی حلال ہوگا پھر اوس سے وضو کیا ضرور ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَغْلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا شیرہ پیو جبتک اوسمیں تیزی نہ آوے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَصِيرِ قَالَ اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ **ترجمہ** ہشام بن عائذ سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا شیرہ کو اونہوں نے کہا پی جبتک بگڑی نہیں یعنی اوسمیں تیزی نہ آوے **عَنْ** عَطَاءٍ فِي الْعَصِيرِ قَالَ اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَغْلِ **ترجمہ** عطا نے کہا شیرہ پی جبتک اوسمیں جھاگ آوے **عَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ اشْرَبْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا أَنْ

ترجمہ شعبی نے کہا شیرہ پی لیں یہاں تک کہ جوش آنے لگے (یعنی کف لاوے) تو نہ پی **ذکرہ**
ما یجوز شربہ من الاشربۃ وما لا یجوز شربہ اور جو شربت جائز ہیں اور جنکا پینا درست نہیں

عن فیروز الدیلمی قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا
اصحاب کرم وانا نتخذ شرابا من العنب فقال ما یسکر کثیرہ فقلیلہ حرام قال فاتیتہ زبیبا
فقلت فنصنع یا رسول اللہ ما شاء اللہ قال تنقعونہ علی غدائکم وتشربونہ علی عشائکم وتنقعونہ علی عشائکم
وتشربونہ علی غدائکم قلت فلا نؤخرہ حتی یشتد قال لا تجعلوہ فی القلل واجعلوہ فی
الشنان فانہ ان تأخر صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم انگور والے ہیں اور اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا شراب کو پھر ہم کیا کریں
آپ نے فرمایا سکھا لو انگور کو میں نے کہا سکھا کر کیا کریں آپ نے فرمایا صبح انکو بھگو دو اور شام کو پیو اور
شام کو بھگو دو صبح کو پیو میں نے کہا کیا ہم اوسکو رہنے نہ دیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے آپ نے فرمایا گھڑوں میں
مت رکھو اگر وہ دیر تک رہیگا تو سرکہ ہو جاوے گا **عن** فیروز الدیلمی قال قلنا یا رسول اللہ ان لنا
اعنابا فما نصنع بہا قال زبیبوہا قلنا فما نصنع بالزبیب قال تنبذونہ علی غدائکم
واشربوہ علی عشائکم وانبذوہ علی عشائکم واشربوہ علی غدائکم وانبذوہ فی
الشنان ولا تنبذوہ فی القلال فانہ ان تأخر صار خلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عباس قال
کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشربہ من الغد ومن بعد الغد فاذا کان مساء
الثالثۃ فان بقی فی الاناء شیء لم یشربوہ اھراقوہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا آپ اوسکو پیتے دوسرے اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن کے شام کو اگر کچھ بچ
رہتا تو بہا دیتے اور اوسکو نہ پیتے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینقع لہ
الزبیب فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لیے منقی بھگوتے پھر آپ اوسکو اوسدن پیتے اور دوسرے دن اور تیسرے دن **عن** ابن عباس
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ النبیذ من اللیل فیجعلہ فی سقاء فیشربہ
یومہ ذلک والغد وبعد الغد فاذا کان من آخر الثالثۃ سقاہ او شربہ فان اصبح من
شیئا اھراقہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انگور خشک رات کو
بھگوئی جاتے پھر آپ اوسکو ایک مشک میں بھر دیتے اور صبح کو دن بھر پیتے پھر دوسرے دن پیتے پھر تیسرے
دن پیتے جب تیسرا دن ختم ہونے کو ہوتا تو اوروں کو پلاتے اور جو وہی پیتی پھر صبح کو اگر کچھ بچ رہتا تو اوسکو

بہا دیتے (یعنی چوتھی روز صبح کو) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُنْبَذُ لَهٗ فِي السِّقَاءِ الَّذِيْ يُنْبَذُ غَدْوَةً فَيُشْرَبُ مِنَ اللَّيْلِ وَيُنْبَذُ لَهٗ عَشِيَّةً فَيُشْرَبُ بِهٖ غَدْوَةً وَكَانَ يَغْسِلُ الْاَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيْهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهٗ مِثْلَ الْعَسَلِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے اون کے لیے مشک مین انگور بھگوئے جاتے صبح کو وہ رات کو پیتے اور شام کو بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکون کو دھویا کرتے اور اوس مین تلچھٹ نہ ملاتے (نیز کرلے کوم اور نہ کوئی اور چیز ملاتے نافع نے کہا ہمنے وہ نبیذ پیا ہے شہد کے مانند ہوتا عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رض يُنْبَذُ لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيُشْرَبُ غَدْوَةً وَيُنْبَذُ لَهٗ غَدْوَةً فَيُشْرَبُ بِهٖ مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** بسام سے روایت ہے مین نے ابوجعفر سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا علی بن حسین (یعنے امام زین العابدین علیہ و علے آبائہ السلام) کے لیے نبیذ رات کو بھگویا جاتا وہ صبح کو اوسے پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو وہ شام کو اوسے پیتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ اَنْبِذُ عَشِيًّا وَاَشْرَبُهٗ غَدْوَةً **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے مینے سفیان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا شام کو بھگو اور صبح کو پی عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَكَانَ يَشْرَبُ لِلْهَدِيِّ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهٗ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يُنْبَذُ فِيْ جَرٍّ يُنْبَذُ غَدْوَةً وَيُشْرَبُ بِهٖ عَشِيَّةً **ترجمہ** ابوعثمان سے روایت ہے (وہ ہدی نہین اور شخص ہے) کہ اُم الفضل نے انس بن مالک سے پوچھوا بھیجا گھڑی کی نبیذ کو اونہون نے حدیث بیان کی اپنی بیٹی نضر سے کہ وہ نبیذ بھگوتے ایک ٹہلیا مین صبح کو اور شام کو اوس کو پیتے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُجْعَلَ ثُفْلُ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ بِالثُّفْلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب مکروہ جانتے تہے نبیذ مین تلچھٹ ملانے سے وہ خمر ہوجاتا ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتّٰى مَضٰى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدْرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلٰى عَكَرٍ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے کہا خمر کو خمر اس لیے کہتے ہین کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہانتک کہ صاف صاف تمام ہوجاتا ہے اور نیچے کا تلچھٹ رہ جاتا ہے اور وہ مکروہ جانتے تہے ہر نبیذ کو جس مین دردی یعنی تلچھٹ ملائی جاوے

ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهٗ اَنْ يَعُوْدَ فِيْهِ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا لوگ یون خیال کرتے تہے کہ جو شخص کسی قسم کا شراب پیے پھر اوس سے مست ہوجاوے تو دوبارہ اوس کو نہ پیے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنَبِيْذِ الْحَنْتَمِ **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کچی ہوئی نبیذ یعنی شیرہ مین کچھ قباحت نہین عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِ الطِّلَاءِ فَنَطْفَؤُهٗ

ف کو جو نبیذ مین ملائی جاوے تیز کرنے کے لیے عن سعید بن المسیب تک کا ترجمہ کرنے کے بعد یہ لکھا ہے کہ ابن المسیب نبیذ مین تلچھٹ ملانے کو مکروہ جانتے تہے ص

ثُمَّ يُنْقَعُ فِيهِ الزَّبِيبُ ثُلُثًا ثُمَّ يُصَفَّى ثُمَّ نَدَعُهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهُ قَالَ يَكُونُ ترجمہ ابوسکین سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا ہم شراب یا طلا کی تلچھٹ لیتے ہیں پھر اوسکو صاف کرکے انگور کو اوس میں بھگوتے ہیں تین روز تک پھر تین روز کے بعد اوسکو صاف کرکے رہنے دیتے ہیں یہانتک کہ وہ اپنی حد کو پہونچ جاوے (یعنی تیز ہوجاوے) ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے مگر اور علما کے نزدیک حرام ہے کیونکہ شراب کی تلچھٹ خود نجس ہے اور حرام ہے پس وہ جس میں ملائی جاوے وہ بھی حرام ہے) عَنْ أَبِي شِبْرُمَةَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ فِيهِ ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا رحم کرے اللہ ابراہیم پر لوگ سختی کرتے تھے نبیذ میں اور وہ اجازت دیتے عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ أَحَدٍ صَحِيحًا إِلَّا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ ابواسامہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن المبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے کسی کو مست کرنیوالی شراب کو اجازت دیتی نہیں نہ صحت کے ساتھ مگر ابراہیم سے سنا (ابراہیم تابعین میں سے ہیں اور وہ اوستاد تھے حماد کے جو اوستاد تھے امام حنیفہ کے پس ابراہیم کی تقلید سے ابوحنیفہ نے بھی مست کرنیوالی شراب کو اجازت دی مگر بھی اجازت جب تک ہے کہ تھوڑا پیئے جس سے نشہ نہ ہو اور اس قدر پینا جس سے نشہ ہو سب کے نزدیک حرام ہے - ابواسامہ نے کہا میں نے کسی شخص کو علم کا طلب کرنے والا عبداللہ بن مبارک سے زیادہ نہیں دیکھا شام یا مصر یا یمن یا حجاز میں

ذِكْرُ الْأَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ کونسی شربت مباح ہیں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ دَرَجٌ مِنْ عِيدَانٍ فَقَالَتْ سَمِعْتُ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الشَّرَابِ الْمَاءُ وَالْعَسَلُ وَاللَّبَنُ وَالنَّبِيذُ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا اونہوں نے کہا میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک قسم کا شربت پلایا ہے پانی اور شہد اور دودھ اور نبیذ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِي نَجَعْتُ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ الْحَمْرَةُ يَا ابْنَ الْحَمْرَةِ تُنْذِرُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے پوچھا نبیذ کو اونہوں نے کہا پانی پی اور شہد پی ستو پی دودھ پی جس سے تو پلا ہے (یعنے چھوٹی سے آنابڑا ہوا ہے) میں نے پھر پوچھا اونہوں نے کہا تو شراب پینا چاہتا ہے شراب پینا چاہتا ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ فَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَالسَّوِيقَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيذَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے لوگوں نے شرابیں نکالیں میں نہیں معلوم نہیں کیا کیا لیکن میرا شراب تو

بیس برس سے یا چالیس برس سے کچھ نہین سوا پانی اور ستو کے اور نبیذ کا ذکر نہین کیا **عن** عُبَيْدَةَ قَالَ لَحَدَّثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ ترجمہ عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لوگون نے شرابین نکال لی معلوم نہین کیا کیا لیکن میرا شراب تو بیس برس سے یہی ہے پانی اور دودھ اور شہد **عن** ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيذِ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيلَ لِطَلْحَةَ أَلَا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَشْكُمَ مُسْلِمٌ فِي سَبَبِي ترجمہ ابن شبرمہ سے روایت ہے طلحہ نے کہا کوفے والے نبیذ کے باب مین ایک فتنے مین پڑ گئے جس مین چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور بڑا بوڑھا ہوتا ہے (یعنے سب اس بلا مین مبتلا ہین) ابن شبرمہ نے کہا جب کوئی شادی ہوتی تو طلحہ اور زبید لوگون کو دودھ اور شہد پلاتے کسی نے طلحہ سے کہا تم نبیذ کیون نہین پلاتے انہون نے کہا مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سبب سے کسی مسلمان کو نشہ ہو جاوے **عن** جَرِيرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ ترجمہ جریر سے روایت ہے ابن شبرمہ (جو کوفے کے فقہا مین سے تھے) نہین پیتے تھے مگر پانی اور دودھ (یہ کمال تقوے سے تھا ورنہ نبیذ جس مین تیزی نہ آئی ہو اور نشہ کچھ نہ ہو بلکہ مثل شربت کے شیرین اور لطیف ہو پینا درست ہے ۱۲ نقط

تمت

تمام ہوئی کتاب شبہ کی اور یہ آخر ہے کتاب **مجتبے** کا جو امام نسائی نے بنائی۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا کہ چوتھا ربع بھی ترجمہ سنن نسائی علیہ الرحمۃ کا پورا ہوا۔ اور اوس کے پورے ہونے سے ساری کتاب ختم ہو گئی۔ اللہ جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے۔ اور اوس کی وجہ سے مسلمانون کو ہدایت کرے اور اپنے کرم و رحم سے مترجم کے گناہ معاف کرے اور اوسکا خاتمہ بالخیر کرے اور جناب فیض مآب حامی دین و ملت نواب مستطاب نواب والا جاہ امیر الملک

جناب نواب معلے القاب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر** کہ جنکی ذات بابرکات کے فیض سے تمام حدیث کی کتابوں کا اشاعت اور ترجمہ ہو رہا ہے اور اس زمانہ مین اللہ جل جلالہ نے انہی کو اپنے دین اور ملت کی حمایت کے لیے منتخب اور برگزیدہ کیا ہے انہین کی ذات بابرکات کے باعث سے ریاست بھوپال تمام جہان مین مشہور ہو گئی ہے ورنہ اس ریاست کا نام بھی کبھی نہین سنا گیا تھا لیکن حاسدون نے جو اُنپر جھوٹی جھوٹی تہمتین کھڑی کر کر منصب عالیہ ریاست مذکورہ سے اُنکو معزول کرا دیا ہے پروردگار اُنکو پھر وہی منصب عطا فرماوے بلکہ اُس سے بھی زیادہ ترقی اقبال کرے اور تمام مصالح اور بلیات دینی اور دنیوی سے اُنکو محفوظ رکھے اور جو فیض کہ اُنکی ذات بابرکات کی ذریعہ سے ایک جہان کو اُنسے ہو رہا ہے اُسکو برقرار رکھے اور اُنکے دونو صاحبزادون یعنے جناب نواب نور الحسن خان بہادر اور جناب نواب علیحسن خان بہادر کو اپنے پدر بزرگوار کے قدم بقدم چلاوے اور عمل بالحدیث اور اتباع سنت اور ابطال بدعت مین مصروف رکھے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتمہ طبع

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ مین درج ہے لیکن واسطے آگاہی عوام کے تھوڑا سا یہان بھی نقل کیا جاتا ہے کہا **حافظ ابن حجر** نے کہ کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابین ہین جنپر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اول وہ پانچ کتابین ہین (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی) اور موطا امام مالک جو تالیفون مین سب پر مقدم ہے وہ رتبے مین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکی مقاصد مختلف تھی صحیحین مین اور طرح کی فوائد ہین اور ابو داؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین۔ اور ترمذی مین فنون اور علوم حدیث ایسے ہین جو اور کتابون مین نہین ہین۔ اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اُسکے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا۔ مدفقط

تاریخ طبع ہذا الکتاب

خادم العلماء شیخ محی الدین تاجر کتب ساکن شہر لاہور مہتمم

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ کتاب	جس نوری	ہو چکی نسائی ترجم جب تمام		سال تاریخ اسکی تب مینے کہی	۱۳۰۳ ہجری مین طبع ہوئی
		بدعتی کا کاٹ سر دل نے کہا		خوب نسائی زیب زینت سے چھپی	

قیمت فی جلد ۲ سے روپیہ **اشتہار** محصول ڈاک ۹-

تاجران باوقار و خریداران شائق شعار کیخدمت مین التماس ہے کہ اس کتاب کے ترجمے کا حق تالیف جناب نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر نے اس حقیر کو عطا فرمایا ہے اور بموجب فقرہ ایکٹ ۱۸۵۷ء کتاب ہذا داخل بھی جسٹری گی رجسٹر ہو چکی ہے بدون اجازت راقم کوئی شخص اسکی چھاپے یا چھپوانیکا ارادہ نفرماوے ✣

راقم محی الدین تاجر کتب ساکن لاہور بازار کشمیری

مرتبہ محی الدین تاجر کتب ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کی کتابین یہان بھی مل سکتی ہین۔ ابو داؤد مترجم اردو مع محصول ڈاک ۱۲ ترمذی مترجم اردو مع محصول ڈاک ۹